

صراطِ الجنانِ في تفسيرِ القرآنِ

جلد دہم

پارہ 28.. تا.. 30

بِفِيضَانِ كَرِيمٍ

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجتہدین و ملت شاہ

امام احمد رضا خان
رحمۃ الرحمن علیہ

بِفِيضَانِ نَظَرٍ

سراج الامة، کاشف الغمہ، امام اعظم، فقیہ افہم حضرت سیدنا

امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ



جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : **صراط الجنان تفسیر القرآن (جلد دہم)**
 مصنف : شیخ الحدیث والفقیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی ابوالصالح محمد قاسم القادری رحمہ اللہ
 پہلی بار : شعبان المعظم ۱۴۳۸ھ، مئی 2017ء
 تعداد : 5000 (پانچ ہزار)
 ناشر : مکتبہ المدینہ فیضان مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ، کراچی

مکتبہ المدینہ کی شاخیں

- | | | |
|--------------|---|------------------------------|
| 021-34250168 | شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی | باب المدینہ (کراچی) |
| 042-37311679 | داتا دار بار مارکیٹ، گنج بخش روڈ | مرکز الاولیاء (لاہور) |
| 041-2632625 | امین پور بازار | سردار آباد (فیصل آباد) |
| 058274-37212 | چوک شہیدیاں، میرپور | کشمیر |
| 022-2620122 | فیضان مدینہ، آفندی ٹاؤن | زہم زہم نگر (حیدرآباد) |
| 061-4511192 | نزد پتیل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ | مدینۃ الاولیاء (ملتان) |
| 044-2550767 | کالج روڈ بالمقابل فوشیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال | اوکاڑہ |
| 051-5553765 | فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ | راولپنڈی |
| 068-5571686 | ڈرائی چوک، نہر کنارہ | خان پور |
| 024-44362145 | چکر بازار، نزد MCB | نواب شاہ |
| 071-5619195 | فیضان مدینہ، بیراج روڈ | سکھر |
| 055-4225653 | فیضان مدینہ، شتو پورہ موڑ، گوجرانوالہ | گوجرانوالہ |
| | فیضان مدینہ گلبرگ نمبر 1، النور سٹریٹ، صدر | پشاور |

E.mail: ilmia@dawateislami.net

www.dawateislami.net

مدنی التجاء: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں

تفسیر ”صراط الجنان تفسیر القرآن“ کا مطالعہ کرنے کی نیتیں

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: ”بَيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ“ مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔
(المعجم الکبیر للطبرانی ۶/۸۵۱ حدیث: ۵۹۴۲)

دو مدنی پھول

❁ بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

❁ جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

- (1) ہر بار تَعَوُّذ (2) تسمیہ سے آغاز کروں گا۔ (3) رضائے الہی کیلئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالعہ کروں گا۔
- (4) با وضو اور (5) قبلہ رُو مطالعہ کروں گا۔ (6) قرآنی آیات کی درست مخارج کے ساتھ تلاوت کروں گا۔ (7) ہر آیت کی تلاوت کے ساتھ اس کا ترجمہ اور تفسیر پڑھ کر قرآن کریم سمجھنے کی کوشش کروں گا اور دوسروں کو اس کی تعلیم دوں گا۔ (8) اپنی طرف سے تفسیر کرنے کے بجائے علمائے کفّہ کی لکھی گئی تفاسیر پڑھ کر اپنے آپ کو اپنی رائے سے تفسیر کرنے کی وعید سے بچاؤں گا۔ (9) جن کاموں کے کرنے کا حکم ہے وہ کروں گا اور جن سے منع کیا گیا ہے ان سے دور رہوں گا۔
- (10) اپنے عقائد و اعمال کی اصلاح کروں گا اور بد عقیدگی سے خود بھی بچوں گا اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی بچانے کی کوشش کروں گا۔ (11) جن پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا انعام ہوا ان کی پیروی کرتے ہوئے رضائے الہی پانے کی کوشش کرتا رہوں گا۔
- (12) جن قوموں پر عتاب ہوا ان سے عبرت لیتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر سے ڈروں گا۔ (13) شان رسالت میں نازل ہونے والی آیات پڑھ کر اس کا خوب چرچا کر کے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی محبت و عقیدت میں مزید اضافہ کروں گا۔ (14) جہاں جہاں ”اللہ“ کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور (15) جہاں جہاں ”سرکار“ کا اسم مبارک آئے گا وہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پڑھوں گا۔ (16) شرعی مسائل سیکھوں گا۔ (17) اگر کوئی بات سمجھ نہ آئی تو علمائے کرام سے پوچھ لوں گا۔ (18) دوسروں کو یہ تفسیر پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ (19) اس کے مطالعہ کا ثواب آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ساری امت کو ایصال کروں گا۔ (20) کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مطلع کروں گا۔ (ناشرین و مصنف وغیرہ کو کتابوں کی اغلاط صرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی کا تہ تبرکات علیہ السلام)
کے صراط الجنان کی پہلی جلد پر دیئے گئے تاثرات)

کچھ صراط الجنان صحیح بائیں میں.....

۱۴۲۶ھ (2002ء) کی بات ہے جب مفتی دعوت اسلامی الحاج محمد فاروق مدنی علیہ رحمۃ اللہ العلیی
”چل مدینہ“ کے قافلے میں ہمارے ساتھ تھے اور اس سفر حج میں مجھے ان کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا تھا۔ بے حد کم
گو، انتہائی سنجیدہ اور کثرت سے تلاوت قرآن کرنے والی اس نہایت پرہیزگار شخصیت کی عظمت میرے دل میں گھر کر
گئی۔ مکّۃ المکرمہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً میں ہمارا مشورہ ہوا کہ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا
خان علیہ رحمۃ الرحمن کے ترجمہ کنز الایمان کی ایک آسان سی تفسیر ہونی چاہئے جس سے کم پڑھے لکھے عوام بھی فائدہ
اٹھاسکیں، الحمد للہ مفتی دعوت اسلامی قدس سرہ السامی اس بابرکت خدمت کے لئے بخوشی آمادہ ہو گئے۔ تجوزہ تفسیر کا
نام صراط الجنان (یعنی جنوں کا راستہ) طے ہوا۔ تب تو کما مکّۃ المکرمہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً ہی میں اس عظیم
کام کا آغاز کروایا گیا، افسوس! مفتی دعوت اسلامی قدس سرہ السامی کی زندگی نے ان کا ساتھ نہ دیا، 6 پاروں پر کام کر کے
وہ (بروز جمعہ ۱۸ محرم الحرام ۱۴۲۷ھ) پردہ فرما گئے۔

اللہ رب العزت کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

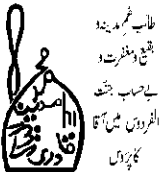
أَمِينٌ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

چونکہ یہ کام انتہائی اہم تھا لہذا مندرجہ ذیل مرکز کی درخواست پر شیخ الحدیث و التفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی
ابوصالح محمد قاسم قادری منڈظلہ العالی نے اس کام کا از سر نو آغاز کیا۔ اگرچہ اس نئے مواد میں مفتی دعوت اسلامی کے کئے
گئے کام کو شامل نہ کیا جاسکے مگر چونکہ بنیاد انہی نے رکھی تھی اور آغاز بھی مکّۃ المکرمہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً کی پر بہار

فضاؤں میں ہوا تھا اور ”صراط الجنان“ نام بھی وہیں طے کیا گیا تھا لہذا حصول بَرَکت کیلئے یہی نام باقی رکھا گیا ہے۔ کنز الایمان اگرچہ اپنے دور کے اعتبار سے نہایت فصیح ترجمہ ہے تاہم اس کے بے شمار الفاظ ایسے ہیں جو اب ہمارے یہاں رائج نہ رہنے کے سبب عوام کی فہم سے بالاتر ہیں لہذا اعلیٰ حضرت، امام ابلسنت دَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ كِتَابُهُ تَرَجَمَهُ تَقْرَانِ کنز الایمان شریف کو من و عن باقی رکھتے ہوئے اسی سے روشنی لیکر دو رجحانوں کے تقاضے کے مطابق حضرت علامہ مفتی محمد قاسم صاحب مدظلہ نے مَا شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ایک اور ترجمے کا بھی اضافہ فرمایا، اس کا نام کنز العرفان رکھا ہے۔ اس کام میں دعوتِ اسلامی کی میری عزیز اور پیاری مجلس المدینۃ العلمیہ کے مدنی علما نے بھی حصہ لیا بالخصوص مولانا ذوالقرنین مدنی سلمہ الغنی نے خوب معاونت فرمائی اور اس طرح صراط الجنان کی 3 پاروں پر مشتمل پہلی جلد (دوسری، تیسری، چوتھی، پانچویں، چھٹی، ساتویں، آٹھویں اور نویں جلد کے بعد اب پارہ نمبر 28، 29 اور 30 پر مبنی دسویں جلد) آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اللہ تعالیٰ الحاج مفتی محمد قاسم صاحب مدظلہ سمیت اس کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن و صراط الجنان فی تفسیر القرآن کے مبارک کام میں اپنا اپنا حصہ ملانے والوں کو دنیا و آخرت کی خوب خوب بہلائیاں عنایت فرمائے اور تمام عاشقانِ رسول کیلئے یہ تفسیر نفع بخش بنائے۔

امین بجاہ النبئی الامین صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



۹ جمادی الاخریٰ ۱۴۳۵ھ

20-04-2013

فہرست

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|--|------|--|
| | آیت ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ“ سے حاصل | 1 | نتیجے |
| 43 | ہونے والی معلومات | 2 | کچھ صراط الجہان کے بارے میں |
| 45 | بزرگان دین کی تعظیم کرنا سنت ہے | 24 | اٹھائیسوا سوال پانچوا |
| 45 | مسلمانوں کی تعظیم کرنے کی ترغیب | 24 | سورۃ مجادلہ |
| 46 | فضیلت اور مرتبے والوں کو اگلی صفوں میں بٹھایا جاسکتا ہے | 24 | سورۃ مجادلہ کا تعارف |
| 46 | فضیلت اور مرتبے والے خود کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ نہ بٹھائیں | 24 | مقام نزول |
| 47 | علم حاصل کرنے کی ترغیب اور علم و علماء کے فضائل | 24 | رکوع اور آیات کی تعداد |
| 50 | اولیاء کرام کے مزارات پر شیرینی لے جانے کی دلیل | 24 | ”مجادلہ“ نام رکھنے کی وجہ |
| | حضرت علی المرتضیٰ عظیمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے | 24 | سورۃ مجادلہ کے مضامین |
| 51 | سبب امت پر آسانی | 25 | سورۃ حدید کے ساتھ مناسبت |
| 52 | منافقوں کے تذبذب کا حال | 27 | حضرت خولہ بنت اعلیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا احترام |
| 55 | شیطان کے غلبہ کی ایک علامت | 29 | ظہار کی تعریف اور اس سے متعلق 4 شرعی احکام |
| | مسلمان اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ | 31 | ظہار کا کفارہ کب واجب ہے؟ |
| 58 | علیہ وآلہ وسلم کے گستاخوں سے دوستی نہیں کر سکتا | | روزے رکھ کر اور مسکینوں کو کھانا کھلا کر ظہار کا کفارہ ادا |
| | اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و | 33 | کرنے سے متعلق 10 شرعی مسائل |
| | سلم کے دشمنوں کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ | | آیت ”إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَمَسْئُولُهُ“ سے |
| 60 | عنہم کا کروار | 35 | حاصل ہونے والی معلومات |
| 61 | سورۃ حشر | 39 | کسی کے سامنے سرگوشی سے بات نہ کی جائے |
| 61 | سورۃ حشر کا تعارف | | بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں |
| 61 | مقام نزول | 40 | یہودیوں کی ایک ذلیل حرکت |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|--|------|---|
| 81 | آیت ”اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَاْفَقُوْا“ سے حاصل ہونے والی معلومات | 61 | رکوع اور آیات کی تعداد |
| 84 | مسلمان کافروں پر کسی صورت اعتماد نہ کریں | 61 | ”حشر“ نام رکھنے کی وجہ |
| 86 | مسلمانوں کو کفر میں مبتلا کرنے کیلئے شیطان کا ایک خطرناک طریقہ | 61 | سورہ حشر کی فضیلت |
| 89 | مراقبہ کی اصل | 61 | سورہ حشر کے مضامین |
| 92 | آیت ”وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَسْوَالِلِلّٰهَ“ سے حاصل ہونے والی معلومات | 62 | سورہ مجادلہ کے ساتھ مناسبت |
| 96 | سورہ حشر کی آخری تین آیات کی فضیلت | 67 | آیت ”مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِّبَنَةٍ“ سے معلوم ہونے والے مسائل |
| 97 | سورۃ مُّنتَحِنَہ | 67 | فقیر مہاجر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا حال اور ان کی فضیلت |
| 97 | سورہ مُّنتَحِنَہ کا تعارف | 71 | آیت ”لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ“ سے معلوم ہونے والے مسائل |
| 97 | مقام نزول | 72 | انصار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بے مثل ایثار |
| 97 | رکوع اور آیات کی تعداد | 74 | نفس کے لالچ سے پاک کئے جانے والے کامیاب ہیں |
| 97 | ”مُنتَحِنَہ“ نام رکھنے کی وجہ | 75 | آیت ”وَ الَّذِيْنَ بَيْنَ يَدَيْهِمْ وَّ الَّذِيْنَ تَبَوْا وَّ الَّذِيْنَ لَا يَمَانُ مِنْ قَبْلِهِمْ“ سے حاصل ہونے والی معلومات |
| 97 | سورہ مُّنتَحِنَہ کے مضامین | 76 | صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بغض رکھنے والے ایمان والوں کی اقسام سے خارج ہیں |
| 98 | سورہ حشر کے ساتھ مناسبت | 77 | صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بغض رکھنے کا نتیجہ |
| 101 | آیت ”يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَ عَدُوِّيْكُمْ اَوْلِيّٰيًّا“ سے حاصل ہونے والی معلومات | 77 | مسلمانوں سے بغض نہ رکھنے کے سبب جنت کی بشارت ملی |
| 101 | اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کسی سے دوستی اور دشمنی رکھنے کے 4 فضائل | 78 | آیت ”وَ الَّذِيْنَ بَيْنَ يَدَيْهِمْ جَاءَهُمْ مِنْ بَعْدِهِمْ“ سے حاصل ہونے والی معلومات |
| 107 | آیت ”قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسُوْةٌ حَسَنَةٌ فِي الْاَبْرٰهِيْمَ“ سے حاصل ہونے والی معلومات | 80 | |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|--|------|---|
| 138 | سورۃ جمعہ | 110 | پر یعنی نبی کرنا، حسن سلوک کرنا کیا ہے؟ |
| 138 | سورۃ جمعہ کا تعارف | 111 | اقساط کا مفہوم |
| 138 | مقام نزول | 111 | کفار کے ساتھ دوتی کی صورتیں اور ان کے احکام |
| 138 | رکوع اور آیات کی تعداد | | حضرت ہند بنت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور دیگر |
| 138 | ”جمعہ“ نام رکھنے کی وجہ | 118 | خواتین کی بیعت |
| 138 | سورۃ جمعہ سے متعلق 2 احادیث | 119 | عورتوں سے بیعت کی کیفیت |
| 139 | سورۃ جمعہ کے مضامین | | آیت ”يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُبْرِمَاتُ“ سے |
| 139 | سورۃ صف کے ساتھ مناسبت | 120 | حاصل ہونے والی معلومات |
| 140 | تشبیح کی تین اقسام | 122 | سورۃ صف |
| | نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صفت ”نبی | 122 | سورۃ صف کا تعارف |
| 142 | ”آئی“ کی 3 وجوہات | 122 | مقام نزول |
| | آیت ”هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمَمِينَ رَسُولًا مِنْهُمْ“ | 122 | رکوع اور آیات کی تعداد |
| 142 | سے حاصل ہونے والی معلومات | 122 | ”صف“ نام رکھنے کی وجہ |
| 146 | یہودیوں کو گلدھے سے تشبیہ دینے کی وجوہات | 122 | سورۃ صف سے متعلق حدیث |
| 146 | قرآن مجید کو نہ سمجھنے اور اس پر عمل نہ کرنے والوں کی مثال | 122 | سورۃ صف کے مضامین |
| 146 | علم پر عمل نہ کرنے کی 5 وعیدیں | 123 | سورۃ مُنْتَحَنَةٍ کے ساتھ مناسبت |
| 148 | موت کی تمنا کرنے کا شرعی حکم | 125 | قول اور فعل میں تضاد نہیں ہونا چاہئے |
| 150 | قیامت کے دن اعمال بتائے جانے کی 3 صورتیں | 129 | حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بشارت |
| 152 | جمعہ کی وجہ تسمیہ | | سورۃ صف کی آیت نمبر 12 سے حاصل ہونے والی |
| 152 | تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا پہلا جمعہ | 134 | معلومات |
| 153 | روز جمعہ کے 4 فضائل | | آیت ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا أَنْصَارًا لِلَّهِ“ |
| 154 | جمعہ کے دن دعا قبول ہونے کی گھڑی | 137 | سے حاصل ہونے والی معلومات |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|--|------|--|
| 180 | ہونے والی معلومات | 154 | نماز جمعہ کے 2 فضائل |
| | آیت ”ذَلِكْ بِأَنَّكَ كَانَتْ تَأْتِيهِمْ سُرُسُهم | 155 | جمعہ کی نماز چھوڑنے کی وعیدیں |
| 181 | بِالْبَيْتِ“ سے حاصل ہونے والی معلومات | 155 | نماز جمعہ کی فرضیت سے متعلق 3 شرعی مسائل |
| | آیت ”إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَكُمْ“ | 159 | سورۃ منافقون |
| 188 | سے حاصل ہونے والی معلومات | 159 | سورۃ منافقون کا تعارف |
| 191 | صدقہ دینے کے فضائل | 159 | مقام نزول |
| 193 | سورۃ طلاق | 159 | رکوع اور آیات کی تعداد |
| 193 | سورۃ طلاق کا تعارف | 159 | ”منافقون“ نام رکھنے کی وجہ |
| 193 | مقام نزول | 159 | سورۃ منافقون کے مضامین |
| 193 | رکوع اور آیات کی تعداد | 160 | سورۃ جمعہ کے ساتھ مناسبت |
| 193 | ”طلاق“ نام رکھنے کی وجہ | 168 | عبداللہ بن ابی منافق کے بیٹے کا عشق رسول |
| 193 | سورۃ طلاق کے مضامین | | آیت ”وَاللّٰهُ الْعَزِيزُ الْوَسُوْلُهُ وَلِلّٰهِ مَوْبِئَاتُ“ |
| 194 | سورۃ تغابن کے ساتھ مناسبت | 169 | سے معلوم ہونے والے مسائل |
| 196 | عورت کو طلاق دینے سے متعلق 5 شرعی احکام | 169 | نفاق کی اقسام اور عملی منافقوں کی علامات |
| 197 | گھر میں عدت گزارنے سے متعلق 5 شرعی مسائل | 174 | سورۃ تغابن |
| | طلاق یافتہ عورت سے رجوع کرنے سے متعلق | 174 | سورۃ تغابن کا تعارف |
| 200 | 3 شرعی مسائل | 174 | مقام نزول |
| 201 | لوگوں کو کفایت کرنے والی آیت | 174 | رکوع اور آیات کی تعداد |
| 202 | توکل کرنے کی ترغیب | 174 | ”تغابن“ نام رکھنے کی وجہ |
| | جن عورتوں کو حیض نہیں آتا ان کی عدت سے متعلق | 174 | سورۃ تغابن کے مضامین |
| 203 | 4 شرعی مسائل | 175 | سورۃ منافقون کے ساتھ مناسبت |
| 204 | تقویٰ دینی، دنیوی نعمتیں ملنے کا سبب ہے | | آیت ”اَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبُوءُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا“ سے حاصل |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|--|------|--|
| 226 | نصوحًا“ سے حاصل ہونے والی معلومات | 206 | طلاق یافتہ عورت کو عدت کے دوران رہائش اور نفقہ دینے سے متعلق دو شرعی مسائل |
| 229 | حضرت نوح اور حضرت لوط علیہما الصلوٰۃ والسلام کی بیویوں کا حال | 207 | بچے کو دودھ پلانے سے متعلق شرعی مسائل |
| 230 | آیت ”اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ“ سے حاصل ہونے والی معلومات | 210 | سورہ طلاق کی آیت نمبر 11 سے معلوم ہونے والے مسائل |
| 231 | حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فضائل | 212 | سورہ تحریم |
| 232 | آیت ”فَقَفَّوْا فِيهِ مِنْ مَرْءٍ حَتَّىٰ“ سے حاصل ہونے والی معلومات | 212 | سورہ تحریم کا تعارف |
| 233 | مقام نزول | 212 | مقام نزول |
| 233 | رکوع اور آیات کی تعداد | 212 | رکوع اور آیات کی تعداد |
| 233 | ”تحریم“ نام رکھنے کی وجہ | 212 | ”تحریم“ نام رکھنے کی وجہ |
| 233 | سورہ ملک کا تعارف | 212 | سورہ تحریم کے مضامین |
| 233 | مقام نزول | 213 | سورہ طلاق کے ساتھ مناسبت |
| 233 | رکوع اور آیات کی تعداد | 213 | آیت ”يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ“ سے حاصل ہونے والی معلومات |
| 233 | سورہ ملک کے اسماء اور ان کی وجہ تسمیہ | 214 | آیت ”قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ“ سے حاصل ہونے والی معلومات |
| 233 | سورہ ملک کے فضائل | 216 | حاصل ہونے والی معلومات |
| 235 | سورہ ملک کے مضامین | 220 | اچھی بیوی کے اوصاف |
| 235 | سورہ تحریم کے ساتھ مناسبت | 221 | ہر مسلمان پر اپنے اہل خانہ کی اسلامی تعلیم و تربیت لازم ہے |
| 237 | اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان | 223 | جنہم کے خوف سے روح پرواز کرگئی |
| 239 | بندے کا ہر عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اور شرعی طریقے کے مطابق ہونا چاہئے | 226 | سچی توبہ کی ترغیب |
| 239 | ہمیں زندگی عطا کئے جانے اور ہم پر موت مسلط کئے جانے کی حکمت | | آیت ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتُّوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً“ |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|---|-----------------|--|
| 274 | سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا صبر، حلم اور غنود و درگزر | 244 | مجدوں میں روشنی کے آلات نصب کرنے کی ترغیب |
| 276 | حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک اخلاق | 245 | پل صراط سے گزرتے وقت جنتیوں پر انعام |
| 277 | علم اور عمل، دونوں اعتبار سے کامل اور جامع شخصیت | 247 | بعض مسلمان بھی جہنم میں داخل ہوں گے |
| 278 | سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاقِ کریمہ سے متعلق ایک عظیم واقعہ | 249 | اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنے والے بزرگ |
| 279 | اخلاقِ حسنہ کی تعلیم | 253 | اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بے خوف نہ ہوا جائے |
| 282 | ہر مسلمان کو دین کے معاملے میں پختہ ہونا چاہئے | 255 | پرندوں اور جہازوں کی پرواز اللہ تعالیٰ کی قدرت کی دلیل ہے |
| 286 | بات بات پر قسمیں اٹھانے والے نصیحت حاصل کریں | 258 | کافر اور مومن کی دنیوی مثال اور ان کا آخری حال |
| 288 | عیب جوئی کرنے اور طعنہ دینے کی مذمت | 260 | نعتوں کو ان کے مقاصد میں استعمال کریں |
| 288 | چغلی کی تعریف اور اس کی مذمت | سورہ قلم | |
| 291 | سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ محبوبیت | 266 | سورہ قلم کا تعارف |
| 293 | باغ والوں کا واقعہ | 266 | مقامِ نزول |
| 301 | نماز میں سستی کرنے والے مسلمانوں کے لئے عبرت و نصیحت | 266 | رکوع اور آیات کی تعداد |
| 304 | نافرمانیوں کے باوجود نعتیں ماننا اللہ تعالیٰ کی خفیہ تدبیر بھی ہو سکتی ہے | 266 | ”قلم“ نام رکھنے کی وجہ |
| 305 | کافروں کو یومی عمر ملنے کی حقیقت اور مسلمانوں کے لئے نصیحت | 266 | سورہ قلم کے مضامین |
| 312 | نظر کی حقیقت اور نظر بند کا علاج | 267 | سورہ ملک کے ساتھ مناسبت |
| | | 269 | تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و شان |
| | | 270 | سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک عقل |
| | | 273 | رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ملنے والا ثواب |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|--|------|--|
| 347 | نماز، حرم اور ہوس سے بچنے کا ذریعہ ہے | 313 | سورۃ حاقہ |
| 348 | فقیروں، مسکینوں اور محتاجوں کا خیال رکھیں | 313 | سورۃ حاقہ کا تعارف |
| | بکثرت نیک اعمال کرنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کے | 313 | مقام نزول |
| 350 | عذاب سے ڈرتے رہنے کی ترغیب | 313 | رکوع اور آیات کی تعداد |
| 352 | اللہ تعالیٰ سے خوف اور امید کیسی رکھنی چاہئے؟ | 313 | ”حاقہ“ نام رکھنے کی وجہ |
| 355 | گواہی چھپانے اور جھوٹی گواہی دینے کی وعید | 313 | سورۃ حاقہ کے مضامین |
| 358 | کلام دل میں کب اثر کرتا ہے؟ | 314 | سورۃ نمل کے ساتھ مناسبت |
| 360 | سورۃ نوح | | اپنے اعمال کا محاسبہ اور آخری حساب کی تیاری کرنے |
| 360 | سورۃ نوح کا تعارف | 321 | کی ترغیب |
| 360 | مقام نزول | 325 | نیک سیرت چرواہا |
| 360 | رکوع اور آیات کی تعداد | 328 | مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب |
| 360 | ”نوح“ نام رکھنے کی وجہ | 330 | جہنمیوں کی پیپ کی کیفیت |
| 360 | سورۃ نوح کے مضامین | 336 | سورۃ معارج |
| 361 | سورۃ معارج کے ساتھ مناسبت | 336 | سورۃ معارج کا تعارف |
| 366 | استغفار کرنے کے دینی اور دنیوی فوائد | 336 | مقام نزول |
| | مال اور اولاد کی کثرت راہ راست پر ہونے کی | 336 | رکوع اور آیات کی تعداد |
| 372 | دلیل نہیں | 336 | ”معارج“ نام رکھنے کی وجہ |
| 373 | ذّار و سواع وغیرہ بتوں کی تاریخی حیثیت | 336 | سورۃ معارج کے مضامین |
| 376 | قبر کا عذاب برحق ہے | 337 | سورۃ حاقہ کے ساتھ مناسبت |
| 376 | گناہگار مسلمانوں کے لئے عبرت اور نصیحت کا مقام | 343 | فدیہ دینا بھی کفار کو عذاب سے بچانہ سکے گا |
| | انتقال کر جانے والوں کے لئے مغفرت کی دعا کرنی | | غریبی اور بیماری کی حالت میں شکوہ شکایت کرنے سے |
| 379 | چاہئے | 346 | بچا جائے |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|--|------|--|
| 411 | امت کے حق میں تہجد کی فریضت منسوخ ہو چکی ہے | 380 | سورۂ جن |
| 414 | قرآن پاک کی قراءت سے متعلق چند احکام | 380 | سورۂ جن کا تعارف |
| 419 | حقیقی کارساز صرف اللہ تعالیٰ ہے | 380 | مقام نزول |
| | کفار کے لئے تیار کئے گئے عذابات پڑھ کر مسلمان کو | 380 | رکوع اور آیات کی تعداد |
| 421 | کیا کرنا چاہئے | 380 | ”جن“ نام رکھنے کی وجہ |
| 427 | سورۂ مدثر | 380 | سورۂ جن کے مضامین |
| 427 | سورۂ مدثر کا تعارف | 381 | جنات اور فرشتوں کے بارے میں عقائد |
| 427 | مقام نزول | 394 | وسیع رزق آزمائش بھی ہو سکتا ہے؟ |
| 427 | رکوع اور آیات کی تعداد | 396 | اللہ تعالیٰ کے ذکر سے منہ پھیرنے والے کا انجام |
| 427 | ”مدثر“ نام رکھنے کی وجہ | | آیت ”وَ اَنَّ الْمَسْجِدَ لِلّٰہِ“ سے حاصل ہونے |
| 427 | سورۂ مدثر کے مضامین | 398 | والی معلومات |
| 428 | سورۂ مزمل کے ساتھ مناسبت | 402 | قیامت کے دن کافروں اور مسلمانوں کا حال |
| 437 | کفار کا سخت عذاب اور جہنم کی شدت | 405 | اولیاء کے لئے غیب کا علم نہ ماننے والوں کا رد |
| 443 | گناہگار مسلمانوں کی شفاعت ہوگی | 408 | سورۂ مزمل |
| 445 | اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی فضیلت | 408 | سورۂ مزمل کا تعارف |
| 446 | سورۂ قیامہ | 408 | مقام نزول |
| 446 | سورۂ قیامہ کا تعارف | 408 | رکوع اور آیات کی تعداد |
| 446 | مقام نزول | 408 | ”مزمل“ نام رکھنے کی وجہ |
| 446 | رکوع اور آیات کی تعداد | 408 | سورۂ مزمل کے مضامین |
| 446 | ”قیامہ“ نام رکھنے کی وجہ | 409 | سورۂ جن کے ساتھ مناسبت |
| 446 | سورۂ قیامہ کے مضامین | | آیت ”يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ صِلْ“ سے حاصل ہونے والی |
| 447 | سورۂ مدثر کے ساتھ مناسبت | 410 | معلومات |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|--|------|--|
| 488 | معلوم ہونے والے مسائل | 450 | توبہ میں تاخیر کا مرض |
| 489 | سورۃ مرسلات | | آیت ”ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيِّنَاتَهُ“ سے معلوم ہونے |
| 489 | سورۃ مرسلات کا تعارف | 457 | والے مسائل |
| 489 | مقام نزول | 458 | جنتیوں میں سب سے زیادہ عزت والا شخص |
| 489 | رکوع اور آیات کی تعداد | | نیک اعمال کرنے کا وقت موت آنے سے پہلے |
| 489 | ”مرسلات“ نام رکھنے کی وجہ | 460 | تک ہے |
| 489 | سورۃ مرسلات سے متعلق احادیث | 464 | اس امت کا فرعون |
| 490 | سورۃ مرسلات کے مضامین | 464 | ہمیں آزاد نہیں چھوڑا گیا |
| 490 | سورۃ دہر کے ساتھ مناسبت | 467 | سورۃ دہر |
| 493 | قیامت کی تین علامتیں | 467 | سورۃ دہر کا تعارف |
| 506 | تیس سوال پانچ | 467 | مقام نزول |
| 506 | سورۃ نبا | 467 | رکوع اور آیات کی تعداد |
| 506 | سورۃ نبا کا تعارف | 467 | ”دہر“ نام رکھنے کی وجہ |
| 506 | مقام نزول | 467 | سورۃ دہر کے مضامین |
| 506 | رکوع اور آیات کی تعداد | 468 | سورۃ قیامہ کے ساتھ مناسبت |
| 506 | ”نبا“ نام رکھنے کی وجہ | 469 | نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و شان |
| 506 | سورۃ نبا کے مضامین | 474 | منت کی دو صورتیں |
| 507 | سورۃ مرسلات کے ساتھ مناسبت | 475 | مسکین اور یتیم کو کھانا کھلانے کی اہمیت |
| 516 | اہل جہنم پر سب سے زیادہ سخت اور تکلیف دہ آیت | | کسی کے ساتھ بھلائی کرنے سے مقصود اللہ تعالیٰ کی |
| 517 | حقیقی طور پر کامیاب کون؟ | 477 | رضا حاصل کرنا ہو |
| 521 | سورۃ نازعات | 485 | دنیا سے محبت کب بری اور کب اچھی ہے؟ |
| 521 | سورۃ نازعات کا تعارف | | آیت ”وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ“ سے |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|---|------|---|
| 545 | رکوع اور آیات کی تعداد | 521 | مقام نزول |
| 545 | ”تکویر“ نام رکھنے کی وجہ | 521 | رکوع اور آیات کی تعداد |
| 545 | سورہ تکویر کے بارے میں حدیث | 521 | ”نازعات“ نام رکھنے کی وجہ |
| 545 | سورہ تکویر کے مضامین | 521 | سورہ نازعات کے مضامین |
| 546 | سورہ عیس کے ساتھ مناسبت | 522 | سورہ نبا کے ساتھ مناسبت |
| 549 | نبیوں سے متعلق دین اسلام کا عظیم کارنامہ | 523 | مومن کی روح نرمی سے نکالی جاتی ہے |
| 552 | حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طاقت | 524 | ہر کام وسیلے کے ذریعے ہونا اللہ تعالیٰ کا قانون ہے |
| 552 | بارگاہِ ربّ قدیر عزّوجلّ میں مقام حبیب صلی اللہ | 525 | قیامت قریب ہے، جو کرنا ہے کرلو |
| 554 | تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم | 533 | نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو قیامت قائم ہونے کے وقت کا علم دیا گیا ہے |
| 559 | آیت ”وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ“ سے | 534 | معلوم ہونے والے مسائل |
| 560 | سورہ انفطار | 534 | سورہ عیس کا تعارف |
| 560 | سورہ انفطار کا تعارف | 534 | مقام نزول |
| 560 | مقام نزول | 534 | رکوع اور آیات کی تعداد |
| 560 | رکوع اور آیات کی تعداد | 534 | ”عیس“ نام رکھنے کی وجہ |
| 560 | ”انفطار“ نام رکھنے کی وجہ | 534 | سورہ عیس کے مضامین |
| 560 | سورہ انفطار کے مضامین | 535 | سورہ نازعات کے ساتھ مناسبت |
| 561 | سورہ تکویر کے ساتھ مناسبت | 538 | حضرت عبد اللہ بن اُمّ مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان |
| 563 | اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے اچھی جزا کی امید رکھنا | 539 | قرآن کریم کی عظمت |
| 563 | بیوقوفی کی علامت ہے | 545 | سورہ تکویر |
| 564 | محافظ اور نگہبان فرشتے | 545 | سورہ تکویر کا تعارف |
| 545 | سورہ انفطار کی آیت نمبر 10، 11 اور 12 سے معلوم | 545 | مقام نزول |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|--|------|---|
| | اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے والے عمل کریں اور ناراض | 565 | ہونے والی باتیں |
| 585 | کرنے والے اعمال سے بچیں | 567 | قیامت کے دن سے ہر ایک کو ڈرنا چاہئے |
| 587 | قیامت کے دن ایمان والوں کے حساب کی صورتیں | 569 | سورۃ مُطَفِّفِیْنَ |
| 589 | یا نہیں ہاتھ میں اعمال نامہ ملنے والوں کا حال | 569 | سورۃ مُطَفِّفِیْنَ کا تعارف |
| 591 | آخرت سے غفلت اور بے فکری انتہائی نقصان دہ ہے | 569 | مقام نزول |
| 592 | شفیق سے کیا مراد ہے؟ | 569 | رکوع اور آیات کی تعداد |
| 594 | سجدہ تلاوت سے متعلق 8 شرعی مسائل | 569 | ”مُطَفِّفِیْنَ“ نام رکھنے کی وجہ |
| | کفار کی حالت سامنے رکھتے ہوئے مسلمان بھی اپنے | 569 | سورۃ مُطَفِّفِیْنَ کے مضامین |
| 596 | حال پر غور کریں | 570 | سورۃ انقطار کے ساتھ مناسبت |
| 597 | سورۃ بُرُوج | 571 | ناپ، تول، صحیح رکھنے کا فائدہ اور نہ رکھنے کا نقصان |
| 597 | سورۃ بُرُوج کا تعارف | | ربُّ الْعَالَمِیْنَ کی بارگاہ میں کھڑے ہوتے وقت لوگوں |
| 597 | مقام نزول | 573 | کا حال |
| 597 | رکوع اور آیات کی تعداد | 577 | گناہ دل کو میلا کر دیتے ہیں |
| 597 | ”بروج“ نام رکھنے کی وجہ | | ایمان والوں کو آخرت میں اللہ تعالیٰ کے دیدار کی |
| 597 | سورۃ بُرُوج سے متعلق دو احادیث | 577 | نعت نصیب ہوگی |
| 597 | سورۃ بُرُوج کے مضامین | 583 | سورۃ اِنْشِقَاق |
| 598 | سورۃ اِنْشِقَاق کے ساتھ مناسبت | 583 | سورۃ اِنْشِقَاق کا تعارف |
| 600 | جمہ اور عرف کے دن کے 6 فضائل | 583 | مقام نزول |
| 602 | کھائی والوں کا واقعہ | 583 | رکوع اور آیات کی تعداد |
| | کھائی والوں کے واقعے سے حاصل ہونے والی | 583 | ”اِنْشِقَاق“ نام رکھنے کی وجہ |
| 605 | معلومات | 583 | سورۃ اِنْشِقَاق کے مضامین |
| 606 | کافر مومن کے کس عمل کی وجہ سے اس کا دشمن ہے؟ | 584 | سورۃ مُطَفِّفِیْنَ کے ساتھ مناسبت |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|---|------|---|
| 624 | ”اعلیٰ“ نام رکھنے کی وجہ | 607 | مسلمانوں کے اخلاق کیسے ہونے چاہئیں |
| 624 | سورۃ اعلیٰ سے متعلق 3 احادیث | 607 | مومن کی علامت |
| 625 | سورۃ اعلیٰ کے مضامین | 609 | ظالموں کے لئے نصیحت |
| 625 | سورۃ طارق کے ساتھ مناسبت | | آیت ”هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ“ سے حاصل |
| | آیت ”الَّذِي خَلَقَ فَسُوِي“ سے حاصل ہونے | 612 | ہونے والی معلومات |
| 627 | والی معلومات | 614 | قرآن کریم کی عظمت و شان |
| 629 | انسان اچھا یا برا راستہ چننے کا اختیار رکھتا ہے | 615 | سورۃ طارق |
| 630 | دنیا اور اس کی نعمتوں کا حال | 615 | سورۃ طارق کا تعارف |
| | آیت ”سَنُقَرِّبُكَ فَلَا تَنفُي“ سے حاصل ہونے | 615 | مقام نزول |
| 633 | والی معلومات | 615 | رکوع اور آیات کی تعداد |
| 635 | ظاہر و باطن دونوں کو درست رکھنا چاہئے | 615 | ”طارق“ نام رکھنے کی وجہ |
| | نصیحت فائدہ دے یا نہ دے، بہر حال نصیحت کرنے کا | 615 | سورۃ طارق سے متعلق دو احادیث |
| 637 | حکم ہے | 616 | سورۃ طارق کے مضامین |
| 640 | صوفیاء کے نزدیک تزکیہ کا مطلب | 616 | سورۃ بروج کے ساتھ مناسبت |
| | ذنیوی زندگی کی لذتوں میں کھو کر آخرت کو نہ بھلا | | آیت ”اِنَّ كُلَّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ“ سے |
| 641 | دیا جائے | 618 | حاصل ہونے والی معلومات |
| 644 | سورۃ غاشیہ | 620 | قیامت کے دن پوشیدہ اعمال ظاہر کر دینے جائیں گے |
| 644 | سورۃ غاشیہ کا تعارف | 622 | قرآن فیصلہ کن کلام ہے |
| 644 | مقام نزول | 624 | سورۃ اعلیٰ |
| 644 | رکوع اور آیات کی تعداد | 624 | سورۃ اعلیٰ کا تعارف |
| 644 | ”غاشیہ“ نام رکھنے کی وجہ | 624 | مقام نزول |
| 644 | سورۃ غاشیہ سے متعلق حدیث | 624 | رکوع اور آیات کی تعداد |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|---|------|---|
| 676 | ”بلد“ نام رکھنے کی وجہ | 644 | سورہ غاشیہ کے مضامین |
| 676 | سورہ بلد کے مضامین | 645 | سورہ اعلیٰ کے ساتھ مناسبت |
| 677 | سورہ فجر کے ساتھ مناسبت | 652 | اونٹ میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے عجائبات |
| 678 | مکہ مکرمہ کے فضائل | 653 | روحانی پہاڑ |
| 679 | مدینہ منورہ کے فضائل | 654 | جدید علوم کو حاصل کرنا نفع بخش ہے |
| 682 | مصائب اور تکالیف میں بے شمار حکمتیں ہیں | 656 | سورہ فجر |
| 683 | بری نیت سے اور بری جگہ پر مال خرچ کرنے کا انجام | 656 | سورہ فجر کا تعارف |
| 685 | زبان کی اہمیت اور اس کی حفاظت کی ترغیب | 656 | مقام نزول |
| | غلام آزاد کرنے یا آزادی میں اس کی مدد کرنے کے | 656 | رکوع اور آیات کی تعداد |
| 688 | فضائل | 656 | ”فجر“ نام رکھنے کی وجہ |
| 688 | بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانے کے فضائل | 656 | سورہ فجر کے مضامین |
| | یتیم کی کفالت اور اس کے ساتھ احسان کرنے کے | 656 | سورہ غاشیہ کے ساتھ مناسبت |
| 688 | فضائل | 658 | ذی الحجہ کے ابتدائی دس دنوں کے فضائل |
| 689 | مسکین کی مدد کرنے اور اسے کھانا کھلانے کے فضائل | 658 | رمضان کے آخری عشرے کی اہمیت |
| | ایمان کے بغیر نیک جگہ پر مال خرچ کرنے کا ثواب | 659 | عاشورہ کے فضائل |
| 690 | نہیں ملے گا | 663 | شہداء کا بنایا ہوا شہر |
| 693 | سورہ شمس | 669 | مال کی محبت انتہائی تباہ کن ہے |
| 693 | سورہ شمس کا تعارف | 674 | انسانی نفس کے تین درجے |
| 693 | مقام نزول | 676 | سورہ بلد |
| 693 | رکوع اور آیات کی تعداد | 676 | سورہ بلد کا تعارف |
| 693 | ”شمس“ نام رکھنے کی وجہ | 676 | مقام نزول |
| 693 | سورہ شمس سے متعلق احادیث | 676 | رکوع اور آیات کی تعداد |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|--|------|---|
| | اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے دین و دنیا کی بھلائیاں | 693 | سورہ ہنس کے مضامین |
| 713 | طلب کرنا جائز ہے | 694 | سورہ بلد کے ساتھ مناسبت |
| 715 | حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل | 697 | نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ایک دعا |
| | اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ | 697 | نفس کو برا بنوں سے پاک کرنا کامیابی کا ذریعہ ہے |
| 717 | تعالیٰ عنہ کا مقام | 700 | سورہ لیل |
| 719 | سورۃ وَالصُّحُفِ | 700 | سورہ لیل کا تعارف |
| 719 | سورہ وَالصُّحُفِ کا تعارف | 700 | مقام نزول |
| 719 | مقام نزول | 700 | رکوع اور آیات کی تعداد |
| 719 | رکوع اور آیات کی تعداد | 700 | ”دلیل“ نام رکھنے کی وجہ |
| 719 | ”وَالصُّحُفِ“ نام رکھنے کی وجہ | 700 | سورہ لیل سے متعلق حدیث |
| 719 | سورہ وَالصُّحُفِ کے مضامین | 700 | سورہ لیل کے مضامین |
| 720 | سورہ لیل کے ساتھ مناسبت | 701 | سورہ ہنس کے ساتھ مناسبت |
| 721 | چاشت کی نماز کے 3 فضائل | | رات اور دن، اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اور اس کی قدرت کی |
| 721 | چاشت کی نماز سے متعلق دو شرعی مسائل | 702 | نشانیوں میں |
| | خدا چاہتا ہے رضائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ | | آیت ”إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّى“ سے حاصل ہونے والی |
| 725 | وَسَلَّمَ | 705 | معلومات |
| 729 | تین خوش نصیب حضرات | | راہ خدا میں مال خرچ کرنے، حرام کاموں سے بچنے |
| 729 | حقیقی طور پر مالدار کون ہے؟ | 707 | اور دین اسلام کو سچا ماننے کے فضائل |
| 730 | قیہوں سے متعلق دین اسلام کا اعزاز | | بخل کرنے، آخرت سے بے پرواہ بننے اور دین اسلام |
| 732 | منگتا کا ہاتھ اٹھتے ہی داتا کی دین تھی | 709 | کو جھٹلانے کی وعیدیں |
| | آیت ”وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ“ سے حاصل | | دنیا اور آخرت دونوں کی بہتری کے لئے دعا مانگنی |
| 735 | ہونے والی معلومات | 712 | چاہئے |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|--|------|--|
| 752 | سورہ اَلَمْ نَشْرَحْ کے ساتھ مناسبت | 736 | سورۃ الم نشرح |
| 753 | انجیر اور زیتون کے بارے میں احادیث | 736 | سورہ اَلَمْ نَشْرَحْ کا تعارف |
| 755 | اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کا ذریعہ | 736 | مقام نزول |
| | آیت ”حُمَّ رَادُّ ذُلِّهِ اَسْفَلَ سَفَلَيْنِ“ سے حاصل | 736 | رکوع اور آیات کی تعداد |
| 756 | ہونے والی معلومات | 736 | ”اَلَمْ نَشْرَحْ“ نام رکھنے کی وجہ |
| | آیت ”اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا“ سے حاصل ہونے والی | 736 | سورہ اَلَمْ نَشْرَحْ کے مضامین |
| 758 | معلومات | 737 | سورہ وَالصُّحُفِ کے ساتھ مناسبت |
| 760 | سورۃ علق | | آیت ”اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ“ سے حاصل |
| 760 | سورہ علق کا تعارف | 739 | ہونے والی معلومات |
| 760 | مقام نزول | 741 | حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا غم امت |
| 760 | رکوع اور آیات کی تعداد | 747 | مشکلات سے گھبرانا نہیں چاہئے |
| 760 | ”علق“ نام رکھنے کی وجہ | | آیت ”فَاِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ“ سے حاصل ہونے |
| 760 | سورہ علق کے مضامین | 748 | والی معلومات |
| 761 | سورہ وَالتِّينِ کے ساتھ مناسبت | | اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے اور اس کا فضل مانگنے کی |
| | تلاوت کرنے سے پہلے ”بِسْمِ اللّٰهِ“ پڑھنے کا | 750 | ترغیب |
| 762 | شرعی حکم | 751 | سورۃ وَالتِّينِ |
| 764 | کتابت کی فضیلت | 751 | سورہ وَالتِّينِ کا تعارف |
| | سورہ علق کی آیت نمبر 6 تا 8 سے حاصل ہونے والی | 751 | مقام نزول |
| 765 | معلومات | 751 | رکوع اور آیات کی تعداد |
| | اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور نماز پڑھنے سے روکنے کی | 751 | ”وَالتِّينِ“ نام رکھنے کی وجہ |
| 767 | وعید | 751 | سورہ وَالتِّينِ سے متعلق حدیث |
| | سورہ علق کی آیت نمبر 11 اور 12 سے حاصل ہونے | 751 | سورہ وَالتِّينِ کے مضامین |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|--|------|---|
| 779 | ”بَیِّنَہ“ نام رکھنے کی وجہ | 768 | والی معلومات |
| 779 | سورہ بَیِّنَہ سے متعلق حدیث | | سورہ وعلق کی آیت نمبر 13 تا 16 سے حاصل ہونے |
| 779 | سورہ بَیِّنَہ کے مضامین | 770 | والی معلومات |
| 780 | سورہ قدر کے ساتھ مناسبت | | سورہ وعلق کی آیت نمبر 17 اور 18 سے حاصل ہونے |
| | سورہ بَیِّنَہ کی آیت نمبر 1 سے حاصل ہونے والی | 771 | والی معلومات |
| 781 | معلومات | | آیت ”وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ“ سے حاصل ہونے والی |
| | آیت ”وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ“ سے حاصل | 771 | معلومات |
| 783 | ہونے والی معلومات | 773 | سورہ قدر |
| | آیت ”إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا“ سے حاصل ہونے والی | 773 | سورہ قدر کا تعارف |
| 784 | معلومات | 773 | مقام نزول |
| | آیت ”جَزَاءُ هُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ“ سے حاصل ہونے | 773 | رکوع اور آیات کی تعداد |
| 786 | والی معلومات | 773 | ”قدر“ نام رکھنے کی وجہ |
| 787 | سورہ زلزال | 773 | سورہ قدر کے مضامین |
| 787 | سورہ زلزال کا تعارف | 773 | سورہ وعلق کے ساتھ مناسبت |
| 787 | مقام نزول | 774 | شب قدر کے فضائل |
| 787 | رکوع اور آیات کی تعداد | 775 | شب قدر سال میں ایک مرتب آتی ہے |
| 787 | ”زلزال“ نام رکھنے کی وجہ | 775 | شب قدر کو پوشیدہ رکھے جانے کی وجوہات |
| 787 | سورہ زلزال کے فضائل | 777 | ہزار مہینوں سے بہتر ایک رات |
| 788 | سورہ زلزال کے مضامین | 779 | سورہ بَیِّنَہ |
| 788 | سورہ بَیِّنَہ کے ساتھ مناسبت | 779 | سورہ بینہ کا تعارف |
| 791 | ہمارے اعمال کے گواہ | 779 | مقام نزول |
| | جیسی تھوڑی سی بھی کارآمد اور گناہ چھوٹا سا بھی | 779 | رکوع اور آیات کی تعداد |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|--|------|---|
| 807 | سورہ نکاتر کا تعارف | 793 | وبال ہے |
| 807 | مقام نزول | 795 | سورہ عادیات |
| 807 | رکوع اور آیات کی تعداد | 795 | سورہ عادیات کا تعارف |
| 807 | ”نکاتر“ نام رکھنے کی وجہ | 795 | مقام نزول |
| 807 | سورہ نکاتر کے فضائل | 795 | رکوع اور آیات کی تعداد |
| 808 | سورہ نکاتر کے مضامین | 795 | ”عادیات“ نام رکھنے کی وجہ |
| 808 | سورہ قارعہ کے ساتھ مناسبت | 795 | سورہ عادیات کے مضامین |
| 809 | کثرت مال کی حرص کی مذمت | 796 | سورہ زلزال کے ساتھ مناسبت |
| 812 | مال اور اولاد کی حقیقت | | آیت ”وَالْحَالِیٰتِ صَبِيْحًا“ سے حاصل ہونے |
| | قیامت کے دن ہر نعمت کے بارے میں پوچھا جائے گا | 796 | والی معلومات |
| 814 | | 797 | مقبولوں سے دور کی نسبت بھی عزت کا سبب ہے |
| 816 | سورہ عصر | | سورہ عادیات کی آیت نمبر 3 تا 5 سے حاصل ہونے |
| 816 | سورہ عصر کا تعارف | 798 | والی معلومات |
| 816 | مقام نزول | 800 | مال سے محبت کی چار صورتیں |
| 816 | رکوع اور آیات کی تعداد | 801 | سورہ قارعہ |
| 816 | ”عصر“ نام رکھنے کی وجہ | 801 | سورہ قارعہ کا تعارف |
| 816 | سورہ عصر کے مضامین | 801 | مقام نزول |
| 816 | سورہ نکاتر کے ساتھ مناسبت | 801 | رکوع اور آیات کی تعداد |
| | سورہ عصر کی آیت نمبر 2 اور 3 سے حاصل ہونے والی | 801 | ”قارعہ“ نام رکھنے کی وجہ |
| 819 | معلومات | 801 | سورہ قارعہ کے مضامین |
| | سورہ عصر کی آیت نمبر 3 سے معلوم ہونے والے | 802 | سورہ عادیات کے ساتھ مناسبت |
| 819 | مسائل | 807 | سورہ نکاتر |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|--|------|---|
| 829 | سورہ قریش کے مضامین | 821 | سورہ ہُمَزَة |
| 829 | سورہ فیل کے ساتھ مناسبت | 821 | سورہ ہُمَزَة کا تعارف |
| 831 | قریش کا تعارف | 821 | مقام نزول |
| 831 | قریش کے بارے میں احادیث | 821 | رکوع اور آیات کی تعداد |
| | سورہ قریش کی آیت نمبر 3 سے حاصل ہونے والی | 821 | ”ہُمَزَة“ نام رکھنے کی وجہ |
| 832 | معلومات | 821 | سورہ ہُمَزَة کے مضامین |
| | لوگوں کو سہولت دینا اور معاشرے میں امن قائم کرنا | 821 | سورہ عصر کے ساتھ مناسبت |
| 932 | اسلام کی بنیادی ترجیح اور خصوصیت ہے | 822 | غیبت اور عیب جوئی کی مذمت |
| 834 | سورہ ماعون | 824 | مال جمع کرنے اور گن گن کر رکھنے کی مذموم صورتیں |
| 834 | سورہ ماعون کا تعارف | 825 | جہنم کی آگ دوسری آگوں کی طرح نہیں |
| 834 | مقام نزول | 826 | سورہ فیل |
| 834 | رکوع اور آیات کی تعداد | 826 | سورہ فیل کا تعارف |
| 834 | ”ماعون“ نام رکھنے کی وجہ | 826 | مقام نزول |
| 834 | سورہ ماعون کے مضامین | 826 | رکوع اور آیات کی تعداد |
| 835 | سورہ قریش کے ساتھ مناسبت | 826 | ”فیل“ نام رکھنے کی وجہ |
| | قییموں کے ساتھ کفار کا سلوک اور ان کے بارے میں | 826 | سورہ فیل کے مضامین |
| 837 | اسلام کی تعلیمات | 826 | سورہ ہُمَزَة کے ساتھ مناسبت |
| | مسکین کے ساتھ کفار کا طرز عمل اور دین اسلام کی | 829 | سورہ قریش |
| 839 | تعلیمات | 829 | سورہ قریش کا تعارف |
| 840 | نماز سے غفلت برتنے والوں کا انجام | 829 | مقام نزول |
| 841 | ربا کاری کی تعریف اور اس کی مذمت | 829 | رکوع اور آیات کی تعداد |
| | گھروں میں استعمال کی معمولی چیزیں حاجت سے | 829 | ”قریش“ نام رکھنے کی وجہ |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|--|------|--|
| 853 | مقام نزول | 843 | زیادہ رکھیں |
| 853 | رکوع اور آیات کی تعداد | 844 | سورۃ کوثر |
| 853 | ”نصر“ نام رکھنے کی وجہ | 844 | سورۃ کوثر کا تعارف |
| 853 | سورۃ نصر کے مضامین | 844 | مقام نزول |
| 853 | سورۃ کافرون کے ساتھ مناسبت | 844 | رکوع اور آیات کی تعداد |
| | سورۃ نصر کی آیت نمبر 2 سے حاصل ہونے والی | 844 | ”کوثر“ نام رکھنے کی وجہ |
| 855 | معلومات | 844 | سورۃ کوثر کے مضامین |
| 857 | سورۃ لہب | 845 | سورۃ ماعون کے ساتھ مناسبت |
| 857 | سورۃ لہب کا تعارف | | آیت ”إِنَّا آٰعَطَيْنٰكَ الْكُوْثَرَ“ سے حاصل ہونے |
| 857 | مقام نزول | 846 | والی معلومات |
| 857 | رکوع اور آیات کی تعداد | 849 | سورۃ کافرون |
| 857 | ”لہب“ نام رکھنے کی وجہ | 849 | سورۃ کافرون کا تعارف |
| 857 | سورۃ لہب کا شان نزول | 849 | مقام نزول |
| 858 | سورۃ لہب کے مضامین | 849 | رکوع اور آیات کی تعداد |
| 858 | سورۃ نصر کے ساتھ مناسبت | 849 | ”کافرون“ نام رکھنے کی وجہ |
| 862 | سورۃ اخلاص | 849 | سورۃ کافرون کے فضائل |
| 862 | سورۃ اخلاص کا تعارف | 849 | سورۃ کافرون کے مضامین |
| 862 | مقام نزول | 850 | سورۃ کوثر کے ساتھ مناسبت |
| 862 | رکوع اور آیات کی تعداد | | سورۃ کافرون کے شان نزول سے حاصل ہونے والی |
| 862 | ”سورۃ اخلاص“ کے اُسماء اور ان کی وجہ تسمیہ | 851 | معلومات |
| 862 | سورۃ اخلاص کے فضائل | 853 | سورۃ نصر |
| 863 | سورۃ اخلاص کا شان نزول | 853 | سورۃ نصر کا تعارف |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|---|------|---|
| 871 | تعویذات سے متعلق ایک اہم شرعی مسئلہ | 864 | سورہ اخلاص کے مضامین |
| 873 | سورہ ناس | 864 | سورہ ابولہب کے ساتھ مناسبت |
| 873 | سورہ الناس کا تعارف | 866 | سورہ فلق |
| 873 | مقام نزول | 866 | سورہ فلق کا تعارف |
| 873 | رکوع اور آیات کی تعداد | 866 | مقام نزول |
| 873 | ”الناس“ نام رکھنے کی وجہ | 866 | رکوع اور آیات کی تعداد |
| 873 | سورہ الناس کے مضامین | 866 | ”فلق“ نام رکھنے کی وجہ |
| 873 | سورہ فلق کے ساتھ مناسبت | 866 | سورہ فلق اور سورہ والناس کے فضائل |
| 874 | انسان کی عظمت و شرافت | 867 | سورہ فلق اور سورہ الناس کا شان نزول |
| 875 | وسوسہ اور الہام میں فرق | 868 | تعویذات اور عملیات سے متعلق ایک شرعی مسئلہ |
| 876 | جنوں اور انسانوں کے شیاطین سے پناہ مانگیں | 868 | سورہ فلق اور سورہ الناس کے شان نزول سے حاصل |
| 877 | ماخذ و مراجع | 868 | ہونے والی معلومات |
| 882 | ضمنی فہرست | 869 | سورہ فلق کے مضامین |
| | | 869 | سورہ اخلاص کے ساتھ مناسبت |

پارہ نمبر..... 28

سُورَةُ الْحَجَّادَاتِ

سورہ مجادلہ کا تعارف

مقام نزول

سورہ مجادلہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے۔^(۱)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 3 رکوع، 22 آیتیں ہیں۔

”مُجَادِلَةٌ“ نام رکھنے کی وجہ

بحث اور تکرار کرنے والی عورت کو عربی میں ”مُجَادِلَةٌ“ کہتے ہیں اور اس سورت کی پہلی آیت میں حضرت خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ظہار کے مسئلے میں ہونے والی بحث کا ذکر ہے، اس مناسبت سے اس کا نام ”سورہ مجادلہ“ رکھا گیا۔

سورہ مجادلہ کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں ظہار اور اس کے کفارے سے متعلق اور چند دیگر چیزوں کے بارے میں شرعی احکام بیان کئے گئے ہیں۔ مزید اس سورت میں یہ چیزیں بیان کی گئی ہیں

(1)..... اس سورت کی ابتداء میں حضرت خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ظہار کے مسئلے میں ہونے والی بحث اور ظہار سے متعلق چند احکام بیان کئے گئے۔

(2)..... مجلس کے چند آداب بیان کئے گئے اور مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

1..... حازن، سورة المجادلة، ۲۳۵/۴۔

کے احکامات پر عمل کرنے کی ترغیب دی گئی ہے، نیز علماء دین کی تعریف کی گئی اور ان کے مرتبہ و مقام کو واضح کیا گیا۔
 (3)..... ان منافقین کی سرزنش کی گئی جو یہودیوں سے محبت کرتے تھے، مسلمانوں کے راز ان تک پہنچاتے تھے، جھوٹی قسمیں کھاتے تھے، اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عداوت رکھتے اور ان کے احکامات کی مخالفت کرتے تھے۔

(4)..... اس سورت کے آخر میں بیان کیا گیا کہ مسلمان کافروں سے محبت نہ رکھیں اگرچہ وہ ان کے باپ، بیٹے، بھائی اور خاندان کے لوگ ہی کیوں نہ ہوں۔

سورہ حدید کے ساتھ مناسبت

سورہ مجادلہ کی اپنے سے ما قبل سورت ”حدید“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ حدید میں اللہ تعالیٰ کی عظیم اور جلیل صفات ذکر کی گئیں کہ وہ ظاہر ہے، باطن ہے، اور اس کا علم ایسا محیط ہے کہ زمین کے اندر موجود اور اس سے نکلنے والی ہر چیز کو جانتا ہے اور اسے بھی جانتا ہے جو کچھ آسمان سے اترتا ہے اور جو آسمان میں چڑھتا ہے اور اس کی مخلوق جہاں کہیں ہو وہ اس کے ساتھ ہے، اور سورہ مجادلہ کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ کے ان اوصاف پر دلالت کرنے والا واقعہ بیان کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی بارگاہ میں مناجات کرنے والی عورت کی بات کو سن لیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمہ کنز الایمان:

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

ترجمہ کنز العرفان:

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِی تُجَادِلُكَ فِی زَوْجِہَا وَتَشْتَكِی اِلَی اللّٰهِ

وَاللّٰهُ یَسْمَعُ تَحَاوُرَ کَمَا ۱ اِنَّ اللّٰهَ سَبِیْعٌ بَصِیْرٌ ۱

ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ نے سنی اس کی بات جو تم سے اپنے شوہر کے معاملہ میں بحث کرتی ہے اور اللہ سے شکایت کرتی ہے اور اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا ہے بے شک اللہ سنتا دیکھتا ہے۔

ترجمہ کنزالعرفان: بیشک اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو اپنے شوہر کے معاملے میں آپ سے بحث کر رہی ہے اور اللہ کی بارگاہ میں شکایت کرتی ہے اور اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا ہے، بیشک اللہ خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے۔

﴿قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا﴾: بیشک اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو اپنے شوہر کے معاملے میں آپ سے بحث کر رہی ہے۔ ﴿شأن نزول﴾: حضرت اوس بن صامت رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نے کسی بات پر اپنی زوجہ حضرت خولہ بنت ثعلبہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا سے کہا: تو مجھ پر میری ماں کی پشت کی مثل ہے۔ یہ کہنے کے بعد حضرت اوس رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کو ندامت ہوئی، یہ کلہ زمانہ جاہلیت میں طلاق شاکر کیا جاتا تھا اس لئے حضرت اوس رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اپنی زوجہ سے کہا: میرے خیال میں تو مجھ پر حرام ہو گئی ہے۔ حضرت خولہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا نے سرکارِ دو عالم صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام واقعات ذکر کئے اور عرض کیا: میرا مال ختم ہو چکا، ماں باپ وفات پا گئے، عمر زیادہ ہو گئی اور بچے چھوٹے چھوٹے ہیں، اگر انہیں ان کے باپ کے پاس چھوڑوں تو ہلاک ہو جائیں گے اور اپنے ساتھ رکھوں تو بھوکے مر جائیں گے، اب ایسی کیا صورت ہے کہ میرے اور میرے شوہر کے درمیان جدائی نہ ہو۔ رسول کریم صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”تیرے بارے میں میرے پاس کوئی حکم نہیں، یعنی ابھی تک ظہار کے متعلق کوئی جدید حکم نازل نہیں ہوا اور پرانا دستور یہی ہے کہ ظہار سے عورت حرام ہو جاتی ہے۔ حضرت خولہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا نے عرض کی: یا رسول اللہ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، حضرت اوس رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نے طلاق کا لفظ نہیں کہا، وہ میرے بچوں کے باپ ہیں اور مجھے بہت ہی پیارے ہیں، اسی طرح وہ بار بار عرض کرتی رہیں اور جب اپنی خواہش کے مطابق جواب نہ پایا تو آسمان کی طرف سر اٹھا کر کہنے لگی: یا اللہ! اعزّ وجلّ، میں تجھ سے اپنی محتاجی، بے کسی اور پریشان حالی کی شکایت کرتی ہوں، اپنے نبی اکرم صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر میرے حق میں ایسا حکم نازل فرما جس سے میری مصیبت دور ہو جائے۔ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا نے اس سے فرمایا: خاموش ہو جا

اور دیکھ، رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ مبارک پر وحی کے آثار ظاہر ہیں۔ جب وحی پوری ہوگئی تو ارشاد فرمایا: ”اپنے شوہر کو بلاؤ۔ حضرت اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیتیں پڑھ کر سنائیں۔

اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے پیارے حبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، بیشک اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی بات سن لی جو اپنے شوہر کے معاملے میں آپ سے بحث کر رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے حال، فاقے اور تنہائی کے شدید ہونے کی شکایت کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ تم دونوں کی آپس میں ہونے والی گفتگو سن رہا ہے، بیشک جو اللہ تعالیٰ سے مناجات کرے اور اس کی بارگاہ میں گریہ و زاری کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی مناجات کو سننے والا اور شکایت کبندہ کو دیکھنے والا ہے۔^(۱)

نوٹ: خیال رہے کہ حضرت خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے بحث و تکرار کرنا مخالفت یا مقابلہ کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ کرم طلب کرنے کے لیے تھا اور اس سے اپنے دکھ درد کا اظہار مقصود تھا اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی امت چونکہ آپ کی باندی غلام ہیں اس لئے کرم طلب کرنے کے لئے آپ سے عرض و معروض کر سکتے ہیں، نیز یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہر شکایت کرنی بری نہیں بلکہ بے صبری والی شکایت کرنا برا ہے۔

حضرت خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا احترام

حضرت خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حاصل ہونے والی اس خصوصیت کی وجہ سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بہت احترام کیا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دور خلافت میں ایک بار حضرت خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس سے گزرے، اس وقت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دراز گوش پر سوار تھے اور لوگوں کا ایک ہجوم ساتھ تھا۔ حضرت خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کو روک لیا اور نصیحت کرتے ہوئے کہا: اے عمر! رضی اللہ تعالیٰ عنہ، وہ دن تجھے یاد ہیں جب تمہیں عمیر کہا جاتا تھا، پھر عمر کہا جانے لگا اور اب تمہیں لوگ امیر المؤمنین کہنے لگے ہیں، تو اے عمر! رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو، جو شخص موت پر یقین رکھتا ہے

۱.....حازن، السجادة، تحت الآية: ۱، ۲۳۵/۴، مدارك، السجادة، تحت الآية: ۱، ص ۱۲۱۵، ملقطاً.

اسے اندیشہ رہتا ہے کہ کوئی ضروری چیز رہ نہ جائے اور جسے حساب کا یقین ہوتا ہے وہ عذاب سے ڈرتا ہے۔ حضرت عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کھڑے ہو کر ان کی نصیحت کو سنتے رہے اور جب کافی وقت گزر گیا تو لوگوں نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! اس بڑھیا کے لیے آپ اتنی دیر کھڑے رہیں گے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: خدا کی قسم! اگر یہ مجھے صبح سے شام تک روک کر رکھے تو میں کھڑا رہوں گا اور صرف نماز کے وقت میں رخصت لوں گا، کیا تم جانتے نہیں کہ یہ بوڑھی خاتون کون ہے؟ یہ حضرت خولہ بنت ثعلبہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا ہے جس کی فریاد کو اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر سنا، کیا یہ ہو سکتا ہے کہ رب العالمین تو اس کی بات سنے اور عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نہ سنے؟ (1)

الَّذِينَ يُظْهِرُونَ مِنْكُمْ مَنْ نَسَاهُمْ مَا هُنَّ أُمَّهَاتُهُمْ
إِلَّا أَيْ وَوَلَدْنَهُمْ وَإِنَّهُمْ لَيَقُولُونَ مُنْكَرًا مِنَ الْقَوْلِ وَزُورًا
وَإِنَّ اللَّهَ لَعَفُوفٌ غَفُورٌ ﴿١﴾

ترجمہ کنزالایمان: وہ جو تم میں اپنی بیبیوں کو اپنی ماں کی جگہ کہہ بیٹھتے ہیں وہ ان کی ماںیں نہیں ان کی ماںیں تو وہی ہیں جن سے وہ پیدا ہیں اور وہ بے شک بڑی اور نری جھوٹ بات کہتے ہیں اور بیشک اللہ ضرور معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔

ترجمہ کنزالعرفان: تم میں سے وہ لوگ جو اپنی بیویوں کو اپنی ماں جیسی کہہ بیٹھتے ہیں وہ ان کی ماںیں نہیں، ان کی ماںیں تو وہی ہیں جنہوں نے انہیں جنم دیا اور بیشک وہ ضرور ناپسندیدہ اور بالکل جھوٹ بات کہتے ہیں اور بیشک اللہ ضرور بہت معاف کرنے والا، بہت بخشنے والا ہے۔

﴿الَّذِينَ يُظْهِرُونَ مِنْكُمْ مَنْ نَسَاهُمْ﴾ تم میں سے وہ لوگ جو اپنی بیویوں کو اپنی ماں جیسی کہہ بیٹھتے ہیں۔ ﴿اس آیت

1..... قرطبی، المجادلة، تحت الآية: ۱، ۹۷/۹، الجزء السابع عشر.

میں ظہار کی مذمت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا کہ تم میں سے وہ لوگ جو اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں اور انہیں اپنی ماں جیسی کہہ بیٹھتے ہیں، یہ کہنے سے وہ ان کی مائیں نہیں ہو گئیں بلکہ ان کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے انہیں جنم دیا ہے اور بیشک ظہار کرنے والے بیویوں کو ماں کہہ کر ناپسندیدہ اور بالکل جھوٹ بات کہتے ہیں، بیوی کو کسی طرح ماں کے ساتھ تشبیہ دینا ٹھیک نہیں اور بیشک اللہ تعالیٰ انہیں ضرور معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔^(۱)

ظہار کی تعریف اور اس سے متعلق 4 شرعی احکام

اس آیت میں ظہار کرنے والوں کا ذکر ہوا، اس مناسبت سے یہاں ظہار کی تعریف اور اس سے متعلق 4 شرعی احکام ملاحظہ ہوں، چنانچہ صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: ظہار کے یہ معنی ہیں کہ اپنی زوجہ یا اس کے کسی جُز و شائع یا ایسے جز کو جو گل سے تعبیر کیا جاتا ہو، ایسی عورت سے تشبیہ دینا جو اس پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو، یا اس کے کسی ایسے غَضُو سے تشبیہ دینا جس کی طرف دیکھنا حرام ہو، مثلاً (بیوی سے) کہا: تو مجھ پر میری ماں کی مثل ہے، یا (یوں کہا کہ) تیرا سر، یا تیری گردن، یا تیرا نصف میری ماں کی پیٹھ کی مثل ہے۔^(۲)

اور ظہار سے متعلق 4 شرعی احکام درج ذیل ہیں،

(1)..... جس عورت سے تشبیہ دی اگر اُس کی حرمت عارضی ہے ہمیشہ کے لیے نہیں تو ظہار نہیں (ہوگا) مثلاً (جس سے تشبیہ دی وہ) زوجہ کی بہن، یا جس کو تین طلاقیں دی ہیں، یا مجوسی یا بت پرست عورت (ہے) کہ یہ مسلمان یا کاتبیہ ہو سکتی ہیں اور ان کی حرمت دائمی نہ ہونا ظاہر (ہے)۔^(۳)

(2)..... محارم سے مراد عام ہے نسبی ہوں یا رضاعی یا سسرالی رشتہ سے، لہذا ماں، بہن، پھوپھی، لڑکی اور رضاعی ماں اور بہن وغیرہ اور زوجہ کی ماں اور لڑکی جبکہ زوجہ مدخولہ (یعنی اس سے حق زوجیت ادا کیا) ہو، اور مدخولہ نہ ہو تو اُس کی لڑکی سے تشبیہ دینے میں ظہار نہیں کہ وہ محارم میں نہیں۔ یوں ہیں جس عورت سے اُس کے باپ یا بیٹے نے مَعَاذَ اللّٰهِ زنا کیا ہے اُس سے تشبیہ دی یا جس عورت سے اس نے زنا کیا ہے اُس کی ماں یا لڑکی سے تشبیہ دی تو ظہار ہے۔

①..... حازن، المجادلۃ، تحت الآیة: ۲، ۴، ۲۳۶۔

②..... بہار شریعت، حصہ ہشتم، ظہار کا بیان، ۲۰۵/۲-۲۰۶۔

③..... بہار شریعت، حصہ ہشتم، ظہار کا بیان، ۲۰۶/۲۔

(3)..... عورت مرد سے ظہار کے الفاظ کہے تو ظہار نہیں بلکہ (یہ الفاظ) لُغُو ہیں۔⁽¹⁾

(4)..... ظہار کا حکم یہ ہے کہ جب تک کفارہ نہ دیدے اُس وقت تک اُس عورت سے جماع کرنا، یا شہوت کے ساتھ اُس کا بوسہ لینا، یا اُس کو چھونا، یا اُس کی شرمگاہ کی طرف نظر کرنا حرام ہے اور بغیر شہوت چھونے یا بوسہ لینے میں حرج نہیں مگر لب کا بوسہ بغیر شہوت بھی جائز نہیں، کفارہ سے پہلے جماع کر لیا تو توبہ کرے اور اُس کے لیے کوئی دوسرا کفارہ واجب نہ ہو، مگر خبردار! پھر ایسا نہ کرے اور عورت کو بھی یہ جائز نہیں کہ شوہر کو قربت کرنے دے۔⁽²⁾

نوٹ: ظہار سے متعلق مزید مسائل کی معلومات حاصل کرنے کے لئے بہار شریعت حصہ 8 سے ”ظہار کا بیان“ مطالعہ فرمائیں۔ نیز یاد رہے کہ دودھ پلانے والیاں دودھ پلانے کی وجہ سے ماؤں کے حکم میں ہیں اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ازواجِ مطہرات رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُنَّ حرمت اور تعظیم کے اعتبار سے ماؤں بلکہ حقیقی ماؤں سے بڑھ کر ہیں، لہذا یہ آیت اُس آیت کے خلاف نہیں جس میں ارشاد فرمایا گیا:

وَأَزْوَاجَهُنَّ أُمَّهَاتُهُمْ⁽³⁾ ترجمہ کنز العرفان: اور ان کی بیویاں ان کی ماؤں ہیں۔

کیونکہ یہاں حقیقی ماں کا ذکر ہے اور سورہ احزاب میں حکمی ماں کا ذکر ہے۔

وَالَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا قَالُوا فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مِّن قَبْلِ أَنْ يَتَّسَّرَ ۚ ذَلِكُمْ تُوعَظُونَ بِهِ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝۲

ترجمہ کنز الایمان: اور وہ جو اپنی بیبیوں کو اپنی ماں کی جگہ کہیں پھر وہی کرنا چاہیں جس پر اتنی بڑی بات کہہ چکے تو ان پر لازم ہے ایک بردہ آزاد کرنا قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں یہ ہے جو نصیحت تمہیں کی جاتی ہے اور اللہ تمہارے

①..... بہار شریعت، حصہ ہشتم، ظہار کا بیان، ۲۰۷/۲۔

②..... بہار شریعت، حصہ ہشتم، ظہار کا بیان، ۲۰۸/۲۔

③..... احزاب: ۶۔

کاموں سے خبردار ہے۔

توجه کنز العرفان: اور وہ جو اپنی بیویوں کو اپنی ماں جیسی کہیں پھر اپنی کہی ہوئی بات کا تدارک (تلافی) کرنا چاہیں تو (اس کا کفارہ) میاں بیوی کے ایک دوسرے کو چھونے سے پہلے ایک غلام آزاد کرنا ہے یہ وہ ہے جس کی تمہیں نصیحت کی جاتی ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے خوب خبردار ہے۔

﴿وَالَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِن نِّسَائِهِمْ﴾ اور وہ جو اپنی بیویوں کو اپنی ماں جیسی کہیں۔ ﴿﴾ اس سے پہلی آیت میں ظہار کی مذمت بیان کی گئی اور اب یہاں سے ظہار کا شرعی حکم بیان کیا جا رہا ہے، چنانچہ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ لوگ جو اپنی بیویوں سے ظہار کریں، پھر اس ظہار کو توڑ دینا اور اس کی وجہ سے ہونے والی حرمت کو ختم کر دینا چاہیں تو ان پر ظہار کا کفارہ ادا کرنا لازم ہے، لہذا ان پر ضروری ہے کہ ایک دوسرے کو چھونے سے پہلے ایک غلام آزاد کریں، یہ وہ حکم ہے جس کے ذریعے تمہیں نصیحت کی جاتی ہے تاکہ تم دوبارہ ظہار نہ کرو اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرو اور یہ بات یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں سے خبردار ہے اور وہ تمہیں ان کی جزا دے گا، لہذا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے شریعت کی جو حدود مقرر کی ہیں ان کی حفاظت کرو اور کسی حد کو نہ توڑو۔^(۱)

ظہار کا کفارہ کب واجب ہے؟

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ظہار کرنے والا جماع کا ارادہ کرے تو کفارہ واجب ہے اور اگر یہ چاہے کہ وطی نہ کرے اور عورت اُس پر حرام ہی رہے تو کفارہ واجب نہیں اور اگر ارادہ جماع تھا مگر زوجہ مرگئی تو واجب نہ رہا۔^(۲)

جب غلام پر قدرت ہے اگرچہ وہ خدمت کا غلام ہو تو کفارہ آزاد کرنے ہی سے ہوگا اور اگر غلام کی استطاعت نہ ہو خواہ ملتا نہیں یا اس کے پاس دام نہیں تو کفارہ میں پے در پے (یعنی مسلسل) دو مہینے کے روزے رکھے اور اگر اُس کے پاس خدمت کا غلام ہے یا دیون (یعنی مقروض) ہے اور دین (یعنی قرض) ادا کرنے کے لیے غلام کے سوا کچھ نہیں تو ان

①..... مدارك، المجادلة، تحت الآية: ۳، ص ۱۲۱۶، حازن، المجادلة، تحت الآية: ۳، ۲۳۷/۴، روح البيان، المجادلة، تحت

الآية: ۳، ۳۹۶/۹، ملقطاً.

②..... بہار شریعت، حصہ ہفتم، کفارہ کا بیان، ۲۱۰/۲۔

صورتوں میں بھی روزے وغیرہ سے کفارہ ادا نہیں کر سکتا بلکہ غلام ہی آزاد کرنا ہوگا۔^(۱)

نوٹ: ظہار کے کفارے سے متعلق مزید مسائل کی معلومات حاصل کرنے کے لئے بہار شریعت حصہ 8 سے ”کفارہ کا بیان“ مطالعہ فرمائیں۔

فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَتَمَّاسًا ۖ
فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاطْعَامَ سِتِّينَ مَسْكِينًا ۗ ذَٰلِكَ لِيَتُومِنُوا بِاللَّهِ
وَسَأُولِهِ ۗ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ ۗ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۷۰﴾

توجہ کنزا الایمان: پھر جسے بردہ نہ ملے تو لگاتار دو مہینے کے روزے قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں پھر جس سے روزے بھی نہ ہو سکیں تو ساٹھ مسکینوں کا پیٹ بھرنا یہ اس لیے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھو اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

توجہ کنزا العرفان: پھر جو شخص (غلام) نہ پائے تو میاں بیوی کے ایک دوسرے کو چھونے سے پہلے لگاتار دو مہینے کے روزے رکھنا (شوہر پر لازم ہے) پھر جو (روزے کی) طاقت نہ رکھتا ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا (لازم ہے) یہ اس لیے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھو اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

﴿فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ﴾ پھر جو شخص (غلام) نہ پائے۔ ﴿اس آیت میں ظہار کے کفارے کی مزید دو صورتیں بیان کی جا رہی ہیں، چنانچہ آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ پھر جسے غلام نہ ملے تو اس صورت میں ظہار کا کفارہ یہ ہے کہ میاں بیوی کے ایک دوسرے کو چھونے سے پہلے لگاتار دو مہینے کے روزے رکھنا شوہر پر لازم ہے، پھر جو اتنے روزے رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اس صورت میں ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا شوہر پر لازم ہے۔ یہ حکم اس لیے دیا گیا ہے تاکہ تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول

① بہار شریعت، حصہ ہشتم، کفارہ کا بیان، ۲۱۳/۲۔

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر ایمان رکھو، ان کی فرمانبرداری کرو اور جاہلیت کے طریقے چھوڑ دو اور یہاں جو ظہار اور اس کے کفارے کے احکام بیان ہوئے یہ اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں، ان کو توڑنا اور ان سے تجاوز کرنا جائز نہیں اور کافروں کے لیے قیامت کے دن دردناک عذاب ہے۔^(۱)

روزے رکھ کر اور مسکینوں کو کھانا کھلا کر ظہار کا کفارہ ادا کرنے سے متعلق 10 شرعی مسائل

یہاں آیت میں کفارے کی بیان کردہ دو صورتوں سے متعلق 10 شرعی احکام ملاحظہ ہوں،

(1)..... روزے سے کفارہ ادا کرنے میں یہ شرط ہے کہ نہ اس مدت کے اندر ماہ رمضان ہو، نہ عید الفطر، نہ عید اضحیٰ نہ ایام تشریق۔ ہاں اگر مسافر ہے تو ماہ رمضان میں کفارہ کی نیت سے روزہ رکھ سکتا ہے، مگر وہ ایام جن میں روزہ رکھنا ممنوع ہے، ان میں اسے بھی روزہ رکھنے کی اجازت نہیں۔

(2)..... روزے اگر پہلی تاریخ سے رکھے تو دوسرا مہینہ ختم ہونے پر کفارہ ادا ہو گیا اگرچہ دونوں مہینے 29 دن کے ہوں جبکہ اگر پہلی تاریخ سے نہ رکھے ہوں تو ساٹھ پورے رکھنے ہوں گے اور اگر پندرہ روزے رکھنے کے بعد چاند ہوا پھر اس مہینے کے روزے رکھ لیے اور یہ 29 دن کا مہینہ ہو، اس کے بعد پندرہ دن اور رکھ لیے کہ 59 دن ہوئے جب بھی کفارہ ادا ہو جائے گا۔

(3)..... کفارہ کا روزہ توڑ دیا خواہ سرفروغ وغیرہ کسی عذر سے توڑا یا عذر کے بغیر توڑ دیا، یا ظہار کرنے والے نے جس عورت سے ظہار کیا ان دو مہینوں کے اندر دن یا رات میں اُس سے جان بوجھ کر یا بھول کر صحبت کر لی تو نئے سرے سے روزے رکھے کیونکہ شرط یہ ہے کہ جماع سے پہلے دو مہینے کے پے در پے روزے رکھے اور ان صورتوں میں یہ شرط نہ پائی گئی۔

(4)..... روزے رکھنے پر بھی اگر قدرت نہ ہو کہ بیمار ہے اور صحت یاب ہونے کی امید نہیں یا بہت بوڑھا ہے تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلائے اور اس میں یہ اختیار ہے کہ اٹھ ساٹھ مسکینوں کو کھلا دے یا مختار طور پر، مگر شرط یہ ہے کہ اس دوران روزے رکھنے پر قدرت حاصل نہ ہو ورنہ کھانا صدقہ نفل ہوگا اور کفارہ میں روزے رکھنے ہوں گے اور اگر ایک وقت ساٹھ کو کھلایا دوسرے وقت ان کے علاوہ دوسرے ساٹھ مسکینوں کو کھلایا تو کفارہ ادا نہ ہوا بلکہ ضروری ہے کہ پہلے یا بعد والے مسکینوں کو پھر ایک وقت کھلائے۔

①..... حازن، المحادلة، تحت الآية: ۵، ۴/۲۳۷، مدارك، المحادلة، تحت الآية: ۵، ص ۱۲۱۷، ملقطاً.

(5)..... شرط یہ ہے کہ جن مسکینوں کو کھانا کھلایا ہو ان میں کوئی ایسا نابالغ نہ ہو جو بالغ ہونے کے قریب ہو، ہاں اگر ایک جوان کی پوری خوراک کا اُسے مالک کر دیا تو کافی ہے۔

(6)..... یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہر مسکین کو صدقہ فطر کی مقدار یعنی نصف صاع (تقریباً دو کلو) یا ایک صاع (تقریباً چار کلو) جو یا ان کی قیمت کا مالک کر دیا جائے، مگر مباح کر دینا کافی نہیں (بلکہ مالک بنانا ضروری ہے) اور یہ انہی لوگوں کو دے سکتے ہیں جنہیں صدقہ فطر دے سکتے ہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ صبح کو کھلائے اور شام کے لیے قیمت دیدے یا شام کو کھلائے اور صبح کے کھانے کی قیمت دیدے، یا دو دن صبح کو یا شام کو کھلائے، یا تیس کو کھلائے اور تیس کو دیدے غرض یہ کہ ساٹھ کی تعداد جس طرح چاہے پوری کرے اس کا اختیار ہے۔

(7)..... کھلانے میں پیٹ بھر کر کھلانا شرط ہے اگر چہ تھوڑے ہی کھانے میں سیر ہو جائیں اور اگر پہلے ہی سے کوئی سیر تھا تو اُس کا کھانا کافی نہیں اور بہتر یہ ہے کہ گندم کی روٹی اور سالن کھلائے اور اس سے اچھا کھانا ہو تو اور بہتر اور جو کی روٹی ہو تو سالن ضروری ہے۔

(8)..... ایک مسکین کو ساٹھ دن تک دونوں وقت کھلایا، یا ہر روز صدقہ فطر کی مقدار اُسے دیدیا جب بھی کفارہ ادا ہو گیا اور اگر ایک ہی دن میں ایک مسکین کو سب دیدیا ایک دفعہ میں یا ساٹھ دفعہ کر کے، یا اُس کو سب مباح کرنے کے طور پر دیا تو صرف اُس ایک دن کا ادا ہوا۔ یوں اگر تیس مسکین کو ایک ایک صاع گندم دی یا دو صاع جو دیئے تو صرف تیس کو دینا قرار پائے گا یعنی تیس مسکین کو پھر دینا پڑے گا، یہ اُس صورت میں ہے کہ ایک دن میں دیئے ہوں اور اگر دو دنوں میں دیئے ہوں تو جائز ہے۔

(9)..... ایک سو بیس مسکینوں کو ایک وقت کھانا کھلا دیا تو کفارہ ادا نہ ہوا بلکہ ضروری ہے کہ ان میں سے ساٹھ کو پھر ایک وقت کھلائے خواہ اسی دن یا کسی دوسرے دن اور اگر وہ نہ ملیں تو دوسرے ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت کھلائے۔

(10)..... ظہار میں یہ ضروری ہے کہ قربت سے پہلے ساٹھ مسکین کو کھلا دے اور اگر ابھی پورے ساٹھ مسکین کو کھلا نہیں چکا ہے اور درمیان میں وطی کر لی تو اگرچہ یہ حرام ہے مگر جتنوں کو کھلا چکا ہے وہ باطل نہ ہوا، باقیوں کو کھلا دے، نئے سرے سے پھر ساٹھ کو کھلانا ضروری نہیں۔⁽¹⁾

①..... بہار شریعت، حصہ ہفتم، کفارہ کا بیان، ۲۱۳/۲-۲۱۷۔

إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ كُبِتُوا كَمَا كُبِتَ الَّذِينَ
مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ أَنْزَلْنَا آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ ۖ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ مُهِينٌ ۝

ترجمہ کنز الایمان: بیشک وہ جو مخالفت کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کی ذلیل کئے گئے جیسے ان سے ان لوگوں کو
ذلت دی گئی اور بیشک ہم نے روشن آیتیں اتاریں اور کافروں کے لیے خواری کا عذاب ہے۔

ترجمہ کنز العرفان: بیشک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ذلیل و رسوا کر دیا جائے گا جیسے
ان سے پہلے لوگ ذلیل و رسوا کر دیئے گئے اور بیشک ہم نے روشن آیتیں اتاریں اور کافروں کے لیے رسوا کر دینے والا عذاب ہے۔

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾: بیشک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں۔ اس سے پہلی آیت
میں اللہ تعالیٰ کی حدوں کی حفاظت اور دین اسلام کے دیئے ہوئے احکام کی پابندی کرنے کی تاکید کی گئی اور اس آیت
میں ان لوگوں کے لئے وعید بیان کی گئی ہے جو ان کی مخالفت کرتے اور ان کا انکار کرتے ہیں، چنانچہ اس آیت کا خلاصہ
یہ ہے کہ بیشک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے احکام کی مخالفت کرتے ہیں وہ
ایسے ہی ذلیل کئے جائیں گے جیسے ان سے پہلے لوگ رسولوں علیہم الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت کرنے کے سبب ذلیل و
رسوا کر دیئے گئے اور یہ ذلت اس لئے ہوگی کہ بیشک ہم نے رسولوں علیہم الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر دلالت کرنے
والی اور واضح احکام پر مشتمل روشن آیتیں اتاریں، اس کے باوجود انہوں نے مخالفت کی اور یہ تو دنیا کی سزا ہے جبکہ
آخرت میں ان آیتوں کا انکار کرنے والے کافروں کے لیے رسوا کر دینے والا عذاب ہے۔

آیت ”إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ“ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے دو باتیں معلوم ہوں،

- (1)..... حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت اللہ تعالیٰ کی مخالفت ہے۔
- (2)..... اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے مقبول بندوں کے دشمن کو جنگ کا اعلان بھی ہے اور اس کے مغلوب ہونے

کا اعلان بھی۔

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا ۗ أَلْحَسِبُ أَنَّ اللَّهَ وَنَسُوا ۗ
وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝

ترجمہ کنزالایمان: جس دن اللہ ان سب کو اٹھائے گا پھر انہیں ان کے کو تک جتا دے گا اللہ نے انہیں گن رکھا ہے اور وہ بھول گئے اور ہر چیز اللہ کے سامنے ہے۔

ترجمہ کنز العرفان: جس دن اللہ ان سب کو (دوبارہ زندہ کر کے) اٹھائے گا پھر وہ انہیں ان کے اعمال بتائے گا، اللہ نے ان اعمال کو گن رکھا ہے اور وہ لوگ انہیں بھول گئے ہیں اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔

﴿يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا﴾: جس دن اللہ ان سب کو (دوبارہ زندہ کر کے) اٹھائے گا۔ یعنی کافروں کو رسوا کر دینے والا عذاب اس دن ہوگا جس دن اللہ تعالیٰ ان سب کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرے گا یہاں تک کہ کسی ایک کو باقی نہ چھوڑے گا، پھر انہیں رسوا اور شرمندہ کرنے کیلئے ان کے اعمال بتائے گا (کیونکہ) اللہ تعالیٰ نے ان کے تمام اعمال کو گن رکھا ہے جبکہ وہ لوگ بے فکری اور توجہ نہ ہونے کے سبب دنیا میں کئے ہوئے اپنے اعمال بھول گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی شان یہ ہے کہ وہ ہر چیز پر گواہ ہے اور اس سے کچھ بھی چھپا ہوا نہیں ہے۔^(۱)

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ مَا يَكُونُ مِنْ
نَجْوَى ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خُمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا آدْنَىٰ
مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَكْثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ آيِنَ مَا كَانُوا ۚ ثُمَّ يَنْبِئُهُم بِمَا

1..... مدارك المجادلة، تحت الآية: ۶، ص ۱۲۱۷.

عَمَلُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿۱﴾

ترجمہ کنزالایمان: اے سننے والے! کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں جہاں کہیں تین شخصوں کی سرگوشی ہو تو چوتھا وہ موجود ہے اور پانچ کی تو چھٹا اور نہ اس سے کم اور نہ اس سے زیادہ کی مگر یہ کہ وہ ان کے ساتھ ہے جہاں کہیں ہوں پھر انہیں قیامت کے دن بتا دے گا جو کچھ انہوں نے کیا ہے بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

ترجمہ کنزالعرفان: (اے بندے!) کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے۔ جہاں کہیں تین شخصوں کی سرگوشی ہو تو ان میں چوتھا اللہ ہی ہے اور پانچ کی سرگوشی ہو تو وہ اللہ ہی ان کا چھٹا ہوتا ہے اور اس سے کم اور اس سے زیادہ جتنے بھی لوگ ہوں، اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے وہ جہاں کہیں بھی ہوں پھر اللہ انہیں قیامت کے دن بتا دے گا جو کچھ انہوں نے کیا، بیشک اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔

﴿الْم تَرَ: (اے بندے!) کیا تو نے نہ دیکھا۔﴾ اس سے پہلی آیت کے آخر میں بیان ہوا کہ ”اللہ تعالیٰ ہر چیز پر گواہ ہے“ اور اس آیت میں تاکید کے ساتھ یہ بات بیان کی جا رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام معلومات کو جانتا ہے، چنانچہ آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے سننے والے! کیا تو نے نہ دیکھا کہ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ تعالیٰ جانتا ہے، اس سے کچھ بھی پوشیدہ نہیں تھی کہ جہاں کہیں تین شخص سرگوشی سے بات کریں اور اپنے راز آپس میں ایک دوسرے کو آہستہ آواز سے بتائیں اور اپنی مشاورت پر کسی کو مطلع نہ کریں تو ان میں چوتھا اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ان کا مشاہدہ کرتا ہے، ان کی سرگوشی اور ان کے رازوں کو جانتا ہے اور اگر پانچ لوگ سرگوشی سے بات کریں تو وہ اللہ تعالیٰ ہی ان کا چھٹا ہوتا ہے اور (یہ چیز اسی تعداد پر موقوف نہیں بلکہ) تین سے کم اور پانچ سے زیادہ جتنے بھی لوگ ہوں، اللہ تعالیٰ اپنے علم و قدرت سے ان سب کے ساتھ ہوتا ہے خواہ وہ جہاں کہیں بھی ہوں، پھر اللہ تعالیٰ انہیں قیامت کے دن بتا دے گا جو کچھ انہوں نے کیا اور انہیں ان کے اعمال کی جزا دے گا، بیشک اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔^(۱)

۱.....تفسیر کبیر، المجادلة، تحت الآیة: ۷، ۱۰/۱۰، ۹۰، حازن، المجادلة، تحت الآیة: ۷، ۲۳۹/۴، مدارك، المجادلة، تحت الآیة: ۷، ص ۱۲۱۷، ملنقطاً.

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نُهُوا عَنِ النَّجْوَى ثُمَّ يَعُودُونَ لِبَأْنِهِمْ أَعْنَهُ
وَيَتَّبِعُونَ بِالْأُثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَةِ الرَّسُولِ وَإِذَا جَاءُوكَ
حَيَّوْكَ بِالسَّلَامِ يُحَيِّكَ بِهِ اللَّهُ وَيَقُولُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُ اللَّهُ
بِأَنْقُولِ حَسْبَهُمْ جَهَنَّمُ يَصَلُّونَهَا فِئْسَ الْبَصِيرُ ۝

توجہ کنز الایمان: کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنہیں بُری مشورت سے منع فرمایا گیا تھا پھر وہی کرتے ہیں جس کی ممانعت ہوئی تھی اور آپس میں گناہ اور حد سے بڑھنے اور رسول کی نافرمانی کے مشورے کرتے ہیں اور جب تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں تو ان لفظوں سے تمہیں مجر کرتے ہیں جو لفظ اللہ نے تمہارے اعزاز میں نہ کہے اور اپنے دلوں میں کہتے ہیں ہمیں اللہ عذاب کیوں نہیں کرتا ہمارے اس کہنے پر انہیں جہنم بس ہے اس میں دھنسیں گے تو کیا ہی بُرا انجام۔

توجہ کنز العرفان: کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنہیں پوشیدہ مشوروں سے منع فرمایا گیا تھا پھر وہ اسی کام کی طرف لوٹتے ہیں جس سے انہیں منع کیا گیا تھا اور آپس میں گناہ اور حد سے بڑھنے اور رسول کی نافرمانی کے مشورے کرتے ہیں اور جب تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں تو ان الفاظ سے تمہیں سلام کرتے ہیں جن سے اللہ نے تمہیں سلام نہیں فرمایا اور وہ اپنے دلوں میں کہتے ہیں کہ ہماری باتوں کی وجہ سے اللہ ہمیں کیوں عذاب نہیں دیتا؟ انہیں جہنم کافی ہے، وہ اس میں داخل ہوں گے تو وہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے۔

﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نُهُوا عَنِ النَّجْوَى﴾: کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنہیں پوشیدہ مشوروں سے منع فرمایا گیا تھا۔ ﴿شأن نزول﴾: یہ آیت ان یہودیوں اور منافقوں کے بارے میں نازل ہوئی جو آپس میں سرگوشیاں کرتے اور مسلمانوں کی طرف دیکھتے جاتے اور آنکھوں سے اُن کی طرف اشارے کرتے جاتے تاکہ مسلمان یہ سمجھیں کہ اُن کے خلاف کوئی پوشیدہ بات کی جارہی ہے اور اس سے انہیں رنج ہو۔ اُن کی اس حرکت سے مسلمانوں کو غم ہوتا تھا اور وہ کہتے تھے

کہ شاید ان لوگوں کو ہمارے ان بھائیوں کے شہید ہونے یا شکست کھانے کی کوئی خبر پہنچی جو جہاد میں گئے ہوئے ہیں اور یہ اسی کے بارے باتیں بنا رہے اور اشارے کر رہے ہیں۔ جب منافقوں کی یہ حرکات بہت زیادہ ہو گئیں اور مسلمانوں نے سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں اس کی شکایتیں کیں تو تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سرگوشی کرنے والوں کو منع فرما دیا، لیکن وہ باز نہ آئے اور یہ حرکت کرتے ہی رہے، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا: کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنہیں پوشیدہ مشوروں سے منع فرمایا گیا تھا پھر وہ اسی منع کئے ہوئے کام کی طرف لوٹتے ہیں اور آپس میں گناہ اور حد سے بڑھنے اور رسول کی نافرمانی کے مشورے کرتے ہیں۔

ان کا گناہ اور حد سے بڑھنا یہ ہے کہ مکاری کے ساتھ سرگوشیاں کر کے مسلمانوں کو رنج و غم میں ڈالتے ہیں اور رسول کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانی یہ ہے کہ ممانعت کے باوجود اپنی حرکتوں سے باز نہیں آتے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ لوگ ایک دوسرے کو رسول اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانی کرنے کی رائے دیتے تھے۔^(۱)

کسی کے سامنے سرگوشی سے بات نہ کی جائے

اس سے معلوم ہوا کہ کسی کے سامنے سرگوشی سے بات کرنا اسے تشویش میں ڈال دیتا اور رنج و غم میں مبتلا کر دیتا ہے، لہذا اس سے بچنا چاہئے، احادیث میں بھی اس سے منع کیا گیا ہے، چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جب تم تین آدمی ہو تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آدمی آپس میں سرگوشی نہ کریں۔“^(۲)

اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، رسول کریم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جب تم تین افراد ہو تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آدمی باہم سرگوشی نہ کریں جب تک کہ بہت سے آدمیوں سے نہ مل جاؤ (یعنی تمہاری تعداد کثیر ہو جائے) ورنہ یہ بات اسے رنج پہنچائے گی۔“^(۳)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

﴿وَإِذَا جَاءَ وَنٌ: اور جب تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں۔﴾ آیت کے اس حصے میں یہودیوں کی ایک اور بری

①.....حازن، المجادلة، تحت الآية: ۸، ۴/۲۳۹.

②.....بخاری، کتاب الاستئذان، باب لا يتجاسى اثنان دون الثالث، ۴/۱۸۵، الحدیث: ۶۲۸۸.

③.....بخاری، کتاب الاستئذان، باب اذا كانوا اكثر من ثلاثة... الخ، ۴/۱۸۵، الحدیث: ۶۲۹۰.

عادت کے بارے میں بیان کیا جا رہا ہے کہ یہ لوگ جب سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں تو کسی ایسے الفاظ سے سلام نہیں کرتے اور ان کے الفاظ وہ نہیں ہوتے جن سے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو سلام فرمایا ہے۔

بارگاہ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں یہودیوں کی ایک ذلیل حرکت

یہودی جب نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تو یوں کہتے تھے ”السَّامُ عَلَیْکُمْ“ یعنی تم پر موت آئے۔ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی اس کے جواب میں ”عَلَیْکُمْ“ یعنی تم پر بھی موت آئے، فرمادیتے تھے، یہاں اسی سے متعلق 3 احادیث ملاحظہ ہوں،

(1)..... اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فرماتی ہیں: یہودیوں کی ایک جماعت رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی تو انہوں نے کہا: ”السَّامُ عَلَیْکُمْ“ یعنی تم پر موت ہو۔ میں ان کی گفتگو سمجھ گئی اور کہا: تم پر موت اور لعنت ہو۔ پھر رسول کریم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”اے عائشہ! جانے دو، اللہ تعالیٰ ہر کام میں نرمی پسند فرماتا ہے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، کیا آپ نے سنا نہیں کہ انہوں نے کیا کہا تھا۔ حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”میں نے کہہ دیا تھا ”وَعَلَیْکُمْ“ یعنی تم پر ہو۔“ (1)

(2)..... حضرت عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے روایت ہے کہ کچھ یہودی نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں آئے اور انہوں نے کہا: ”السَّامُ عَلَیْکُمْ“ یعنی تم پر موت ہو۔ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے انہیں جواب دیتے ہوئے کہا: تمہارے اوپر موت ہو، اللہ تعالیٰ تم پر لعنت کرے اور تم پر اللہ تعالیٰ غضب فرمائے۔ حضور اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”اے عائشہ! جانے دو اور نرمی اختیار کرو، کج خلقی اور بد گوئی سے بچو۔ حضرت عائشہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے عرض کی: جو انہوں نے کہا وہ آپ نے سنا نہیں؟ ارشاد فرمایا ”کیا تم نے وہ نہیں سنا جو میں نے کہا۔ میں نے وہی بات ان پر لوٹادی تھی پس ان کے بارے میں میرے الفاظ شرف قبولیت حاصل کر گئے اور میرے بارے میں ان کے الفاظ قبول نہیں ہوئے۔“ (2)

①..... بخاری، کتاب الادب، باب الرفق فی الامر کلہ، ۱۰۶/۴، الحدیث: ۶۰۲۴.

②..... بخاری، کتاب الادب، باب لم یکن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاحشاً ولا متفحشاً، ۱۰۸/۴، الحدیث: ۶۰۳۰.

(3)..... حضرت انس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: ایک یہودی نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اور صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کی مجلس میں آیا اور اس نے کہا ”الَسَّامُ عَلَيْكُمْ“ صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ نے اسے جواب دیا تو آپ نے ارشاد فرمایا ”تم جانتے ہو کہ اس نے کیا کہا؟ صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ زیادہ جانتے ہیں، یا رسول اللہ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، ہمارے خیال میں اس نے سلام کیا تھا۔ ارشاد فرمایا ”نہیں، بلکہ اس نے یوں کہا ”الَسَّامُ عَلَيْكُمْ“ یعنی تم پر موت ہو۔ (وہ چلا گیا ہے) تم اسے واپس لے کر آؤ۔ صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ اسے واپس لے کر آئے تو آپ نے ارشاد فرمایا ”تم نے ”الَسَّامُ عَلَيْكُمْ“ کہا تھا؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ اس وقت آپ نے ارشاد فرمایا ”جب اہل کتاب میں سے کوئی شخص تمہیں سلام کرے تو تم کہو ”عَلَيْكَ مَا قُلْتَ“ یعنی تم پر وہی نازل ہو جو تم نے کہا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَإِذَا جَاءَ وَكَ جِيؤُكَ بِالسَّامِ يَحِيثُكَ بِاللهِ
ترجمة كذا العرفان: اور جب تمہارے حضور حاضر ہوتے
ہیں تو اُن الفاظ سے تمہیں سلام کرتے ہیں جن سے اللہ نے
تمہیں سلام نہیں فرمایا۔ (1)

﴿وَيَقُولُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ: اور وہ اپنے دلوں میں کہتے ہیں۔﴾ آیت کے اس حصے میں یہودیوں کے بارے میں ایک اور بات بیان کی گئی ہے کہ وہ اپنے دلوں میں کہتے ہیں: ہماری باتوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ہمیں کیوں عذاب نہیں دیتا؟ اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ اگر حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نبی ہوتے تو ہماری اس گستاخی پر اللہ تعالیٰ ہمیں عذاب دیتا۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: انہیں عذاب کے طور پر جہنم کافی ہے جس میں یہ داخل ہوں گے تو یہ ان کا کیا ہی برا انجام ہے۔ مراد یہ ہے کہ ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے، اگر کسی جرم پر فوراً عذاب نہ آئے تو یہ معنی نہیں کہ وہ جرم جرم نہیں، بلکہ اس کا جرم ہونا اپنی جگہ برقرار ہے اور عذاب اس لئے نازل نہیں ہوا کہ ابھی اس کا وقت نہیں آیا اور جب وقت آجائے گا تو عذاب میں تاخیر نہ کی جائے گی، لہذا فوری عذاب نازل نہ ہونے کی وجہ سے کوئی دھوکہ نہ کھائے۔

1.....ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورة المجادلة، ۱۹۷/۵، الحدیث: ۳۳۱۲۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَّجِرُوا بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ
وَمَعْصِيَةِ الرَّسُولِ وَتَتَّجِرُوا بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي
إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۙ

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! تم جب آپس میں مشورت کرو تو گناہ اور حد سے بڑھنے اور رسول کی نافرمانی کی مشورت نہ کرو اور نیکی اور پرہیزگاری کی مشورت کرو اور اللہ سے ڈرو جس کی طرف اٹھائے جاؤ گے۔

ترجمہ کنزالعرفان: اے ایمان والو! جب تم آپس میں مشورہ کرو تو گناہ اور حد سے بڑھنے اور رسول کی نافرمانی کا مشورہ نہ کرو اور نیکی اور پرہیزگاری کا مشورہ کرو اور اس اللہ سے ڈرو جس کی طرف تمہیں اکٹھا کیا جائے گا۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ﴾: اے ایمان والو! جب تم آپس میں مشورہ کرو۔ ﴿اس سے پہلی آیت میں گناہ، حد سے بڑھنے اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کے بارے میں مشورے کرنے پر یہودیوں اور منافقوں کی مذمت بیان کی گئی اور اس آیت میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ان جیسے طریقے سے پرہیز کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے، چنانچہ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے ایمان والو! تم جب آپس میں مشورہ کرو تو یہودیوں اور منافقوں کی طرح گناہ، حد سے بڑھنے اور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کا مشورہ نہ کرنا بلکہ نیکی اور پرہیزگاری کا مشورہ کرنا اور اس اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا جس کی طرف تم اٹھائے جاؤ گے اور وہ تمہیں تمہارے اعمال کی جزا دے گا۔

بعض مفسرین کے نزدیک اس آیت میں منافقوں سے خطاب ہے اور آیت کا معنی یہ ہے کہ اے اپنی زبان سے ایمان لانے والو! تم جب آپس میں مشورہ کرو تو گناہ، حد سے بڑھنے اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کا مشورہ نہ کرو بلکہ نیکی اور پرہیزگاری کا مشورہ کرو اور اس اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس کی طرف تم حساب کے لئے

اٹھائے جاؤ گے تو وہ تمہیں تمہارے مشوروں کی جزا دے گا۔^(۱)

آیت ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ“ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے چار باتیں معلوم ہوئیں

- (1)..... مسلمان صلاح مشورے مسلمانوں ہی سے کریں، کفار سے نہ کریں اور انہیں اپنا مشیر وغیرہ نہ بنائیں۔
- (2)..... آپس میں مشورے بھی اچھے ہی کریں، برے نہ کریں۔
- (3)..... مسلمانوں کی خلوت بھی خلوت کی طرح پاکیزہ ہونی چاہیے۔
- (4)..... تنہائی میں بھی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ادب و احترام ملحوظ رکھے۔ مبارک ہے وہ عالم جو اپنی تنہائی میں حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل سوچے اور بد نصیب ہے وہ شخص جس کا وقت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کے بارے سوچنے میں گزرے۔

إِنَّمَا النَّجْوَى مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَحْزُنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيْسَ بِضَأَرِهِمْ
شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ⑩

ترجمہ کنز الایمان: وہ مشورت تو شیطان ہی کی طرف سے ہے اس لیے کہ ایمان والوں کو رنج دے اور وہ ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا بے حکم خدا اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہئے۔

ترجمہ کنز العرفان: وہ پوشیدہ مشورہ تو شیطان ہی کی طرف سے ہے تاکہ وہ ایمان والوں کو ٹمکن کرے اور وہ اللہ کے حکم کے بغیر ایمان والوں کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا اور مسلمانوں کو تو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

﴿إِنَّمَا النَّجْوَى مِنَ الشَّيْطَانِ: پوشیدہ مشورہ تو شیطان ہی کی طرف سے ہے۔﴾ ارشاد فرمایا کہ وہ مشورہ تو شیطان ہی

①..... تفسیر کبیر، المجادلۃ، تحت الآیۃ: ۹، ۱۰، ۴۹۲/۱۰، حازن، المجادلۃ، تحت الآیۃ: ۹، ۴۰/۴، مدارک، المجادلۃ، تحت الآیۃ: ۹، ص ۱۲۱۸، ملقطاً.

کی طرف سے ہے جس میں گناہ، حد سے بڑھنا اور رسول کریم صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی نافرمانی ہو اور شیطان اپنے دوستوں کو اس پر بھارتا ہے تاکہ وہ ایمان والوں کو غمگین کر دے اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر مسلمانوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا اور مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے والا نقصان میں نہیں رہتا۔ (۱)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا
يَفْسَحَ اللَّهُ لَكُمْ ۚ وَإِذَا قِيلَ انشُرُوا فَانشُرُوا يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ
آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ
خَبِيرٌ ۝۱۱

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے مجلسوں میں جگہ دو تو جگہ دو اللہ تمہیں جگہ دے گا اور جب کہا جائے اٹھ کھڑے ہو تو اٹھ کھڑے ہو اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

ترجمہ کنز العرفان: اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے (کہ) مجلسوں میں جگہ کشادہ کرو تو جگہ کشادہ کرو، اللہ تمہارے لئے جگہ کشادہ فرمائے گا اور جب کہا جائے: کھڑے ہو جاؤ تو کھڑے ہو جاؤ، اللہ تم میں سے ایمان والوں کے اور ان کے درجات بلند فرماتا ہے جنہیں علم دیا گیا اور اللہ تمہارے کاموں سے خوب خبردار ہے۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا: اے ایمان والو!﴾ شان نزول: نبی کریم صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ غزوہ بدر میں حاضر ہونے والے صحابہ کرام رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کی عزت کرتے تھے، ایک روز چند بدری صحابہ کرام رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ ایسے وقت پہنچے جب کہ مجلس شریف بھر چکی تھی، انہوں نے حضور اقدس صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے سامنے کھڑے ہو کر سلام عرض

۱.....خازن، المجادلة، تحت الآية: ۱۰، ۴۰/۲۴۰، مدارك، المجادلة، تحت الآية: ۱۰، ص ۱۲۱۸، ملقطاً.

کیا۔ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا، پھر انہوں نے حاضرین کو سلام کیا تو انہوں نے جواب دیا، پھر وہ اس انتظار میں کھڑے رہے کہ ان کیلئے مجلس شریف میں جگہ بنائی جائے مگر کسی نے جگہ نہ دی، سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو یہ چیز گراں گزری تو آپ نے اپنے قریب والوں کو اٹھا کر ان کیلئے جگہ بنا دی، اٹھنے والوں کو اٹھنا شاق ہوا تو اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں میں جگہ کشادہ کرو تو جگہ کشادہ کرو، اللہ تعالیٰ تمہارے لئے جنت میں جگہ کشادہ فرمائے گا اور جب تمہیں اپنی جگہ سے کھڑے ہونے کا کہا جائے تاکہ جگہ کشادہ ہو جائے تو کھڑے ہو جایا کرو، اللہ تعالیٰ اپنی اور اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کے باعث تم میں سے ایمان والوں کے اور ان کے درجات بلند فرماتا ہے جن کو علم دیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔^(۱)

بزرگانِ دین کی تعظیم کرنا سنت ہے

اس آیت کے شان نزول سے معلوم ہوا کہ بزرگانِ دین کے لئے جگہ چھوڑنا اور ان کی تعظیم کرنا جائز بلکہ سنت ہے حتیٰ کہ مسجد میں بھی ان کی تعظیم کر سکتے ہیں کیونکہ یہ واقعہ مسجدِ نبوی شریف میں ہی ہوا تھا۔ یاد رہے کہ حدیثِ پاک میں بزرگانِ دین اور دینی پیشواؤں کی تعظیم و توقیر کا باقاعدہ حکم بھی دیا گیا ہے، چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جن سے تم علم حاصل کرتے ہو ان کے لئے عاجزی اختیار کرو اور جن کو تم علم سکھاتے ہو ان کے لئے تواضع اختیار کرو اور سرکش عالم نہ بنو۔“^(۲)

لہذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ بزرگانِ دین کی تعظیم کرتا رہے اور ان کی بے ادبی کرنے سے بچے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ادب و تعظیم کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

مسلمانوں کی تعظیم کرنے کی ترغیب

اس آیت سے معلوم ہوا کہ ایک مسلمان کا اپنے دوسرے مسلمان بھائی کی تعظیم کرنا اللہ تعالیٰ کو بہت پیارا ہے کیونکہ اس پر اللہ تعالیٰ نے اجر و ثواب کا وعدہ فرمایا ہے لہذا مسلمانوں کو چاہئے کہ ایک دوسرے کی تعظیم کیا کریں۔ حضرت

①.....حازن، المجادلة، تحت الآية: ۱۱، ۴/۲۴۰-۲۴۱.

②.....الجامع لاحلاق الراوی، باب توفیر المحدث طلبہ العلم... الخ، تواضعہ لہم، ص ۲۳۰، الحدیث: ۸۰۲.

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”بوڑھے مسلمان کی تعظیم کرنا اور اس حامل قرآن کی تعظیم کرنا جو قرآن میں غلو نہ کرے اور اس کے احکام پر عمل کرے اور عادل سلطان کی تعظیم کرنا، اللہ تعالیٰ کی تعظیم کرنے میں داخل ہے۔“ (1)

فضیلت اور مرتبے والوں کو اگلی صفوں میں بٹھایا جاسکتا ہے

یاد رہے کہ مجلس کے آداب میں یہ بات شامل ہے کہ جو شخص پہلے آکر بیٹھ چکا ہو اسے اس کی جگہ سے نہ اٹھایا جائے سوائے کسی بڑی ضرورت کے یا یوں کہ ہم حضرات کیلئے نمایاں جگہ بنا دی جائے جیسے دینی ودنیوی دونوں قسم کی مجلسوں میں سرکردہ حضرات کو اسٹیج پر یا سب سے آگے جگہ دی جاتی ہے اور ویسے یہ ہونا چاہیے کہ بڑے اور سمجھدار حضرات سننے کیلئے زیادہ قریب بیٹھیں۔ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”تم میں سے جو لوگ بالغ اور عقل مند ہیں انہیں میرے قریب کھڑے ہونا چاہئے، پھر جوان کے قریب ہوں، پھر جوان کے قریب ہوں۔“ (2)

اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”لوگوں سے ان کے مرتبے اور منصب کے مطابق معاملہ کرو۔“ (3)

فضیلت اور مرتبے والے خود کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ نہ بیٹھیں

فضیلت اور مرتبہ رکھنے والے حضرات کو چاہئے کہ وہ خود کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ پر نہ بیٹھیں کیونکہ کثیراً حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے، جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”کوئی شخص مجلس میں سے کسی کو اٹھا کر خود اس کی جگہ پر نہ بیٹھے۔“ (4)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی دوسری روایت میں ہے، رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

1..... ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی تنزیل الناس منازلہم، ۳۴۴/۴، الحدیث: ۴۸۴۳.

2..... ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب من يستحب ان یلی الامام فی الصف وکراهیة التأخر، ۲۶۷/۱، الحدیث: ۶۷۴.

3..... ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی تنزیل الناس منازلہم، ۳۴۳/۴، الحدیث: ۴۸۴۲.

4..... مسلم، کتاب السلام، باب تحریم اقامة الانسان من موضعه المباح الذی سبق الیه، ص ۱۱۹۸، الحدیث: ۲۷ (۲۱۷۷).

وَالِهٖ وَسَلَّمَ نَے اِس سے منع فرمایا ہے کہ ایک شخص کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود اس کی جگہ بیٹھ جائے البتہ (تمہیں چاہئے کہ) دوسروں کے لئے جگہ کشادہ اور وسیع کر دو۔ (1)

علم حاصل کرنے کی ترغیب اور علم و علماء کے فضائل

اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ علماء و دین بڑے درجے والے ہیں اور دنیا و آخرت میں ان کی عزت ہے، جب اللہ تعالیٰ نے ان کے درجات کی بلندی کا وعدہ کیا ہے تو انہیں اس کے فضل و کرم سے دنیا و آخرت میں عزت ضرور ملے گی۔ حضرت حسن بصری رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اسی آیت کی تلاوت کرنے کے بعد فرمایا: اے لوگو! اس آیت کو سمجھو اور علم حاصل کرنے کی طرف راغب ہو جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ وہ مومن عالم کو اس مومن سے بلند درجات عطا فرمائے گا جو عالم نہیں ہے۔ (2)

یہاں موضوع کی مناسبت سے علم اور علماء کے 15 فضائل ملاحظہ ہوں:

- (1)..... ایک ساعت علم حاصل کرنا ساری رات قیام کرنے سے بہتر ہے۔ (3)
- (2)..... علم عبادت سے افضل ہے۔ (4)
- (3)..... علم اسلام کی حیات اور دین کا ستون ہے۔ (5)
- (4)..... علماء زمین کے چراغ اور انبیاء کرام عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کے وارث ہیں۔ (6)
- (5)..... مرنے کے بعد بھی بندے کو علم سے نفع پہنچتا رہتا ہے۔ (7)
- (6)..... ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے۔ (8)

①..... بخاری، کتاب الاستئذان، باب اذا قيل لكم تفسحوا في المجلس... الخ، ۱۷۹/۴، الحدیث: ۶۲۷۰.

②..... حازن، المجادلة، تحت الآية: ۱۰، ۲۴۱/۴.

③..... مسند الفردوس، باب الطاء، ۴۴۱/۶، الحدیث: ۳۹۱۷.

④..... کنز العمال، حرف العين، کتاب العلم، قسم الاقوال، الباب الاول، ۵۸/۵، الجزء العاشر، الحدیث: ۲۸۶۵۳.

⑤..... کنز العمال، حرف العين، کتاب العلم، قسم الاقوال، الباب الاول، ۵۸/۵، الجزء العاشر، الحدیث: ۲۸۶۵۷.

⑥..... کنز العمال، حرف العين، کتاب العلم، قسم الاقوال، الباب الاول، ۵۹/۵، الجزء العاشر، الحدیث: ۲۸۶۷۳.

⑦..... مسلم، ص ۸۸۶، الحدیث: ۱۴ (۱۶۳۱).

⑧..... ترمذی، کتاب العلم، باب ما جاء في فضل الفقه على العبادة، ۳۱۱/۴، الحدیث: ۲۶۹۰.

- (7)..... علم کی مجالس جنت کے باغات ہیں۔ (1)
- (8)..... علم کی طلب میں کسی راستے پر چلنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔ (2)
- (9)..... قیامت کے دن علماء کی سیاہی اور شہداء کے خون کا وزن کیا جائے گا تو ان کی سیاہی شہداء کے خون پر غالب آجائے گی۔ (3)
- (10)..... عالم کے لئے ہر چیز مغفرت طلب کرتی ہے حتیٰ کہ سمندر میں مچھلیاں بھی مغفرت کی دعا کرتی ہیں۔ (4)
- (11)..... علماء کی صحبت میں بیٹھنا عبادت ہے۔ (5)
- (12)..... علماء کی تعظیم کرو کیونکہ وہ انبیاء کرام عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کے وارث ہیں۔ (6)
- (13)..... اہل جنت، جنت میں علماء کے محتاج ہوں گے۔ (7)
- (14)..... علماء آسمان میں ستاروں کی مثل ہیں جن کے ذریعے خشکی اور تری کے اندھیروں میں راہ پائی جاتی ہے۔ (8)
- (15)..... قیامت کے دن انبیاء کرام عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کے بعد علماء شفاعت کریں گے۔ (9)
- اللہ تعالیٰ ہمیں علم دین حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔
- نوٹ: علم اور علماء کرام کے فضائل وغیرہ سے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے راقم کی کتاب ”علم اور علماء کی فضیلت“ کا مطالعہ فرمائیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ

- 1..... معجم الكبير، مجاهد عن ابن عباس، ۷۸/۱، الحديث: ۱۱۱۵۸.
- 2..... ترمذی، کتاب العلم، باب فضل طلب العلم، ۴/۲۹۴، الحديث: ۲۶۵۵.
- 3..... کنز العمال، حرف العين، کتاب العلم، قسم الاقوال، الباب الاول، ۶۱/۵، الجزء العاشر، الحديث: ۲۸۷۱۱.
- 4..... کنز العمال، حرف العين، کتاب العلم، قسم الاقوال، الباب الاول، ۶۳/۵، الجزء العاشر، الحديث: ۲۸۷۳۵.
- 5..... مسند الفردوس، باب الميم، ۴/۱۵۶، الحديث: ۶۴۸۶.
- 6..... ابن عساکر، عبد الملك بن محمد بن يونس بن الفتح ابو عقيل السمرقندی، ۳۷/۱۰۴.
- 7..... ابن عساکر، محمد بن احمد بن سهل بن عقيل ابوبکر البغدادي الاصبغی، ۵۱/۵۰.
- 8..... کنز العمال، حرف العين، کتاب العلم، قسم الاقوال، الباب الاول، ۶۵/۵، الجزء العاشر، الحديث: ۲۸۷۶۵.
- 9..... کنز العمال، حرف العين، کتاب العلم، قسم الاقوال، الباب الاول، ۶۵/۵، الجزء العاشر، الحديث: ۲۸۷۶۶.

صَدَقَةٌ ۱۲ ذَلِكْ خَيْرٌ لَّكُمْ وَأَطْهَرُ ۱۳ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَإِنَّ اللَّهَ عَفُورٌ ۱۴

سَرَّحِيمٌ ۱۵

توجہ کنز الایمان: اے ایمان والو! جب تم رسول سے کوئی بات آہستہ عرض کرنا چاہو تو اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقہ دے لو یہ تمہارے لیے بہتر اور بہت ستر ہے پھر اگر تمہیں مقدور نہ ہو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

توجہ کنز العرفان: اے ایمان والو! جب تم رسول سے تنہائی میں کوئی بات عرض کرنا چاہو تو اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقہ دے لو، یہ تمہارے لیے بہت بہتر اور زیادہ پاکیزہ ہے، پھر اگر تم (اس پر قدرت) نہ پاؤ تو بیشک اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَجَّيْتُمُ الرَّسُولَ: اے ایمان والو! جب تم رسول سے تنہائی میں کوئی بات عرض کرنا چاہو۔﴾
 ارشاد فرمایا کہ اے ایمان والو! جب تم رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے تنہائی میں کوئی بات عرض کرنا چاہو تو اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقہ دے لو کہ اس میں بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہونے کی تعظیم اور فقراء کا نفع ہے، یہ عرض کرنے سے پہلے صدقہ کرنا تمہارے لیے بہت بہتر ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت ہے اور یہ تمہیں خطاؤں سے پاک کرنے والا ہے، پھر اگر تم اس پر قدرت نہ پاؤ تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ (۱)

شان نزول: سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں جب مالداروں نے عرض و معروض کا سلسلہ دراز کیا اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ غریب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اپنی عرض پیش کرنے کا موقع کم ملنے لگا تو عرض پیش کرنے والوں کو عرض پیش کرنے سے پہلے صدقہ دینے کا حکم دیا گیا، بعض روایتوں کے مطابق اس حکم پر حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ التکریم نے عمل کیا اور 1 دینار صدقہ کر کے 10 مسائل دریافت کئے۔۔۔۔۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ التکریم کے علاوہ اور کسی کو اس حکم پر عمل کرنے کا وقت نہیں ملا۔ (۲)

①.....حازن، المجادلة، تحت الآية: ۱۲، ۲۴۲-۲۴۱/۴، روح البیان، المجادلة، تحت الآية: ۱۲، ۴۰۵/۹، ملتنقطاً.

②.....مدارک، المجادلة، تحت الآية: ۱۲، ص ۱۲۹، حازن، المجادلة، تحت الآية: ۱۲، ۲۴۲/۴، ملتنقطاً.

اولیاء کرام کے مزارات پر شیرینی لے جانے کی دلیل

اس آیت مبارکہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اولیاء کرام رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِمْ کے مزارات پر صدقہ کرنے کے لئے شیرینی وغیرہ لے کر جانا جائز ہے، چنانچہ صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: حضرت مترجم قدس سرہ (یعنی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ) نے فرمایا: یہ اس کی اصل ہے جو مزارات اولیاء پر تصدق کیلئے شیرینی وغیرہ لے جاتے ہیں۔^(۱)

ءَأَسْفَقْتُمْ أَنْ تَقْدَمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوِكُمْ صَدَقْتِ ۖ فَاذَلُمْ تَفْعَلُوا
وَتَابَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَأَقْبُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا اللَّهَ
وَرَسُولَهُ ۖ وَاللَّهُ خَيْرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿۱۳﴾

توجہ کنز الایمان: کیا تم اس سے ڈرے کہ تم اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقے دو پھر جب تم نے یہ نہ کیا اور اللہ نے اپنی مہر سے تم پر رجوع فرمائی تو نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کے فرماں بردار رہو اور اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے۔

توجہ کنز العرفان: کیا تم اس بات سے ڈر گئے کہ تم اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقے دو پھر جب تم نے (یہ) نہ کیا اور اللہ نے اپنی مہربانی سے تم پر رجوع فرمایا تو تم نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کے فرماں بردار رہو اور اللہ تمہارے کاموں کی خوب خبر رکھنے والا ہے۔

﴿ءَأَسْفَقْتُمْ أَنْ تَقْدَمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوِكُمْ صَدَقْتِ ۖ فَاذَلُمْ تَفْعَلُوا﴾ یعنی کیا تم غریبی اور ناداری کی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں اپنی عرض سے پہلے کچھ

۱..... جزآن العرفان، الجہاد لہ، تحت الآیۃ: ۱۳، ص ۱۰۰۵۔

پہلے کچھ صدقہ دینے سے ڈر گئے، پھر جب تم نے صدقہ نہ دیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنی مہربانی سے تم پر رجوع فرمایا اور پہلے صدقہ نہ دینے کا مواخذہ تم پر سے اٹھالیا تو تم دوسری عبادات بجالاؤ جیسے نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانبردار رہو اور یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ظاہری اور باطنی تمام کاموں کی خبر رکھنے والا ہے اور وہ تمہیں ان کی جزا دے گا۔

حضرت علی المرتضیٰ عَزَّمَ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ كَسَبِ امْتِ پَر آسانی

حضرت علی المرتضیٰ عَزَّمَ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ فرماتے ہیں: جب یہ آیت مبارکہ ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمْ الرَّسُولُ“ نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تمہارے خیال میں ایک دینار ٹھیک ہے؟ میں نے عرض کی: لوگ اتنے کی طاقت نہیں رکھیں گے۔ ارشاد فرمایا: ”نصف دینار۔ میں نے عرض کی: یہ بھی نہیں دے سکیں گے۔ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”پھر کتنا ہونا چاہئے۔ میں نے عرض کی: بچو کے ایک دانے کے برابر۔ ارشاد فرمایا: ”تم تو بڑے تنگ دست ہو۔ پھر یہ آیت نازل ہوگی“ ”عَاشَفَقْتُمْ أَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صِدْقَاتٍ“ حضرت علی المرتضیٰ عَزَّمَ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ فرماتے ہیں: بس میرے سبب سے اللہ تعالیٰ نے اس امت پر آسانی فرمادی۔ (1)

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مَاهُمْ مِنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ وَيَحْلِفُونَ عَلَى الْكُذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿۱۳﴾

ترجمہ کنزالایمان: کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جو ایسوں کے دوست ہوئے جن پر اللہ کا غضب ہے وہ نہ تم میں سے نہ ان میں سے وہ دانستہ جھوٹی قسم کھاتے ہیں۔

ترجمہ کنزالعرفان: کیا تم نے ان لوگوں کو نہ دیکھا جنہوں نے ان لوگوں کو دوست بنا لیا جن پر اللہ نے غضب فرمایا،

1.....ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورة المجادلة، ۱۹۶/۵، الحدیث: ۳۳۱۱.

وہ نہ تم میں سے ہیں اور نہ ہی ان میں سے۔ اور وہ جان بوجھ کر جھوٹی بات پر قسم کھاتے ہیں۔

﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ كَيْتُمْ أَن لُّوْغُوْنَ كُؤْنِدِ يَكْهَأ۔﴾ شانِ نزول: یہ آیت ان منافقوں کے بارے میں نازل ہوئی جنہوں نے یہودیوں سے دوستی کی اور ان کی خیر خواہی میں لگے رہتے اور مسلمانوں کے راز ان سے کہتے۔ ان کے بارے میں ارشاد فرمایا گیا کہ اے سننے والے! کیا تم نے ان لوگوں کو نہ دیکھا جنہوں نے یہودیوں کو دوست بنا لیا جن پر اللہ تعالیٰ نے غضب فرمایا ہے اور ان کا حال یہ ہے کہ نہ مسلمان ہیں اور نہ یہودی بلکہ منافق ہیں۔^(۱)

منافقوں کے تَبْذُثْ کا حال

منافقوں کے اسی تَبْذُثْ کا حال بیان کرتے ہوئے ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

مُدَّ بَدَّ بَيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۗ لَا اِلٰى هٰؤُلَاءِ وَلَا
تَرْجِبُهُ كُنُو الْعِرْفَانِ: درمیان میں ڈگر گار ہے ہیں، نہ ان
کی طرف ہیں نہ ان کی طرف اور جسے اللہ گمراہ کرے تو تم
اس کے لئے کوئی راستہ نہ پاؤ گے۔^(۲)

اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”منافقوں کی مثال اس بکری جیسی ہے جو دو ریوڑوں کے درمیان مُتَرِّدِ دُودِ ہو، کبھی اس ریوڑ میں جاتی ہے اور کبھی اس ریوڑ میں۔“^(۳)

﴿وَيَحْلِفُونَ عَلَى الْكُذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ﴾: اور وہ جان بوجھ کر جھوٹی بات پر قسم کھاتے ہیں۔﴾ شانِ نزول: یہ آیت عبد اللہ بن بتل منافق کے بارے میں نازل ہوئی جو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں حاضر رہتا اور یہاں کی بات یہودیوں کے پاس پہنچاتا، ایک روز حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دولت سرائے اقدس میں تشریف فرما تھے، آپ نے ارشاد فرمایا ”اس وقت ایک آدمی آئے گا جس کا دل انتہائی سخت ہے اور وہ شیطان کی آنکھوں سے دیکھتا ہے۔ تھوڑی ہی دیر بعد عبد اللہ بن بتل آیا، اس کی آنکھیں نیلی تھیں۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

1..... حازن، المجادلة، تحت الآية: ۴، ۱۴، ۲۴۲.

2..... النساء: ۱۴۳.

3..... مسلم، کتاب صفات المنافقين واحكامهم، ص ۱۴۹۸، الحدیث: ۱۷ (۲۷۸۴).

نے اس سے ارشاد فرمایا ”تو اور تیرے ساتھی ہمیں کیوں گالیاں دیتے ہیں؟ وہ قسم کھا گیا کہ ایسا نہیں کرتا اور اپنے یاروں کو بھی لے آیا، انہوں نے بھی قسم کھائی کہ ہم نے آپ کو گالی نہیں دی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔^(۱)

أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۱۵ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۱۵
اتَّخَذُوا أَيْبَانَهُمْ جُتَّةً فَاَصْدَوْا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ
مُّهِينٌ ۱۶ لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۱۶
أُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۱۷

ترجمہ کنز الایمان: اللہ نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے بے شک وہ بہت ہی بُرے کام کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا لیا ہے تو اللہ کی راہ سے روکا تو ان کے لیے خواری کا عذاب ہے۔ ان کے مال اور ان کی اولاد اللہ کے سامنے انہیں کچھ کام نہ دیں گے وہ دوزخی ہیں انہیں اس میں ہمیشہ رہنا۔

ترجمہ کنز العرفان: اللہ نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے، بیشک وہ بہت ہی بُرے کام کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا لیا ہے تو انہوں نے اللہ کی راہ سے روکا تو ان کے لیے رسوا کر دینے والا عذاب ہے۔ ان کے مال اور ان کی اولاد اللہ کے سامنے انہیں ہرگز کچھ کام نہ دیں گے، وہ دوزخی ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

﴿أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا﴾: اللہ نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ منافقوں کے اس طرز عمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے، بیشک وہ لوگ بہت ہی بُرے کام کرتے ہیں اور ان کے بُرے کاموں میں سے ایک یہ ہے کہ انہوں نے اپنی جھوٹی قسموں کو اپنی جان و مال کی حفاظت کیلئے ڈھال بنا لیا ہے، پھر اپنی حیلہ سازی سے دوسروں کو بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے

1.....حازن، المجادلۃ، تحت الآیة: ۱۴، ۲/۴۶۲.

اور دین اسلام میں داخل ہونے سے روکتے ہیں، تو ان کے کفر اور راہ خدا سے روکنے کی بنا پر ان کے لیے آخرت میں رسوا کر دینے والا عذاب ہے۔ ان کے مال اور ان کی اولاد اللہ تعالیٰ کے سامنے انہیں کچھ کام نہ دیں گے اور قیامت کے دن انہیں عذاب الہی سے بچا نہ سکیں گے، وہ دوزخی ہیں اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔^(۱)

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَبِيعًا فَيَحْلِفُونَ لَهُ كَمَا يَحْلِفُونَ لَكُمْ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ ۗ إِلَّا إِنَّهُمْ هُمُ الْكَاذِبُونَ ﴿۱۸﴾

ترجمہ کنزالایمان: جس دن اللہ ان سب کو اٹھائے گا تو اُس کے حضور بھی ایسے ہی قسمیں کھائیں گے جیسی تمہارے سامنے کھا رہے ہیں اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے کچھ کیا سنتے ہو بے شک وہی جھوٹے ہیں۔

ترجمہ کنزالعرفان: جس دن اللہ ان سب کو اٹھائے گا تو اس کے حضور بھی ایسے ہی قسمیں کھائیں گے جیسے تمہارے سامنے کھا رہے ہیں اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ کسی چیز پر ہیں۔ خبردار! بیشک وہی جھوٹے ہیں۔

﴿يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَبِيعًا﴾: جس دن اللہ ان سب کو اٹھائے گا۔ یعنی وہ دن یاد کریں جس دن اللہ تعالیٰ ان سب منافقوں کو اٹھائے گا تو اس کی بارگاہ میں بھی قسمیں کھائیں گے کہ دنیا میں ہم مخلص مومن تھے منافق نہ تھے جیسے آج تمہارے سامنے دنیا میں کھا رہے ہیں اور وہ اپنی جھوٹی قسموں کو کارآمد سمجھتے ہیں کہ ان کی بدولت بچ جائیں گے (حالانکہ ایسا ہرگز نہ ہوگا) خبردار! بیشک وہی اپنی قسموں میں جھوٹے ہیں اور ایسے جھوٹے کہ دنیا میں بھی جھوٹ بولتے رہے اور آخرت میں بھی بولیں گے، رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بھی جھوٹ بولا اور قیامت کے دن خدا کے سامنے بھی جھوٹ بولیں گے۔^(۲)

اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَأَنسَهُمُ ذِكْرَ اللَّهِ ۗ أُولَٰئِكَ حِزْبٌ

①.....روح البیان، المجادلة، تحت الآية: ۱۵-۱۷/۹، ۴۰۸، حازن، المجادلة، تحت الآية: ۱۵-۱۷/۹، ۲۴۲-۲۴۳، ملقطاً.

②.....مدارك، المجادلة، تحت الآية: ۱۸، ص ۱۲۲۰، روح البیان، المجادلة، تحت الآية: ۱۸، ۴۰۹/۹، ملقطاً.

الشَّيْطَانُ طَّالًا إِنَّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ هُمُ الْخٰسِرُونَ ﴿۱۹﴾

ترجمہ کنزالایمان: ان پر شیطان غالب آ گیا تو انھیں اللہ کی یاد بھلا دی وہ شیطان کے گروہ ہیں سنتا ہے بے شک شیطان ہی کا گروہ ہار میں ہے۔

ترجمہ کنزالعرفان: ان پر شیطان غالب آ گیا تو اس نے انہیں اللہ کی یاد بھلا دی، وہ شیطان کا گروہ ہیں، سن لو! بیشک شیطان کا گروہ ہی خسارہ پانے والا ہے۔

﴿اِسْتَوْذَعُوْا عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ﴾ ان پر شیطان غالب آ گیا۔ یعنی منافقوں کا یہ حال اس لئے ہوا کہ ان پر شیطان غالب آ گیا ہے جس کی وجہ سے ان کی اپنی سوچ سمجھ ختم ہو چکی ہے، شیطان انہیں جن کاموں میں چاہتا ہے لگا دیتا ہے اور جب ان کی یہ حالت ہوگی تو پھر انہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر کی کب پرواہ ہوگی اور یہ کب اپنے رب عزوجل کو یاد کریں گے۔ وہ منافق شیطان کے گروہ ہیں اور سن لو! بیشک شیطان کا گروہ ہی خسارہ پانے والا ہے کہ جنت کی دائمی نعمتوں سے محروم اور جہنم کے ابدی عذاب میں گرفتار ہوگا۔

شیطان کے غلبہ کی ایک علامت

تفسیر مدارک میں ہے، شاہ کرمانی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: بندے پر شیطان کے غالب آنے کی علامت یہ ہے کہ شیطان اسے کھانے، پینے اور پہننے میں مشغول کر دیتا ہے، بندے کے دل کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے انعامات میں غور و فکر کرنے اور ان نعمتوں کا شکر ادا کرنے سے غافل کر دیتا ہے، بندے کو اس کے رب تعالیٰ کا ذکر کرنے سے غافل کر کے جھوٹ، غیبت اور بہتان تراشی میں مصروف کر دیتا ہے اور بندے کے دل میں دنیا (کامال) جمع کرنے اور دنیا سنوارنے کی لگن ڈال کر اسے غور و فکر کرنے اور اپنے انجام کے بارے میں سوچنے سے غافل کر دیتا ہے۔^(۱)

ان علامات کو سامنے رکھتے ہوئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنے حال اور اپنے اعمال پر غور کرے، اگر اس میں مذکورہ بالا علامات نہیں پائی جاتیں تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور اس سے مزید توفیق اور استقامت حاصل ہونے کی دعا

۱.....مدارک، المجادلۃ، تحت الآیۃ: ۱۹، ص ۱۲۲۱، ملخصاً.

کرتا رہے اور اگر اس میں یہ علامات پائی جاتی ہیں تو اسے چاہئے کہ فوراً ہوشیار ہو جائے اور اپنے اوپر سے شیطان کا غلبہ دور کرنے کی کوششوں میں مصروف ہو جائے تاکہ قیامت کے دن شیطان کے گروہ میں شامل ہونے اور ان جیسے برے انجام سے بچ سکے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر رحم فرمائے اور ہمیں شیطان پر غلبہ نصیب فرمائے، آمین۔

إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ فِي الْأَذَلِّينَ ٢٠

ترجمہ کنز الایمان: بے شک وہ جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ سب سے زیادہ ذلیلوں میں ہیں۔

ترجمہ کنز العرفان: بیشک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ سب سے زیادہ ذلیلوں میں ہیں۔

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾: بیشک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں۔ یعنی بیشک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عداوت رکھتے اور ان کے احکامات کی مخالفت کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ذلیل لوگوں میں شامل ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت اللہ تعالیٰ کی مخالفت ہے کیونکہ زمانہ رسالت کے کفار و منافقین اپنے گمان میں اللہ تعالیٰ کی مخالفت نہیں کرتے تھے بلکہ کافر تو کفر بھی یہ سمجھ کر کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہے، البتہ وہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت کرتے ہیں اور اسے اللہ تعالیٰ نے اپنی مخالفت فرمایا ہے۔

كَتَبَ اللَّهُ لَأَعْلَبَنَ أَنَا وَرَسُولِي ٢١ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ ٢١

ترجمہ کنز الایمان: اللہ لکھ چکا کہ ضرور میں غالب آؤں گا اور میرے رسول بے شک اللہ قوت والاعزت والا ہے۔

ترجمہ کنز العرفان: اللہ لکھ چکا ہے کہ ضرور میں غالب آؤں گا اور میرے رسول بیشک اللہ قوت والا، سب پر غالب ہے۔

﴿ كَتَبَ اللَّهُ: اللَّهُ لکھ چکا ہے۔ ﴾ یعنی اللہ تعالیٰ لوح محفوظ میں لکھ چکا ہے کہ ضرور میں غالب آؤں گا اور میرے رسول غالب آئیں گے، بیشک اللہ تعالیٰ قوت والا ہے، اسے کوئی اس کے ارادے سے منع نہیں کر سکتا، عزت والا اور غلبے والا ہے، کوئی اسے مغلوب نہیں کر سکتا۔ یاد رہے کہ یہاں آیت میں رسولوں عَلَيهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کے غالب آنے سے مراد دلیل اور حجت کے ساتھ، یا تلوار کے ساتھ غالب آنا مراد ہے۔^(۱) دلیل و حجت کے ساتھ تو سبھی غالب تھے البتہ بہت ساروں کو تلوار کے ساتھ بھی غلبہ عطا کیا گیا۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ
وَأَسْرَأَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ
عَشِيرَتَهُمْ ۗ أُولَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ
مِّنْهُ ۖ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۗ رَاضِينَ
عَنْهُمْ وَرَأْوَاهُمْ ۗ أُولَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ ۗ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ
هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝۲۲

توجیہ کنز الایمان: تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ اُن کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبہ والے ہوں یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرما دیا اور اپنی طرف کی روح سے اُن کی مدد کی اور انہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں اُن میں ہمیشہ رہیں اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ اللہ کی جماعت ہے سنتا ہے اللہ ہی کی

۱.....مدارک، المجادلۃ، تحت الآیة: ۲۱، ص ۱۲۲۱.

جماعت کا میاب ہے۔

ترجمہ کنز العرفان: تم ایسے لوگوں کو نہیں پاؤ گے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہوں کہ وہ ان لوگوں سے دوستی کریں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے خاندان والے ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرما دیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی اور وہ انہیں ان باغوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ان میں ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہو اور وہ اللہ سے راضی ہوئے، یہ اللہ کی جماعت ہے، سن لو! اللہ کی جماعت ہی کا میاب ہے۔

﴿لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ تم ایسے لوگوں کو نہیں پاؤ گے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہوں۔ ﴿کافروں سے دوستی کرنے کے بارے میں منافقوں کا حال بیان کرنے کے بعد یہاں سے مخلص ایمان والوں کا حال بیان کیا جا رہا ہے کہ اے پیارے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ﴾، جو لوگ اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر سچا ایمان رکھتے ہیں آپ انہیں ایسا نہیں پائیں گے کہ وہ ان لوگوں سے دوستی کریں جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سے مخالفت کی، یعنی ان سے یہ ہو ہی نہیں سکتا اور ان کی یہ شان ہی نہیں اور ان کا ایمان اس کو گوارا ہی نہیں کرتا کہ خدا اور رسول کے دشمن سے دوستی کرے اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا خاندان والے ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان نقش فرما دیا ہے اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی اور وہ انہیں ان باغوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ان میں ہمیشہ رہیں گے، اللہ تعالیٰ ان کے ایمان، اخلاص اور طاعت کے سبب ان سے راضی ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے کرم سے راضی ہوئے، یہ اللہ تعالیٰ کی جماعت ہے، سن لو! اللہ تعالیٰ کی جماعت ہی کا میاب ہے کہ یہ جہنم کے عذاب سے محفوظ رہیں گے اور جنت کی عظیم الشان دائمی نعمتیں ہمیشہ کے لئے پائیں گے۔

مسلمان اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے گستاخوں سے دوستی نہیں کر سکتا

اس آیت سے معلوم ہوا کہ بددینوں، بد مذہبوں، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کرنے والوں سے قلبی محبت، دوستی اور میل جول جائز نہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کافروں سے دوستی کرنا مسلمان کی شان

اور اس کے ایمان کے تقاضوں کے برخلاف ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فَرَمَاتے ہیں: اس آیت کریمہ میں صاف فرمادیا کہ جو اللہ یا رسول کی جناب میں گستاخی کرے، مسلمان اُس سے دوستی نہ کرے گا، جس کا صریح مفاد ہوا کہ جو اس سے دوستی کرے گا وہ مسلمان نہ ہوگا۔ پھر اس حکم کا قطعاً عام ہونا بالشریح ارشاد فرمایا کہ باپ، بیٹے، بھائی، عزیز سب کو گنا یا، یعنی کوئی کیسا ہی تمہارے زعم میں مُعْتَمَد یا کیسا ہی تمہیں بالطبع محبوب ہو، ایمان ہے تو گستاخی کے بعد اس سے محبت نہیں رکھ سکتے، اس کی وقعت نہیں مان سکتے ورنہ مسلمان نہ رہو گے۔ مَوْلَى سُبْحَانَہُ وَتَعَالَى کَا اتنا فرمانا ہی مسلمان کے لئے بس تھا مگر دیکھو وہ تمہیں اپنی رحمت کی طرف بلاتا، اپنی عظیم نعمتوں کا لالچ دلاتا ہے کہ اگر اللہ ورسول کی عظمت کے آگے تم نے کسی کا پاس نہ کیا کسی سے علاقہ نہ رکھا تو تمہیں کیا کیا فائدے حاصل ہوں گے۔

(1)..... اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں ایمان نقش کر دے گا جس میں اِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى حَسَنِ خَاتِمَةِ کِی بَشَارَتِ جَلِيلِهِ ہے کہ اللہ کا لکھا نہیں مٹتا۔

(2)..... اللہ تعالیٰ روح القدس سے تمہاری مدد فرمائے گا۔

(3)..... تمہیں ہیشگی کی جنتوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہیں۔

(4)..... تم خدا کے گروہ کہلاؤ گے، خدا والے ہو جاؤ گے۔

(5)..... منہ مانگی مرادیں پاؤ گے بلکہ امید و خیال و گمان سے کروڑوں درجے افزوں۔

(6)..... سب سے زیادہ یہ کہ اللہ تم سے راضی ہوگا۔

(7)..... یہ کہ فرماتا ہے ”میں تم سے راضی تم مجھ سے راضی، بندے کیلئے اس سے زائد اور کیا نعمت ہوتی کہ اس کا رب

اس سے راضی ہو مگر انتہائے بندہ نوازی یہ کہ فرمایا اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔

مسلمانو! خدا لگتی کہنا اگر آدمی کروڑ جانیں رکھتا ہو اور وہ سب کی سب ان عظیم دولتوں پر بشار کر دے تو واللہ کہ مفت پائیں، پھر زید و عمرو سے علاقہ تعظیم و محبت، یک لخت قطع کر دینا کتنی بڑی بات ہے؟ جس پر اللہ تعالیٰ ان بے بہا نعمتوں کا وعدہ فرما رہا ہے اور اس کا وعدہ یقیناً سچا ہے۔⁽¹⁾

①..... فتاویٰ رضویہ، رسالہ: تمہید ایمان آیات قرآن، ۳۱۲/۳۰۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دشمنوں کے ساتھ صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُمْ کا کردار

اس آیت میں مخلص ایمان والوں کا ایک وصف یہ بیان ہوا کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والوں سے دوستی نہیں کرتے اگرچہ وہ ان کے کیسے ہی قریبی رشتہ دار کیوں نہ ہوں، چنانچہ صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُمْ نے اپنے عمل سے یہ ثابت کر کے دکھایا کہ انہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے مقابلے میں رشتے داری کا کوئی لحاظ نہیں، چنانچہ منقول ہے کہ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رَضِیَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ نے جنگِ اُحد میں اپنے باپ جراح کو قتل کیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ نے جنگِ بدر کے دن اپنے بیٹے عبد الرحمن کو لڑائی کیلئے طلب کیا لیکن رسول کریم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں اس جنگ کی اجازت نہ دی۔ حضرت معصب بن عمیر رَضِیَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ نے اپنے بھائی عبید بن عمیر کو قتل کیا۔ حضرت عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ نے اپنے ماموں عاص بن ہشام بن مغیرہ کو جنگِ بدر کے دن قتل کیا۔ حضرت علی المرتضیٰ كَرَّمَ اللہُ تَعَالَى وَجْہَہُ الْکَرِیْم، حضرت حمزہ اور حضرت ابو عبیدہ رَضِیَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُمَا نے ربیعہ کے بیٹوں عتبہ اور شیبہ کو اور ولید بن عتبہ کو بدر میں قتل کیا جو ان کے رشتہ دار تھے۔^(۱)

اس آیت سے ان لوگوں کو درسِ عبرت حاصل کرنا چاہیے جو اپنے دنیوی مفادات کی خاطر صلحِ گلّیت کے قائل ہوتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دشمنوں کے ساتھ دوستیاں نبھاتے ہیں۔

۱..... بغوی، المجادلۃ، تحت الآیۃ: ۲۲، ۴/۲۸۵.

سُورَةُ الْحِشْرِ

سورۂ حشر کا تعارف

مقام نزول

سورۂ حشر مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے۔^(۱)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 3 رکوع، 24 آیتیں ہیں۔

”حشر“ نام رکھنے کی وجہ

حشر کا معنی ہے لوگوں کو اکٹھا کرنا اور اس سورت کی دوسری آیت میں بنو نضیر کے یہودیوں کے پہلے حشر یعنی انہیں اکٹھا کر کے مدینے سے نکال دیئے جانے کا ذکر کیا گیا ہے، اس مناسبت سے اسے ”سورۂ حشر“ کہتے ہیں۔

سورۂ حشر کی فضیلت

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”جس نے صبح کے وقت تین مرتبہ ”أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ“ کہا اور سورۂ حشر کی آخری تین آیات کی تلاوت کی تو اللہ تعالیٰ 70,000 فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو شام تک اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور اگر اسی دن انتقال کر جائے تو شہید کی موت مرے گا اور جو شخص شام کے وقت اُسے پڑھے تو اس کا بھی یہی مرتبہ ہے۔^(۲)

سورۂ حشر کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں بنو نضیر کے یہودیوں کو مدینہ منورہ سے جلا وطن کرنے کے بارے

①.....خازن، تفسیر سورۂ الحشر، ۴/۲۴۴.

②.....ترمذی، کتاب فضائل القرآن، ۲۲-باب، ۴/۴۲۳، الحدیث: ۲۹۳۱.

میں بیان کیا گیا اور مسلمانوں کو چند شرعی احکام بتائے گئے ہیں، نیز اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1)..... اس سورت کی ابتداء میں بتایا گیا کہ انسان، حیوان، نباتات، جمادات الغرض کائنات کی ہر چیز ہر نقص و عیب سے اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہے، اس کی قدرت و وحدانیت کی گواہی دیتی ہے اور اس کی عظمت کا اقرار کرتی ہے۔

(2)..... یہ بتایا گیا کہ بنو نضیر کے یہودیوں نے نبی کریم صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے کئے ہوئے معاہدے کی خلاف ورزی کی اور آپ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو شہید کرنے کی سازش کی تو اس کے نتیجے میں انہیں مدینہ منورہ سے جلا وطن کر دیا گیا۔

(3)..... فتنے کے مال کے احکام بیان کئے گئے اور مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ رسول کریم صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جو کچھ انہیں عطا فرمائیں وہ لے لیں اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز رہیں اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں۔

(4)..... اللہ تعالیٰ نے مہاجرین و انصار اور ان کے بعد آنے والے مسلمانوں کی عظمت و شان بیان فرمائی اور یہ بتایا کہ جو اپنے نفس کے لالچ سے بچا لیا گیا تو وہی کامیاب ہیں۔

(5)..... منافقوں کی باطنی خباثت ذکر کی گئی اور یہ بتایا گیا کہ کس طرح انہوں نے یہودیوں سے ان کی مدد کرنے کے خفیہ وعدے کئے اور کس طرح یہ اپنے وعدوں سے منہ پھیر گئے، نیز ان منافقوں کو شیطان سے تشبیہ دی گئی اور یہ بتایا گیا کہ جس نے شیطان کی باتوں میں آکر کفر کیا تو وہ اور شیطان دونوں جہنم کی آگ میں ہمیشہ رہیں گے۔

(6)..... مسلمانوں کو تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کرنے، آخرت کی تیاری کرنے اور سابقہ امتوں کے احوال سے عبرت و نصیحت حاصل کرنے کا حکم دیا گیا اور یہ بتایا گیا کہ دوزخ والے اور جنت والے برابر نہیں اور جنت والے ہی کامیاب ہیں۔

(7)..... اس سورت کے آخر میں قرآن مجید کی عظمت بیان کی گئی اور اسے نازل کرنے والے رب تعالیٰ کے عظیم اور جلیل اوصاف اور اس کے اسماء حسنیٰ بیان کئے گئے۔

سورہ مجادلہ کے ساتھ مناسبت

سورہ حشر کی اپنے سے ما قبل سورت ”مجادلہ“ کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ سورہ مجادلہ کے آخر میں ان

صحابہ کرام رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کا ذکر کیا گیا جنہوں نے غزوہ بدر میں اپنے قریبی رشتہ داروں کو قتل کر دیا تھا اور سورہ حشر

میں غزوہ بدر کے بعد ہونے والے غزوہ بنو نضیر اور یہودیوں کی جلا وطنی کا ذکر کیا گیا۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ سورہ مجادلہ میں حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مدد کی جانے کی خبر دی گئی اور سورہ حشر کی ابتداء میں ذکر کیا گیا کہ یہودیوں کے مقابلے میں حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مدد کی گئی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمہ کنز الایمان:

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

ترجمہ کنز العرفان:

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝۱

هُوَ الَّذِیْ اَخْرَجَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ مِنْ دِیَارِهِمْ

لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ۗ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ یَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْا اَنْهُمْ مَّا نَعْتَمُهُمْ

حُصُوْنُهُمْ مِّنْ اللّٰهِ فَاَتَتْهُمْ اللّٰهُ مِنْ حَیْثُ لَمْ یَحْتَسِبُوْا ۗ وَقَدَّافَ

فِی قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ یُخْرَبُوْنَ بِیُوتِهِمْ بِاَیْدِیْهِمْ وَاَیْدِی الْمُوْمِنِیْنَ ۗ

فَاعْتَبِرُوْا یٰۤاُولِی الْاَبْصٰرِ ۝۲

ترجمہ کنز الایمان: اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور وہی عزت و حکمت والا ہے۔ وہی ہے جس نے ان کافر کتابیوں کو ان کے گھروں سے نکالا ان کے پہلے حشر کے لیے تمہیں گمان نہ تھا کہ وہ نکلیں گے

اور وہ سمجھتے تھے کہ ان کے قلعے انھیں اللہ سے بچالیں گے تو اللہ کا حکم ان کے پاس آیا جہاں سے ان کا گمان بھی نہ تھا اور اس نے ان کے دلوں میں رعب ڈالا کہ اپنے گھروں کو ان سے بچالیں گے تو اللہ کا حکم ان کے پاس آیا جہاں سے ان کا گمان بھی نہ تھا اور اس نے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا وہ اپنے گھروں کو اپنے ہاتھوں سے اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے ویران کرتے ہیں تو اے آنکھوں والو! عبرت حاصل کرو۔

تَوَجَّهَ كَثِيرٌ مِنَ الْعَرَفَانِ: اللہ کی پاکی بیان کی ہر اس چیز نے جو آسمانوں میں اور جو زمین میں ہے اور وہی بہت عزت والا، بڑا حکمت والا ہے۔ وہی ہے جس نے ان کا فرکتا بیوں کو ان کے گھروں سے ان کے پہلے حشر کے وقت نکالا۔ تمہیں گمان نہ تھا کہ وہ نکلیں گے اور وہ سمجھتے تھے کہ ان کے قلعے انہیں اللہ سے بچالیں گے تو اللہ کا حکم ان کے پاس وہاں سے آیا جہاں سے انہیں گمان بھی نہ تھا اور اس نے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا وہ اپنے گھروں کو اپنے ہاتھوں سے اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے ویران کرتے ہیں تو اے آنکھوں والو! عبرت حاصل کرو۔

﴿سَبِّحْ لِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ﴾ اللہ کی پاکی بیان کی ہر اس چیز نے جو آسمانوں میں اور جو زمین میں ہے۔ ﴿اس آیت سے معلوم ہوا کہ ہر چیز زبانِ قائل یا حال سے اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے جسے ہم نہیں سمجھتے، مگر ان کی تسبیح کی تاثیر جداگانہ ہے جیسے سبزے کی تسبیح سے عذابِ قبر دور ہوتا ہے۔

﴿هُوَ الَّذِي اَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ﴾ وہی ہے جس نے ان کا فرکتا بیوں کو نکالا۔ ﴿شانِ نزول: مفسرین فرماتے ہیں کہ یہ سورت بنو نضیر کے بارے میں نازل ہوئی، یہ لوگ یہودی تھے، جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مدینہ طیبہ میں رونق افروز ہوئے تو انہوں نے حضور سے اس شرط پر صلح کی کہ نہ آپ کے ساتھ ہو کر کسی سے لڑیں گے اور نہ آپ سے جنگ کریں گے۔ جب جنگ بدر میں اسلام کی فتح ہوئی تو بنو نضیر نے کہا: یہ وہی نبی ہیں جن کی صفت تو رات میں ہے، پھر جب احد میں مسلمانوں کو ہزیمت کی صورت پیش آئی تو یہ شک میں پڑے اور انہوں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے نیاز مندوں کے ساتھ عداوت کا اظہار کیا اور جو معاہدہ کیا تھا وہ توڑ دیا اور ان کا ایک سردار کعب بن اشرف یہودی چالیس یہودی سواروں کو ساتھ لے کر مکہ مکرمہ پہنچا اور کعبہ معظمہ کے پردے تھام کر قریش کے سرداروں سے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف معاہدہ کیا۔ اللہ تعالیٰ کے علم دینے سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس حال پر مطلع تھے اور بنو نضیر سے ایک خیانت اور بھی واقع ہو چکی تھی کہ انہوں

نے قلعہ کے اوپر سے تاجدار رسالت صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر فاسد ارادے سے ایک پتھر گرانے کا قصد کیا، اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو خبردار کر دیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ محفوظ رہے۔ غرض جب بنو نضیر کے یہودیوں نے خیانت کی اور عہد شکنی کی اور کفار قریش سے حضور اقدس صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے خلاف عہد کیا تو حضور پر نور صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت محمد بن مسلمہ انصاری رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کو حکم دیا اور انہوں نے کعب بن اشرف کو قتل کر دیا، پھر حضور انور صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لشکر کے ساتھ بنو نضیر کی طرف روانہ ہوئے اور ان کا محاصرہ کر لیا، یہ محاصرہ اکیس روز رہا، اس درمیان میں منافقین نے یہودیوں سے ہمدردی اور موافقت کے بہت معاہدے کئے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان سب کو ناکام کیا، یہودیوں کے دلوں میں رعب ڈالا اور آخر کار انہیں حضور اقدس صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے حکم سے جلاوطن ہونا پڑا اور وہ شام، اریحا اور خیبر کی طرف چلے گئے۔

اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ وہی ہے جس نے بنو نضیر کے یہودیوں کو مدینہ منورہ میں موجودان کے گھروں سے ان کے پہلے حشر کے وقت نکالا۔ یہ جلاوطنی ان کا پہلا حشر ہے اور ان کا دوسرا حشر یہ ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نے انہیں اپنے زمانہ خلافت میں خیبر سے شام کی طرف نکالا، یا دوسری تفسیر یہ ہے کہ (یہ جلاوطنی ان کا پہلا حشر ہے اور) آخری حشر روز قیامت کا حشر ہے کہ آگ سب لوگوں کو سر زمین شام کی طرف لے جائے گی اور وہیں اُن پر قیامت قائم ہوگی۔ اس کے بعد اہل اسلام سے خطاب فرمایا جاتا ہے کہ اے مسلمانو! تمہیں گمان نہ تھا کہ وہ مدینہ منورہ سے نکلیں گے کیونکہ وہ قوت اور لشکر والے تھے، مضبوط قلعے رکھتے تھے، اُن کی تعداد کثیر تھی، جاگیر دار اور صاحب مال تھے اور وہ یہودی سمجھتے تھے کہ ان کے قلعے انہیں اللہ تعالیٰ سے بچالیں گے تو اللہ تعالیٰ کا حکم ان کے پاس وہاں سے آیا جہاں سے انہیں گمان بھی نہ تھا اور انہیں اس بات کا خطرہ بھی نہ تھا کہ مسلمان اُن پر حملہ آور ہو سکتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کے سردار کعب بن اشرف کے قتل سے ان کے دلوں میں رعب ڈالا جس کے بعد وہ اپنے گھروں کو اپنے ہاتھوں سے ویران کرتے اور انہیں ڈھاتے ہیں تاکہ جو کڑی وغیرہ انہیں اچھی معلوم ہو وہ جلاوطن ہوتے وقت اپنے ساتھ لے جائیں جبکہ مسلمانوں کے ہاتھوں سے کفار کے گھر اس طور پر ویران ہوتے ہیں کہ اُن کے مکانوں کے جو حصے باقی رہ جاتے تھے، انہیں مسلمان گرا دیتے تھے تاکہ جنگ کیلئے میدان صاف ہو جائے۔ تو اے آنکھیں رکھنے والو!

ان یہودیوں کے طرزِ عمل اور ان کے انجام سے عبرت حاصل کرو اور ان جیسے افعال کرنے سے بچو۔ (۱)

وَلَوْلَا أَنْ كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَاءَ لَعَذَّبْنَا بِهِمُ فِي الدُّنْيَا ۖ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ ثَابِتٌ ۚ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ وَمَنْ يُشَاقِقِ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝

توجہ کنز الایمان: اور اگر نہ ہوتا کہ اللہ نے ان پر گھر سے اجڑنا لکھ دیا تھا تو دنیا ہی میں ان پر عذاب فرماتا اور ان کے لیے آخرت میں آگ کا عذاب ہے۔ یہ اس لیے کہ وہ اللہ سے اور اس کے رسول سے پھٹے رہے اور جو اللہ اور اس کے رسول سے پھٹا رہے تو بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

توجہ کنز العرفان: اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ نے ان پر گھروں سے اجڑنا لکھ دیا تھا تو ضرور وہ دنیا ہی میں انہیں عذاب دے دیتا اور ان کے لیے آخرت میں آگ کا عذاب ہے۔ یہ (سزا) اس لیے ہے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو اللہ کی مخالفت کرے تو بیشک اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔

﴿وَلَوْلَا أَنْ كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَاءَ﴾: اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ نے ان پر گھروں سے اجڑنا لکھ دیا تھا۔ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ تعالیٰ نے ان یہودیوں کا مال اور اولاد کے ساتھ گھروں سے جلا وطن ہونا لکھ دیا تھا تو وہ دنیا ہی میں انہیں عذاب دے دیتا اور بخو قریظہ کے یہودیوں کی طرح انہیں بھی قتل اور قید میں مبتلا کرتا اور یہ لوگ خواہ جلا وطن کئے جائیں یا قتل کئے جائیں بہر حال ان کے لیے آخرت میں آگ کا عذاب ہے جس سے سخت کوئی عذاب نہیں، انہیں یہ سزا اس لیے دی گئی ہے کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت کرتے رہے اور (قانون یہ ہے کہ) جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کرے

①.....حازن، الحشر، تحت الآیة: ۲، ۴/۲۴۴-۲۴۵، جلالین، الحشر، تحت الآیة: ۲، ص ۴۵۴، مدارك، الحشر، تحت الآیة:

۲-۱، ص ۱۲۲۲-۱۲۲۳، ملتنقضاء.

تو بیشک اللہ تعالیٰ اسے سخت سزا دینے والا ہے۔⁽¹⁾

مَا قَطَعْتُمْ مِّن لِّبْنَةٍ أَوْ نَرَكْتُمْ هَاقِيَةً عَلَىٰ أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ
وَلِيخُزِّيَ الْفَاسِقِينَ ⑤

توجہ کنز الایمان: جو درخت تم نے کاٹے یا ان کی جڑوں پر قائم چھوڑ دیئے یہ سب اللہ کی اجازت سے تھا اور اس لیے کہ فاسقوں کو سزا کرے۔

توجہ کنز العرفان: (اے مسلمانو!) تم نے جو درخت کاٹے یا ان کی جڑوں پر قائم چھوڑ دیئے تو یہ سب اللہ کی اجازت سے تھا اور اس لیے تاکہ اللہ نافرمانوں کو سزا کرے۔

﴿ مَا قَطَعْتُمْ مِّن لِّبْنَةٍ أَوْ نَرَكْتُمْ هَاقِيَةً عَلَىٰ أُصُولِهَا ﴾ تم نے جو درخت کاٹے یا ان کی جڑوں پر قائم چھوڑ دیئے۔ ﴿ شان نزول: جب بنو نضیر اپنے قلعوں میں پناہ گزیں ہوئے تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے درخت کاٹ ڈالنے اور انہیں جلا دینے کا حکم دیا، اس پر وہ دشمنانِ خدا بہت گھبرائے اور رنجیدہ ہوئے اور کہنے لگے کہ کیا تمہاری کتاب میں اس کا حکم ہے؟ (یہ سن کر) مسلمان اس بارے میں مختلف ہو گئے اور بعض نے کہا: درخت نہ کاٹو یہ غیبت ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائی۔ بعض نے کہا: اس سے کفار کو سزا کرنا اور انہیں غیظ میں ڈالنا منظور ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس میں بتایا گیا کہ مسلمانوں میں جو درخت کاٹنے والے ہیں ان کا عمل بھی درست ہے اور جو کاٹنا نہیں چاہتے وہ بھی ٹھیک کہتے ہیں کیونکہ درختوں کو کاٹنا اور باقی چھوڑ دینا یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی اجازت سے تھے اور اجازت دینا اس لئے تھا کہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ یہودیوں کو ذلیل کرے۔⁽²⁾

آیت ”مَا قَطَعْتُمْ مِّن لِّبْنَةٍ“ سے معلوم ہونے والے مسائل

اس آیت سے 2 مسئلے معلوم ہوئے:

①..... مدارك، الحشر، تحت الآية: ٣، ص ١٢٢٣.

②..... حازن، الحشر، تحت الآية: ٥، ٤/٦، ٢٤، ملخصاً.

(1).....قرآن کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف وحی بھیجی جاتی تھی کیونکہ آیت میں بیان کردہ درختوں کو کاٹنے کا اذن الہی قرآن میں کہیں مذکور نہیں تو یہ اجازت قرآن کے علاوہ وحی میں ہی دی گئی تھی۔

(2).....جہاد میں کفار کو مغموں کرنے کے لئے ان کا مال برباد کرنا جائز ہے۔

وَمَا آفَاءَ اللَّهِ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَبِأَىٰ ذُنُوبٍ كَانُوا يَكْفُرُونَ
بِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ

شَيْءٌ قَدِيرٌ ①

توجیہ کنز الایمان: اور جو غنیمت دلائی اللہ نے اپنے رسول کو ان سے تو تم نے ان پر نہ اپنے گھوڑے دوڑائے تھے نہ اونٹ ہاں اللہ اپنے رسولوں کے قابو میں دے دیتا ہے جسے چاہے اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔

توجیہ کنز العرفان: اور اللہ نے اپنے رسول کو ان سے جو غنیمت دلائی تو تم نے اس پر نہ اپنے گھوڑے دوڑائے تھے اور نہ اونٹ، ہاں اللہ اپنے رسولوں کو جس پر چاہتا ہے غلبہ دیدیتا ہے اور اللہ ہر شے پر خوب قادر ہے۔

﴿وَمَا آفَاءَ اللَّهِ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ﴾ اور اللہ نے اپنے رسول کو ان سے جو غنیمت دلائی۔ ﴿بنو نضیر کے یہودیوں کو دی جانے والی سزا بیان کرنے کے بعد اب یہاں سے ان اموال کا حکم بیان کیا جا رہا ہے جو ان سے حاصل ہوئے، چنانچہ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بنو نضیر کے یہودیوں سے جو غنیمت دلائی تو تم نے ان پر نہ اپنے گھوڑے دوڑائے تھے اور نہ اونٹ، یعنی اس کیلئے تمہیں کوئی مشقت اور کوفت نہیں اٹھانا پڑی، صرف دو میل کا فاصلہ تھا، سب لوگ پیدل چلے گئے اور صرف رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سوار ہوئے، ہاں اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں علیہم الصلوٰۃ والسلام کو جس دشمن پر چاہتا ہے غلبہ دے دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے۔

مراد یہ ہے کہ جو تفسیر سے جو مال غنیمت حاصل ہوئے اُن کیلئے مسلمانوں کو جنگ نہیں کرنا پڑی بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اُن پر مُسَلِّط کر دیا تو یہ مال حضور اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مرضی پر موقوف ہے، وہ جہاں چاہیں خرچ کریں۔ رسول کریم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ مال مہاجرین پر تقسیم کر دیا اور انصار میں سے صرف تین صاحب حاجت لوگوں کو دیا اور وہ تین حضرت ابو وجانہ سماک بن خرشہ، حضرت سہل بن حنیف اور حضرت حارث بن صمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ ہیں۔ (۱)

مَا آفَاءَ اللَّهِ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنْكُمْ وَمَا اتَّكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝

ترجمہ کنز الایمان: جو غنیمت دلائی اللہ نے اپنے رسول کو شہر والوں سے وہ اللہ اور رسول کی ہے اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے کہ تمہارے اغنیاء کا مال نہ ہو جائے اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

ترجمہ کنز العرفان: اللہ نے اپنے رسول کو شہر والوں سے جو غنیمت دلائی تو وہ اللہ اور رسول کے لیے ہے اور رشتہ داروں کے لیے اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے تاکہ وہ دولت تمہارے مالداروں کے درمیان (بقی) گردش کرنے والی نہ ہو جائے اور رسول جو کچھ تمہیں عطا فرمائیں وہ لے لو اور جس سے تمہیں منع فرمائیں تو تم باز رہو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔

۱..... مدارك الحشر، تحت الآية: ۶، ص ۱۲۲۴، حازن، الحشر، تحت الآية: ۶، ۴/۶، ۲۴، ملقطاً.

﴿مَا آفَاءَ اللَّهِ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى﴾: اللہ نے اپنے رسول کو شہر والوں سے جو غنیمت دلائی۔ بعض مفسرین کے نزدیک پہلی آیت میں غنیمت کا جو حکم مذکور ہوا اس آیت میں اسی کی تفصیل بیان کی گئی ہے اور بعض مفسرین نے اس قول کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ پہلی آیت بنو نضیر کے اموال سے متعلق نازل ہوئی، ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کیلئے خاص کیا اور یہ آیت ہر اس شہر کے اموال غنیمت کے بارے میں ہے جس کو مسلمان اپنی قوت سے حاصل کریں اور یہاں ان اموال کے پانچویں حصے کا مصرف بیان کیا گیا ہے۔

اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو شہر والوں سے جو غنیمت دلائی وہ اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کیلئے ہے اور ان کے ساتھ ساتھ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے رشتہ داروں (یعنی بنی ہاشم اور بنی مطلب) کیلئے اور یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے تاکہ وہ دولت تمہارے مالداروں کے درمیان گھومنے والی چیز نہ ہو جائے اور غریب، فقیر لوگ نقصان میں رہیں۔ زمانہ جاہلیت میں دستور تھا کہ غنیمت میں سے ایک چوتھائی تو سردار لے لیتا اور باقی قوم کیلئے چھوڑ دیتا تھا، اس میں سے مال دار لوگ بہت زیادہ لے لیتے اور غریبوں کیلئے بہت ہی تھوڑا بچتا تھا، اسی معمول کے مطابق لوگوں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ حضور غنیمت میں سے چوتھائی لیں، باقی ہم باہم تقسیم کر لیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا رد فرما دیا اور تقسیم کا اختیار نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیا اور اس کا طریقہ ارشاد فرمایا۔^(۱)

﴿وَمَا أَلَيْسَ لَكُمُ الرَّسُولُ فَخْذٌ وَمَا لَهُمُ عَلَيْكُمْ غَنَةٌ فَاتَّبِعُوا﴾: اور رسول جو کچھ تمہیں عطا فرمائیں وہ لے لو اور جس سے تمہیں منع فرمائیں تو تم باز رہو۔ ﴿اس کا ایک معنی یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم غنیمت میں سے جو کچھ تمہیں عطا فرمائیں وہ لے لو کیونکہ وہ تمہارے لئے حلال ہے اور جو چیز لینے سے منع کریں اس سے باز رہو اور اس کا مطالبہ نہ کرو۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تمہیں جو حکم دیں اس کی اتباع کرو کیونکہ ہر حکم میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت واجب ہے اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز رہو۔ مزید فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت نہ کرو اور ان کے حکم کی تعمیل میں سستی نہ کرو، بیشک اللہ تعالیٰ اسے سخت عذاب دینے والا ہے جو رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کرے۔^(۲)

①.....خازن، الحشر، تحت الآية: ٧، ٤/٤٦٤، مدارك، الحشر، تحت الآية: ٧، ص ١٢٢٤، ملقطاً.

②.....روح البيان، الحشر، تحت الآية: ٧، ٩/٤٢٩، مدارك، الحشر، تحت الآية: ٧، ص ١٢٢٤، ملقطاً.

لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ
يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۗ
أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ﴿۸﴾

توجہ کنز الایمان: ان فقیر ہجرت کرنے والوں کے لیے جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکالے گئے اللہ کا فضل اور اس کی رضا چاہتے اور اللہ ورسول کی مدد کرتے وہی سچے ہیں۔

توجہ کنز العرفان: ان فقیر مہاجروں کے لیے جو اپنے گھروں اور اپنے مالوں سے نکالے گئے اس حال میں کہ اللہ کی طرف سے فضل اور رضا چاہتے ہیں اور وہ اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں، وہی لوگ سچے ہیں۔

﴿لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ﴾ ان فقیر مہاجروں کے لیے ہے جو اپنے گھروں اور اپنے مالوں سے نکالے گئے۔ ﴿لَعْنَىٰ مَالٍ غَنِيمَةٍ﴾ یعنی مال غنیمت میں جیسا کہ اوپر ذکر کئے ہوئے لوگوں کا حق ہے ایسا ہی یہ مال ان فقیر مہاجروں کے لیے بھی ہے جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکالے گئے اور ان کے گھروں اور مالوں پر کفار مکہ نے قبضہ کر لیا اور ان کا حال یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا فضل یعنی آخرت کا ثواب اور اس کی رضا چاہتے ہیں اور اپنے جان و مال سے دین کی حمایت میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں، وہی ایمان اور اخلاص میں سچے ہیں۔^(۱)

فقیر مہاجر صحابہ کرام رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کا حال اور ان کی فضیلت

حضرت قتادہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ ان مہاجرین نے گھر، مال اور کنبے اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صَلَّی اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی محبت میں چھوڑے اور اسلام کو قبول کیا اور ان تمام شدتوں اور سختیوں کو گوارا کیا جو اسلام قبول کرنے کی وجہ سے انہیں پیش آئیں، ان کی حالتیں یہاں تک پہنچیں کہ بھوک کی شدت سے پیٹ پر پتھر باندھتے تھے

۱..... حازن، الحشر، تحت الآية: ۸، ۲۴۸/۴، مدارك، الحشر، تحت الآية: ۸، ص ۱۲۲۵، ملقطاً.

اور سردیوں میں کپڑا نہ ہونے کے باعث گڑھوں اور غاروں میں گزارا کرتے تھے۔ (1)

ان صحابہ کرام رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کی فضیلت کے بارے میں حضرت عبد اللہ بن عمرو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے روایت ہے، رسول کریم صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”فقراء مہاجرین مالداروں سے چالیس سال پہلے جنت میں جائیں گے۔“ (2)

دوسری حدیث میں حضرت ابوسعید خدری رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، حضور پر نور صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”اے تنگدست مہاجرین کے گروہ! تمہیں بشارت ہو، قیامت کے دن تم مکمل نور کے ساتھ امیر لوگوں سے نصف دن پہلے جنت میں داخل ہو گے اور یہ نصف دن پانچ سو برس کے برابر ہے۔“ (3)

نوٹ: یاد رہے کہ فقراء مہاجرین بعض مالداروں سے 40 برس پہلے جنت میں جائیں گے اور بعض سے 500 برس پہلے جنت میں جائیں گے، لہذا پہلے والی حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں جیسا کہ مفتی احمد یار خاں نعیمی رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ پہلی حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: خیال رہے کہ یہ فقراء بعض امیروں سے چالیس سال پہلے اور بعض امیروں سے پانچ سو سال پہلے جنت میں جائیں گے لہذا یہ حدیث پانچ سو برس والی حدیث کے خلاف نہیں۔ (4)

آیت ”لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ“ سے معلوم ہونے والے مسائل

اس آیت سے چار مسئلے معلوم ہوئے،

- (1)..... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان مہاجر مسلمانوں کو فقراء فرمایا جو اپنے اموال وغیرہ مکہ معظمہ میں چھوڑ کر آئے تھے، اس سے معلوم ہوا کہ اگر کفار مسلمانوں کے مال پر قبضہ کر لیں تو وہ اس کے مالک ہو جائیں گے۔
- (2)..... مہاجر صحابہ کرام رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ حضور اقدس صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی مدد کے لئے آئے تھے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میری مدد کے لئے آئے، اس سے معلوم ہوا کہ حضور پر نور صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ کی مدد کرنا ہے یعنی حقیقت میں اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد کرنا ہے۔



1..... حازن، الحشر، تحت الآية: ۸، ۴/۲۴۸۔

2..... مسلم، کتاب الزهد والرفاق، ص ۱۵۹۱، الحدیث: ۳۷ (۲۹۷۹)۔

3..... ابو داؤد، کتاب العلم، باب فی القصص، ۴۵۲/۳، الحدیث: ۳۶۶۶۔

4..... امرأة المناجیح، باب فضل الفقراء وما كان من عيش النبي صلى الله عليه وسلم، الفصل الاول، ۶۶/۷، تحت الحديث: ۵۰۰۲۔

(3)..... اللہ تعالیٰ کے بندوں کی مدد لینا شرک نہیں۔

(4)..... خلفاء راشدین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کی خلافت برحق ہے، کیونکہ ان خلافتوں کو سارے مہاجرین و انصار رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ نے حق کہا اور وہ سب سچے ہیں۔

وَالَّذِينَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْإِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُجْزَوْنَ مَنْ هَاجَرُوا
إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ
عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۗ وَمَنْ يُوقِ شُحَّ نَفْسِهِ
فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٩﴾

توجہ کنز الایمان: اور وہ جنہوں نے پہلے سے اس شہر اور ایمان میں گھر بنا لیا دوست رکھتے ہیں انہیں جو ان کی طرف ہجرت کر کے گئے اور اپنے دلوں میں کوئی حاجت نہیں پاتے اس چیز کی جو دیئے گئے اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی کامیاب ہیں۔

توجہ کنز العرفان: اور وہ جنہوں نے ان (مہاجرین) سے پہلے اس شہر کو اور ایمان کو ٹھکانہ بنا لیا وہ اپنی طرف ہجرت کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں اور وہ اپنے دلوں میں اس کے متعلق کوئی حسد نہیں پاتے جو ان کو دیا گیا اور وہ اپنی جانوں پر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں خود حاجت ہو اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی لوگ کامیاب ہیں۔

﴿وَالَّذِينَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْإِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ﴾ اور وہ جنہوں نے ان (مہاجرین) سے پہلے اس شہر کو اور ایمان کو ٹھکانہ بنا لیا۔ اس آیت میں انصار صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کی انتہائی مدح و ثنا کی گئی ہے، چنانچہ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جنہوں نے مہاجرین سے پہلے یا ان کی ہجرت سے پہلے بلکہ نبی کریم صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی تشریف آوری سے پہلے اس شہر مدینہ کو اپنا وطن اور ایمان کو اپنا ٹھکانہ بنا لیا، اسلام لائے اور حضور اقدس صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی تشریف آوری

سے دو سال پہلے مسجد میں بنائیں، ان کا حال یہ ہے کہ وہ اپنی طرف ہجرت کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں (اور اس کا عملی ثبوت دیتے ہوئے) اپنے گھروں میں انہیں ٹھہراتے اور اپنے مالوں میں نصف کا انہیں شریک کرتے ہیں اور وہ اپنے دلوں میں اُس مال کے بارے میں کوئی خواہش اور طلب نہیں پاتے جو ان مہاجرین کو دیا گیا اور وہ اپنے اموال اور گھر ایثار کر کے مہاجرین کو اپنی جانوں پر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں خود مال کی حاجت ہو اور جس کے نفس کو لالچ سے پاک کیا گیا تو وہی کامیاب ہیں۔

نوٹ: بعض مفسرین کے نزدیک اس آیت کا تعلق پچھلی آیات کے ساتھ ہے اور اس میں انصار صحابہ کرام رَضِيَ

اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کے لئے بھی اس مال کا حصہ بیان کیا گیا ہے جو بنو نضیر کے یہودیوں سے حاصل ہوا۔^(۱)

انصار صحابہ کرام رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کا بے مثل ایثار

انصار صحابہ کرام رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ نے مہاجر صحابہ کرام رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کے ساتھ جس اُخُوَّت، محبت اور ایثار کا مظاہرہ کیا تاریخ میں اس کی مثال ملنا انتہائی مشکل ہے، یہاں ان کے ایثار کے تین واقعات ملاحظہ ہوں،

(۱)..... حضرت ابو ہریرہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، حضور اقدس صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں انصار نے عرض کی: ہمارے اور ہمارے (مہاجر) بھائیوں کے درمیان کھجور کے درخت تقسیم فرما دیجئے۔ آپ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے انکار فرما دیا، انصار نے مہاجرین سے کہا: آپ محنت کی ذمہ داری لے لیں اور ہم آپ کو پھلوں میں شریک کر لیتے ہیں، مہاجرین نے کہا: ہمیں آپ کی بات منظور ہے۔^(۲)

(۲)..... حضرت انس رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: حضور انور صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حَکْرَئِین میں جاگیریں بخشنے کے لئے انصار کو بلایا تو انہوں نے عرض کی: اگر آپ نے یہی کرنا ہے تو ہمارے قریشی بھائیوں کے لئے لکھ دیجئے حالانکہ وہ نبی کریم صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے پاس نہ تھے۔^(۳)

(۳)..... حضرت ابو ہریرہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں ایک

①..... روح البیان، الحشر، تحت الآية: ۹، ۴۳۲/۹، حازن، الحشر، تحت الآية: ۹، ۲۴۸/۴، مدارك الحشر، تحت الآية: ۹، ص ۱۲۲۵، ملقطاً.

②..... بخاری، کتاب الشروط، باب الشروط فی المعاملة، ۲۲۰/۲، الحدیث: ۲۷۱۹.

③..... بخاری، کتاب المساقاة، باب كتابة القطن، ۱۰۲/۲، الحدیث: ۲۳۷۷.

شخص حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، مجھے بھوک لگی ہوئی ہے۔ آپ نے ازواجِ مطہراتِ دُحی اللہ تعالیٰ عَنْهُنَّ کے پاس کسی کو بھیج کر معلوم کیا لیکن کھانے کی کوئی چیز نہ ملی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص آج رات اسے مہمان بنائے گا اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔ انصار میں سے ایک شخص کھڑے ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، میں حاضر ہوں۔ چنانچہ وہ اس آدمی کو اپنے گھر لے گئے اور اپنی زوجہ سے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مہمان آیا ہے، لہذا تم نے اس سے کوئی چیز بچا کر نہیں رکھنی۔ انہوں نے عرض کی: ہمارے پاس تو بچوں کی خوراک کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں ہے۔ فرمایا: جب عشاء کا وقت ہو جائے تو تم بچوں کو بہلا پھسلا کر سلا دینا، پھر جب ہم کھانا کھانے بیٹھیں تو تم چراغ درست کرنے کے بہانے آ کر اسے بچھا دینا، اگر آج رات ہم بھوکے رہیں تو کیا ہوگا۔ چنانچہ یہی کچھ کیا گیا اور جب صبح کے وقت وہ شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے تمہاری کارگزاری کو بہت پسند فرمایا ہے، پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

وَيُؤْتِرُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ
تَرْجَمَهُ كَنُزَالِ الْعُرْفَانَ: اور وہ اپنی جانوں پر ترجیح دیتے ہیں
اگرچہ انہیں خود حاجت ہو۔^(۱)

نفس کے لالچ سے پاک کئے جانے والے کامیاب ہیں

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جن حضرات کے نفس کو لالچ سے پاک کر دیا گیا وہ حقیقی طور پر کامیاب ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نفس کے لالچ جیسی بری عادت سے بچنا بہت مشکل ہے اور جس پر اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہو تو وہی اس عادت سے بچ سکتا ہے۔ یہ عادت کس قدر نقصان دہ ہے اس کا اندازہ درج ذیل حدیثِ پاک سے لگایا جاسکتا ہے، چنانچہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ظلم کرنے سے ڈرو کیونکہ ظلم قیامت کا اندھیرا ہے اور سُخ (یعنی نفس کے لالچ) سے بچو کیونکہ سُخ نے تم سے پہلی امتوں کو ہلاک کر دیا کہ اسی نے ان کو ناحق قتل کرنے اور حرام کام کرنے پر ابھارا۔“^(۲)

اور اس سے بچنا کس قدر فائدہ مند ہے اس کا اندازہ درج ذیل روایت سے لگایا جاسکتا ہے، چنانچہ

①.....بخاری، کتاب التفسیر، باب ویؤثرن علی انفسہم... الخ، ۳/۳۴۸، الحدیث: ۴۸۸۹.

②.....مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب تحریم الظلم، ص ۱۳۹۴، الحدیث: ۵۶ (۲۵۷۸).

مروی ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بَيْتُ اللهِ شَرِيفٌ كَاطْوَافٍ كَرَّرَ بِهِ اَوْرِيْدَ عَامَاتٍ رَهَبٍ تَحْتَهُ: اے اللہ! اغزوجل، مجھے میرے نفس کی حرص سے بچا۔ اس سے زائد وہ کچھ نہیں کہتے تھے، جب ان سے اس کے بارے میں استفسار کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: جب مجھے میرے نفس کی حرص سے محفوظ رکھا گیا تو نہ میں چوری کروں گا، نہ زنا کروں گا اور نہ ہی میں نے اس قسم کا کوئی کام کیا ہے۔^(۱)

اللہ تعالیٰ ہم پر اپنا رحم فرمائے اور ہمیں نفس کی حرص اور لالچ سے محفوظ فرمائے، آمین۔

آیت ”وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ“ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے تین باتیں معلوم ہوتیں،

- (1)..... صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ كِي عَظْمَتِ وَشَانِ اَوْرَانِ كِي اوصاف بيان كرنا اللہ تعالیٰ كِي سنت ہے۔
- (2)..... انصار صحابہ كرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ كِي تعريف ميں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ وہ مہاجر صحابہ كرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ سے محبت كرتے ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ تمام مہاجر صحابہ كرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ سے محبت كرنا كمالِ ايمان كِي نشانی ہے۔
- (3)..... سركار و وعالم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كِي برکت نے انصار صحابہ كرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ كے دل ایسے پاک كر دیئے کہ وہ مہاجر صحابہ كرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ سے حسد نہیں كرتے اور ان كے ساتھ محبت و ايتار كا سلوك كرتے ہیں۔

وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا
الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا
رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ۝۱۰

ترجمہ لغز الايمان: اور وہ جو اُن كے بعد آئے عرض كرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں كو جو ہم سے پہلے ايمان لائے اور ہمارے دل ميں ايمان والوں كِي طرف سے كينہ نہ ركھائے رب ہمارے بے شك تو

1..... تفسير طبري، الحشر، تحت الآية: ۹، ۴۲/۱۲.

ہی نہایت مہربان رحم والا ہے۔

تَوْحِيدًا كُنَّا الْعُرْفَانَ: اور ان کے بعد آنے والے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کیلئے کوئی کینہ نہ رکھ، اے ہمارے رب! بیشک تو نہایت مہربان، بہت رحمت والا ہے۔

﴿وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ: اور ان کے بعد آنے والے﴾ یعنی مہاجرین اور انصار کے بعد آنے والے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کیلئے کوئی کینہ نہ رکھ، اے ہمارے رب! بیشک تو نہایت مہربان، رحمت والا ہے اور تو اپنی مہربانی اور رحم کے صدقے ہماری اس دعا کو قبول فرما۔^(۱)

یاور ہے کہ مہاجرین و انصار کے بعد آنے والوں میں قیامت تک پیدا ہونے والے تمام مسلمان داخل ہیں اور ان سے پہلے ایمان لانے والوں میں تمام صحابہ کرام رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ داخل ہیں۔

صحابہ کرام رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ سے بغض رکھنے والے ایمان والوں کی اقسام سے خارج ہیں

اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کے بارے دل میں کینہ نہ رکھنا ایمان کی علامت اور ان کے بارے میں بغض سے بچنے کی دعا کرنا مسلمانوں کا طریقہ ہے۔ صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: جس کے دل میں کسی صحابی کی طرف سے بغض یا کدورت ہو اور وہ اُن کے لیے دعائے رحمت و استغفار نہ کرے، وہ مومنین کی اقسام سے خارج ہے کیونکہ یہاں مومنین کی تین قسمیں فرمائی گئیں۔ مہاجرین، انصار اور ان کے بعد والے جو اُن کے تابع ہوں اور ان کی طرف سے دل میں کوئی کدورت نہ رکھیں اور ان کے لئے دعائے مغفرت کریں تو جو صحابہ سے کدورت رکھے رافضی ہو یا خارجی وہ مسلمانوں کی ان تینوں قسموں سے خارج ہے۔^(۲)

صحابہ کرام رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ سے بغض رکھنے کا نتیجہ

صحابہ کرام رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ وہ مبارک ہستیاں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى

①.....روح البیان، الحشر، تحت الآية: ۱۰، ۹/۴۳۶-۴۳۷.

②.....خزائن العرفان، الحشر، تحت الآية: ۱۰، ص ۱۰۱۔

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی صحبت اختیار کرنے کے لئے منتخب فرمایا اور ان کی عظمت و شان کو قرآن مجید میں بیان فرمایا، لیکن افسوس! کچھ لوگ خود کو مسلمان بھی کہتے ہیں اور ان کے سینے صحابہ کرام رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کے بغض سے بھرے ہوئے ہیں، انہیں صحابہ کرام رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کے لئے استغفار کرنے کا حکم دیا گیا لیکن یہ انہیں گالیاں دیتے ہیں جیسا کہ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا نے فرمایا: لوگوں کو حکم تو یہ دیا گیا کہ صحابہ کرام رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کیلئے استغفار کریں اور کرتے یہ ہیں کہ انہیں گالیاں دیتے ہیں۔^(۱)

ایسے لوگوں کے لئے درج ذیل حدیث پاک میں بڑی عبرت ہے، چنانچہ

حضرت عبد اللہ بن مغفل رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، رسول کریم صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”میرے صحابہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کے متعلق اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو، میرے صحابہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کے بارے میں اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو، میرے بعد انہیں نشانہ بناؤ کیونکہ جس نے ان سے محبت کی تو میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا تو میرے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھا اور جس نے انہیں ستایا اس نے مجھے ستایا اور جس نے مجھے ستایا اس نے اللہ کو ایذا دی اور جس نے اللہ کو ایذا دی تو قریب ہے کہ اللہ اسے پکڑے۔“^(۲)

اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو ہدایت اور عقل سلیم عطا فرمائے اور ان کے دلوں کو صحابہ کرام رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کی عظمت و شان سے معمور فرمائے، آمین۔

مسلمانوں سے بغض نہ رکھنے کے سبب جنت کی بشارت ملی

آیت پاک میں مذکور دعا سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمیں اپنے دل میں کسی بھی مسلمان کے بارے میں بغض اور کینہ نہیں رکھنا چاہیے، یہاں اسی سے متعلق ایک حدیث پاک ملاحظہ ہو، چنانچہ حضرت انس رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: ایک بار ہم سرکارِ دو عالم صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر تھے تو آپ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے



①.....مسلم، کتاب التفسیر، ص ۱۶۱۱، الحدیث: ۱۵ (۳۰۲۲)۔

②.....ترمذی، ابواب المناقب، باب فیمن سب اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۳۰۲/۵، الحدیث: ۳۸۶۴، دار ابن

کثیر، بیروت.

ارشاد فرمایا: ابھی اہل جنت میں سے ایک آدمی تمہارے سامنے آئے گا، تو انصار میں سے ایک شخص آیا جس کی داڑھی سے وضو کا پانی ٹپک رہا تھا اور وہ بائیں ہاتھ میں اپنا جوتا لٹکائے ہوا تھا۔ پھر جب دوسرا دن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ابھی تمہارے سامنے اہل جنت میں سے ایک آدمی آئے گا، چنانچہ وہی آدمی اپنی پہلے دن والی کیفیت کے مطابق آیا۔ پھر جب تیسرا دن آیا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے پھر اسی طرح ارشاد فرمایا اور پھر وہی آدمی آیا۔ جب رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے گئے تو حضرت عبد اللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس آدمی کے پیچھے گئے اور فرمایا: میرا اپنے والد سے جھگڑا ہو گیا ہے اور میں نے یہ قسم کھائی ہے کہ میں تین راتیں ان کے پاس نہیں جاؤں گا، لہذا اگر آپ مناسب خیال کریں تو میری قسم کا وقت ختم ہونے تک مجھے اپنے پاس رہنے کی اجازت دے دیں۔ اس نے کہا: ٹھیک ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ انہوں نے تین راتیں اس کے ساتھ گزاریں، اس دوران انہوں نے رات میں کسی بھی وقت اس آدمی کو اٹھتے نہیں دیکھا، البتہ اس کا حال یہ تھا کہ جب وہ اپنے بستر پر کروٹ بدلتا تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا اور اس کی عظمت و کبر پائی بیان کرتا، یہاں تک کہ وہ صبح کی نماز کے لئے اٹھا اور خوب اچھی طرح وضو کیا اور میں نے اسے کلمہ خیر کہنے کے علاوہ کچھ کہتے نہیں سنا۔ جب تین راتیں گزر گئیں اور قریب تھا کہ میں اس کے عمل کو کم گمان کرتا تو میں نے کہا: اے اللہ کے بندے! بے شک میرے اور میرے والد کے درمیان کوئی جھگڑا اور ناراضی نہیں ہے اور نہ ہی کوئی فراق اور جدائی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تمہارے بارے میں تین مجالس میں تین بار یہ فرماتے سنا ہے کہ ابھی تمہارے سامنے اہل جنت میں سے ایک آدمی داخل ہوگا اور تینوں بار تم ہی آئے، چنانچہ میں نے ارادہ کیا کہ تمہارے پاس ٹھہر کر تمہارے عمل کو دیکھوں۔ میں نے تمہیں کوئی برا عمل کرتے نہیں پایا تو وہ کونسا عمل ہے جس کی وجہ سے تم نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زبان اقدس سے یہ فضیلت پائی۔ اس نے کہا: میرا عمل وہی ہے جو آپ نے دیکھا ہے البتہ میں اپنے دل میں کبھی مسلمان کے بارے میں کوئی کینہ نہیں رکھتا اور جو خیر و برکت اللہ تعالیٰ نے اسے عطا فرمائی ہے اس پر کبھی حسد نہیں کرتا۔ یہ سن کر حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس سے فرمایا: یہی وہ

عمل ہے جس نے تجھے جنت میں پہنچا دیا ہے اور یہی وہ عمل ہے جس کی ہم طاقت اور استطاعت نہیں رکھتے۔ (1)
اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ بغض اور کینہ رکھنے سے محفوظ فرمائے، امین۔

آیت ”وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ“ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے مزید تین باتیں معلوم ہوئیں

- (1)..... ہر مسلمان کو چاہئے کہ صرف اپنے لئے دعا نہ کرے بلکہ اپنے بزرگوں کے لئے بھی دعا کیا کرے۔
- (2)..... بزرگانِ دین خصوصاً صحابہ کرام اور اہل بیت رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کے عرس، ختم، نیاز اور فاتحہ اعلیٰ چیزیں ہیں کہ ان میں ان بزرگوں کے لئے دعا ہے۔
- (3)..... مومن کی پہچان یہ ہے کہ تمام صحابہ کرام اور اہل بیت رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ سے اچھی عقیدت رکھے اور ان کے لئے دعائے مغفرت کرے۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نَافَقُوا يَقُولُونَ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ
أَهْلِ الْكِتَابِ لَئِنْ أُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيعُ فِيكُمْ أَحَدًا
أَبَدًا وَإِنْ قُوتِلْتُمْ لَنَنصُرَنَّكُمْ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۝

توجہ کنز الایمان: کیا تم نے منافقوں کو نہ دیکھا کہ اپنے بھائیوں کافر کتابیوں سے کہتے ہیں کہ اگر تم نکالے گئے تو ضرور ہم تمہارے ساتھ نکل جائیں گے اور ہرگز تمہارے بارے میں کبھی کسی کی نہ مانیں گے اور تم سے لڑائی ہوئی تو ہم ضرور تمہاری مدد کریں گے اور اللہ گواہ ہے کہ وہ جھوٹے ہیں۔

توجہ کنز العرفان: کیا تم نے منافقوں کو نہ دیکھا کہ اپنے اہل کتاب کافر بھائیوں سے کہتے ہیں کہ قسم ہے اگر تم نکالے گئے

1..... سنن الکبریٰ للنسائی، کتاب عمل الیوم والليلة، ما یقول اذا اتبه من منامه، ۶/۲۱۵، الحدیث: ۱۰۶۹۹.

تو ضرور ہم تمہارے ساتھ نکلیں گے اور ہرگز تمہارے بارے میں کسی کا کہنا نہ مانیں گے اور اگر تم سے لڑائی کی گئی تو ہم ضرور تمہاری مدد کریں گے اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یقیناً وہ ضرور جھوٹے ہیں۔

﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نَافَقُوا﴾ کیا تم نے منافقوں کو نہ دیکھا۔ ﴿﴾ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، کیا آپ نے عبد اللہ بن ابی سلول منافق اور اس کے ساتھیوں کو نہ دیکھا کہ اپنے اہل کتاب کافر بھائیوں بنو قریظہ اور بنو نضیر سے کہتے ہیں کہ اگر تم مدینہ منورہ سے نکالے گئے تو ضرور ہم تمہارے ساتھ جائیں گے اور ہرگز تمہارے خلاف کسی کا کہنا نہ مانیں گے نہ مسلمانوں کا نہ رسول اکرم کا، اور اگر تم سے لڑائی ہوئی تو ہم ضرور تمہاری مدد کریں گے اور تمہارے ساتھ مل کر لڑیں گے۔ اللہ تعالیٰ گواہ ہے کہ یہودیوں سے منافقین کے یہ سب وعدے جھوٹے ہیں۔⁽¹⁾

آیت ”أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نَافَقُوا“ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے چار باتیں معلوم ہوئیں،

- (1)..... منافق کفار کے بھائی ہیں مومنوں کے بھائی نہیں، اگرچہ وہ بظاہر کلہ پڑھتے ہیں لیکن وقت پر کفار ہی کا ساتھ دیتے ہیں۔
- (2)..... کفار کو بھائی سمجھنا اور بھائی کہنا منافقوں کا کام ہے۔
- (3)..... منافق درحقیقت کسی کا ساتھی نہیں اور نہ ہی اس کے وعدوں کا کوئی اعتبار ہے، نہ کفار کو اس پر اعتبار آتا ہے اور نہ مسلمانوں کو۔
- (4)..... اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ان کے خفیہ رازوں پر اطلاع دیتا ہے کیونکہ منافقوں کی یہ گفتگو نہایت رازداری کے ساتھ تجہائی میں ہوئی تھی۔

لَيْنُ أُخْرَجُوا أَلَا يَخْرُجُونَ مَعَهُمْ وَلَيْنُ قُوتِلُوا أَلَا يَنْصُرُونَهُمْ
وَلَيْنُ نَصَرُوهُمْ لَيُوَلَّنَّ الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَنْصُرُونَ ﴿١٣﴾

①..... روح البیان، الحشر، تحت الآیة: ١١، ٤٣٨/٩، حازن، الحشر، تحت الآیة: ١١، ٢٥٠/٤، مدارک، الحشر، تحت الآیة: ١١، ص ١٢٢٦، ملقطاً.

توجہ کنزالایمان: اگر وہ نکالے گئے تو یہ ان کے ساتھ نہ نکلیں گے اور ان سے لڑائی ہوئی تو یہ ان کی مدد نہ کریں گے اور اگر ان کی مدد کی بھی تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے پھر مدد نہ پائیں گے۔

توجہ کنزالعرفان: قسم ہے اگر وہ نکالے گئے تو یہ ان کے ساتھ نہ نکلیں گے اور قسم ہے اگر ان سے لڑائی کی گئی تو یہ ان کی مدد نہ کریں گے اور قسم ہے اگر یہ ان کی مدد کریں گے تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے پھر ان کی مدد نہ کی جائے گی۔

﴿لَئِنْ أُخْرِجُوا لَا يَخْرُجُونَ مَعَهُمْ﴾: قسم ہے اگر وہ نکالے گئے تو یہ ان کے ساتھ نہ نکلیں گے۔ ﴿اس آیت میں منافقین کے حال کی خبر دیتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا کہ اگر وہ یہودی مدینے سے نکالے گئے تو یہ منافق ان کے ساتھ نہ نکلیں گے اور اگر ان یہودیوں سے لڑائی کی گئی تو یہ منافق ان کی مدد نہ کریں گے، چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ یہودیوں کو مدینہ منورہ سے نکال دیا گیا اور منافقین ان کے ساتھ نہ نکلے اور یہودیوں سے لڑائی ہوئی لیکن منافقوں نے یہودیوں کی مدد نہ کی۔ مزید ارشاد فرمایا کہ اگر بالفرض منافق یہودیوں کی مدد کریں گے تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے پھر جب یہ مددگار بھاگ نکلیں گے تو منافقوں کی مدد نہ کی جائے گی، اللہ تعالیٰ انہیں ہلاک فرمادے گا اور ان کا کفر ظاہر ہونے کے بعد ان کا نفاق انہیں نفع نہ دے گا۔^(۱)

لَا أَنْتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً فِي صُدُورِهِمْ مِّنَ اللَّهِ ۗ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ

لَا يَفْقَهُونَ ﴿۱۳﴾

توجہ کنزالایمان: بے شک ان کے دلوں میں اللہ سے زیادہ تمہارا ڈر ہے یہ اس لیے کہ وہ نا سمجھ لوگ ہیں۔

توجہ کنزالعرفان: بیشک ان کے دلوں میں اللہ سے زیادہ تمہارا ڈر ہے یہ اس لیے کہ وہ نا سمجھ لوگ ہیں۔

۱.....خازن، الحشر، تحت الآیة: ۱۲، ۴/۲۵۰، مدارك، الحشر، تحت الآیة: ۱۲، ص ۱۲۲۶، ملقطاً.

﴿لَا أَنْتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً فِي صُدُورِهِمْ مِنَ اللَّهِ﴾ بیشک ان کے دلوں میں اللہ سے زیادہ تمہارا ڈر ہے۔ ﴿یعنی اے مسلمانو!﴾
 بیشک ان منافقوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ تمہارا ڈر ہے کہ تمہارے سامنے تو کفر کا اظہار کرنے سے ڈرتے ہیں
 اور یہ جانتے ہوئے بھی کہ اللہ تعالیٰ دلوں کی چھپی باتیں جانتا ہے دل میں کفر رکھتے ہیں۔ ان کا یہ ڈر اس لیے ہے کہ وہ
 ناسمجھ لوگ ہیں، اللہ تعالیٰ کی عظمت کو نہیں جانتے ورنہ جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے ویسا اس سے ڈرتے۔^(۱)

لَا يُقَاتِلُونَكُمْ جَبِيعًا إِلَّا فِي قُرْمَىٰ مُحْصَنَةٍ أَوْ مِنْ وَّرَاءِ جُدْرٍ ط
 بِأَسْهُمٍ بَيْنَهُمْ شَدِيدًا ط تَحْسِبُهُمْ جَبِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّىٰ ط ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ
 قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ ج

توجہ کنز الایمان: یہ سب مل کر بھی تم سے نہ لڑیں گے مگر قلعہ بند شہروں میں یا دھسوں کے پیچھے آپس میں ان کی آنچ
 سخت ہے تم انہیں ایک جتھا سمجھو گے اور ان کے دل الگ الگ ہیں یہ اس لیے کہ وہ بے عقل لوگ ہیں۔

توجہ کنز العرفان: یہ سب (مل کر بھی) تم سے نہ لڑیں گے مگر قلعہ بند شہروں میں یا دیواروں کے پیچھے سے، ان کی آپس میں
 لڑائی بہت سخت ہے۔ تم انہیں اکٹھا سمجھتے ہو حالانکہ ان کے دل الگ الگ ہیں، یہ اس لیے کہ وہ بے عقل لوگ ہیں۔

﴿لَا يُقَاتِلُونَكُمْ جَبِيعًا﴾ یہ سب (مل کر بھی) تم سے نہ لڑیں گے۔ ﴿یعنی اے مسلمانو! سب یہودی مل کر بھی اعلانیہ تم سے
 نہ لڑیں گے بلکہ قلعہ بند شہروں میں یا دیواروں کے پیچھے چھپ کر لڑیں گے۔﴾^(۲) چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ مدینہ منورہ کے اہل
 کتاب نے کبھی کھلم کھلا مسلمانوں کے مقابلے کی ہمت نہ کی، بلکہ غزوہ خندق کے بعد جب مسلمانوں نے ان کی بدعہدہی
 کی بنا پر ان سے مقابلہ کیا تو وہ اپنے کوچہ بند محلوں میں بند ہو کر بیٹھ گئے، پھر مجبوراً نکلے تو بنو قریظہ قتل اور بنو نضیر جلا وطن کر
 دیئے گئے، یوں اللہ تعالیٰ نے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔ خیال رہے کہ یہاں صرف مدینہ منورہ کے کتابیوں کا ذکر ہے،

۱.....حازن، الحشر، تحت الآية: ۱۳، ۲۵۰/۴، مدارك، الحشر، تحت الآية: ۱۳، ص ۱۲۲۶، ملقطاً.

۲.....روح البیان، الحشر، تحت الآية: ۱۴، ۱۴۰/۹، ۴۴۱-۴۴۰.

لہذا اس آیت پر یہ اعتراض نہیں کیا جاسکتا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں مشرکین اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں یہودی اور عیسائی مسلمانوں کے مقابلے میں آئے اور ان سے بڑی بڑی لڑائیاں ہوئیں۔

﴿بِأَسْمِهِمْ لِيَبَدِّئَهُمْ شَدِيدًا﴾ ان کی آپس میں لڑائی بہت سخت ہے۔ ﴿﴾ یعنی جب وہ یہودی آپس میں لڑتے ہیں تو بہت شدت اور سختی سے لڑتے ہیں لیکن مسلمانوں کے مقابلے میں بزدل اور نامرد ثابت ہوتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں مسلمانوں کا رعب ڈال دیا ہے۔

﴿تَحْسَبُهُمْ جَبِينًا وَّقُلُوبُهُمْ شَثِي﴾ تم انہیں اکٹھا سمجھتے ہو حالانکہ ان کے دل الگ الگ ہیں۔ ﴿﴾ یعنی اے سننے والے تم انہیں ایک متحد، متفق اور ایک دوسرے سے الفت رکھنے والی جماعت سمجھتے ہو حالانکہ ان کے دل الگ الگ ہیں اور وہ ایک دوسرے سے کوئی الفت نہیں رکھتے اور ان کے دلوں کا الگ الگ ہونا اس لیے ہے کہ وہ بے عقل لوگ ہیں، نہ حق کو پہچانتے ہیں اور نہ اس کی پیروی کرتے ہیں۔^(۱)

مسلمان کافروں پر کسی صورت اعتماد نہ کریں

اس آیت سے معلوم ہوا کہ کفار مسلمانوں کے مقابلے میں کسی مصلحت کی وجہ سے ایک ہو جاتے ہیں ورنہ حقیقت یہ ہے کہ ان میں باہمی اتفاق اور اتحاد نہیں ہے بلکہ یہ ایک دوسرے کے شدید دشمن ہیں اور اپنی دشمنی نکالنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ایمان والے ایک دوسرے کے خیر خواہ اور باہم محبت کرنے والے ہوتے ہیں اگرچہ ان کے گھر اور اجسام جدا جدا ہوں اور فاجر لوگ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ دھوکہ اور خیانت کرنے والے ہوتے ہیں اگرچہ ان کے گھر اور بدن اکٹھے ہوں۔"^(۲)

فی زمانہ بھی اس کے نظارے دیکھے جا رہے ہیں، لہذا مسلمانوں کو چاہئے کہ کفار پر کسی صورت اعتماد نہ کریں بلکہ اپنے مسلمان بھائیوں پر اعتماد کریں اور مسلمانوں کو بھی چاہئے کہ وہ ایک دوسرے کے اعتماد پر پورا اتریں۔

①..... روح البیان، الحشر، تحت الآية: ۱۴، ۴۴/۹.

②..... الفردوس بما توار الخطاب، باب الميم، ۱۸۹/۴، الحديث: ۶۵۸۴.

كَمَثَلِ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيبًا ذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ
عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۱۵﴾

ترجمہ کنزالایمان: ان کی سی کہاوت جو ابھی قریب زمانہ میں ان سے پہلے تھے انہوں نے اپنے کام کا وبال چکھا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

ترجمہ کنزالعرفان: (ان کی مثال) ان لوگوں کی مثال جیسی ہے جو ابھی قریب زمانے میں ان سے پہلے ہوئے ہیں انہوں نے اپنے کام کا وبال چکھا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

﴿ كَمَثَلِ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيبًا ﴾: (ان کی مثال) ان لوگوں کی مثال جیسی ہے جو ابھی قریب زمانے میں ان سے پہلے ہوئے ہیں۔ ﴿ اس آیت میں یہودیوں کی ایک مثال بیان کی گئی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ان کا حال مشرکین جیسا ہے جنہوں نے جنگ بدر میں رسول کریم صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ عداوت رکھنے کا اور کفر کرنے کا وبال چکھا اور ذلت و رسوائی کے ساتھ ہلاک کئے گئے اور اس کے ساتھ ساتھ ان کے لیے آخرت میں جہنم کا دردناک عذاب ہے (تو دنیا و آخرت میں جو حشر ان مشرکوں کا ہوا وہی ان یہودیوں کا ہوگا)۔ (۱)

كَمَثَلِ الشَّيْطَانِ إِذْ قَالَ لِلنَّاسِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّي بَرِيءٌ
مِّنْكَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۶﴾

ترجمہ کنزالایمان: شیطان کی کہاوت جب اُس نے آدمی سے کہا کفر کر پھر جب اس نے کفر کر لیا بولا میں تجھ سے الگ ہوں میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو سارے جہان کا رب۔

۱.....خازن، الحشر، تحت الآية: ۱۵، ۴/۲۵۱، مدارك، الحشر، تحت الآية: ۱۵، ص ۱۲۲۷، ملقطاً.

توجہ کنز العرفان: جیسے شیطان کی مثال جب اس نے آدمی سے کہا: ”کفر کر“ پھر جب اس نے کفر کر لیا تو کہا: بیشک میں تجھ سے بیزار ہوں، بیشک میں اس اللہ سے ڈرتا ہوں جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

﴿ كَيْدِ الشَّيْطَانِ ﴾ جیسے شیطان کی مثال۔ ﴿ اس آیت میں منافقوں اور یہودیوں کی ایک مثال بیان کی جا رہی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ منافقوں کا بنو نضیر کے یہودیوں کے ساتھ سلوک ایسا ہے جیسے شیطان کی مثال کہ اس نے اپنے مکر و فریب سے آدمی کو کفر کرنے کا کہا اور جب اس نے کفر کر لیا تو اس سے براءت کا اظہار کرتے ہوئے کہہ دیا کہ میں تجھ سے بیزار ہوں اور بیشک میں اس اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتا ہوں جو سارے جہان کا رب ہے۔ ایسے ہی منافقوں نے بنو نضیر کے یہودیوں کو مسلمانوں کے خلاف ابھارا، جنگ پر آمادہ کیا، اُن سے مدد کے وعدے کئے اور جب اُن کے کہنے سے یہودیوں نے مسلمانوں سے جنگ کی تو منافق اپنے گھروں میں بیٹھے رہے اور یہودیوں کا ساتھ نہ دیا۔^(۱)

مسلمانوں کو کفر میں مبتلا کرنے کیلئے شیطان کا ایک خطرناک طریقہ

یاد رہے کہ انسانوں کو کفر، گمراہی اور گناہ میں مبتلا کرنے کے لئے شیطان مختلف راستے اختیار کرتا اور طرح طرح کے طریقے آزما تا ہے، ان میں سے ایک راستہ یہ ہے کہ شیطان کسی کام کو بندے کے سامنے نیک بنا کر پیش کرتا ہے اور بندہ نیک عمل سمجھتے ہوئے وہ کام کرنا شروع کر دیتا ہے، پھر شیطان اسے رفتہ رفتہ گناہ کی طرف لے جاتا ہے یہاں تک کہ بندہ گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے، پھر اس گناہ سے ہونے والی رسوائی سے بندے کو خوفزدہ کر کے دوسرے گناہ پر مجبور کرتا ہے، یوں اس سے گناہ درگناہ کر داتا رہتا ہے اور آخر کار بندے کو کفر کرنے پر مجبور کر دیتا ہے اور جب بندہ کفر کر لیتا ہے تو شیطان اسے کفر کی اندھیری وادی میں تنہا چھوڑ کر چلا جاتا ہے اور یہ بندہ کفر کی حالت میں موت کا شکار ہو کر ہمیشہ کے لئے جہنم کے دردناک عذاب میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ یہاں اسی سے متعلق ایک عبرت انگیز حدیث پاک ملاحظہ ہو، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”بنی اسرائیل میں ایک راہب تھا، شیطان نے ایک لونڈی کا گلا دبا یا اور اس کے مالکوں کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ اس کا علاج (فلاں) راہب کے پاس ہے۔ چنانچہ وہ اسے لے کر راہب کے پاس آئے تو اس نے ان کی بات ماننے سے انکار کر دیا، وہ مسلسل اصرار کرتے رہے

1.....خازن، الحشر، تحت الآیة: ۱۶، ۲۵۱/۴، مدارك، الحشر، تحت الآیة: ۱۶، ص ۱۲۲۷، ملقطاً.

یہاں تک کہ راہب علاج کرنے پر آمادہ ہو گیا، وہ لونڈی (علاج کے لئے) اس کے پاس موجود تھی کہ اس دوران شیطان راہب کے پاس آیا اور اس کے دل میں لونڈی کے ساتھ صحبت کرنے کا وسوسہ ڈالا، وہ مسلسل وسوسے ڈالتا رہا یہاں تک کہ راہب نے اس لونڈی کے ساتھ صحبت کر لی اور وہ اس سے حاملہ ہو گئی، اب شیطان نے راہب کے دل میں وسوسہ ڈالا کہ جب اس کے گھر والے آئیں گے (اور انہیں یہ بات پتا چلے گی) تو تو رسوا ہو جائے گا، لہذا تو اسے قتل کر دے اور جب اس کے گھر والے آئیں تو ان سے کہہ دینا کہ اس کا انتقال ہو گیا ہے، چنانچہ راہب نے اس لونڈی کو قتل کر کے دفن کر دیا۔ اس کے بعد شیطان لونڈی کے مالکوں کے پاس گیا اور انہیں وسوسے ڈالنے لگا اور ان کے دل میں یہ بات ڈالی کہ راہب نے لونڈی کو حاملہ کر دیا، پھر اسے قتل کر کے دفن کر دیا ہے، چنانچہ اس کے مالک راہب کے پاس آئے اور اس سے لونڈی کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا: وہ تو مر گئی ہے۔ یہ سن کر مالکوں نے اسے پڑ لیا (جب وہ اسے قتل کرنے لگے) تو شیطان راہب کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں نے ہی اس لونڈی کا گلا دیا تھا اور میں نے ہی ان لوگوں کے دلوں میں یہ بات ڈالی تھی کہ وہ اسے تمہارے پاس لائیں، اب اگر تم میری بات مان لو تو نجات پا جاؤ گے اور میں تمہیں ان لوگوں سے چھڑالوں گا۔ اس نے پوچھا: کیسے؟ شیطان نے کہا: مجھے دو سجدے کر دو۔ جب اس نے دو سجدے کر لئے تو شیطان نے کہا: میرا تم سے کوئی واسطہ نہیں۔ یہی وہ بات ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ کنز العرفان: جیسے شیطان کی مثال جب اس نے

آدمی سے کہا: "کفر کر" پھر جب اس نے کفر کر لیا تو کہا: بیشک

میں تجھ سے بیزار ہوں، بیشک میں اس اللہ سے ڈرتا ہوں جو

سارے جہانوں کا رب ہے۔ (۱)

كَمَثَلِ الشَّيْطَانِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ

فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّي بَرِيءٌ مِّنْكَ اِنِّيْ اَخَافُ

اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

یہ حدیث پاک امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ نے احیاء العلوم میں بھی ذکر فرمائی ہے، اسے لکھنے کے بعد آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ فرماتے ہیں: دیکھو کہ شیطان نے کیسے کیسے حیلے بہانوں سے راہب کو ان کیسے گناہوں کی طرف مجبور کیا اور اس کی بنیاد صرف یہ بنی کہ اس نے (نیک کام سمجھ کر) لونڈی کا علاج کرنا قبول کر لیا۔ بعض اوقات آدمی سمجھتا ہے کہ یہ ایک نیکی اور بھلائی کا کام ہے اور شیطان اس کے دل میں خفیہ طریقے سے یہ بات ڈالتا ہے کہ اسے یہ اچھا کام

①.....رسائل ابن ابی دنیا، مکائد الشیطان، الباب الثانی، ۴/۶۷، ۵۴، الحدیث: ۶۱.

کرنا چاہئے، پھر وہ نیکی میں رغبت رکھنے والے آدمی کی طرح اس کام کو کرتا ہے یہاں تک کہ معاملہ اس کے اختیار سے نکل جاتا ہے (اور وہ گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے)، پھر ایک بات دوسری بات کی طرف لے جاتی ہے یہاں تک کہ اس کے لئے چھٹکارے کی کوئی صورت باقی نہیں رہتی۔^(۱)

لہذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ شیطان کے اس خطرناک طریقے سے ہوشیار رہے اور بطور خاص کسی عورت کے ساتھ اچھائی کرنے سے پہلے اس بات پر خوب غور کر لے کہ یہ چیز آگے چل کر اسے گناہ میں مبتلا تو نہ کر دے گی، اگر اس کا ذرا سا بھی اندیشہ نظر آئے تو ہرگز ہرگز اپنے نفس پر اعتماد کرتے ہوئے بظاہر اچھا نظر آنے والا وہ کام نہ کرے کہ اسی میں اس کے دین کی سلامتی اور ایمان کی حفاظت کا سامان ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے اور ہمیں شیطان کے مکر و فریب سے بچائے، آمین۔

فَكَانَ عَاقِبَتُهُمَا أَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ وَذَلِكَ جَزَاءُ
الظَّالِمِينَ ﴿۱۷﴾

توجہ کنزالایمان: تو ان دونوں کا انجام یہ ہوا کہ وہ دونوں آگ میں ہیں ہمیشہ اس میں رہیں اور ظالموں کی یہی سزا ہے۔

توجہ کنزالعرفان: تو ان دونوں کا انجام یہ ہوا کہ وہ دونوں آگ میں ہوں گے ہمیشہ اس میں رہیں گے اور ظالموں کی یہی سزا ہے۔

﴿فَكَانَ عَاقِبَتُهُمَا﴾ تو ان دونوں کا انجام یہ ہوا۔ یعنی شیطان اور کفر کرنے والے اس انسان کا اخروی انجام یہ ہوا کہ وہ دونوں جہنم کی آگ میں ہیں اور ہمیشہ اس میں رہیں گے اور ظالموں کی یہی سزا ہے کہ وہ ہمیشہ جہنم کی آگ میں رہیں۔^(۲)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ

①.....احیاء علوم الدین، کتاب شرح عجائب القلب، بیان تسلط الشیطان علی القلب بالوسواس وسبب غلبتها، ۳۸/۳-۳۹.

②.....روح البیان، الحشر، تحت الآیة: ۱۷، ۹/۴۴۳-۴۴۴.

وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿۱۸﴾

توجہ کنزالایمان: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ہر جان دیکھے کہ کل کے لیے کیا آگے بھیجا اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

توجہ کنزالعرفان: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ہر جان دیکھے کہ اس نے کل کے لیے آگے کیا بھیجا ہے اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ تمہارے اعمال سے خوب خبردار ہے۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو۔﴾ گزشتہ آیات میں یہودیوں کی عہد شکنی اور منافقین کے مکر و فریب کو بیان کیا گیا اور اب یہاں سے ایمان والوں کو نصیحت کی جا رہی ہے، چنانچہ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے ایمان والو! تم جو کام کرتے ہو اور جو چھوڑتے ہو ہر ایک میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کے حکم کی مخالفت نہ کرو اور ہر جان دیکھے کہ اس نے قیامت کے دن کے لئے کیا اعمال کیے اور تمہیں مزید تاکید کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری میں سرگرم رہو، بیشک اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے خبردار ہے (لہذا جب گناہ کرنے لگو تو سوچ لو کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس گناہ کو دیکھ رہا ہے، وہ قیامت کے دن اس کا حساب لے گا اور اس کی سزا دے گا)۔^(۱)

مراقبہ کی اصل

اس آیت سے معلوم ہوا کہ ایک گھڑی غور و فکر کرنا بہت سے ذکر کرنے سے بہتر ہے۔ اپنے اعمال کے بارے میں سوچنا بہت افضل عمل ہے اور یہی مراقبہ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا^(۲) (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔^(۲) لہذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنے اخروی معاملات کے بارے میں مراقبہ اور غور و فکر کرتا رہے۔ مراقبہ کا معنی اور اس کی حقیقت بیان کرتے ہوئے امام محمد غزالی

①.....روح البیان، الحشر، تحت الآیة: ۱۸، ۹/۴۴۷-۴۴۸.

②.....کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، التفکر، الجزء الثالث، ۴۸/۲، الحدیث: ۵۷۰۷.

رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: مراقبہ کا معنی ہے نگہبانی کرنا، جس طرح اپنا مال شریک کے حوالے کر کے شرط رکھی جاتی ہے اور عہد و پیمان کے بعد بھی بے خبر ہو کر نہیں بیٹھ رہتے اسی طرح ہر وقت نفس کی خبر گیری کرتے رہنا بھی ضروری ہے کیونکہ اگر تم اس سے غافل ہو گئے تو وہ کاہلی اور خواہشات کو پورا کرنے کے سبب پھر سے سرکش ہو جائے گا۔ مراقبہ کی حقیقت یہ ہے کہ بندہ اس بات پر کامل یقین رکھے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ہر فعل اور ہر خیال سے واقف ہے اور اس سے کسی بات کا کوئی پہلو پوشیدہ نہیں ہے، لوگ اگر صرف اس کے ظاہر کو دیکھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کے ظاہر و باطن دونوں کو دیکھتا ہے۔ جس نے یہ بات سمجھ لی اور یہ آگہی اس کے دل پر غالب آگئی تو اس کا ظاہر و باطن زیور ادب سے آراستہ ہو جائے گا۔ انسان اگر اس بات پر یقین کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ظاہر و باطن سے واقف نہیں ہے تو وہ کافر ہے اور اگر اس پر ایمان لایا، پھر اس کی مخالفت کی تو وہ بڑا دلیر اور بے شرم ہے۔^(۱)

ترغیب کے لئے یہاں بزرگان دین کے مُراقبہ فکرِ آخرت سے متعلق تین واقعات بھی ملاحظہ ہوں،

(۱)..... حضرت انس بن مالک رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: میں ایک باغ میں گیا تو وہاں حضرت عمر فاروق رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کی آواز سنی، ہم دونوں کے درمیان ایک دیوار حائل تھی اور وہ کہہ رہے تھے: عمر، خطاب کا بیٹا اور امیر المؤمنین کا منصب! واہ کیا خوب! اے عمر! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہیں سخت عذاب دے گا۔^(۲)

(۲)..... حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ جب کسی قبر پر تشریف لے جاتے تو اس قدر روتے کہ ان کی داڑھی آنسوؤں سے تر ہو جاتی۔ آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: جنت اور دوزخ کے تذکرے پر آپ اتنا نہیں روتے جتنا قبر پر روتے ہیں، (اس کی حکمت کیا ہے؟) آپ نے فرمایا: میں نے نبی کریم صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے سنا ہے کہ قبرِ آخرت کی سب سے پہلی منزل ہے، اگر قبر والے نے اس سے نجات پائی تو بعد (یعنی قیامت) کا معاملہ آسان ہے اور اگر اس سے نجات نہ پائی تو بعد کا معاملہ زیادہ سخت ہے اور رسول کریم صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”میں نے قبر سے زیادہ بولناک منظر کوئی نہیں دیکھا۔“^(۳)

(۳)..... حضرت ضرار رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: میں خدا کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے امیر المؤمنین حضرت علی

①..... کیمیاء سعادت، رکن چہارم، اصل ششم در محاسبیت و مراقبت، ۲/ ۸۸۵-۸۸۶.

②..... تاریخ الخلفاء، عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، فصل فی نبذ من سیرتہ، ص ۱۰۲.

③..... ترمذی، کتاب الزہد، ۵-باب، ۱۳۸/۴، الحدیث: ۲۳۱۵.

المرتضى عَزَّمُ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمَ كَوَيْتٍ مَرْتَبَةً وَيَكْهَأُ رَاتِ كِي تَارِكِي مِيں آپ اپنے محراب ميں لرزاں و ترساں اپنی داڑھی مبارک تھامے ہوئے ایسے بے چین بیٹھے ہوتے کہ گویا زہریلے سانپ نے ڈس لیا ہو۔ آپ غم کے ماروں کی طرح روتے اور بے اختیار ہو کر ”اے میرے رب! اے میرے رب!“ پکارتے، پھر دنیا سے مخاطب ہو کر فرماتے، ”تو مجھے دھوکے ميں ڈالنے کے لئے آئی ہے؟ میرے لئے بن سنور کر آئی ہے؟ دور ہو جا! کسی اور کو دھوکا دینا، ميں تجھے تین طلاق دے چکا ہوں، تیری عمر کم ہے اور تیری محفل حقیر جبکہ تیرے مصائب جھیلنا آسان ہيں، آہ صد آہ! زوراہ کی کمی ہے اور سفر طویل ہے جبکہ راستہ وحشت سے بھر پور ہے۔“^(۱)

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنْسَهُمْ ۖ أُولَٰئِكَ هُمُ
الْفٰسِقُونَ ﴿١٩﴾

توجہ کنزالایمان: اور ان جیسے نہ ہو جو اللہ کو بھول بیٹھے تو اللہ نے انھیں بلا ميں ڈالا کہ اپنی جان ميں یاد نہ رہیں وہی فاسق ہيں۔

توجہ کنزالعرفان: اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جنہوں نے اللہ کو بھلادیا تو اللہ نے انہیں ان کی جان ميں بھلادیا، وہی نافرمان ہيں۔

﴿وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ﴾ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جنہوں نے اللہ کو بھلادیا۔ ﴿یعنی اے ایمان والو! ان یہودیوں اور منافقوں کی طرح نہ ہو نا جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے حقوق کو بھلادیا اور جیسی اس کی قدر کرنے کا حق تھا ویسی قدر نہ کی اور اس کے احکامات و ممنوعات کی ان کے حق کے مطابق رعایت نہ کی، تو اس کے سبب اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی جانوں کو بھول جانے والا بنا دیا (جس کا نتیجہ یہ ہوا) کہ وہ اس چیز کو نہیں سنتے جو انہیں نفع دے اور وہ کام نہیں کرتے جو انہیں نجات دے اور یہ بھول جانے والے ہی کامل فاسق ہيں۔“^(۲)

①.....حلیۃ الاولیاء، ذکر الصحابة من المهاجرین، علی بن ابی طالب، ۱۲۶/۱، روایت نمبر: ۲۶۱.

②.....روح البیان، الحشر، تحت الآية: ۱۹، ۴۴۹/۹-۴۵۰.

آیت ”وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ“ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے چار باتیں معلوم ہوئیں،

- (1)..... جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے حقوق یاد نہ رہے جیسے یہودی اور عیسائی وغیرہ ان جیسا ہونے سے منع فرمایا گیا ہے۔
- (2)..... اسلام کے سوا کسی اور دین میں رہ کر اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا قابل قبول نہیں، کیونکہ وہ کفار اپنے عقیدے کے مطابق اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے تھے، لیکن ارشاد فرمایا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا۔
- (3)..... اللہ تعالیٰ سے غافل ہونے کا اثر یہ ہوتا ہے کہ بندے کو اس بات کی کبھی فکر نہیں ہوتی کہ وہ دنیا میں کیوں آیا اور اسے کیا کرنا چاہیے۔
- (4)..... آخرت کی فکر نہ ہونا اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے۔

لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ
الْفَائِزُونَ ﴿۲۰﴾

ترجمہ کنز الایمان: دوزخ والے اور جنت والے برابر نہیں جنت والے ہی مراد کو پہنچے۔

ترجمہ کنز العرفان: دوزخ والے اور جنت والے برابر نہیں، جنت والے ہی کامیاب ہیں۔

﴿لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ﴾: دوزخ والے اور جنت والے برابر نہیں۔ ﴿یعنی جہنم والے جنت کے لئے دائمی عذاب ہے اور جنت والے جن کیلئے ہمیشہ کا عیش اور سرمدی راحت ہے، یہ دونوں برابر نہیں بلکہ جنت والے ہی کامیاب ہیں کہ انہوں نے اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کی رضا میں گزار لی اور آخرت میں اس کی نعمتوں کے مستحق ہوئے جبکہ کفار دونوں جگہ نقصان میں رہے۔

لَوْ أَنزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ

خَشِيَةَ اللَّهِ ۖ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ لِنَاسٍ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿۲۱﴾

توجہ کنزالایمان: اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر اتارتے تو ضرور تو اُسے دیکھتا جھکا ہوا پاش پاش ہوتا اللہ کے خوف سے اور یہ مثالیں لوگوں کے لیے ہم بیان فرماتے ہیں کہ وہ سوچیں۔

توجہ کنزالعرفان: اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر اتارتے تو ضرور تم اسے جھکا ہوا، اللہ کے خوف سے پاش پاش دیکھتے اور ہم یہ مثالیں لوگوں کے لیے بیان فرماتے ہیں تاکہ وہ سوچیں۔

﴿لَوْ أَنزَلْنَاهُ عَلَى جَبَلٍ﴾ اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر اتارتے۔ یعنی قرآن مجید کی عظمت و شان ایسی ہے کہ اگر ہم اسے کسی پہاڑ پر اتارتے اور اُس کو انسان کی سی تمیز عطا کرتے تو انتہائی سخت اور مضبوط ہونے کے باوجود تم اسے ضرور جھکا ہوا اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے پاش پاش دیکھتے، ہم یہ اور اس جیسی دیگر مثالیں لوگوں کے لیے بیان فرماتے ہیں تاکہ وہ سوچیں (اور خیال کریں کہ جب ہم اشرف المخلوقات ہیں تو چاہیے کہ ہمارے اعمال بھی اشرفِ واعلیٰ ہوں۔)^(۱)

نوٹ: یاد رہے کہ یہاں آیت میں قرآن سے مراد اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اتارنے سے مراد اس کلام کو اس کی عظمت کے ظہور کے ساتھ اتارنا مراد ہے یعنی اگر ہم قرآن مجید کو اس کی عظمت ظاہر کرتے ہوئے پہاڑ پر اتار دیتے تو وہ اس کی تاب نہ لاتا اور پھٹ جاتا۔

اس آیت سے اشارہ معلوم ہوا کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا قلب شریف پہاڑ سے زیادہ قوی اور مضبوط ہے کیونکہ آپ کو اللہ تعالیٰ کا خوف اور اسرار الہی سے واقفیت کامل طریقے سے حاصل ہونے کے باوجود آپ اپنے مقام پر قائم ہیں۔

هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ عَلِيمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمَنُ

۱.....ملارکۃ الحشر، تحت الآیة: ۲۱، ص ۱۲۲۸، حازن، الحشر، تحت الآیة: ۲۱، ۴/۵۳، ملقطاً.

الرَّحِيمِ ۳۲

ترجمہ کنزالایمان: وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہر نہاں وعیاں کا جاننے والا وہی ہے بڑا مہربان رحمت والا۔

ترجمہ کنزالعرفان: وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، ہر غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے، وہی نہایت مہربان، بہت رحمت والا ہے۔

﴿هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ﴾ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ﴿اس سے پہلی آیت میں قرآن مجید کی عظمت و شان بیان کی گئی اور اس آیت سے اللہ تعالیٰ اپنی عظمت و شان بیان فرما رہا ہے کہ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کی شان یہ ہے کہ وہ ظاہر اور پوشیدہ نیز موجود و معدوم سب کو جانتا ہے اور وہی بڑا مہربان رحمت والا ہے۔

هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ ۚ الْمُؤْمِنُ
الْمُهَيَّبُ ۚ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۗ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝۳۲

ترجمہ کنزالایمان: وہی ہے اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں بادشاہ نہایت پاک سلامتی دینے والا امان بخشنے والا حفاظت فرمانے والا عزت والا عظمت والا تکبر والا اللہ کو پاکی ہے ان کے شرک سے۔

ترجمہ کنزالعرفان: وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہ، نہایت پاک، سلامتی دینے والا، امن بخشنے والا، حفاظت فرمانے والا، بہت عزت والا، بے حد عظمت والا، اپنی بڑائی بیان فرمانے والا ہے، اللہ ان مشرکوں کے شرک سے پاک ہے۔

﴿هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ﴾ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ﴿اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے دس اوصاف بیان فرمائے ہیں:

(1)..... اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

(2)..... ملک و حکومت کا حقیقی مالک ہے کہ تمام موجودات اس کے ملک اور حکومت کے تحت ہیں اور اس کا مالک ہونا اور اس کی سلطنت دائمی ہے جسے زوال نہیں۔

(3)..... ہر عیب سے اور تمام برائیوں سے نہایت پاک ہے۔

(4)..... اپنی مخلوق کو آفتوں اور نقصانات سے سلامتی دینے والا ہے۔

(5)..... اپنے فرمانبردار بندوں کو اپنے عذاب سے امن بخشنے والا ہے۔

(6)..... ہر چیز پر نگہبان اور اس کی حفاظت فرمانے والا ہے۔

(7)..... ایسی عزت والا ہے جس کی مثال نہیں مل سکتی اور ایسے غلبے والا ہے کہ اس پر کوئی بھی غالب نہیں آ سکتا۔

(8,9)..... اپنی ذات اور تمام صفات میں عظمت اور بڑائی والا ہے اور اپنی بڑائی کا اظہار کرنا اسی کے شایاں اور لائق ہے کیونکہ اس کا ہر کمال عظیم ہے اور ہر صفت عالی ہے جبکہ مخلوق میں کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ تکبر یعنی اپنی بڑائی کا اظہار کرے بلکہ بندے کیلئے شایاں یہ ہے کہ وہ عاجزی اور انکساری کا اظہار کرے۔

(10)..... اللہ تعالیٰ ان مشرکوں کے شرک سے پاک ہے۔^(۱)

هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۞

توحید کنزالایمان: وہی ہے اللہ بنانے والا پیدا کرنے والا ہر ایک کو صورت دینے والا اسی کے ہیں سب اچھے نام اُس کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہی عزت و حکمت والا ہے۔

توحید کنزالعرفان: وہی اللہ بنانے والا، پیدا کرنے والا، ہر ایک کو صورت دینے والا ہے، سب اچھے نام اسی کے ہیں۔ آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز اسی کی پاکی بیان کرتی ہے اور وہی بہت عزت والا، بڑا حکمت والا ہے۔

1..... حازن، الحشر، تحت الآية: ۲۳، ۴/۴، مدارك، الحشر، تحت الآية: ۲۳، ص ۲۲۸، ملقطاً.

﴿هُوَ اللَّهُ الْعَالِقُ﴾: وہی اللہ بنانے والا۔ یعنی وہی اللہ ہے جس کی شان یہ ہے کہ وہ بنانے والا، عدم سے وجود میں لانے والا اور ہر ایک کو جیسی چاہے ویسی صورت دینے والا ہے، سب اچھے نام اسی کے ہیں جو کہ اس کی بلند صفات پر دلالت کرتے ہیں، آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز تمام عیوب و نقائص سے اس کی پاکی بیان کرتی ہے اور وہی حقیقی طور پر عزت والا، حکمت والا ہے۔^(۱)

سورہ حشر کی آخری تین آیات کی فضیلت

سورہ حشر کی آخری تین آیات کی بڑی فضیلت ہے، حضرت معقل بن یسار رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، رسول کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”جس نے صبح کے وقت تین مرتبہ ”أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ“ کہا اور سورہ حشر کی آخری تین آیات کی تلاوت کی تو اللہ تعالیٰ 70,000 فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو شام تک اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور اگر اسی دن انتقال کر جائے تو شہید کی موت مرے گا اور جو شخص شام کے وقت اُسے پڑھے تو اس کا بھی یہی مرتبہ ہے۔^(۲)

اس کی دوسری فضیلت ملاحظہ ہو،

حضرت ابوامامہ باہلی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، سرکارِ دو عالم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے رات یا دن میں سورہ حشر کی آخری (تین) آیتیں پڑھیں اور اسی رات یا دن میں اس کا انتقال ہو گیا تو اس نے جنت کو واجب کر لیا۔^(۳)

①..... مدارك، الحشر، تحت الآية: ۲۴، ص ۱۲۲۸-۱۲۲۹، حازن، الحشر، تحت الآية: ۲۴، ۲۵۴-۲۵۵، ملقطاً.

②..... ترمذی، کتاب فضائل القرآن، ۲۲-باب، ۴/۴۲۳، الحدیث: ۲۹۳۱.

③..... شعب الایمان، التاسع عشر من شعب الایمان... الخ، فصل فی فضائل السور والآیات، ۲/۹۲، الحدیث: ۲۵۰۱.

سُورَةُ الْمُتَحِنَةِ

سورة مُتَحِنَةٍ كالتعارف

مقام نزول

سورة مُتَحِنَةٍ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے۔ (۱)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 2 رکوع، 13 آیتیں ہیں۔

”مُتَحِنَةٍ“ نام رکھنے کی وجہ

ایک قول یہ ہے کہ اس سورت کا نام ”مُتَحِنَةٍ“ ہے، اس صورت میں اس کا معنی ہوگا عورتوں کا امتحان لینے والی سورت۔ دوسرا قول یہ ہے کہ اس کا نام ”مُتَحِنَةٍ“ ہے، یعنی اس سورت میں ان عورتوں کا ذکر ہے جن کا امتحان لیا گیا ہے۔ اس سورت کا نام اس کی آیت نمبر 10 کے کلمہ ”فَأَمَّا جُحُوشٌ“ سے ماخوذ ہے۔

سورة مُتَحِنَةٍ کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں ان مشرکین کے احکام بیان کئے گئے جنہوں نے مسلمانوں سے معاہدہ کیا اور جنہوں نے مسلمانوں سے جنگ نہیں کی نیز اس میں مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ آنے والی مومنہ عورتوں کے ایمان کا امتحان لینے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس سورت میں مزید یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

- (1)..... اس سورت کی ابتداء میں مسلمانوں کو کافروں کے ساتھ دوستی کرنے اور ان سے محبت رکھنے سے منع کیا گیا اور انہیں بتایا گیا کہ کفار کو جب بھی موقع ملے گا تو تمہیں نقصان پہنچانے میں کوئی کمی نہیں کریں گے اور یہ بھی بتایا گیا کہ قیامت کے دن کافراؤ لاوا اور کافر رشتہ دار کوئی فائدہ نہیں دیں گے بلکہ اس دن ایمان اور نیک اعمال کام آئیں گے۔
- (2)..... اس کی مثال کے طور پر حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے ساتھیوں کی سیرت بیان کی گئی کہ کس طرح

1.....حازن، تفسیر سورة الممتحنة، ۲۵۵/۴.

انہوں نے اپنی مشرک قوم سے بیزاری کا اظہار کیا تاکہ مسلمان حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت کو اپنے لئے مشعلِ راہ بنائیں۔

- (3)..... یہودیوں اور مشرکوں سے تعلقات کے بارے میں اصول بیان کئے گئے اور مدینہ منورہ ہجرت کر کے پہنچنے والی مومنہ عورتوں کا امتحان لینے کا حکم دیا گیا اور ان کے بارے میں شرعی حکم بیان کیا گیا۔
- (4)..... اس سورت کے آخر میں مسلمانوں کو یہودیوں کے ساتھ دوستی کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

سورہ حشر کے ساتھ مناسبت

سورہ مُمْتَنِعِنَہ کی اپنے سے ما قبل سورت ”حشر“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ مسلمانوں کے اہل کتاب اور کفار و مشرکین کے ساتھ تعلقات کیسے ہونے چاہئیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

توجیہ کنز الایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

توجیہ کنز العرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ
تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْبُودَةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُمْ مِنَ الْحَقِّ
يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ أَنْ تُوْمِنُوا بِاللَّهِ رَبِّكُمْ ۗ إِنْ كُنْتُمْ
خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي تُسِرُّونَ إِلَيْهِمْ

بِالْمُودَّةِ ۖ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَخْفَيْتُمْ وَمَا أَعْلَنْتُمْ ۖ وَمَنْ يَفْعَلْهُ مِنْكُمْ
فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ①

توجہ کنز الایمان: اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم انہیں خبریں پہنچاتے ہو دوستی سے حالانکہ وہ منکر ہیں اس حق کے جو تمہارے پاس آیا گھر سے جدا کرتے ہیں رسول کو اور تمہیں اس پر کہ تم اپنے رب اللہ پر ایمان لائے اگر تم نکلے ہو میری راہ میں جہاد کرنے اور میری رضا چاہنے کو تو ان سے دوستی نہ کرو تم انہیں خفیہ پیغامِ محبت کا بھیجتے ہو اور میں خوب جانتا ہوں جو تم چھپاؤ اور جو ظاہر کرو اور تم میں جو ایسا کرے وہ بیشک سیدھی راہ سے بہکا۔

توجہ کنز العرفان: اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ، تم انہیں دوستی کی وجہ سے خبریں پہنچاتے ہو حالانکہ یقیناً وہ اس حق کے منکر ہیں جو تمہارے پاس آیا، وہ رسول کو اور تمہیں اس بنا پر نکالتے ہیں کہ تم اپنے رب اللہ پر ایمان لائے، اگر تم میری راہ میں جہاد کرنے اور میری رضا طلب کرنے کیلئے نکلے تھے (تو ان سے دوستی نہ کرو) تم ان کی طرف محبت کا خفیہ پیغام بھیجتے ہو اور میں ہر اس چیز کو خوب جانتا ہوں جسے تم نے چھپایا اور جسے تم نے ظاہر کیا اور تم میں سے جو یہ (دوستی) کرے تو بیشک وہ سیدھی راہ سے بہک گیا۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ﴾: اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔ شانِ نزول: بنی ہاشم کے خاندان کی ایک باندی ”سارہ“ مدینہ منورہ میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں اس وقت حاضر ہوئی جب آپ فتح مکہ کی تیاری فرما رہے تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا ”کیا تو مسلمان ہو کر آئی ہے؟“ اُس نے کہا: نہیں۔ ارشاد فرمایا ”کیا ہجرت کر کے آئی ہے؟“ اُس نے عرض کی: نہیں۔ ارشاد فرمایا ”پھر کیوں آئی ہو؟“ اُس نے عرض کی: محتاجی سے تنگ ہو کر آئی ہوں۔ حضرت عبدالمطلب کی اولاد نے اس کی امداد کرتے ہوئے کپڑے بنائے اور سامان دیا۔ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُس سے ملے تو انہوں نے اسے دس دینار دیئے، ایک چادر دی اور اس کی معرفت ایک خط اہل مکہ کے پاس بھیجا جس کا مضمون یہ

تھا: حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تم پر حملہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، تم سے اپنے بچاؤ کی جوتہ میر ہو سکے کہ لو۔ سارہ یہ خط لے کر روانہ ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اس کی خبر دی تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چند اصحاب کو جن میں حضرت علی المرتضیٰ حرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم بھی تھے، گھوڑوں پر روانہ کیا اور فرمایا ”روضہ خانہ کے مقام پر تمہیں ایک مسافر عورت ملے گی، اس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا خط ہے جو اہل مکہ کے نام لکھا گیا ہے، وہ خط اس سے لے لو اور اس کو چھوڑ دو، اگر خط دینے سے انکار کرے تو اس کی گردن مار دو۔ یہ حضرات روانہ ہوئے اور عورت کو ٹھیک اسی مقام پر پایا جہاں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا، اس سے خط مانگا تو وہ انکار کر گئی اور قسم کھا گئی۔ صحابہ بہرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے واپسی کا ارادہ کیا تو حضرت علی المرتضیٰ حرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے قسم کھا کر فرمایا: سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خبر واقع کے خلاف ہو ہی نہیں سکتی، پھر تلو اور کھینچ کر عورت سے فرمایا: تو خط نکال دے ورنہ میں تیری گردن اڑا دوں گا۔ جب اُس نے دیکھا کہ حضرت علی المرتضیٰ حرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قتل کرنے پر بالکل آمادہ ہیں تو اس نے اپنے جُوڑے میں سے خط نکال کر دے دیا۔ جب یہ حضرات خط لے کر واپس پہنچے تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر فرمایا ”اے حاطب! خط لکھنے کی وجہ کیا تھی؟ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، میں جب سے اسلام لایا ہوں تب سے کبھی میں نے کفر نہیں کیا اور جب سے حضور کی نیاز مندی میں آئی ہے تب سے کبھی آپ کے ساتھ خیانت نہ کی اور جب سے اہل مکہ کو چھوڑا ہے تب سے کبھی اُن کی محبت دل میں نہ آئی، لیکن واقعہ یہ ہے کہ میں قریش میں رہتا تھا اور اُن کی قوم میں سے نہ تھا، میرے سوا دوسرے مہاجرین کے مکہ مکرمہ میں رشتہ دار ہیں جو ان کے گھربار کی نگرانی کرتے ہیں (لیکن میرا وہاں کوئی رشتہ دار نہیں) مجھے اپنے گھر والوں کے بارے اندیشہ تھا اس لئے میں نے یہ چاہا کہ میں اہل مکہ پر کچھ احسان رکھ دوں تاکہ وہ میرے گھر والوں کو نہ ستائیں اور یہ بات میں یقین سے جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اہل مکہ پر عذاب نازل فرمانے والا ہے، میرا خط انہیں بچانہ سکے گا۔ تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کا یہ عذر قبول فرمایا اور ان کی تصدیق کی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، مجھے اجازت دیجئے تاکہ اس منافق کی گردن مار دوں۔ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اے عمر! رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اللہ تعالیٰ خبردار ہے جب ہی اُس نے اہل بدر کے حق میں فرمایا کہ جو چاہو کرو میں نے تمہیں

بخش دیا ہے، یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھوں میں آنسو جاری ہو گئے اور یہ آیات نازل ہوئیں۔
اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے ایمان والو! کافروں کو اپنا دوست نہ بناؤ جو میرے اور تمہارے دشمن ہیں، تم انہیں دوستی کی وجہ سے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پوشیدہ خبریں پہنچاتے ہو حالانکہ وہ تمہارے پاس آئے ہوئے حق یعنی اسلام اور قرآن کا انکار کرتے ہیں، رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اور تمہیں اس بنا پر مکہ مکرمہ سے نکالتے ہیں کہ تم اپنے رب غزوہ جمل پر ایمان لائے ہو، اگر تم میری راہ میں جہاد کرنے اور میری رضا طلب کرنے کیلئے اپنے وطن سے نکلے تھے تو ان کافروں سے دوستی نہ کرو، تم انہیں خفیہ محبت کا پیغام بھیجتے ہو حالانکہ تمہیں یہ بات اچھی طرح معلوم ہے کہ میں ہر اس چیز کو خوب جانتا ہوں جسے تم نے چھپایا اور جسے تم نے ظاہر کیا اور یاد رکھو! تم میں سے جو ان سے دوستی کرے گا تو بیشک وہ سیدھی راہ سے بہک گیا۔^(۱)

آیت ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّكُمْ أَوْلِيَاءَ“ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے مزید 5 باتیں یہ معلوم ہوئیں،

- (1)..... کفار مکہ مسلمانوں کے دشمن تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنا دشمن بھی فرمایا، اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا دشمن اللہ تعالیٰ کا بھی دشمن ہے۔
- (2)..... کفار کو مسلمانوں کے راز سے خبردار کرنا عداوت اور دین و قوم سے بغاوت ہے۔
- (3)..... حضرت حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے گناہ سرزد ہوا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں مومن فرمایا، اس سے معلوم ہوا کہ کبیرہ گناہ کرنے سے انسان کافر نہیں ہوتا۔
- (4)..... ایمان کا دشمن جان کے دشمن سے زیادہ خطرناک ہے۔
- (5)..... اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد اسی وقت ہوگا، جب مجاہد کا دل مومن کی محبت اور کافر کی عداوت سے پر ہو، اگر مجاہد کے دل میں کافر کی طرف تھوڑا سا میلان بھی ہو، تو اس کا مجاہد فی سبیل اللہ رہنا مشکل ہے۔

اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کسی سے دوستی اور دشمنی رکھنے کے 4 فضائل

یہاں موضوع کی مناسبت سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کسی سے دوستی اور دشمنی رکھنے کے 4 فضائل ملاحظہ ہوں:

۱..... مدارك، سورة الممتحنة، ص ۱۲۳۰، حازن، الممتحنة، تحت الآية: ۴۰، ۲۵۵-۲۵۶، ملقطاً.

(1)..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا ”وہ لوگ کہاں ہیں جو میرے جلال کی وجہ سے آپس میں محبت رکھتے تھے، آج میں انہیں اپنے (عرش کے) سائے میں رکھوں گا، آج میرے (عرش کے) سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں۔“ (1)

(2)..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ایک شخص اپنے بھائی سے ملنے دوسرے علاقے میں گیا، اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے پر ایک فرشتہ بٹھا دیا۔ جب وہ فرشتے کے پاس آیا تو اس نے دریافت کیا: کہاں کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا: اس علاقے میں میرا بھائی ہے اس سے ملنے جا رہا ہوں۔ فرشتے نے کہا: کیا اس پر تیرا کوئی احسان ہے جسے لینے جا رہا ہے؟ اس نے کہا: نہیں، صرف یہ بات ہے کہ میں اسے اللہ تعالیٰ کے لیے دوست رکھتا ہوں۔ فرشتے نے کہا: مجھے اللہ تعالیٰ نے تیرے پاس بھیجا ہے تاکہ تجھے یہ خبر دوں کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے دوست رکھا جیسے تو نے اللہ تعالیٰ کے لیے اس سے محبت کی ہے۔“ (2)

(3)..... حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”جو کسی سے اللہ تعالیٰ کے لیے محبت رکھے، اللہ تعالیٰ کے لیے دشمنی رکھے، اللہ تعالیٰ کے لیے دے اور اللہ تعالیٰ کے لیے منع کرے تو اس نے اپنا ایمان کامل کر لیا۔“ (3)

(4)..... حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسند کون سا عمل ہے؟ کسی نے کہا، نماز و زکوٰۃ اور کسی نے کہا جہاد۔ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پیارا عمل اللہ تعالیٰ کے لیے محبت اور بغض رکھنا ہے۔“ (4)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رضا کے لئے کسی سے دوستی، دشمنی اور بغض رکھنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔



- ①..... مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب فی فضل الحبّ فی اللہ، ص ۱۳۸۸، الحدیث: ۳۷ (۲۵۶۶)۔
- ②..... مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب فی فضل الحب فی اللہ، ص ۱۳۸۸، الحدیث: ۳۸ (۲۵۶۷)۔
- ③..... ابو داؤد، کتاب السنّة، باب الدلیل علی زیادة الایمان ونقصانه، ۴/۲۹۰، الحدیث: ۴۶۸۱۔
- ④..... مسند امام احمد، مسند الانتصار، حدیث ابی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ۶۸/۸، الحدیث: ۲۱۳۶۱۔

إِنْ يَتَّقُواكُمْ يَكُونُوا لَكُمْ أَعْدَاءً وَيُبْسِطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ وَأَسْنتَهُمْ
بِالسُّوءِ وَوَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ ۝۲

ترجمہ کنزالایمان: اگر تمہیں پائیں تو تمہارے دشمن ہوں گے اور تمہاری طرف اپنے ہاتھ اور اپنی زبانیں برائی کے ساتھ دراز کریں گے اور ان کی تمنا ہے کہ کسی طرح تم کافر ہو جاؤ۔

ترجمہ کنزالعرفان: اگر وہ تمہیں پالیں تو تمہارے دشمن ہوں گے اور تمہاری طرف اپنے ہاتھ اور اپنی زبانیں برائی کے ساتھ دراز کریں گے اور وہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح تم کافر ہو جاؤ۔

﴿إِنْ يَتَّقُواكُمْ يَكُونُوا لَكُمْ أَعْدَاءً﴾: اگر وہ تمہیں پالیں تو تمہارے دشمن ہوں گے۔ یعنی کفار کی عداوت کا یہ حال ہے کہ تم ان کے ساتھ کتنے ہی اس قسم کے سلوک کرو، لیکن انہیں جب کبھی موقع ملے گا تو وہ تم سے اپنی دشمنی نکالنے میں کمی نہ کریں گے، تمہیں مارنے اور قتل کرنے کے لئے تمہاری طرف اپنے ہاتھ بڑھائیں گے، تمہیں گالی گلوچ کرنے اور برا بھلا کہنے کے ساتھ اپنی زبانیں دراز کریں گے اور ان کی تمنا یہ ہے کہ کسی طرح تم کافر ہو جاؤ تو ایسے لوگوں کو دوست بنانا اور ان سے بھلائی کی امید رکھنا اور ان کی عداوت سے غافل رہنا ہرگز نہیں چاہیے۔^(۱)

لَنْ تَفْعَلُمْ أَرْحَامَكُمْ وَلَا أَوْلَادَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُفْصَلُ بَيْنَكُمْ
وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝۳

ترجمہ کنزالایمان: ہرگز کام نہ آئیں گے تمہیں تمہارے رشتے اور نہ تمہاری اولاد قیامت کے دن تمہیں ان سے الگ کر دے گا اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔

۱.....حازن، الممتحن، تحت الآیة: ۲، ۴/ ۲۵۶، مدارك، الممتحن، تحت الآیة: ۲، ص ۱۲۳۱، ملقطاً.

ترجیہ کنز العرفان: تمہارے رشتے اور تمہاری اولاد قیامت کے دن ہرگز تمہیں نفع نہ دیں گے، اللہ تمہارے درمیان جدائی کر دے گا اور اللہ تمہارے کام خوب دیکھ رہا ہے۔

﴿لَنْ تَنْفَعَكُمْ أَرْحَامُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ تمہارے رشتے اور تمہاری اولاد قیامت کے دن ہرگز تمہیں نفع نہ دیں گے۔ ﴿یعنی اے ایمان والو! جن رشتے داروں اور اولاد کی وجہ سے تم کفار سے دوستی اور موالات کرتے ہو یہ قیامت کے دن ہرگز تمہیں نفع نہ دیں گے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمہارے اور ان کے درمیان اس طرح جدائی کر دے گا کہ فرمانبردار جنت میں ہوں گے اور کافر نافرمان جہنم میں اور یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے کام دیکھ رہا ہے تو وہ تمہیں تمہارے اعمال کی جزا دے گا۔^(۱)

یاد رہے کہ قیامت کے دن مسلمان کے کافر رشتے دار اور کافر اولاد اس کے کام نہ آئے گی جبکہ مومن رشتے دار اور مومن اولاد اللہ تعالیٰ کے حکم سے ضرور کام آئے گی۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

أَلَا خَلَاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ
إِلَّا السُّقُوتَينَ^(۲)

ترجیہ کنز العرفان: اس دن گہرے دوست ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے سوائے پرہیزگاروں کے۔

اور ارشاد فرماتا ہے:

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمَانٍ
أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا أَلَتْنَاهُمْ مِنْ
عَمَلِهِمْ مِنْ شَيْءٍ^(۳)

ترجیہ کنز العرفان: اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی (جس) اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی تو ہم ان کی اولاد کو ان کے ساتھ ملا دیں گے اور ان (والدین) کے عمل میں کچھ کمی نہ کریں گے۔

خلاصہ یہ کہ ایمان والے ایک دوسرے کے کام آئیں گے جبکہ کافر کسی کے کام نہ آئیں گے۔

①.....حازن، الممتحنة، تحت الآية: ۳، ۲۵۷/۴، مدارك، الممتحنة، تحت الآية: ۳، ص ۱۲۳۱-۱۲۳۲، ملقطاً.

②.....زخرف: ۶۷.

③.....طور: ۲۱.

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا
 لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَاءُ وَوَامِنُكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ
 وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّى تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ
 وَحَدَاةَ الْإِقْوَالِ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَا أَمْلِكُ لَكَ
 مِنْ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ ۗ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنبَأْنَا وَإِلَيْكَ
 الْمَصِيرُ ۝ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَآغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا
 إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

توحید کنز الایمان: بیشک تمہارے لیے اچھی پیروی تھی ابراہیم اور اس کے ساتھ والوں میں جب انہوں نے اپنی قوم
 سے کہا بیشک ہم بیزار ہیں تم سے اور ان سے جنہیں اللہ کے سوا پوجتے ہو ہم تمہارے منکر ہوئے اور ہم میں اور تم میں دشمنی
 اور عداوت ظاہر ہو گئی ہمیشہ کے لیے جب تک تم ایک اللہ پر ایمان نہ لاؤ مگر ابراہیم کا اپنے باپ سے کہنا کہ میں ضرور
 تیری مغفرت چاہوں گا اور میں اللہ کے سامنے تیرے کسی نفع کا مالک نہیں اے ہمارے رب ہم نے تجھی پر بھروسہ کیا اور
 تیری ہی طرف رجوع لائے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے۔ اے ہمارے رب ہمیں کافروں کی آزمائش میں نہ ڈال اور
 ہمیں بخش دے اے ہمارے رب بیشک تو ہی عزت و حکمت والا ہے۔

توحید کنز العرفان: بیشک ابراہیم اور اس کے ساتھیوں میں تمہارے لیے بہترین پیروی تھی جب انہوں نے اپنی قوم
 سے کہا: بیشک ہم تم سے اور ان سے جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو، ہم نے تمہارا انکار کیا اور ہمارے اور تمہارے

درمیان ہمیشہ کے لیے دشمنی اور عداوت ظاہر ہوگئی تھی کہ تم ایک اللہ پر ایمان لے آؤ مگر ابراہیم کا اپنے (عربی) باپ سے یہ کہنا (بیروی کے قابل نہیں) کہ میں ضرور تیرے لئے مغفرت کی دعا مانگوں گا اور میں اللہ کے سامنے تیرے لئے کسی نفع کا مالک نہیں ہوں۔ اے ہمارے رب! ہم نے تجھی پر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف رجوع لائے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے۔ اے ہمارے رب! ہمیں کافروں کیلئے آزمائش نہ بنا اور ہمیں بخش دے، اے ہمارے رب! بیشک تو ہی بہت عزت والا، بڑا حکمت والا ہے۔

﴿قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ﴾: بیشک ابراہیم اور اس کے ساتھیوں میں تمہارے لیے بہترین پیروی تھی۔ ﴿اس آیت میں حضرت حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے مومنین سے خطاب ہے اور سب کو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیروی کرنے کا حکم ہے کہ دین کے معاملے میں رشتہ داروں کے ساتھ ان کا طریقہ اختیار کریں۔ چنانچہ آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ بیشک حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان پر ایمان لانے والوں کی سیرت میں تمہارے لیے بہترین پیروی تھی، جب انہوں نے اپنی مشرک قوم سے کہا: بیشک ہم تم سے اور ان بتوں سے بیزار ہیں جنہیں تم اللہ تعالیٰ کے سوا پوجتے ہو، ہم تمہارے منکر ہوئے اور ہم نے تمہارے دین کی مخالفت اختیار کی اور جب تک تم ایک اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتے تب تک ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لیے دشمنی اور عداوت ظاہر ہوگئی، البتہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنے عربی باپ کے لئے مغفرت کی دعا مانگنا بیروی کے قابل نہیں کیونکہ یہ ایک وعدے کی بناء پر تھا اور جب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ظاہر ہو گیا کہ وہ کفر پر ہی قائم ہے تو آپ نے اس سے بیزاری ظاہر کر دی، لہذا یہ کسی کیلئے جائز نہیں کہ اپنے کافر رشتہ دار کیلئے دعائے مغفرت کرے۔ (۱)

﴿رَأَيْنَا عَلَيْكَ تَوَكُّلاً﴾: اے ہمارے رب! ہم نے تجھی پر بھروسہ کیا۔ ﴿یہ بھی حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اور ان مومنین کی دعا ہے جو آپ کے ساتھ تھے اور یہ استثناء سے پہلے والے کلام کے ساتھ متصل ہے، لہذا مومنین کو اس دعا میں بھی حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیروی کرنی چاہئے۔ (۲)

نوٹ: خیال رہے کہ مسلمانوں پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بیروی مطلقاً لازم ہے جبکہ دیگر

①.....حازن، الممتحنہ، تحت الآیة: ۴، ۲۵۷/۴، مدارك، الممتحنہ، تحت الآیة: ۴، ص ۱۲۳۲، ملتقطاً.

②.....مدارك، الممتحنہ، تحت الآیة: ۴، ص ۱۲۳۲، ملخصاً.

انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی پیروی خاص اعمال میں ہے کیونکہ سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام کی شریعت کے بہت سے احکام منسوخ بھی ہو گئے ہیں، لہذا یہ آیت سورہ احزاب کی اس آیت ”لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ“ کے خلاف نہیں، کیونکہ یہاں خاص صورتوں میں خاص پیروی کا حکم ہے اور سورہ احزاب کی آیت میں مطلقاً پیروی کا حکم ہے۔

آیت ”قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ“ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے تین باتیں معلوم ہوتی ہیں،

- (1)..... انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سنت یہ ہے کہ اپنا ایمان اپنے قول اور فعل سے ظاہر کر دے۔
 - (2)..... کفار سے دشمنی رکھنا اتنا ہی ضروری ہے جتنا مسلمانوں سے محبت رکھنا ضروری ہے۔
 - (3)..... اللہ تعالیٰ کے اذن اور اس کی اجازت سے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام گناہگار مومنوں سے عذاب دور کریں گے اور ان کی شفاعت سے عذاب دور ہوگا، لہذا یہ آیت مومنوں کے حق میں شفاعت نہ ہونے کی دلیل نہیں بن سکتی۔
- ﴿رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا ۗ اِنَّنَا لَمِنَ الْغَالِبِيْنَ﴾ یعنی یہ دعائے مانگنے میں بھی مسلمانوں کو ان کی پیروی کرنی چاہئے کہ اے ہمارے رب! عجز و جَل، کافروں کو ہم پر غلبہ دے کر ہمیں ان کیلئے آزمائش نہ بنا۔ یعنی یہ دعائے مانگنے میں نہ بنا کیونکہ وہ اپنے آپ کو حق پر اور مسلمانوں کو باطل پر گمان کرنے لگیں گے اور یوں ان کا کفر اور بھی بڑھ جائے گا نیز اے اللہ! ہمیں بخش دے، اے ہمارے رب! عجز و جَل، بیشک تو ہی عزت والا اور حکمت والا ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ
وَمَنْ يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۝

توجہ کنز الایمان: بیشک تمہارے لیے ان میں اچھی پیروی تھی اسے جو اللہ اور پچھلے دن کا امیدوار ہو اور جو منہ پھیرے تو بیشک اللہ ہی بے نیاز ہے سب خوبیوں سے سزا۔

ترجمہ کنزالعرفان: (اے مسلمانو!) بیشک ضرورتہارے لیے ان میں اچھی پیروی تھی، اس کیلئے جو اللہ اور آخرت کے دن کی امید رکھتا ہے اور جو منہ پھیرے تو بیشک اللہ ہی بے نیاز، ہر حمد کے لائق ہے۔

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ: بِشِكِّ ضَرُورَتِهَارے لیے ان میں اچھی پیروی تھی۔﴾ یعنی اے میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی امت! تمہارے لئے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان پر ایمان لانے والوں کی سیرت میں اچھی پیروی تھی، خاص طور پر اس کے لئے جو اللہ تعالیٰ کی رحمت و ثواب اور آخرت کی راحت کا طالب ہو اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرے اور جو ایمان لانے سے منہ پھیرے اور کفار سے دوستی کرے تو وہ سمجھ لے کہ ہمارے دین کو اس کی ضرورت نہیں، بیشک اللہ تعالیٰ ہی بے نیاز اور حمد کے لائق ہے۔^(۱)

عَسَىٰ اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِينَ عَادَيْتُمْ مِنْهُمْ مَوَدَّةً ۖ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿۱۰﴾

ترجمہ کنزالایمان: قریب ہے کہ اللہ تم میں اور ان میں جو ان میں سے تمہارے دشمن ہیں دوستی کر دے اور اللہ قادر ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

ترجمہ کنزالعرفان: قریب ہے کہ اللہ تمہارے اور ان لوگوں کے درمیان محبت پیدا فرمادے جو ان میں سے تمہارے دشمن ہیں۔ اور اللہ بہت قدرت والا ہے اور اللہ بہت بخشنے والا مہربان ہے۔

﴿عَسَىٰ اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِينَ عَادَيْتُمْ مِنْهُمْ مَوَدَّةً: قریب ہے کہ اللہ تمہارے اور ان لوگوں کے درمیان محبت پیدا فرمادے جو ان میں سے تمہارے دشمن ہیں۔﴾ شان نزول: جب اوپر کی آیات نازل ہوئیں تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنے عزیز و اقارب کی دشمنی میں بہت سخت اور ان سے بیزار ہو گئے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ

۱..... جلالین، الممتحنة، تحت الآية: ۶، ص ۴۵۷، حازن، الممتحنة، تحت الآية: ۶، ۴/۲۵۷، مدارك، الممتحنة، تحت الآية: ۶، ص ۱۲۳، ملنقطاً.

آیت نازل فرما کر انہیں امید دلائی کہ ان کفار کا حال بدلنے والا ہے، چنانچہ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے ایمان والو! قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اور کفار مکہ میں سے ان لوگوں کے درمیان جن سے تمہاری دشمنی ہوگئی ہے اس طرح محبت پیدا کر دے کہ انہیں ایمان کی توفیق دیدے کیونکہ اللہ تعالیٰ دل بدلنے، حال تبدیل کرنے اور محبت کے اسباب آسان کرنے پر بہت قدرت والا ہے اور مشرکوں میں سے جو ایمان لائے اسے اللہ تعالیٰ بخشے والا اور اس پر مہربان ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا اور فتح مکہ کے بعد ان میں سے ایک کثیر تعداد ایمان لے آئی اور وہ ایمان والوں کے دوست اور بھائی بن گئے اور ان کی ایک دوسرے سے محبت بڑھی۔^(۱)

لَا يَهْتَكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ① إِنَّمَا يَهْتَكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَأَخْرَجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ وَظَهَرُوا عَلَىٰ إِخْرَاجِكُمْ أَنْ تَوَلَّوهُمْ ② وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ③

تذیجہ کنزالایمان: اللہ تمہیں ان سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین میں نہ لڑے اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہ نکالا کہ ان کے ساتھ احسان کرو اور ان سے انصاف کا برتاؤ برتو بیشک انصاف والے اللہ کو محبوب ہیں۔ اللہ تمہیں انہی سے منع کرتا ہے جو تم سے دین میں لڑے یا تمہیں تمہارے گھروں سے نکالایا تمہارے نکالنے پر مدد کی کہ ان سے دوستی کرو اور جو ان سے دوستی کرے تو وہی ستمگار ہیں۔

①.....مدارک، الممتحنہ، تحت الآیة: ۷، ص ۱۲۳۳، حازن، الممتحنہ، تحت الآیة: ۷، ۲۰۷/۴، ملقطاً.

ترجمہ کنزالعرفان: اللہ تمہیں ان لوگوں سے احسان کرنے اور انصاف کا برتاؤ کرنے سے منع نہیں کرتا جنہوں نے تم سے دین میں لڑائی نہیں کی اور نہ تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا، بیشک اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے۔ اللہ تمہیں صرف ان لوگوں سے دوستی کرنے سے منع کرتا ہے جو تم سے دین میں لڑے اور انہوں نے تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا اور تمہارے نکالنے پر (تمہارے مخالفین کی) مدد کی اور جو ان سے دوستی کرے تو وہی ظالم ہیں۔

﴿لَا يَهْدِيكُمْ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ﴾: اللہ تمہیں ان لوگوں سے منع نہیں کرتا جنہوں نے تم سے دین میں لڑائی نہیں کی۔ اس آیت کی تفسیر میں کثیر اقوال اور اختلاف ہیں، اور عملی صورتیں جن پر اس آیت کو منطبق کرنا ہے وہ تو سینکڑوں سے زائد ہیں لہذا صرف ایک راجح خلاصہ کلام یہاں پیش کیا جاتا ہے، تفصیل کیلئے فتاویٰ رضویہ کی چودھویں جلد میں موجود اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان ذخنة اللہ تعالیٰ علیہ کے رسالے ”الْمَحَجَّةُ الْمُؤْتَمَنَةُ فِي آيَةِ الْمُتَّحِنَةِ“ کا مطالعہ کریں۔ خلاصہ آیات یہ ہے کہ جن کفار سے مسلمانوں کا امن و امان کا معاہدہ ہے یا جو ذمی کفار ہیں ان کے ساتھ بر یعنی اچھا سلوک کرنے اور اقساط کی ممانعت نہیں بلکہ اجازت ہے جبکہ ان کے علاوہ کے ساتھ ممانعت ہے۔ اقساط کا معنی اور ہر اقساط دونوں کی تفصیل کیلئے نیچے کا کلام ملاحظہ فرمائیں:

بر یعنی نیکی کرنا، حسن سلوک کرنا کیا ہے؟

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان ذخنة اللہ تعالیٰ علیہ نے کفار کے ساتھ ہر وصلہ کی تین صورتیں بیان فرمائی ہیں، ان کا خلاصہ یہ ہے کہ کفار کے ساتھ ہر وصلہ کی تین صورتیں ہیں:

- (1)..... اعلیٰ صورت: اپنی کسی صحیح غرض کے بغیر بالقصد محض کافر کو نفع دینا اور بھلائی پہنچانا مقصود ہو۔ یہ صورت مستحسن یعنی امان لے کر اسلامی سلطنت میں آنے والے کافر اور معاہدہ یعنی اس کافر سے بھی حرام ہے جس کے ساتھ معاہدہ ہے کیونکہ امان اور معاہدہ ضرر رکھنے کے لئے ہیں نہ کہ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو جان بوجھ کر نفع پہنچانے کے لئے۔
- (2)..... درمیانی صورت: اپنی ذاتی مصلحت جیسے کافر نے کچھ دیا تو اس کے بدلے میں اسے دینا یا رشتہ داری کا لحاظ کرتے ہوئے کچھ مالی سلوک کرنا۔ یہ اس کافر کے ساتھ جائز ہے جس سے مسلمانوں کا معاہدہ ہے اور جس سے معاہدہ نہیں اس سے ممنوع ہے۔

(3)..... اودنی صورت: اسلام اور مسلمانوں کی مصلحت کے لئے جنگی چال کے طور پر کچھ دیا جائے۔ یہ حربی کافر یعنی جس سے معاہدہ نہیں اس کے ساتھ بھی جائز ہے۔

آیت کریمہ ”لَا يَهْتَكُمُ“ میں ”پر“ یعنی احسان کی درمیانی صورت مراد ہے کیونکہ اعلیٰ اس کافر سے بھی حرام ہے جس سے معاہدہ ہے اور اودنی اس کافر کے ساتھ بھی جائز ہے جس سے معاہدہ نہیں۔⁽¹⁾

اقساط کا مفہوم

اقساط یعنی انصاف کرنے کے مفسرین نے تین معانی بیان کئے ہیں:

ایک معنی یہ ہے کہ ان پر ظلم نہ کرو۔ اس معنی کے اعتبار سے یہ حکم حربی و معاہدہ ہر طرح کے کافر کیلئے عام ہے کہ حربی پر بھی ظلم کرنے کی اجازت نہیں اور اس معنی کے اعتبار سے یہ حکم رخصت نہیں بلکہ واجب ہے۔

دوسرا معنی یہ ہے کہ کافروں سے کیا ہوا معاہدہ پورا کرو اور اس صورت میں بھی یہ حکم واجب ہے نہ کہ صرف رخصت، البتہ معاہدے کی مدت پوری کرنا واجب نہیں، کوئی مصلحت ہو تو مدت سے پہلے بتا کر معاہدہ توڑ دینا جائز ہے۔

تیسرا معنی یہ کہ اقساط سے مراد اپنے مال سے کچھ حصہ دیدینا ہے اور یہ وہی بر یعنی نیکی کرنا ہی ہے، گویا اس صورت میں برو اقساط ایک ہی چیز ہو گئے۔ اس پر اعلیٰ حضرت عَلَیْهِ السَّلَام نے فرمایا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہاں یہاں بر (نیکی کرنے) اور اقساط (انصاف کرنے) دونوں لفظوں میں یوں فرق ہو سکتا ہے کہ اقساط کا مطلب ہے کہ جتنا کافر نے دیا اتنا ہی دیا جائے جیسے کافر نے ہزار روپے کی چیز دی تو جواب میں ہزار روپے کی چیز ہی دیدی جائے تو یہ اقساط یعنی برابری کرنا ہو گیا جبکہ اگر وہ کچھ نہ دے اور مسلمان اپنی رشتے داری یا کسی مصلحت کی وجہ سے اسے ہزار روپے کی چیز دیدے یا کافر نے ہزار روپے کی چیز دی لیکن مسلمان ہزار سے زائد کی شے دیدے تو یہ بر یعنی احسان کرنا، نیکی کرنا، سلوک کرنا کہلائے گا۔⁽²⁾

کفار کے ساتھ دوستی کی صورتیں اور ان کے احکام

آیت نمبر 9 میں کفار کے ساتھ دوستی سے منع کیا گیا، یہاں ان سے دوستی سے متعلق اعلیٰ حضرت امام احمد رضا

خان دَرَسَمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ كَلَامٌ كَاخْلَاصُهُ ملاحظہ ہو،

①..... فتاویٰ رضویہ، رسالہ: الحجۃ الموعودۃ فی ایام الممختۃ، ۱۱۳/۱۳۶۵، ۳۶۸، ۳۶۹، ملخصاً۔

②..... فتاویٰ رضویہ، رسالہ: الحجۃ الموعودۃ فی ایام الممختۃ، ۱۱۳/۱۳۶۵، ملخصاً۔

موالات (یعنی کفار کے ساتھ دوستی) کی دو قسمیں ہیں:

(1)..... حقیقی موالات: اس کی ادنیٰ صورت قلبی میلان ہے، یہ تمام صورتوں میں ہر کافر سے مُطلقاً ہر حال میں حرام ہے البتہ طبعی میلان جیسے ماں باپ، اولاد یا خوبصورت بیوی کی طرف غیر اختیاری طور پر ہوتا ہے یہ اس حکم میں داخل نہیں پھر بھی اس تَصَوُّر سے کہ یہ اللہ ورسول کے دشمن ہیں اور ان سے دوستی حرام ہے، اپنی طاقت کے مطابق اس میلان کو دبانایا نہ تک کہ بن پڑے تو فناء کر دینا لازم ہے، اس میلان کا آنا بے اختیار تھا اور اسے زائل کرنا قدرت میں ہے تو اسے رکھنا دوستی کو اختیار کرنا ہوا اور یہ حرام قطعی ہے اسی لئے جس غیر اختیاری چیز کے ابتدائی امور کسی شخص نے اپنے اختیار سے پیدا کئے تو اس میں اس کا کوئی عذر قابل قبول نہ ہوگا جیسے شراب سے عقل زائل ہو جانا اختیار میں نہیں لیکن جب اختیار سے پی تو عقل کا زوال اور اس پر جو کچھ مُرتب ہو اسب اسی کے اختیار سے ہوگا۔

(2)..... صورتِ موالات: اس کی صورت یہ ہے کہ بندے کا دل کافر کی طرف اصلاً مائل نہ ہو لیکن اس سے برتاؤ ایسا کرے جو بظاہر محبت و میلان کا پتہ دیتا ہو۔ یہ ضرورت اور مجبوری کی حالت میں صرف ضرورت و مجبوری کی مقدار مُطلقاً جائز ہے اور بقدر ضرورت یہ کہ مثلاً صرف عدوات کا اظہار نہ کرنے سے کام نکلتا ہو تو اسی قدر پر اکتفاء کرے اور اظہار محبت کی ضرورت ہو تو حتیٰ الامکان پہلو دار بات کہے، صراحت کے ساتھ اظہار کرنے کی اجازت نہیں، اور اگر اس کے بغیر نجات نہ ملے اور دل ایمان پر مطمئن ہو تو صراحت کے ساتھ اظہار کی رخصت ہے اور اب بھی عزیمت یہی ہے کہ ایسا نہ کرے۔⁽¹⁾

اب زیر تفسیر دونوں آیات کا خلاصہ ملاحظہ ہو، چنانچہ ارشاد فرمایا کہ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ تمہیں ان کافروں کے ساتھ احسان اور انصاف کا برتاؤ کرنے سے منع نہیں کرتا جنہوں نے تم سے دین میں لڑائی نہیں کی اور نہ تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا، بیشک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے اور وہ تمہیں صرف ان کافروں کے ساتھ دوستی کرنے سے منع کرتا ہے جو تم سے دین میں لڑے اور انہوں نے تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا اور تمہیں نکالنے پر تمہارے مخالفین کی مدد کی اور جو ان سے دوستی کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔⁽²⁾

①..... فتاویٰ رضویہ، رسالہ: الحجیۃ المؤمنین فی ایہ الحجیۃ، ۱۱۴/۳۶۵-۳۶۷، ملخصاً۔

②..... حازن، السمحة، تحت الآیة: ۸-۹، ۵۸/۲۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمْ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَاْمْتَحِنُوهُنَّ ۗ اللَّهُ
 أَعْلَمُ بِإِيمَانِهِنَّ فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ ۗ
 لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ ۗ وَآتُوهُنَّ مَا أَنْفَقُوا ۗ وَلَا جُنَاحَ
 عَلَيْكُمْ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أَجُورَهُنَّ ۗ وَلَا تَسْكُرُوا بِعِصْمِ
 الْكُوفِرِ وَسْئَلُوا مَا أَنْفَقْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ أَنْفَقُوا ۗ ذَلِكُمْ حُكْمُ اللَّهِ ۗ
 يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿۱۰﴾

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں کفرستان سے اپنے گھر چھوڑ کر آئیں تو ان کا
 امتحان کر لو، اللہ ان کے ایمان کا حال بہتر جانتا ہے پھر اگر وہ تمہیں ایمان والیاں معلوم ہوں تو انہیں کافروں کو واپس نہ دو
 نہ یہ انہیں حلال نہ وہ انہیں حلال اور ان کے کافر شوہروں کو دے دو جو ان کا خرچ ہوا اور تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان سے نکاح
 کر لو جب ان کے مہر انہیں دو اور کافر نیوں کے نکاح پر جسے نہ رہا اور مانگ لو جو تمہارا خرچ ہوا اور کافر مانگ لیں جو انہوں
 نے خرچ کیا یہ اللہ کا حکم ہے وہ تم میں فیصلہ فرماتا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔

ترجمہ کنزالعرفان: اے ایمان والو! جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں (کفرستان سے) اپنے گھر چھوڑ کر آئیں تو ان
 کا امتحان کرو، اللہ ان کے ایمان کا حال بہتر جانتا ہے، پھر اگر وہ تمہیں ایمان والیاں معلوم ہوں تو انہیں کافروں کی طرف
 واپس نہ لو تاؤ، نہ یہ ان (کافروں) کیلئے حلال ہیں اور نہ وہ (کافر) ان کیلئے حلال ہیں اور ان کے کافر شوہروں کو وہ (حق
 مہر) دیدو جو انہوں نے خرچ کیا ہوا اور تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان سے نکاح کر لو جب ان کے مہر انہیں دو اور کافرہ عورتوں کے
 نکاح پر جسے نہ رہا اور وہ مانگ لو جو تم نے خرچ کیا ہوا اور کافر مانگ لیں جو انہوں نے خرچ کیا، یہ اللہ کا حکم ہے، وہ تم میں

فیصلہ فرماتا ہے اور اللہ بہت علم والا، بڑا حکمت والا ہے۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمْ الْمَوْتُ مِنْكُمْ فَهَجَرْتُمْ: اے ایمان والو! جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں اپنے گھر چھوڑ کر آئیں۔﴾ اس آیت میں ہجرت کر کے آنے والی مسلمان عورتوں کے بارے میں ۷ احکام دیئے گئے ہیں، (1)..... اے ایمان والو! جب کفرستان سے مسلمان عورتیں اپنے گھر چھوڑ کر تمہارے پاس آئیں تو ان کی جانچ کر لیا کرو کہ ان کی ہجرت خالص دین کیلئے ہے، ایسا تو نہیں ہے کہ انہوں نے شوہروں کی عداوت میں گھر چھوڑا ہو اور یاد رکھو کہ ان عورتوں کا امتحان تمہارے علم کے لئے ہے ورنہ اللہ تعالیٰ تو ان کے ایمان کا حال تم سے بہتر جانتا ہے۔

ان کی جانچ کا طریقہ یہ ہے کہ ان سے قسم لی جائے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فرماتے ہیں: ان عورتوں کو قسم دی جائے کہ وہ نہ شوہروں کی عداوت میں نکلی ہیں اور نہ اور کسی دُنیوی وجہ سے بلکہ انہوں نے صرف اپنے دین و ایمان کیلئے ہجرت کی ہے۔

(2)..... اگر جانچ کے بعد وہ تمہیں ایمان والیاں معلوم ہوں تو انہیں ان کے کافر شوہروں کی طرف واپس نہ لو لوناؤ کیونکہ نہ یہ مسلمان عورتیں ان کافروں کیلئے حلال ہیں اور نہ وہ کافر مردان مسلمان عورتوں کیلئے حلال ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر کافر کی بیوی ایمان لا کر ہجرت کر جائے تو وہ اس کافر کے نکاح سے نکل جائے گی۔

(3)..... ان کے کافر شوہروں کو وہ حق مہر دیدو جو انہوں نے ان عورتوں کو دیئے تھے۔ شان نزول: یہ آیت صلح حدیبیہ کے بعد نازل ہوئی، صلح میں یہ شرط تھی کہ مکہ والوں میں سے جو شخص ایمان لا کر سرکارِ دو عالم صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہو اس کو اہل مکہ واپس لے سکتے ہیں اور اس آیت میں یہ بیان فرما دیا گیا کہ یہ شرط صرف مردوں کیلئے ہے، عورتوں کی تصریح عہد نامہ میں نہیں اور نہ عورتیں اس قرارداد میں داخل ہو سکتی ہیں کیونکہ مسلمان عورت کافر کیلئے حلال نہیں۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ آیت کا یہ حصہ پہلے حکم (یعنی انہیں ان کے کافر شوہروں کی طرف واپس نہ لو لوناؤ) کا نسخہ ہے۔

یہ قول اس صورت میں درست ہے کہ عورتیں صلح کے عہد میں داخل ہوں، لیکن عورتوں کا اس عہد میں داخل ہونا صحیح نہیں کیونکہ بخاری شریف میں عہد نامہ کے یہ الفاظ مروی ہیں: "لَا يَأْتِيَنَّكَ مِنْ رَجُلٍ وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ" یعنی ہم سے جو مرد آپ کے پاس پہنچے خواہ وہ آپ کے دین ہی پر ہو آپ اس کو واپس دیں گے۔ (1) ان

1..... بخاری، کتاب الشروط، باب الشروط في الجهاد والمصالحة مع اهل الحرب... الخ، ۲/۲۲۳، الحدیث: ۲۷۳۱،

میں عورت کا ذکر نہیں ہے۔

یہاں اس مہر سے متعلق دو شرعی مسائل بھی ملاحظہ ہوں:

(1)..... یہ مہر دینا اس صورت میں ہے جب کہ عورت کا کافر شوہر اسے طلب کرے اور اگر طلب نہ کرے

تو اس کو کچھ نہیں دیا جائے گا۔

(2)..... اسی طرح اگر کافر نے اس مہاجرہ عورت کو مہر نہیں دیا تھا تو بھی وہ کچھ نہ پائے گا۔

(4)..... تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان ہجرت کرنے والی عورتوں کو مہر دے کر ان سے نکاح کر لو اگرچہ دار الحرب میں ان کے

شوہر ہوں کیونکہ اسلام لانے سے وہ ان شوہروں پر حرام ہو گئیں اور ان کی زوجیت میں نہ رہیں۔ یاد رہے کہ یہاں مہر

دینے سے مراد اس کو اپنے ذمہ لازم کر لینا ہے اگرچہ بالفعل نہ دیا جائے۔ نیز اس سے یہ ثابت ہوا کہ ان عورتوں سے

نکاح کرنے پر نیا مہر واجب ہوگا جبکہ ان کے شوہروں کو جو ادا کر دیا گیا وہ اس میں شمار نہیں ہوگا گویا یہاں دو قسم کی رقم دینا

ہوگی، ایک سابقہ کافر شوہر کو اور دوسری بطور مہر عورت کو۔

(5)..... کافرہ عورتوں کے نکاح پر نہ جھے رہو، یعنی جو عورتیں دار الحرب میں رہ گئیں یا مُرْتَدَّہ ہو کر دار الحرب میں چلی

گئیں ان سے زوجیت کا علاقہ نہ رکھو، چنانچہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد رسول کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے

صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ نے ان کافرہ عورتوں کو طلاق دیدی جو مکہ مکرمہ میں تھیں۔ یہاں یہ مسئلہ یاد رہے کہ اگر

مسلمان کی عورت (مَعَاذَ اللهِ) مرتدہ ہو جائے تو وہ اس کے نکاح سے باہر نہ ہوگی البتہ عورت کے مسلمان ہونے کے بعد

دوبارہ اسی شوہر سے نکاح ضرور پڑھا جائے گا۔

(6)..... ان عورتوں کو تم نے جو مہر دیئے تھے وہ ان کافروں سے وصول کر لو جنہوں نے اُن سے نکاح کیا۔

(7)..... کافروں کی جو عورتیں ہجرت کر کے دارالاسلام میں چلی آئیں، ان پر کافروں نے جو خرچ کیا وہ اُن مسلمانوں

سے مانگ لیں جنہوں نے ان عورتوں سے نکاح کیا ہے۔

آیت کے آخر میں ارشاد فرمایا کہ یہاں جو احکام دیئے یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، وہ تمہارے درمیان فیصلہ فرماتا

ہے اور اللہ تعالیٰ علم والا، حکمت والا ہے۔^(۱)

①..... حازن، الممتحنة، تحت الآية: ۱۰، ۴/۲۵۹، مدارك، الممتحنة، تحت الآية: ۱۰، ص ۱۲۳۳-۱۲۳۴.

وَإِن فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ أَرْوَاحِكُمْ إِلَى الْكُفَّارِ فَعاقِبْتُمْ فَاتُوا الَّذِينَ
ذَهَبَتْ أَرْوَاحُهُمْ مِّثْلَ مَا أَنْفَقُوا ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ
مُؤْمِنُونَ ۝

ترجمہ کنزالایمان: اور اگر تم مسلمانوں کے ہاتھ سے ان کی کچھ عورتیں کافروں کی طرف نکل جائیں پھر تم کافروں کو
سزا دو تو جن کی عورتیں جاتی رہیں تھیں غنیمت میں سے انہیں اتنا دیدو جتنا کافروں کا خرچ ہوا تھا اور اللہ سے ڈرو جس پر تمہیں
ایمان ہے۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور اگر تم مسلمانوں کے ہاتھ سے تمہاری کچھ عورتیں کافروں کی طرف نکل جائیں پھر تم (کافروں کو)
سزا دو تو جن کی بیویاں چلی گئی تھیں (مال غنیمت سے) اتنا دیدو جتنا انہوں نے خرچ کیا تھا اور اللہ سے ڈرتے رہو
جس پر تم ایمان رکھتے ہو۔

﴿وَإِن فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ أَرْوَاحِكُمْ إِلَى الْكُفَّارِ﴾ اور اگر تم مسلمانوں کے ہاتھ سے تمہاری کچھ عورتیں کافروں کی طرف نکل جائیں۔
شان نزول: اس سے پہلے والی آیت نازل ہونے کے بعد مسلمانوں نے توجرت کرنے والی عورتوں کے مہران کے کافر شوہروں
کو ادا کر دیئے جبکہ کافروں نے مرتدہ عورتوں کے مہر مسلمانوں کو ادا کرنے سے انکار کر دیا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور
فرمایا گیا کہ اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس سے کچھ عورتیں مرتدہ ہو کر کافروں کی طرف نکل جائیں، پھر تم کافروں کو
جہاد کے ذریعے سزا دو اور ان سے غنیمت پاؤ تو جن کی عورتیں مرتدہ ہو کر دارالہرب میں چلی گئیں تھیں انہیں مال غنیمت
سے اتنا دیدو جتنا انہوں نے ان عورتوں کو مہر دینے میں خرچ کیا تھا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو جس پر تم ایمان رکھتے ہو۔
حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مومنین مہاجرین کی عورتوں میں سے چھ عورتیں

ایسی تھیں جنہوں نے دارالہرب کو اختیار کیا اور مشرکین کے ساتھ ملیں اور مرتدہ ہو گئیں، رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ

وَسَلَّمَ نِيَّ أَنْ كِي شوهروں كو مَالِ غَنِيْمَتِ سِي ان كِي مِهْر عَطَا فرمائے۔ (۱)

نوٹ: یاد رہے کہ ان آیتوں میں جو یہ احکام دیئے گئے کہ مہاجرات کا امتحان لینا، کفار نے اپنی بیویوں پر جو خرچ کیا ہو وہ ہجرت کے بعد انہیں دینا، مسلمانوں نے اپنی بیویوں پر جو خرچ کیا ہو وہ ان کے مرتدہ ہو کر کافروں سے مل جانے کے بعد کافروں سے مانگنا، جن کی بیویاں مرتدہ ہو کر چلی گئی ہوں انہوں نے جو ان پر خرچ کیا تھا وہ انہیں مالِ غنیمت میں سے دینا، یہ تمام احکام جہاد والی آیت سے یا غنیمت والی آیت سے یا احادیث سے منسوخ ہو گئے ہیں کیونکہ یہ احکام تب تک باقی رہے جب تک یہ عہد رہا اور جب وہ عہد اٹھ گیا تو احکام بھی نہ رہے۔ (۲)

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يَبَايِعْنَكَ عَلَىٰ أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ فَبَايِعِهِنَّ
وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّهُ ۖ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿۱۱﴾

ترجمہ کنزالایمان: اے نبی جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں حاضر ہوں اس پر بیعت کرنے کو کہ اللہ کا شریک کچھ نہ ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ وہ بہتان لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان یعنی موضع ولادت میں اٹھائیں اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی تو ان سے بیعت لو اور اللہ سے ان کی مغفرت چاہو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

ترجمہ کنزالعرفان: اے نبی! جب مسلمان عورتیں تمہارے حضور اس بات پر بیعت کرنے کیلئے حاضر ہوں کہ وہ اللہ کے

①..... حازن، الممتحنہ، تحت الآیة: ۱۱، ۲۵۹/۴-۲۶۰، مدارك، الممتحنہ، تحت الآیة: ۱۱، ص ۱۲۳، ملقطاً.

②..... جزائن العرفان، الممتحنہ، تحت الآیة: ۱۱، ص ۱۰۸-۱۰۹، ملخصاً.

ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ وہ بہتان لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں اور اپنے پاؤں کے درمیان میں گھڑیں اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی تو ان سے بیعت لو اور اللہ سے ان کی مغفرت چاہو بیشک اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ: اے نبی! جب مسلمان عورتیں تمہارے حضور حاضر ہوں۔﴾ جب فتح مکہ کے دن حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مردوں سے بیعت لے کر فارغ ہوئے اور عورتوں سے بیعت لینا شروع کی تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اے حبیب! جب مسلمان عورتیں آپ کی بارگاہ میں اس بات پر بیعت کرنے کیلئے حاضر ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانے پر قائم رہیں گی، چوری نہ کریں گی، بدکاری نہ کریں گی، اپنی اولاد کو قتل نہ کریں گی، کسی کے بچے کو اپنے شوہر کی طرف منسوب نہ کریں گی، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری کرنے میں آپ کی نافرمانی نہ کریں گی، تو ان سے بیعت لیں اور اللہ تعالیٰ سے ان کی مغفرت چاہیں بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا، مہربان ہے۔^(۱)

حضرت ہند بنت عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور دیگر خواتین کی بیعت

جب سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فتح مکہ کے دن مردوں کی بیعت لے کر فارغ ہوئے تو کوہِ صفا پر عورتوں سے بیعت لینا شروع کی، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیچے کھڑے ہو کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا کلام مبارک عورتوں کو سناتے جاتے تھے۔ اسی دوران حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ حضرت ہند بنت عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ڈرتے ڈرتے برقع پہن کر اس طرح حاضر ہوئیں کہ پہچانی نہ جائیں۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”میں تم سے اس بات پر بیعت لیتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو گی۔ حضرت ہند نے سراٹھا کر کہا: آپ ہم سے وہ عہد لے رہے ہیں جو ہم نے آپ کو مردوں سے لیتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اس دن مردوں سے صرف اسلام و جہاد پر بیعت لی گئی تھی۔ پھر حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور چوری نہ کرو گی۔ حضرت ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی: حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بخیل آدمی ہیں اور میں نے اُن کا مال

①..... روح البیان، المستحقة، تحت الآية: ۹۰، ۱۲/۴۸۷-۴۸۸، حازن، المستحقة، تحت الآية: ۱۲، ۲۶۰/۴، مدارک، المستحقة، تحت الآية: ۱۲، ص ۱۲۳، ملقطاً.

ضرور لیا ہے، میں نہیں سمجھتی کہ مجھے حلال ہوایا نہیں۔ حضرت ابوسفیان رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وہاں حاضر تھے، انہوں نے کہا: جو تو نے پہلے لیا اور جو آئندہ لے گی سب حلال ہے۔ اس پر نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے مسکراتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”تو ہند بنتِ عتبہ ہے۔ عرض کی: جی ہاں! مجھ سے جو کچھ قصور ہوئے ہیں وہ معاف فرما دیجئے۔ پھر حضور انور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”اور بدکاری نہ کرو گی۔ حضرت ہند رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے کہا: کیا کوئی آزاد عورت بدکاری کرتی ہے۔ پھر ارشاد فرمایا ”اپنی اولاد کو قتل نہ کرو گی۔ حضرت ہند رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے کہا: ہم نے چھوٹے چھوٹے بچے پالے، جب وہ بڑے ہو گئے تو آپ نے انہیں قتل کر دیا، اب آپ جانیں اور وہ جانیں۔ حضرت ہند رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے یہ اس لئے کہا کہ ان کا لڑکا حذغلہ بن ابوسفیان بدر میں قتل کر دیا گیا تھا۔ حضرت ہند رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی یہ گفتگو سن کر حضرت عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو بہت ہنسی آئی۔ پھر حضور پر نور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”اپنے ہاتھ پاؤں کے درمیان کوئی بہتان نہ گھڑو گی۔ حضرت ہند رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے کہا: خدا کی قسم! بہتان بہت بری چیز ہے اور حضور اقدس صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہمیں نیک باتوں اور اچھی خصلتوں کا حکم دیتے ہیں۔ پھر حضور اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”کسی نیک بات میں رسول کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی نافرمانی نہ کرو گی۔ اس پر حضرت ہند رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے کہا: اس مجلس میں ہم اس لئے حاضر ہی نہیں ہوئے کہ اپنے دل میں آپ کی نافرمانی کا خیال آنے دیں۔ عورتوں نے ان تمام امور کا اقرار کیا اور 457 عورتوں نے بیعت کی۔^(۱)

عورتوں سے بیعت کی کیفیت

عورتوں سے لی جانے والی بیعت میں تاجدار رسالت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ان سے مصافحہ نہ فرمایا اور عورتوں کو اپنا دست مبارک چھونے نہ دیا۔ حضرت عائشہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فرماتی ہیں: اللہ تعالیٰ کی قسم! بیعت کرتے وقت آپ کے ہاتھ نے کسی عورت کے ہاتھ کو مس نہیں کیا، آپ ان کو صرف اپنے کلام سے بیعت کرتے تھے۔^(۲)

بیعت کی کیفیت میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ پانی کے ایک بڑے برتن میں سید المرسلین صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

①..... حازن، المستحنة، تحت الآية: ۱۲، ۴/۲۶۰، مدارك، المستحنة، تحت الآية: ۱۲، ص ۱۲۳۴-۱۲۳۵، خزائن العرفان، المحتج، تحت الآية: ۱۲، ص ۱۰۹، ملقطاً۔

②..... صحيح بخاری، كتاب التفسير، سورة المستحنة، باب اذا جاءكم المؤمنات مهاجرات، ۳/۳۵۰، الحديث: ۴۸۹۱۔

وَسَلَّمَ نَے اپنا دست مبارک ڈالا پھر اسی میں عورتوں نے اپنے ہاتھ ڈالے اور یہ بھی کہا گیا ہے بیعت کپڑے کے واسطے سے لی گئی تھی اور بعید نہیں ہے کہ دونوں صورتیں عمل میں آئی ہوں۔

آیت ”يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ“ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے 4 باتیں معلوم ہوں،

(1)..... پیر کسی کو مرید کرتے وقت عمومی توبہ کے ساتھ خاص ان گناہوں سے بھی توبہ کرائے جن میں مرید گرفتار ہے، مثلاً بے نمازی سے ترک نماز کی یا سود خور سے سود خوری سے خاص طور پر توبہ کرائے اور آئندہ کے لئے اس پر قائم رہنے کا حکم دے۔

(2)..... پیر کو چاہئے کہ بیعت لینے کے بعد اپنے مرید کے لئے دعائے مغفرت کرے کہ اے اللہ اغز و اجل، اس کے گزشتہ گناہ بخش دے۔

(3)..... خود توبہ کرنے کا حکم اور ہے اور اللہ تعالیٰ کے کسی مقبول بندے کے ہاتھ پر توبہ کرنے کا دوسرا حکم ہے۔

(4)..... مسلمانوں کا مشائخ کے ہاتھ پر بیعت ہونا سنت ہے کیونکہ یہ مومنہ عورتیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے اس کی بیعت کرتی تھیں کہ ہم آئندہ گناہوں سے بچیں گی اور یہی مشائخ کی بیعت کا منشا ہے۔ یاد رہے کہ بیعت کی چار قسمیں ہیں، (1) بیعت اسلام، (2) بیعت خلافت، (3) بیعت تقویٰ، (4) بیعت توبہ، آج کل کی بیعت توبہ یا تقویٰ کی بیعت ہے، اس بیعت کا ماخذ یہ آیت اور اس جیسی دوسری آیات ہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَدِيسُوا
مِنَ الْآخِرَةِ كَمَا بَيَّسَ الْكُفَّارُ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ ۝۱۳

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! ان لوگوں سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ کا غضب ہے وہ آخرت سے آس توڑ بیٹھے ہیں جیسے کافر آس توڑ بیٹھے قبر والوں سے۔

تَرْجِبَةً كُنَّا الْعُرْفَانَ: اے ایمان والو! ان لوگوں سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ نے غضب کیا، بیشک وہ آخرت سے ناامید ہو چکے ہیں جیسے کافر قبر والوں (کے دنیا میں لوٹنے) سے ناامید ہو چکے ہیں۔ (یا قبر والوں میں سے کفار) (ثوابِ آخرت سے) ناامید ہو چکے ہیں۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ: اے ایمان والو! ان لوگوں سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ نے غضب کیا۔﴾ اس آیت کی ایک تفسیر یہ ہے کہ اے ایمان والو! مشرکوں سے دوستی نہ کرو، بیشک وہ آخرت کے منکر ہونے کی وجہ سے اس کے ثواب سے ایسے ناامید ہو چکے ہیں جیسے وہ قبر والوں کے دنیا میں واپس آنے سے ناامید ہو چکے ہیں۔ دوسری تفسیر یہ ہے کہ اے ایمان والو! یہودیوں سے دوستی نہ کرو، بیشک وہ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو برحق نبی جاننے کے باوجود انکار کرنے کی وجہ سے آخرت کے ثواب سے ایسے ہی ناامید ہو چکے ہیں جیسے کفار مرے ہوئے لوگوں کے دنیا میں واپس آنے سے مایوس ہو چکے ہیں۔^(۱)



1.....مدارک، الممتحنة، تحت الآية: ۱۳، ص ۱۲۳۵، ملخصاً.

سُورَةُ الصَّفِّ

سورة صف کا تعارف

مقام نزول

سورة صف مکہ ہے، جبکہ حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور جمہور مفسرین کے قول کے مطابق مدنیہ ہے۔^(۱)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 2 رکوع، 14 آیتیں ہیں۔

”صف“ نام رکھنے کی وجہ

صف کا معنی ہے سیدھی قطار اور اس سورت کی آیت نمبر 4 میں مذکور کلمہ ”صَفًّا“ کی مناسبت سے اس کا نام ”سورة صف“ رکھا گیا ہے۔

سورة صف سے متعلق حدیث

حضرت عبد اللہ بن سلام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں ”ہم نے اس بات پر مذاکرہ کیا کہ کون حضور پر نور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے پاس جا کر یہ پوچھے گا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کونسا عمل سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ ابھی ہم میں سے کوئی اپنی جگہ سے اٹھا بھی نہیں تھا کہ حضور اقدس صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ہماری طرف ایک شخص بھیجا اور اس نے ہمیں جمع کر کے ہمارے سامنے پوری سورة صف کی تلاوت کی۔“^(۲)

سورة صف کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں دشمنوں کے ساتھ جہاد کرنے کا حکم دیا گیا اور مجاہدین کا عظیم

①.....خازن، تفسیر سورة الصف، ۲۶۱/۴.

②.....مسند امام احمد، حدیث عبد اللہ بن سلام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، ۲۰۵/۹، الحدیث: ۲۳۸۴۹.

ثواب بیان کیا گیا ہے، نیز اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں۔

(1)..... اس سورت کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور تقدیس بیان کی گئی اور مسلمانوں کو یہ حکم دیا گیا کہ وہ بات نہ کہیں جو خود کرتے نہیں۔

(2)..... یہ بتایا گیا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس طرح صفیں باندھ کر لڑتے ہیں گویا وہ سیسہ پلائی دیوار ہیں ان سے اللہ تعالیٰ محبت فرماتا ہے۔

(3)..... اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کرنے اور دین میں تفرقہ بازی سے منع کیا گیا اور بتایا گیا کہ یہ یہودیوں اور عیسائیوں کا طریقہ ہے۔

(4)..... مسلمانوں کو یہ بشارت دی گئی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا ہے اور یہ دین سب دینوں پر غالب ہوگا اگرچہ مشرکوں کو ناپسند ہو۔

(5)..... مسلمانوں کے سامنے اخروی عذاب سے نجات کا راستہ بیان کیا گیا کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان رکھیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کریں۔

(6)..... اس سورت کے آخر میں مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کے دین کا مددگار بننے کا حکم دیا گیا اور ان کے سامنے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے حواریوں کی ایک مثال بیان فرمائی گئی۔

سورۃ مُّمْتَحِنَةٍ کے ساتھ مناسبت

سورۃ صف کی اپنے سے ماقبل سورت ”مُّمْتَحِنَةٍ“ کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ سورۃ مُّمْتَحِنَةٍ کی ابتداء میں، وسط میں اور آخر میں کفار سے دوستی اور محبت رکھنے سے منع کیا گیا اور اس سورت میں مسلمانوں کو متحد ہونے اور دشمنوں کے سامنے ایک صف میں کھڑے ہونے کا حکم دیا گیا۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ سورۃ مُّمْتَحِنَةٍ میں مسلمانوں اور کفار کے درمیان ملکی، داخلی اور خارجی معاملات کے احکام بیان کئے گئے اور اس سورت میں دشمنوں سے جہاد کرنے کا حکم دیا گیا اور جہاد چھوڑنے والوں کو تنبیہ کی گئی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمہ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمہ کنزالعرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيْمُ ۝۱
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝۲ كَبُرَ مَقْتًا
عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝۳

ترجمہ کنزالایمان: اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور وہی عزت و حکمت والا ہے۔ اے ایمان والو! کیوں کہتے ہو وہ جو نہیں کرتے۔ کتنی سخت ناپسند ہے اللہ کو وہ بات کہ وہ کہو جو نہ کرو۔

ترجمہ کنزالعرفان: اللہ کی پاکی بیان کی ہر اس چیز نے جو آسمانوں میں اور جو زمین میں ہے اور وہی بہت عزت والا، بڑا حکمت والا ہے۔ اے ایمان والو! وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔ اللہ کے نزدیک یہ بڑی سخت ناپسندیدہ بات ہے کہ تم وہ کہو جو نہ کرو۔

﴿سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ﴾ اللہ کی پاکی بیان کی ہر اس چیز نے جو آسمانوں میں اور جو زمین میں ہے۔ ﴿اٰرِشَادُ فَرَمَايَا﴾ کہ آسمانوں اور زمین میں موجود تمام اشیاء ہر اس چیز سے اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہیں جو اس کی بلند و بالا اور عظیم بارگاہ کے لائق نہیں، وہی عزت والا اور تمام افعال میں حکمت والا ہے۔ (۱)

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا: اے ایمان والو!﴾ شان نزول: حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ”ہم چند صحابہ بکرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی، ہم میں اس بات کا تذکرہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کونسا

①.....روح البیان، الصف، تحت الآیة: ۱، ۹۳/۹۰.

عمل محبوب ترین ہے اگر ہمیں معلوم ہو جاتا تو ہم اسی پر عمل کرتے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں:

سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۗ
وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ
ترجمہ کنز العرفان: اللہ کی پاکی بیان کی ہر اس چیز نے جو
آسمانوں میں اور زمین میں ہے اور وہی بہت عزت والا، بڑا حکمت
والا ہے۔ اے ایمان والو! وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔

حضرت عبداللہ بن سلام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ہمارے سامنے یہ آیتیں تلاوت فرمائیں۔ (1)

یاد رہے کہ اس آیت کے شان نزول میں اور بھی کئی قول ہیں، اُن میں سے ایک یہ ہے کہ یہ آیت ان منافقین کے بارے میں نازل ہوئی جو مسلمانوں سے مدد کرنے کا جھوٹا وعدہ کرتے تھے۔ (2) اس اعتبار سے منافقوں کی مذمت ہے اور انہیں اہل ایمان کہہ کر مخاطب کرنا ان کے ظاہری ایمان کی وجہ سے ہے۔ اور اگر یہ آیت صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کے بارے میں نازل ہوئی ہے تو اس میں ان کی مذمت نہیں بلکہ تربیت فرمائی گئی ہے کہ ایسے دعوے کرنا درست نہیں کیونکہ آنے والے وقت کا معلوم نہیں کہ کیسا آئے، ممکن ہے کہ اس وقت کسی وجہ سے وہ یہ دعویٰ پورا نہ کر سکیں۔

قول اور فعل میں تضاد نہیں ہونا چاہئے

اس آیت سے معلوم ہوا کہ قول اور فعل میں تضاد نہیں ہونا چاہئے بلکہ اپنے قول کے مطابق عمل بھی کرنا چاہئے۔ یاد رہے کہ اس تضاد کی بہت سی صورتیں ہیں جیسے لوگوں کو اچھی باتیں بتانا لیکن خود ان پر عمل نہ کرنا، یا کسی سے وعدہ کرنا اور اس وقت یہ خیال کرنا کہ میں یہ کام کروں گا ہی نہیں، صرف زبانی وعدہ کر لیتا ہوں، وغیرہ یعنی ایک بات کہہ دیتا ہوں لیکن پوری نہیں کروں گا۔ احادیث میں ان چیزوں کی خاص طور پر شدید مذمت اور وعید بیان کی گئی ہے، چنانچہ جو لوگوں کو نیکی کی دعوت دیتے ہیں اور خود برائیوں میں مبتلا رہتے ہیں ان کے بارے میں حضرت اسامہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا، پھر اسے دوزخ

①.....ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورة الصف، ۲۰۲/۵، الحدیث: ۳۳۲۰۔

②.....حازن، الصف، تحت الآية: ۲، ۲۶۶/۴۔

میں ڈال دیا جائے گا، اس کی انتڑیاں دوزخ میں بکھر جائیں گی اور وہ اس طرح گردش کر رہا ہوگا جس طرح چکی کے گرد گدھا گردش کرتا ہے، چہنمی اس کے گرد جمع ہو کر اس سے کہیں گے: اے فلاں! کیا بات ہے تم تو ہم کو نیکی کی دعوت دیتے تھے اور برائی سے منع کرتے تھے۔ وہ کہے گا میں تم کو نیکی کی دعوت دیتا تھا لیکن خود نیک کام نہیں کرتا تھا اور میں تم کو تو برائی سے روکتا تھا مگر خود برے کام کرتا تھا۔^(۱)

حضرت انس بن مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”شبِ معراج میرا گزرا ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے۔ میں نے پوچھا: اے جبریل! عَلَيْهِ السَّلَام، یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے عرض کی: یہ آپ کی امت کے وہ وعظ کرنے والے ہیں جو وہ باتیں کہتے تھے جن پر خود عمل نہیں کرتے تھے۔“^(۲)

اور وعدہ خلافی کرنے والوں کے بارے میں حضرت علی المرتضیٰ كَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيم سے روایت ہے، جو کسی مسلمان سے عہد شکنی کرے، اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے اور اس کا کوئی فرض قبول ہوگا نہ نفل۔^(۳) یونہی آیت کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ جو کام تم کرتے نہیں ہو اس کے دعوے نہیں کرو جیسے ایک آدمی غریبوں کی مدد نہیں کرتا لیکن دعویٰ یہ کرتا ہے کہ وہ غریبوں کی بہت مدد کرتا ہے تو یہ محض جھوٹا دعویٰ ہے اور کچھ بھی نہیں۔ یا ایک آدمی ایک کام کرنے کا دعویٰ کرے لیکن اسے پورا نہ کرے جیسے کہے کہ فلاں جگہ کے غریبوں کی اتنی مدد کروں گا لیکن کہتے ہوئے دل میں موجود ہو کہ عمل نہیں کروں گا تو گویا جو کہتے ہیں وہ کرتے نہیں۔
اللہ تعالیٰ ہمیں قول اور فعل کے تضاد سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَانَتْهُمْ بَيِّنَاتٌ

مَرَّصُوصٌ ④

①.....بخاری، کتاب بدء الخلق، باب صفة النار وأنها مخلوقة، ۳۹۶/۲، الحدیث: ۳۲۶۷.

②.....مشكاة المصابيح، کتاب الآداب، باب بیان والشعر، الفصل الثانی، ۱۸۸/۲، الحدیث: ۴۸۰۱.

③.....بخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة، باب ما یکره من التعمق والتنازع فی العلم... الخ، ۵۰۴/۴، الحدیث: ۷۳۰۰.

ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ دوست رکھتا ہے انہیں جو اس کی راہ میں لڑتے ہیں پر اباندھ کر گویا وہ عمارت ہیں راٹگا پلائی۔

ترجمہ کنزالعرفان: بیشک اللہ ان لوگوں سے محبت فرماتا ہے جو اس کی راہ میں اس طرح صفیں باندھ کر لڑتے ہیں گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔

﴿إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ﴾ بیشک اللہ ان لوگوں سے محبت فرماتا ہے۔ کچھ ارشاد فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت فرماتا ہے جو اس کی راہ میں جنگ کے دوران اس طرح صفیں باندھ کر لڑتے ہیں گویا وہ سیسہ پلائی دیوار ہیں، ان میں ایک سے دوسرا ملا ہوا، ہر ایک اپنی اپنی جگہ جما ہوا اور دشمن کے مقابلے میں سب کے سب ایک چیز کی طرح ہیں۔^(۱) مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو بہادر مجاہد پسند ہیں جو ڈٹ کر کفار کا مقابلہ کریں اور پیٹھ نہ دکھائیں، اس زمانہ میں چونکہ جہاد میں صفیں باندھی جاتی تھیں، اس لئے یہاں صف کا ذکر ہوا جبکہ ہمارے دور میں اب صفیں باندھ کر بھی جہاد کی صورت ہو سکتی ہے اور دوسرے طریقے سے بھی اور اب ہر وہ طریقہ اس میں شامل ہوگا جس میں ایک مفید نظم و ضبط ہو اور جو آپس میں ایک دوسرے کی قوت و طاقت اور دوسروں پر فتح کا ذریعہ بنے۔

وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ لِقَوْمٍ لِمَ تُوذُّونَنِي وَقَدْ تَعْلَمُونَ
أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ ۖ فَلَمَّا زَاغُوا أَزَاغَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ ۗ وَاللَّهُ
لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ⑤

ترجمہ کنزالایمان: اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم مجھے کیوں ستاتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں پھر جب وہ ٹیڑھے ہوئے اللہ نے ان کے دل ٹیڑھے کر دیئے اور فاسق

①.....حازن، الصف، تحت الآية: ۴، ۲۶/۴، ملخصاً.

لوگوں کو اللہ راہ نہیں دیتا۔

ترجمہ کنز العرفان: اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا، اے میری قوم مجھے کیوں ستاتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں پھر جب وہ ٹیڑھے ہوئے تو اللہ نے ان کے دل ٹیڑھے کر دیئے اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

﴿وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ: اذْكُرُوا اللّٰهَ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّمَ،﴾
اپنی قوم کے سامنے وہ واقعہ بیان کریں جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم سے فرمایا، اے میری قوم! آیات کا انکار کر کے اور میرے اوپر جھوٹی تہمتیں لگا کر مجھے کیوں ستاتے ہو حالانکہ تم یقین کے ساتھ جانتے ہو کہ میں تمہاری طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اور رسول کی تعظیم واجب، ان کی توقیر اور احترام لازم ہے اور انہیں ایذا دینا سخت حرام اور انتہا درجہ کی بد نصیبی ہے۔ پھر جب وہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایذا دے کر راہ حق سے منحرف اور ٹیڑھے ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اتباع حق کی توفیق سے محروم کر کے ان کے دل ٹیڑھے کر دیئے اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا جو اس کے علم میں نافرمان ہیں۔

اس آیت میں تشبیہ ہے کہ رسولوں علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ایذا دینا شدید ترین جرم ہے اور اس کے وبال سے دل ٹیڑھے ہو جاتے ہیں اور آدمی ہدایت سے محروم ہو جاتا ہے۔ (۱)

وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ بِنِيَّ اسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَاسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ
مُّصَدِّقًا لِّبَابِیْنَ یَدِیْ مِنَ التَّوْرَةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلِ یَّآئِیْ
مِنْ بَعْدِیْ اَسْبَهَ اَحَدًا فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْبَیِّنَاتِ قَالُوْا هٰذَا
سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۶﴾

1.....حازن، الصف، تحت الآية: ۵، ۴/۲۶۲، مدارك، الصف، تحت الآية: ۵، ص ۲۳۷، ملقطاً.

ترجمہ کنزالایمان: اور یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اپنے سے پہلی کتاب توریت کی تصدیق کرتا ہوا اور ان رسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے پھر جب احمد ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر تشریف لائے بولے یہ کھلا جادو ہے۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے فرمایا: اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں، اپنے سے پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں اور اس عظیم رسول کی بشارت دینے والا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے پھر جب وہ ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر تشریف لائے تو انہوں نے کہا: یہ کھلا جادو ہے۔

﴿وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ: اٰوَرِ يٰۤاٰدِ كُرُوْجِب عِيسٰى بِن مَرْيَمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ نَے فرمایا: اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا رسول ہوں، اپنے سے پہلی کتاب توریت کی تصدیق اور اللہ تعالیٰ کی دیگر کتابوں کا اقرار و اعتراف کرتا ہوں اور مجھ سے پہلے تشریف لانے والے تمام انبیاء کرام عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ کو مانتا ہوں اور اس عظیم رسول کی بشارت دیتا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے، ان کا نام احمد ہے۔“ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ پھر جب وہ احمد کفار کے پاس روشن نشانیاں اور معجزات لے کر تشریف لائے تو انہوں نے کہا: یہ کھلا جادو ہے۔^(۱)

حضرت عیسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ کی بشارت

کثیر احادیث اور روایات میں بھی حضرت عیسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ کی بشارت کا ذکر ہے، ان میں سے تین روایات درج ذیل ہیں:

(۱)..... حضرت ابوموسیٰ اشعری رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: رسول کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ہمیں نجاشی بادشاہ کے ملک میں چلے جانے کا حکم فرمایا (جب ہم اس کے پاس گئے تو) نجاشی بادشاہ نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ

1..... حازن، الصف، تحت الآية: ۶، ۴، ۶۶۲/۴، جلالین، الصف، تحت الآية: ۶، ص ۴۵۹، ملقطاً.

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ تَعَالَى كَرَسُولٍ هِيَ وَأُورُوهُي رَسُولٍ هِيَ بِيْنَ جَنِّ كِي حَضْرَتِ عِيْسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَوَالسَّلَامُ نِي بَشَارَتِ دِي، اَكْرَجْهْ پْرَا مُورِ سُلْطَنَتِ كِي يَابَنْدِيَا نِي هُوْتِيَسِ تُو مِيَسِ اِن كِي خَدْمَتِ مِيَسِ حَاضِرِ هُو كَر نَعْلِيْنِ اُتْهَانِي كِي خَدْمَتِ بَجَالَاتَا۔ (1)

(2)..... حَضْرَتِ عِبْدِ اللّٰهِ بِنِ سَلَامِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَرَمَاتِي هِيَ ”تُورِيَتِ مِيَسِ سِرْكَارِ دُو عَالَمِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كِي صِفْتِ مَذْكُورِ هِي اُورِيِي بِيْهِ كِي حَضْرَتِ عِيْسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَوَالسَّلَامُ اَب كِي پَاسِ مَذْفُونِ هُو نِي كِي۔ اِبُو مَوُوُو نِي كِي هَا هِي كِي رُوَضِيَةِ اَقْدَسِ مِيَسِ اِيَكِ قَبْرِ كِي جُكْهَ بَاتِي هِي۔ (2)

(3)..... حَضْرَتِ كَعْبِ اِحْبَارِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ سِي مَرُوِي هِي كِي حَوَارِيُو نِي حَضْرَتِ عِيْسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَوَالسَّلَامُ سِي عَرَضِ كِي نِيَا رُوْحِ اللّٰهِ اِكِيَا هَارِي بَعْدِ اُورِ كُوِي اَمْتِ بِيْهِ هِي؟ اَب نِي فَرَمَايَا ”هَا، اِحْمَرُ حُجَّتِي صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كِي اَمْتِ هِي، وَهُ لُوْكَ حَكْمَتِ وَالِي، عِلْمِ وَالِي، نِيكُو كَارِ اُورِ مُتَقِي هُو نِي كِي اُورِ فُقْهِي مِيَسِ اَنْبِيَا كِرَامِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَوَالسَّلَامُ كِي نَائِبِ هُو نِي كِي، اللّٰهُ تَعَالَى سِي تَهْوُوْرِي رَزَقِ پْرِ رَاضِي رِبْنِي وَالِي هُو نِي كِي اُورِ اللّٰهُ تَعَالَى اِن سِي تَهْوُوْرِي عَمَلِ پْرِ رَاضِي كَا۔ (3)

اس آيت كِي مَناسبت سِي يِهَا 5 بَاتِيَسِ ذِكْرِ كِي جَاتِي هِيَ:

(1)..... حَضْرَتِ عِيْسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَوَالسَّلَامُ كِي مَانِ كِي طَرَفِ نَسْبَتِ كِي گُئِي، اس سِي مَعْلُومِ هُوَا كِي حَضْرَتِ عِيْسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَوَالسَّلَامُ بَغِيْرِ بَابِ پِيْدَا هُوِي هِيَ۔

(2)..... حَضْرَتِ عِيْسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَوَالسَّلَامُ صَرَفِ بِنِي اسْرَائِيْلِ كِي نَبِي هِيَ بِيْكَهَ هَمَارِي حَضْرُوْرِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَارِي عَالَمِ كِي رَسُولِ هِيَ۔

(3)..... حَضْرُوْرِ اَقْدَسِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اَخْرِي نَبِي هِيَ كِيُوْنَكِي حَضْرَتِ عِيْسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَوَالسَّلَامُ نِي صَرَفِ اَب كِي بَشَارَتِ دِي هِي۔

(4)..... حَضْرَتِ عِيْسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَوَالسَّلَامُ كِي بَعْدِ حَضْرُوْرِ نُورِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كِي سُوَا اُورِ كُوِي نَبِي نِي آيَا۔

(5)..... حَضْرُوْرِ اَقْدَسِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَا نَامِ اَب كِي تَشْرِيْفِ اُورِي سِي پِيْلِي هِي مَشْهُورِ هُو چُوكَا تْهَا كِيُوْنَكِي بِنِي اسْرَائِيْلِ كُو بَا قَاعِدِهَ بَتَا دِيَا كِيَا تْهَا۔

①..... اِبُو دَاوُد، كِتَابِ الْجَنَائِزِ، بَابِ فِي الصَّلَاةِ عَلَي الْمُسْلِمِ يَمُوْتِ فِي بِلَادِ الشَّرْكَ، ۲۸۵/۳، الْحَدِيثُ: ۳۲۰۵.

②..... تَرْمِذِي، كِتَابِ الْمَنَاقِبِ، بَابِ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ۳۵۵/۵، الْحَدِيثُ: ۳۶۳۷.

③..... حَازَن، الصَّفِّ، تَحْتِ الْآيَةِ: ۶، ۲۶۲/۴.

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعَى إِلَى الْإِسْلَامِ
وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿۷﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے حالانکہ اسے اسلام کی طرف بلا یا جاتا ہو اور ظالم لوگوں کو اللہ راہ نہیں دیتا۔

ترجمہ کنز العرفان: اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے حالانکہ اسے اسلام کی طرف بلا یا جاتا ہو اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

﴿وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ﴾: اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے۔ ﴿اس آیت کا معنی یہ ہے کہ اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہے جسے اس کا رب غرور و جلا اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زبان اقدس سے دین اسلام کی طرف بلائے جس میں دونوں جہاں کی سعادت ہے اور وہ اس دعوت کو قبول کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی آیات کو جادو بتا کر اس پر جھوٹ باندھے، اللہ تعالیٰ ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت کی توفیق نہیں دیتا (کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے اذلی علم سے جانتا ہے کہ کافر ہی رہیں گے۔) (۱)

يُرِيدُونَ لِيُطْفَؤُنُوا نُورَ اللَّهِ بِأَنفُسِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ
الْكَافِرُونَ ﴿۸﴾

ترجمہ کنزالایمان: چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور اپنے منہوں سے بجھادیں اور اللہ کو اپنا نور پورا کرنا پڑے برامائیں کافر۔

۱.....حازن، الصف، تحت الآية: ۷، ۴/۶۶۳.

ترجمہ کنز العرفان: وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور اپنے مونہوں سے بھجادیں اور اللہ اپنے نور کو مکمل کرنے والا ہے اگرچہ کافروں کو ناپسند ہو۔

﴿يُرِيدُونَ لِيُظْفِقُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ: وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور اپنے مونہوں سے بھجادیں۔﴾ یعنی ان کا ارادہ یہ ہے کہ قرآن پاک کو جادو بتا کر اسلام کو باطل کر دیں (لیکن یہ اپنے ارادے میں کبھی کامیاب نہ ہوں گے کیونکہ) اللہ تعالیٰ دین اسلام کو ہر صورت میں غالب فرمائے گا اگرچہ کافروں کو یہ بات ناپسند ہو۔^(۱)

اس سے معلوم ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا دین اور آپ کا نام چمکتا رہے گا خواہ دشمن کتنی ہی دشمنی کر لیں۔ آج بھی اس کا نظارہ ہو رہا ہے۔

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ
كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ﴿۶۱﴾

ترجمہ کنز الایمان: وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے پڑے بُرا مانیں مشرک۔

ترجمہ کنز العرفان: وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے سب دینوں پر غالب کر دے اگرچہ مشرکوں کو ناپسند ہو۔

﴿هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ: وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا۔﴾ یعنی وہی اللہ ہے جس نے اپنے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت کے ذرائع قرآن اور معجزات اور اس سچے دین کے ساتھ بھیجا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اور ان کی امت کے لئے منتخب فرمایا ہے تاکہ اسے سب دینوں پر غالب کر دے اگرچہ مشرکوں کو یہ غلبہ ناپسند ہو۔

۱.....حازن، الصف، تحت الآية: ۸، ۴/۲۶۳.

چنانچہ اللہ تعالیٰ کی عنایت سے دین اسلام غالب ہوا اور اس کے علاوہ تمام ادیان اسلام سے مغلوب ہو گئے۔
امام مجاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے منقول ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نزول فرمائیں گے تو روئے زمین پر
اسلام کے سوا اور کوئی دین نہ ہوگا۔^(۱)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابِ
الْأَلِيمِ ۝ تَوْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتَجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ۗ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝
يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
وَيَسْكِنُونَ فِيهَا جَنَّاتٍ عَدْنٍ ۗ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! کیا میں بتا دوں وہ سودا گری جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے۔ ایمان رکھو اللہ
اور اس کے رسول پر اور اللہ کی راہ میں اپنے مال و جان سے جہاد کرو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو۔ وہ تمہارے
گناہ بخش دے گا اور تمہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں اور پاکیزہ محلوں میں جو بسنے کے باغوں
میں ہیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

ترجمہ کنز العرفان: اے ایمان والو! کیا میں ایسی تجارت پر تمہاری رہنمائی کروں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے۔
تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھو اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرو، یہ تمہارے لیے بہتر
ہے اگر تم جانو۔ وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں ان باغوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہیں اور
پاکیزہ رہائش گاہوں میں جو ہمیشہ رہنے کے باغوں میں ہیں، یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

۱.....روح البیان، الصف، تحت الآیة: ۹، ۵۰/۶، مدارك، الصف، تحت الآیة: ۹، ص ۱۲۳۷، ملقطاً.

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا: اے ایمان والو!﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اے ایمان والو! کیا میں تمہیں وہ تجارت بتا دوں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے۔ سنو، وہ تجارت یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان رکھنے میں ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرو، اگر تم اپنا حقیقی نفع جانتے ہو تو ایمان پر ثابت قدم رہنا اور جہاد کرنا تمہارے لیے جان، مال اور ہر ایک چیز سے بہتر ہے اور اگر ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے دنیا میں کئے ہوئے گناہ بخش دے گا اور قیامت کے دن تمہیں ان باغوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہیں اور پاکیزہ رہائش گاہوں میں داخل فرمائے گا جو ہمیشہ رہنے کے باغوں میں ہیں اور یہ جزا ملنا ہی بڑی کامیابی ہے۔^(۱)

نوٹ: یاد رہے کہ ایمان کے بعد نماز کا درجہ ہے لیکن چونکہ اس وقت جہاد کی سخت ضرورت تھی اس کے لئے یہاں ایمان کے بعد جہاد کا ذکر فرمایا گیا ہے۔

یہاں اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کی راہ میں جان و مال سے جہاد کرنے کو تجارت سے تعبیر فرمایا گیا کیونکہ جس طرح تجارت سے نفع کی امید ہوتی ہے اسی طرح ان اعمال سے بہترین نفع یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا جنت اور نجات حاصل ہوتی ہے۔

سورہ صف کی آیت نمبر 12 سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے دو باتیں معلوم ہوں گی

- (1)..... مجاہد کے سارے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں حتیٰ کہ حقوق العباد بھی کہ رب تعالیٰ اس کے حق والے کو جنت دے کر راضی کر دے گا۔ اور حق معاف کر دے گا۔
- (2)..... دنیا میں امیر یا وزیر بن جانا بڑی کامیابی نہیں بلکہ بڑی کامیابی یہ ہے کہ بندہ دنیا میں نیکیاں کر کے جنت اور وہاں کی نعمتوں کا مستحق ہو جائے۔

وَأُخْرَى تُحِبُّونَهَا نَصْرٌ مِّنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ وَبَشِيرٌ

①..... روح البیان، الصف، تحت الآیة: ۱۰-۱۱، ۹/۵، ۵۰، ۶-۵، حازن، الصف، تحت الآیة: ۱۰-۱۲، ۴/۲۶۳، ملقطاً.

المؤمنين ۱۳

ترجمہ کنزالایمان: اور ایک نعمت تمہیں اور دے گا جو تمہیں پیاری ہے اللہ کی مدد اور جلد آنے والی فتح اور اے محبوب مسلمانوں کو خوشی سنا دو۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور ایک دوسری (نعمت تمہیں دے گا) جسے تم پسند کرتے ہو (وہ) اللہ کی مدد اور جلد آنے والی فتح (ہے) اور (اے حبیب!) مسلمانوں کو خوشخبری سنا دو۔

﴿وَأُخْرَى تُحِبُّنَهَا﴾ اور ایک دوسری (نعمت تمہیں دے گا) جسے تم پسند کرتے ہو۔ یعنی اے ایمان والو! اُخْرَى نعمتوں مغفرت اور ثواب کے علاوہ اللہ تعالیٰ دنیا میں ہی ایک اور نعمت تمہیں دے گا جسے تم پسند کرتے ہو اور وہ نعمت اللہ تعالیٰ کی مدد اور جلد آنے والی فتح ہے اور اے محبوب! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مسلمانوں کو دنیا میں فتح کی اور آخرت میں جنت کی خوشخبری سنا دو۔ (۱)

نوٹ: اس آیت میں فتح سے یا فتح مکہ مراد ہے یا اس سے فارس اور روم کے شہروں کی فتح مراد ہے۔ دوسرے قول کے مطابق اس آیت میں حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خلافتوں کی طرف اشارہ ہے کیونکہ انہی کے دور میں فارس اور روم کے شہر فتح ہوئے، اس سے معلوم ہوا کہ ان کی خلافتیں برحق ہیں اور ان کی فتوحات اللہ تعالیٰ کو بہت پیاری ہیں جن کی یہاں بشارت دی جا رہی ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا أَنْصَارَ اللَّهِ كَمَا قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ
لِلْحَوَارِيِّينَ مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ
أَنْصَارُ اللَّهِ فَأَمَّا تَطَائِفُ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَكَفَرْتُ طَائِفَةٌ

1.....حازن، الصف، تحت الآية: ۱۳، ۲۶۳/۴، مدارك، الصف، تحت الآية: ۱۳، ص ۱۲۳۷، ملقطاً.

فَأَيُّدِنَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيَّ عَدُوَّهُمْ فَأَصْبَحُوا ظَاهِرِينَ ۱۳۶

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! دین خدا کے مددگار ہو جیسے عیسیٰ بن مریم نے حواریوں سے کہا تھا کون ہے جو اللہ کی طرف ہو کر میری مدد کریں حواری بولے ہم دین خدا کے مددگار ہیں تو بنی اسرائیل سے ایک گروہ ایمان لایا اور ایک گروہ نے کفر کیا تو ہم نے ایمان والوں کو ان کے دشمنوں پر مدد دی تو غالب ہو گئے۔

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! اللہ کے (دین کے) مددگار بن جاؤ جیسے عیسیٰ بن مریم نے حواریوں سے فرمایا تھا: کون ہیں جو اللہ کی طرف ہو کر میرے مددگار ہیں؟ حواریوں نے کہا: ہم اللہ کے (دین کے) مددگار ہیں تو بنی اسرائیل سے ایک گروہ ایمان لایا اور ایک گروہ نے کفر کیا تو ہم نے ایمان والوں کو ان کے دشمنوں پر مدد دی تو وہ غالب ہو گئے۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا أَنْصَارًا لِلَّهِ: اے ایمان والو! اللہ کے (دین کے) مددگار بن جاؤ۔﴾ اس آیت میں مسلمانوں کو دین کی مدد کرنے اور مخالفین کے ساتھ جہاد کرنے کی ترغیب دی جا رہی ہے چنانچہ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کے دین کے مددگار بن جاؤ جیسے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حواریوں نے اس وقت اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد کی تھی جب آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حواریوں سے فرمایا تھا 'کون ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف ہو کر میری مدد کریں؟ حواریوں نے عرض کی: ہم اللہ تعالیٰ کے دین کے مددگار ہیں تو بنی اسرائیل سے ایک گروہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لایا اور ایک گروہ نے کفر کیا، ان دونوں میں جنگ ہوئی تو ہم نے ایمان والوں کو ان کے دشمنوں پر مدد دی تو ایمان والے غالب ہو گئے۔

آیت کے آخری حصے کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام آسمان پر اٹھالیے گئے تو ان کی قوم تین فرقوں میں منقسم ہو گئی، ایک فرقے نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں کہا: وہ اللہ تھا آسمان پر چلا گیا۔ دوسرے فرقے نے کہا: وہ اللہ تعالیٰ کا بیٹا تھا اُس نے اپنے پاس بلا لیا۔ تیسرے فرقے نے کہا: وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول تھے اُس نے اٹھالیا۔ یہ تیسرے فرقے والے مومن تھے اور ان کی اُن دونوں فرقوں

سے جنگ رہی اور کافر گروہ ان پر غالب رہے یہاں تک کہ انبیاء کے سردار محمد مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ظہور فرمایا، اس وقت ایمان دار گروہ ان کافروں پر غالب ہوا۔ اس تفسیر کے مطابق آیت کے آخری حصے کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے محمد مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی تصدیق کرنے سے حضرت عیسیٰ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ پر ایمان لانے والوں کی مدد فرمائی، اس کی برکت سے یہ لوگ کافروں پر غالب ہو گئے۔^(۱)

آیت ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا أَصْنَارَ اللَّهِ“ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے تین باتیں معلوم ہوتی ہیں،

- (1)..... مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ کے بندوں سے مدد مانگنا انبیاء کرام عَلَيْهِم الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کی سنت ہے، یہ شرک نہیں اور ”إِيَّاكَ نَسْتَعِينُ“ کے خلاف نہیں۔
- (2)..... عیسائیوں کو نصاریٰ اس لئے بھی کہا جاتا ہے کہ ان کے آباء و اجداد نے حضرت عیسیٰ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ سے کہا تھا: ”نَحْنُ أَصْنَارُ اللَّهِ“۔
- (3)..... اللہ تعالیٰ کے پیاروں کی مدد کرنا اور حقیقت اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد کرنا ہے، کیونکہ حواریوں نے حضرت عیسیٰ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کی مدد کی تھی مگر عرض کی کہ ہم اللہ تعالیٰ کے مددگار ہیں۔

①..... حازن، الصف، تحت الآیة: ۱۴، ۴/۲۶۳-۲۶۴، جلالین، الصف، تحت الآیة: ۱۴، ص ۴۵۹، مدارك، الصف، تحت الآیة: ۱۴، ص ۱۲۳۸، ملقطاً.

سُورَةُ الْجُمُعَةِ

سورة جمعہ کا تعارف

مقام نزول

سورة جمعہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے۔^(۱)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں ۲ رکوع، ۱۱ آیتیں ہیں۔

”جمعہ“ نام رکھنے کی وجہ

سات دنوں میں سے ایک دن کا نام جمعہ ہے اور اس دن سورج ڈھلنے کے بعد جو نماز ادا کی جاتی ہے اسے نماز جمعہ کہتے ہیں۔ اس سورت کی آیت نمبر ۹ میں لفظ ”الْجُمُعَةُ“ موجود ہے، اسی مناسبت سے اس سورت کا نام ”سُورَةُ الْجُمُعَةُ“ رکھا گیا ہے۔

سورة جمعہ سے متعلق ۲ احادیث

- (۱)..... حضرت عبداللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فرماتے ہیں: حضور اقدس صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جمعہ کی نماز میں سورة جمعہ اور سورة منافقون کی تلاوت فرماتے تھے۔^(۲)
- (۲)..... حضرت ابو جعفر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: حضور پر نور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جمعہ کی نماز میں سورة جمعہ اور سورة منافقون کی تلاوت فرماتے تھے، سورة جمعہ کی تلاوت کے ذریعے مسلمانوں کو بشارت دیتے اور (مزید نیک اعمال کرنے پر) ابھارتے تھے جبکہ سورة منافقون کے ذریعے منافقوں کو مایوس کرتے اور ان کی سرزنش فرماتے تھے۔^(۳)

①..... حازن، تفسیر سورة الجمعة، ۲۶۴/۴.

②..... مسلم، کتاب الجمعة، باب ما یقرأ فی یوم الجمعة، ص ۴۳۵، الحدیث: ۶۴ (۸۷۹).

③..... مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الرد علی ابی حنیفہ، مسألة فی ما یقرأ فی الجمعة والعیدین، ۴۲۴/۸، الحدیث: ۲.

سورہ جمعہ کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں نماز جمعہ کے احکام بیان فرمائے گئے ہیں، نیز اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں،

(1)..... اس سورت کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور تقدیس بیان کی گئی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و شان اور ان کے اوصاف بیان فرمائے گئے۔

(2)..... یہ بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کا اپنی مخلوق پر یہ بڑا فضل ہے کہ اُس نے اُن کی ہدایت کیلئے اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔

(3)..... تو رات کے احکام پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے یہودیوں کی مذمت کی گئی اور یہودیوں سے کہا گیا کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں تو ذرا موت کی تمنا کریں۔ نیز یہ بتایا گیا کہ وہ کبھی موت کی تمنا نہیں کریں گے اور یہودی جس موت سے بھاگتے ہیں وہ بہر صورت انہیں آکر رہے گی۔

(4)..... سورت کے آخر میں نماز جمعہ کے احکام بیان فرمائے گئے ہیں۔

سورہ صف کے ساتھ مناسبت

سورہ جمعہ کی اپنے سے ما قبل سورت ”صف“ کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ سورہ صف میں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی قوم کا حال بیان کیا گیا اور انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو اذیتیں دیں انہیں ذکر کیا گیا اور اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا حال اور ان کی امت کی فضیلت و شرافت بیان فرمائی تاکہ دونوں امتوں میں فرق ظاہر ہو جائے۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ سورہ صف میں ذکر کیا گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک عظیم رسول کی تشریف آوری کی بشارت دی جن کا اسم گرامی احمد ہوگا اور سورہ جمعہ میں بتایا گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جن کی بشارت دی تھی وہ دو عالم کے تاجدار اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سردار ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمہ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمہ کنزالعرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

يَسْبِحُ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ الْعَزِيزِ

الْحَكِيمِ ①

ترجمہ کنزالایمان: اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے بادشاہ کمال پاکی والا عزت والا حکمت والا۔

ترجمہ کنزالعرفان: جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اس اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں جو بادشاہ، نہایت پاکی والا، بہت عزت والا، بڑا حکمت والا ہے۔

﴿يَسْبِحُ لِلَّهِ: اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں۔﴾ یعنی آسمانوں اور زمین میں موجود تمام چیزیں اس اللہ تعالیٰ کی ہر نقص و عیب سے پاکی بیان کرتی ہیں جس کی شان یہ ہے کہ وہ حقیقی بادشاہ، انتہائی پاکی والا، عزت والا اور حکمت والا ہے۔

تسبیح کی تین اقسام

تسبیح تین طرح کی ہے۔

(1)..... خلقت کی تسبیح۔ وہ یہ ہے کہ ہر شے کی ذات اور اس کی پیدائش خالق و قدریر رب تعالیٰ کی قدرت، حکمت، اس کی وحدانیت اور ہر نقص و عیب سے پاک ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

(2)..... معرفت کی تسبیح۔ وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے لطف و کرم سے مخلوق میں اپنی معرفت پیدا کر دے اور وہ اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرے۔

(3)..... ضروری تسبیح۔ وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک جو ہر پراپنی تسبیح جاری فرماتا ہے اور معرفت کے بغیر ہی ہر جو ہر یہ تسبیح کرتا ہے۔ (1)

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَ
 يُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِن قَبْلُ لَنفَى
 ضَلَّلٍ مُّبِينٍ ﴿۱﴾

ترجمہ کنزالایمان: وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا کہ ان پر اس کی آیتیں پڑھتے ہیں اور انہیں پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب اور حکمت کا علم عطا فرماتے ہیں اور بے شک وہ اس سے پہلے ضرور کھلی گمراہی میں تھے۔

ترجمہ کنزالعرفان: وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو ان کے سامنے اللہ کی آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت کا علم عطا فرماتا ہے اور بیشک وہ اس سے پہلے ضرور کھلی گمراہی میں تھے۔

﴿هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ﴾: وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا۔ ﴿﴾ ارشاد فرمایا کہ وہی اللہ ہے جس نے ان پڑھوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا جس کے نسب و شرافت کو وہ اچھی طرح جانتے پہچانتے ہیں، ان کا نام پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہے، وہ ان کے سامنے قرآن مجید کی آیتیں تلاوت فرماتے ہیں جن میں رسالت، حلال و حرام اور حق و باطل کا بیان ہے، انہیں باطل عقیدوں، مذموم اخلاق، دور جاہلیت کی خباثوں اور قبیح اعمال سے پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب اور حکمت (یعنی قرآن، سنت اور فقہ یا شریعت کے احکام اور طریقت

1..... مدارك، الجمعة، تحت الآية: ۱، ص ۱۲۳۹، ملخصاً.

کے اسرار کا علم عطا فرماتے ہیں اور بیشک لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے ضرور کھلی گمراہی میں تھے کہ شرک، باطل عقائد، اور خبیث اعمال میں گرفتار تھے اور انہیں کامل مرشد کی شدید حاجت تھی۔ (1)

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صفت ”نبی اُمّی“ کی 3 وجوہات

سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ایک صفت ”نبی اُمّی“ ہے، اس کی بہت سی وجوہات ہیں، یہاں اس کی تین وجوہات ملاحظہ ہوں:

(1)..... آپ اُمتِ اُمّیہ کی طرف معبود ہوئے۔ کتاب شعبا میں ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”میں اُمّیوں میں ایک اُمّی بھیجوں گا اور اس پر نبوت ختم کر دوں گا۔

(2)..... آپ کی بعثت اُمّ القریٰ یعنی مکہ مکرمہ میں ہوئی۔

(3)..... حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لکھتے اور کتاب سے کچھ پڑھتے نہ تھے اور یہ آپ کی فضیلت تھی کہ علم انتہائی یاد ہونے کی وجہ سے اس کی حاجت نہ تھی۔ خط ایک ذہنی صنعت ہے جو کہ جسمانی آلہ سے صادر ہوتی ہے، تو جو ذات ایسی ہو کہ قلمِ اعلیٰ اس کے زیر فرمان ہو اس کو اس کتابت کی کیا حاجت؟ پھر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا کتابت نہ فرمانا اور (پھر بھی) کتابت کا ماہر ہونا ایک عظیم معجزہ ہے، آپ کاتبوں کو لکھنے کا علم اور کتابت کے طریقے تعلیم فرماتے، پیشوروں کو پیشوں کی تعلیم دیتے ہیں حتیٰ کہ دنیا و آخرت کے ہر کمال میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام مخلوق سے زیادہ علم والا بنایا ہے۔ (2)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کیا خوب فرماتے ہیں:

فرش تا عرش سب آئینہ ضمائر حاضر بس قسم کھائیے اُمّی تری دانائی کی

آیت ”هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ“ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے پانچ باتیں معلوم ہونیں:

(1)..... دل کی پاکی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہِ کرم سے ملتی ہے، ایمان اور اعمالِ پاکی کے

①..... حازن، الجمعة، تحت الآية: ٢، ٢٦٤/٤، مدارك، الجمعة، تحت الآية: ٢، ص ١٢٣٩، ملقطاً.

②..... خزائن العرفان، الجمعة، تحت الآية: ٢، ص ١٠٢٣، ملخصاً۔

أسباب ہیں۔

(2)..... قرآن وحدیث آسان نہیں کہہ کر کوئی محض اپنی عقل سے سمجھ لے ورنہ ان کی تعلیم کے لئے حضور پر نور صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نہ بھیجے جاتے۔

(3)..... ہدایت کے لئے حدیث کی بھی ضرورت ہے۔

(4)..... قرآن مجید کو محض اپنی عقل سے نہ سمجھا جائے بلکہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم سے سمجھا جائے،

ورنہ گمراہ ہو جائیں گے۔

(5)..... تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں کسی کے شاگرد نہیں کیونکہ آپ کی تشریف آوری کے وقت

عام لوگ جاہل تھے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کیا خوب فرماتے ہیں،

ایسا اُمّی کس لئے منت کش استاد ہو کیا کفایت اس کو اِقْرَأُ رَبُّكَ الْاَكْمَرَمَ نہیں

وَاٰخِرِيْنَ مِنْهُمْ لَسَا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۝ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ ذٰلِكَ
فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۝ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝

ترجمہ کنزالایمان: اور ان میں سے اوروں کو پاک کرتے اور علم عطا فرماتے ہیں جو ان لوگوں سے نہ ملے اور وہی عزت
وحکمت والا ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور ان سے (بعد والے) دوسرے لوگوں کو (بھی یہ رسول پاک کرتے اور علم دیتے ہیں) جو ان (موجودہ لوگوں)
سے ابھی نہیں ملے اور وہی بہت عزت والا، بڑا حکمت والا ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے وہ اسے جسے چاہے دے اور اللہ
بہت بڑے فضل والا ہے۔

﴿وَاٰخِرِيْنَ مِنْهُمْ ۝﴾ اور ان سے (بعد والے) دوسرے لوگوں کو۔ ﴿اس آیت کا تعلق پہلے والی آیت کے ساتھ ہے اور

اس میں مزید ایسے افراد کا ذکر کیا گیا ہے جنہیں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پاک کرتے اور علم عطا فرماتے

ہیں۔ یاد رہے کہ اُسیوں میں سے دوسرے لوگوں سے مراد یا تو عجمی ہیں یا وہ تمام لوگ مراد ہیں جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد قیامت تک اسلام میں داخل ہوں گے اور ان لوگوں سے نہ ملنے سے مراد یہ ہے کہ ان کا زمانہ نہیں پایا بلکہ ان کے بعد آئے۔^(۱)

دوسرے لوگوں سے عجمی مراد ہونے پر یہ حدیث پاک دلالت کرتی ہے، چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر سورہ جوحہ نازل ہوئی اس وقت ہم آپ کی بارگاہ میں حاضر تھے، جب آپ نے یہ آیت ”وَاحْرَبِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ“ تلاوت فرمائی تو ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، جو ان لوگوں کے ساتھ ابھی نہیں ملے وہ کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی جواب نہ دیا حتیٰ کہ اس نے دو یا تین بار عرض کی، اس وقت ہم میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، اگر دین ٹرے (ستارے) کے پاس بھی ہو تو فرزند ان فارس وہاں جائیں گے اور دین کو حاصل کر لیں گے۔^(۲)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فیض صرف صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم تک موقوف نہیں بلکہ تاقیامت رہے گا، لوگ ان کی نگاہ کرم سے پاک و صاف ہوتے ہیں اور ہوتے رہیں گے، علم سیکھتے ہیں اور سیکھتے رہیں گے۔

﴿ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ: يَهِيَ اللَّهُ كَافُضْلُ هِيَ﴾ یعنی رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی امت کی فضیلت کے بارے میں جو ذکر کیا گیا یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، وہ جسے چاہے یہ فضل عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر بڑے فضل والا ہے کہ اُس نے ان کی ہدایت کیلئے اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔^(۳)

مَثَلُ الَّذِينَ حَبَلُوا الشُّرُوءَ ثُمَّ لَمْ يَحْبِلُوها كَمَثَلِ الْجِبَارِ

①.....مدارک، الجمعة، تحت الآية: ۳، ص ۱۲۳۹، خازن، الجمعة، تحت الآية: ۳، ۲۶۴/۴.

②.....مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب فضل فارس، ص ۱۳۷۸، الحديث: ۲۳۰-۲۳۱ (۲۵۶۶).

③.....صاوی، الجمعة، تحت الآية: ۴، ۶۱۶۳/۶، خازن، الجمعة، تحت الآية: ۴، ۲۶۵/۴، ملقطاً.

يَحِدُ أَسْفَارًا ۖ بَسُّ مَثَلِ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ
وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝

ترجمہ کنزالایمان: ان کی مثال جن پر توریت رکھی گئی تھی پھر انہوں نے اس کی حکم برداری نہ کی گدھے کی مثال ہے جو بیٹھ پرکتا میں اٹھائے کیا ہی بری مثال ہے ان لوگوں کی جنہوں نے اللہ کی آیتیں جھٹلائیں اور اللہ ظالموں کو راہ نہیں دیتا۔

ترجمہ کنز العرفان: جن پر تورات کا بوجھ رکھا گیا پھر انہوں نے اس کا بوجھ نہ اٹھایا ان لوگوں کی مثال گدھے کی مثال جیسی ہے جو کتاب میں اٹھائے ہو، ان لوگوں کی کیا ہی بری مثال ہے جنہوں نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

﴿مَثَلِ الَّذِينَ حُمِلُوا التَّوْرَةَ﴾: ان کی مثال جن پر تورات رکھی گئی تھی۔ ﴿اس سے پہلے والی آیات میں بیان فرمایا گیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم انبیوں کی طرف بھیجے گئے ہیں، یہودیوں نے اس پر یہ شبہ پیش کیا کہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم صرف عرب والوں کی طرف مبعوث ہوئے ہیں ہماری طرف مبعوث نہیں ہوئے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہاں ان کی ایک مثال بیان فرمائی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ لوگ جن پر توریت کے احکام کی پیروی کرنا لازم کیا گیا، پھر انہوں نے توریت پر عمل نہ کر کے اس ذمہ داری کا بوجھ نہ اٹھایا اور اس میں مذکور سرکارِ درو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نعت و صفت دیکھنے کے باوجود آپ پر ایمان نہ لائے، ان لوگوں کی مثال گدھے جیسی ہے جو بیٹھ پرکتا میں اٹھائے اور بوجھ کے سوا ان سے کچھ بھی نفع نہ پائے اور جو علوم ان کتابوں میں ہیں ان سے اصلاً واقف نہ ہو، یہی حال ان یہودیوں کا ہے جو توریت اٹھائے پھرتے ہیں، اس کے الفاظ رٹتے ہیں لیکن اس سے نفع نہیں اٹھاتے اور اس کے مطابق عمل نہیں کرتے۔ ان لوگوں کی کیا ہی بری مثال ہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں

کو جھٹلایا اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا جو اس کے علم میں ظالم ہیں۔⁽¹⁾

یہودیوں کو گدھے سے تشبیہ دینے کی وجوہات

اس آیت میں یہودیوں کو کسی اور جانور کی بجائے گدھے سے تشبیہ دی گئی، اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ گھوڑے اور خچر کی بہ نسبت گدھے پر زیادہ بوجھ لادا جاتا ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ گدھے میں جہالت اور حماقت کا معنی دوسرے جانوروں کی بہ نسبت زیادہ پایا جاتا ہے۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ عرف میں بھی دوسرے جانوروں کے مقابلے میں گدھے کو حقیر سمجھا جاتا ہے۔⁽²⁾

قرآن مجید کو نہ سمجھنے اور اس پر عمل نہ کرنے والوں کی مثال

علامہ علی بن محمد خازن رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيهِ فرماتے ہیں: اس آیت میں توریت پر عمل نہ کرنے والے یہودیوں کی جو مثال بیان کی گئی یہ ان لوگوں پر بھی صادق آتی ہے جو قرآن کریم کے معانی کو نہ سمجھیں اور اس پر عمل نہ کریں اور اس سے اعراض کریں۔⁽³⁾ لہذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ قرآن مجید کو سمجھنے کی کوشش کرے اور اس کے دیئے ہوئے احکام پر عمل کرے تاکہ اس پر یہ مثال صادق نہ آئے۔

علم پر عمل نہ کرنے کی 5 وعیدیں

یہاں علم پر عمل نہ کرنے کی 5 وعیدیں بھی ملاحظہ ہوں:

- (1)..... حضرت ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ سخت عذاب پانے والا وہ عالم ہوگا جسے اس کے علم نے کوئی نفع نہ دیا۔“⁽⁴⁾
- (2)..... حضرت ولید بن عقبہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، حضور اقدس صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”اہل جنت میں سے کچھ لوگ اہل جہنم کے کچھ لوگوں کو دیکھ کر کہیں گے: تم جہنم میں کیوں داخل ہوئے حالانکہ ہم جنت میں

①..... تفسیر کبیر، الجمعة، تحت الآية: ٥، ٥٣٩/١٠، خازن، الجمعة، تحت الآية: ٥، ٢٦٥/٤، مدارك، الجمعة، تحت الآية: ٥، ص ١٢٤٠، ملقطاً.

②..... تفسیر کبیر، الجمعة، تحت الآية: ٥، ٥٤٠/١٠، ملخصاً.

③..... خازن، الجمعة، تحت الآية: ٥، ٢٦٥/٤.

④..... معجم صغیر، باب الطاء، من اسماء: طاهر، ص ١٨٢، الجزء الاول.

اسی علم کے ذریعے داخل ہوئے ہیں جو ہم نے تم سے ہی سیکھا تھا؟ وہ کہیں گے: ہم جو کہتے تھے وہ کرتے نہیں تھے۔ (1)

(3)..... حضرت ابو درود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا ”اے عویر! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب قیامت کے دن تم سے کہا جائے گا: تو نے علم حاصل کیا تھا یا جاہل رہے؟ اگر تو نے یہ جواب دیا کہ میں نے علم حاصل کیا تھا تو تم سے پوچھا جائے گا: تو نے اپنے علم پر کتنا عمل کیا؟ اگر تو نے کہا: میں جاہل رہا، تو تم سے کہا جائے گا: جاہل رہنے میں تمہارا عذر کیا تھا؟ تم نے علم کیوں نہ حاصل کیا؟ (2)

(4)..... حضرت حدیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”اس شخص کے لئے ہلاکت ہے جو علم حاصل نہ کرے اور اس آدمی کے لئے بھی ہلاکت ہے جو علم حاصل کرے پھر اس پر عمل نہ کرے۔ (3)

(5)..... حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”مجھے تم پر ہر علم والے منافق کا خوف ہے جو کلام حکمت والا کرے گا اور عمل گناہوں پر کرے گا۔ (4)

قُلْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ هَادُوا إِنْ زَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ أَوْلِيَاءُ لِلَّهِ مِنْ دُونِ النَّاسِ
فَتَسْوَأُ الْبُوتِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ①

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ اے یہودیو! اگر تمہیں یہ گمان ہے کہ تم اللہ کے دوست ہو اور لوگ نہیں تو مرنے کی آرزو کرو اگر تم سچے ہو۔

ترجمہ کنزالعرفان: تم فرماؤ: اے یہودیو! اگر تمہیں یہ گمان ہے کہ صرف تم اللہ کے دوست ہو دوسرے لوگ نہیں، تو ذرا مرنے کی تمنا کرو اگر تم سچے ہو۔

①..... معجم الاوسط، باب الالف، من اسمه: احمد، ٤١/١، الحديث: ٩٩.

②..... ابن عساکر، حرف الميم، ٨٧٩٣- ابو محمد النکلی، ١٨١/٦٧.

③..... کنز العمال، حرف العين، کتاب العلم، قسم الاقوال، الباب الثاني، ٨٦/٥، الجزء العاشر، الحديث: ٢٩٠٣٦.

④..... کنز العمال، حرف العين، کتاب العلم، قسم الاقوال، الباب الثاني، ٨٦/٥، الجزء العاشر، الحديث: ٢٩٠٤٠.

﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ هَادُوا: تم فرماؤ: اے یہودیو!﴾ یہودی کہتے تھے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں، اللہ تعالیٰ کے نزدیک آخرت کا گھر خالص ہمارے لئے ہے اور جنت میں صرف یہودی ہی جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا کہ آپ ان کے جھوٹ کو ظاہر کرنے کے لئے ان سے فرمادیں: اے یہودیو! تمہیں یہ گمان ہے کہ دوسرے لوگوں کو چھوڑ کر صرف تم اللہ تعالیٰ کے دوست ہو، اگر تم اپنے اس دعوے میں سچے ہو تو مرنے کی آرزو کرو تا کہ موت تمہیں اس تک پہنچا دے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے دوستوں کے لئے آخرت دنیا سے بہتر ہے۔^(۱)

وَلَا يَتَمَنَّوْنَ اَبَدًا اَبَا قَدَمَتْ اَيُّ يَهُم ط وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ﴿٦٢﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ کبھی اس کی آرزو نہ کریں گے ان کو تکوں کے سبب جو ان کے ہاتھ آگے بھیج چکے ہیں اور اللہ ظالموں کو جانتا ہے۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور وہ کبھی موت کی تمنا نہیں کریں گے اُن اعمال کے سبب جو ان کے ہاتھ آگے بھیج چکے ہیں اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

﴿وَلَا يَتَمَنَّوْنَ اَبَدًا﴾ اور وہ کبھی موت کی تمنا نہیں کریں گے۔ یعنی یہودیوں نے جو کفر کیا اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو جھٹلایا اس کی وجہ سے یہ کبھی موت کی آرزو نہیں کریں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے غیب کی خبر تھی جو سچی ثابت ہوئی کہ آیت میں جن یہودیوں کے بارے میں فرمایا گیا کہ یہ کبھی موت کی تمنا نہیں کریں گے انہوں نے ہرگز موت کی تمنا نہیں کی۔

موت کی تمنا کرنے کا شرعی حکم

احادیث میں موت کی تمنا کرنے سے منع کیا گیا ہے، چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے نیک شخص تو اس

۱..... روح البیان، الجمعة، تحت الآية: ۶، ۵۱۸/۹، حازن، الجمعة، تحت الآية: ۶، ۲۶۵/۴، ملتقطاً.

لئے کہ شاید وہ مزید نیکیاں کر لے اور گناہگار اس لئے کہ شاید وہ توبہ کر لے۔^(۱)

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”تم میں سے کوئی نہ موت کی آرزو کرے، نہ اس کے آنے سے پہلے اس کی دعا کرے کیونکہ جب وہ مرجائے گا تو اس کا عمل ختم ہو جائے گا اور مومن کی عمر بھلائی ہی بڑھاتی ہے۔“^(۲)

البتہ اگر مجبوری میں موت کی آرزو کرنی ہی پڑے تو حدیث پاک میں اس کا طریقہ بھی ارشاد فرمایا گیا ہے، چنانچہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”تم میں سے کوئی آئی ہوئی مصیبت کی وجہ سے موت کی تمنا نہ کرے، پھر اگر کرنی ہی پڑ جائے تو یوں کہے: اے اللہ! عَزَّوَجَلَّ، جب تک میرے لئے زندگی بہتر ہو تو مجھے زندہ رکھ اور جب میرے لئے موت بہتر ہو تو مجھے موت دے۔“^(۳)

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: یہ حدیث گزشتہ (دونوں) احادیث کی شرح ہے کہ بیماری و آزاری سے گھبرا کر موت نہ مانگے اور جس طریقہ سے دعا کی اجازت دی گئی ہے نہایت ہی پیارا طریقہ ہے کیونکہ اس خیر و شر میں دین و دنیا کی خیر و شر شامل ہے گویا موت کی تمنا کہہ بھی لی مگر قاعدے سے۔^(۴) یعنی مقصد بھی پورا ہو گیا اور ممانعت کے حکم پر بھی عمل ہو گیا۔

مزید فرماتے ہیں: موت کی آرزو اچھی بھی ہے اور بری بھی، اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کے لیے یا دنیاوی فتنوں سے بچنے کے لیے موت کی تمنا کرنا ہے تو اچھا ہے اور اگر دُنیوی تکالیف سے گھبرا کر تمنائے موت کرے تو برا (ہے)۔^(۵)

﴿وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ﴾ اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔ ﴿اس آیت میں ظالم سے مراد کافر ہے یعنی اللہ تعالیٰ کافروں کو خوب جانتا ہے اور وہ انہیں سخت سزا دے گا۔﴾

①.....بخاری، کتاب المرضى، باب تمنى المريض الموت، ۱۳/۴، الحدیث: ۵۶۷۳.

②.....مسلم، کتاب الذکر والدعاء... الخ، باب كراهة تمنى الموت لضر نزل به، ص ۱۴۴۱، الحدیث: ۱۳ (۲۶۸۲).

③.....بخاری، کتاب المرضى، باب تمنى المريض الموت، ۱۳/۴، الحدیث: ۵۶۷۱.

④.....مرآة المناجیح، جنازوں کا باب، باب موت کی آرزو اور اس کا ذکر، پہلی فصل، ۴۳۱/۲، تحت الحدیث: ۱۵۱۳۔

⑤.....مرآة المناجیح، جنازوں کا باب، باب موت کی آرزو اور اس کا ذکر، پہلی فصل، ۴۳۰/۲۔

قُلْ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلْقِيكُمْ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ
عِلْمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۸﴾

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ تو ضرور تمہیں ملنی ہے پھر اس کی طرف پھیرے جاؤ گے جو چھپا اور ظاہر سب کچھ جانتا ہے پھر وہ تمہیں بتا دے گا جو کچھ تم نے کیا تھا۔

ترجمہ کنزالعرفان: تم فرماؤ: بیشک وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو پس وہ ضرور تمہیں ملنے والی ہے پھر تم اس کی طرف پھیرے جاؤ گے جو ہر غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے پھر وہ تمہیں تمہارے اعمال بتا دے گا۔

﴿قُلْ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ: تم فرماؤ: بیشک وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو۔﴾ یعنی اے حبیبِ اصلی اللہ تعالیٰ عَلَيْهِ وَالْآلِ وَسَلَّمَ، آپ ان یہودیوں سے فرمادیں: اپنے کفر کے وبال کی وجہ سے تم جس موت سے بھاگتے ہو اس سے کسی طرح نہیں بچ سکتے، بے شک وہ ضرور تمہیں آنے والی ہے اور یہ بھاگنا تمہیں کوئی نفع نہ دے گا، پھر مرنے کے بعد تم اس اللہ تعالیٰ کی طرف پھیرے جاؤ گے جو ہر غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے اور اس سے تمہارا کوئی حال چھپا ہوا نہیں ہے، پھر وہ تمہیں تمہارے اعمال بتا دے گا (کہ تم نے دنیا میں کیا اعمال کئے تھے اور وہ تمہیں ان اعمال کی سزا دے گا)۔ (۱)

قیامت کے دن اعمال بتائے جانے کی 3 صورتیں

یاد رہے کہ قیامت کے دن لوگوں کو اعمال بتا دیئے جانے کی مختلف صورتیں ہوں گی، ان میں سے تین صورتیں درج ذیل ہیں:

(1)..... اعمال نامے دکھا کر اعمال بتا دیئے جائیں گے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَدُخِّنَا الْكُتُبَ فَنَمَسِي الْمُهْجِرِينَ مُشْفِقِينَ
مَتَافِيهِ وَيَقُولُونَ يَوْمَئِذٍ مَا لَنَا مَالٌ هَذَا الْكِتَابِ
ترجمہ کنزالعرفان: اور نامہ اعمال رکھا جائے گا تو تم مجرموں کو دیکھو گے کہ اس میں جو (لکھا ہوا) ہوگا اس سے ڈر رہے

①..... تفسیر کبیر، الجمعة، تحت الآية: ۸، ۵۴۱/۱۰، روح البیان، الجمعة، تحت الآية: ۹، ۵۱۹/۹، ۵۲۰، ملقطاً.

ہوں گے اور کہیں گے: ہائے ہماری خرابی! اس نامہ اعمال کو کیا ہے کہ اس نے ہر چھوٹے اور بڑے گناہ کو گھیرا ہوا ہے اور لوگ اپنے تمام اعمال کو اپنے سامنے موجود پائیں گے اور تمہارا رب کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔

لَا يُعَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا
وَوَجَدُوا مَا عَمِلُوا حَاضِرًا وَلَا يَظْلِمُ
رَبُّكَ أَحَدًا (۱)

(۲)..... انسان کے اعضاء اس کے اعمال کی گواہی دیں گے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

تَرْجِبُهُ كُنُوزَ الْعَرْفَانِ: جس دن ان کے خلاف ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔

يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَ
أَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (۲)

دوسری آیت میں ارشاد ہوتا ہے:

تَرْجِبُهُ كُنُوزَ الْعَرْفَانِ: آج ہم ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے کلام کریں گے اور ان کے پاؤں ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔

الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ
وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ (۳)

(۳)..... زمین لوگوں کے اعمال بیان کر دے گی، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

تَرْجِبُهُ كُنُوزَ الْعَرْفَانِ: اس دن وہ اپنی خبریں بتائے گی۔ اس لیے کہ تمہارے رب نے اسے حکم بھیجا۔

يَوْمَ مَنِّ تُحَدِّثُ أَحْبَابَهَا ۗ يَا نَسْرَبَّكَ
أَوْ لِحَىٰ لَهَا (۴)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ذُنُوبِي لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا
إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۗ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝

۳..... یس: ۶۵.

۴..... زلزال: ۴، ۵.

۱..... کہف: ۴۹.

۲..... النور: ۲۴.

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! جب نماز کی اذان ہو جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو۔

ترجمہ کنز العرفان: اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کیلئے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔ اگر تم جانو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ: اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کیلئے اذان دی جائے۔﴾ اس آیت سے نماز جمعہ کے احکام بیان کئے جا رہے ہیں۔ یہاں اس آیت سے متعلق تین باتیں ملاحظہ ہوں: (1)..... اس آیت میں اذان سے مراد پہلی اذان ہے نہ کہ دوسری اذان جو خطبہ سے مُتَّصِل ہوتی ہے۔ اگرچہ پہلی اذان حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں اضافہ کی گئی مگر نماز کی تیاری کے واجب ہونے اور خرید و فروخت ترک کر دینے کا تعلق اسی سے ہے۔

(2)..... دوڑنے سے بھاگنا مراد نہیں ہے بلکہ مقصود یہ ہے کہ نماز کیلئے تیاری شروع کر دو اور ذِکْرُ اللہ سے جمہور علماء کے نزدیک خطبہ مراد ہے۔

(3)..... اس آیت سے نماز جمعہ کی فرضیت، خرید و فروخت وغیرہ دُثْمُوی مَسْخَافِل کی حرمت اور سعی یعنی نماز کے اہتمام کا وجوب ثابت ہوا اور خطبہ بھی ثابت ہوا۔⁽¹⁾

جمعہ کی وجہ تسمیہ

عربی زبان میں اس دن کا نام عربہ تھا بعد میں جمعہ رکھا گیا اور سب سے پہلے جس شخص نے اس دن کا نام جمعہ رکھا وہ کعب بن لوی ہیں۔ اس کی وجہ تسمیہ کے بارے میں مختلف اقوال ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ اسے جمعہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس دن نماز کیلئے جماعتوں کا اجتماع ہوتا ہے۔⁽²⁾

تاجدار رسالت صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا پہلا جمعہ

سیرت بیان کرنے والے علماء کا بیان ہے کہ جب حضور اقدس صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہجرت کر کے مدینہ

1..... خزائن العرفان، الجُمُعہ، تحت الآیۃ: ۹، ص ۱۰۲۵، ملخصاً۔

2..... حازن، الجمعة، تحت الآیۃ: ۹، ۴/۲۶۵۔

طیبہ تشریف لائے تو 1 ربیع الاول، پیر کے دن، چاشت کے وقت قباء کے مقام پر ٹھہرے، پیر سے لے کر جمعرات تک یہاں قیام فرمایا اور مسجد کی بنیاد رکھی، جمعہ کے دن مدینہ طیبہ جانے کا عزم فرمایا، بنی سالم بن عوف کی وادی کے درمیان جمعہ کا وقت آیا، اس جگہ کولوگوں نے مسجد بنایا اور سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وہاں جمعہ پڑھایا اور خطبہ فرمایا۔ یہ پہلا جمعہ ہے جو نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے اصحاب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کے ساتھ پڑھا۔⁽¹⁾

روزِ جمعہ کے 4 فضائل

کثیر احادیث میں جمعہ کے دن کے فضائل بیان کئے گئے ہیں، یہاں ان میں سے 4 احادیث ملاحظہ ہوں،

(1)..... حضرت ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ”بہتر دن جس پر سورج نے طلوع کیا، جمعہ کا دن ہے، اسی میں حضرت آدم عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام پیدا کیے گئے، اسی میں جنت میں داخل کیے گئے اور اسی میں انہیں جنت سے اترنے کا حکم ہوا اور قیامت جمعہ ہی کے دن قائم ہوگی۔“⁽²⁾

(2)..... حضرت ابودرداء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، سید المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جمعہ کے دن مجھ پر درود کی کثرت کرو کہ یہ دن مشہود ہے، اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور مجھ پر جو درود پڑھے گا پیش کیا جائے گا۔ حضرت ابودرداء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کہتے ہیں: میں نے عرض کی اور موت کے بعد؟ ارشاد فرمایا: بے شک! اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کرام عَلَيْهِم الصَّلَاةُ وَالسَّلَام کے جسم کھانا حرام کر دیا ہے، اللہ تعالیٰ کا نبی زندہ ہے، روزی دیا جاتا ہے۔“⁽³⁾

(3)..... حضرت ابولبابہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، رسول اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ”جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عید الاضحیٰ اور عید الفطر سے بڑا ہے، اس میں پانچ نخصلتیں ہیں: (1) اللہ تعالیٰ نے اسی میں حضرت آدم عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام کو پیدا کیا۔ (2) اسی میں انہیں زمین پر اتارا۔ (3) اسی میں انہیں وفات دی۔ (4) اور اس میں ایک ساعت ایسی ہے کہ بندہ اس وقت جس

①..... حازن، الجمعة، تحت الآية: ۹، ۶۶/۴.

②..... مسلم، کتاب الجمعة، باب فضل يوم الجمعة، ص ۴۲۵، الحدیث: ۱۸ (۸۵۴).

③..... ابن ماجہ، کتاب الحناظر، باب ذکر وفاته ودفنه صلى الله عليه وسلم، ۲۹/۱۲، الحدیث: ۱۶۳۷.

چیز کا سوال کرے اللہ تعالیٰ اسے دے گا، جب تک حرام کا سوال نہ کرے۔ (5) اور اسی دن میں قیامت قائم ہوگی، کوئی مقرر فرشتہ، آسمان وزمین، ہوا، پہاڑ اور دریا ایسا نہیں کہ جمعہ کے دن سے ڈرتا نہ ہو۔⁽¹⁾

(4)..... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”جو جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے گا، اسے عذابِ قبر سے بچا لیا جائے گا اور قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس پر شہیدوں کی مہر ہوگی۔“⁽²⁾

جمعہ کے دن دعا قبول ہونے کی گھڑی

جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی ہے جس میں اللہ تعالیٰ خاص طور پر دعا قبول فرماتا ہے، جیسا کہ اوپر حدیث نمبر 3 میں بیان ہوا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، تا جدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جمعہ کے دن کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ”اس میں ایک ساعت ہے، جو مسلمان بندہ اسے پائے اور وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھ رہا ہو تو اللہ تعالیٰ سے جو چیز مانگے گا وہی عطا فرمادی جائے گی، اور ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ وہ وقت بہت تھوڑا ہے۔“⁽³⁾

یاد رہے کہ وہ کون سا وقت ہے اس بارے میں روایتیں بہت ہیں، ان میں سے دو قوی ہیں: (1) وہ وقت امام کے خطبے کے لیے بیٹھنے سے نماز ختم تک ہے۔ (2) وہ جمعہ کی آخری ساعت ہے۔⁽⁴⁾

نماز جمعہ کے 2 فضائل

احادیث میں جمعہ کی نماز کے بہت سے فضائل بیان کئے گئے ہیں، یہاں ان میں سے دو فضائل ملاحظہ ہوں، (1)..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر جمعہ کو آیا اور (خطبہ) سنا اور چپ رہا، اس کے لیے ان گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی جو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہوئے ہیں اور (ان کے علاوہ) مزید تین دن (کے گناہ بخش دیئے جائیں گے) اور

①..... ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاة والسنة فیہا، باب فی فضل الجمعة، ۸/۲، الحدیث: ۱۰۸۴.

②..... حلیۃ الاولیاء، ذکر طبقۃ من تابعی المدینة... الخ، محمد بن المنکدر، ۱۸۱/۳، الحدیث: ۳۶۲۹.

③..... بخاری، کتاب الجمعة، باب الساعة التي فی يوم الجمعة، ۳۲۱/۱، الحدیث: ۹۳۵.

④..... بہار شریعت، حصہ چہارم، جمعہ کا بیان، ۷۵۳/۱، ملخصاً۔

جس نے کنکری چھوئی اس نے لٹو کیا۔^(۱) یعنی خطبہ سننے کی حالت میں اتنا کام بھی لٹو میں داخل ہے کہ کنکری پڑی ہو اُسے ہٹا دے۔

(۲)..... حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا 'پانچ چیزیں جو ایک دن میں کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو جنتی لکھ دے گا۔ (۱) جو مریض کو پوچھنے جائے، (۲) جنازے میں حاضر ہو، (۳) روزہ رکھے، (۴) جمعہ کو جائے، (۵) اور غلام آزاد کرے۔' (۲)

جمعہ کی نماز چھوڑنے کی وعیدیں

احادیث میں جہاں نماز جمعہ کے فضائل بیان کئے گئے ہیں وہیں جمعہ کی نماز چھوڑنے پر وعیدیں بھی بیان کی گئی ہیں چنانچہ یہاں اس کی دو وعیدیں ملاحظہ ہوں،

(۱)..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز آئیں گے یا اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر کر دے گا، پھر وہ عافلیں میں سے ہو جائیں گے۔^(۳)

(۲)..... حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا 'جس نے کسی عذر کے بغیر تین جمعے چھوڑے وہ منافقین میں لکھ دیا گیا۔'^(۴)
نماز جمعہ کی فرضیت کی شرائط اور دیگر مسائل کیلئے بہار شریعت کا مطالعہ فرمائیں۔

نماز جمعہ کی فرضیت سے متعلق ۳ شرعی مسائل

یہاں نماز جمعہ کی فرضیت سے متعلق ۳ شرعی مسائل ملاحظہ ہوں:

(۱)..... جو فرض عین ہے اور اس کی فرضیت ظہر سے زیادہ مؤکد ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔^(۵)

①..... مسلم، کتاب الجمعة، باب فضل من استمع وانصت في الخطبة، ص ۴۲۷، الحدیث: ۲۷ (۸۵۷)۔

②..... الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ۱۹۱/۳، الجزء الرابع، الحدیث: ۲۷۶۰۔

③..... مسلم، کتاب الجمعة، باب التغلیظ فی ترک الجمعة، ص ۴۳۰، الحدیث: ۴۰ (۸۶۵)۔

④..... معجم الکبیر، مسند الزبیر بن العوام، باب ما جاء فی المرأة السوء... الخ، ۱/۱۷۰، الحدیث: ۴۲۲۔

⑤..... بہار شریعت، حصہ چہارم، جمعہ کا بیان، مسائل فقہیہ، ۶۲/۱۔

(2)..... جمعہ پڑھنے کے لئے 6 شرطیں ہیں، ان میں سے ایک شرط بھی نہ پائی گئی تو جمعہ ہوگا ہی نہیں، (1) جہاں جمعہ پڑھا جا رہا ہے وہ شہر یا نفاذ شہر ہو۔ (2) جمعہ پڑھانے والا سلطان اسلام ہو یا اس کا نائب ہو جسے جمعہ قائم کرنے کا حکم دیا۔ (3) ظہر کا وقت ہو۔ یعنی ظہر کے وقت میں نماز پوری ہو جائے، لہذا اگر نماز کے دوران اگرچہ تشہد کے بعد عصر کا وقت آ گیا تو جمعہ باطل ہو گیا، اب ظہر کی قضا پڑھیں۔ (4) خطبہ ہونا۔ (5) جماعت یعنی امام کے علاوہ کم سے کم تین مردوں کا ہونا۔ (6) اذن عام، یعنی مسجد کا دروازہ کھول دیا جائے کہ جس مسلمان کا جی چاہے آئے، کسی کو روک ٹوک نہ ہو۔

(3)..... جمعہ فرض ہونے کے لئے 11 شرطیں ہیں، اگر ان میں سے ایک بھی نہ پائی گئی تو جمعہ فرض نہیں، لیکن اگر پڑھے گا تو ادا ہو جائے گا۔ (1) شہر میں مقیم ہونا، (2) صحت، یعنی مریض پر جمعہ فرض نہیں، مریض سے مراد وہ ہے کہ جامع مسجد تک نہ جاسکتا ہو، یا چلا تو جائے گا مگر مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھا ہوگا۔ (3) آزاد ہونا، (4) مرد ہونا، (5) عاقل ہونا، (6) بالغ ہونا، (7) آنکھوں والا ہونا، یعنی نابینا نہ ہو، (8) چلنے پر قادر ہونا، (9) قید میں نہ ہونا (10) بادشاہ یا چور وغیرہ کسی ظالم کا خوف نہ ہونا، (11) اس قدر بارش، آندھی، اولے یا سردی نہ ہونا کہ ان سے نقصان کا صحیح خوف ہو۔

نوٹ: جمعہ سے متعلق شرعی مسائل کی مزید معلومات حاصل کرنے کیلئے بہار شریعت، جلد 1، حصہ 4 سے

”جمعہ کا بیان“ مطالعہ فرمائیں۔

﴿ذِكْمٌ حَيٌّ لَّكُمْ: یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔﴾ یہاں بہتری سے مراد لغوی بہتری ہے یعنی دنیاوی کاروبار سے نماز جمعہ اور خطبہ وغیرہ بہتر ہے، اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ یہ حاضری واجب نہ ہو، صرف مستحب ہو۔

فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ

وَإِذْ كُرُوا لِلَّهِ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿۱۰﴾

ترجمہ کنزالایمان: پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد کرو اس

امید پر کہ فلاح پاؤ۔

ترجمہ کنز العرفان: پھر جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد کرو اس امید پر کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

﴿فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ﴾ پھر جب نماز پوری ہو جائے۔ ﴿یعنی جب نماز پوری ہو جائے تو اب تمہارے لئے جائز ہے کہ معاش کے کاموں میں مشغول ہو جاؤ یا علم حاصل کرنے، مریض کی عیادت کرنے، جنازے میں شرکت کرنے، علماء کی زیارت کرنے اور ان جیسے دیگر کاموں میں مشغول ہو کر نیکیاں حاصل کرو اور نماز کے علاوہ بھی ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا کرو تا کہ تمہیں کامیابی نصیب ہو۔^(۱)

وَإِذَا سَأَلَ عَنْ تِجَارَةٍ أَوْ لَهْوٍ اتَّفَعُوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِبًا قُلْ مَا
عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ وَاللَّهُ خَيْرُ الرَّزُقِينَ ۝۱۱

ترجمہ کنز الایمان: اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا اس کی طرف چل دیئے اور تمہیں خطبہ میں کھڑا چھوڑ گئے تم فرماؤ: جو اللہ کے پاس ہے کھیل سے اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ کا رزق سب سے اچھا۔

ترجمہ کنز العرفان: اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا تو اس کی طرف چل دیئے اور تمہیں کھڑا چھوڑ گئے تم فرماؤ: جو اللہ کے پاس ہے وہ کھیل سے اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ بہترین روزی دینے والا ہے۔

﴿وَإِذَا سَأَلَ عَنْ تِجَارَةٍ أَوْ لَهْوٍ﴾ اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا۔ ﴿شان نزول: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے دن کھڑے (ہو کر جمعہ کا خطبہ ارشاد فرما رہے) تھے کہ اچانک مدینہ طیبہ میں ایک تجارتی قافلہ آپہنچا (سنو کے مطابق اعلان کیلئے طبل بجایا گیا) تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب اس کی طرف چل دیئے حتیٰ کہ 12 آدمیوں کے سوا مسجد میں کوئی بھی باقی نہ بچا۔ میں، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان بارہ افراد میں شامل تھے۔ اس وقت

①.....حازن، الجمعة، تحت الآية: ۱۰، ۲۶۸/۴، مدارك، الجمعة، تحت الآية: ۱۰، ص ۱۲۴۱، ملتقطاً.

یہ آیت نازل ہوئی۔^(۱)

اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے حبیبِ اِصْلَى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، جب انہوں نے کسی تجارت کے بارے میں جاننا کھیل کے بارے میں سنا تو اس کی طرف چل دیئے اور آپ کو خطبے کی حالت میں منبر پر کھڑا چھوڑ گئے، آپ ان سے فرمادیں: جو نماز کا اجر و ثواب اور نبی کریم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر رہنے کی برکت و سعادت ہے جو درحقیقت اللّٰهُ تَعَالَى کے پاس ہے وہ کھیل اور تجارت سے بہتر ہے اور چونکہ اللّٰهُ تَعَالَى بہترین روزی دینے والا ہے اس لئے تم اسی کی طرف چلو اور اسی سے رزق طلب کرو۔^(۲)

یاد رہے کہ جب یہ واقعہ رونما ہوا اس وقت بہت تنگی اور مہنگائی کا دور تھا اور صحابہ کرام رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمْ اس خیال سے چلے گئے تھے کہ کہیں اجناس ختم نہ ہو جائیں اور وہ انہیں پانے سے رہ جائیں، اور ایسے حالات میں اس طرح ہونا ایک فطری امر ہے نیز اس آیت کے نزول سے پہلے اس طرح کے فعل سے کہیں منع بھی نہیں کیا گیا تھا بلکہ اس آیت کے ذریعے حکم نازل کیا گیا تو حکم کے نزول سے پہلے ایسا کرنا کوئی گناہ نہیں تھا، اسی لئے اس آیت میں اللّٰهُ تَعَالَى نے ان کی مذمت نہیں فرمائی بلکہ تربیت فرمائی ہے کہ ایسا کرنا ان کی شان کے لائق نہیں، لہذا ان کے اس فعل پر کوئی اعتراض نہیں کیا جاسکتا۔

نوٹ: اس سے ثابت ہوا کہ خطیب کو کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنا چاہیے۔

1.....مسلم، کتاب الجمعة، باب فی قوله تعالى: واذا راوا تجارة او نهوا انفضوا اليها... الخ، ص ۴۲۹، الحدیث: ۳۸ (۸۶۳).

2.....روح البیان، الجمعة، تحت الآية: ۱۱، ۵۲۸/۹.

سُورَةُ الْمُنْفِقُونَ

سورۃ منافقون کا تعارف

مقام نزول

سورۃ منافقون مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے۔^(۱)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 2 رکوع، 11 آیتیں ہیں۔

”منافقون“ نام رکھنے کی وجہ

اس سورت کی ابتداء میں منافقوں کی صفات بیان کی گئیں اور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور مسلمانوں سے متعلق ان کا موقف ذکر کیا گیا، اس مناسبت سے اس سورت کو ”سورۃ منافقون“ کہتے ہیں۔

سورۃ منافقون کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں منافقوں کے نفاق کو ظاہر کیا گیا اور ان کے بارے میں بتایا گیا کہ منافق جھوٹ بولتے اور جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں۔ نیز اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں،

(1)..... اس سورت کی ابتداء میں بتایا گیا کہ منافق اپنے دلی عقیدے میں ضرور جھوٹے ہیں اور اپنی جان بچانے کیلئے انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا لیا ہے اور زبان سے ایمان لانے اور دل سے کفر کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے جس کی وجہ سے وہ ایمان کی حقیقت کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔

(2)..... مسلمانوں کو بتایا گیا کہ منافق لوگ تمہارے دشمن ہیں لہذا ان سے بچتے رہو۔

(3)..... یہ بتایا گیا کہ منافقوں کا یہ گمان باطل ہے کہ وہ مدینہ منورہ پہنچ کر مسلمانوں اور ان کے آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مل جائیں گے۔

1..... حازن، تفسیر سورة المنافقین ۲۷۰/۴۔

اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالْإِلَهَ وَسَلَّمَ كَوْمَدِينَهُ مَنْوَرَهُ سَعَةَ نَكَالِ دِيْنَ كَعِ۔

(4)..... اس سورت کے آخر میں مسلمانوں کو ترغیب دی گئی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کی عبادت کرنے میں مصروف رہیں، اندرونی اور بیرونی دشمنوں سے مقابلے کے لئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کریں اور اس میں دیر نہ کریں کیونکہ موت کا وقت کسی کو معلوم نہیں۔

سورہ جمعہ کے ساتھ مناسبت

سورہ منافقون کی اپنے سے ماقبل سورت ”جمعہ“ کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ سورہ جمعہ میں مسلمانوں کا ذکر کیا گیا اور اس سورت میں ان کی ضد یعنی منافقوں کا ذکر کیا گیا۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ سورہ جمعہ میں یہودیوں کا ذکر کیا گیا جو کہ زبان اور دل دونوں سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو جھٹلاتے تھے اور سورہ منافقون میں ان لوگوں کا ذکر کیا گیا جو زبان سے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا اقرار کرتے اور دل سے اس کے منکر تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

توجیہ کنز الایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

توجیہ کنز العرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اِذَا جَاءَكَ الْمُنْفِقُونَ قَالُوا لَوْ اَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلٌ اَللّٰهُمَّ وَاَللّٰهُ يَعْلَمُ
اِنَّكَ لَرَسُوْلُهُ ۗ وَاَللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنْفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۝۱

توجیہ کنز الایمان: جب منافق تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور بے شک

یقیناً اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ تم اس کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق ضرور جھوٹے ہیں۔

ترجمہ کنز العرفان: جب منافق تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں تو کہتے ہیں، ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک آپ یقیناً اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ بیشک تم یقیناً اس کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بیشک منافق ضرور جھوٹے ہیں۔

﴿إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ﴾: جب منافق تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں۔ ﴿اس سورہ مبارکہ میں منافقین کے مختلف احوال بیان کئے گئے ہیں، چنانچہ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے پیارے حبیب! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ﴾: جب منافق آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں تو اپنی دلی حالت کے برخلاف کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک آپ یقیناً اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ ان منافقوں کے اس قول کے جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے حبیب! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ﴾، اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ آپ اس کے رسول ہیں اور ان منافقوں کے منہ سے جو بات نکلی وہ بالکل درست ہے لیکن اللہ تعالیٰ یہ بھی گواہی دیتا ہے کہ منافق اس گواہی دینے میں ضرور جھوٹے ہیں کیونکہ ان کا باطن ظاہر کے موافق نہیں اور جو بات وہ کہتے ہیں اس کے خلاف اعتقاد رکھتے ہیں۔^(۱)

اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۖ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا
كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۲﴾ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا فَطُبِعَ عَلَى قُلُوبِهِمْ
فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ ﴿۳﴾

ترجمہ کنز الایمان: انھوں نے اپنی قسموں کو ڈھال ٹھہرا لیا تو اللہ کی راہ سے روکا بے شک وہ بہت ہی بُرے کام کرتے ہیں۔ یہ اس لیے کہ وہ زبان سے ایمان لائے پھر دل سے کافر ہوئے تو ان کے دلوں پر مہر کر دی گئی تو اب وہ کچھ نہیں سمجھتے۔

ترجمہ کنز العرفان: اور انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا لیا تو انہوں نے اللہ کے راستے سے روکا بیشک وہ بہت ہی بُرے

۱.....حازن، المنافقون، تحت الآية: ۱، ۴/۲۷۰، مدارک، المنافقون، تحت الآية: ۱، ص ۱۲۴۲، ملقطاً.

کام کرتے ہیں۔ یہ اس لیے ہے کہ وہ (زبان سے) ایمان لائے پھر (دل سے) کافر ہو گئے تو ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی تو اب وہ سمجھتے نہیں۔

﴿اتَّخَذُوا آيَاتِهِمْ حُجَّةً﴾ اور انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا لیا۔ ﴿یعنی منافقوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا لیا ہے تاکہ وہ ان کے ذریعے قتل اور قید کئے جانے سے محفوظ رہیں، یہ زبان سے تو قسمیں کھاتے ہیں لیکن ان کا عمل یہ ہے کہ لوگوں کو طرح طرح کے وسوسے اور شبہے ڈال کر سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے سے روکتے ہیں، بیشک وہ بہت ہی برے کام کرتے ہیں کہ نفاق سے آپ کی بارگاہ میں آتے، دھوکہ دینے کے لئے ایمان کا اظہار کرتے، لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے اور ایمان کے مقابلے میں کفر کو اختیار کرتے ہیں۔^(۱)

﴿ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا﴾ یہ اس لیے ہے کہ وہ ایمان لائے پھر کافر ہو گئے۔ ﴿یعنی منافقوں کے یہ برے اعمال اس لیے ہیں کہ وہ زبان سے ایمان لائے پھر وہ دل سے کافر ہو گئے اور ان کے دل کافر لوگوں پر ظاہر ہو گیا، منافقوں کی ان حرکتوں کی وجہ سے ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی ہے تو اب ان کے دلوں میں ایمان کیسے داخل ہو۔

وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ ۖ وَإِنْ يَقُولُوا تَسْمَعُ لِقَوْلِهِمْ ۗ
كَانَهُمْ خَشَبٌ مُّسْتَدَدٌ ۖ يُحْسَبُونَ كُلٌّ صَيْحَةً عَلَيْهِمْ ۖ هُمْ الْعَدُوُّ
فَاخَذَهُمُ الْقِتَالُ مِنْهُمْ ۗ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿۴﴾

ترجمہ کنز الایمان: اور جب تو انہیں دیکھے ان کے جسم تجھے بھلے معلوم ہوں اور اگر بات کریں تو تو ان کی بات غور سے سنے گا یا وہ کڑیاں ہیں دیوار سے ٹکائی ہوئی ہر بلند آواز اپنے ہی اوپر لے جاتے ہیں وہ دشمن ہیں تو ان سے بچتے رہو اللہ انہیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں۔

۱.....خازن، المنافقون، تحت الآية: ۲، ۲۷۱/۴، مدارک، المنافقون، تحت الآية: ۲، ص ۱۲۴۲، ملقطاً.

ترجمہ کنز العرفان: اور جب تم انہیں دیکھتے ہو تو ان کے جسم تجھے اچھے لگتے ہیں اور اگر وہ بات کریں تو تم ان کی بات غور سے سنو گے (حقیقتاً وہ ایسے ہیں) جیسے وہ دیوار کے سہارے کھڑی کی ہوئی لکڑیاں ہیں، وہ ہر بلند ہونے والی آواز کو اپنے خلاف ہی سمجھ لیتے ہیں، وہی دشمن ہیں تو ان سے محتاط رہو، اللہ انہیں مارے، یہ کہاں اوندھے جاتے ہیں؟

﴿وَإِذَا سَأرَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ﴾ اور جب تم انہیں دیکھتے ہو تو ان کے جسم تجھے اچھے لگتے ہیں۔ ﷺ عبد اللہ بن ابی صحت مند، خویر و اور خوش بیان آدمی تھا اور اس کے ساتھ والے منافقین قریب قریب ویسے ہی تھے، جب یہ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس شریف میں حاضر ہوتے تو خوب باتیں بناتے جو سننے والے کو اچھی معلوم ہوتی تھیں، چنانچہ اس آیت میں مسلمانوں کو ان کی حقیقت بتائی گئی کہ اے مسلمانو! جب تم منافقین جیسے عبد اللہ بن ابی وغیرہ کو دیکھتے ہو تو ان کے جسم تمہیں اچھے لگتے ہیں اور اگر وہ بات کریں تو تم ان کی بات غور سے سنو گے حالانکہ حقیقت میں وہ ایسے ہیں جیسے دیوار کے سہارے کھڑی کی ہوئی لکڑیاں جن میں بے جان تصویر کی طرح نہ ایمان کی روح، نہ انجام سوچنے والی عقل ہے، وہ ہر بلند ہونے والی آواز کو اپنے خلاف ہی سمجھتے لیتے ہیں اور جب کوئی کسی کو پکارتا ہے، یا اپنی گمشدہ چیز ڈھونڈتا ہے یا لشکر میں کسی مقصد کیلئے کوئی بات بلند آواز سے کہتا ہے تو یہ اپنے نفس کی خباثت اور برے گمان کی وجہ سے یہی سمجھتے ہیں کہ انہیں کچھ کہا گیا اور انہیں یہ اندیشہ رہتا ہے کہ ان کے حق میں کوئی ایسا مضمون نازل ہوا ہے جس سے ان کے راز فاش ہو جائیں گے، وہ دشمن ہیں، اپنے دل میں شدید عداوت رکھتے ہیں اور کفار کے پاس یہاں کی خبریں پہنچاتے اور ان کے لئے جاسوسی کرتے ہیں تو ان سے بچتے رہو اور ان کے ظاہری حال سے دھوکا نہ کھاؤ، اللہ انہیں مارے، یہ کہاں اوندھے جاتے ہیں اور روشن دلیلیں قائم ہونے کے باوجود حق سے منحرف ہوتے ہیں۔^(۱)

یہاں آیت کی مناسبت سے ان لوگوں کے بارے میں دو احادیث ملاحظہ ہوں جن کی زبان اور دل آپس میں مختلف ہوں گے۔

(۱)..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”آخری زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے جو دھوکہ اور فریب کے ساتھ دین کے ذریعے دنیا کمائیں گے، لوگوں کو نرمی دکھانے کے لئے بھیڑ کی کھال پہنیں گے، ان کی زبانیں شکر سے زیادہ میٹھی ہوں گی اور ان کے دل بھیڑیوں کے دل (کی طرح) ہوں

۱..... حازن، المنافقون، تحت الآیة: ۴، ۲۷۱/۴، مدارك، المنافقون، تحت الآیة: ۴، ص ۱۶۴۳، ملقطاً.

گے، اللہ تعالیٰ (ان سے) فرمائے گا ”کیا تم میرے ساتھ دھوکہ کرتے ہو یا مجھ پر جرات کرتے ہو، مجھے اپنی ہی قسم ہے کہ میں ان لوگوں پر ان ہی میں سے ضرور فتنہ بھجوں گا جو ان میں سے سمجھ دار لوگوں کو بھی حیران اور پریشان کر دے گا۔“ (1)

(2)..... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ”میرے بندوں میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو لوگوں کے سامنے تو بھیر کی کھال پہنیں گے جبکہ ان کے دل ایلو (نام کی جڑی بوٹی) سے بھی زیادہ کڑوے ہوں گے اور ان کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہوں گی، وہ لوگوں کو اپنے دین کے ذریعے دھوکہ دیں گے، کیا وہ مجھے دھوکہ دے رہے ہیں یا مجھ پر جرات کرتے ہیں، مجھے اپنی قسم ہے، میں ان میں ایسا فتنہ بھجوں گا جو ان میں حکیم شخص کو حیران کر چھوڑے گا۔“ (2)

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ تَعَالَوْا اسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّأْرَاءُ وَهُمْ وَرَأَوْهُمْ وَ
رَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ ⑤

ترجمہ کنزالایمان: اور جب ان سے کہا جائے کہ آؤ رسول اللہ تمہارے لیے معافی چاہیں تو اپنے سر گھماتے ہیں اور تم انہیں دیکھو کہ غور کرتے ہوئے منہ پھیر لیتے ہیں۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور جب ان سے کہا جائے کہ آؤ تاکہ اللہ کے رسول تمہارے لیے معافی چاہیں تو وہ اپنے سر گھماتے ہیں اور تم انہیں دیکھو گے کہ تکبر کرتے ہوئے منہ پھیر لیتے ہیں۔

﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ تَعَالَوْا﴾ اور جب ان سے کہا جائے کہ آؤ۔ ﴿لَوْأْرَاءُ﴾ شان نزول: غزوہ مریض سے فارغ ہو کر جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سر راہ قیام فرمایا تو وہاں یہ واقعہ پیش آیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اجیر حجاجہ غفاری اور عبد اللہ بن ابی کے حلیف سنان بن دبرجینی کے درمیان لڑائی ہو گئی، حجاجہ نے مہاجرین کو اور سنان نے انصار کو پکارا،

①..... ترمذی، کتاب الزہد، ۶۰-باب ۴/۱۸۱، الحدیث: ۲۴۱۲۔

②..... ابن عساکر، ذکر من اسم ایہ سلیمان، ۶۴۱۶-محمد بن سلیمان بن ابی داؤد... الخ، ۱۲۱/۵۳۔

اس وقت عبد اللہ بن ابی منافق نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں بہت گستاخانہ اور بے ہودہ باتیں کہیں اور یہ کہا کہ مدینہ طیبہ پہنچ کر ہم میں سے عزت والے ذیلیوں کو نکال دیں گے، اور اپنی قوم سے کہنے لگا کہ اگر تم انہیں اپنا جوٹھا کھانا نہ دو تو یہ تمہاری گردنوں پر سوار نہ ہوں، اب ان پر کچھ خرچ نہ کرو تا کہ یہ مدینہ سے بھاگ جائیں۔ اس کی یہ ناشائستہ گفتگو سن کر حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس بکواس کی برداشت کی تاب نہ رہی اور انہوں نے اس سے فرمایا: خدا کی قسم! تو ہی ذلیل اور اپنی قوم میں بغض ڈالنے والا ہے جبکہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے عزت و قوت دی ہے اور آپ مسلمانوں کے محبوب ہیں۔ عبد اللہ بن ابی کہنے لگا: چپ ہو جاؤ، میں تو ہنسی مذاق کے طور پر یوں کہہ رہا تھا۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ خبر حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچائی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبد اللہ بن ابی کے قتل کی اجازت چاہی، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے منع کر دیا اور ارشاد فرمایا ”لوگ کہیں گے کہ محمد (مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اپنے ہی ساتھیوں کو قتل کر دیتے ہیں۔ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے عبد اللہ بن ابی سے دریافت فرمایا کہ تو نے یہ باتیں کہیں تھیں؟ وہ مگر گیا اور قسم کھا گیا کہ میں نے کچھ بھی نہیں کہا، اس کے ساتھی جو مجلس شریف میں حاضر تھے وہ عرض کرنے لگے کہ عبد اللہ بن ابی بوڑھا شخص ہے، یہ جو کہتا ہے ٹھیک ہی کہتا ہے، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شاید دھوکا ہوا اور بات یاد نہ رہی ہو۔ پھر جب اوپر کی آیتیں نازل ہوئیں اور عبد اللہ بن ابی کا جھوٹ ظاہر ہو گیا تو اس سے کہا گیا کہ جا اور جا کر سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کر کہ وہ تیرے لئے اللہ تعالیٰ سے معافی چاہیں، یہ سن کر اس نے گردن پھیری اور کہنے لگا کہ تم نے کہا: ایمان لاتو میں ایمان لے آیا، تم نے کہا: زکوٰۃ دے تو میں نے زکوٰۃ دی، اب یہی باقی رہ گیا ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو سجدہ کروں، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جب منافقوں کا جھوٹ ظاہر ہونے کے بعد نصیحت کرتے ہوئے ان سے کہا جائے کہ تم آؤ تا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ اپنے لطف و کرم سے تمہارے گناہ بخش دے اور تمہارے عیبوں پر پردہ ڈال دے تو وہ اس سے اعراض کرتے ہوئے اپنے سروں کو دوسری طرف گھما لیتے ہیں (اور اے مسلمانو!) تم انہیں دیکھو گے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری سے تکبر کرتے ہوئے

منہ پھیر لیتے ہیں۔ (۱)

سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ط
 إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ①

ترجمہ کنز الایمان: ان پر ایک سا ہے تم ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو اللہ انہیں ہرگز نہ بخشے گا بے شک اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔

ترجمہ کنز العرفان: ان کے حق میں برابر ہے کہ تم ان کے لیے استغفار کرو یا ان کے لیے استغفار نہ کرو اللہ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا، بیشک اللہ نافرمانوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

﴿سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ: ان کے حق میں برابر ہے کہ تم ان کے لیے استغفار کرو یا ان کے لیے استغفار نہ کرو۔﴾ یعنی اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ کا ان کیلئے استغفار کرنا اور نہ کرنا ان کے حق میں برابر ہے، اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا کیونکہ وہ نفاق میں راسخ اور پختہ ہو چکے ہیں، بیشک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا جو اس کے علم میں نافرمان ہیں۔

یہ ارشاد اسی وقت تھا جب منافقوں کے لئے دعائے مغفرت کرنا ممنوع نہ تھا، بعد میں اس سے منع فرما دیا گیا ہے، لہذا اب منافقوں اور کافروں کے لئے مغفرت کی دعا کرنا منع ہے بلکہ کافر کیلئے دعائے مغفرت کرنا کفر ہے۔

هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنْفِقُوا عَلٰی مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتّٰی
 يَنْفُضُوا ط وَ لِلّٰهِ خَزَائِنُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ

①.....حازن، المنافقون، تحت الآية: ۵، ۲۷/۴، مدارك، المنافقون، تحت الآية: ۵، ص ۱۲۴۴، روح البيان، المنافقون، تحت الآية: ۵، ۵۳۵/۹، ملقطاً.

لَا يَفْقَهُونَ ④

ترجمہ کنزالایمان: وہی ہیں جو کہتے ہیں ان پر خرچ نہ کرو جو رسول اللہ کے پاس ہیں یہاں تک کہ پریشان ہو جائیں اور اللہ ہی کے لیے ہیں آسمانوں اور زمین کے خزانے مگر منافقوں کو سمجھ نہیں۔

ترجمہ کنز العرفان: وہی ہیں جو کہتے ہیں کہ ان پر خرچ نہ کرو جو رسول اللہ کے پاس ہیں یہاں تک کہ وہ ادھر ادھر ہو جائیں حالانکہ آسمانوں اور زمین کے خزانے اللہ ہی کی ملک ہیں مگر منافق سمجھتے نہیں۔

﴿هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ: وَهِيَ هِيَ جُودٌ سَمِعَ اللَّهُ مِنْهُمْ﴾ یعنی منافقین وہی ہیں جو لوگوں سے یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس موجود مہاجر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر خرچ نہ کرو تا کہ وہ غربی سے پریشان ہو کر خود ہی ادھر ادھر ہو جائیں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نہ رہیں، حالانکہ آسمانوں اور زمین کے تمام خزانوں کا اللہ تعالیٰ ہی مالک ہے اور درحقیقت وہی سب کو رزق دینے والا ہے، اگر لوگ ان پر خرچ کرنا بند کر دیں گے تو کیا ہوا، اللہ تعالیٰ انہیں رزق عطا فرمائے گا مگر منافق یہ بات سمجھتے نہیں اسی لئے وہ ایسی واہیات بکتے ہیں، نیز انہیں ابھی تک صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ایمان کی پختگی کا حال معلوم نہیں کہ وہ کسی بھی حال میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ نہیں چھوڑ سکتے اور وہ یہ بات جانتے ہیں کہ ان کا رزق بندوں پر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے اور وہ اپنے رب عزوجل پر کامل بھروسہ رکھتے ہیں۔

آج کے بہت سے بد مذہب بھی اسی طرح کا عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کسی چیز کے مالک نہیں حالانکہ کثیر احادیث اس پر دلالت کرتی ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کی عطا سے مالکِ کل ہیں، یہاں ان میں سے دو احادیث ملاحظہ ہوں:

(۱)..... حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔“ (۱)

①..... بخاری، کتاب العلم، باب من یرد اللہ بہ خیراً یفقہہ فی الدین، ۴۲/۱، الحدیث: ۷۱.

(2)..... حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں عطا کی گئی ہیں۔“ (1)

يَقُولُونَ لَيْنَّا رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ ط
وَاللَّهُ الْعَزِيزُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ ع

ترجمہ کنز الایمان: کہتے ہیں ہم مدینہ پھر کر گئے تو ضرور جو بڑی عزت والا ہے وہ اس میں سے نکال دے گا اُسے جو نہایت ذلت والا ہے اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لیے ہے مگر منافقوں کو خیر نہیں۔

ترجمہ کنز العرفان: وہ کہتے ہیں: قسم ہے اگر ہم مدینہ کی طرف لوٹ کر گئے تو ضرور جو بڑی عزت والا ہے وہ اس میں سے نہایت ذلت والے کو نکال دے گا حالانکہ عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لیے ہے مگر منافقوں کو معلوم نہیں۔

﴿يَقُولُونَ﴾ وہ کہتے ہیں۔ یعنی منافق کہتے ہیں: اگر ہم اس غزوہ سے فارغ ہونے کے بعد مدینہ کی طرف لوٹ کر گئے تو ضرور جو بڑی عزت والا ہے وہ اس میں سے نہایت ذلت والے کو نکال دے گا۔ منافقوں نے اپنے آپ کو عزت والا کہا اور مسلمانوں کو ذلت والا، اللہ تعالیٰ ان کا رد کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے کہ عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لیے ہے مگر منافقوں کو معلوم نہیں، اگر وہ یہ بات جانتے تو ایسا کبھی نہ کہتے۔ منقول ہے کہ یہ آیت نازل ہونے کے چند ہی روز بعد عبد اللہ بن ابی منافق اپنے نفاق کی حالت پر مر گیا۔ (2)

عبد اللہ بن ابی منافق کے بیٹے کا عشق رسول

عبد اللہ بن ابی کے بیٹے کا نام بھی عبد اللہ تھا اور یہ بڑے پکے مسلمان اور سچے عاشق رسول تھے، جنگ سے واپسی کے وقت مدینہ منورہ سے باہر تلوار کھینچ کر کھڑے ہو گئے اور باپ سے کہنے لگے: اس وقت تک مدینہ میں داخل ہونے

1..... بخاری، کتاب الجنائز، باب الصلاة على الشهيد، ۱/۴۵۲، الحدیث: ۱۳۴۴.

2..... حازن، المنافقون، تحت الآية: ۸، ۴/۲۷۴.

نہیں دوں گا جب تک تو اس کا اقرار نہ کرے کہ تو ذلیل ہے اور محمد مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عزیز ہیں۔ اس کو بڑا تعجب ہوا کیونکہ یہ ہمیشہ سے باپ کے ساتھ نیکی کا برتاؤ کرنے والے تھے مگر حضور اقدس صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے مقابلے میں باپ کی کوئی عزت و محبت دل میں نہ رہی۔ آخر اس نے مجبور ہو کر اقرار کیا کہ واللہ میں ذلیل ہوں اور محمد مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عزیز ہیں، اس کے بعد مدینہ میں داخل ہو سکا۔^(۱)

آیت ”وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ“ سے معلوم ہونے والے مسائل

اس آیت سے 4 مسئلے معلوم ہوئے،

- (1)..... ہر مومن عزت والا ہے کسی مسلم قوم کو ذلیل جاننا یا اسے کمین کہنا حرام ہے۔
- (2)..... مومن کی عزت ایمان اور نیک اعمال سے ہے، روپیہ پیسہ سے نہیں۔
- (3)..... مومن کی عزت دائمی ہے فانی نہیں اسی لئے مومن کی لاش اور قبر کی بھی عزت کی جاتی ہے۔
- (4)..... جو مومن کو ذلیل سمجھے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذلیل ہے، غریب مسکین مومن عزت والا ہے جبکہ مالدار کافر بدتر ہے۔

نفاق کی اقسام اور عملی منافقوں کی علامات

منافقوں کا بیان ختم ہوا، اب یہاں نفاق کی اقسام اور عملی منافقوں کی علامات کے بیان پر مشتمل 3 احادیث ملاحظہ ہوں، چنانچہ نفاق کے بارے میں بیان کرتے ہوئے صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں:

نفاق کہ زبان سے دعویٰ اسلام کرنا اور دل میں اسلام سے انکار، یہ بھی خالص کفر ہے، بلکہ ایسے لوگوں کے لیے جہنم کا سب سے نیچے کا طبقہ ہے۔ حضور اقدس صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے زمانہ اقدس میں کچھ لوگ اس صفت کے اس نام کے ساتھ مشہور ہوئے کہ ان کے کفر باطنی پر قرآن ناطق ہوا، نیز نبی صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اپنے وسیع علم سے ایک ایک کو پہچانا اور فرمایا کہ یہ منافق ہے۔ اب اس زمانہ میں کسی خاص شخص کی نسبت قطع (یعنی یقین) کے ساتھ منافق نہیں کہا جاسکتا، کہ ہمارے سامنے جو دعویٰ اسلام کرے ہم اس کو مسلمان ہی سمجھیں گے، جب تک اس سے وہ قول یا فعل جو

①..... سیرت حلبیہ، باب ذکر مغازیہ صلی اللہ علیہ وسلم، غزوة بنی المصطلق، ۲/۳۹۳، مدارج النبوة، قسم سوم، باب پنجم، ۱۵۷/۲، ملقطاً.

منائی ایمان ہے نہ صادر ہو، البتہ نفاق کی ایک شاخ اس زمانہ میں پائی جاتی ہے کہ بہت سے بد مذہب اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور دیکھا جاتا ہے تو دعویٰ اسلام کے ساتھ ضروریات دین کا انکار بھی ہے۔^(۱)

اور عملی نفاق کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ کام کرے جو مسلمانوں کے شایانِ شان نہ ہو بلکہ منافقین کے کرتوت ہوں۔ یہاں ان میں سے دو احادیث ملاحظہ ہوں،

(۱)..... حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”کہ جس میں چار عیوب ہوں وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان چار میں سے ایک عیب ہو تو اس میں منافقت کا عیب ہوگا جب تک کہ اُسے چھوڑ نہ دے (۱) جب امانت دی جائے تو خیانت کرے، (۲) جب بات کرے تو جھوٹ بولے، (۳) جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے، (۴) جب لڑائی کرے تو گالیاں بکے۔“^(۲)

(۲)..... حضرت عبدالرحمن بن حرمه رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، حضورِ انور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”ہمارے اور منافقوں کے درمیان فرق عشاء اور صبح کی نماز میں حاضر ہونا ہے، منافقین ان دونوں نمازوں (میں حاضر ہونے) کی استطاعت نہیں رکھتے۔“^(۳)

اللہ تعالیٰ ہمیں نفاق سے اور منافقوں جیسے کام کرنے سے محفوظ فرمائے، آمین۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ
وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْخٰسِرُونَ ①

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو تمہارے مال نہ تمہاری اولاد کوئی چیز تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرے اور جو ایسا کرے تو وہی لوگ نقصان میں ہیں۔

①..... بہار شریعت، حصہ اول، ایمان و کفر کا بیان، ۱۸۲/۱۔

②..... بخاری، کتاب الایمان، باب علامۃ المنافق، ۲۵/۱، الحدیث: ۳۴۔

③..... سنن الکبریٰ للبیہقی، کتاب الصلاة، باب ما جاء من التشدید فی ترک الجماعة من غیر عذر، ۸۳/۳، الحدیث: ۴۹۵۳۔

ترجمہ کنز العرفان: اے ایمان والو! تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرویں اور جو ایسا کرے گا تو وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا: اے ایمان والو!﴾ اس سے پہلی آیات میں منافقوں کے احوال بیان کئے گئے اور اب یہاں سے ایمان والوں کو نصیحت کی جا رہی ہے کہ اے ایمان والو! منافقوں کی طرح تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہ کر دے اور جو ایسا کرے گا کہ دنیا میں مشغول ہو کر دین کو فراموش کر دے گا، مال کی محبت میں اپنے حال کی پروا نہ کرے گا اور اولاد کی خوشی کیلئے آخرت کی راحت سے غافل رہے گا تو ایسے لوگ ہی نقصان اٹھانے والے ہیں کیونکہ انہوں نے فانی دنیا کے پیچھے آخرت کے گھر کی باقی رہنے والی نعمتوں کی پروا نہ کی۔^(۱) یہاں آیت کی مناسبت سے دنیا کے مال سے متعلق ایک حدیث پاک ملاحظہ ہو، چنانچہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ مال کا سوال کیا اور بہت التجا کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: ”اے حکیم! تمہارا اتنی کثرت سے سوال کرنا کیا ہے؟ اے حکیم! بے شک یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ لوگوں کے ہاتھوں کا میل ہے، اللہ تعالیٰ کا ہاتھ دینے والے کے ہاتھ کے اوپر ہوتا ہے اور دینے والے کا ہاتھ اس کے ہاتھ کے اوپر ہوتا ہے جسے دیا گیا اور جسے دیا گیا اس کا ہاتھ سب سے نیچے ہوتا ہے۔“^(۲)

وَأَنْفِقُوا مِنْ مَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَّ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ
فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ لَّفَاصَّدَقِي وَأَكُنْ
مِّنَ الصَّالِحِينَ ۝۱۱

ترجمہ کنز الایمان: اور ہمارے دیئے میں سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرو قبل اس کے کہ تم میں کسی کو موت آئے پھر کہنے لگے اے میرے رب تو نے مجھے تھوڑی مدت تک کیوں مہلت نہ دی کہ میں صدقہ دیتا اور نیکیوں میں ہوتا۔

①.....حازن، المنافقون، تحت الآية: ۹، ۲۷۴/۴، مدارك، المنافقون، تحت الآية: ۹، ص ۱۲۴۵، ملقطاً.

②.....مسند امام احمد، مسند المکین، مسند حکیم بن حزام، ۲۲۸/۵، الحدیث: ۱۵۳۲۱.

ترجمہ کنز العرفان: اور ہم نے تمہیں جو رزق دیا اس سے اس وقت سے پہلے کچھ (ہماری راہ میں) خرچ کر لو کہ تم میں کسی کو موت آئے تو کہنے لگے، اے میرے رب! تو نے مجھے تھوڑی سی مدت تک کیوں مہلت نہ دی کہ میں صدقہ دیتا اور صالحین میں سے ہو جاتا۔

﴿وَأَنْفِقُوا مِنْ مَّا رَزَقْنَاكُمْ﴾ اور ہم نے تمہیں جو رزق دیا اس سے کچھ (ہماری راہ میں) خرچ کر لو۔ یعنی اے ایمان والو! ہم نے تمہیں جو رزق دیا اس میں جو صدقات واجب ہیں انہیں ادا کرو اور یہ کام موت کی علامات ظاہر ہونے اور زبان بند ہو جانے سے پہلے پہلے کر لو تا کہ ایسا نہ ہو کہ تم میں کسی کو موت آئے تو وہ دل میں کہنے لگے، اے میرے رب! تو نے مجھے تھوڑی مدت تک کیوں مہلت نہ دی تاکہ میں صدقہ دیتا اور نیک لوگوں میں سے ہو جاتا۔

وَلَنْ يُؤَخِّرَ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝۷

ترجمہ کنز الایمان: اور ہرگز اللہ کسی جان کو مہلت نہ دے گا جب اس کا وعدہ آ جائے اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

ترجمہ کنز العرفان: اور ہرگز اللہ کسی جان کو مہلت نہ دے گا جب اس کا مقررہ وقت آ جائے اور اللہ تمہارے کاموں سے خوب خبردار ہے۔

﴿وَلَنْ يُؤَخِّرَ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا﴾ اور ہرگز اللہ کسی جان کو مہلت نہ دے گا جب اس کا مقررہ وقت آ جائے۔ یعنی یاد رکھو کہ جب اللہ تعالیٰ کا وعدہ آ جائے گا تو وہ ہرگز کسی جان کو مہلت نہ دے گا اور اللہ تعالیٰ تمہارے تمام کاموں سے خبردار ہے، وہ تمہیں ان کی جزا دے گا۔

یاد رہے کہ یہاں آیت میں وعدے سے وہ وعدہ مراد ہے جس کا فیصلہ ہو چکا، جسے قضاءِ مُہْرَمِ کہتے ہیں، اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً

ترجمہ کنز العرفان: جب وہ مدت آ جائے گی تو وہ لوگ

ایک گھڑی نہ تو اس سے پیچھے ہٹ سکیں گے اور نہ آگے ہو سکیں گے۔

وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ (1)

لیکن قضاءِ مُعَلَّق میں تبدیلی واقع ہو سکتی ہے، آئی ہوئی موت ٹل جاتی ہے، عمریں بڑھ جاتی ہیں، اسی کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

ترجہ: کنز العرفان: اللہ جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور برقرار رکھتا ہے اور اصل لکھا ہوا اسی کے پاس ہے۔

يَبْحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثَبِّتُ ۖ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ (2)

ترجہ: کنز العرفان: اے میرے رب! تو مجھے اس دن تک مہلت دیدے جب لوگ اٹھائے جائیں۔

شیطان نے جو یہ عرض کیا تھا کہ

رَبِّ فَأَنْظِرْنِي إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ (3)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا

ترجہ: کنز العرفان: بس پیشک تو ان میں سے ہے جن کو مہلت دی گئی ہے۔

فَأِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ (4)

یہ بھی اسی قضاءِ مُعَلَّق میں داخل ہے۔ اس سے واضح ہوا کہ ہر آیت اپنے اپنے موقع محل کے اعتبار سے درست ہے۔

1..... یونس: ۴۹۔

2..... رعد: ۳۹۔

3..... حجر: ۳۶۔

4..... حجر: ۳۷۔

سُورَةُ التَّجَابِينِ

سورة تجابین کا تعارف

مقام نزول

اکثر مفسرین کے نزدیک سورہ تجابین مدنیہ ہے اور بعض مفسرین کا قول یہ ہے کہ آیت نمبر 14 ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ مِنْ أَرْوَاحِكُمْ“ سے شروع ہونے والی تین آیتوں کے علاوہ یہ سورت مکہ ہے۔⁽¹⁾

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 2 رکوع، 18 آیتیں ہیں۔

”تجابین“ نام رکھنے کی وجہ

تجابین کا لفظی معنی ہے خرید و فروخت میں نقصان پہنچانا اور یہ قیامت کے دن کا ایک نام بھی ہے۔ اس سورت کی آیت نمبر 9 میں بتایا گیا کہ قیامت کا دن ”يَوْمَ التَّجَابِينِ“ یعنی نقصان اور خسارے کا دن ہے، اس مناسبت سے اسے ”سورہ تجابین“ کہتے ہیں۔

سورہ تجابین کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں عقائد سے متعلق امور بیان کئے گئے ہیں، نیز اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

- (1)..... اس سورت کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ کی وہ صفات بیان کی گئیں جو اس کے علم، قدرت اور عظمت پر دلالت کرتی ہیں۔
- (2)..... اللہ تعالیٰ کے رسولوں عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کو ان کے بشر ہونے کی وجہ سے جھٹلانے والی سابقہ امتوں کا انجام بیان کر کے کفار کو ڈرایا گیا اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کا انکار کرنے والوں سے قسم کے ساتھ فرمایا گیا کہ انہیں

1.....حازن، تفسیر سورة التجابین، ۴/۲۷۴.

ضرور دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔

(3)..... قیامت کے دن کے بارے میں بتایا گیا کہ وہ دن ہارنے والوں کی ہار ظاہر ہونے کا دن ہے۔

(4)..... یہ بتایا گیا کہ ہر مصیبت اللہ تعالیٰ کے حکم سے پہنچتی ہے۔

(5)..... یہ خبر دی گئی کہ تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے وہ تمہارے دشمن ہیں جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے روکتے ہیں تو ان سے احتیاط رکھو۔

(6)..... سورت کے آخر میں تقویٰ پر ہیزگاری اختیار کرنے، اللہ تعالیٰ کے دین کی سر بلندی کے لئے اس کی راہ میں مال خرچ کرنے، بخل اور لالچ سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے دین کی سر بلندی کی خاطر اپنا مال خرچ کرنے والے نیک لوگوں کو دگنے اجر کی بشارت دی گئی ہے۔

سورۃ منافقون کے ساتھ مناسبت

سورۃ تغابن کی اپنے سے ماقبل سورت ”منافقون“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۃ منافقون میں منافقوں کی صفات بیان کر کے مسلمانوں کو اس سے بچنے کا حکم دیا اور سورۃ تغابن میں کافروں کی صفات بیان کر کے مسلمانوں کو اس سے بچنے کا حکم دیا گیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمہ کنزالایمان:

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

ترجمہ کنزالعرفان:

يَسْبِحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ لَهٗ الْمُلْكُ وَلَهٗ الْحَمْدُ

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ①

ترجمہ کنزالایمان: اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اُسی کا ملک ہے اور اسی کی تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

ترجمہ کنزالعرفان: جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں سب اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کیلئے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔

﴿يَسْبِحُ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ: جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں سب اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں۔﴾ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی چار شانیں بیان ہوئی ہیں، (1) جو کچھ آسمانوں اور زمین میں موجود ہے سب اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں۔ (2) اسی کی بادشاہت ہے اور وہ اپنی بادشاہت میں جیسے چاہے تصرف فرماتا ہے، اس میں اُس کا نہ کوئی شریک ہے نہ حصہ دار۔ (3) تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں کیونکہ سب نعمتیں اسی کی ہیں۔ (4) وہ ہر چیز پر قادر ہے اور کسی مانع اور رکاوٹ کے بغیر جو چاہتا ہے جیسا چاہتا ہے کرتا ہے۔⁽¹⁾

هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝۱

ترجمہ کنزالایمان: وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا تو تم میں کوئی کافر اور تم میں کوئی مسلمان اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔

ترجمہ کنزالعرفان: وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا تو تم میں سے کوئی کافر ہے اور تم میں سے کوئی مسلمان ہے اور اللہ تمہارے کام خوب دیکھ رہا ہے۔

﴿هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ: وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا۔﴾ اس آیت کی ایک تفسیر یہ ہے کہ اے لوگو! اللہ تعالیٰ وہی ہے

①.....خازن، التباين، تحت الآية: ۱، ۲۷۴/۴، ملخصاً.

جس نے تمہیں پیدا کر کے اور عدم سے وجود میں لا کر تم پر احسان فرمایا اور اس کا حق یہ تھا کہ تم سب اللہ تعالیٰ پر ایمان لا کر اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری کر کے اس کے شکر گزار ہوتے لیکن تمہیں کیا ہو گیا کہ تم مختلف گروہوں میں تقسیم ہو گئے اور تم میں سے کوئی کافر ہے کوئی مسلمان، (یاد رکھو کہ) اللہ تعالیٰ کافر کے کفر اور مومن کے ایمان کو جانتا ہے اور وہ ہر ایک کو قیامت کے دن اس کے عمل کے مطابق جزا دے گا۔^(۱)

دوسری تفسیر یہ ہے کہ اے لوگو! وہی اللہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا تو تم میں سے کوئی ایسا ہے جسے کافر پیدا فرمایا اور کوئی ایسا ہے جسے مسلمان پیدا فرمایا ہے اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے تو وہ تمہارے ساتھ ایسا معاملہ فرمائے گا جو تمہارے اعمال کے مناسب ہو۔^(۲)

یہاں آیت کی دوسری تفسیر کی مناسبت سے تین احادیث بھی ملاحظہ ہوں:

(۱)..... اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فرماتی ہیں، نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نے بعض لوگوں کو جنت کا اہل بنایا حالانکہ وہ اپنے آباء کی پشتوں میں تھے اور بعض لوگوں کو جہنم کا اہل بنایا حالانکہ وہ اپنے آباء کی پشتوں میں تھے۔“^(۳)

(۲)..... حضرت انس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، حضور اقدس صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ عورت کے رحم پر ایک فرشتہ مقرر فرمادیتا ہے تو وہ عرض کرتا ہے: اے میرے رب! یہ تو نطفہ ہے، یہ تو خون کا لوتھڑا ہے، یہ تو گوشت کا ٹکڑا ہے، اور جب اللہ تعالیٰ اسے پیدا کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو فرشتہ عرض کرتا ہے: یہ مُنْذَرٌ ہے یا مُؤَنَّثٌ؟ یہ بد بخت ہے یا سعادت مند؟ اس کا رزق کتنا ہے؟ اس کی عمر کتنی ہے؟ تو (جس طرح بتایا جاتا ہے) اسی کے مطابق اس کی والدہ کے پیٹ میں لکھ دیا جاتا ہے۔“^(۴)

(۳)..... حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، صابِق اور مَصْدُوق رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”تم میں سے ہر ایک کا نطفہ اس کی والدہ کے پیٹ میں چالیس دن تک رہتا ہے، پھر اتنے

①..... مدارك، التعابن، تحت الآية: ۲، ص ۱۲۴۶، روح البيان، التعابن، تحت الآية: ۲، ۱۰/۴-۵، ملقطاً.

②..... تفسير سمرقندی، التعابن، تحت الآية: ۲، ۳۶۸-۳۶۹، بیضاوی، التعابن، تحت الآية: ۲، ۵/۳۴۴، ملقطاً.

③..... مسلم، کتاب القدر، باب کلّ مولود یولد علی الفطرة... الخ، ص ۱۴۳۱، الحدیث: ۳۱ (۲۶۶۲).

④..... بخاری، کتاب القدر، باب فی القدر، ۲۷۱/۴، الحدیث: ۶۵۹۵.

ہی دن وہ جما ہوا خون رہتا ہے، پھراتے ہی دنوں تک وہ گوشت کی بوٹی کی صورت میں رہتا ہے، پھر اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجا جاتا ہے تو اسے چار باتوں کی اجازت دی جاتی ہے، چنانچہ وہ اس کا رزق، موت، عمل اور بد بخت یا نیک بخت ہونا لکھ دیتا ہے، پھر اس کے اندر رُوح پھونکی جاتی ہے، پس تم میں سے کوئی اہل جنت جیسے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف گزبھر کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس پر لکھا ہوا غالب آتا ہے اور وہ اہل جہنم جیسے کام کرنے لگتا ہے حتیٰ کہ جہنم میں داخل ہو جاتا ہے اور تم میں سے کوئی اہل جہنم جیسے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جہنم کے درمیان صرف گزبھر کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس پر لکھا ہوا غالب آ جاتا ہے اور وہ اہل جنت جیسے عمل کر کے جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ (1)

تفسیر اور احادیث کو سامنے رکھتے ہوئے یہ بات خاص طور پر یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے بس اور مجبور نہیں بنایا بلکہ اسے عمر کے آخری حصے تک یہ اختیار دیا ہے کہ وہ کفر اور ایمان میں سے یونہی اچھے اور برے اعمال میں جسے چاہے اختیار کرے لہذا اس کا کافر یا مسلمان ہونا یونہی نیک یا گناہگار ہونا اس کے اپنے اختیار سے ہے اور جو کچھ انسان نے اپنے اختیار سے کرنا تھا اس کا اللہ تعالیٰ کو ازل سے ہی علم تھا اور اسی کے موافق لوح محفوظ میں اور ماں کے پیٹ میں فرشتے نے لکھا ہے۔

خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ
وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ ③

ترجمہ کنزالایمان: اس نے آسمان اور زمین حق کے ساتھ بنائے اور تمہاری تصویر کی تو تمہاری اچھی صورت بنائی اور اسی کی طرف پھرنا ہے۔

ترجمہ کنز العرفان: اس نے آسمان اور زمین حق کے ساتھ بنائے اور تمہاری صورتیں بنائیں تو تمہاری اچھی صورتیں

1.....بخاری، کتاب التوحید، باب ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین، ۵۶۰/۴، الحدیث: ۷۴۵۴.

بنائیں اور اسی کی طرف پھرنا ہے۔

﴿حَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ﴾: اس نے آسمان اور زمین حق کے ساتھ بنائے۔ ﴿ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین حق کے ساتھ بنائے جن میں ہزاروں دینی اور دُنویٰ مصلحتیں ہیں اور اس نے تمہاری صورت بنائی تو دیگر مخلوق کے مقابلے میں تمہاری اچھی صورتیں بنائیں، اس احسان کے شکرے میں تم پر لازم ہے کہ اپنی سیرت بھی اچھی رکھو، نیز قیامت کے دن تمہیں اسی کی بارگاہ میں لوٹ کر جانا ہے تو تم اپنے باطن کو اچھا کر لو تا کہ عذاب کے ذریعے تمہارے ظاہر کو مسخ نہ کر دیا جائے۔^(۱)

انسانی صورت بہترین صورت ہے، اسے بگاڑنا حرام ہے، لہذا ناک کان کاٹنا، چہرے پر رکھ وغیرہ مل کر صورت بگاڑنا، مردوں کو عورت کی شکل یا عورتوں کو مردوں کی شکل بنانا حرام ہے، اللہ تعالیٰ نے جو صورت بخشی وہ ہی اچھی ہے۔

يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسْرُونَ وَمَا تَعْلُنُونَ ط
وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۴

ترجمہ کنز الایمان: جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور جانتا ہے جو تم چھپاتے اور ظاہر کرتے ہو اور اللہ دلوں کی جانتا ہے۔

ترجمہ کنز العرفان: وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہ جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو ظاہر کرتے ہو، اور اللہ دلوں کی بات خوب جانتا ہے۔

﴿يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ﴾: وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ ﴿اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے علم کی وسعت کو بیان فرمایا ہے، چنانچہ آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز کو اللہ تعالیٰ جانتا

①.....روح البیان، التغبان، تحت الآیة: ۳، ۱۰/۵-۶، بیضاوی، التغبان، تحت الآیة: ۳، ۳/۵-۴، خزائن، التغبان، تحت الآیة: ۳، ۴/۴-۵، ملقطاً.

ہے، تمہاری نیوتوں، دلی ارادوں اور اعمال کو بھی جانتا ہے، تمہارے ظاہری اور پوشیدہ کاموں سے بھی خبردار ہے حتیٰ کہ جو چیزیں صرف خیال میں رہیں اور کبھی ان کا ظہور نہ ہوا، ان کی بھی خبر رکھتا ہے، لہذا ہر کوئی اللہ تعالیٰ کے ڈر اور اس سے حیا کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچے۔

اَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبُوءُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ فَذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ
عَذَابٌ أَلِيمٌ ⑤

ترجمہ کنزالایمان: کیا تمہیں ان کی خبر نہ آئی جنہوں نے تم سے پہلے کفر کیا اور اپنے کام کا وبال چکھا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

ترجمہ کنز العرفان: کیا تمہارے پاس تم سے پہلے لوگوں کی خبر نہ آئی جنہوں نے کفر کیا اور اپنے کام کا وبال چکھ لیا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

﴿ اَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبُوءُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ ﴾: کیا تمہارے پاس تم سے پہلے لوگوں کی خبر نہ آئی جنہوں نے کفر کیا۔ اس آیت میں کفار مکہ سے خطاب فرمایا گیا کہ اے کافرو! کیا تمہیں گزری ہوئی ان اُمتوں کے احوال معلوم نہیں جنہوں نے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب کی، انہیں جھٹلایا اور دنیا میں اپنے کفر کی سزا پائی اور ان کے لئے آخرت میں دردناک عذاب ہے۔ (۱)

آیت ”اَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبُوءُ الَّذِينَ كَفَرُوا“ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے دو باتیں معلوم ہوں،

- (۱)..... صحیح تاریخ کا پڑھنا مفید ہے کہ اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے خوف اور امید حاصل ہوتی ہے۔
- (۲)..... کفار پر دنیا میں عذاب آنا آخرت کے عذاب کو کم نہ کرے گا۔

①..... حازن، التباہین، تحت الآیة: ۵، ۴/۲۷۵، مدارك، التباہین، تحت الآیة: ۵، ص ۱۲۴۷، ملقطاً.

ذٰلِكَ بِاَنَّهُ كَانَتْ تَأْتِيهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْا اَبَشْرُ يَهْدُوْنَنا اِنْ
فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَاسْتَعْزَمُوْا وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿٦﴾

ترجمہ کنزالایمان: یہ اس لیے کہ ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں لاتے تو بولے کیا آدمی ہمیں راہ بتائیں گے تو کافر ہوئے اور پھر گئے اور اللہ نے بے نیازی کو کام فرمایا اور اللہ بے نیاز ہے سب خوبیوں سرابا۔

ترجمہ کنزالعرفان: یہ اس لیے کہ ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں لاتے تو وہ کہتے: کیا آدمی ہماری رہنمائی کریں گے تو انہوں نے کفر کیا اور منہ پھیر لیا اور اللہ نے بے پروائی فرمائی اور اللہ بے پروا، ہر حمد کے لائق ہے۔

﴿ذٰلِكَ بِاَنَّهُ كَانَتْ تَأْتِيهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ﴾: یہ اس لیے کہ ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں لاتے۔ یعنی سابقہ کافروں پر یہ دنیا کے عذاب اس لیے آئے کہ جب ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں لاتے اور معجزے دکھاتے (جن سے ان کی حقانیت روز روشن کی طرح ظاہر ہو جاتی) تو وہ کہتے: کیا آدمی بشر ہماری رہنمائی کریں گے؟ تو انہوں نے رسولوں کا انکار کر کے کفر کیا اور ایمان لانے سے پھر گئے اور اللہ تعالیٰ تو ازل سے ہی ان کے ایمان اور ان کی طاعت و عبادت سے بے پروا ہے کیونکہ وہ اپنی مخلوق سے بے نیاز اور اپنے تمام افعال میں حمد کے لائق ہے، (چنانچہ جب انہوں نے کفر کیا اور کسی طرح ایمان نہ لائے تو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دنیا میں ان پر عذاب آئے)۔^(۱)

آیت ”ذٰلِكَ بِاَنَّهُ كَانَتْ تَأْتِيهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ“ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے تین باتیں معلوم ہوتی ہیں

(۱)..... ہر رسول علیہ السلام کو معجزہ ضرور دیا گیا۔ یاد رہے کہ کسی کو ایک اور کسی کو زیادہ معجزات عطا کئے گئے اور ہمارے حضور پر تو رُضِيَ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو سب سے زیادہ معجزے عطا ہوئے ہیں۔

①..... حازن، التغابن، تحت الآية: ٦، ٤/٢٧٥، تفسير كبير، التغابن، تحت الآية: ٦، ١٠/٥٥٣، مدارك، التغابن، تحت الآية: ٦، ص ١٢٤٧، ملقطاً.

(۲)..... کافروں نے بشر کے رسول ہونے کا انکار کیا۔ یہ ان کی بے عقلی اور ناہنجی کی انتہاء ہے، کہ انہوں نے بشر کا رسول ہونا تو نہ مانا جبکہ پتھروں کو خدا تسلیم کر لیا۔

(۳)..... برابری کا دعویٰ کرنے کے لئے نبی کو بشر کہنا کفر ہے۔ یاد رہے کہ عام محاورہ میں یعنی بے ادبی کے انداز میں انبیاء کرام عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کو بشر کہہ کر پکارنا حرام ہے اور یہ کافروں کا طریقہ ہے۔

رَعَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ لَنْ يُبْعَثُوا قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۗ وَذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿۴﴾

ترجمہ کنزالایمان: کافروں نے بکا کہ وہ ہرگز نہ اٹھائے جائیں گے تم فرماؤ کیوں نہیں میرے رب کی قسم تم ضرور اٹھائے جاؤ گے پھر تمہارے کو تک تمہیں بتا دیئے جائیں گے اور یہ اللہ کو آسان ہے۔

ترجمہ کنز العرفان: کافروں نے گمان کر لیا کہ انہیں ہرگز دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا، تم فرماؤ: کیوں نہیں، میرے رب کی قسم، تم ضرور دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے پھر ضرور تمہارے اعمال تمہیں بتا دیئے جائیں گے اور یہ اللہ پر بہت آسان ہے۔

﴿رَعَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ لَنْ يُبْعَثُوا﴾: کافروں نے گمان کر لیا کہ انہیں ہرگز دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا۔ ﴿اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ کافر مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کا انکار کرتے ہیں، چنانچہ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ کفار مکہ نے یہ گمان کر لیا ہے کہ وہ مرنے کے بعد ہرگز نہ اٹھائے جائیں گے اور کبھی اپنی قبروں سے نہ نکلیں گے، اے حبیبِ اصلی اللہ تعالیٰ عَلَيهِ وَالْآلِ وَسَلَّمَ، آپ ان کے گمان کا رد کرتے ہوئے ان سے فرمادیں: کیوں نہیں، میرے رب کی قسم، تم قیامت کے دن ضرور اٹھائے جاؤ گے، پھر تمہارے اعمال تمہیں بتا دیئے جائیں گے تاکہ تم سے حساب لیا جائے اور تمہیں تمہارے اعمال کی سزا دی جائے اور (یاد رکھو) قیامت کے دن دوبارہ زندہ کرنا، اعمال کا حساب لینا اور ان کی جزا دینا اللہ تعالیٰ پر آسان ہے کیونکہ اس کی قدرت کامل ہے۔ (۱)

۱.....خازن، التناہین، تحت الآیة: ۷، ۴/۲۷۵، روح البیان، التناہین، تحت الآیة: ۷، ۹/۱۰، ۱۰، ملقطاً.

فَامِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أَنْزَلْنَا وَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ

خَبِيرٌ ①

ترجمہ کنزالایمان: تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول اور اس نور پر جو ہم نے اتارا اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔

ترجمہ کنزالعرفان: تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول اور اس نور پر جو ہم نے اتارا اور اللہ تمہارے کاموں سے خوب خبردار ہے۔

﴿فَامِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أَنْزَلْنَا﴾ تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول اور اس نور پر جو ہم نے اتارا۔ اس سے پہلی آیت میں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کی جو خبر دی گئی، اس کا اعتراف کرنا چونکہ ایمان لانے پر ابھارتا ہے اس لئے یہاں آیت میں ایمان لانے کا فرمایا گیا۔ بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ جھٹلانے والی امتوں کا حال اور ان پر نازل ہونے والے عذاب کا حال بیان کرنے کے بعد یہاں فرمایا جا رہا ہے کہ اے کافرو! جب تم نے ان کا حال اور انجام جان لیا تو اللہ تعالیٰ، اس کے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور اس نور پر ایمان لاؤ جو ہم نے اتارا ہے تاکہ تم پر وہ عذاب نازل نہ ہو جو سابقہ کافروں پر نازل ہوا ہے اور (یاد رکھو کہ) اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں سے خبردار ہے اور وہ تمہیں تمہارے اعمال کی جزا دے گا۔^(۱)

اس آیت میں نور سے مراد قرآن شریف ہے کیونکہ اس کی بدولت گمراہی کی تاریکیاں دور ہوتی ہیں اور ہدایت و ضلالت دونوں واضح ہوتی ہیں۔

يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذَٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ۗ وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ

①.....تفسیر کبیر، التغابن، تحت الآیة: ۸، ۱۰/۵۵۴، حازن، التغابن، تحت الآیة: ۸، ۴/۲۷۵، روح البیان، التغابن، تحت الآیة: ۸، ۱۰/۱۰۸، ملقطاً.

وَيَعْمَلُ صَالِحًا يُكْفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ
تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۗ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ①

ترجمہ کنزالایمان: جس دن تمہیں اکٹھا کرے گا سب جمع ہونے کے دن وہ دن ہے بار والوں کی ہار کھلنے کا اور جو اللہ پر ایمان لائے اور اچھا کام کرے اللہ اس کی برائیاں اُتار دے گا اور اُسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں کہ وہ ہمیشہ ان میں رہیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

ترجمہ کنزالعرفان: جس دن وہ جمع ہونے کے دن میں تمہیں اکٹھا کرے گا۔ وہ دن (ہارنے والوں کی) ہار ظاہر ہونے کا دن ہے اور جو اللہ پر ایمان لائے اور اچھا کام کرے اللہ اس سے اس کی برائیاں مٹا دے گا اور اسے ان باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

﴿يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ﴾: جس دن وہ جمع ہونے کے دن میں تمہیں اکٹھا کرے گا۔ اس آیت میں جمع ہونے کے دن سے مراد قیامت کا دن ہے جس میں سب اڈلین و آخرین جمع ہوں گے اور یہ وہ دن ہوگا جس میں کفار کی محرومی اور مسلمانوں کی کامیابی پورے طور پر ظاہر ہوگی، کفار اپنی ہار کا اقرار کر لیں گے، نیز اس دن اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والوں اور نیک کام کرنے والوں کی برائیاں مٹا دی جائیں گی اور انہیں ایسے باغوں میں داخل کیا جائے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ان میں عارضی طور پر نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے رہیں گے اور یہی حقیقی اور بڑی کامیابی ہے۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ خَالِدِينَ فِيهَا ۗ
وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ②

ترجمہ کنزالایمان: اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں وہ آگ والے ہیں ہمیشہ اس میں رہیں اور کیا ہی

بُرَّانِجَامِ۔

ترجمہ کنز العرفان: اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا، وہ لوگ آگ والے ہیں، ہمیشہ اس میں رہیں گے اور وہ کیا ہی بُرا ٹھکانہ ہے۔

﴿وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَانُوا بِآيَاتِنَا: اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا۔﴾ یعنی وہ لوگ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور قدرت کا انکار کر کے کفر کیا اور ہماری ان آیتوں کو جھٹلایا جو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے پر دلالت کرتی ہیں، وہ آگ والے ہیں، ہمیشہ اس میں رہیں گے اور یہ ان کا کیا ہی بُرا انجام ہے۔^(۱) اس آیت سے معلوم ہوا کہ دوزخ میں ہمیشہ رہنا اور سخت عذاب ہونا صرف کفار کے لئے ہے۔ گنہگار مومن خواہ کیسا ہی گنہگار ہو، اِنْ شَاءَ اللَّهُ دوزخ میں ہمیشہ نہ رہے گا اور اللہ تعالیٰ اسے رسوا نہ کرے گا۔

مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ يَهْدِ اللَّهُ قَلْبَهُ ۗ
وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝

ترجمہ کنز الایمان: کوئی مصیبت نہیں پہنچتی مگر اللہ کے حکم سے اور جو اللہ پر ایمان لائے اللہ اس کے دل کو ہدایت فرمادے گا اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

ترجمہ کنز العرفان: ہر مصیبت اللہ کے حکم سے ہی پہنچتی ہے اور جو اللہ پر ایمان لائے اللہ اس کے دل کو ہدایت دیدے گا اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔

﴿مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ: ہر مصیبت اللہ کے حکم سے ہی پہنچتی ہے۔﴾ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ موت کی، مرض کی اور مال کے نقصان وغیرہ کی، الغرض ہر مصیبت اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی پہنچتی ہے اور جو اللہ تعالیٰ پر ایمان

۱.....تفسیر کبیر، التغابن، تحت الآیة: ۱۰، ۱۱/۵۵۴۔

لائے اور جانے کہ جو کچھ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی مشیئت اور اس کے ارادے سے ہوتا ہے اور مصیبت کے وقت اِنَّا لِلّٰهِ وَ
اِنَّا اِلَيْهِ لَرٰجِعُونَ پڑھے اور اللہ تعالیٰ کی عطا پر شکر اور بلا پر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو ہدایت دیدے گا کہ وہ
اور زیادہ نیکیوں اور طاعتوں میں مشغول ہو اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔ (۱)

خیال رہے کہ بعض مصیبتیں ہمارے گناہوں کی شامت سے آتی ہیں مگر آتی اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہیں، لہذا یہ
آیت سورہ شوریٰ کی اس آیت:

وَمَا آصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ
اَيُّدِيكُمْ (۲)
ترجمہ کنز العرفان: اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ تمہارے
ہاتھوں کے کمائے ہوئے اعمال کی وجہ سے ہے۔

کے خلاف نہیں۔ نیز یہ بھی خیال رہے کہ دنیا کی مصیبتیں مومن کے لئے بہت مرتبہ گناہ کا کفارہ بنتی ہیں، یا
درجات کی بلندی کا سبب ہوتی ہیں جبکہ کفار کے لئے عذاب ہیں، لہذا زیر تفسیر آیت بالکل صاف ہے، اس پر کسی طرح
کا کوئی اعتراض نہیں کیا جاسکتا۔

وَاطِيعُوا اللَّهَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى
رَسُوْلِنَا الْبَدْعُ الْمُبِينُ ﴿۱۲﴾ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط وَعَلٰى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ
الْمُؤْمِنُونَ ﴿۱۳﴾

ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو پھر اگر تم منہ پھیرو تو جان لو کہ ہمارے رسول پر صرف صریح
پہنچا دینا ہے۔ اللہ ہے جس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اور اللہ ہی پر ایمان والے بھروسہ کریں۔

ترجمہ کنز العرفان: اور اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو پھر اگر تم منہ پھیرو تو (جان لو کہ) ہمارے رسول پر صرف صاف صاف

①..... خزائن العرفان، التمان، تحت الآیة: ۱۱، ص ۱۰۳۰، ملخصاً۔

②..... شوری: ۳۰۔

پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے۔ اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور ایمان والوں کو تو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہئے۔

﴿وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ﴾ اور اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو۔ ﴿یعنی اللہ تعالیٰ نے جو حکم دیا اسے مانو اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جو حکم دیا اسے بھی مانو، پھر اگر تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی فرمائیداری سے منہ پھیرو تو جان لو کہ ہمارے رسول پر صرف صریح پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے، چنانچہ انہوں نے اپنا فرض ادا کر دیا اور کامل طور پر دین کی تبلیغ فرمادی۔^(۱)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی طرح ضروری ہے، کیونکہ دونوں اطاعتوں کو ایک ہی طریقہ سے بیان فرمایا گیا ہے۔

﴿وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ﴾ اور ایمان والوں کو تو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہئے۔ ﴿یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ پر توکل کی حقیقت یہ ہے کہ اسباب کو اختیار کیا جائے مگر اعتماد اور بھروسہ صرف رب تعالیٰ پر کیا جائے، لہذا بیماری میں علاج کرنا، مصیبت میں ظاہری حکام یا باطنی حکام جیسے اللہ تعالیٰ کے اولیاء کی بارگاہ میں حاضر ہونا توکل کے خلاف نہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن مِّنْ أَرْوَاحِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ
فَاحْذَرُوهُمْ وَإِن تَعَفَوْا وَتَصَفَّحُوا وَتَغْفِرُوا فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ

سَّاحِبٌ ﴿۱۴﴾

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو تمہاری کچھ بیبیاں اور بچے تمہارے دشمن ہیں تو ان سے احتیاط رکھو اور اگر معاف کرو اور درگزر کرو اور بخش دو تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

ترجمہ کنز العرفان: اے ایمان والو! بیشک تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے کچھ تمہارے دشمن ہیں تو ان سے احتیاط

۱.....حازن، التغبان، تحت الآیة: ۱۲، ۴/۲۷۶، مدارك، التغبان، تحت الآیة: ۱۲، ص ۱۲۴۸، ملئقطاً.

رکھو اور اگر تم معاف کرو اور درگزر کرو اور بخش دو تو بیشک اللہ بڑا بخشنے والا، بہت مہربان ہے۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوِّكُمْ﴾: اے ایمان والو! بیشک تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے کچھ تمہارے دشمن ہیں۔ ﴿شان نزول﴾: چند مسلمانوں نے مکہ مکرمہ سے ہجرت کا ارادہ کیا تو ان کی بیوی اور بچوں نے انہیں روکا اور کہا: ہم آپ کی جدائی پر صبر نہ کر سکیں گے، آپ چلے جاؤ گے تو ہم آپ کے پیچھے ہلاک ہو جائیں گے۔ یہ بات ان پر اثر گر گئی اور وہ ٹھہر گئے۔ کچھ عرصہ کے بعد انہوں نے ہجرت کی تو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو دیکھا کہ وہ دین میں بڑے ماہر اور فقیہ ہو گئے ہیں، یہ دیکھ کر انہوں نے اپنے بیوی بچوں کو مزادینے کا ارادہ کیا اور یہ قصد کیا کہ ان کا خرچ بند کر دیں گے کیونکہ وہی لوگ انہیں ہجرت سے مانع ہوئے تھے جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہجرت کرنے والے اصحاب علم و فقہ میں ان سے منزلوں آگے نکل گئے۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں آئندہ ایسے بیوی بچوں کی بات ماننے سے منع کیا گیا، ان سے تعلق ترک کرنے سے بھی روکا گیا اور انہیں اپنے بیوی بچوں سے درگزر کرنے اور معاف کر دینے کی ترغیب بھی دی گئی، چنانچہ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے ایمان والو! تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے کچھ تمہارے دشمن ہیں کہ تمہیں نیک اعمال کرنے سے روکتے ہیں تو ان سے احتیاط رکھو اور ان کے کہنے میں آ کر نیکی سے باز نہ رہو اور اگر تم ان کی ایسی حرکت پر مطلع ہونے کے بعد انہیں معاف کر دو اور انہیں ڈانٹنے سے درگزر کرو اور ان کی خطا بخش دو تو بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا، مہربان ہے، وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہاری خطاؤں کو مٹا دے گا۔^(۱)

آیت ”إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوِّكُمْ“ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے چار باتیں معلوم ہوئیں،

- (۱)..... جو بیوی بچے اللہ تعالیٰ کی اطاعت، نماز، حج اور ہجرت سے روکیں وہ ایک اعتبار سے ہمارے دشمن ہیں کہ ہماری آخرت کو نقصان پہنچاتے ہیں اور دشمن وہی ہوتا ہے جو نقصان پہنچائے، لہذا ان کی بات نہیں ماننی چاہیے۔ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں اتنی جن کو ان کے بال بچوں نے ہجرت کرنے سے روکا تھا حالانکہ ہجرت ان پر فرض تھی۔
- (۲)..... ہمارا وہ رشتہ دار جو اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روکے وہ دشمن ہے اور وہ اجنبی اور

①.....حازن، التغبان، تحت الآية: ۴/۲۷۶، مدارك، التغبان، تحت الآية: ۱، ص ۱۲۴۸، ملقطاً.

غیر جو میں اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچائے وہ ہمارا عزیز ہے۔

(3)..... اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلے میں کسی کی اطاعت نہیں۔

(4)..... بیوی بچوں کے تصور معاف کرو دینا اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے، جو مخلوق پر رحم کرے گا خالق اس پر رحم فرمائے گا۔

إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَاللَّهُ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿۱۵﴾

ترجمہ کنزالایمان: تمہارے مال اور تمہارے بچے جانچ ہی ہیں اور اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے۔

ترجمہ کنزالعرفان: تمہارے مال اور تمہاری اولاد ایک آزمائش ہی ہیں اور اللہ کے پاس بہت بڑا ثواب ہے۔

﴿إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾: تمہارے مال اور تمہاری اولاد ایک آزمائش ہی ہیں۔ ارشاد فرمایا کہ اے ایمان والو! تمہارے مال اور تمہاری اولاد آزمائش ہی ہیں کہ کبھی آدمی اُن کی وجہ سے گناہ اور مُعْصِيَت میں مبتلا ہو جاتا ہے اور ان میں مشغول ہو کر امورِ آخرت کو سرانجام دینے سے غافل ہو جاتا ہے حالانکہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کے پاس بڑا ثواب ہے جو کہ تمہارے اموال اور اولاد سے حاصل ہونے والی مُنْفَعَت سے کہیں زیادہ عظیم ہے، تو تم لحاظ رکھو تاکہ ایسا نہ ہو کہ اموال اور اولاد میں مشغول ہو کر ثواب عظیم کھو بیٹھو۔ (1)

فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَأَسْبِعُوا وَأَطِيعُوا وَأَنْفِقُوا خَيْرًا لِّأَنْفُسِكُمْ
وَمَنْ يُؤْتِكُمْ شَيْخًا نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿۱۶﴾

ترجمہ کنزالایمان: تو اللہ سے ڈرو جہاں تک ہو سکے اور فرمان سنو اور حکم مانو اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اپنے بھلے کو اور جو اپنی جان کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی فلاح پانے والے ہیں۔

1..... مدارك، التغابن، تحت الآية: ۱۵، ص ۱۲۴۸، جلالین، التغابن، تحت الآية: ۱۵، ص ۶۳، ملقطاً.

ترجمہ کنز العرفان: تو اللہ سے ڈرو جہاں تک تم سے ہو سکے اور سنو اور حکم مانو اور راہ خدا میں خرچ کرو یہ تمہاری جانوں کے لیے بہتر ہوگا اور جسے اس کے نفس کے لالچی پن سے بچا لیا گیا تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

﴿فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ: تو اللہ سے ڈرو جہاں تک تم سے ہو سکے۔﴾ یعنی جب تم نے اس نصیحت کو سن لیا اور ثواب کے بارے میں جان لیا تو تم اپنی طاقت اور وسعت کے مطابق اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تمہیں جو بات ارشاد فرمائیں اسے سنو اور ان کا حکم مانو اور اپنے فائدے کیلئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرو اور جو اپنے نفس کے لالچی پن سے بچا لیا گیا اور اس نے اپنے مال کو اطمینان کے ساتھ حکم شریعت کے مطابق خرچ کیا تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔^(۱)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ ہر شخص پر اپنی طاقت کے مطابق تقویٰ اور پرہیزگاری لازم ہے اور یہ اپنی طاقت کے مطابق تقویٰ ہی اس آیت میں مراد ہے جس میں ارشاد فرمایا گیا کہ

اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ^(۲)

ترجمہ کنز العرفان: اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا

حق ہے۔

إِنْ تَقْرُضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضْعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ شَكُورٌ حَلِيمٌ ۙ ۱۴ ۙ عِلْمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۙ ۱۸ ۙ

ترجمہ کنز الایمان: اگر تم اللہ کو اچھا قرض دو گے وہ تمہارے لیے اس کے دوئے کر دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ قدر فرمانے والا حلم والا ہے۔ ہر نہاں اور عیاں کا جاننے والا عزت والا حکمت والا۔

ترجمہ کنز العرفان: اگر تم اللہ کو اچھا قرض دو گے تو وہ تمہارے لیے اسے کئی گنا بڑھا دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور

۱..... روح البیان، التغانین، تحت الآیة: ۱۶، ۱۰۹/۱۰، حازنہ، التغانین، تحت الآیة: ۱۶، ۲۷۷/۴، خزائن العرفان، التغانین، تحت

الآیة: ۱۶، ص ۱۰۳۱، ملقطاً۔

۲..... آل عمران: ۱۰۲۔

اللہ قدر فرمانے والا، بہت حلم والا ہے۔ وہ ہر پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والا، بہت عزت والا، بڑا حکمت والا ہے۔

﴿إِنْ تَقْرُضُوا اللَّهَ فَرَضًا حَسَنًا﴾: اگر تم اللہ کو اچھا قرض دو گے۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے ایمان والو! اگر تم خوش دلی سے اور نیک نیتی کے ساتھ حلال مال سے صدقہ دو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے اسے کئی گنا بڑھا دے گا اور اس کی برکت سے تمہیں بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ کی شان یہ ہے کہ وہ تھوڑے عمل کے بدلے بہت زیادہ عطا کر کے قدر فرمانے والا ہے جبکہ گناہوں کی کثرت کے باوجود فوری عذاب نازل نہ کر کے حلم فرمانے والا ہے، نیز وہ ہر پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والا، عزت والا اور حکمت والا ہے، (۱) لہذا اللہ تعالیٰ نہ تو تمہاری خیرات سے بے خبر ہے، نہ تمہارے اخلاص سے غافل، اور نہ ہی اس کے خزانوں میں کچھ کمی ہے، جب اس کی یہ شان ہے تو پھر یہ نہیں ہو سکتا کہ خیرات کا بدلہ نہ ملے یا کم ملے۔

صدقہ دینے کے فضائل

آیت نمبر 17 میں اللہ تعالیٰ نے صدقہ دینے کو لطف و کرم کے طور پر قرض سے تعبیر فرمایا، اس میں صدقہ دینے کی ترغیب ہے کہ صدقہ دینے والا نقصان میں نہیں ہے بلکہ بشرط قبول وہ یقینی طور پر اس کی جزا پائے گا۔ اسی مناسبت سے یہاں صدقہ کے فضائل پر مشتمل تین احادیث ملاحظہ ہوں تاکہ خوش دلی سے صدقہ دینے کی مزید ترغیب ملے اور صدقہ دینے میں آسانی ہوں۔

- (1)..... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا، ”اے لوگو! مرنے سے پہلے اللہ عز و جل کی بارگاہ میں توبہ کر لو اور مشغولیت سے پہلے نیک اعمال کرنے میں جلدی کر لو اور اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے اور پوشیدہ اور ظاہر طور پر کثرت سے صدقہ دینے کے ذریعے اس سے اپنا رابطہ جوڑ لو، تو تمہیں رزق دیا جائے گا اور تمہاری مدد کی جائے گی اور تمہاری مصیبتیں دور کی جائیں گی۔“ (2)
- (2)..... حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد

①..... حازن، التغابن، تحت الآیة: ۱۷-۱۸، ۲۷۷/۴، روح البیان، التغابن، تحت الآیة: ۱۷، ۲۲/۱۰، ملقطاً.

②..... ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاة والسنة فیہا، باب فی فرض الجمعة، ۵/۲، الحدیث: ۱۰۸۱.

فرمایا، ”صدقہ برائی کے ستر دروازوں کو بند کر دیتا ہے۔“ (۱)

(۳)..... حضرت ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں، میں نے حضور اقدس صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو منبر کی سیڑھیوں پر ارشاد فرماتے ہوئے سنا، ”آگ سے بچو! اگرچہ ایک ہی کھجور کے ذریعے سے ہو بے شک یہ سیڑھے پن کو سیدھا کرتی اور بری موت سے بچاتی ہے۔“ (۲)

اللَّهُ تَعَالَى خُوش دلی اور اخلاص کے ساتھ صدقہ دینے کی توفیق عطا فرمائے، امین۔



①..... مجمع الزوائد، کتاب الزکاة، باب فضل الصدقة، ۲۸۳/۳، الحدیث: ۴۶۰۴.

②..... مجمع الزوائد، کتاب الزکاة، باب الحثّ علی الصدقة... الخ، الصدقة، ۲۷۶/۳، الحدیث: ۴۵۸۳.

سُورَةُ الطَّلَاقِ

سورة طلاق کا تعارف

مقام نزول

سورة طلاق مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے۔^(۱)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں ۲ رکوع، ۱۲ آیتیں ہیں۔

”طلاق“ نام رکھنے کی وجہ

نکاح سے عورت شوہر کی پابند ہو جاتی ہے، اس پابندی کے اٹھانے کو طلاق کہتے ہیں اور اس سورت میں چونکہ طلاق اور اس کے بعد کے یعنی عدت کے احکام بیان کیے گئے ہیں اس لئے اس سورت کا نام ”سورة طلاق“ رکھا گیا ہے۔

سورة طلاق کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں وہ احکام بیان کئے گئے ہیں جن کا تعلق میاں بیوی کی ازدواجی زندگی کے ساتھ ہے، نیز اس میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(۱)..... اس سورت کی ابتداء میں صحیح طریقے سے طلاق دینے کا طریقہ، عدت اور رجوع کے مسائل بیان کئے گئے ہیں کہ اگر عورت کو طلاق دینی ہو تو پاکی کے دنوں میں اسے طلاق دی جائے، عورت شوہر کے گھر میں اپنی عدت پوری کرے، اگر ایک یا دو طلاقیں دی ہیں تو عدت پوری ہونے سے پہلے بھلائی کے ساتھ عورت سے رجوع کر لیا جائے یا اسے چھوڑ دیا جائے اور اگر رجوع کیا جائے تو اس رجوع پر دو مہینوں کو گواہ بنا لیا جائے۔

①.....خازن، تفسیر سورة الطلاق، ۴/۲۷۷.

(2)..... یہ بتایا گیا ہے کہ وہ عورت جسے بچپنے یا بڑھاپے کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو تو اس کی عدت تین مہینے ہے اور جو عورت حاملہ ہو اس کی عدت بچہ پیدا ہونے تک ہے۔

(3)..... شوہر کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ عدت ختم ہونے تک اپنی حیثیت کے مطابق عورت کو ربائش اور خرچ مہیا کرے اور اگر بچے کو دو دھ پلانے کی اجرت دینی پڑے تو وہ اجرت دینا بھی شوہر پر لازم ہے۔

(4)..... اس سورت کے آخر میں اللہ تعالیٰ کے احکام کی مخالفت کرنے والی قوموں پر نازل ہونے والے عذابات کا ذکر کر کے شرعی احکام کی مخالفت کرنے سے ڈرایا گیا، نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری کی حکمت بیان کی گئی اور اللہ تعالیٰ کی قدرت اور علم کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔

سورۃ تغابن کے ساتھ مناسبت

سورۃ طلاق کی اپنے سے ما قبل سورت ”تغابن“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۃ تغابن میں فرمایا گیا کہ تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے کچھ تمہارے دشمن ہیں۔ بیویوں کی دشمنی سے بعض اوقات معاملہ طلاق تک پہنچ جاتا ہے اور اولاد کی دشمنی کی وجہ سے انسان بعض اوقات اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ وہ اولاد پر مال خرچ کرنا بند کر دیتا ہے، اس لئے قرآن مجید میں سورۃ تغابن کے بعد وہ سورت رکھی گئی جس میں طلاق کے احکام، اولاد اور طلاق یافتہ عورتوں پر مال خرچ کرنے کے احکام بیان کئے گئے ہیں۔^(۱)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمہ کنز الایمان:

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

ترجمہ کنز العرفان:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعَدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ

①..... تناسق الدرر، سورة الطلاق، ص ۱۲۶.

وَاتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ لَا تَخْرُجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجَنَّ إِلَّا أَنْ
يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبِينَةٍ ۖ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ ۖ وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ
فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ ۗ لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا ۝١

ترجمہ کنز الایمان: اے نبی جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے وقت پر انھیں طلاق دو اور عدت کا شمار رکھو اور اپنے رب اللہ سے ڈرو عدت میں انھیں ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ آپ نکلیں مگر یہ کہ کوئی صریح بے حیائی کی بات لائیں اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھا بے شک اس نے اپنی جان پر ظلم کیا تمہیں نہیں معلوم شاید اللہ اس کے بعد کوئی نیا حکم بھیجے۔

ترجمہ کنز العرفان: اے نبی! (امت سے فرمادیں کہ) جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے وقت پر انہیں طلاق دو اور عدت کو شمار کرتے رہو اور اللہ سے ڈرو جو تمہارا رب ہے۔ تم عورتوں کو ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ خود نکلیں مگر یہ کہ کسی صریح برائی کا ارتکاب کریں اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھا تو بیشک اس نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ تم نہیں جانتے شاید اللہ اس کے بعد کوئی نیا معاملہ پیدا فرمادے۔

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعَدَّتِهِنَّ ۖ اے نبی! جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے وقت پر انہیں طلاق دو۔﴾ شان نزول: یہ آیت حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حق میں نازل ہوئی، انہوں نے اپنی بیوی کو عورتوں کے مخصوص ایام میں طلاق دی تھی، سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ رجوع کریں پھر اگر طلاق دینا چاہیں تو طہر یعنی پاکی کے دنوں میں طلاق دیں۔ صحیح بخاری شریف میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک زمانے میں اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دیدی، اس کے بارے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول کریم

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا ”اسے رجوع کرنے کا حکم دوتا کہ وہ ٹھہری رہے یہاں تک کہ پاک ہو جائے، پھر حیض آئے اور پاک ہو جائے، اب اگر چاہے تو روک لے اور چاہے تو اسے چھونے سے پہلے طلاق دیدے، پس یہی وہ عدت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ عورتوں کو اس طرح طلاق دی جائے۔“ (1)

﴿إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ:﴾ جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو۔ ﴿اس آیت میں بیوی کو طلاق دینے کا طریقہ اور طلاق یافتہ عورت کی عدت سے متعلق شرعی احکام بیان کئے گئے ہیں ہے، چنانچہ آیت کے ابتدائی حصے کا خلاصہ یہ ہے کہ اے حبیبِ اَصْلَى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، اپنی امت سے فرمادیں کہ جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دینے کا ارادہ کرو تو ان کی عدت کے وقت پر یعنی پاکی کے دنوں میں انہیں طلاق دوتا کہ ان کی عدت لمبی نہ ہو۔“ (2)

عورت کو طلاق دینے سے متعلق 5 شرعی احکام

آیت کے اس حصے کی مناسبت سے عورت کو طلاق دینے سے متعلق 5 شرعی احکام ملاحظہ ہوں،

- (1)..... اس آیت میں عورتوں سے مراد وہ عورتیں ہیں جن سے ان کے شوہروں نے حق زوجیت ادا کیا ہو اور ان کی عدت حیض سے شمار کی جائے، اگر انہیں طلاق دینی ہو تو ایسے پاکی کے دنوں میں ایک طلاق دیں جن میں ان سے جماع نہ کیا گیا ہو اور عدت گزرنے تک رجوع نہ کریں۔ اسے طلاقِ احسن کہتے ہیں۔
- (2)..... اگر انہیں حیض کے دنوں میں طلاق دی، یا پاکی کے ایسے دنوں میں طلاق دی جن میں حق زوجیت ادا کیا ہو، اسی طرح پاکی کے ایک زمانے میں دو یا تین طلاقیں ایک ساتھ یا الگ الگ دیدیں اگرچہ اس زمانے میں حق زوجیت ادا نہ کیا ہو تو یہ سب صورتیں طلاقِ بدعت کی ہیں، اس کا حکم یہ ہے کہ طلاقِ بدعت مکروہ ہے، مگر واقع ہو جاتی ہے اور ایسی طلاق دینے والا گناہگار ہوتا ہے۔
- (3)..... وہ عورتیں جنہیں حیض نہیں آتا جیسے چھوٹی بچی اور حاملہ عورت، یا آئہ یعنی جسے بڑھاپے کی وجہ سے حیض آنا بند ہو گیا ہو، وہ اس آیت کے حکم میں داخل نہیں ہیں۔
- (4)..... وہ عورت جس سے اس کے شوہر نے حق زوجیت ادا نہ کیا ہو، اور نہ اسے شوہر کے ساتھ ایسی تنہائی ہوئی ہو جس

①..... بخاری، کتاب الطلاق، باب قول اللہ تعالیٰ: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ... الخ، ۳/۴۷۸، الحدیث: ۵۲۵۱.

②..... حازن، الطلاق، تحت الآیة: ۱، ۴/۲۷۷.

میں وہ ہم بستری کر سکیں تو اس پر عدت نہیں ہے، باقی وہ عورتیں جنہیں حیض نہیں آتا، ان کی عدت حیض سے شمار نہ ہوگی۔

(5)..... جس عورت سے حق زوجیت ادا نہیں کیا گیا اسے حیض کے دنوں میں طلاق دینا جائز ہے۔^(۱)

﴿وَأَحْضُوا الْعِدَّةَ﴾: اور عدت کو شمار کرتے رہو۔ ﴿یہاں مردوں کو حکم دیا گیا کہ طلاق دینے کے بعد عورت کی عدت کو شمار کرتے رہو یہاں تک کہ اسے تین بار حیض آجائے۔ یاد رہے کہ عدت کا شمار مرد و عورت دونوں ہی کریں گے البتہ یہاں بطور خاص مردوں کو عدت شمار کرنے کا اس لئے فرمایا گیا کہ عورتوں میں بہت مرتبہ غفلت ہو جاتی ہے۔

﴿وَاتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ﴾: اور اللہ سے ڈرو جو تمہارا رب ہے۔ ﴿یعنی عورتوں کی عدت دراز کرنے اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی کرنے کے معاملے میں اس اللہ تعالیٰ سے ڈرو جو تمہارا حقیقی رب ہے۔

﴿لَا تَحْضُوا حَوْثًا مِنْ بِيوتِهِنَّ﴾: تم عورتوں کو ان کے گھروں سے نہ نکالو۔ ﴿یعنی اے لوگو! عدت کے دنوں میں عورتوں کو ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ اس دوران وہ خود اپنی رہائش گاہ سے نکلیں، البتہ اگر وہ کسی صرت بے حیائی کا ارتکاب کریں اور ان سے کوئی اعلانیہ فسق صادر ہو جس پر حد آتی ہے جیسے زنا اور چوری وغیرہ کریں تو اس صورت میں تم انہیں گھر سے نکال سکتے ہو۔^(۲)

گھر میں عدت گزارنے سے متعلق 5 شرعی مسائل

یہاں آیت کے اس حصے کی مناسبت سے گھر میں عدت گزارنے سے متعلق 5 شرعی مسائل ملاحظہ ہوں،

(1)..... عورت کو عدت شوہر کے گھر پوری کرنی لازم ہے۔ شوہر کو جائز نہیں کہ طلاق یافتہ کو عدت کے ایام میں گھر سے نکالے اور نہ ان عورتوں کو وہاں سے خود نکالنا جائز ہے کیونکہ یہ رہائش محض شوہر کا حق نہیں ہے جو اس کی رضا مندی سے ساقط ہو جائے بلکہ یہ شریعت کا حق بھی ہے۔

(2)..... اگر عورت بخش بولے اور گھر والوں کو ایذا دے تو اسے نکالنا جائز ہے کیونکہ وہ ناشزہ (یعنی نافرمان عورت) کے حکم میں ہے۔

①..... طلاق سے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے کتاب ”طلاق کے آسان مسائل“ (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) کا مطالعہ فرمائیں۔

②..... مدارك، الطلاق، تحت الآية: ۱، ص ۱۲۵۱، روح البیان، الطلاق، تحت الآية: ۱، ۱۰/۲۸، خزائن العرفان، الطلاق،

تحت الآية: ۱، ص ۱۰۳۲۔

(3)..... جو عورت طلاقِ رجعی یا بائن کی عدت میں ہو اس کو گھر سے نکلنا بالکل جائز نہیں اور جو موت کی عدت میں ہو وہ حاجت پڑے تو دن میں نکل سکتی ہے لیکن اسے شوہر کے گھر ہی میں رات گزارنا ضروری ہے۔

(4)..... جو عورت طلاقِ بائن کی عدت میں ہو، اس کے اور شوہر کے درمیان پردہ ضروری ہے اور زیادہ بہتر یہ ہے کہ کوئی اور عورت ان دونوں کے درمیان حائل ہو۔

(5)..... اگر شوہر فاسق ہو یا مکان بہت تنگ ہو تو شوہر اس مکان سے چلا جائے۔

﴿وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ: اور یہ اللہ کی حدیں ہیں۔﴾ یعنی تمہیں جو احکام دیئے گئے یہ اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں جن کے

اندر رہنا بندوں پر لازم ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی حدوں سے آگے بڑھا تو بیشک اس نے گناہ کر کے اپنی جان پر ظلم کیا۔

﴿لَا تَدْرِي: تم نہیں جانتے۔﴾ آیت کے اس حصے میں طلاق دینے والے کو ترغیب دی گئی ہے کہ طلاقِ رجعی یعنی

ایک طلاق دے کر چھوڑ دینا ہی بہتر ہے، چنانچہ فرمایا گیا کہ اے مخاطب! تمہیں معلوم نہیں، ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ طلاق

دینے کے بعد شوہر کے دل میں عورت کی طرف میلان پیدا فرمادے اور اسے اپنے فعل پر ندامت محسوس ہو اور رجوع

کرنے کی طرف مائل ہو، اس لئے اگر رجعی طلاق دی ہوگی تو ایسی صورتِ حال میں رجوع کرنا آسان ہوگا یا تین سے

کم طلاقِ بائن دی ہوں تو خالی نکاح سے رجوع ہو سکتا ہے۔

فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ

وَأَشْهِدُوا ذَوَىٰ عَدْلٍ مِّنكُمْ وَأَقِيمُوا الشَّهَادَةَ لِلَّهِ ۗ ذَٰلِكُمْ يُوعَظُ بِهِ

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۗ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ

مَخْرَجًا ۗ

ترجمہ کنز الایمان: تو جب وہ اپنی میعاد تک پہنچے تو انہیں بھلائی کے ساتھ روک لو یا بھلائی کے ساتھ جدا کر دو

اور اپنے میں دو ثقہ کو گواہ کر لو اور اللہ کے لیے گواہی قائم کرو اس سے نصیحت فرمائی جاتی ہے اُسے جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لیے نجات کی راہ نکال دے گا۔

ترجمہ کنز العرفان: توجہ عورتیں اپنی مدت تک پہنچنے کو ہوں تو انہیں بھلائی کے ساتھ روک لویا انہیں بھلائی کے ساتھ جدا کر دو اور اپنوں میں سے دو عادل گواہ بنا لو اور اللہ کے لیے گواہی قائم کرو۔ یہ ہے جس سے اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لیے نکلنے کا راستہ بنا دے گا۔

﴿فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ: توجہ عورتیں اپنی مدت تک پہنچنے کو ہوں۔﴾ اس آیت میں طلاق یا فتنہ عورت سے رجوع کرنے کے احکام بیان کئے گئے ہیں، چنانچہ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جب اوپر بیان کردہ طریقے کے مطابق طلاق دی جانے والی عورتیں اپنی عدت کی اختتامی مدت کے قریب تک پہنچ جائیں تو تمہیں اختیار ہے، اگر تم ان کے ساتھ حسن معاشرت اور اچھا سلوک کرتے ہوئے رہنا چاہو تو رجوع کر لو اور دل میں دوبارہ طلاق دینے کا ارادہ نہ رکھو اور اگر تمہیں ان کے ساتھ خوبی اور اچھائی سے بسر کر سکنے کی امید نہ ہو تو ان کے حق، جیسے مہر وغیرہ ادا کر کے ان سے جدائی اختیار کر لو اور انہیں اس طرح نقصان نہ پہنچاؤ کہ عدت کے آخر میں رجوع کر لو پھر طلاق دے دو، یوں ان کی عدت دراز کر کے انہیں پریشانی میں ڈالو، نیز رجوع کرو یا جدائی اختیار کرو دونوں صورتوں میں تہمت دور کرنے اور جھگڑے سے بچنے کیلئے اپنوں میں سے دو ایسے مسلمانوں کو گواہ بنا لو جو عادل یعنی شرعاً قابل قبول ہوں اور گواہ بنانے سے مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی ہو اور اس میں حق کو قائم کرنے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کے علاوہ اپنی کوئی فاسد غرض نہ ہو۔ یہ وہ حکم ہے جس سے اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور جو اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور طلاق دے تو سنت کے مطابق دے، عدت والی کو نقصان نہ پہنچائے، نہ اُسے رہائش گاہ سے نکالے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق مسلمانوں کو گواہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے نجات کی راہ نکال دے گا جس سے وہ دنیا و آخرت کے غموں سے خلاصی پائے گا اور ہر تنگی و پریشانی سے محفوظ رہے گا۔^(۱)

①..... مدارك، الطلاق، تحت الآية: ۲، ص ۱۲۵۱، ملخصاً.

طلاق یافتہ عورت سے رجوع کرنے سے متعلق 3 شرعی مسائل

یہاں آیت کی مناسبت سے رجوع کا معنی اور طلاق یافتہ عورت سے رجوع کرنے سے متعلق 4 شرعی مسائل

ملاحظہ ہوں،

- (1)..... جس عورت کو رجعی طلاق دی ہو، عدت کے اندر سے پہلے نکاح پر باقی رکھنا ”رجوع“ کہلاتا ہے۔
- (2)..... رجوع کرنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کسی لفظ سے رجوع کرے اور رجوع کرنے پر دو عادل شخصوں کو گواہ بنا لے اور عورت کو بھی اس کی خبر کر دے تاکہ عدت کے بعد کسی اور سے نکاح نہ کر لے اور اگر شوہر کے رجوع کے بعد بھی عورت نے لاعلمی میں نکاح کر لیا تو دوسرے شوہر سے جدا کر دیا جائے اگرچہ وہ حق زوجیت ادا کر چکا ہو کیونکہ یہ نکاح نہیں ہوا، اور اگر کسی لفظ سے رجوع کیا مگر گواہ نہ بنائے یا گواہ بھی بنائے مگر عورت کو خبر نہ کی تو یہ مکروہ اور خلاف سنت ہے مگر رجوع ہو جائے گا، اور اگر فعل سے رجوع کیا مثلاً اُس سے صحبت کی یا شہوت کے ساتھ بوسہ لیا یا اسی قسم کا کوئی دوسرا کام کیا تو رجوع ہو گیا مگر مکروہ ہے، لہذا اُسے چاہیے کہ پھر گواہوں کے سامنے رجوع کے الفاظ کہے۔
- (3)..... رجوع کرنے میں عورت کے راضی ہونے کی ضرورت نہیں بلکہ اگر وہ انکار بھی کرے جب بھی رجوع ہو جائے گا بلکہ اگر شوہر نے طلاق دینے کے بعد کہہ دیا ہو کہ میں نے رجوع باطل کر دیا یا مجھے رجوع کا اختیار نہیں جب بھی رجوع کر سکتا ہے۔⁽¹⁾

نوٹ: رجوع سے متعلق مزید مسائل کی معلومات حاصل کرنے کے لئے بہار شریعت، حصہ 8 سے ”رجعت

کا بیان“ مطالعہ فرمائیں۔

﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا﴾ اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لیے نکلنے کا راستہ بنا دے گا۔ ﴿آیت کے اس حصے کا ایک معنی اور بیان ہوا اور اکثر مفسرین کے نزدیک اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ حضرت عوف بن مالک رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کے فرزند کو مشرکین نے قید کر لیا تو آپ نبی کریم صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ میرا بیٹا مشرکین نے قید کر لیا ہے اور اسی کے ساتھ اپنی محتاجی و ناداری کی شکایت کی، سرکارِ دو عالم صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا ”اللَّهُ تَعَالَى كَاذُرٌ كَهْوًا وَرَصِيرٌ كَرُوًّا“ اور کثرت سے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

①..... بہار شریعت، رجعت کا بیان، ۱۷۰/۲-۱۷۲، ملخصاً۔

پڑھتے رہو، حضرت عوف رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے گھر آ کر اپنی زوجہ سے یہ کہا اور دونوں نے یہ وظیفہ پڑھنا شروع کر دیا، ابھی وہ پڑھ ہی رہے تھے کہ بیٹے نے دروازہ کھٹکھٹا دیا، ہوا یوں کہ دشمن غافل ہو گیا تھا اور یہ موقع پا کر قید سے بھاگ آیا اور ایک روایت کے مطابق چلتے ہوئے دشمن کے سوانٹ اور ایک روایت کے مطابق چار ہزار بکریاں بھی ساتھ لے آیا۔ حضرت عوف رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ یہ اونٹ یا بکریاں ان کے لئے حلال ہیں؟ حضور اقدس صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اجازت دی اور یہ آیت نازل ہوئی۔⁽¹⁾

لوگوں کو کفایت کرنے والی آیت

آیت کے اس حصے کے بارے میں حضرت ابو ذر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، نبی اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”میں ایک آیت جانتا ہوں، اگر تمام لوگ اس پر عمل کریں تو وہ ان کے لئے کافی ہے۔ صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ نے عرض کی: یا رسولَ اللهُ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، وہ کون سی آیت ہے؟ ارشاد فرمایا:

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا
تَرْجِيَةً كَتَرْتَا الْعَرْفَانَ: اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے
لیے نکلنے کا راستہ بنا دے گا۔⁽²⁾

وَيَرْزُقُهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ط وَمَنْ يَتَّوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ ط
إِنَّ اللَّهَ بِالْأُمْرِ أَمْرٌ ط قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ٢١

ترجیہ کتترالایمان: اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے بے شک اللہ اپنا کام پورا کرنے والا ہے بے شک اللہ نے ہر چیز کا ایک اندازہ رکھا ہے۔

ترجیہ کتترالعرفان: اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان بھی نہ ہو اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے

①.....خازن، الطلاق، تحت الآیة: ٢، ٤/٢٧٩، مدارك، الطلاق، تحت الآیة: ٣، ص ١٢٥٢، ملقطاً.

②.....ابن ماجہ، کتاب الزهد، باب الورع و التقوی، الجزء الثانی، ص ١٤١١، الحدیث: ٤٢٢٠، مطبعة دار احیاء الکتب العربیة، قاہرہ.

کافی ہے بیشک اللہ اپنا کام پورا کرنے والا ہے، بیشک اللہ نے ہر چیز کیلئے ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔

﴿وَيَرْزُقُهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾: اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان بھی نہ ہو۔ اور پر والی آیت کے آخری حصے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے کو ایک بشارت دی گئی اور یہاں سے مزید بشارت دی جا رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان بھی نہ ہو اور جو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے اور اپنے تمام امور اسی کے سپرد کر دے تو وہ اسے دونوں جہان میں کافی ہے، بیشک اللہ تعالیٰ اپنا کام پورا کرنے والا ہے، بیشک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کیلئے ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے (لہذا تم توکل کرو یا نہ کرو، ملے گا وہی جو مقدر ہے، تو توکل چھوڑ کر ثواب سے محروم کیوں ہوتے ہو۔) (1)

توکل کرنے کی ترغیب

اس آیت سے معلوم ہوا کہ ہر مسلمان کو اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا چاہئے اور اپنے تمام امور میں اسی پر بھروسہ کرنا چاہئے۔ توکل کے بارے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اگر تم اللہ تعالیٰ پر اس طرح توکل کرو جس طرح توکل کرنے کا حق ہے تو تمہیں اس طرح رزق دیا جائے گا جس طرح پرندوں کو رزق دیا جاتا ہے، وہ صبح کو بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر آتے ہیں۔" (2)

اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص فاقہ میں مبتلا ہو اور وہ لوگوں کے سامنے اپنے فاقہ کو بیان کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے فاقہ کو دور نہیں کرتا اور جس شخص کو فاقہ ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرے تو اللہ تعالیٰ اسے جلد وفات دے کر یادیر سے رزق عطا فرما کر بے نیاز کر دے گا۔ (3)

اللہ تعالیٰ ہمیں جیسا توکل کرنے کا حق ہے ویسا توکل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

وَالَّذِي يَسْنَنَ مِنَ الْحَيْضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنْ رْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةٌ

1.....مدارک، الطلاق، تحت الآية: ٣، ص ١٢٥٢-١٢٥١.

2.....ترمذی، کتاب النہد، باب فی التوکل علی اللہ، ١٥٤/٤، الحدیث: ٢٣٥١.

3.....ابوداؤد، کتاب الزکاة، باب فی الاستعفاف، ١٧٠/٢، الحدیث: ١٦٤٥.

أَشْهُرٍ وَالَّتِي لَمْ يَحِضْنَ وَأُولَاتُ الْأَحْصَالِ أَجْلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ
حَلْهُنَّ ۖ وَمَنْ يَشَقِّ اللَّهُ يُجْعَلْ لَهُ مِنْ أَمْرٍ يُسْرًا ۝۴

ترجمہ کنز الایمان: اور تمہاری عورتوں میں جنہیں حیض کی امید نہ رہی اگر تمہیں کچھ شک ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور ان کی جنہیں ابھی حیض نہ آیا اور حمل والیوں کی معاد یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جن لیں اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے کام میں آسانی فرمادے گا۔

ترجمہ کنز العرفان: اور تمہاری عورتوں میں جو حیض سے ناامید ہو چکی ہوں اگر تمہیں کچھ شک ہو تو ان کی اور جنہیں حیض نہیں آیا ان کی عدت تین مہینے ہے اور حمل والیوں کی عدت کی مدت یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جن لیں اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لیے اس کے کام میں آسانی فرمادے گا۔

﴿وَالَّتِي يَبْسُنُ مِنَ الْمَحِضِ مِنْ نِسَائِكُمْ: اور تمہاری عورتوں میں جو حیض سے ناامید ہو چکی ہوں۔﴾ شان نزول: صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی: حیض والی عورتوں کی عدت تو ہمیں معلوم ہوگئی، اب جو حیض والی نہ ہوں تو ان کی عدت کیا ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ تمہاری عورتوں میں جو بڑھاپے کی وجہ سے حیض آنے سے ناامید ہو چکی ہوں، اگر تمہیں اس میں کچھ شک ہو کہ ان کا حکم کیا ہے تو سن لو، ان کی اور جنہیں ابھی کم عمری کی وجہ سے حیض نہیں آیا ان کی عدت تین مہینے ہے اور حمل والیوں کی عدت کی مدت یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جن لیں اور جو اللہ تعالیٰ سے ڈرے تو اللہ تعالیٰ اس کے کام میں آسانی فرمادے گا۔^(۱)

جن عورتوں کو حیض نہیں آتا ان کی عدت سے متعلق 4 شرعی مسائل

یہاں آیت کی مناسبت سے جن عورتوں کو حیض نہیں آتا ان کی عدت کے بارے میں 4 شرعی مسائل ملاحظہ ہوں:

(1)..... بڑھاپے کی وجہ سے جب حیض منقطع ہو جائے وہ سن ایسا ہے، اور اس عمر میں پہنچی ہوئی عورت کی عدت تین

ماہ ہے۔

①..... مدارك، الطلاق، تحت الآية: ۴، ص ۱۲۵۲.

- (2)..... لڑکی نابالغ ہو یا اس کے بالغ ہونے کی عمر تو آگئی مگر ابھی حیض نہیں شروع ہوا تو اُن دونوں کی عدت تین ماہ ہے۔
- (3)..... حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل ہے خواہ وہ عدت طلاق کی ہو یا وفات کی۔
- (4)..... وضع حمل سے عدت پوری ہونے کے لیے کوئی خاص مدت مقرر نہیں، موت یا طلاق کے بعد جس وقت بچہ پیدا ہو عدت ختم ہو جائے گی اگرچہ ایک منٹ بعد۔ یونہی اگر حمل ساقط ہو گیا لیکن بچے کے اعضاء بچے ہیں تو عدت پوری ہوگئی اور بچے کے اعضاء بننے سے پہلے حمل ساقط ہوا تو عدت ختم نہیں ہوگی۔

ذٰلِكَ اَمْرٌ مِّنْ اللّٰهِ اَنْزَلَهُ اِلَيْكُمْ ط وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَكْفِرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ
وَيُعْظِمْلَهُ اَجْرًا ۝

ترجمہ کنز الایمان: یہ اللہ کا حکم ہے کہ اس نے تمہاری طرف اتارا اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کی برائیاں اتار دے گا اور اسے بڑا ثواب دے گا۔

ترجمہ کنز العرفان: یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے تمہاری طرف اتارا اور جو اللہ سے ڈرے تو اللہ اس سے اس کی برائیاں مٹا دے گا اور اس کیلئے ثواب کو بڑا کر دے گا۔

﴿ذٰلِكَ اَمْرٌ مِّنْ اللّٰهِ اَنْزَلَهُ اِلَيْكُمْ﴾: یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے تمہاری طرف اتارا۔ یعنی یہاں جو احکام مذکور ہوئے یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جو اس نے تمہاری طرف اتارا اور جو اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور اللہ تعالیٰ کے نازل فرمائے ہوئے احکام پر عمل کرے اور اپنے اوپر جو حقوق واجب ہیں انہیں احتیاط کے ساتھ ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی برائیاں مٹا دے گا اور اس کیلئے ثواب کو بڑا کر دے گا۔^(۱)

تقویٰ دینی، دُنیوی نعمتیں ملنے کا سبب ہے

اس سے معلوم ہوا کہ تقویٰ دینی، دُنیوی نعمتیں ملنے کا سبب ہے، اس سے آفتیں دور ہوتی ہیں، دنیا میں رحمتیں

1..... مدارك، الطلاق، تحت الآية: ۵، ص ۱۲۵۲.

آتی ہیں، اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کرم فرماتا ہے۔

أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُجْدِكُمْ وَلَا تُضَارُّوهُنَّ
لِتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ^ط وَإِنْ كُنَّ أُولَاتٍ حَمِلٍ فَأَنْفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّى
يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ^ج فَإِنْ أَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاتُّوهُنَّ أُجُورَهُنَّ^ح وَأُتْبِرُوا
بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوفٍ^ج وَإِنْ تَعَاَسَرْتُمْ فَاسْتََرْضِعْ لَهَا أُخْرَى^ط لِيُنْفِقَ
ذُو سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهِ^ط وَمَنْ قَدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنْفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ^ط
لَا يَكْفُلُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مِمَّا آتَاهَا^ط سَيَجْعَلُ اللَّهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا^ع

ترجمہ کنز الایمان: عورتوں کو وہاں رکھو جہاں خود رہتے ہو اپنی طاقت بھر اور انھیں ضرر نہ دو کہ ان پر تنگی کرو اور اگر حمل والیاں ہوں تو انہیں نان نفقہ دو یہاں تک کہ ان کے بچہ پیدا ہو پھر اگر وہ تمہارے لیے بچہ کو دودھ پلائیں تو انھیں اس کی اجرت دو اور آپس میں معقول طور پر مشورہ کرو پھر اگر باہم مضائقہ کر دو تو قریب ہے کہ اسے اور دودھ پلانے والی مل جائے گی۔ مقدر والا اپنے مقدر کے قابل نفقہ دے اور جس پر اس کا رزق تنگ کیا گیا وہ اس میں سے نفقہ دے جو اسے اللہ نے دیا اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتا مگر اسی قابل جتنا اسے دیا ہے قریب ہے کہ اللہ دشواری کے بعد آسانی فرمادے گا۔

ترجمہ کنز العرفان: عورتوں کو وہاں رکھو جہاں خود رہتے ہو اپنی گنجائش کے مطابق اور انہیں تکلیف نہ دو کہ ان پر تنگی کرو اور اگر وہ حمل والیاں ہوں تو ان پر خرچ کرتے رہو یہاں تک کہ وہ بچہ جن دین پھر اگر وہ تمہارے لیے (بچے کو) دودھ پلائیں تو انہیں ان کی اجرت دو اور آپس میں اچھے طریقے سے مشورہ کر لو اور اگر تم آپس میں دشواری سمجھو تو عنقریب اسے کوئی دوسری عورت دودھ پلا دے گی۔ مالی وسعت رکھنے والے کو چاہئے کہ اپنی گنجائش کے مطابق خرچ کرے اور

جس پر اس کا رزق تنگ کیا گیا ہے تو اسے چاہئے کہ اس میں سے خرچہ دے جو اسے اللہ نے دیا ہے، اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتا مگر اسی قابل جتنا اسے دیا ہے، جلد ہی اللہ دشواری کے بعد آسانی فرمادے گا۔

﴿أَسْكُنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكُنْتُمْ مِنْ وُجْدِكُمْ ۖ عورتوں کو وہاں رکھو جہاں خود رہتے ہو اپنی گنجائش کے مطابق۔﴾
 اس آیت میں عدت کے دوران عورت کی رہائش، اس کے اخراجات اور اگر اس کے ہاں پیدا ہو جائے تو اسے دودھ پلانے سے متعلق شرعی احکام بیان کئے جا رہے ہیں، چنانچہ آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جن عورتوں کو تم نے طلاق دی انہیں وہاں رکھو جہاں خود رہتے ہو، اپنی طاقت کے مطابق انہیں رہائش دو اور انہیں یوں تکلیف نہ دو کہ ان کے مکان کو گھیر کر ان کی جگہ تنگ کر دو، یا کسی ناموافق کو ان کے ساتھ رہائش دے دو نیز تم انہیں کوئی ایسی ایذا دے کر تنگی نہ پہنچاؤ کہ وہ گھر سے نکلنے پر مجبور ہو جائیں اور اگر طلاق والی عورتیں حمل والیاں ہوں تو ان پر شریعت کے مطابق خرچ کرتے رہو یہاں تک کہ وہ بچہ پیدا کر دیں کیونکہ ان کی عدت بچہ پیدا ہونے پر ہی پوری ہوگی، پھر اگر وہ تمہارے لیے بچے کو دودھ پلائیں تو انہیں ان کے کام کی اجرت دو اور اجرت سے متعلق آپس میں اچھے طریقے سے مشورہ کرو اور یہ خیال رکھو کہ نہ مرد عورت کے حق میں کوتاہی کرے، نہ عورت اس معاملہ میں سختی کرے، پھر اگر تم آپس میں یہ معاملہ طے کرنے میں دشواری سمجھو اور بچے کی ماں کسی دوسری عورت کے برابر اجرت پر راضی نہ ہو بلکہ زیادہ اجرت کا مطالبہ کرے اور باپ زیادہ دینا نہ چاہے تو قریب ہے کہ اسے کوئی اور عورت دودھ پلا دے گی یعنی پھر شوہر کسی دوسری کا انتظام کر لے۔^(۱)

طلاق یافتہ عورت کو عدت کے دوران رہائش اور نفقہ دینے سے متعلق دو شرعی مسائل

یہاں آیت کی مناسبت سے طلاق یافتہ عورت کو عدت کے دوران رہائش اور نفقہ دینے سے متعلق دو شرعی

مسائل ملاحظہ ہوں،

- (۱)..... طلاق دی ہوئی عورت کو عدت پوری ہونے تک رہنے کیلئے اپنی حیثیت کے مطابق مکان دینا شوہر پر واجب ہے اور عدت کے زمانہ میں نفقہ یعنی اخراجات دینا بھی واجب ہے۔
- (۲)..... نفقہ جیسے حاملہ عورت کو دینا واجب ہے ایسے ہی غیر حاملہ کو بھی دینا واجب ہے خواہ اسے طلاق رجعی دی ہو یا بائن۔

①..... مدارك، الطلاق، تحت الآية: ۶، ص ۱۲۵۳، حازن، الطلاق، تحت الآية: ۶، ۴/۲۸۰، ملئقطاً.

بچے کو دودھ پلانے سے متعلق شرعی مسائل

آیت کی مناسبت سے بچے کو دودھ پلانے سے متعلق چار شرعی احکام ملاحظہ ہوں،

(1)..... بچے کو دودھ پلانا ماں پر واجب نہیں، باپ کی ذمہ داری ہے کہ اجرت دے کر دودھ پلوائے لیکن اگر بچہ ماں کے سوا کسی اور عورت کا دودھ نہ پیے، یا باپ فقیر ہو تو اس حالت میں ماں پر دودھ پلانا واجب ہو جاتا ہے، بچے کی ماں جب تک اس کے باپ کے نکاح میں ہو یا طلاق رجعی کی عدت میں ہو تو ایسی حالت میں اسے دودھ پلانے کی اجرت لینا جائز نہیں، عدت کے بعد لینا جائز ہے۔

(2)..... کسی عورت کو مُعْتَنَ اجرت پر دودھ پلانے کیلئے مقرر کرنا جائز ہے۔

(3)..... اجرت پر دودھ پلانے کیلئے غیر عورت کی بہ نسبت ماں زیادہ مستحق ہے۔

(4)..... اگر ماں زیادہ اجرت طلب کرے تو پھر غیر عورت کو مقرر کرنے میں اصلاً کوئی حرج نہیں۔

﴿لِيُنْفِقَ ذُو سَعَةٍ مِّن سَعَتِهِ: مَالِي وَسَعَتِ رَكْنِهِ وَالْ كَوَافِلُ﴾ کہ اپنی گنجائش کے مطابق خرچ کرے۔ یعنی مَالِي وَسَعَتِ رَكْنِهِ والا اپنی گنجائش کے مطابق اور تنگ دستی میں مبتلا شخص اپنی حیثیت کے مطابق طلاق والی اور دودھ پلانے والی عورتوں کو خرچہ دے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر جان پر اسی قابل بوجھ رکھتا ہے جتنا اسے رزق دیا ہے اور تنگ دست آدمی خرچ کرنے سے ڈرے نہیں، جلد ہی اللہ تعالیٰ معاش کی تنگی کے بعد اسے آسانی عطا فرمادے گا۔

وَكَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ أَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهِ فَحَاسَبْنَاهَا حِسَابًا شَدِيدًا وَعَدَّ بِهَا عَذَابًا لَّئِيمًا ۝۸ فَذَاقَتْ وَبَالَ أَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِهَا خُسْرًا ۝۹

ترجمہ کنزالایمان: اور کتنے ہی شہرتھے جنہوں نے اپنے رب کے حکم اور اس کے رسولوں سے سرکشی کی تو ہم نے ان سے سخت حساب لیا اور انہیں بُری مار دی۔ تو انہوں نے اپنے کئے کا وبال چکھا اور ان کے کام کا انجام کھانا ہوا۔

ترجمہ کنز العرفان: اور کتنے ہی شہر تھے جنہوں نے اپنے رب کے اور اس کے رسولوں کے حکم سے سرکشی کی تو ہم نے ان سے سخت حساب لیا اور انہیں برا عذاب دیا۔ تو انہوں نے اپنے کام کا وبال چکھا اور ان کے کام کا انجام خسارہ ہوا۔

﴿وَكَايِنٍ مِّنْ قَرْيَةٍ: اور کتنے ہی شہر تھے۔﴾ اس آیت سے اللہ تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی کرنے سے لوگوں کو ڈرایا جا رہا ہے، چنانچہ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ کتنے ہی شہر والے ایسے تھے جنہوں نے اپنے رب غرورِ جَلِّ کے حکم اور اس کے رسولوں عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کے احکام سے سرکشی کی تو ہم نے ان سے ان کے اعمال کا سخت حساب لیا اور انہیں برا عذاب دیا۔ یہاں سخت حساب سے مراد آخرت کا حساب ہے اور چونکہ اس کا واقع ہونا یقینی ہے اس لئے یہاں ماضی کے صیغہ سے اسے بیان فرمایا گیا اور برے عذاب سے جہنم کا عذاب مراد ہے یا اس سے مراد دنیا میں قحط اور قتل وغیرہ بلاؤں میں مبتلا کرنا ہے۔^(۱)

﴿فَدَاقَتْ وَبَالَ أَمْرِهَا: تو انہوں نے اپنے کام کا وبال چکھا۔﴾ یعنی ان شہروالوں نے (سخت حساب اور برے عذاب کے ذریعے) اپنے کفر اور سرکشی کا وبال چکھا اور ان کے کام کا انجام خسارہ ہوا کہ وہ منافع سے محروم ہو گئے اور عذاب میں مبتلا ہوئے۔^(۲)

أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ الَّذِينَ آمَنُوا ۗ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۗ ﴿١﴾ سُرُّوْا لَا يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِ اللَّهِ مُبَيِّنَاتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۗ وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي

۱.....روح البیان، الطلاق، تحت الآیة: ۸، ۳۹/۱۰ - ۴۰، مدارک، الطلاق، تحت الآیة: ۸، ص ۱۲۵۴، حازن، الطلاق،

تحت الآیة: ۸، ۲۸۱/۴ - ۲۸۲، ملتقطاً.

۲.....روح البیان، الطلاق، تحت الآیة: ۹، ۴۰/۱۰.

مِنْ تَحْتِهَا إِلَّا نَهْرٌ خَلِيدٌ فِيهَا أَبَدًا ۖ قَدْ أَحْسَنَ اللَّهُ لَهُ مِرْزُقًا ۝۱۱

ترجمہ کنز الایمان: اللہ نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے تو اللہ سے ڈرو اور عقل والو وہ جو ایمان لائے ہو بے شک اللہ نے تمہارے لیے عزت اتاری ہے۔ وہ رسول کہ تم پر اللہ کی روشن آیتیں پڑھتا ہے تاکہ انہیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اندھیروں سے اُجالے کی طرف لے جائے اور جو اللہ پر ایمان لائے اور اچھا کام کرے وہ اسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں جن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں بے شک اللہ نے اس کے لیے اچھی روزی رکھی۔

ترجمہ کنز العرفان: اللہ نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے تو اللہ سے ڈرو، اے عقل والو جو ایمان لائے ہو، بیشک اللہ نے تمہاری طرف نصیحت اتاری۔ (نیز) رسول (بیجا) جو تم پر اللہ کی روشن آیتیں پڑھتا ہے تاکہ وہ ان لوگوں کو اندھیروں سے نور کی طرف لے جائے جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے اور جو اللہ پر ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو اللہ اسے ان باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، بیشک اللہ نے اس کے لیے اچھی روزی رکھی۔

﴿أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا﴾: اللہ نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔ ﴿لِيَعْنِي دُنُوبِي عَذَابَ﴾ کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے آخرت میں سخت عذاب تیار کر رکھا ہے تو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور عقل والو جو ایمان لائے ہو اور سابقہ جھٹلانے والی امتوں کے حال اور ان پر نازل ہونے والے عذاب سے عبرت حاصل کرو اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی کرنے سے بچو۔^(۱)

﴿قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا﴾: بیشک اللہ نے تمہاری طرف نصیحت اتاری۔ ﴿آیت کے اس حصے اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے لوگو! بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف نصیحت اتاری اور وہ نصیحت قرآن ہے اور دوسری تفسیر یہ ہے کہ ذکر سے مراد رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور اگلی آیت کے شروع کا لفظ اسی ذکر کی تفسیر

۱.....روح البیان، الطلاق، تحت الآية: ۱۰، ۱۰، ۱۰، ۴۱۔

ہے اور معنی یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف اپنا رسول بھیجا جو تمہارے سامنے حلال و حرام کے بیان پر مشتمل اللہ تعالیٰ کی روشن آیتیں پڑھتے ہیں تاکہ وہ ان لوگوں کو کفر اور جہالت کے اندھیروں سے ایمان اور علم کے نور کی طرف لے جائیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ان باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، بیشک اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے اچھی روزی یعنی جنت رکھی ہے جس کی نعمتیں ہمیشہ باقی رہیں گی، کبھی منقطع نہ ہوں گی۔^(۱)

سورہ طلاق کی آیت نمبر ۱۱ سے معلوم ہونے والے مسائل

اس آیت سے ۷ مسئلے معلوم ہوئے،

- (۱)..... کفر اندھیر اور اسلام روشنی ہے۔
- (۲)..... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے کفر کے لئے ”ظلمات“ جمع کا صیغہ ذکر فرمایا اور اسلام کے لئے ”نور“ واحد کا صیغہ ارشاد فرمایا، اس سے معلوم ہوا کہ کفر ہزاروں قسم کا ہے مگر اسلام ایک ہی ہے۔
- (۳)..... حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کفر سے ایمان کی طرف، جہل سے علم کی طرف، فسق سے تقویٰ کی طرف نکالتے ہیں۔
- (۴)..... ایمان عمل سے مقدم ہے۔
- (۵)..... نجات کے لئے ایمان کے ساتھ نیک اعمال کی بھی ضرورت ہے۔
- (۶)..... اللہ تعالیٰ ایک مومن کو کئی باغات عطا فرما دے گا۔
- (۷)..... جنت میں بیٹگی ہے، نہ وہاں موت آئے گی اور نہ وہاں سے نکلتا ہوگا۔

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ
بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ

①..... مدارك، الطلاق، تحت الآية: ۱۰-۱۱، ص ۱۲۵۴، حازن، الطلاق، تحت الآية: ۱۰-۱۱، ۲۸۲/۴، ملقطاً.

بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ۱۲

ترجمہ کنزالایمان: اللہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور انہی کے برابر زمینیں حکم ان کے درمیان اترتا ہے تاکہ تم جان لو کہ اللہ سب کچھ کر سکتا ہے اور اللہ کا علم ہر چیز کو محیط ہے۔

ترجمہ کنز العرفان: اللہ وہی ہے جس نے سات آسمان بنائے اور انہی کے برابر زمینیں۔ حکم ان کے درمیان اترتا ہے تاکہ تم جان لو کہ اللہ ہر شے پر خوب قادر ہے اور یہ کہ اللہ کا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔

﴿اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَإِلَىٰ هُوَ يُرْجَعُونَ ۚ وَإِلَىٰ هُوَ الْمَصِيرُ ۚ﴾
 ترجمہ کنز العرفان: اللہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور انہی کے برابر زمینیں۔ یعنی اے لوگو! اللہ وہی ہے جس نے اپنی کامل قدرت سے سات آسمان بنائے اور سات ہی زمینیں بنائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ان سب میں جاری اور نافذ ہے تاکہ تم جان لو کہ اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کا علم ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے (لہذا اس کے لئے مردوں کو زندہ کرنا اور ساری مخلوق کا حساب لینا کچھ مشکل نہیں)۔ (۱)

۱.....روح البیان، الطلاق، تحت الآية: ۱۲، ۴۳/۱۰، مدارك، الطلاق، تحت الآية: ۱۲، ص ۱۲۵۴-۱۲۵۵، ملقطاً.

سُورَةُ التَّحْرِيمِ

سورہ تحریم کا تعارف

مقام نزول

سورہ تحریم مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے۔^(۱)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 2 رکوع، 12 آیتیں ہیں۔

”تحریم“ نام رکھنے کی وجہ

تحریم کا معنی ہے کسی چیز کو حرام ٹھہرانا اور اس سورت کا یہ نام اس کی پہلی آیت کے کلمہ ”لِمَ تَحْرِمُوا“ سے ماخوذ ہے۔

سورہ تحریم کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں وہ احکام بیان کئے گئے ہیں جن کا تعلق تاجدار رسالت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے اپنی أزواجِ مُطَهَّرَاتِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُنَّ کے ساتھ بعض واقعات سے ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے۔

(1)..... حضور پر نور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے أزواجِ مُطَهَّرَاتِ کی خوشنودی کی خاطر اپنے اوپر شہد کھانا یا حضرت ماریہ قبطیہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کو اپنے اوپر حرام کر لیا تھا چنانچہ اس سورت کی ابتداء میں انتہائی لطف و کرم والے انداز میں نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے فرمایا گیا کہ اے پیارے حبیب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، یہ بات آپ کی شان کے لائق نہیں کہ آپ أزواجِ مُطَهَّرَاتِ کو راضی کریں بلکہ أزواجِ مُطَهَّرَاتِ کو چاہئے کہ وہ آپ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

(2)..... حضور پر نور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی ایک زوجہ محترمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو

1.....خازن، تفسیر سورة التحريم، ۴/۲۸۲۔

وَسَلَّمَ کے راز کی ایک بات دوسری زوجہ محترمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کو بتائی تو اس پر اللہ تعالیٰ نے ان اَزْوَاجِ مُطَهَّرَات کو تنبیہ فرمائی اور انہیں توبہ کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

(3)..... ایمان والوں کو حکم دیا گیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری کر کے اور اپنے گھر والوں کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری کا حکم دے کر اپنی اور اپنے گھر والوں کی جانیں جہنم کی آگ سے بچائیں اور اہل ایمان کو گناہوں سے سچی توبہ کرنے کا حکم ارشاد فرمایا گیا۔

(4)..... نبی اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو کافروں اور منافقوں کے ساتھ جہاد کرنے اور ان پر سختی کرنے کا حکم دیا گیا۔

(5)..... اس سورت کے آخر میں کافروں کے لئے حضرت نوح اور حضرت لوط عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَام کی بیویوں کی مثال بیان کی گئی اور مسلمانوں کے لئے فرعون کی بیوی حضرت آسیہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا اور حضرت عیسیٰ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام کی والدہ حضرت مریم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی مثال بیان فرمائی گئی تاکہ دو بری مثالیں اور دو اچھی مثالیں لوگوں کے سامنے واضح ہو جائیں۔

سورة طلاق کے ساتھ مناسبت

سورة تحریم کی اپنے سے ما قبل سورت ”طلاق“ کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں کی ابتداء میں نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے خطاب فرمایا گیا ہے۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں عورتوں سے متعلق احکام بیان کئے گئے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمہ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمہ کنز العرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تَبِعْنِي مَرَضَاتٍ أَرْوَاجَكَ ط
وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ①

ترجمہ کنزالایمان: اے غیب بتانے والے (نبی) تم اپنے اوپر کیوں حرام کئے لیتے ہو وہ چیز جو اللہ نے تمہارے لیے حلال کی اپنی بیبیوں کی مرضی چاہتے ہو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

ترجمہ کنز العمال: اے نبی! تم اپنی بیویوں کی رضا چاہتے ہوئے اپنے اوپر اس چیز کو کیوں حرام کرتے ہو جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہے اور اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ: اے نبی!﴾ شان نزول: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اُمّ المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یہاں شہد نوش فرماتے اور ان کے یہاں کچھ زیادہ دیر تشریف فرما رہتے تھے۔ میں نے اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے باہم مشورہ کیا کہ ہم میں سے جس کے ہاں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہوں تو وہ ان سے عرض کرے: کیا آپ نے مغافیر ثناؤل فرمایا ہے، مجھے آپ (کے دہن مبارک) سے مغافیر کی بو آ رہی ہے۔ (جب ایسا کیا گیا اور حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ان کا منشاء معلوم تھا تو) ارشاد فرمایا: ”نہیں، البتہ میں نے زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یہاں شہد نوش فرمایا تھا تو ہرگز میں دوبارہ ایسا نہیں کروں گا اور میں نے اس پر قسم کھائی، تم اس بات کی کسی اور کو خبر مت دینا۔^(۱) اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ آیت کے آخر میں ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا، مہربان ہے، اس نے آپ کی ان دونوں مبارک بیویوں کا یہ قصور معاف فرمادیا اور آپ کے لئے اس قسم کا کفارہ بیان فرمادیا ہے جس سے آپ کی ساری امت پر آسانی ہوگی۔

آیت ”يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ“ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے دو باتیں معلوم ہوئیں،

①.....بخاری، کتاب التفسیر، سورة التحريم، باب يا ايها النبي لم تحرم ما احل الله لك... الخ، ٣٥٩/٣، الحديث: ٤٩١٢.

- (1)..... قسم کھالینے سے چیز قسم کھانے والے پر حرام ہو جاتی ہے اور جب وہ چیز استعمال کرے گا کفارہ لازم ہوگا۔
- (2)..... حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا شہد کو اپنے آپ پر حرام فرمایا محض ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کو راضی کرنے کے لئے تھا، نہ کہ بے علمی کی وجہ سے کیونکہ اپنے منہ کی بوجیب نہیں وہ تو محسوس ہوتی ہے، لہذا بد مذہب اس آیت سے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بے علمی پر دلیل نہیں پیکر سکتے۔

قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحْلَةَ أَيَّانِكُمْ ۚ وَاللَّهُ مَوْلَاكُمْ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ①

توجہ کنز الایمان: بے شک اللہ نے تمہارے لیے تمہاری قسموں کا اُتار مقرر فرمادیا اور اللہ تمہارا مولیٰ ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔

توجہ کنز العرفان: بیشک اللہ نے تمہارے لیے تمہاری قسموں کا کھولنا مقرر فرمادیا ہے اور اللہ تمہارا مددگار ہے اور وہی بہت علم والا، بڑا حکمت والا ہے۔

﴿قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحْلَةَ أَيَّانِكُمْ﴾: بیشک اللہ نے تمہارے لیے تمہاری قسموں کا کھولنا مقرر فرمادیا ہے۔ ﴿اس آیت میں قسم کو کھولنے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے قسم کا کفارہ مقرر کر دیا ہے لہذا آپ حضرت ماریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خدمت سے سرفراز فرمائیے، یا شہد نوش فرمائیے۔ بعض مفسرین کے نزدیک قسم کھولنے سے مراد یہ ہے کہ قسم کے بعد اِنْ شَاءَ اللَّهُ کہا جائے تاکہ اس کے برخلاف کرنے سے قسم شکنی نہ ہو۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کفارہ دیا یا نہیں دیا، اس کے بارے میں مقاتل سے مروی ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ماریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے اوپر حرام کرنے کے کفارہ میں ایک غلام آزاد کیا، اور حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کفارہ نہیں دیا کیونکہ آپ مغفور ہیں جبکہ کفارہ کا علم اُمت کی تعلیم کیلئے ہے۔ (1)

①..... مدارک، التحريم، تحت الآية: ۲، ص ۱۲۵۶-۱۲۵۷.

آیت ”قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحَلَّةَ أَيْمَانِكُمْ“ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے دو باتیں معلوم ہوں،

(1)..... حلال کو اپنے اوپر حرام کر لینا بھی قسم کی ایک قسم ہے، البتہ اس کے برعکس یعنی حرام کو اپنے اوپر حلال کر لینا قسم نہیں مثلاً یوں کہا کہ اگر میں یہ کروں تو مجھ پر میری بیوی حرام، یہ قسم ہے اور یوں کہا کہ اگر فلاں کام کروں تو سور کھاؤں، یہ قسم نہیں۔

(2)..... قسم کا کفارہ صرف اس دین میں ہے، پچھلی شریعتوں میں یہ نہ تھا اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کفارہ کا حکم نہ دیا بلکہ قسم پوری کرنے کا حیلہ بتایا کہ اپنی بیوی کو جھاڑو مار دیں۔

﴿وَاللَّهُ مَوْلَاكُمْ﴾ اور اللہ تمہارا مددگار ہے۔ یعنی اے میرے حبیب اور ان کے گھر والو! اللہ تعالیٰ تمہارا مددگار ہے، اسی لئے وہ تمہارے گھر کے انتظامات خود فرماتا ہے اور تمہارے گھر کے آداب سکھاتا ہے، وہ تمہاری مصلحتوں کا علم رکھنے والا اور اپنے افعال و احکام میں حکمت والا ہے تو وہ تمہاری طاقت کے مطابق ہی تمہیں کسی کام کا حکم دے گا اور کسی سے منع فرمائے گا۔^(۱)

وَإِذْ أَسْرَ النَّبِيُّ إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا فَلَمَّا نَبَّأَتْ بِهِ وَ

أَظْهَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَرَفَ بَعْضَهُ وَأَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَّأَهَا بِهِ

قَالَتْ مَنْ أَنْبَأَكَ هَذَا قَالَ نَبَاؤُنِي الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ ۝۲

توجیہ کنزالایمان: اور جب نبی نے اپنی ایک بی بی سے ایک راز کی بات فرمائی پھر جب وہ اس کا ذکر کر بیٹھی اور اللہ نے اُسے نبی پر ظاہر کر دیا تو نبی نے اُسے کچھ بتایا اور کچھ سے چشم پوشی فرمائی پھر جب نبی نے اسے اس کی خبر دی بولی حضور کو کس نے بتایا فرمایا مجھے علم والے خبردار نے بتایا۔

۱..... نور العرفان، الترمیم، تحت الآیة: ۴، ص ۸۹۲، روح البیان، التحریم، تحت الآیة: ۲، ۱۰/۵۰، ملقطاً.

ترجمہ کنز الایمان: اور جب نبی نے اپنی ایک بیوی کو راز کی ایک بات بتائی پھر جب اس نے اس بات کی (دوسری کو) خبر دیدی اور اللہ نے اس بات کو نبی پر ظاہر کر دیا تو نبی نے اس بات کا کچھ حصہ تو جتادیا اور کچھ سے چشم پوشی فرمائی پھر جب نبی نے اس بیوی کو اس کی خبر دی تو اس نے عرض کی: آپ کو کس نے بتایا؟ فرمایا: مجھے بہت علم والے، بہت خبر رکھنے والے نے بتایا۔

﴿وَإِذَا سَأَلَ النَّبِيُّ إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا: وَأُورِجَ نَبِيٌّ:﴾ اور جب نبی نے اپنی ایک بیوی کو راز کی ایک بات بتائی۔ ﴿﴾ اس آیت میں جو واقعہ بیان کیا گیا، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جب نبی کریم صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اپنی زوجہ حضرت حفصہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهَا کو دو چیزوں پر مشتمل راز کی ایک بات بتائی اور اس کے ساتھ یہ بھی فرما دیا کہ یہ بات کسی کے سامنے ظاہر نہ کرنا، پھر جب حضرت حفصہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهَا نے حضرت عائشہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهَا کو اس بات کی خبر دیدی اور اللہ تعالیٰ نے ان کے عمل کو حضرت جبریل عَلَيْهِ السَّلَامُ کی زبان سے اپنے حبیب صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر ظاہر کر دیا تو آپ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت حفصہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهَا کے سامنے ان میں سے ایک چیز کا ذکر فرمایا کہ تم نے یہ بات ظاہر کر دی اور دوسری چیز کا ذکر نہ فرمایا، یہ شانِ کریمی تھی کہ گرفت فرمانے میں ایک بات سے چشم پوشی فرمائی۔ پھر جب نبی کریم صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت حفصہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهَا کو اس کی خبر دی تو انہوں نے عرض کی: آپ کو کس نے بتایا؟ ارشاد فرمایا: مجھے علم والے اور خبردار اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے جس سے کچھ بھی چھپا نہیں۔^(۱)

إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا ۚ وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ ۖ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ ۗ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَلِكَ ظَهِيرٌ ﴿۳﴾

ترجمہ کنز الایمان: نبی کی دونوں بیویوں! اگر اللہ کی طرف تم رجوع کرو تو ضرور تمہارے دل راہ سے کچھ ہٹ گئے ہیں اور اگر ان پر زور باندھو تو بیشک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں۔

۱.....خازن، التحريم، تحت الآية: ۳، ۲۸۴-۲۸۵، مدارك، التحريم، تحت الآية: ۳، ص ۱۲۵۷، ملقطاً.

توجہ کنز العرفان: (اے نبی کی دونوں بیویاں!) اگر تم دونوں اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو کیونکہ تمہارے دل ضرور کچھ ہٹ گئے ہیں (تو وہ توبہ قبول کرے گا) اور اگر نبی کے مقابلے میں تم ایک دوسرے کی مدد کرو تو بیشک اللہ خود ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مددگار ہیں۔

﴿إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا﴾: اگر تم دونوں اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو کیونکہ تمہارے دل ضرور کچھ ہٹ گئے ہیں۔ ﴿اس آیت میں حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كَوْنَهُمَا كَوْنًا طَبْعًا كَرِهَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ يَتُوبَا إِلَيْهِمَا﴾: اس آیت میں حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كَوْنَهُمَا كَوْنًا طَبْعًا كَرِهَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ يَتُوبَا إِلَيْهِمَا کی طرف رجوع کرنا تم پر واجب ہے کیونکہ تمہارے دل ضرور حق سے کچھ ہٹ گئے ہیں کہ تمہیں حضرت ماریہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا كَوْنُهَا كَوْنًا طَبْعًا كَرِهَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ يَتُوبَا إِلَيْهَا کے اپنے اوپر حرام کر لینے کی بات پسند آئی جو کہ نبی اکرم صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر بھاری ہے اور اگر نبی کریم صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے مقابلے میں تم ایک دوسرے کی مدد کرو اور باہم مل کر ایسا طریقہ اختیار کرو جو سرکارِ دو عالم صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو ناگوار ہو تو سن لو! بیشک اللہ تعالیٰ ان کا مددگار ہے، حضرت جبریل عَلَيْهِ السَّلَام، نیک ایمان والے اور ان کی مدد کے بعد فرشتے بھی مددگار ہیں۔^(۱)

یہاں اس آیت سے متعلق تین باتیں بھی ملاحظہ ہوں،

(۱)..... اگرچہ حضرت جبریل بھی فرشتوں میں داخل ہیں مگر چونکہ وہ تمام فرشتوں کے سردار ہیں اس لئے خصوصیت سے ان کا علیحدہ ذکر ہوا۔

(۲)..... نبی کریم صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مسلمانوں کے ایسے مددگار ہیں، جیسے بادشاہ رعایا کا مددگار اور مومن حضورِ اقدس صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ایسے مددگار جیسے خدام اور سپاہی بادشاہ کے، لہذا اس آیت کی بناء پر یہ نہیں کہا جاسکتا کہ حضور پر نور صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مسلمانوں کے حاجت مند ہیں۔

(۳)..... اس آیت میں حضرت جبریل عَلَيْهِ السَّلَام اور نیک مسلمانوں کو مولیٰ یعنی مددگار فرمایا گیا اور فرشتوں کو ظہیر، یعنی معاون قرار دیا گیا، اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے بندے مددگار ہیں، یاد رہے کہ جہاں غیور اللہ کی مدد کی نفی ہے

①.....خازن، التحريم، تحت الآية: ۴، ۲۸۵/۴، مدارك، التحريم، تحت الآية: ۴، ص ۱۲۵۷، ملقطاً.

وہاں حقیقی مدد مراد ہے، لہذا آیات میں تعارض نہیں۔

عَسَىٰ رَبُّهُٓٓ إِن طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُٓٓ أَرْوَاجًا خَيْرًا لِّمَنْ مَّسَلَتْ
مُؤْمِنَاتٍ مَّا تَوَلَّيْتِ لَبَّيْتِ عِبَادَتِ سَبِيحَتِ تَبَيَّتِ وَأَبْكَارًا ۝

ترجمہ کنز الایمان: ان کا رب قریب ہے اگر وہ تمہیں طلاق دے دیں کہ انہیں تم سے بہتر بیویاں بدل دے اطاعت والیاں ایمان والیاں ادب والیاں توبہ والیاں بندگی والیاں روزہ داریں بیابھیاں اور کنواریاں۔

ترجمہ کنز العرفان: اگر وہ (نبی) تمہیں طلاق دے دیں تو قریب ہے کہ ان کا رب انہیں تم سے بہتر بیویاں بدل دے جو اطاعت والیاں، ایمان والیاں، ادب والیاں، توبہ کرنے والیاں، عبادت گزار، روزہ دار، بیابھیاں اور کنواریاں ہوں۔

﴿إِنْ طَلَّقَكُنَّ﴾: اگر وہ تمہیں طلاق دے دیں۔ ارشاد فرمایا کہ اے میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بیویو! اگر وہ تمہیں طلاق دے دیں تو ان کا رب عَزَّوَجَلَّ اس بات پر قادر ہے کہ انہیں تم سے بہتر بیویاں عطا کر دے جن کا وصف یہ ہوگا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والیاں، اخلاص کے ساتھ اس کی وحدانیت پر ایمان رکھنے والیاں، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری اور ان کی رضا ہوگی، کثرت سے توبہ کرنے والیاں، کثرت سے عبادت کرنے والیاں، روزہ دار، بیابھیاں اور کنواریاں ہوں گی۔ (۱)

یہ فرما کر دراصل ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کو ڈرایا گیا ہے کہ اگر انہوں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو آرزو کیا اور حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں طلاق دی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ اپنے لطف و کرم سے دوسری بہتر بیویاں عطا فرمادے گا۔ اس ڈرانے سے ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن متاثر ہوئیں اور انہوں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کے شرف کو ہر نعمت سے

①..... تفسیر کبیر، التحريم، تحت الآية: ۵، ۵۷۱/۱۰، حازن، التحريم، تحت الآية: ۵، ۲۸۶/۴، مدارك، التحريم، تحت الآية: ۵، ص ۱۲۵۷-۱۲۵۸، ملقطاً.

زیادہ سمجھا اور حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ کی دلجوئی اور رضا طلبی مُقَدَّم جانی، لہذا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ نے انہیں طلاق نہ دی۔^(۱)

اچھی بیوی کے اوصاف

اس آیت سے معلوم ہوا کہ بیوی وہ اچھی ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ کی فرمانبرداری اور شوہر کی اطاعت گزار ہو نیز عبادت گزار اور گناہوں سے بچنے والی ہو اگرچہ وہ غریب ہو، لہذا نکاح کے لئے صرف عورت کا حسن اور اس کی مالداری نہ دیکھی جائے بلکہ اس کی دینداری دیکھی جائے اور اسے ہی ترجیح دی جائے۔ حدیث پاک میں بھی اس کا حکم دیا گیا ہے چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ نے ارشاد فرمایا ”عورت سے نکاح چار باتوں کی وجہ سے کیا جاتا ہے (یعنی نکاح میں ان کا لحاظ ہوتا ہے) (۱) مال، (۲) حسب نسب، (۳) جمال، (۴) دین، اور تم دین والی کو ترجیح دو۔“^(۲)

اور حضرت انس بن مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ نے ارشاد فرمایا ”کہ جو کسی عورت سے اُس کی عزت کی بنا پر نکاح کرے، اللہ تعالیٰ اس کی ذلت میں اضافہ کرے گا اور جو کسی عورت سے اُس کے مال کے سبب نکاح کرے گا، اللہ تعالیٰ اُس کی محتاجی ہی بڑھائے گا اور جو اُس کے حسب کی وجہ سے نکاح کرے گا تو اُس کے کمینہ پن میں زیادتی فرمائے گا اور جو اس لیے نکاح کرے کہ ادھر ادھر نگاہ نہ اٹھے اور پاکدامنی حاصل ہو یا صلہ رحمی کرے تو اللہ تعالیٰ اس مرد کے لیے اُس عورت میں اور عورت کے لیے مرد میں برکت دے گا۔“^(۳)

اللہ تعالیٰ ہمیں نیک اور دیندار عورت سے نکاح کرنے اور دوسری عورتوں کے مقابلے میں دیندار عورت کو ترجیح دینے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ
وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ

①..... خزائن العرفان، التحريم، تحت الآية: ۵، ص: ۱۰۳، ملخصاً۔

②..... بخاری، کتاب النکاح، باب الاکفاء فی الدین، ۴۲۹/۳، الحدیث: ۵۰۹۰۔

③..... معجم الاوسط، باب الالف، من اسمه: ابراهيم، ۱۸/۲، الحدیث: ۲۳۴۲۔

وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ﴿۶۶﴾

توجیہ کنزالایمان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اس پر سخت کرے فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں۔

توجیہ کنزالعرفان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں، اس پر سختی کرنے والے، طاقتور فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جاتا ہے۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا﴾: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ۔ یعنی اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری اختیار کر کے، عبادتیں بجالا کر، گناہوں سے باز رہ کر، اپنے گھر والوں کو نیکی کی ہدایت اور بدی سے ممانعت کر کے اور انہیں علم و ادب سکھا کر اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

یہاں آدمی سے کافر اور پتھر سے بت وغیرہ مراد ہیں اور معنی یہ ہے کہ جہنم کی آگ بہت ہی شدید حرارت والی ہے اور جس طرح دنیا کی آگ لکڑی وغیرہ سے جلتی ہے جہنم کی آگ اس طرح نہیں جلتی بلکہ ان چیزوں سے جلتی ہے جن کا ذکر کیا گیا ہے۔

مزید فرمایا کہ جہنم پر ایسے فرشتے مقرر ہیں کہ جو جہنمیوں پر سختی کرنے والے اور انتہائی طاقتور ہیں اور ان کی طبیعتوں میں رحم نہیں، وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جاتا ہے۔^(۱)

ہر مسلمان پر اپنے اہل خانہ کی اسلامی تعلیم و تربیت لازم ہے

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جہاں مسلمان پر اپنی اصلاح کرنا ضروری ہے وہیں اہل خانہ کی اسلامی تعلیم و تربیت کرنا بھی اس پر لازم ہے، لہذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنے بیوی بچوں اور گھر میں جو افراد اس کے ماتحت ہیں

۱.....خازن، التحريم، تحت الآية: ۶، ۲۸۷/۴، مدارك، التحريم، تحت الآية: ۶، ص ۱۲۵۸، ملقطاً.

ان سب کو اسلامی احکامات کی تعلیم دے یا دلوائے یونہی اسلامی تعلیمات کے سائے میں ان کی تربیت کرے تاکہ یہ بھی جہنم کی آگ سے محفوظ رہیں۔ ترغیب کے لئے یہاں اہل خانہ کی اسلامی تربیت کرنے اور ان سے احکام شرعیہ پر عمل کروانے سے متعلق 3 احادیث ملاحظہ ہوں:

(1)..... حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے روایت ہے، تاجدار رسالت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”تم میں سے ہر شخص نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا، چنانچہ حاکم نگہبان ہے، اس سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ آدمی اپنے اہل خانہ پر نگہبان ہے، اس سے اس کے اہل خانہ کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر میں نگہبان ہے، اس سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا، خادم اپنے مالک کے مال میں نگہبان ہے، اس سے اس کے بارے میں سوال ہوگا، آدمی اپنے والد کے مال میں نگہبان ہے، اس سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا، الغرض تم میں سے ہر شخص نگہبان ہے اس سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں سوال ہوگا۔“ (1)

(2)..... حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے روایت ہے، سید المرسلین صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”اپنی اولاد کو سات سال کی عمر میں نماز پڑھنے کا حکم دو اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو انہیں مار کر نماز پڑھاؤ اور ان کے بستر الگ کر دو۔“ (2)

(3)..... حضرت ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، رسول کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو رات میں اٹھ کر نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو بھی (نماز کے لئے) جگائے، اگر وہ نہ اٹھے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔ اللہ تعالیٰ اس عورت پر رحم فرمائے جو رات کے وقت اٹھے، پھر نماز پڑھے اور اپنے شوہر کو جگائے، اگر وہ نہ اٹھے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔“ (3)

پانی کے چھینٹے مارنے کی اجازت اُس صورت میں ہے جب جگانے کے لئے بھی ایسا کرنے میں خوش طبعی کی صورت ہو یا دوسرے نے ایسا کرنے کا کہا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اہل خانہ کی صحیح اسلامی تعلیم و تربیت کرنے کی توفیق

①..... بخاری، کتاب الجمعة، باب الجمعة في القرى والمدن، ۳۰۹/۱، الحدیث: ۸۹۳.

②..... ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب متى يؤمر الغلام بالصلاة؟، ۲۰۸/۱، الحدیث: ۴۹۵.

③..... ابو داؤد، کتاب التطوع، باب قيام الليل، ۴۸/۲، الحدیث: ۱۳۰۸.

عطا فرمائے، امین۔

جہنم کے خوف سے روح پرواز کر گئی

یہاں اسی آیت سے متعلق ایک حکایت ملاحظہ ہو، چنانچہ حضرت منصور بن عمار رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: میں نے حج کیا اور (سفر کے دوران) کوفہ کے ایک سرانے میں ٹھہرا، پھر میں ایک اندھیری رات میں باہر نکلا تو آدمی رات کے وقت کسی کی ورد بھری آواز سنی اور وہ یوں کہہ رہا تھا: اے اللہ! عَزَّ وَجَلَّ، تیری عزت و جلال کی قسم! میں نے جان بوجھ کر تیری نافرمانی اور مخالفت نہیں کی اور مجھ سے جب بھی تیری نافرمانی ہوئی میں اس سے ناواقف نہیں تھا لیکن خطا کرنے پر میری بدبختی نے میری مدد کی اور تیری ستاری (کی امید) نے مجھے گناہ پر ابھارا اور بے شک میں نے اپنی نادانی کی بنا پر تیری نافرمانی اور مخالفت کی تو اب تیرے عذاب سے مجھے کون بچائے گا، اگر تو نے مجھ سے اپنی (رحمت و عنایت کی) رسی کاٹ لی تو میں کس کی رسی کو تھاموں گا۔ جب وہ اپنی اس التجاء سے فارغ ہوا تو میں نے قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت کی:

تَرْجَبَةُ كَثُرُوا الْعُوفَانَ: اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں، اس پر سختی کرنے والے، طاقتور فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جاتا ہے۔

قُوَا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ

پھر میں نے ایک شدید حرکت سنی اور اس کے بعد کوئی آواز نہ سنائی دی۔ میں وہاں سے چلا گیا اور دوسرے دن اپنی رہائش گاہ میں لوٹا تو دیکھا کہ ایک جنازہ رکھا ہوا ہے۔ میں نے وہاں موجود ایک بوڑھی خاتون سے میت کے بارے میں پوچھا اور وہ مجھے نہیں جانتی تھی، اس نے کہا: رات کے وقت یہاں سے ایک مرد گزرا، اس وقت میرا بیٹا نماز پڑھ رہا تھا، اس آدمی نے قرآن مجید کی ایک آیت پڑھی جسے سن کر میرے بیٹے کا انتقال ہو گیا ہے۔^(۱)

①..... مستدرک، کتاب التفسیر، تفسیر سورة التحريم، حکایة اخرى فی خشية الله تعالى، ۳/۳۱۸، الحدیث: ۳۸۸۲۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَعْتَدُوا الْيَوْمَ إِنَّمَا تُجْرُونَ مَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُونَ ۝

ترجمہ کنزالایمان: اے کافرو! آج بہانے نہ بناؤ تمہیں وہی بدلہ ملے گا جو کرتے تھے۔

ترجمہ کنزالعرفان: اے کافرو! آج تم بہانے نہ بناؤ، تمہیں اسی کا بدلہ دیا جائے گا جو تم کرتے تھے۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ كَفَرُوا: اے کافرو!﴾ یعنی کافر جب جہنم میں داخل ہوتے وقت اس کی آگ کی شدت اور اس کا عذاب دیکھیں گے تو اس وقت ان سے کہا جائے گا: اے کافرو! آج بہانے نہ بناؤ، کیونکہ اب تمہارے لئے عذر کی کوئی جگہ باقی نہیں رہی اور نہ ہی آج کوئی عذر قبول کیا جائے گا اور تمہیں ان اعمال کا ہی بدلہ ملے گا جو تم دنیا میں کرتے تھے۔^(۱)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا ۗ عَسَىٰ رَبُّكُمْ
أَنْ يُكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا
الْأَنْهَارُ ۗ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ ۗ نُوْرُهُمْ يَسْعَى
بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا آتِنَا لَنَا نُوْرًا وَاغْفِرْ لَنَا
إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہو جائے قریب ہے کہ تمہارا رب

۱.....خازن، التحريم، تحت الآية: ۷، ۲۸۷/۴، مدارك، التحريم، تحت الآية: ۷، ص ۱۲۵۸، ملتقطاً.

تمہاری برائیاں تم سے اُتار دے اور تمہیں باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں بہیں جس دن اللہ رسوا نہ کرے گا نبی اور ان کے ساتھ کے ایمان والوں کو اُن کا نور دوڑتا ہوگا اُن کے آگے اور اُن کے دہنے عرض کریں گے اے ہمارے رب ہمارے لیے ہمارا نور پورا کر دے اور ہمیں بخش دے بے شک تجھے ہر چیز پر قدرت ہے۔

تَوَجَّهْتُ كَثْرًا الْعُرْفَانَ: اے ایمان والو! اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جس کے بعد گناہ کی طرف لوٹنا نہ ہو، قریب ہے کہ تمہارا رب تمہاری برائیاں تم سے مٹا دے اور تمہیں ان باغوں میں داخل کر دے جن کے نیچے نہریں رواں ہیں جس دن اللہ نبی اور ان لوگوں کو جو اُن کے ساتھ ایمان لائے رسوا نہ کرے گا، ان کا نور ان کے آگے اور ان کے دائیں دوڑتا ہوگا، وہ عرض کریں گے، اے ہمارے رب! ہمارے لیے ہمارا نور پورا کر دے اور ہمیں بخش دے، بیشک تو ہر چیز پر خوب قادر ہے۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً تَصَوحًا﴾: اے ایمان والو! اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جس کے بعد گناہ کی طرف لوٹنا نہ ہو۔ یعنی اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایسی سچی توبہ کرو جس کا اثر توبہ کرنے والے کے اعمال میں ظاہر ہو اور اس کی زندگی طاعتوں اور عبادتوں سے معمور ہو جائے اور وہ گناہوں سے بچتا رہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور دوسرے اصحاب نے فرمایا: ”توبہ نصح یہ ہے کہ توبہ کے بعد آدمی پھر گناہ کی طرف نہ لوٹے جیسا کہ نکلا ہو اور دودھ پھر تھن میں واپس نہیں ہوتا۔“ (1)

﴿عَلَىٰ سَبْئِكُمْ﴾: قریب ہے کہ تمہارا رب۔ ارشاد فرمایا: قریب ہے کہ تمہارا رب توبہ قبول فرمانے کے بعد تمہاری برائیاں تم سے مٹا دے اور قیامت کے اس دن تمہیں ان باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں رواں ہیں جس دن اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے ساتھ کے ایمان والوں کو رسوا نہ کرے گا، پل صراط پر ان کا نور ان کے آگے اور ان کے دائیں دوڑتا ہوگا اور جب ایمان والے دیکھیں گے کہ منافقوں کا نور بجھ گیا تو وہ عرض کریں گے: اے ہمارے رب! جنت میں داخل ہونے تک ہمارے لئے اس نور کو باقی رکھ اور جب کافروں کو جہنم میں گرتا ہوا دیکھیں گے تو عرض کریں گے: اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ (2)

1.....حازن، التحريم، تحت الآية: ۸، ۲۸۷/۴، مدارك، التحريم، تحت الآية: ۸، ص ۱۲۵۸، ملقطاً.

2.....مدارك، التحريم، تحت الآية: ۸، ص ۱۲۵۹، روح البيان، التحريم، تحت الآية: ۸، ۱۰/۶۵-۶۶، ملقطاً.

سچی توبہ کی ترغیب

فی زمانہ حالات ایسے پُر فتن ہیں کہ گناہ کا ارتکاب کرنا بے حد آسان جبکہ گناہ سے بچنا بے حد دشوار اور نینکی کرنا بہت مشکل ہو چکا ہے، لہذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ گناہوں سے بچنے اور نیک کام کرنے کی بھرپور کوشش کرے اور جو گناہ اس سے سرزد ہو چکے ہیں ان سے سچی توبہ کرے کیونکہ سچی توبہ ایسی چیز ہے جو انسان کے نامہ اعمال سے اس کے گناہ مٹا دیتی ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ (۱)

ترجمہ کنز العرفان: اور وہی ہے جو اپنے بندوں سے توبہ قبول فرماتا ہے اور گناہوں سے درگزر فرماتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے وہ شخص جس کا کوئی گناہ نہ ہو۔“ (۲)

اور حضرت انس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”جب بندہ اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اعمال لکھنے والے فرشتوں کو اس کے گناہ بھلا دیتا ہے، اس کے اعضاء کو بھی بھلا دیتا ہے اور اس کے زمین پر نشانات بھی مٹا دیتا ہے یہاں تک کہ جب وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ملے گا تو اس کے گناہ پر کوئی گواہ نہ ہوگا۔“ (۳)

اللہ تعالیٰ ہمیں سابقہ گناہوں سے سچی توبہ کرنے اور آئندہ گناہوں سے بچنے رہنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

آیت ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا“ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے پانچ باتیں معلوم ہوئیں:

(۱)..... توبہ گناہوں کی معافی اور جنت کا مستحق ہونے کا ذریعہ ہے۔

①..... شوری: ۲۵۔

②..... ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب ذکر التوبۃ، ۴/۹۱، الحدیث: ۴۲۵۰۔

③..... الترغیب و الترہیب، کتاب التوبۃ و الزہد، الترغیب فی التوبۃ و المبادرۃ بہا و اتباع السیئۃ الحسنۃ، ۴/۴۸، الحدیث: ۱۷۔

- (2)..... مُتَّقِي مَوْتِ قِيَامَتِ كَدْنِ حَضُورِ اَكْرَمِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَسَاتِهِ هُوْنَ كَغِي -
- (3)..... قِيَامَتِ كَادِنِ نَبِيِّ كَرِيْمِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اَوْرَانِ كَسَاتِهِ وَاَلُوْنَ كِي عَزْتِ كَا، جَبْكَ كَا فِرُوْنَ كِي رُسُوَانِي كَادِنِ هُوْكَ -
- (4)..... مَوْمِنٌ اَكْرَجْ كَهْ كَارِ هُوْ لِيْكَنِ اِنْ شَاءَ اللهُ اَخْرَتِ كِي رُسُوَانِي سَهْ مَحْفُوْظِ رَهْ كَا، اَكْرَا سَهْ سَزَا بَهِي دِي جَاغَيْ كِي تُو اِسْ طَرَحِ كَهْ اِسْ كِي رُسُوَانِي نَهْ هُو -
- (5)..... اِبْتِدَاءِ مِيْلِ صِرَاطِ پَرْمَنَافِقُوْنَ كُو نُوْرِ مَلْ كَا لِيْكَنِ جَبْ دَرْمِيَانِ مِيْلِ پَهْنِيْجِيْنَ كَهْ تُو وَ نُوْرِ بَهْ جَاغَيْ كَا -

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَا لَهُمْ
جَهَنَّمَ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ①

توجہ کنز الایمان: اے غیب بتانے والے (نبی) کافروں پر اور منافقوں پر جہاد کرو اور ان پر سختی فرماؤ اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور کیا ہی برا انجام۔

توجہ کنز العرفان: اے نبی! کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو اور ان پر سختی کرو اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے۔

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ﴾: اے نبی! کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو۔ یعنی اے حبیب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، آپ حکمت کے تقاضوں کے مطابق اور موقع محل کی مناسبت سے کافروں پر تلوار سے جبکہ منافقوں پر سخت کلامی اور مضبوط دلائل کے ساتھ جہاد فرمائیں اور ان دونوں گروہوں پر سختی کریں، ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ کیا ہی بری لوٹنے کی جگہ ہے۔ (1)

①..... مدارك، التحريم، تحت الآية: ۱۰، ص ۱۲۵۹، جلالين، التحريم، تحت الآية: ۱۰، ص ۱۲۴۸، ملانقطاً.

ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ كَفَرُوا امْرَأَاتَ نُوحٍ وَامْرَأَاتَ لُوطٍ
 كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحِينَ فَخَانَتُهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا
 عَنْهُمَا مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَقِيلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدَّٰخِلِينَ ﴿۱۰﴾

ترجمہ کنزالایمان: اللہ نے کافروں کی مثال دیتا ہے نوح کی عورت اور لوط کی عورت وہ ہمارے بندوں میں دوسرا اور
 قرب بندوں کے نکاح میں تھیں پھر انہوں نے ان سے دغا کی تو وہ اللہ کے سامنے انہیں کچھ کام نہ آئے اور فرما دیا گیا
 کہ تم دونوں عورتیں جہنم میں جاؤ جانے والوں کے ساتھ۔

ترجمہ کنزالعرفان: اللہ نے کافروں کیلئے نوح کی بیوی اور لوط کی بیوی کو مثال بنا دیا، وہ دونوں ہمارے بندوں میں سے دو
 صالح بندوں کے نکاح میں تھیں پھر ان دونوں عورتوں نے ان سے خیانت کی تو وہ (صالح بندے) اللہ کے سامنے انہیں
 کچھ کام نہ آئے اور فرما دیا گیا کہ جانے والوں کے ساتھ تم بھی جہنم میں جاؤ۔

﴿ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ كَفَرُوا امْرَأَاتَ نُوحٍ وَامْرَأَاتَ لُوطٍ﴾: اللہ نے کافروں کیلئے نوح کی بیوی اور لوط کی
 بیوی کو مثال بنا دیا۔ ﴿﴾ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیوی اور حضرت لوط
 علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیوی کو مثال بنا دیا کہ یہ دونوں عورتیں ہمارے قرب کے لائق دو بندوں کے نکاح میں تھیں، پھر انہوں
 نے کفر اختیار کر کے دین کے معاملے میں ان سے خیانت کی تو وہ دو مقرب بندے اللہ تعالیٰ کے سامنے انہیں کچھ کام نہ
 آئے اور ان عورتوں سے موت کے وقت فرما دیا گیا یا قیامت کے دن فرمایا جائے گا کہ تم دونوں عورتیں اپنی قوموں کے
 کفار کے ساتھ جہنم میں جاؤ کیونکہ تمہارے اور ان انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے درمیان تمہارے کفر کی وجہ سے
 کوئی تعلق باقی نہ رہا (تو جس طرح کفر کے ہوتے ہوئے ان عورتوں کو انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے رشتہ داری کام نہ آئی اسی طرح
 اے کفار مکہ! کفر کے ہوتے ہوئے تمہیں بھی میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے رشتہ داری کوئی کام نہ آئے گی)۔ (۱)

۱.....مدارک، التحريم، تحت الآية: ۱۰، ص ۱۲۵۹، حازن، التحريم، تحت الآية: ۱۰، ۲۸۸/۴، ملقطاً.

حضرت نوح اور حضرت لوط علیہما الصلوٰۃ والسلام کی بیویوں کا حال

حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیوی کا نام وابلہ تھا، یہ اپنی قوم سے حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں کہتی تھی کہ وہ مجنون ہیں اور حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیوی کا نام واملہ تھا، یہ اپنا نفاق چھپاتی تھی۔^(۱) اس آیت سے معلوم ہوا کہ ایمان کے بغیر بزرگوں کی صحبت قیامت میں فائدہ نہیں دے گی نیز یہ کہ کفار کے لئے نبی کا رشتہ یا نبی کا نسب کام نہیں آتا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قیامت میں ہر شخص اس کے ساتھ ہوگا جس سے دنیا میں محبت کرتا تھا۔

وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَاتِ فِرْعَوْنَ إِذْ قَالَتْ رَبِّ
ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي
مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿۱۱﴾

ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ مسلمانوں کی مثال بیان فرماتا ہے فرعون کی بی بی جب اس نے عرض کی اے میرے رب میرے لیے اپنے پاس جنت میں گھر بنا اور مجھے فرعون اور اس کے کام سے نجات دے اور مجھے ظالم لوگوں سے نجات بخش۔

ترجمہ کنز العرفان: اور اللہ نے مسلمانوں کے لئے فرعون کی بیوی کو مثال بنا دیا جب اس نے عرض کی، اے میرے رب! میرے لیے اپنے پاس جنت میں ایک گھر بنا اور مجھے فرعون اور اس کے عمل سے نجات دے اور مجھے ظالم لوگوں سے نجات عطا فرما۔

﴿وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَاتِ فِرْعَوْنَ﴾ اور اللہ نے مسلمانوں کیلئے فرعون کی بیوی کو مثال بنا دیا۔ اس سے پہلے آیت میں کافروں کے لئے مثال بیان فرمائی گئی اور اس آیت میں مسلمانوں کے لئے مثال بیان فرمائی جا

۱.....خازن، التحريم، تحت الآية: ۱۰، ۴/۲۸۸.

رہی ہے کہ انہیں دوسرے کا گناہ نقصان نہیں دے گا۔ اس کا پس منظر اور خلاصہ یہ ہے کہ جب حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ نے جادو گروں کو مغلوب کیا تو فرعون کی بیوی آسیہ آپ پر ایمان لے آئیں، فرعون کو خبر ہوئی تو اس نے انہیں سخت سزا دی اور چار مہینوں سے آپ کے ہاتھ پاؤں بندھوا دیئے، سینے پر بھاری چکی رکھ دی اور اسی حال میں انہیں سخت دھوپ میں ڈال دیا۔ جب فرعون کی سختیاں بڑھ گئیں تو حضرت آسیہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی: اے میرے رب! میرے لیے اپنے پاس جنت میں گھر بنا دے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا جنتی مکان ان پر ظاہر فرمایا اور اس کی خوشی میں ان پر فرعون کی سختیوں کی شدت آسان ہو گئی۔ پھر عرض کی: مجھے فرعون، اس کے کفر و شرک اور ظلم سے نجات دے اور مجھے فرعون کے دین والے ظالم لوگوں سے نجات عطا فرما، چنانچہ ان کی یہ دعا قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اُن کی روح قبض فرمائی۔ (تو جس طرح فرعون کے کفر نے حضرت آسیہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کو کوئی نقصان نہ پہنچایا اور اس کی وجہ سے آپ کو کوئی عذاب نہیں ہوا اسی طرح مسلمانوں کو ان کے رشتہ داروں کا کفر نقصان نہیں پہنچائے گا اور ان کے کفر کی وجہ سے مسلمانوں کو عذاب نہ ہوگا۔) (1)

آیت ”اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ حَيْثُ اَنْتَ بَيْنَا وَبَيْنَ الْاُجْتِنَةِ“ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے 3 باتیں معلوم ہوتی ہیں

- (1)..... جنت میں وہ گھر زیادہ درجے والا ہے جس میں بندے کو اللہ تعالیٰ کا قرب زیادہ ہو۔
- (2)..... اللہ کی محبت میں اس سے ملاقات کے شوق میں موت کی تمنا اور دعا کرنا جائز ہے۔
- (3)..... اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب کرنا، اس کی بارگاہ میں التجائیں کرنا، مشکلات اور مصائب میں اس سے خلاصی کا سوال کرنا نیک بندوں کی سیرت ہے۔

وَمَرْيَمَ ابْنَتْ عِمْرَانَ الَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهِ مِنْ رُّوحِنَا
وَصَدَقَتْ بِكَلِمَاتِ رَبِّهَا وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِينَ ۱۷

1..... حازن، التحريم، تحت الآية: ۱۱، ۲۸۸/۴، جلالين، التحريم، تحت الآية: ۱۱، ص ۴۶۶، ملتقطاً.

توجیہ کنز الایمان: اور عمران کی بیٹی مریم جس نے اپنی پارسائی کی حفاظت کی تو ہم نے اس میں اپنی طرف کی روح پھونکی اور اس نے اپنے رب کی باتوں اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور فرمانبرداروں میں ہوئی۔

توجیہ کنز العوفان: اور عمران کی بیٹی مریم کو (مثال بنادیا) جس نے اپنے پارسائی کے مقام کی حفاظت کی تو ہم نے اس میں اپنی طرف کی روح پھونکی اور اس نے اپنے رب کی باتوں اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور وہ فرمانبرداروں میں سے تھی۔

﴿وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِي أَحْصَيْنَتْ فَرْجَهَا﴾: اور عمران کی بیٹی مریم کو (مثال بنادیا) جس نے اپنے پارسائی کے مقام کی حفاظت کی۔ ﴿اس سے پہلی آیت میں مسلمانوں کے لئے اس خاتون کی مثال بیان کی گئی جن کا شوہر تھا اور اس آیت میں اس خاتون کی مثال بیان کی جا رہی ہے جن کا شوہر نہیں تھا، چنانچہ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بیٹی حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو مثال بنادیا جنہوں نے اپنی پارسائی کی حفاظت کی اور کسی مرد نے آپ کو نہیں چھوا اور اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل علیہ السلام کے ذریعے اس میں اپنی طرف کی روح پھونکی اور اس نے اپنے رب عزوجل کی باتوں اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور وہ فرمانبرداروں میں سے تھی۔ یہاں رب عزوجل کی باتوں سے وہ شرعی احکام مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے مقرر فرمائے اور کتابوں سے وہ کتابیں مراد ہیں جو انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوئی تھیں۔^(۱)

حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فضائل

حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ آپ کے سوا کسی عورت کا نام قرآن مجید میں نہیں آیا، نیز آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ فضیلت بھی حاصل ہوگی کہ جنت میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج میں سے ہوں گی۔ نیز حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو کامل خواتین میں شمار فرمایا ہے، جیسا کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”مردوں میں کامل بہت ہیں اور عورتوں میں سے کامل حضرت آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت مریم بنت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہا

①.....روح البیان، التحريم، تحت الآية: ۱۲، ۱۰، ۷۰/۱۰، حازن، التحريم، تحت الآية: ۱۲، ۴۰۱۲/۲۸۸، مدارك، التحريم، تحت الآية: ۱۲، ص ۱۲۵۹، ملقطاً.

ہیں اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے شہید کی فضیلت تمام کھانوں پر ہے۔ (۱)

آیت ”فَقَحَّحْنَا فِيهِ مِنْ رُوحِنَا“ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے تین باتیں معلوم ہوتی ہیں،

- (۱)..... پھونک حضرت جبریل علیہ السلام نے ماری اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”ہم نے پھونکا، اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کا کام درحقیقت اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔
- (۲)..... فیض دینے کے لئے دم کرنا فرشتوں کی سنت ہے مشائخ کے دم درود کی اصل یہ آیت کریمہ ہے نیز کثیر احادیث صحیحہ سے بھی دم کرنا ثابت ہے۔
- (۳)..... حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو روح اللہ اس لئے کہتے ہیں کہ آپ کی پیدائش رُوحِ الْأَمِينِ کی پھونک سے ہے۔

①..... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب قول اللہ تعالیٰ: و ضرب اللہ مثلاً للذین امنوا امرأة فرعون... الخ، ۲ / ۴۴۵، الحدیث: ۳۴۱۱.



چار مفید چیزوں پر مشتمل لفظی ترجمہ

آیات کے عنوانات

مختصر حواشی

مکمل با محاورہ ترجمہ

لفظ بہ لفظ ترجمہ



جلد چہارم
پرہ 16 تا 20



پارہ نمبر 29

سُورَةُ الْمَلِكِ

سورہ ملک کا تعارف

مقام نزول

سورہ ملک مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔^(۱)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 2 رکوع، 30 آیتیں ہیں۔

سورہ ملک کے اسماء اور ان کی وجہ تسمیہ

اس سورت کے متعدد نام ہیں جیسے اس کی پہلی آیت میں ملک یعنی سلطنت اور بادشاہت کا ذکر ہے اس مناسبت سے اسے سورہ ملک کہتے ہیں۔ اس کی پہلی آیت کے شروع میں لفظ ”تَبٰرَكَ“ ہے اس مناسبت سے اسے سورہ تبارک کہتے ہیں۔ یہ سورت عذابِ قبر سے نجات دینے والی، عذاب سے بچانے والی اور عذاب کو روکنے والی ہے اس لئے اسے سورہ مُنْجِيَةٌ، سورہُ وَاقِيَةٌ اور سورہُ مَانِعَةٌ کہتے ہیں۔ یہ سورت اپنے پڑھنے والے کے بارے میں جھگڑا کرے گی اس لئے اسے سورہُ مُجَادِلَةٌ کہتے ہیں اور یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے کی شفاعت کرے گی اس لئے اسے سورہُ شَافِعَةٌ کہتے ہیں۔

سورہ ملک کے فضائل

احادیث میں سورہ ملک کے بکثرت فضائل بیان ہوئے ہیں اور ان میں سے 4 فضائل درج ذیل ہیں۔

(1)..... حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں ”رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَسَىٰ

①.....خازن، تفسیر سورة الملك، ۴/۲۸۹۔

صحابی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ایک جگہ خیمہ نصب کیا، وہاں ایک قبر تھی اور انہیں معلوم نہ تھا کہ یہاں قبر ہے۔ اچانک انہیں پتا چلا کہ یہ ایک قبر ہے اور اس میں ایک آدمی سورہ ملک پڑھ رہا ہے یہاں تک کہ اس نے سورہ ملک مکمل کر لی۔ وہ صحابی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ (جب) نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو عرض کی: یا رسولَ اللهُ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، میں نے نادانستہ ایک قبر پر خیمہ لگا لیا، اچانک مجھے معلوم ہوا کہ یہ ایک قبر ہے اور اس میں ایک آدمی سورہ ملک پڑھ رہا ہے یہاں تک کہ اس نے سورت مکمل کر لی۔ تاجدار رسالت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”یہ سورت عذابِ قبر کو روکنے والی اور اس سے نجات دینے والی ہے۔“ (1)

(2)..... حضرت ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”قرآن پاک میں تیس آیتوں کی ایک سورت ہے، وہ اپنی تلاوت کرنے والے کی شفاعت کرے گی یہاں تک کہ اسے بخش دیا جائے گا۔ وہ سورت ”تَبَرُّكَ الَّذِي بِيَدِي الْمَلِكُ“ ہے۔“ (2)

(3)..... حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں ”سورہ تبارک اپنے پڑھنے والے کی طرف سے جھگڑا کرے گی یہاں تک کہ اسے جنت میں داخل کر دے گی۔“ (3)

(4)..... حضرت عبداللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے روایت ہے، حضور پر نور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”بے شک میں کتاب اللہ میں ایک ایسی سورت پاتا ہوں جس کی تیس آیتیں ہیں۔ جو شخص سوتے وقت اس کی تلاوت کرے گا تو اس کے لئے تیس نیکیاں لکھی جائیں گی، اس کے تیس گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور اس کے تیس درجات بلند کر دیئے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ اس کی طرف فرشتوں میں سے ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس پر اپنے پر پھیلا دیتا ہے اور وہ اس آدمی کے بیدار ہونے تک ہر چیز سے اس کی حفاظت کرتا ہے، وہ سورت ”مُجَادِلَه“ (یعنی بحث کرنے والی) ہے جو اپنی تلاوت کرنے والے کے لئے قبر میں بحث کرتی ہے اور وہ سورت ”تَبَرُّكَ الَّذِي بِيَدِي الْمَلِكُ“ ہے۔“ (4)

1..... ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ما جاء في فضل سورة الملك، ٤/٤٠٧، الحديث: ٢٨٩٩.

2..... ابوداؤد، کتاب شهر رمضان، باب في عدد الآي، ٨١/٢، الحديث: ١٤٠٠.

3..... شعب الایمان، التاسع عشر من شعب الایمان... الخ، فصل في فضائل السور والآيات، ٢/٤٩٤، الحديث: ٢٥٠٨.

4..... مسند الفردوس، باب الالف، ١/٦٢٦، الحديث: ١٧٩.

سورہ ملک کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اسلام کے بنیادی عقائد جیسے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت، قرآن کی حقانیت، حشر و نشر اور قیامت کے دن اعمال کی جزاء و سزا کو انتہائی مؤثر انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ نیز اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں۔

(5)..... اس سورت کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ کی عظمت، سلطنت اور قدرت کے بارے میں بیان کیا گیا اور یہ بتایا گیا کہ زندگی اور موت کو پیدا کرنے سے مقصود لوگوں کے اعمال کی جانچ کرنا ہے۔

(6)..... اللہ تعالیٰ کی قدرت کے آثار بیان کئے گئے کہ اس نے کسی سابقہ مثال کے بغیر ایک دوسرے کے اوپر سات آسمان بنائے اور ان آسمانوں میں کسی طرح کا کوئی عیب نہیں، انہیں ستاروں سے مزیّن کیا اور ان ستاروں کے ذریعے آسمان کی طرف چڑھنے والے شیطانوں کو مارا جاتا ہے۔ نیز اس کی قدرت کے آثار میں سے یہ ہے کہ اس نے کافروں کے لئے جہنم کا دردناک عذاب تیار کیا ہے اور ایمان والوں کو مغفرت اور عظیم اجر کی بشارت دی ہے۔

(7)..... یہ بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ ظاہر اور پوشیدہ، کھلی ہوئی اور چھپی ہوئی ہر بات کو جانتا ہے۔

(8)..... ان نعمتوں کو بیان کیا گیا جو اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو عطا فرمائی ہیں تاکہ وہ اس کی نعمت کو پہچان کر اس کا شکر ادا کریں اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کریں۔

(9)..... کفار مکہ کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا گیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی دی گئی کہ آپ ان کے جھٹلانے کی وجہ سے غمزدہ نہ ہوں کیونکہ ان سے پہلے کافر بھی اپنے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اسی طرح کا سلوک کرتے تھے۔

(10)..... اس سورت کے آخر میں مومن اور کافر کا حال واضح کرنے کے لئے الٹا چلنے والے اور سیدھا چلنے والے کی ایک مثال بیان فرمائی گئی اور حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو جھٹلانے والوں کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا گیا۔

سورہ تحریم کے ساتھ مناسبت

سورہ ملک کی اپنے سے ما قبل سورت ”تحریم“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ تحریم کے آخر میں کافروں کے

لئے حضرت نوح اور حضرت لوط علیہما الصلوٰۃ والسلام کی کافرہ بیویوں کی مثال بیان کی گئی اور مسلمانوں کے لئے فرعون کی مومنہ بیوی حضرت آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدہ حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مثال بیان کی گئی اور یہ سورت اللہ تعالیٰ کے علم کے احاطے، تدبیر اور اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ وہ اپنی مخلوق میں جو عجائبات چاہے ظاہر کرتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمہ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمہ کنزالعرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

تَبْرَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ١

ترجمہ کنزالایمان: بڑی بڑی برکت والا ہے وہ جس کے قبضہ میں سارا ملک اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

ترجمہ کنزالعرفان: بڑی بڑی برکت والا ہے وہ جس کے قبضہ میں ہی ساری بادشاہی ہے اور وہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔

﴿تَبْرَكَ﴾: وہ بڑی بڑی برکت والا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں، صفات میں اور افعال میں ازل سے لے کر ابد تک مخلوق کی صفات سے پاک ہے اور صرف اسی کے قبضہ قدرت میں تمام امور میں ہر طرح کا تصرف ہے، لہذا وہ جس چیز کا چاہے حکم دے اور جس چیز سے چاہے منع کر دے، جو چاہے عطا کرے اور جو چاہے نہ دے، جسے چاہے زندگی دے اور جسے چاہے موت دے، جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے، جسے چاہے غریب بنا دے اور جسے چاہے امیر کر دے، جسے چاہے بیمار کر دے اور جسے چاہے شفا عطا کر دے، جسے چاہے قریب کر دے اور جسے چاہے دور کر دے، جسے چاہے آباد کر دے اور جسے چاہے برباد کر دے، جسے چاہے توڑ دے اور جسے چاہے ملا دے اور وہ ہر اس

چیز پر قادر جو اس کی قدرت کے تحت آنے کے لائق ہے۔ (1)

اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان

اپنی اسی شان کا ذکر کرتے ہوئے ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ کنز العرفان: یوں عرض کرو، اے اللہ الملک کے مالک! تو جسے چاہتا ہے سلطنت عطا فرماتا ہے اور جس سے چاہتا ہے چھین لیتا ہے اور تو جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے، تمام بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے، بیشک تو ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے۔

قُلِ اللَّهُمَّ مَلِكُ الْمَلِكِ تُوتِي الْمَلِكَ
مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمَلِكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ
مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ ۗ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۗ
إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (2)

اور ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ کنز العرفان: کیا تجھے معلوم نہیں کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کے لئے ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے سزا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور اللہ ہر شے پر قادر ہے۔

أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ ۗ يُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَيُعْفِرُ لِمَنْ
يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (3)

اور ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ کنز العرفان: آسمانوں اور زمین کی سلطنت اللہ ہی کے لیے ہے۔ وہ جو چاہے پیدا کرے۔ جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے اور جسے چاہے بیٹے دے۔ یا بیٹے اور بیٹیاں دونوں ملا دے اور جسے چاہے بانٹ کر دے، بیشک وہ علم والا، قدرت والا ہے۔

لِلَّهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ يَخْلُقُ مَا
يَشَاءُ ۗ يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ اِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَنْ
يَشَاءُ الذُّكُوْرَ ۗ اَوْ يُرِيْهِمْ ذُكُوْرًا
وَ اِنَاثًا ۗ وَيَجْعَلُ مَنْ يَشَاءُ عَقِيْبًا ۗ اِنَّهٗ
عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ (4)

1..... صاوی، الملک، تحت الآیة: ١، ٦/٢١٩٩، روح البیان، الملک، تحت الآیة: ١، ١٠/٧٣، مدارک، الملک، تحت الآیة:

١، ص ١٢٦١، ملنقطاً.

2..... ال عمران: ٢٦.

3..... مائدہ: ٤٠.

4..... شوری: ٤٩، ٥٠.

الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيْكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۗ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ﴿٦٧﴾

ترجمہ کنز الایمان: وہ جس نے موت اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے اور وہی عزت والا بخشش والا ہے۔

ترجمہ کنز العرفان: وہ جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون زیادہ اچھے عمل کرنے والا ہے اور وہی بہت عزت والا، بہت بخشش والا ہے۔

﴿الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ﴾: وہ جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا۔ ﴿یہاں سے اللہ تعالیٰ کی قدرت کے بعض آثار بیان کئے جا رہے ہیں، چنانچہ ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے موت اور زندگی کو پیدا کیا۔ موت (انسانوں اور حیوانوں میں) روح کے جسم سے جدا ہو جانے اور حواس کی طاقت زائل ہو جانے کا نام ہے جبکہ زندگی جسم میں روح کے وجود کے ساتھ حواس کی طاقت باقی رہنے کا نام ہے اور پیدا کرنے سے مراد یہ ہے کہ کسی چیز کو وجود بخشا، اس سے معلوم ہوا کہ موت وجودی چیز ہے کیونکہ محض عدمی چیز پیدا نہیں ہو سکتی۔^(۱)

﴿لِيَبْلُوَكُمْ اَيْكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا﴾: تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون زیادہ اچھے عمل کرنے والا ہے۔ ﴿یہاں زندگی اور موت پیدا کرنے کی حکمت بیان کی جا رہی ہے کہ اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تمہاری موت اور زندگی کو اس لئے پیدا کیا تاکہ دنیا کی زندگی میں وہ اپنے احکامات اور ممنوعات کے ذریعے تمہاری آزمائش کرے کہ کون زیادہ فرمانبردار، مخلص اور شریعت کے بیان کردہ طریقے کے مطابق عمل کرنے والا ہے اور کوئی اپنے برے اعمال کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتا کیونکہ وہ غالب ہے اور گناہگاروں میں سے جو توبہ کرے اسے وہ بخشے والا ہے۔^(۲)

①.....خازن، الملک، تحت الآیة: ٢، ٤/٢٨٩، تفسیر کبیر، الملک، تحت الآیة: ٢، ١٠/٥٧٩، ملقطاً.

②.....مدارک، الملک، تحت الآیة: ٢، ص ١٢٦١، روح البیان، الملک، تحت الآیة: ٢، ١٠/٧٦، ابو سعود، الملک، تحت

الآیة: ٢، ٥/٧٤٣، ملقطاً.

بندے کا ہر عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اور شرعی طریقے کے مطابق ہونا چاہئے

اس آیت سے معلوم ہوا کہ بندے کا ہر عمل خالص اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اور شریعت کے بیان کردہ طریقے کے مطابق ہونا چاہئے، لہذا جس کا عمل خالص اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہو لیکن شریعت کے بیان کردہ طریقے کے مطابق نہ ہو تو وہ عمل مقبول نہیں، اسی طرح جس کا عمل شریعت کے بیان کردہ طریقے کے مطابق تو ہو لیکن وہ خالص اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے نہ ہو بلکہ ریا کاری اور نفاق کے طور پر ہو تو وہ عمل بھی مقبول نہیں۔ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

أَتَمَّ اللَّهُ لَكُمْ إِلَهًا وَآجِدًا كَمَنْ كَانَ يُرْجُو الْقَاءَ
رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ
رَبِّهِ أَحَدًا (1)

ترجمہ کنز العرفان: تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے تو جو اپنے رب سے ملاقات کی امید رکھتا ہو اسے چاہیے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔

حضرت فضیل بن عیاض رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فَرَمَاتے ہیں ”جب عمل خالص ہو لیکن درست نہ ہو تو اسے قبول نہیں کیا جائے گا اور جب عمل درست تو ہو لیکن خالص نہ ہو تو یہ بھی قبول نہیں کیا جائے گا، عمل صرف وہی مقبول ہے جو خالص اور درست ہو اور عمل خالص اس وقت ہوگا جب اسے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کیا جائے اور درست اس وقت ہوگا جب وہ سنت (یعنی شریعت کے بتائے ہوئے طریقے) کے مطابق ہوگا۔ (2)

اس سے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہئے جو شریعت کے بیان کردہ طریقے کے مطابق عمل نہیں کرتے اور اگر انہیں کوئی سمجھائے تو اپنا عمل درست کرنے کی بجائے یہ کہہ کر ٹال دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قبول کرے گا۔

ہمیں زندگی عطا کئے جانے اور ہم پر موت مُسَلِّط کئے جانے کی حکمت

اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمیں زندگی عطا کئے جانے اور ہم پر موت مُسَلِّط کئے جانے کی حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری کے معاملے میں ہماری جانچ ہو جائے کہ ہم میں سے کون اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے اور کبھی اطاعت کرتا ہے تاکہ آخرت میں جب اطاعت گزاروں کو انعامات ملیں اور نافرمانوں کو سزائیں ملیں

1..... کہف: ١١٠.

2..... جامع العلوم والحکم، الحدیث الاول، ص ٢٤.

تو کوئی یہ اعتراض نہ کر سکے کہ اطاعت گزاروں کو انعامات اور نافرمانوں کو سزا کیوں ملی۔ یاد رکھیں کہ دنیا کی زندگی ایک دن ضرور ختم ہو جائے گی جبکہ آخرت کی زندگی ہمیشہ باقی رہنے والی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا لَهْوٌ وَ لَعِبٌ ۗ
وَ اِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيٰوةُ ۗ لَوْ كَانُوْا
يَعْلَمُوْنَ (1)

ترجمہ کنز العرفان: اور یہ دنیا کی زندگی تو صرف کھیل کو
ہے اور بیشک آخرت کا گھر ضرور وہی سچی زندگی ہے۔ کیا ہی
اچھا تھا اگر وہ (یہ) جانتے۔

اور ارشاد فرمایا:

وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا وَ زِيْنَتُهَا ۗ وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ حَيٰوةٌ وَّ اَبْقٰى
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (2)

ترجمہ کنز العرفان: اور (اے لوگو!) جو کچھ چیز تمہیں دی
گئی ہے تو وہ دنیوی زندگی کا ساز و سامان اور اس کی زینت
ہے اور جو (ثواب) اللہ کے پاس ہے وہ بہتر اور زیادہ باقی
رہنے والا ہے تو کیا تم سمجھتے نہیں؟

اور دنیا کی رنگینیوں اور رونقوں سے بھی ہمیں آزما یا جا رہا ہے کہ ہم کیسے عمل کرتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلٰى الْاَرْضِ زِيْنَةً لِّهَا لِيَبْلُوْهُمْ
اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا (3)

ترجمہ کنز العرفان: بیشک ہم نے زمین پر موجود چیزوں
کو زمین کیلئے زینت بنایا تاکہ ہم انہیں آزمائیں کہ ان میں
عمل کے اعتبار سے کون اچھا ہے۔

اسی طرح ہمیں پیدا کرنے اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے جو نعمتیں پیدا کی ہیں، ان کے ذریعے بھی ہمارے اعمال کی آزمائش ہو رہی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ
اَيَّامٍ وَّ كَانَ عَرْشُهُ عَلٰى الْبَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ
اَحْسَنُ عَمَلًا (4)

ترجمہ کنز العرفان: اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور
زمین کو چھ دن میں بنایا اور اس کا عرش پانی پر تھا (تمہیں پیدا
کیا) تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں کون اچھے عمل کرتا ہے۔

3..... کہف: ٧.

4..... ہود: ٧.

1..... عنکبوت: ٦٤.

2..... قصص: ٦٠.

اور وہ لوگ جو دنیا کی زندگی میں ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ کنز العرفان: بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کئے ہم ان کا اجر ضائع نہیں کرتے جو اچھے عمل کرنے والے ہوں۔ ان کے لیے پیشگی کے باغات ہیں ان کے نیچے نہریں بہتی ہیں، انہیں ان باغوں میں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور وہ سبز رنگ کے باریک اور موٹے ریشم کے کپڑے پہنیں گے وہاں تختوں پر بیٹھے لگائے ہوئے ہوں گے۔ یہ کیا ہی اچھا ثواب ہے اور جنت کی کیا ہی اچھی آرام کی جگہ ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا ۖ أُولَٰئِكَ لَهُمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَيَلْبَسُونَ ثِيَابًا خُضْرًا مِنْ سُندُسٍ وَاسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِنِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَآئِكِ ۖ نِعْمَ الثَّوَابُ ۗ وَحَسَنَتْ مَرْفَقًا (1)

اور جنہوں نے نکر کیا اور گناہوں میں مصروف رہے ان کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ کنز العرفان: اور جنہوں نے برائیاں کمائیں تو برائی کا بدلہ اسی کے برابر ہے اور ان پر ذلت چھائی ہوگی، انہیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا، گویا ان کے چہروں کو اندھیری رات کے ٹکڑوں سے ڈھانپ دیا گیا ہے۔ وہی دوزخ والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

وَالَّذِينَ كَسَبُوا السَّيِّئَاتِ جَزَاءُ سَيِّئَةٍ بِسِدِّهَا ۖ وَتَرْهَقُهُمْ ذُلَّةٌ ۖ مَا لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ عَاصِمٍ ۖ كَأَنَّمَا أُغْشِيَتْ وُجُوهُهُمْ قِطْعًا مِّنَ اللَّيْلِ مُظْلِمًا ۗ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (2)

لہذا اے لوگو!

ترجمہ کنز العرفان: اس دن کے آنے سے پہلے اپنے رب کا حکم مان لو جو اللہ کی طرف سے ملنے والا نہیں۔

اسْتَجِيبُوا لِرَبِّكُمْ مِّن قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ ۗ مَا لَكُمْ مِّن مَّلْجَأٍ يَوْمَئِذٍ

1..... کہف: ٣١، ٣٠.

2..... یونس: ٢٧.

وَمَا لَكُمْ مِّنْ تَكْوِيْنٍ (1)

اس دن تمہارے لئے کوئی پناہ نہ ہوگی اور نہ تمہارے لئے
انکار کرنا ممکن ہوگا۔

الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا مَّا تَرَىٰ فِي خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِن تَفْوٰتٍ ۗ فَاٰرْجِعِ الْبَصَرَ ۗ هَلْ تَرَىٰ مِن فُطُوْرٍ ۗ ثُمَّ اَرْجِعِ الْبَصَرَ ۗ كَرَّرْتَيْنِ ۗ يَنْقَلِبُ اِلَيْكَ الْبَصَرُ حَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْدٌ ۗ (2)

ترجمہ کنزالایمان: جس نے سات آسمان بنائے ایک کے اوپر دوسرا تو رحمن کے بنانے میں کیا فرق دیکھتا ہے تو نگاہ اٹھا کر دیکھ تجھے کوئی رخسہ نظر آتا ہے۔ پھر دوبارہ نگاہ اٹھا نظر تیری طرف ناکام پلٹ آئے گی تھکی ماندی۔

ترجمہ کنزالعرفان: وہ جس نے ایک دوسرے کے اوپر سات آسمان بنائے (اے بندے!) تو رحمن کے بنانے میں کوئی فرق نہیں دیکھے گا پس تو نگاہ اٹھا کر دیکھ، کیا تجھے کوئی رخسہ نظر آتا ہے؟ پھر دوبارہ نگاہ اٹھا کر دیکھ، نگاہ تیری طرف ناکام ہو کر تھکی ماندی پلٹ آئے گی۔

﴿الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا﴾: وہ جس نے ایک دوسرے کے اوپر سات آسمان بنائے۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے آثار میں سے یہ ہے کہ اس نے کسی سابقہ مثال کے بغیر ایک دوسرے کے اوپر سات آسمان بنائے۔ ہر آسمان دوسرے کے اوپر کمان کی طرح ہے اور دنیا کا آسمان زمین کے اوپر گنبد کی طرح ہے اور ایک آسمان کا فاصلہ دوسرے آسمان سے کئی سو برس کی راہ ہے۔ تو اے بندے! تو اللہ تعالیٰ کے بنانے میں کوئی فرق اور کوئی عیب نہیں دیکھے گا بلکہ انہیں مضبوط، درست، برابر اور متناسب پائے گا۔ تو آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھ تاکہ تو اپنی آنکھوں سے اس خبر کے درست ہونے کو دیکھ لے اور تیرے دل میں کوئی شبہ باقی نہ رہے، پھر

دوبارہ نگاہ اٹھا اور بار بار دیکھ، ہر بار تیری نگاہ تیری طرف ناکام ہو کر تھکی ماندی پلٹ آئے گی کہ بار بار کی جستجو کے باوجود بھی وہ ان میں کوئی خلل اور عیب نہ پاسکے گی۔ (1)

وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَجَعَلْنَاهَا رُجُومًا لِلشَّيْطَانِ
وَاعْتَدْنَا لَهُمُ عَذَابَ السَّعِيرِ ⑤

ترجمہ کنزالایمان: اور بیشک ہم نے نیچے کے آسمان کو چراغوں سے آراستہ کیا اور انہیں شیطانوں کے لیے مارکیا اور ان کے لیے بھڑکتی آگ کا عذاب تیار فرمایا۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور ضرور بیشک ہم نے نیچے کے آسمان کو چراغوں سے آراستہ کیا اور انہیں شیطانوں کو مار بھگانے کا ذریعہ بنایا اور ہم نے ان کے لیے بھڑکتی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

﴿وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ: اور ضرور بیشک ہم نے نیچے کے آسمان کو چراغوں سے آراستہ کیا۔﴾ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کی ایک اور دلیل بیان فرمائی ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے نیچے کے آسمان کو ستاروں سے آراستہ کیا جو کہ زمین کی طرف سب سے زیادہ قریب ہے اور لوگ اسے دیکھتے ہیں اور ان ستاروں کو شیطانوں کے لیے مارنے کا ذریعہ بنایا کہ جب شیاطین آسمان کی طرف فرشتوں کی گفتگو سننے اور باتیں چرانے پہنچیں تو ستاروں سے شعلے اور چنگاریاں نکلیں جن سے انہیں مارا جائے اور اللہ تعالیٰ نے ان شیاطین کے لیے دنیا میں جلانے کے بعد آخرت میں بھڑکتی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (2)

اس کی نظیر یہ آیات مبارکہ ہیں:

إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةِ الْكُوَكُوبِ ①

ترجمہ کنزالعرفان: بیشک ہم نے نیچے کے آسمان کو

①.....حازن، الملک، تحت الآیة: ٤-٣، ٢٨٩/٤-٢٩٠، مدارک، الملک، تحت الآیة: ٤-٣، ص ١٢٦١-١٢٦٢، روح البیان،

الملک، تحت الآیة: ٤-٣، ٧٨/١٠، ٧٩-٧٨، ملئقطاً.

②.....حازن، الملک، تحت الآیة: ٥، ٢٩٠/٤.

ستاروں کے سنگھار سے آراستہ کیا۔ اور ہر سرکش شیطان سے حفاظت کیلئے۔

وَحَفَظًا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَّارِدٍ⁽¹⁾

مسجروں میں روشنی کے آلات نصب کرنے کی ترغیب

علامہ اسماعیل حقی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ اس مقام پر مساجد میں روشنی کرنے کے آلات نصب کرنے کی ترغیب دیتے ہوئے فرماتے ہیں 'جب اللہ تعالیٰ نے زمین کی چھت آسمان کو ستاروں سے مُزَّسَّن فرمایا ہے تو بندوں کو چاہئے کہ وہ مساجد کی چھتوں کو قندیلوں اور چراغوں (اور فی زمانہ روشنی حاصل کرنے کے جدید آلات) سے مُزَّسَّن کریں۔ جب حضرت عمر بن خطاب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے نماز تراویح میں لوگوں کو حضرت اُبی بن کعب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے پیچھے اکٹھا کیا تو مسجد میں قندیلیں لٹکائیں، انہیں دیکھ کر حضرت علی المرتضیٰ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: اے ابن خطاب! رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، آپ نے ہماری مسجدوں کو روشن کیا، اللہ تعالیٰ آپ کی قبر کو روشن کرے۔⁽²⁾

وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝⁽³⁾

ترجمہ کنزالایمان: اور جنہوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور کیا ہی برا انجام۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور جنہوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور وہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے۔

﴿وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ﴾ اور جنہوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا۔ ﴿یعنی بھڑکتی آگ کا عذاب شیطانوں کے ساتھ ہی خاص نہیں بلکہ انسانوں اور جنوں میں سے جس نے بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کیا ان کے لیے ہم نے جہنم کا عذاب تیار کر رکھا ہے اور وہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے۔⁽³⁾

کہ وہ جگہ بھی تکلیف دہ، وہاں کا کھانا پانی بھی تکلیف دہ، سانپ بچھو تکلیف دہ اور ساتھی بھی ایذا رساں، غرض

1.....صنفت: ٧، ٦.

2.....روح البيان، الملك، تحت الآية: ٥، ٨١/١٠، سيرت حليہ، باب الهجرة الى المدينة، ١١٢/٢.

3.....خازن، الملك، تحت الآية: ٦، ٤/٢٩٠، سمرقندی، الملك، تحت الآية: ٦، ٣/٣٨٦-٣٨٧، ملتقطاً.

یہ کہ اس میں ہر تکلیف جمع ہے۔

اِذَا الْقُوَا فِيهَا سَمِعُوا الْهَاشِيبَ قَالُوا هِيَ تَقُومُ ۝۷

ترجمہ کنزالایمان: جب اس میں ڈالے جائیں گے اس کا ریٹکنا سنیں گے کہ جوش مارتی ہے۔

ترجمہ کنزالعرفان: جب وہ کفار جہنم میں ڈالے جائیں گے تو اس کی چنگھاڑ سنیں گے اور وہ جوش مار رہی ہوگی۔

﴿اِذَا الْقُوَا فِيهَا﴾: جب وہ کفار جہنم میں ڈالے جائیں گے۔ ﴿یہاں سے اللہ تعالیٰ نے جہنم کے اوصاف بیان فرمائے ہیں، چنانچہ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جب وہ کفار جہنم میں اس طرح ڈالے جائیں گے جس طرح بڑی آگ میں لکڑیاں ڈالی جاتی ہیں تو وہ گدھے کی آواز کی طرح جہنم کی خوفناک چنگھاڑ سنیں گے اور اس وقت جہنم ایسے جوش مارتی ہوگی جیسے پانی ہنڈیا میں جوش مارتا ہے۔^(۱)

پل صراط سے گزرتے وقت جہنمیوں پر انعام

یاد رہے کہ قیامت کے دن جنتی اگرچہ پل صراط پر سے گزریں گے لیکن اس وقت ان پر یہ انعام ہوگا کہ وہ جہنم کی ہلکی سی آواز بھی نہ سنیں گے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَا يَسْمَعُونَ حَسِيسَهَا وَهُمْ فِي مَا اشْتَهَتْ
اَنْفُسُهُمْ خَالِدُونَ^(۲)

اور وہ اپنی دل پسند نعمتوں میں ہمیشہ رہیں گے۔

تَكَادُ تَبَيِّرُ مِنَ الْغَيْظِ طَلْعًا لَّتِي فِيهَا فَوْجٌ سَأَلْتَهُمْ خَزَنَتَهَا أَلَمْ
يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ ۝۸ قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ ۝۹ فَكَدَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ

①.....تفسیر کبیر، الملک، تحت الآیة: ۷، ۵۸۶/۱۰، حازن، الملک، تحت الآیة: ۷، ۳۱۱/۴، ملقطاً.

②.....انبیاء: ۱۰۲.

اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ ۖ إِنَّ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ كَبِيرٍ ۙ وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ
 أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ ۙ فَاعْتَرَفُوا بِذَنبِهِمْ ۖ
 فَسُحْقًا لِأَصْحَابِ السَّعِيرِ ۙ

ترجمہ کنزالایمان: معلوم ہوتا ہے کہ شدت غضب میں پھٹ جائے گی جب کبھی کوئی گروہ اس میں ڈالا جائے گا اس کے داروغہ ان سے پوچھیں گے کیا تمہارے پاس کوئی ڈر سنانے والا نہ آیا تھا۔ کہیں گے کیوں نہیں بیشک ہمارے پاس ڈر سنانے والے تشریف لائے پھر ہم نے جھٹلایا اور کہا اللہ نے کچھ نہیں اتارا تم تو نہیں مگر بڑی گمراہی میں۔ اور کہیں گے اگر ہم سنتے یا سمجھتے تو دوزخ والوں میں نہ ہوتے۔ اب اپنے گناہ کا اقرار کیا تو پھنکار ہو دوزخیوں کو۔

ترجمہ کنزالعرفان: معلوم ہوتا ہے کہ غضب سے پھٹ جائے گی، جب کبھی کوئی گروہ اس میں ڈالا جائے گا تو اس کے داروغہ ان سے پوچھیں گے، کیا تمہارے پاس کوئی ڈر سنانے والا نہیں آیا تھا؟ وہ کہیں گے: کیوں نہیں، بیشک ہمارے پاس ڈر سنانے والے تشریف لائے پھر ہم نے (انہیں) جھٹلایا اور ہم نے کہا: اللہ نے کوئی چیز نہیں اتاری، تم تو بڑی گمراہی میں ہی ہو۔ اور وہ کہیں گے: اگر ہم سنتے یا سمجھتے تو دوزخ والوں میں نہ ہوتے۔ تو اب انہوں نے اپنے گناہ کا اقرار کیا تو دوزخیوں کے لیے پھنکار ہو۔

﴿تَكَادُ تَبَيِّرُ مِنَ الْغَيْظِ﴾ معلوم ہوتا ہے کہ غضب سے پھٹ جائے گی۔ کچھ یہاں جہنم کا ایک اور وصف بیان کیا گیا کہ جہنم کفار پر غضبناک ہوگی اور یوں لگے گا جیسے غضب کی شدت کی وجہ سے جہنم ابھی پھٹ جائے گی اور اس کے اجزاء ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں گے۔ (1)

اس سے معلوم ہوا کہ جہنم میں احساس ہے، وہ غضب بھی کرتی ہے بلکہ کلام بھی کرتی ہے جیسا کہ ایک اور مقام

1.....روح البیان، الملک، تحت الآیة: ٨، ١٠، ٨٣/١، ملخصاً.

پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلأتِ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ (1)

ترجمہ کنز العرفان: جس دن ہم جہنم سے فرمائیں گے: کیا تو بھری گئی؟ وہ عرض کرے گی: کیا کچھ اور زیادہ ہے؟

﴿كَلِمًا أَلْقَىٰ فِيهَا فَوْجٌ﴾: جب کبھی کوئی گروہ اس میں ڈالا جائے گا۔ جہنم کا حال بیان کرنے کے بعد اہل جہنم کا حال بیان کیا جا رہا ہے، چنانچہ آیت کے اس حصے اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ جب کبھی کفار کا کوئی گروہ جہنم میں ڈالا جائے گا تو جہنم کے داروغہ حضرت مالک علیہ السلام اور ان کے مددگار فرشتے ڈانٹتے ہوئے ان سے پوچھیں گے: اے کافر! کیا دنیا میں تمہارے پاس کوئی ڈرسانے والا نہیں آیا تھا جو تمہارے سامنے تمہارے رب عزوجل کی آیات پڑھتا، تمہیں اس دن کی ملاقات سے ڈراتا اور اللہ تعالیٰ کے عذاب کا خوف دلاتا۔ وہ اعتراف کرتے ہوئے کہیں گے: کیوں نہیں، بیشک ہمارے پاس ڈرسانے والے تشریف لائے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچائے، اللہ تعالیٰ کے غضب اور آخرت کے عذاب سے ڈرایا، لیکن ہم نے انہیں جھٹلایا اور دنیوی کاموں میں مشغولیت اور تکبر میں حد سے بڑھنے کی وجہ سے ہم نے ان آیات کے بارے میں کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز نہیں اتاری، اے ہمیں ڈرانے والو! تم تو بڑی گمراہی میں ہی ہو۔ جہنم کے خازن انہیں مزید ڈانٹتے ہوئے کہیں گے ”کیا تم نے رسولوں کی زبان سے اپنے رب عزوجل کی آیات نہیں سنیں اور ان کے معانی کو نہیں سمجھا تا تم انہیں نہ جھٹلاتے؟ کفار جواب دیتے ہوئے کہیں گے اگر ہم نے دنیا میں رسولوں کی ہدایت کو دل سے سنا ہوتا اور اپنی عقل سے کام لیتے ہوئے اسے سمجھا ہوتا تو آج ہم دوزخ والوں میں سے نہ ہوتے۔“ (2)

بعض مسلمان بھی جہنم میں داخل ہوں گے

یاد رہے کہ قیامت کے دن ایسا نہیں ہوگا کہ صرف کافروں کو ہی جہنم میں ڈالا جائے گا بلکہ بعض گنہگار مسلمان بھی ایسے ہوں گے جنہیں ان کے گناہوں کی سزا دینے کے لئے جہنم میں داخل کیا جائے گا لہذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنی عقل سے کام لے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دیئے ہوئے احکامات

1.....ق: ٣٠.

2.....روح البیان، الملک، تحت الآیة: ٨-١٠، ١٠٠، ٨٤-٨٥، حازن، الملک، تحت الآیة: ٨-١٠، ٢٩٠/٤، مدارک، الملک، تحت الآیة: ٨-١٠، ص ١٢٦٣، ملقطاً.

کے مطابق نیک عمل کرنے اور گناہوں سے بچنے کی کوشش کرے تاکہ قیامت کے دن جہنم کے دردناک عذاب میں مبتلا ہونے اور اس بات پر بچھڑانے سے بچ جائے کہ کاش! میں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات کے مطابق زندگی گزاری ہوتی تو آج مجھے جہنم میں داخل نہ کیا جاتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رضا والی زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور جہنم اور اس کے عذابات سے ہمیں محفوظ فرمائے، آمین۔

﴿وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ: اور وہ کہیں گے: اگر ہم سنتے یا سمجھتے۔﴾ امام عبد اللہ بن احمد رضی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ”یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ احکام شرع کا مدار دلیل عقلی اور دلیل سمعی دونوں پر ہے اور دونوں حجت لازمہ ہیں۔“ (1)

﴿فَاعْتَرَفُوا بِذَنبِهِمْ: تو اب انہوں نے اپنے گناہ کا اقرار کیا۔﴾ ارشاد فرمایا کہ اب (جہنم میں داخل ہوتے وقت) انہوں نے اپنے گناہ کا اقرار کیا کہ ہم رسولوں کی تکذیب کرتے تھے! اس وقت چاہے یہ اقرار کریں یا انکار انہیں اس کا کوئی فائدہ نہیں اور جہنمیوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے دور کر دیا ہے۔ (2)

إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ﴿١٢﴾

ترجمہ کنز الایمان: بیشک وہ جو بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔

ترجمہ کنز العرفان: بیشک جو لوگ بغیر دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ: بیشک جو لوگ بغیر دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔﴾ اللہ تعالیٰ نے کفار کے بارے میں وعید بیان کرنے کے بعد یہاں ایمان والوں کے بارے میں وعدہ کا بیان فرمایا ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا کہ وہ لوگ جو اپنے رب غزوً وجل سے ڈرتے ہیں حالانکہ انہوں نے اپنے رب غزوً وجل کو دیکھا نہیں ہے اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہوئے اس پر ایمان لاتے ہیں تو ان کے لئے ان کے گناہوں سے بخشش اور ان کی نیکیوں کا بڑا ثواب

1.....مدارك، الملك، تحت الآية: ١٠، ص ١٢٦٣.

2.....مدارك، الملك، تحت الآية: ١١، ص ١٢٦٣، ملخصاً.

(یعنی جنت) ہے۔ (1)

اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنے والے بزرگ

اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے کے بارے میں ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے کہ

مَنْ خَشِيَ الرَّحْمَنَ بِالْغَيْبِ وَجَاءَ بِقَلْبِهِ
مُتَنِيْبًا ۗ ادْخَلُوْهَا بِسَلَامٍ ۗ ذٰلِكَ يَوْمُ
الْحُلُوْدِ (2)

ترجمہ کنز العرفان: جو رُحْمَن سے بن دیکھے ڈرا اور رجوع کرنے والے دل کے ساتھ آیا (ان سے فرمایا جائے گا) سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ، یہ ہمیشہ رہنے کا دن ہے۔

لہذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف رکھے اور اس کے عذاب سے ڈرتا رہے، ترغیب کے لئے یہاں خوفِ خدا کی 2 مثالیں ملاحظہ ہوں،

(1)..... علامہ اسماعیل حقی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: ”حضور پر نور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نمازِ تہجد میں اتنا روتے تھے کہ آپ کے سینہ مبارک سے ہانڈی کھولنے کی سی آواز آتی تھی۔ (3)

(2)..... حضرت ابو عمران رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت جبریل عَلَيْهِ السَّلَام ایک مرتبہ بارگاہ رسالت میں روتے ہوئے حاضر ہوئے تو نبی اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے دریافت کیا، ”اے جبریل اعلیہ السَّلَام، تمہیں کس چیز نے رُلا دیا؟ انہوں نے عرض کی ”جب سے اللہ تعالیٰ نے جہنم کو پیدا فرمایا ہے، میری آنکھیں اُس وقت سے کبھی اس خوف کے سبب خشک نہیں ہوئیں کہ مجھ سے کہیں کوئی نافرمانی نہ ہو جائے اور میں جہنم میں ڈال دیا جاؤں۔ (4) اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنا خوف نصیب کرے، امین۔ (5)

وَأَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ وَأَجْهَرُوْا بِهِ ۗ إِنَّهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ (13)

1..... تفسیر کبیر، الملک، تحت الآیة: ١٢، ١٠، ٥٨٨-٥٨٩، حازن، الملک، تحت الآیة: ١٢، ٤، ٢٩١/٤.

2..... ق: ٣٣، ٣٤.

3..... روح البیان، الملک، تحت الآیة: ١٢، ١٠، ٨٥/١٠.

4..... شعب الایمان، الحدادی عشر من شعب الایمان... الخ، ٥٢١/١، الحدیث: ٩١٥.

5..... خوفِ خدا سے متعلق مفید معلومات حاصل کرنے کے لیے کتاب ”خوفِ خدا“ (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) کا مطالعہ فرمائیں۔

توجہ کنز الایمان: اور تم اپنی بات آہستہ کہو یا آواز سے وہ تودلوں کی جانتا ہے۔

توجہ کنز العرفان: اور تم اپنی بات آہستہ کہو یا آواز سے، بیشک وہ تودلوں کی بات خوب جانتا ہے۔

﴿وَأَسِرُّوْا أَسْرَهُمْ وَأَجْهَرُوْا بِهِ﴾ اور تم اپنی بات آہستہ کہو یا آواز سے۔ ﴿شأن نزول﴾: حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فرماتے ہیں ”مشرکین رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے بارے میں باتیں کیا کرتے اور حضرت جبریل عَلَيْهِ السَّلَام ان کی گفتگو رسول کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تک پہنچا دیتے، اس پر مشرکین نے آپس میں کہا کہ چپکے چپکے بات کیا کرو تا کہ محمد (مصطفى صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کا خدا سن نہ پائے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں بتایا گیا کہ تمہاری یہ کوشش فضول ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی شان تو یہ ہے وہ دل کی بات کو زبان پر آنے سے پہلے ہی جانتا ہے تو وہ تمہاری زبانوں سے کی ہوئی گفتگو کو کیسے نہیں جان سکتا۔ (1)

اللہ تعالیٰ کی شان تو بہت ہی بلند و بالا ہے، اس کے محبوب بندے حضرت سلیمان عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا یہ حال تھا کہ انہوں نے تین میل سے چوٹی کی آواز سن لی تھی۔

الْاٰیْعَلْمُ مِّنْ خَلْقٍ ۚ وَهُوَ اللّٰطِیْفُ الْخَبِیْرُ ۝١٣٤

توجہ کنز الایمان: کیا وہ نہ جانے جس نے پیدا کیا اور وہی ہے ہر بار کی جانتا خبردار۔

توجہ کنز العرفان: کیا جس نے پیدا کیا وہ نہیں جانتا؟ حالانکہ وہی ہر بار کی کو جاننے والا، بڑا خبردار ہے۔

﴿الْاٰیْعَلْمُ مِّنْ خَلْقٍ﴾: کیا جس نے پیدا کیا وہ نہیں جانتا؟ ﴿اس سے پہلی آیت میں کئے ہوئے دعویٰ کی دلیل دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جس رب تعالیٰ نے اپنی کامل حکمت سے تمام اشیاء کو وجود بخشا ہے اور انہی چیزوں میں تمہاری آہستہ یا بلند آواز سے کی گئی گفتگو بھی شامل ہے تو کیا اسے تمہاری باتوں کا علم نہ ہوگا حالانکہ اس کی شان تو یہ ہے کہ وہ ہر

1.....حازن، الملک، تحت الآیة: ١٣، ٢٩١/٤، مدارک، الملک، تحت الآیة: ١٣، ص ١٢٦٣، ملقطاً.

بارکی کو جاننے والا ہے حتیٰ کہ وہ اندھیری رات میں ٹھوس پتھر پر چلنے والی سیاہ چوٹی کے نشانات کو بھی دیکھتا ہے اور وہ تمام باطنی چیزوں پر خیر دار ہے۔ (۱)

هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ الْأَرْضَ ذُلُولًا فَأَمْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا
مِنْ رِزْقِهِ ۗ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ﴿١٥﴾

ترجمہ کنزالایمان: وہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین رام کر دی تو اس کے رستوں میں چلو اور اللہ کی روزی میں سے کھاؤ اور اسی کی طرف اٹھنا ہے۔

ترجمہ کنزالعرفان: وہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو تابع کر دیا تو تم اس کے راستوں میں چلو اور اللہ کی روزی میں سے کھاؤ اور اسی کی طرف اٹھنا ہے۔

﴿هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ الْأَرْضَ ذُلُولًا﴾: وہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو تابع کر دیا۔ ﴿كُلُوا﴾ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے وہ نعمتیں بیان فرمائیں جو اس نے اپنی مخلوق کو عطا فرمائی ہیں تاکہ وہ اس کی نعمت کو پہچان کر اس کا شکر ادا کریں اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کریں۔ چنانچہ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ وہی ہے جس نے زمین کو مناسب طور پر نرم فرما کر تمہارے تابع کر دیا تاکہ تمہارے لئے اس میں کنویں کھودنا، چشمے جاری کرنا، نہریں بنانا، مکانات اور عمارتیں تعمیر کرنا، کھیتی باڑی اور باغبانی کرنا ممکن ہو جائے، ورنہ اگر وہ زمین کو ٹھوس پتھر کی طرح بنا دیتا یا لوہا، سونا، پتیل وغیرہ کسی دھات کی بنا دیتا تو گرمیوں میں زمین انتہائی گرم ہو جاتی اور سردیوں میں انتہائی ٹھنڈی، اس طرح زمین پر چلنا دشوار ہو جاتا (اور اگر پانی کی طرح نرم بنا دیتا تو کوئی چیز اس پر ٹھہری نہ سکتی اور یوں زمین پر زندگی گزارنا ہی دشوار ہو جاتا) یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے زمین کو ایسا بنایا ہے کہ اس سے نفع حاصل کیا جاسکے تو تم اس کے راستوں میں چلو اور اللہ تعالیٰ کی روزی میں سے کھاؤ جو اس نے تمہارے لئے پیدا فرمائی ہے اور تمہیں قبروں سے جزاء کیلئے اسی

①..... روح البیان، الملک، تحت الآیة: ١٤، ١٠، ٨٧، ملخصاً.

کی طرف اٹھتا ہے۔ (1)

ءَاٰمَنْتُمْ مِّنْ فِي السَّمٰوٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمْ اِلَآرْضًا مِّنْ اَرْضِهَا فَاٰهِي تَمُوْرًا ۝۱۶
 اَمْ اٰمَنْتُمْ مِّنْ فِي السَّمٰوٰتِ اَنْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حٰصِبًا ۙ فَسَتَعْلَمُوْنَ
 كَيْفَ نَذِيْرٌ ۝۱۷

ترجمہ کنزالایمان: کیا تم اس سے ڈر رہے ہو گئے جس کی سلطنت آسمان میں ہے کہ تمہیں زمین میں دھنسا دے جیسی وہ کا پتی رہے۔ یا تم ڈر رہے ہو گئے اس سے جس کی سلطنت آسمان میں ہے کہ تم پر پتھراؤ بھیجے تو اب جانو گے کیسا تھا میرا ڈرانا۔

ترجمہ کنزالعرفان: کیا تم اُس (اللہ) سے بے خوف ہو گئے جس کی سلطنت آسمان میں ہے اس بات میں کہ وہ تمہیں زمین میں دھنسا دے تو وہ زمین اچانک کاٹنے لگے۔ یا تم اُس سے بے خوف ہو گئے جس کی سلطنت آسمان میں ہے اس بات میں کہ وہ تم پر پتھراؤ بھیجے تو تم جلد جان لو گے کہ میرا ڈرانا کیسا تھا۔

﴿ءَاٰمَنْتُمْ مِّنْ فِي السَّمٰوٰتِ﴾: کیا تم اُس سے بے خوف ہو گئے جس کی سلطنت آسمان میں ہے۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں اللہ تعالیٰ نے کفار مکہ کو اپنے عذاب سے ڈراتے ہوئے فرمایا کہ اے کفار مکہ! جس رب تعالیٰ کی سلطنت آسمان میں ہے، اس کی نافرمانی کر کے کیا تم اس بات میں اُس سے بے خوف ہو گئے کہ وہ قارون کی طرح تمہیں بھی زمین میں دھنسا دے اور اس وقت تک زمین کو حرکت میں رکھے جب تک تم اس کے سب سے نچلے حصے میں نہ پہنچ جاؤ۔ یا جس رب تعالیٰ کی سلطنت آسمان میں ہے، اس کی نافرمانی کر کے کیا تم اس بات میں اُس سے بے خوف ہو گئے کہ وہ حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم کی طرح تم پر بھی پتھراؤ بھیجے، تو عذاب دیکھ کر تم جلد جان لو گے کہ میرا اپنے عذاب سے ڈرانا کیسا تھا؟ (2)

1.....روح البیان، الملک، تحت الآیة: ١٥، ١٠/٨٨-٨٩، حازن، الملک، تحت الآیة: ١٥، ٤/٢٩١، سمرقندی، الملک، تحت الآیة: ١٥، ٣/٣٨٨، صاوی، الملک، تحت الآیة: ١٥، ٤/٢٢٠، ملنقطاً.

2.....حازن، الملک، تحت الآیة: ١٦-١٧، ٤/٢٩١، سمرقندی، الملک، تحت الآیة: ١٦-١٧، ٣/٣٨٨، ملنقطاً.

اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بے خوف نہ ہو جائے

اسی عذاب کا ذکر کرتے ہوئے ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

أَفَأَمِنْتُمْ أَنْ يَخْصِفَ بِكُمْ جَانِبَ اللَّيْلِ أَوْ
يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوا لَكُمْ
وَكِيلًا (1)

ترجمہ کنز العرفان: کیا تم اس بات سے بے خوف ہو گئے
کہ اللہ تمہارے ساتھ خشکی کا کنارہ زمین میں دھنسا دے یا
تم پر پتھر بھیجے پھر تم اپنے لئے کوئی حمایتی نہ پاؤ۔

اور ارشاد فرمایا:

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا
مِّنْ قَوْقُلِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْضِكُمْ (2)

ترجمہ کنز العرفان: تم فرماؤ وہی اس پر قادر ہے کہ تم پر
تمہارے اوپر سے یا تمہارے قدموں کے نیچے سے عذاب بھیجے۔

اور یہ اللہ تعالیٰ کا اپنی مخلوق پر لطف و کرم اور اس کی رحمت ہے کہ انہیں عذاب دینے پر قادر ہونے کے باوجود
ان کے کفر اور گناہوں کی وجہ سے فوری عذاب نازل نہیں کرتا بلکہ اسے مؤخر فرما دیتا ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَوْ يَؤُودُ أَخِذُ اللَّهِ النَّاسُ بِمَا كَسَبُوا مَا تَرَكَ
عَلَىٰ ظَهْرِهِمْ مِنْ دَابَّةٍ وَلَٰكِنْ يُؤَخَّرُهُمْ إِلَىٰ
أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ
كَانَ بِعِبَادِهِ بَصِيرًا (3)

ترجمہ کنز العرفان: اور اگر اللہ لوگوں کو ان کے اعمال
کے سبب پکڑتا تو زمین کی پیٹھ پر کوئی چلنے والا نہ چھوڑتا
لیکن وہ ایک مقرر میعاد تک انہیں ڈھیل دیتا ہے پھر جب
ان کی مقررہ مدت آئے گی تو بیشک اللہ اپنے تمام بندوں کو
دیکھ رہا ہے۔

لہذا اس کی رحمت اور کرم کے پیش نظر اس کے عذاب سے بے خوف ہو جانا بہت بڑی نادانی اور کم عقلی ہے۔

وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ۝١٨

1..... بنی اسرائیل: ٦٨.

2..... انعام: ٦٥.

3..... فاطر: ٤٥.

ترجمہ کنزالایمان: اور بیشک اُن سے اگلوں نے جھٹلایا تو کیسا ہوا میرا انکار۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور بیشک ان سے پہلے لوگوں نے جھٹلایا تو میرا انکار کیسا ہوا؟

﴿وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ﴾ اور بیشک ان سے پہلے لوگوں نے جھٹلایا۔ ﴿اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کَوَسَلی دیتے ہوئے اور کفار مکہ کو اپنے عذاب سے ڈراتے ہوئے فرمایا کہ اے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ، کفار مکہ آپ کو جھٹلاتے ہیں تو اس پر آپ غم نہ فرمائیں کیونکہ کفار مکہ سے پہلی امتوں کے کفار جیسے حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی قوم اور قوم عاد وغیرہ نے بھی میرے رسولوں کو جھٹلایا تو جب میں نے انہیں ہلاک کیا تو اس وقت میرا انکار کیسا ہوا، کیا انہوں نے میرے عذاب کو حق نہیں پایا۔ ضرور انہوں نے میرے عذاب کو حق پایا ہے۔ (1)

أَوْلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صَفْتٍ وَيَقْبِضْنَ ۗ مَا يُسْكِنَنَّ إِلَّا
الرَّحْمٰنُ ۗ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَمَّ بَصِيرٌ ﴿١٩﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور کیا انہوں نے اپنے اوپر پرندے نہ دیکھے پر پھیلاتے اور سمیٹتے انہیں کوئی نہیں روکتا سوا رحمن کے بیشک وہ سب کچھ دیکھتا ہے۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور کیا انہوں نے اپنے اوپر پر پھیلاتے ہوئے اور سمیٹتے ہوئے پرندے نہ دیکھے انہیں رحمن کے سوا کوئی نہیں روکتا، بیشک وہ ہر چیز کو خوب دیکھنے والا ہے۔

﴿أَوْلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ﴾ اور کیا انہوں نے اپنے اوپر پرندے نہ دیکھے۔ ﴿اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے وہ

1..... ابو سعود، الملك، تحت الآية: ١٨، ٧٤٨/٥، صاوی، الملك، تحت الآية: ١٨، ٢٢٠٥/٦، خازن، الملك، تحت الآية: ١٨، ٢٩١/٤، ملقطاً.

چیز بیان فرمائی جو اس کی قدرت کے کمال پر دلالت کرتی ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا کہ کیا کفار مکہ غافل ہیں اور انہوں نے اپنے اوپر ہوا میں اڑتے وقت پر پھیلاتے ہوئے اور سمیٹتے ہوئے پرندے نہیں دیکھے، انہیں ہوا میں پر پھیلانے اور سمیٹنے کی حالت میں گرنے سے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی نہیں روکتا حالانکہ پرندے بوجھل، موٹے اور جسم ہوتے ہیں اور بھاری چیز طبعاً پستی کی طرف مائل ہوتی ہے وہ فضا میں نہیں رک سکتی، یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے کہ وہ ٹھہرے رہتے ہیں، اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے پرندوں کو فضا میں ٹھہرایا ایسے ہی آسمانوں کو جب تک وہ چاہے روکے ہوئے ہے اور اگر وہ ندر کے تو آسمان گر پڑیں۔ بیشک وہ سب کچھ دیکھ رہا ہے اور اس پر کوئی بھی چیز پوشیدہ نہیں ہے۔^(۱)

پرندوں اور جہازوں کی پرواز اللہ تعالیٰ کی قدرت کی دلیل ہے

پرندوں کی پرواز کا ذکر کرتے ہوئے ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

أَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرَاتٍ فِي جَوِّ
السَّمَاءِ مَا يَسْكُبُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ ۗ إِنَّ فِي ذَلِكَ
لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ^(۲)

ترجمہ کنز العرفان: کیا انہوں نے پرندوں کی طرف نہ
دیکھا جو آسمان کی فضا میں (اللہ کے) حکم کے پابند ہیں۔ انہیں
(وہاں) اللہ کے سوا کوئی نہیں روکتا۔ بیشک اس میں ایمان
والوں کیلئے نشانیاں ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ پرندوں کو ہوا میں محض پر نہیں روکتے بلکہ انہیں اللہ تعالیٰ روکے ہوئے ہے، اسی طرح
فی زمانہ ہوا میں جو پروازتوں وزنی ہوائی جہازوں کو مشین اور انجن گرنے سے نہیں بچاتے بلکہ انہیں بھی اللہ تعالیٰ ہی گرنے
سے بچاتا ہے یعنی مؤثر حقیقی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات ہے۔

أَمَّنْ هَذَا الَّذِي هُوَ جُنْدُكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُونِ الرَّحْمٰنِ ۗ إِنَّ
الْكَافِرُونَ إِلَّا فِي غُرُوبٍ ۝٦٧

①.....خازن، الملک، تحت الآیة: ١٩، ٤/٢٩١، مدارک، الملک، تحت الآیة: ١٩، ص ١٢٦٤، ملقطاً.

②.....نحل: ٧٩.

ترجمہ کنزالایمان: یا وہ کون سا تمہارا لشکر ہے کہ رحمن کے مقابل تمہاری مدد کرے کافر نہیں مگر دھوکے میں۔

ترجمہ کنزالعرفان: یا وہ کون سا تمہارا لشکر ہے جو رحمن کے مقابلے میں تمہاری مدد کرے گا؟ کافر صرف دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں۔

﴿ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِي هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ ﴾: یا وہ کون سا تمہارا لشکر ہے۔ ﴿ کفار مکہ دو چیزوں پر اعتماد کرتے ہوئے ایمان قبول کرنے سے انکار کرتے اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے دشمنی رکھتے تھے۔ (1) مالی اور افرادی قوت۔ (2) ان کا یہ عقیدہ کہ بت ان تک بھلائیاں پہنچاتے ہیں اور ان سے نقصانات دور کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں پہلی چیز کا رد کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ”اے کافرو! اگر اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب میں مبتلا کرنا چاہے تو تمہارا وہ کون سا لشکر ہے جو رحمن کے مقابلے میں تمہاری مدد کرے گا اور تم سے اس کا عذاب دور کر دے گا، تمہارا کوئی مددگار نہیں اور کافر صرف شیطان کے اس فریب میں ہیں کہ اُن پر عذاب نازل نہ ہوگا۔“ (1)

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِي يَرِزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهُ بَلْ لَجُّوا فِي عُتُوٍّ
وَنُفُورٍ ﴿٢١﴾

ترجمہ کنزالایمان: یا کون سا ایسا ہے جو تمہیں روزی دے اگر وہ اپنی روزی روک لے بلکہ وہ سرکش اور نفرت میں ڈھیٹ بنے ہوئے ہیں۔

ترجمہ کنزالعرفان: یا کون ایسا ہے جو تمہیں روزی دے اگر اللہ اپنی روزی روک لے بلکہ وہ سرکش اور نفرت میں ڈھیٹ بن گئے ہیں۔

﴿ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِي يَرِزُقُكُمْ ﴾: یا کون ایسا ہے جو تمہیں روزی دے۔ ﴿ اس آیت میں دوسری چیز کا رد کرتے ہوئے ارشاد

1..... جلالین مع صاوی، الملک، تحت الآیة: ٢٠، ٢١، ٢٢، ٢٣، ٢٤، ٢٥، ٢٦، ٢٧، ٢٨، الملک، تحت الآیة: ٢٠، ٢١، ٢٢، ٢٣، ٢٤، ٢٥، ٢٦، ٢٧، ٢٨، ملتنقطاً.

فرمایا کہ اے کافر! اللہ تعالیٰ نے تمہیں جو رزق دیا ہے اگر وہ اپنا رزق اور اس کے پہنچنے کے اسباب (جیسے بارش یا دھوپ وغیرہ) روک لے تو ایسا کون ہے جو تمہیں کھلائے اور پلائے گا اور تم تک تمہاری غذا پہنچائے گا۔ ان کفار کا حال تو یہ ہے کہ انہوں نے ان نصیحتوں سے اثر نہیں لیا اور نہ ہی ان پر یقین کیا بلکہ وہ سرکش اور نفرت میں ڈھیٹ بن گئے ہیں اسی وجہ سے وہ حق سے قریب نہیں ہوتے۔ (1)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ ساری مخلوق کو حقیقی طور پر رزق دینے والا اللہ تعالیٰ ہے اور یہ اس کا بہت بڑا انعام ہے اور جس نے مخلوق پر اتنا عظیم احسان اور انعام فرمایا صرف وہی عبادت کئے جانے کا حق دار ہے جیسا کہ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

تَوَجَّهْ كُنُزَ الْعِرْفَانِ : اے لوگو! اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو۔ کیا اللہ کے سوا اور بھی کوئی خالق ہے جو آسمان اور زمین سے تمہیں روزی دیتا ہے؟ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، تو تم کہاں الٹے پھرے جاتے ہو؟

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ ط
هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرِ اللَّهِ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ
وَالْأَرْضِ ط لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَاَنْتُمْ تَكْفُرُونَ (2)

أَفَنْ يَّسِئُ مَكِبًّا عَلٰى وَجْهِهِ أَهْدٰى أَمَّنْ يَّسِئُ سَوِيًّا عَلٰى
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۚ ۲۲

توجہ کنز الایمان: تو کیا وہ جو اپنے منہ کے بل اوندھا چلے زیادہ راہ پر ہے یا وہ جو سیدھا چلے سیدھی راہ پر۔

توجہ کنز العرفان: تو کیا وہ جو اپنے منہ کے بل اوندھا چلے وہ زیادہ راہ پر ہے یا وہ جو سیدھی راہ پر سیدھا چلے؟

﴿أَفَنْ يَّسِئُ مَكِبًّا عَلٰى وَجْهِهِ: تو کیا وہ جو اپنے منہ کے بل اوندھا چلے۔﴾ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مؤمن

1.....صاوی، الملک، تحت الآیة: ٢١، ٦/٢٢٠٦، تفسیر طبری، الملک، تحت الآیة: ٢١، ١٢/١٧٠، حازن، الملک، تحت الآیة: ٢١، ٤/٢٩٢، ملنقطاً.

2.....فاطر: ٣.

اور کافر کا حال واضح کرنے کے لئے ایک مثال بیان فرمائی ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! کیا وہ شخص جو اپنے منہ کے بل اوندھا چلے اور نہ آگے دیکھے نہ پیچھے، نہ دائیں دیکھے نہ بائیں، وہ زیادہ راہ پر ہے یا وہ شخص جو راستے کو دیکھتے ہوئے سیدھی راہ پر سیدھا چلے جو منزل مقصود تک پہنچانے والی ہے۔⁽¹⁾

کافر اور مومن کی دنیوی مثال اور ان کا اخروی حال

اس مثال کا مقصود یہ ہے کہ کافر گمراہی کے میدان میں اس طرح حیران و سرگرداں جاتا ہے کہ نہ اسے منزل معلوم اور نہ وہ راستہ پہنچانے اور مومن آنکھیں کھولے راہِ حق دیکھتا اور پہچانتا چلتا ہے۔ یہ تو کافر اور مومن کی دنیوی مثال ہے جبکہ آخرت میں کفار کو واقعی منہ کے بل اٹھایا اور چہروں کے بل جہنم کی طرف ہانکا جائے گا۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجیۃً کنز العرفان: اور ہم انہیں قیامت کے دن ان کے منہ کے بل اٹھائیں گے اس حال میں کہ وہ اندھے اور گونگے اور بہرے ہوں گے۔ ان کا ٹھکانہ جہنم ہے جب کبھی بچنے لگی تو ہم اسے اور بھڑکا دیں گے۔

وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ عَنَابًا
وَابْئَامًا وَصِبَاً ۖ مَا وَلَّهُمْ جَهَنَّمَ لَوْلَا حَبَّتْ
زُدُّنَّهُمْ سَعِيرًا⁽²⁾

اور ارشاد فرمایا:

ترجیۃً کنز العرفان: وہ جنہیں ان کے چہروں کے بل جہنم کی طرف ہانکا جائے گا ان کا ٹھکانہ سب سے بدتر اور وہ سب سے زیادہ گمراہ ہیں۔

الَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ إِلَىٰ جَهَنَّمَ
أُولَٰئِكَ سَرُّ مَكَانًا ۖ وَأَضَلُّ سَبِيلًا⁽³⁾

اور ایمان والے متقی لوگوں کے بارے میں ارشاد فرمایا:

ترجیۃً کنز العرفان: اور اپنے رب سے ڈرنے والوں کو گروہ درگروہ جنت کی طرف چلایا جائے گا یہاں تک کہ

وَسَيُنَاقِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَىٰ الْجَنَّةِ زُمَرًا
حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُمْ وَهَبُوا نَفَسًا فَقَبِّلُوا أَبْوَابَهَا وَقَالَ

1.....صاوی، الملک، تحت الآیة: ٢٢، ١٠/٢٢٠٦، تفسیر طبری، الملک، تحت الآیة: ٢٢، ١٢/١٧١، ملقطاً.

2.....بنی اسرائیل: ٩٧.

3.....فرقان: ٣٤.

جب وہ وہاں پہنچیں گے اور اس کے دروازے کھلے ہوئے ہوں گے اور اس کے داروغے ان سے کہیں گے: تم پر سلام ہو، تم پاکیزہ رہے تو ہمیشہ رہنے کو جنت میں جاؤ۔

لَهُمْ خَزَنَتُهُمْ سَلَامٌ عَلَيْهِمْ طِبْنُهُمْ فَادْخُلُوهَا
خَالِدِينَ (١)

قُلْ هُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ط
قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ﴿٣٣﴾

ترجمہ کنز الایمان: تم فرماؤ: وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے لیے کان اور آنکھ اور دل بنائے کتنا کم حق مانتے ہو۔

ترجمہ کنز العرفان: تم فرماؤ: وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے لیے کان اور آنکھیں اور دل بنائے، تم بہت کم شکر ادا کرتے ہو۔

﴿قُلْ هُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ﴾: تم فرماؤ: وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا۔ ﴿لِعَنِي أَعْيُنِي﴾: یعنی اے پیارے حبیب! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، آپ مشرکین سے فرمادیں کہ اے کافرو! جس خدا کی طرف میں تمہیں دعوت دیتا ہوں وہ وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور اس نے تمہارے لئے کان بنائے تاکہ تم اللہ تعالیٰ کی آیات کو سنو اور ان سے نصیحت حاصل کرو، اس نے تمہارے لئے آنکھیں بنائیں تاکہ تم ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی ان مصنوعات کو دیکھو جو اس کی وحدانیت پر دلالت کرتی ہیں اور اس نے تمہارے لئے دل بنائے تاکہ تم ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی آیات اور مصنوعات میں غور و فکر کر سکو۔ لیکن تمہارا حال یہ ہے کہ تم نے ان اعضاء سے فائدہ نہ اٹھایا کہ جو سناؤ نہ مانا، جو دیکھا اُس سے عبرت حاصل نہ کی اور جو سمجھا اس میں غور نہ کیا اور تم بہت کم شکر ادا کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے عطا فرمائے ہوئے اعضاء سے وہ کام نہیں لیتے جس کیلئے وہ عطا ہوئے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ تم شرک و کفر میں مبتلا ہو گئے ہو۔ (2)

①..... زمر: ٧٣.

②..... صاوی، الملک، تحت الآیة: ٢٣، ٢٢٠٧/٦، حازن، الملک، تحت الآیة: ٢٣، ٢٩٢/٤، ملتقطاً.

نعمتوں کو ان کے مقاصد میں استعمال کریں

اس آیت میں خطاب اگرچہ کفار سے ہے لیکن اس میں مسلمانوں کے لئے بھی نصیحت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کان، آنکھ اور دل کی جو نعمت عطا کی ہے اسے انہی مقاصد کے لئے استعمال کریں جس کے لئے یہ نعمت عطا ہوئی ہے۔ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

ترجیہ کنز العرفان: اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کیا کرو اور سن کر اس سے منہ نہ پھیرو۔ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہونا جنہوں نے کہا: ہم نے سن لیا حالانکہ وہ نہیں سنتے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
وَلَا تَوَلُّوْا عُنُوْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا
كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهَمْ لَا يَسْمَعُوْنَ (1)

اور ارشاد فرمایا:

ترجیہ کنز العرفان: بیشک کان اور آنکھ اور دل ان سب کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ
عَنْهُ مُسْئِلًا (2)

اور ارشاد فرمایا:

ترجیہ کنز العرفان: اور تم اس بات سے نہیں چھپ سکتے تھے کہ تمہارے خلاف تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں گواہی دیں لیکن تم تو یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ اللہ تمہارے بہت سے کام نہیں جانتا۔

وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَشِيْرُوْنَ اَنْ يُّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ
وَلَا اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَاَلَكِنْ ظَنَنْتُمْ
اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ (3)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی دی ہوئی ہر نعمت کو اس کے مقصد میں استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

قُلْ هُوَ الَّذِيْ دَرَسَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَالِيَهٗ تَحْشَرُوْنَ ﴿٢٣﴾

3..... حم السجدة: ٢٢.

2..... بنی اسرائیل: ٣٦.

1..... انفال: ٢٠، ٢١.

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ وہی ہے جس نے زمین میں تمہیں پھیلایا اور اسی کی طرف اٹھائے جاؤ گے۔

ترجمہ کنزالعرفان: تم فرماؤ وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلایا اور اسی کی طرف تمہیں اکٹھا کیا جائے گا۔

﴿قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ﴾ تم فرماؤ: وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلایا۔ ﴿يَعْنِي أَعْتَدَ حَبِيبُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ آپ فرمادیں کہ اللہ عزوجل وہی ہے جس نے گفتگو میں تمہاری زبانوں، تمہارے رنگوں، تمہارے لباسوں، تمہاری شکلوں اور صورتوں کے مختلف ہونے کے ساتھ تمہیں زمین کے کونے کونے میں پھیلایا اور تم (قیامت کے دن اپنے اعمال کے) حساب اور (ان کی) جزا کے لئے اسی کی طرف اٹھائے جاؤ گے۔⁽¹⁾

وَيَقُولُونَ مَتَى هَذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٢٥﴾ قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ
عِنْدَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٢٦﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور کہتے ہیں یہ وعدہ کب آئے گا اگر تم سچے ہو۔ تم فرماؤ یہ علم تو اللہ کے پاس ہے اور میں تو یہی صاف ڈرسانے والا۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور وہ کہتے ہیں: یہ وعدہ کب آئے گا اگر تم سچے ہو (تو بتاؤ)۔ تم فرماؤ: یہ علم تو اللہ ہی کے پاس ہے اور میں تو یہی صاف ڈرسانے والا ہوں۔

﴿وَيَقُولُونَ مَتَى هَذَا الْوَعْدُ﴾ اور وہ کہتے ہیں: یہ وعدہ کب آئے گا۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ کفار مسلمانوں سے مذاق اور محض دل لگی کے طور پر کہتے تھے کہ اگر تم قیامت یا عذاب کی خبر دینے میں سچے ہو، تو بتاؤ ان کا ظہور کب ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے ان کا جواب دیتے ہوئے اپنے حبیب صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے ارشاد فرمایا کہ اے مخلوق میں سب سے بڑے عالم! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، آپ مشرکین سے فرمادیں کہ اس کا علم تو اللہ

1..... ابن کثیر، الملک، تحت الآیة: ٢٤، ٢٠٢/٨، مدارک، الملک، تحت الآیة: ٢٤، ص ١٢٦٥، ملقطاً.

تعالیٰ ہی کے پاس ہے، میں تو عذاب اور قیامت کے آنے کا تمہیں ڈر سنا تا ہوں اور مجھے اتنے ہی کام کا حکم دیا گیا ہے، اسی سے میرا فرض ادا ہو جاتا ہے اس لئے وقت کا بتانا میری ذمہ داری نہیں۔^(۱)

﴿قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ﴾ تم فرماؤ: یہ علم تو اللہ ہی کے پاس ہے۔ ﴿يَدْرِي﴾ یاد رہے کہ اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو قیامت کا علم نہیں دیا کیونکہ یہاں یہ نہ فرمایا کہ مجھے علم نہیں دیا گیا بلکہ یہ فرمایا کہ یہ حقیق و ذاتی علم تو اللہ ہی کے پاس ہے، اور ایسے انداز میں بات اس وقت بھی کہی جاتی جب معلومات ہونے کے باوجود بتانا نہ ہو۔ حق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو قیامت کا علم دیا ہے اور اس پر وہ تمام احادیث شاہد ہیں جن میں آپ نے قیامت کی علامات ارشاد فرمائیں حتیٰ کہ سال بتانے کے علاوہ وقت، دن اور مہینہ بھی بتادیا۔

فَلَمَّسَ أَوْ لَزُمَهُ سَيْئَةٌ وَجُوهَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَقِيلَ هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَدَّعُونَ ﴿٢٥﴾

ترجمہ کنز الایمان: پھر جب اسے پاس دیکھیں گے کافروں کے منہ بگڑ جائیں گے اور ان سے فرمایا جائے گا یہ ہے جو تم مانگتے تھے۔

ترجمہ کنز العرفان: پھر جب وہ اسے قریب دیکھیں گے تو کافروں کے منہ بگڑ جائیں گے اور (ان سے) کہا جائے گا: یہی ہے وہ عذاب جو تم مانگتے تھے۔

﴿فَلَمَّسَ أَوْ لَزُمَهُ سَيْئَةٌ﴾ پھر جب وہ اسے قریب دیکھیں گے۔ ﴿يَدْرِي﴾ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جب کفار آخرت میں اس عذاب کو اپنے قریب دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے تو کافروں کے چہرے سیاہ پڑ جائیں گے اور وحشت و غم سے ان کی صورتیں خراب ہو جائیں گی اور جہنم کے فرشتے ان سے کہیں گے یہ وہ عذاب ہے جو مذاق کے طور پر تم مانگتے تھے

①.....مدارك، الملك، تحت الآية: ٢٥-٢٦، ص ١٢٦٥، روح البيان، الملك، تحت الآية: ٢٥-٢٦، ٩٦-٩٥/١٠، ملقطاً.

اور انبیاء کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ سے کہتے تھے کہ وہ عذاب کہاں ہے جلدی لاؤ، اب دیکھ لو یہ ہے وہ عذاب جس کی تمہیں طلب تھی۔ (1)

قُلْ اَسْرَأَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكْنِي اللهُ وَ مَنْ مَعِيَ اَوْ رَحِصًا فَمَنْ يُجِيبُهُ
الْكَافِرِيْنَ مِنْ عَذَابِ الْيَمِّ ۝۳۸

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ بھلا دیکھو تو اگر اللہ مجھے اور میرے ساتھ والوں کو ہلاک کر دے یا ہم پر رحم فرمائے تو وہ کونسا ہے جو کافروں کو دکھ کے عذاب سے بچالے گا۔

ترجمہ کنزالعرفان: تم فرماؤ بھلا دیکھو تو اگر اللہ مجھے اور میرے ساتھ والوں کو ہلاک کر دے یا ہم پر رحم فرمائے تو وہ کون ہے جو کافروں کو دردناک عذاب سے بچالے گا؟

﴿قُلْ: تم فرماؤ۔﴾ کفار مکہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی وفات کی آرزو رکھتے تھے، اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ارشاد فرمایا کہ اے حبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، آپ ان کفار سے فرمادیں کہ ہم مومن ہیں اور دو اچھی چیزوں میں سے ایک کے منتظر ہیں (1) تمہاری آرزو کے مطابق اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو وفات دیدے تو (اس میں بھی ہمارا فائدہ ہے کہ) ہم جنت میں چلے جائیں گے۔ (2) اللہ تعالیٰ تمہارے مقابلے میں ہماری مدد فرما کر ہم پر رحم فرمائے اور ہماری عمریں دراز کر دے۔ دونوں صورتوں میں فائدہ ہمارا ہی ہے اب تم بتاؤ کہ وہ کون ہے جو تمہیں اللہ تعالیٰ کے دردناک عذاب سے بچالے گا؟ تمہیں تو بہر حال اپنے کفر کے سبب ضرور عذاب میں مبتلا ہونا ہے، ہماری وفات تمہیں کیا فائدہ دے گی۔ (2)

قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اَمَّنٰبِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِي

①.....مدارك، الملك، تحت الآية: ٢٧، ص ١٢٦٥، روح البيان، الملك، تحت الآية: ٢٧، ٩٦/١٠، ملقطاً.

②.....مدارك، الملك، تحت الآية: ٢٨، ص ١٢٦٥، ملخصاً.

ضَلَّ مُبِينٍ ٢٩

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ وہی رحمن ہے ہم اس پر ایمان لائے اور اسی پر بھروسہ کیا تو اب جان جاؤ گے کون کھلی گمراہی میں ہے۔

ترجمہ کنزالعرفان: تم فرماؤ: وہی رحمن ہے، ہم اس پر ایمان لائے اور ہم نے اسی پر بھروسہ کیا تو تم جلد جان جاؤ گے کہ کون کھلی گمراہی میں ہے؟

﴿قُلْ هُوَ الرَّحْمَنُ﴾ تم فرماؤ: وہی رحمن ہے۔ ﴿﴾ ارشاد فرمایا کہ اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ ان مشرکین سے فرمادیں کہ جس کی طرف ہم تمہیں دعوت دیتے ہیں وہی رحمن ہے، ہم اس پر ایمان لائے اور اسی کی عبادت کرتے ہیں اور تم اس کے ساتھ کفر کرتے ہو اور ہم نے اسی پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنے تمام امور اس کے سپرد کر دیئے ہیں اور جب تم پر عذاب نازل ہوگا تو تم جلد جان جاؤ گے کہ ہم گمراہی میں تھے یا تم۔^(۱)

قُلْ اَسْرَءِیْتُم اِنْ اَصْبَحَ مَا وُكْمٌ غَوْرًا فَنِیَّ اَتِیْكُمْ بِاَسٍّ مَّعِیْنٍ ٣٠

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ بھلا دیکھو تو اگر صبح کو تمہارا پانی زمین میں دھنس جائے تو وہ کون ہے جو تمہیں پانی لادے نگاہ کے سامنے بہتا۔

ترجمہ کنزالعرفان: تم فرماؤ: بھلا دیکھو تو اگر صبح کو تمہارا پانی زمین میں دھنس جائے تو وہ کون ہے جو تمہیں نگاہوں کے سامنے بہتا ہو پانی لادے؟

﴿قُلْ﴾ تم فرماؤ۔ ﴿﴾ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے دلیل کے طور پر اپنی ایک نعمت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ ان مشرکین سے فرمادیں کہ اگر صبح کو تمہارا پانی زمین میں دھنس جائے اور اتنی گہرائی

①.....خازن، الملک، تحت الآیة: ٢٩، ٢٩/٤، مدارک، الملک، تحت الآیة: ٢٩، ص ١٢٦٥، ملقطاً.

میں پہنچ جائے کہ ڈول وغیرہ سے بھی ہاتھ نہ آسکتے تو وہ کون ہے جو تمہیں نگاہوں کے سامنے بہتا ہوا پانی لادے کہ اُس تک ہر ایک کا ہاتھ پہنچ سکے۔ اس کے جواب میں وہ ضرور کہیں گے کہ یہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کی قدرت میں ہے تو اس وقت ان سے کہا جائے گا کہ بت جو کہ کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتے انہیں کیوں عبادت میں اُس قادرِ برحق کا شریک کرتے ہو۔^(۱)

①.....حازن، الملک، تحت الآیة: ۳۰، ۴/۲۹۳.

سُورَةُ الْقَلَمِ

سورہ قلم کا تعارف

مقام نزول

سورہ قلم مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔^(۱)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 2 رکوع، 52 آیتیں ہیں۔

”قلم“ نام رکھنے کی وجہ

اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے قلم کی قسم ارشاد فرمائی، اس مناسبت سے اس کا نام ”سورہ قلم“ رکھا گیا۔ اس سورت کا ایک نام ”سورہ نون“ بھی ہے اور یہ نام اس سورت کی پہلی آیت کی ابتدا میں مذکور حرف ”ن“ کی مناسبت سے رکھا گیا ہے۔

سورہ قلم کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی بارگاہ میں اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عظمت و شان اور ان کے عظیم مقام کو ظاہر فرمایا ہے۔ نیز اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں،

(1)..... کافروں نے تاجدار رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے انہیں مجنون کہا تو اللہ تعالیٰ نے قلم اور اس کے لکھے ہوئے کی قسم ذکر کر کے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کفار کے اس الزام کی نفی فرمائی، اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بے انتہاء اجر و ثواب ملنے کی بشارت دے کر تسلی دی اور ان سے فرمایا کہ بیشک تم عظمت و بزرگی والے اخلاق پر ہو، اس کے بعد مجموعی طور پر کفار کے 16 اور جس کافر نے گستاخی کی

1.....خازن، تفسیر سورہ ن، ۴/۲۹۳۔

اس کے 10 عیب بیان کر کے اسے ذلیل و رسوا کر دیا۔

(2)..... کفار مکہ کے سامنے ایک باغ والوں کی مثال بیان کی گئی کہ جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کی اور حقداروں کو ان کا حق نہ دینے کا عزم کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس باغ کو جلا کر خاکستر کر دیا، اور انہیں بتایا گیا کہ جو اللہ تعالیٰ کی حدوں سے تجاوز کرے اور اس کے حکم کی مخالفت کرے تو اس کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کی ایسی ہی سزا ہوتی ہے، لہذا وہ ہوش میں آئیں اور اپنا انجام خود سوچ لیں کہ دنیا کی سزا اتنی دردناک ہے تو آخرت کی سزا کیسی ہوگی۔

(3)..... یہ بتایا گیا کہ کافروں کا یہ دعویٰ غلط ہے کہ مسلمان اور کافر ایک جیسے ہیں اور اس دعوے پر ان کے پاس کوئی دلیل نہیں۔

(4)..... حشر کے میدان میں کفار کی ذلت و رسوائی بیان کی گئی اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو کفار کی طرف سے پہنچنے والی ایذاؤں پر صبر کرنے اور ہر حال میں حکم الہی کے انتظار و پیروی کرنے کی تلقین کی گئی اور اسی سلسلے میں حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا واقعہ بیان کیا گیا۔

(5)..... اس سورت کے آخر میں کفار کے حسد و عناد کا ذکر کیا اور یہ بتایا گیا کہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تمام جہانوں کیلئے شرف کا باعث ہیں تو ان کی طرف جنون کی نسبت کس طرح کی جاسکتی ہے۔

سورہ ملک کے ساتھ مناسبت

سورہ قلم کی اپنے سے ما قبل سورت ”ملک“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ ملک میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت اور اپنے علم کی وسعت کے دلائل بیان فرمائے، مرنے کے بعد مخلوق کے دوبارہ زندہ ہونے کو ثابت فرمایا، مشرکین کو دنیا و آخرت کے دردناک عذاب سے ڈرایا اور انہیں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، موت کے بعد اٹھائے جانے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت پر ایمان لانے کی ترغیب دی اور سورہ قلم کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے کافروں کی طرف سے اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر لگائے گئے الزامات کا بڑے پُر جلال انداز میں جواب دیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمہ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا۔

ترجمہ کنزالعرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

ن وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ ﴿١﴾

ترجمہ کنزالایمان: قلم اور ان کے لکھنے کی قسم۔

ترجمہ کنزالعرفان: ن، قلم اور اس کی قسم جو لکھتے ہیں۔

﴿ن﴾ یہ حروفِ مُقَطَّعات میں سے ایک حرف ہے، اس کی مراد اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

﴿وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ﴾: قلم اور ان کے لکھنے کی قسم۔ ﴿﴾ ایک قول یہ ہے کہ اس آیت میں قلم سے مراد وہ قلم ہے جس سے لوگ لکھتے ہیں اور ”ان کے لکھے“ سے مراد لوگوں کی دینی تحریریں ہیں۔ دوسرا قول یہ ہے کہ قلم سے مراد وہ قلم ہے جس سے فرشتے لکھتے ہیں اور ”ان کے لکھے“ سے بنی آدم کے اعمال کے نگہبان فرشتوں کا لکھا مراد ہے یا ان فرشتوں کا لکھا مراد ہے جو لوحِ محفوظ سے عالم میں وقوع پذیر ہونے والے واقعات اپنے صحیفوں میں لکھتے ہیں۔ تیسرا قول یہ ہے کہ اس قلم سے وہ قلم مراد ہے جس سے لوحِ محفوظ پر لکھا گیا، یہ نوری قلم ہے اور اس کی لمبائی زمین و آسمان کے فاصلے کے برابر ہے، اور ”ان کے لکھے“ سے لوحِ محفوظ پر لکھا ہوا مراد ہے۔^(۱)

اس قلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے لوحِ محفوظ پر قیامت تک ہونے والے تمام امور لکھ دیئے ہیں، جیسا کہ حضرت عبادہ بن صامت رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، رسول کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”اللَّهُ تَعَالَى نے سب سے پہلے قلم کو پیدا فرمایا اور اس سے فرمایا لکھ۔ وہ عرض گزار ہوا: اے میرے رب! عَزَّوَجَلَّ، میں کیا لکھوں؟ ارشاد فرمایا: ”جو کچھ ہو چکا اور جو اب تک ہوگا سب کی تقدیر لکھ دے۔“^(۲)

①.....مدارك، القلم، تحت الآية: ١، ص ١٢٦٦، حازن، ن، تحت الآية: ١، ٤/٢٩٣، جمل، القلم، تحت الآية: ١، ٧٢-٧١/٨٠، ملقطاً.

②.....ترمذی، کتاب القدر، ١٧-باب، ٤/٦٢، الحدیث: ٢١٦٢.

اور سنن ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قلم سے ارشاد فرمایا ”قیامت تک جو چیزیں ہوں گی سب کی تقدیریں لکھ دے۔“ (1)

مَا أَنْتَ بِنِعْمَةٍ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ ۚ

ترجمہ کنز الایمان: تم اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں۔

ترجمہ کنز العرفان: تم اپنے رب کے فضل سے ہرگز مجنون نہیں ہو۔

﴿مَا أَنْتَ بِنِعْمَةٍ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ﴾ تم اپنے رب کے فضل سے ہرگز مجنون نہیں ہو۔ ﴿كفار نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں (گستاخی کرتے ہوئے) کہا:

يَا أَيُّهَا الَّذِي نَزَّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ إِنَّكَ لِمَجْنُونٌ (2)

ترجمہ کنز العرفان: اے وہ شخص جس پر قرآن نازل کیا گیا ہے! بیشک تم مجنون ہو۔

اللہ تعالیٰ نے قسم ارشاد فرما کر ان کی بدگوئی کا رد کرتے ہوئے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ارشاد فرمایا: ”اے پیارے حبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، قلم اور ان کے لکھے کی قسم! آپ مجنون نہیں ہیں کیونکہ آپ پر آپ کے رب تعالیٰ کا فضل ہے اور اس کا لطف و کرم آپ کے شامل حال ہے، اس نے آپ پر انعام و احسان فرمائے، نبوت اور حکمت عطا کی، مکمل فصاحت، کامل عقل، پاکیزہ خصائل اور پسندیدہ اخلاق عطا کئے، مخلوق کے لئے جس قدر کمالات ہونا ممکن ہیں وہ سب علی وجہ الکمال عطا فرمائے اور ہر عیب سے آپ کی بلند صفات ذات کو پاک رکھا اور ان چیزوں کے ہوتے ہوئے آپ مجنون کیسے ہو سکتے ہیں۔“ (3)

تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و شان

یہاں ایک نکتہ قابل ذکر ہے کہ قرآن پاک میں بکثرت مقامات پر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے کفار

1..... ابو داؤد، کتاب السنۃ، باب القدر، ٢٩٨/٤، الحدیث: ٤٧٠٠.

2..... حجر: ٦.

3..... خازن، ن، تحت الآیۃ: ٢، ٢٩٣/٤، تفسیر کبیر، القلم، تحت الآیۃ: ٢، ٦٠٠/١٠، ملقطاً.

کی جاہلانہ گفتگو کا ذکر ہے جس کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بد بخت طرح طرح سے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں سخت کلامی اور بیہودہ گوئی کرتے اور وہ مقدّس حضرات اپنے عظیمِ حلم اور فضل کے لائق نہیں جواب دیتے، لیکن حضور سید المرسلین صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی خدمت والا میں کفار نے جو زبان درازی کی ہے اس کا جواب زمین و آسمان کی سلطنت کے مالک رب تعالیٰ نے خود دیا ہے اور محبوب اکرم، مطلوب اعظم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی طرف سے خود دفاع فرمایا ہے اور طرح طرح سے حضور پر نور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی (کفار کے الزامات سے) پاکی اور براءت ارشاد فرمائی ہے اور بکثرت مقامات پر دشمنوں کے الزامات دور کرنے پر قسم یاد فرمائی، یہاں تک کہ غنی اور غنی کرنے والے رب تعالیٰ نے ہر جواب سے حضور اقدس صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو بے نیاز کر دیا، اور اللہ تعالیٰ کا جواب دینا حضور انور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے خود جواب دینے سے بدرجہا حضور پر نور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے لیے بہتر ہوا اور یہ وہ مرتبہ عظیمی ہے جس کی کوئی انتہاء نہیں۔^(۱)

سید المرسلین صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی مبارک عقل

نیز کفار کے اس اعتراض سے ان کی جہالت اور بیوقوفی بھی واضح ہے کیونکہ مجنون وہ ہوتا ہے جس کی عقل سلامت نہ رہے جبکہ اللہ تعالیٰ کے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی عقل مبارک تو ایسی تھی کہ کسی بشر میں اس کی مثال ملنا ممکن ہی نہیں اور اللہ تعالیٰ نے جیسی عقل آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو عطا فرمائی ہے ویسی کسی اور کو عطا ہی نہیں کی تو پھر آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی طرف جنون کی نسبت کرنا جہالت کے سوا اور کیا ہے۔ عقل کی تعریف اور نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی عقل مبارک کے بارے میں بیان کرتے ہوئے حضرت علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: ”عقل کی حقیقت کے بارے میں لوگوں کا اختلاف ہے، (نعت کی کتاب) قاموس میں کہا گیا ہے کہ عقل، چیزوں کے حسن و قباحت اور ان کے کمال و نقصان کی صفات کے علم کا نام ہے اور یہ علم عقل کے نتائج اور ثمرات سے حاصل ہوتا ہے اور عقل ایسی قوت ہے جو اس علم کا مبداء اور سرچشمہ ہے۔ اور بیان کیا کہ کہا جاتا ہے کہ انسان کی حرکات و سکنات میں محمودیت کا نام عقل ہے، حالانکہ یہ بھی عقل کے خواص اور آثار کی قسم سے ہے۔ (عقل کی تعریف کے بارے میں) قول حق جیسے علماء نے بیان کیا، یہ ہے کہ عقل ایک روحانی نور ہے جس سے ضروری اور

①..... فتاویٰ رضویہ، ۱۶۲/۳-۱۶۲، ملخصاً۔

نظری علوم معلوم ہوتے ہیں اور عقل کے وجود کا آغاز بچے کی پیدائش کے ساتھ ہے، پھر وہ رفتہ رفتہ نشوونما پاتا ہے یہاں تک کہ بالغ ہونے کے وقت کامل ہو جاتا ہے اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم عقل اور علم میں کمال کے اس مرتبے پر تھے کہ آپ کے علاوہ کوئی بشر اس درجے تک نہیں پہنچا، اللہ تعالیٰ نے جو کچھ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر فیضان فرمایا ان میں سے بعض پر عقول و افکار حیران ہیں اور جو بھی آپ کے احوال کی کیفیات اور آپ کی صفات حمیدہ اور محاسن افعال کی تلاش و جستجو کرتا ہے اور جوامع الکلم، حسن شائل، نادر و لطیف خصائل، لوگوں کی سیاسی تدبیر، شرعی احکام کا اظہار و بیان، آداب جلیلہ کی تفصیل، اخلاقِ حسنہ کی ترغیب و تحریص، آسمانی کتابوں اور ربانی صحیفوں پر آپ کا عمل، گزشتہ امتوں کے تاریخی حالات، سابقہ دنوں کے احوال، کہاوتوں اور ان کے وقائع اور احوال کا بیان، اہل عرب جو کہ چوپایوں اور درندوں کی مانند تھے، جن کی طبیعتیں جہل و جفا اور نادانی و شقاوت کی بنا پر متعجب اور دور رہنے والی تھیں، ان کی اصلاح و تدبیر، ان کے ظلم و جفا اور ایذا و تکلیفوں پر آپ کا صبر و تحمل، پھر ان کو علم و عمل، حسن اخلاق اور اعمال میں انتہائی درجے تک پہنچانا، انہیں دنیا و آخرت کی سعادتوں سے بہرہ ور کرنا پھر کس طرح ان کا ان سعادتوں کو اپنے نفسوں پر اختیار کرنا اور ان کا اپنے گھروں، دوستوں، عزیزوں کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی کی خاطر چھوڑ دینا۔ ان سب چیزوں کا اگر کوئی مطالعہ کرے تو وہ جان لے گا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عقل کامل اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا عمل کس مرتبہ و مقام پر تھا۔ جو بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے احوال شریف کو ابتداء سے انتہاء تک مطالعہ کرے گا وہ دیکھے گا کہ پروردگار عالم نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو کتنا علم عطا فرمایا اور آپ پر اس کا کتنا فیضان ہے اور مَا كَانَ وَمَا يَكُونُ یعنی گزشتہ و آئندہ کے علوم و اسرار بذیہی طور پر کس طرح حاصل ہیں تو وہ شک و شبہ اور وہم و خیال کے بغیر علم نبوت کو جان لے گا۔ چنانچہ حق تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مدح و ثنا اور فوہ علم کے بارے میں فرمایا:

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ۗ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا (1)

ترجمہ کنز العرفان: اور آپ کو وہ سب کچھ سکھا دیا جو آپ نہ جانتے تھے اور آپ پر اللہ کا فضل بہت بڑا ہے۔

حضرت وہب بن منبہ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ جُؤَكَ تَابِعِي، سُنَدُ كَعِ حَوَالِي سَعِ قَابِلِ اَعْتِمَادِ، بِمِشْرَحِ سَجِّ بُولِنِي وَاللَّ

عالم، صاحبِ کتب و اخبار تھے ”فرماتے ہیں کہ میں نے متقدّمین کی 71 کتابیں پڑھی ہیں، میں نے ان تمام کتابوں میں پایا کہ حق سبحانه و تعالیٰ نے دنیا کے آغاز سے لے کر دنیا کے انجام تک تمام لوگوں کو جس قدر عقلیں عطا فرمائی ہیں ان سب کی عقلیں نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عقلِ مبارک کے مقابلے میں یوں ہیں جیسے دنیا بھر کے ریگستانوں کے مقابلے میں ایک ذرہ ہے، آپ کی رائے ان سب سے افضل و اعلیٰ ہے۔

عوارفِ المعارف میں بعض علماء سے نقل کیا ہے ”پوری عقل کے سوجھے ہیں، ان میں سے نانوے حصے حضور اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں ہیں اور ایک حصہ تمام مسلمانوں میں ہے۔

بندہٗ مسکین کہتا ہے (یعنی شیخ عبدالحق محدّث دہلوی ذخنہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں) کہ اگر وہ یوں کہیں کہ عقل کے ہزار حصے ہیں جن میں سے نو سو نانوے حصے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں ہیں اور ایک حصہ تمام لوگوں میں ہے تو اس کی بھی گنجائش ہے، اس لئے کہ جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں بے انتہاء کمال ثابت ہے تو (آپ کی شان میں معبود ہونے کے علاوہ) جو کچھ بھی کہا جائے گا بجا ہوگا۔ اس پر اگر حاسدوں کا سینہ جلے اور گمراہوں کا دل تنگ ہو تو اس کا کوئی علاج نہیں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ (1)

ترجمہ کنز العرفان: اے محبوب! بیشک ہم نے تمہیں

بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔

اور فرمایا:

اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ اِلَّا بَتْرٌ (2)

ترجمہ کنز العرفان: بیشک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر

سے محروم ہے۔ (3)

اعلیٰ حضرت ذخنہ اللہ تعالیٰ علیہ کیا خوب فرماتے ہیں:

| | | | | | | | | |
|------|-----|-------|----|------|------|----|-----|----|
| ملک | خاص | کبریا | ہو | مالک | ہر | ما | سوا | ہو |
| کوئی | کیا | جانے | کہ | عقل | عالم | سے | ورا | ہو |

1..... کوثر: 1.

2..... کوثر: 3.

3..... مدارج النبوة، باب دوم در بیان اخلاق و صفات، وصل در بیان عقل و علم، 1/53.

وَإِنَّ لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَسْنُونٍ ﴿٢﴾

ترجمہ کنز الایمان: اور ضرورتاً تمہارے لیے بے انتہا ثواب ہے۔

ترجمہ کنز العرفان: اور یقیناً تمہارے لیے ضرور بے انتہا ثواب ہے۔

﴿وَإِنَّ لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَسْنُونٍ﴾ اور یقیناً تمہارے لیے ضرور بے انتہا ثواب ہے۔ ﴿ارشاد فرمایا کہ اے پیارے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ضرور تمہارے لیے رسالت کی تبلیغ، نبوت کے اظہار، مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے اور کفار کی ان بے ہودہ باتوں، افتراؤں اور طعنوں پر صبر کرنے کا بے انتہا ثواب ہے لہذا کفار جو آپ کی طرف جنون کی نسبت کر رہے ہیں آپ سے خاطر میں نہ لائیے اور رسالت کی تبلیغ کے اہم کام کو جاری رکھئے۔^(۱)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ لَکْتُمَہِیں: ”حق جَلِّ وَّعَلَا نے فرمایا:

وَإِنَّ لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَسْنُونٍ اور بے شک تیرے لیے اجر بے پایاں ہے۔

کہ تو ان دیوانوں کی بدزبانی پر صبر کرتا اور حلم و کرم سے پیش آتا ہے۔ مجنون تو چلتی ہو اسے الجھا کرتے ہیں، تیرا سا حلم و صبر کوئی تمام عالم کے عقلاء میں تو بتا دے۔^(۲)

رسول کریم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ملنے والا ثواب

یاد رہے کہ تمام مسلمانوں کی نیکیوں کا ثواب اضافے دراضافے کے ساتھ نبی کریم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نامہ اعمال میں درج ہوتا ہے، مثال کے طور پر رسول کریم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جتنے لوگوں کو مسلمان کیا تو انہیں مسلمان کرنے کا ثواب حضور پر نور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ملے گا اور ان کے تمام نیک اعمال کا ثواب ان کے ساتھ ساتھ حضور اقدس صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی ملے گا، اسی طرح ان مسلمانوں نے آگے جتنے لوگوں کو مسلمان کیا تو ان کو مسلمان کرنے کا اور ان کی نیکیوں کا ثواب ان مسلمانوں کو بھی ملے گا اور ان کے ثواب کے ساتھ مل

①.....حازن، ن، تحت الآیة: ٣، ٢٩٤/٤۔

②.....فتاویٰ رضویہ، ١٦٣/٣۔

کراضافے کے ساتھ سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی ملے گا، اسی طرح قیامت تک سلسلہ در سلسلہ جتنے لوگ مسلمان ہوتے جائیں گے اور نیک اعمال کرتے جائیں گے سب کے مسلمان ہونے اور نیک اعمال کرنے کا ثواب بے انتہا اضافے کے ساتھ سید المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی ملے گا۔ اسی طرح کا مضمون علامہ عبدالرؤف مناوی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے ”فیض القدر“ کی جلد نمبر 11 کے صفحہ نمبر 5789 پر امام مقریزی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے حوالے سے ذکر کیا ہے۔ اور ہدایت کی دعوت دینے والوں اور دین میں اچھا طریقہ جاری کرنے والوں کے بارے میں حضرت ابو ہریرہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسول کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس شخص نے ہدایت کی دعوت دی اسے اس ہدایت کی پیروی کرنے والوں کے برابر اجر ملے گا اور ان کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جس شخص نے کسی گمراہی کی دعوت دی اسے اس گمراہی کی پیروی کرنے والوں کے برابر گناہ ہوگا اور ان کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔“ (1)

اور حضرت جریر بن عبد اللہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سید المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ”جس شخص نے مسلمانوں میں کسی نیک طریقے کی ابتداء کی اور اس کے بعد اس طریقے پر عمل کیا گیا تو اس طریقے پر عمل کرنے والوں کا اجر بھی اس کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا اور عمل کرنے والوں کے اجر میں کمی نہیں ہوگی اور جس شخص نے مسلمانوں میں کسی برے طریقے کی ابتداء کی اور اس کے بعد اس طریقے پر عمل کیا گیا تو اس طریقے پر عمل کرنے والوں کا گناہ بھی اس شخص کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا اور عمل کرنے والوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔“ (2)

سید العالمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا صبر، حلم اور عفو و درگزر

یہاں تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صبر، حلم اور عفو و درگزر کی کچھ جھلک ملاحظہ ہو، چنانچہ حدیث اور سیرت کی کتابوں میں مذکور ہے کہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کسی سے اپنی ذات کا بدلہ نہیں لیا بلکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم زیادتی کرنے والوں کے عمل پر حلم اور صبر کا مظاہرہ کرتے اور ان سے درگزر فرماتے حتیٰ کہ جان کے دشمنوں کو بھی معاف کر دیا کرتے تھے، چنانچہ یہاں اختصار کے ساتھ اس کی چار مثالیں ملاحظہ ہوں:

1.....مسلم، کتاب العلم، باب من سن سنة حسنة... الخ، ص ١٤٣٨، الحدیث: ١٦ (٢٦٧٤)۔

2.....مسلم، کتاب العلم، باب من سن سنة حسنة... الخ، ص ١٤٣٧، الحدیث: ١٥ (١٧١٠)۔

(1)..... لیبید بن اعصم یہودی نے جب آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر جادو کیا تو اس کے بارے میں معلوم ہو جانے کے باوجود بھی اسے کوئی سزا نہ دی۔

(2)..... یہودی عورت زینب نے گوشت میں زہر ملا کر آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو کھلا دیا تو اپنی ذات کی وجہ سے اس سے کوئی بدلہ نہ لیا البتہ جب اس زہر کے اثر سے ایک صحابی رضی اللهُ تَعَالَى عَنْهُ انتقال فرما گئے تو اس عورت پر شرعی سزا نافذ فرمائی۔

(3)..... غورث بن حارث نے آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو شہید کرنے کی کوشش کی تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اس پر غالب آ جانے کے باوجود اسے معاف کر دیا۔

(4)..... کفار مکہ نے وہ کونسا ایسا ظالمانہ برتاؤ تھا جو آپ کے ساتھ نہ کیا ہو لیکن فتح مکہ کے دن جب یہ سب بجا رہے اور قریش مہاجرین و انصار کے لشکروں کے محاصرہ میں مجبور ہو کر حرم کعبہ میں خوف اور دہشت سے کانپ رہے تھے اور انتقام کے ڈر سے ان کے جسم کا رُو آں رُو آں لرز رہا تھا تو رسولِ رحمت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ان مجرموں کو یہ فرما کر چھوڑ دیا کہ جاؤ آج تم سے کوئی مؤاخذہ نہیں، تم سب آزاد ہو۔

مختصر یہ کہ حضور پر نور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی پوری سیرت طیبہ میں صبر، حلم اور عفو و درگزر کی اتنی مثالیں موجود ہیں کہ جنہیں شمار کیا جائے تو ایک انتہائی ضخیم کتاب مُرْتَب ہو سکتی ہے۔

وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خَلْقٍ عَظِيمٍ ﴿٣٧﴾

ترجمہ کنز الایمان: اور بیشک تمہاری نحو بڑی شان کی ہے۔

ترجمہ کنز العرفان: اور بیشک تم یقیناً عظیم اخلاق پر ہو۔

﴿وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خَلْقٍ عَظِيمٍ﴾ اور بیشک تم یقیناً عظیم اخلاق پر ہو۔ علامہ علی بن محمد خازن رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: ”یہ آیت گویا کہ ”مَا أَنْتَ بِنِعْمَةٍ مَّرَاتِكَ بِمَجْنُونٍ“ کی تفسیر ہے کیونکہ تاجدار رسالت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ

وَالِهَ وَسَلَّمَ كَعَابِلِ تَعْرِيفِ اَخْلَاقِ اَوْرِ پَسْنِدِيْه اَنْعَالِ اَپْ كِي ذَاتِ مَبَارَكِه سَع ظَاهِر تَحْتِه اَوْر جَس كِي اِيْسِي شَان هُو اَس كِي طَرَفِ جَنُوْنِ كِي نَسْبَتِ كَر نَاوْر سَتِ نِيْسِيْنَ۔ (1)

اَعْلِيْ حَضْرَتِ اِمَامِ اَحْمَرِ رِضَا خَاْنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ لِكِهْتِهِيْنَ: حَقِّ جَلِّ وَاَعْلَا نَعِ فَرَمَا يَا: ”وَ اِنَّكَ لَعَلِيْ حَلِيْقِ عَظِيْمٍ“ اَوْر بَع شَكِّ تُو بُوْرَعِ عَظْمَتِ وَا لَعِ اَدْبِ تَهْزِيْبِ پَر هِيْ كِه اِيْكَ حَلْمِ وَا صَبْرِ كِيَا، تِيْرِيْ جُو خِصْلَتِ هِيْ اِسْ دَرَجِهٖ عَظِيْمِ وَا بَا شَوْكَتِ هِيْ كِه اَخْلَاقِيْ عَاقِلَانِ جِهَانِ جَمْعِ هُو كَر اَس كِي اِيْكَ شَمْتِه (اِيْعِيْنَ قَلِيْلِ مَقْدَارِ) كُو نِيْسِيْنَ پِيْنَجَتِهِيْ، پَهْرِ اَس سَع بُوْرَه كَر اَنْدِهَا كُوْنِ جُو تَجَهَّ اِيْسِيْ لَفْظِ سَع يَاد كَر عِيْ۔ (2)

حَضُوْر اَقْدَرَسَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَا لِهَ وَسَلَّمَ كِي مَبَارَكِ اَخْلَاقِ

اللّٰهُ تَعَالٰى نَعِ اِيْسِيْ حَسِيْبِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَا لِهَ وَسَلَّمَ كِي اَخْلَاقِ كَرِيْمِه كِي بَارِعِيْ مِيْلِ بِيَاْنِ كَر تِهِيْ هُو عِيْ اِيْكَ اَوْر مَقَامِ پَر اَر شَاد فَر مَا يَا:

تَرْجَمَةُ كُنُزِ الْعُرُوْفَانِ: تُو اَعِ حَسِيْبِ! اللّٰهُ كِي كَتْمِيْ بُوْرِيْ
فِيْمَا رَحْمَةٌ مِّنَ اللّٰهِ لِيْنْتُ لِهْمُ وَا كُوْنْتُ فَقْلًا
مِهْر بَانِيْ هِيْ كِه اَپْ اِن كِي لَعِيْ نَزْمِ دَلِ مِيْنِ اَوْر اِگْر اَپْ
عَلِيْبِطَ الْقَلْبِ لَانْفَعُظُوْا مِّنْ حَوْلِكَ (3)
تُرْشِ مَزَاجِ، بَخْتِ دَلِ هُو تِهِيْ لُوْگِ ضَرُوْرِ اَپْ كِي پَاسِ
سَع بَهَاگِ جَاتِهِيْ۔

اَوْر حَضْرَتِ جَابِرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ سَع رُوَا يَتِ هِيْ، نَبِيْ كَرِيْمِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَا لِهَ وَسَلَّمَ نَعِ اَر شَاد فَر مَا يَا: ”اللّٰهُ تَعَالٰى نَعِ اَخْلَاقِ كِي دَرَجَاتِ مَكْمَلِ كَر نَعِ اَوْر اِيْتَجَهَّ اَعْمَالِ كِي كَمَالَاتِ پُوْرَعِ كَر نَعِ كِي لَعِيْ جُجُهْ كُو بِيْحِيَا۔ (4)

اَوْر حَضْرَتِ سَعْدِ بِنِ هِشَامِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَر مَاتِهِيْ مِيْنِ: ”مِيْلِ نَعِ حَضْرَتِ عَانِشَه صَدِيْقَه رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا سَع رُوَا يَدْتِ كِيَا: اَعِ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ! رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا، جُجُهْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَا لِهَ وَسَلَّمَ كِي اَخْلَاقِ كِي بَارِعِيْ مِيْلِ بَتَا يَعِيْ۔ حَضْرَتِ عَانِشَه صَدِيْقَه رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا نَعِ فَر مَا يَا: ”كِيَا تَمَّ قُرْآنِ نِيْسِيْنَ پُرْهَتِهِيْ؟ مِيْلِ نَعِ اَعْرَضِ كِي:

1..... حَازَن، ن، تَحْتِ الْاَيَةِ: ٤، ٤٤/٤٤٦٩.

2..... قَاوِي رِضْوِيَه، ٣٠/١٦٢-١٦٥.

3..... اَلِ عِمْرَانِ: ١٥٩.

4..... شَرْحِ السَّنَةِ، كِتَابِ الْفَضَائِلِ، بَابِ فَضَائِلِ سَيِّدِ الْاَوَّلِيْنَ وَا الْاٰخِرِيْنَ... الخ، ٧/٩٠، الْحَدِيْثِ: ٣٥١٦.

کیوں نہیں! تو آپ نے ارشاد فرمایا: ”رسولُ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا خُلُق قرآن ہی تو ہے۔“ (1)

اور علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيهِ لَكِنْتُمْ مِّنْهُمْ: ”حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم محاسنِ اخلاق کے تمام گوشوں کے جامع تھے۔ یعنی حلم و عفو، رحم و کرم، عدل و انصاف، جود و سخا، ایثار و قربانی، مہمان نوازی، عدم تشدد و شجاعت، ایفاء عہد، حسن معاملہ، صبر و قناعت، نرم گفتاری، خوش روئی، ملنساری، مساوات، غمخواری، سادگی و تکلفی، تواضع و انکساری اور حیاداری کی اتنی بلند منزلوں پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فائز و سرفراز ہیں کہ حضرت عائشہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے ایک جملے میں اس کی صحیح تصویر کھینچتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ”كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ“ یعنی تعلیمات قرآن پر پورا پورا عمل یہی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق تھے۔“ (2)

اور علامہ اسماعیل حقی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيهِ فرماتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اخلاق تمام اخلاقی اچھائیوں کا جامع ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شکر، حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خُلت، حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اخلاص، حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وعدے کی سچائی، حضرت یعقوب اور حضرت ایوب علیہما الصلوٰۃ والسلام کا صبر، حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عذر، حضرت سلیمان اور حضرت عیسیٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام کی عاجزی اور ان کے علاوہ تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اخلاق عطا فرمائے اور یہ وہ مقام ہے جو تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے صرف سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو عطا ہوا ہے۔“ (3)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيهِ کیا خوب فرماتے ہیں:

ترے خلق کو حق نے عظیم کہا تری خلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا ترے خالق حسن و آدا کی قسم

علم اور عمل دونوں اعتبار سے کامل اور جامع شخصیت

یہاں ایک نکتہ قابل ذکر ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے علم مبارک کے بارے

میں ارشاد فرمایا:

1.....مسلم، کتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب جامع صلاة الليل... الخ، ص ٣٧٤، الحدیث: ١٣٩ (٧٤٦)۔

2.....سیرت مصطفیٰ، ص ٦٠٠۔

3.....روح البیان، ن، تحت الآية: ٤، ١٠٦/١٠۔

ترجیہ کثرت العرفان: اور اللہ نے آپ پر کتاب اور حکمت نازل فرمائی اور آپ کو وہ سب کچھ سکھا دیا جو آپ نہ جانتے تھے اور آپ پر اللہ کا فضل بہت بڑا ہے۔

وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ
وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُن تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ
عَلَيْكَ عَظِيمًا (1)

اور اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے عمل مبارک کے بارے میں ارشاد فرمایا:

ترجیہ کثرت العرفان: اور بیشک تم یقیناً عظیم اخلاق پر ہو۔

وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ حَقِّ عَظِيمٍ

اس سے معلوم ہوا کہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم علم اور عمل و نونوں اعتبار سے کامل اور جامع ہیں۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاقِ کریمہ سے متعلق ایک عظیم واقعہ

یہ تو احادیث اور سیرت کی کتابوں میں سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاقِ کریمہ کے بے شمار واقعات مذکور ہیں جنہیں اختصار کے ساتھ بھی یہاں بیان کرنا ممکن نہیں، البتہ ہم ایک ایسا واقعہ ذکر کرتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بڑے تو بڑے سہی چھوٹے بچے تک بھی تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاقِ کریمہ سے بہت متاثر تھے اور کسی صورت بھی آپ کے دامنِ اقدس سے جدائی انہیں برداشت نہ تھی۔ چنانچہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ زمانہ جاہلیت میں اپنی والدہ کے ساتھ نہیال جا رہے تھے کہ بنو قینین نے وہ قافلہ لوٹ لیا اور حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مکہ میں لاکر بیچ دیا۔ حکیم بن حزام نے اپنی پھوپھی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے ان کو خرید لیا۔ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نکاح حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوا تو انہوں نے زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کر دیا۔ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کو ان کی جدائی کا بہت صدمہ تھا اور وہ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جدائی میں اشعار پڑھتے اور روتے ہوئے ڈھونڈتے پھرا کرتے تھے۔ اتفاق سے ان کی قوم کے چند لوگوں کا حج کی غرض سے مکہ جانا ہوا تو وہاں انہوں نے حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہچان لیا اور جب وہ حج سے واپس گئے تو انہوں نے حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خیر و خبر ان کے باپ کو سنائی۔ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باپ اور چچا فدیہ کی رقم لے کر ان کو غلامی سے چھڑانے

کی خاطر مکہ مکرمہ میں حضور پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں پہنچے اور عرض کیا: اے ہاشم کی اولاد! اپنی قوم کے سردار! تم لوگ حرم کے رہنے والے ہو اور اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے گھر کے پڑوسی ہو، تم خود قیدیوں کو رہا کراتے ہو، بھوکوں کو کھانا کھلاتے ہو۔ ہم اپنے بیٹے کی طلب میں تمہارے پاس پہنچے ہیں ہم پر احسان فرماؤ اور کرم کرو۔ فدیہ قبول کرو اور اس کو رہا کرو وبلکہ جو فدیہ ہو اس سے زیادہ لے لو۔ حضور اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بس اتنی سی بات ہے! عرض کیا حضور! بس یہی عرض ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: زید کو بلاؤ اور اس سے پوچھ لو اگر وہ تمہارے ساتھ جانا چاہے تو بغیر فدیہ ہی کے وہ تمہاری نذر ہے اور اگر نہ جانا چاہے تو میں ایسے شخص پر خیر نہیں کر سکتا جو خود نہ جانا چاہے۔ چنانچہ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلائے گئے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم ان کو پہچانتے ہو؟ عرض کی: جی ہاں پہچانتا ہوں یہ میرے باپ ہیں اور یہ میرے چچا۔ حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ میرا حال بھی تمہیں معلوم ہے۔ اب تمہیں اختیار ہے کہ میرے پاس رہنا چاہو تو میرے پاس رہو، ان کے ساتھ جانا چاہو تو اجازت ہے۔ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: حضور! میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مقابلے میں بھلا کس کو پسند کر سکتا ہوں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے لئے باپ کی جگہ بھی ہیں اور چچا کی جگہ بھی ہیں۔ ان دونوں باپ چچا نے کہا کہ زید! غلامی کو آزادی پر ترجیح دیتے ہو؟ باپ چچا اور سب گھر والوں کے مقابلے میں غلام رہنے کو پسند کرتے ہو؟ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہاں! میں نے ان میں ایسی بات دیکھی ہے جس کے مقابلے میں کسی چیز کو بھی پسند نہیں کر سکتا۔ حضور پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب یہ جواب سنا تو ان کو گود میں لے لیا اور فرمایا کہ میں نے اس کو اپنا بیٹا بنا لیا۔ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باپ اور چچا بھی یہ منظر دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور خوشی سے ان کو چھوڑ کر واپس چلے گئے۔ (1)

اخلاقِ حسنہ کی تعلیم

حضور پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اخلاقِ کریمہ کی عظمت و بزرگی کا ایک پہلو اس سے بھی واضح ہوتا ہے کہ آپ نے اپنی امت کو بھی اخلاقِ حسنہ اپنانے کی تعلیم اور ترغیب دی ہے، اس سے متعلق یہاں 4 احادیث ملاحظہ ہوں، چنانچہ

1..... الاصابہ فی تمییز الصحابہ، حرف الزای المنقوطة، زید بن حارثة بن شراحیل الکعبی، ٤٩٥/٢.

(1)..... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”مسلمانوں میں سب سے زیادہ اچھا وہ ہے جس کے اخلاق سب سے زیادہ اچھے ہیں۔“ (1)

(2)..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”بندہ حسن اخلاق کی وجہ سے دن میں روزہ رکھنے اور رات میں قیام کرنے والوں کا درجہ پالیتا ہے۔“ (2)

(3)..... حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”میزان عمل میں حسن اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہیں۔“ (3)

(4)..... حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے

تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا ”کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے میں نہ بتاؤں جو قیامت کے دن تم میں سب سے زیادہ مجھے محبوب اور سب سے زیادہ میری مجلس کے قریب گا۔ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، کیوں نہیں! ارشاد فرمایا ”یہ وہ شخص ہوگا جس کے اخلاق تم میں سب سے زیادہ اچھے ہوں گے۔“ (4)

فَسْتَبْصِرْ وَيُصِرُونَ ٥ بِأَيْسَرُ الْبَقُوتُونَ ٦

ترجمہ کنز الایمان: تو اب کوئی دم جاتا ہے کہ تم بھی دیکھ لو گے اور وہ بھی دیکھ لیں گے۔ کہ تم میں کون مجنون تھا۔

ترجمہ کنز العرفان: تو جلد ہی تم بھی دیکھ لو گے اور وہ بھی دیکھ لیں گے۔ کہ تم میں کون مجنون تھا۔

﴿فَسْتَبْصِرْ: تو جلد ہی تم بھی دیکھ لو گے۔﴾ اس سے پہلی آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر لگائے گئے کفار کے الزام کا جواب دیا اور اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و شان کو بیان کیا اور اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں ارشاد فرمایا کہ اے پیارے حبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، جب دنیا میں

1.....مسند امام احمد، مسند البصرین، حدیث جابر بن سمرہ، ٧/٤١٠، الحدیث: ٢٠٨٧٤.

2.....معجم الاوسط، باب المیم، من اسمہ محمد، ٤/٣٧٢، الحدیث: ٦٢٨٣.

3.....ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی حسن الخلق، ٤/٣٣٢، الحدیث: ٤٧٩٩.

4.....مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص، ٢/٦٢٩، الحدیث: ٧٠٥٦.

ان پر آپ کے معاملے کی حقیقت ظاہر ہوگی اور آپ کفار کو قتل کر کے اور ان کے مال بطور غنیمت حاصل کر کے ان پر غالب ہوں گے اور جب قیامت کے دن حق باطل سے ممتاز ہو جائے گا تو آپ بھی جان جائیں گے اور کفار مکہ بھی جان لیں گے کہ جنون آپ پر تھا یا وہ خود مجنون اور پاگل تھے۔^(۱)

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ ۖ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿٦٨﴾

ترجمہ کنزالایمان: بے شک تمہارا رب خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بہکے اور وہ خوب جانتا ہے جو راہ پر ہے۔

ترجمہ کنزالعرفان: بیشک تمہارا رب ہی خوب جانتا ہے اسے جو اس کی راہ سے بہکا اور وہ ہدایت والوں کو بھی خوب جانتا ہے۔

﴿إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ﴾: بیشک تمہارا رب ہی خوب جانتا ہے اسے جو اس کی راہ سے بہکا۔ یعنی اے پیارے حبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، آپ کا رب عزوجل ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو حقیقت میں مجنون ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جو میرے راستے سے بہک گئے کیونکہ انہوں نے اپنی عقلوں سے فائدہ نہیں اٹھایا اور جو کچھ رسول لے کر آئے ان میں اپنی عقلوں کو استعمال نہیں کیا، اور آپ کا رب عزوجل ان لوگوں کو بھی خوب جانتا ہے جو درحقیقت عقلمند ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جو میرے راستے پر ہیں۔^(۲)

فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِينَ ﴿٦٩﴾ وَذُوا الوُتْدِ هُمْ فَيَدْهِنُونَ ﴿٧٠﴾

ترجمہ کنزالایمان: تو جھٹلانے والوں کی بات نہ سنا۔ وہ تو اس آرزو میں ہیں کہ کسی طرح تم نرمی کرو تو وہ بھی نرم پڑ جائیں۔

ترجمہ کنزالعرفان: تو تم جھٹلانے والوں کی بات نہ سنا۔ انہوں نے تو یہی خواہش رکھی کہ کسی طرح تم نرمی کرو تو وہ

①..... جلالین مع صاوی، ن القلم، تحت الآية: ٥-٦، ٦٨/١-٢٢١١-٢٢١٢.

②..... مدارك، القلم، تحت الآية: ٧، ص ١٢٦٧، البحر المحيط، القلم، تحت الآية: ٧، ٣٠٣/٨، ملقطاً.

بھی نرم پڑ جائیں۔

﴿فَلَا تُطْعَمُ الْبَيْنَاتُ﴾: تو تم جھٹلانے والوں کی بات نہ سننا۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے پیارے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، جب آپ پر یہ سب واضح ہو چکا ہو تو آپ اُن کی اس بات کو نہ ماننے پر ثابت قدم رہیں کہ آپ انہیں (شرک سے روکنے اور بتوں کی مذمت کرنے سے) باز آجائیں تاکہ ہم بھی آپ کی (مخالفت کرنے سے) باز آجائیں، کیونکہ ان مشرکین کی خواہش اور آرزو یہ ہے کہ آپ اپنے دین میں ان کے لئے اس طرح نرمی کر لیں کہ آپ ان کی بات مان کر ان کے بتوں کی پوجا کر لیں تو وہ بھی آپ کی بات مان کر آپ کے رب تعالیٰ کی عبادت کے معاملے میں نرمی کر لیں گے۔^(۱)

﴿وَدُّوا لَوْ لَوْنٌ مِّنْ قَبْلِ هٰؤُلَاءِ﴾: انہوں نے تو یہی خواہش رکھی کہ کسی طرح تم نرمی کرو تو وہ بھی نرم پڑ جائیں۔ ﴿مَدَّ اَبْصَارَہُمْ﴾: یہ ہے کہ اپنی دنیا کی خاطر دین کے احکام میں خلاف شرع نرمی برتنا جیسے لالچ کی وجہ سے یا کسی کے مرتبے کی رعایت کرتے ہوئے اسے برائی سے منع نہ کرنا یا منع کرنے پر قدرت نہ ہونے کی صورت میں اس کی برائی کو دل میں برانہ جاننا اور مدارات یہ ہے کہ دین یا دنیا کی بہتری کے لئے کسی کے ساتھ دُنیوی معاملات سرانجام دینا جیسے کسی فاسق و گناہگار شخص کے گناہ کو دل میں برا جانتے ہوئے اس کے شر سے بچنے کے لئے یا اس نیت سے اس کے ساتھ نرم لہجے سے گفتگو کرنا اور خوش روئی سے پیش آنا کہ یہ یا تجھے اخلاق سے مُتَاَخَّر ہو کر گناہوں سے باز آجائے گا۔

ہر مسلمان کو دین کے معاملے میں پختہ ہونا چاہئے

لہذا ہر مسلمان کو اپنے دین کے معاملے میں پختہ ہونا چاہیے اور دین کے معاملات میں کسی طرح کی نرمی اور رعایت سے کام نہیں لینا چاہئے لیکن افسوس کہ آج کل مسلمان اپنے نفسانی معاملات میں تو انتہائی سختی سے کام لیتے ہیں اور کسی طرح کی رعایت کرنے پر تیار نہیں ہوتے جبکہ دین کے معاملے میں بہت نرم اور پلپلے نظر آتے ہیں، کسی کو برائی کرتے ہوئے، اسلام کے احکامات کو پامال کرتے ہوئے اور اسلام کے احکامات کا مذاق اُڑاتے ہوئے دیکھ کر، اسے روکنے پر قادر ہونے کے باوجود اس کی رعایت کرتے ہوئے یا کسی لالچ کی وجہ سے اسے نہیں روکتے اور جب کسی سے

① روح البیان، ن، تحت الآیة: ۸-۹، ۱۰/۱۰۹، ابو سعود، ن، تحت الآیة: ۸-۹، ۵/۷۵۳، تفسیر طبری، ن، تحت الآیة: ۸-۹، ۱۰/۱۰۹، ملقطاً.

اپنی ذات کو تکلیف پہنچے یا ان کا کوئی نقصان کر بیٹھے تو خوب شور مچاتے ہیں اور بعض مسلمان کہلانے والے تو ایسے ہیں کہ یہودیوں، عیسائیوں اور دیگر کفار سے دوستی اور محبت کے رشتے قائم کرتے، ان کی خاطر اسلام کے بعض احکامات پر عمل کرنا چھوڑتے، ان کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ان کی مذہبی رسومات کا اہتمام کرتے، ان کے ہاں ان کی مذہبی رسومات میں شرکت کرتے، انہیں مساجد میں بلوا کر اور مسلمانوں سے اونچا بٹھا کر مسلمانوں کو ان کی تقریریں سنواتے اور ان سے اتحاد اور یگانگت کرنے کی کوششیں کرتے اور دیگر مسلمانوں کو اس کی ترغیب دینے کے لئے باقاعدہ پروگرام منعقد کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کفار و مشرکین سے دوستی کرنے اور ان سے محبت کا رشتہ استوار کرنے سے منع کیا اور اس سے بچنے کا حکم دیا ہے اور کفار سے دوستی اور محبت کرنے کو منافقوں کی خصلت بتایا ہے، چنانچہ منافقوں کی اس خصلت کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ کنز العرفان: کیا تم نے منافقوں کو نہ دیکھا کہ اپنے اہل کتاب کافر بھائیوں سے کہتے ہیں کہ قسم ہے اگر تم نکالے گئے تو ضرور ہم تمہارے ساتھ نکلیں گے اور ہرگز تمہارے بارے میں کسی کا کہنا نہ مانیں گے اور اگر تم سے لڑائی کی گئی تو ہم ضرور تمہاری مدد کریں گے اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یقیناً وہ ضرور جھوٹے ہیں۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نَافَقُوا يَقُولُونَ لِإِخْوَانِهِمُ
الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَئِن
أُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيعُ فِيكُمْ
أَحَدًا أَبَدًا وَإِنْ قُوتِلْتُمْ لَنَنصُرَنَّكُمْ
وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ (1)

اور مسلمانوں سے ارشاد فرمایا:

ترجمہ کنز العرفان: اے ایمان والو! جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب دی گئی ان میں سے وہ لوگ جنہوں نے تمہارے دین کو مذاق اور کھیل بنا لیا ہے انہیں اور کافروں کو اپنا دوست نہ بناؤ اور اگر ایمان رکھتے ہو تو اللہ سے ڈرتے رہو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ
اتَّخَذُوا دِينَكُمْ هُزُؤًا وَعِبَابًا مِنَ الَّذِينَ
الَّذِينَ آتَوْا
الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكَافِرَ أَوْلِيَاءَ وَاتَّقُوا
اللَّهَ إِنَّ كُفْرَتَكُمْ مُمِيزَاتٌ (2)

اور ارشاد فرمایا:

ترجمہ کنز العرفان: اے ایمان والو! مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بناؤ۔ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اپنے اوپر اللہ کے لئے صریح حجت قائم کر لو۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۗ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا (1)

اور ارشاد فرمایا:

ترجمہ کنز العرفان: اے ایمان والو! اپنے باپ اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان کے مقابلے میں کفر کو پسند کریں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی کرے گا تو وہی ظالم ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا الْاَبَآءَ كُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنْ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَيِ الْاِيْمَانِ ۗ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (2)

اور ارشاد فرمایا:

ترجمہ کنز العرفان: مسلمان مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں اور جو کوئی ایسا کرے گا تو اس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں مگر یہ کہ تمہیں ان سے کوئی ڈر ہو اور اللہ تمہیں اپنے غضب سے ڈراتا ہے اور اللہ ہی کی طرف لوٹتا ہے۔

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۗ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ ۗ اِلَّا اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰةً ۗ وَيَحٰذِرْكُمْ اللّٰهُ نَفْسَهُ ۗ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ (3)

اور کفار سے دوستی کرنے والے منافقوں کے بارے میں ارشاد فرمایا:

ترجمہ کنز العرفان: منافقوں کو خوشخبری دو کہ ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ وہ جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں۔ کیا یہ ان کے پاس عزت ڈھونڈتے ہیں؟ تو تمام عزتوں کا مالک اللہ ہے۔

بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنْ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمًا ۗ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۗ اَيَّبَعُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا (4)

3.....ال عمران: ٢٨.

1.....النساء: ١٤٤.

4.....النساء: ١٣٨، ١٣٩.

2.....توبه: ٢٣.

اور برائی ہوتی دیکھ کر اس سے نہ روکنے والوں کے بارے میں حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کی حدود میں نرمی برتنے والے اور ان میں مبتلاء ہونے والے کی مثال ان لوگوں جیسی ہے جنہوں نے کشتی میں قرعہ اندازی کی تو بعض کے حصے میں نیچے والا حصہ آیا اور بعض کے حصے میں اوپر والا، نیچے والوں کو پانی کے لئے اوپر والوں کے پاس جانا ہوتا تھا، اوپر والوں (کو نیچے والوں کے پانی لے کر گزرنے کی وجہ سے اذیت پہنچی اور انہوں نے اسے زحمت شمار کیا تو نیچے والوں (میں سے ایک شخص) نے کلہاڑہ لیا اور کشتی کے نچلے حصے میں سوراخ کرنے لگا، اوپر والے اس کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ تجھے کیا ہو گیا ہے؟ اس نے کہا: میری وجہ سے تمہیں تکلیف ہوتی تھی اور پانی کے بغیر گزارا نہیں (اس لئے میں کشتی میں سوراخ کر رہا ہوں تاکہ مجھے پانی حاصل ہو جائے اور تمہاری تکلیف دور ہو جائے) پس اگر انہوں نے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا تو اسے (ڈوبنے سے) بچا لیا اور خود بھی سُبُک جائیں گے اور اگر اسے چھوڑ دیا (اور سوراخ کرنے سے منع نہیں کیا) تو اسے ہلاک کریں گے اور اپنی جانوں کو ہلاک کر بیٹھیں گے۔ (1)

اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”غفر قریب تم پر ایسے بادشاہ مسلط ہوں گے جن سے تم نیکی بھی دیکھو گے اور برائی بھی، تو جس نے ان کی برائی کو بُرا کہا وہ بُری ہوا اور جس نے (ان کی بُرائی کو برا کہنے کی قدرت نہ رکھنے وجہ سے اس برائی کو دل سے) برا سمجھا وہ بھی (ان کی برائی میں شریک ہونے کے وبال سے) سلامت رہا البتہ جو (دل سے ان کی برائی پر) راضی ہوا اور اس نے (ان کی) پیروی کی تو وہ ہلاک ہوا۔ (2)

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عقل سلیم عطا فرمائے اور اپنے دین پر پختگی اور اس کے احکامات پر مضبوطی سے عمل کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

نوٹ: کفار و مشرکین سے تعلقات رکھنے کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے فتاویٰ رضویہ کی جلد نمبر 14 میں موجود اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان دَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ کے رسالے ”الْمُتَحَبِّجَةُ الْمُؤْتَمِنَةُ فِي آيَةِ الْمُتَحَبِّجَةِ“ (غیر مسلموں سے تعلقات رکھنے کی شرعی حدود کا تفصیلی بیان) کا مطالعہ فرمائیں۔

①.....بخاری، کتاب الشهادات، باب القرعة في المشكلات، ٢٠٨/٢، الحديث: ٢٦٨٦.

②.....ترمذی، کتاب الفتن، ٧٨-باب، ١١٧/٤، الحديث: ٢٢٧٢.

وَلَا تُطْعَمُ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ ﴿١٠﴾

ترجمہ کنز الایمان: اور ہر ایسے کی بات نہ سننا جو بڑا قسمیں کھانے والا ذلیل۔

ترجمہ کنز العرفان: اور ہر ایسے آدمی کی بات نہ سننا جو بڑا قسمیں کھانے والا، ذلیل۔

﴿وَلَا تُطْعَمُ كُلَّ حَلَّافٍ﴾ اور ہر ایسے آدمی کی بات نہ سننا جو بڑا قسمیں کھانے والا۔ ﴿﴾ اس سے پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے مشرکین کی بات ماننے سے منع کیا اور اس ممانعت میں تمام کفار داخل ہیں، اب یہاں کفر کے علاوہ مزید عیوب بیان کر کے دوبارہ منع کیا جا رہا ہے کہ جس کافر میں یہ عیب ہوں اس کی بات بطور خاص نہ مانی جائے۔ یہاں آیت میں دو عیب بیان کئے گئے ہیں۔

(1)..... وہ ”حَلَّافٍ“ ہے۔ حَلَّاف اسے کہتے ہیں جو حق اور باطل دونوں طرح کے معاملات میں بہت زیادہ قسمیں کھاتا ہو۔

(2)..... وہ ذلیل ہے، کیونکہ بات بات پر قسمیں کھانے والا اور جھوٹی قسمیں کھانے والا لوگوں کی نگاہوں میں ذلیل ہوتا ہے۔ (1)

یاور ہے کہ جمہور مفسرین کے نزدیک اس آیت سے لے کر آیت نمبر 16 تک جو مذموم اوصاف بیان کئے گئے، یہ ولید بن مغیرہ کے ہیں، جبکہ بعض مفسرین کا قول یہ ہے کہ یہ اوصاف اسود بن عبد یغوث، یا اُخس بن شریق، یا ابو جہل بن ہشام کے ہیں۔ (2)

بات بات پر قسمیں اٹھانے والے نصیحت حاصل کریں

اس آیت سے ان مسلمانوں کو بھی نصیحت حاصل کرنی چاہئے کہ جو بات بات پر اللہ تعالیٰ کی یا قرآن کی قسمیں اٹھانا شروع کر دیتے ہیں اور بسا اوقات جھوٹے ہونے کے باوجود بھی کثرت کے ساتھ قسمیں کھاتے نظر آتے ہیں

①..... تفسیر کبیر، القلم، تحت الآیة: ١٠، ١٠، ١٠، ٦٠، ٤، ٦٠، ٤، ملخصاً.

②..... صاوی، القلم، تحت الآیة: ١٠، ١٠، ٦، ٢٢١٢، ٢٢١٣.

تاکہ کسی طرح ان کی بات کو سچ مان لیا جائے اور ان کے اس عمل کی وجہ سے لوگوں کی نظروں میں ان کی جو عزت اور مقام بنتا ہے وہ سب اچھی طرح جانتے ہیں۔ زیادہ قسمیں کھانے اور قسموں کو دھوکا دینے اور فساد برپا کرنے کا ذریعہ بنانے سے منع کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَجْعَلُوا لِلّٰهِ عُرْضَةً لِآيٰتِنَاۙ كُمْ (1)
ترجمہ کنز العرفان: اور اپنی قسموں کی وجہ سے اللہ کے نام کو آڑ نہ بنا لو۔

اور ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَتَّخِذُواۙ اٰیٰتِنَاۙ كُمْ دَعْوًاۙ لِّبَيْنِكُمْ فَنَنْزِلَۙ قَدَمًاۙ بَعْدَ ثُبُوۙتِهَاۙ وَتَدْفَعُوۙا السُّوۙءَ بِمَا صَدَدْتُمْۙ عَنِ سَبِيۙلِ اللّٰهِۙ وَلكُمْ عَذَابٌ عَظِيۙمٌ (2)
ترجمہ کنز العرفان: اور تم اپنی قسموں کو اپنے درمیان دھوکے اور فساد کا ذریعہ نہ بناؤ ورنہ قدم ثابت قدمی کے بعد پھسل جائیں گے اور تم اللہ کے راستے سے روکنے کی وجہ سے سزا کا مزہ چکھو گے اور تمہارے لئے بہت بڑا عذاب ہوگا۔

اور قسموں کے بدلے دنیا کا ذلیل مال لینے والوں کے بارے ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِيۙنَ يَشْتَرُوۙنَ بِعَهۙدِ اللّٰهِۙ وَاٰیٰتِنَاۙ كُمْ ثَمَنًاۙ قَلِيۙلًاۙ اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمۙ فِيۙ الْاٰخِرَةِۙ وَلَا يَكۙلِمُهُمۙ اللّٰهُۙ وَلَا يَنْظُرُۙ اِلَيْهِمۙ يَوْمَۙ الْقِيٰمَةِۙ وَلَا يُرۙى كَيْفَۙ هُمۙۙ وَلكُمۙ عَذَابٌ اَلِيۙمٌ (3)
ترجمہ کنز العرفان: بیشک وہ لوگ جو اللہ کے وعدے اور اپنی قسموں کے بدلے تھوڑی سی قیمت لیتے ہیں، ان لوگوں کے لئے آخرت میں کچھ حصہ نہیں اور اللہ قیامت کے دن نہ تو ان سے کلام فرمائے گا اور نہ ان کی طرف نظر کرے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت اور عقل سلیم عطا فرمائے، آمین۔

هَبَانِ مَشَاءٍ بِبَيْمِمْ ۙ

1..... بقرہ: ٢٢٤.

2..... نحل: ٩٤.

3..... آل عمران: ٧٧.

ترجہ کنز الایمان: بہت طعنے دینے والا بہت ادھر کی ادھر لگاتا پھرنے والا۔

ترجہ کنز العرفان: سامنے سامنے بہت طعنے دینے والا، چغلی کے ساتھ ادھر ادھر بہت پھرنے والا۔

﴿ہبّانہ﴾ بہت طعنے دینے والا۔ ﴿اس آیت میں بھی دو عیب بیان کئے گئے ہیں:

(1)..... وہ ”ہبّانہ“ ہے۔ ہبّانہ اس شخص کو کہتے ہیں جو لوگوں کے سامنے ان کے بکثرت عیب نکالے یا بہت طعنے

دے۔ (1)

عیب جوئی کرنے اور طعنے دینے کی مذمت

ایسے شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ (2)

ترجہ کنز العرفان: اس کے لیے خرابی ہے جو لوگوں کے

منہ پر عیب نکالے۔

اور حضرت راشد بن سعد مقررانی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی ہے، رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”معراج کی رات میں کچھ عورتوں اور مردوں کے پاس سے گزرا جو ان کی پستانوں کے ساتھ لٹکے ہوئے تھے۔ میں نے کہا: اے جبریل! عَلَيْهِ السَّلَام، یہ کون لوگ ہیں؟ حضرت جبریل عَلَيْهِ السَّلَام نے عرض کی: يَا رَسُولَ اللهِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، یہ وہ مرد اور عورتیں ہیں جو لوگوں کے سامنے بہت عیب نکالتے اور طعنے دیا کرتے تھے۔ (3)

(2)..... وہ چغلی کے ساتھ ادھر ادھر بہت پھرنے والا ہے۔

چغلی کی تعریف اور اس کی مذمت

چغلی کی تعریف یہ ہے کہ لوگوں کے درمیان فساد ڈالنے کے لئے ایک کی بات دوسرے تک پہنچانا۔ (4)

①..... قرطبی، القلم، تحت الآية: ١١/٩٠١٧٣. الجزء الثامن عشر، ملخصاً.

②..... هُمَزَةٌ: ١.

③..... شعب الایمان، الرابع و الاربعون من شعب الایمان ... الخ، فضل فيما ورد من الاخبار في التشديد ... الخ، ٣٠٩/٥.

الحديث: ٦٧٥٠.

④..... الزواجر عن اقتراف الكبائر، الباب الثاني، الكبيرة الثانية والخمسون بعد المائتين: النمیمة، ٤٦/٢.

احادیث میں چغل خوری کی شدید مذمت بیان کی گئی ہے، یہاں ان میں سے 3 احادیث ملاحظہ ہوں،

(1)..... حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں نے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ”چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔“ (1)

(2)..... حضرت عبدالرحمن بن غنم اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے بہترین بندے وہ ہیں کہ جب ان کو دیکھا جائے تو اللہ تعالیٰ یاد آجائے اور اللہ تعالیٰ کے بدترین بندے چغلی کھانے کے لئے ادھر ادھر پھرنے والے، دوستوں کے درمیان جدائی ڈالنے والے اور بے عیب لوگوں کی خامیاں نکالنے والے ہیں۔“ (2)

(3)..... حضرت علاء بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”منہ پر رُبا بھلا کہنے والوں، پیٹھ پیچھے عیب جوئی کرنے والوں، چغلی کھانے والوں اور بے عیب لوگوں میں عیب تلاش کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) کتوں کی شکل میں جمع فرمائے گا۔“ (3)

مَنْ آءَلَّخَيْرٍ مُّعْتَدٍ اَثِيمٍ ۱۲

ترجمہ کنز الایمان: بھلائی سے بڑا روکنے والا حد سے بڑھنے والا گناہگار۔

ترجمہ کنز العرفان: بھلائی سے بڑا روکنے والا، حد سے بڑھنے والا، بڑا گناہگار۔

﴿مَنْ آءَلَّخَيْرٍ مُّعْتَدٍ اَثِيمٍ﴾ اس آیت میں اس کافر کے تین عیوب بیان کئے گئے ہیں:

(1)..... وہ بھلائی سے بڑا روکنے والا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ (ایسا) بخیل ہے کہ نہ خود نیک کاموں میں خرچ کرتا ہے اور نہ دوسرے کو نیک کاموں میں خرچ کرنے دیتا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس کے معنی

①..... مسلم، کتاب الایمان، باب بیان غلظ تحريم النمیمه، ص ٦٦، الحدیث: ١٦٨ (١٠٥)۔

②..... مسند امام احمد، مسند انشامیین، حدیث عبد الرحمن بن غنم الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ٢٩١/٦، الحدیث: ١٨٠٢٠۔

③..... التوبیخ والتنبیہ لابی الشیخ الاصبہانی، باب البهتان وما جاء فیہ، ص ٢٣٧، الحدیث: ٢١٦۔

بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ بھلائی سے روکنے سے مقصود اسلام سے روکنا ہے کیونکہ ولید بن مغیرہ اپنے بیٹوں اور رشتہ داروں سے کہتا تھا کہ اگر تم میں سے کوئی اسلام میں داخل ہوا تو میں اُسے اپنے مال میں سے کچھ نہ دوں گا۔

(2)..... لوگوں پر ظلم کرنے میں حد سے بڑھنے والا ہے۔

(3)..... سخت گناہگار ہے۔⁽¹⁾

عُتِلَّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٌ ۙ

ترجمہ کنز الایمان: دُرُشْتُ خُو اس سب پر کڑھ یہ کہ اس کی اصل میں خطا۔

ترجمہ کنز العرفان: سخت مزاج، اس کے بعد ناجائز پیداوار ہے۔

﴿عُتِلَّ: سخت مزاج﴾۔ اس آیت میں اس کافر کے دو عیب بیان کئے گئے ہیں کہ وہ طبعی طور پر بد مزاج اور بد زبان ہے اور ان تمام عیوب سے بڑھ کر اس کا عیب یہ ہے کہ وہ ناجائز پیداوار ہے تو اس سے خبیث افعال کے صادر ہونے میں کیا تعجب ہے۔

ابوالبرکات عبداللہ بن احمد نسفی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں ”مردی ہے کہ ولید بن مغیرہ نے اپنی ماں سے جا کر کہا: محمد (صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) نے میرے بارے میں دس باتیں بیان فرمائی ہیں، ان میں سے 9 کے بارے میں تو میں جانتا ہوں کہ وہ مجھ میں موجود ہیں لیکن ان کی یہ بات کہ میں ناجائز پیداوار ہوں، اس کا حال مجھے معلوم نہیں، اب تو مجھے سچ بتا دے (کہ اصل حقیقت کیا ہے) ورنہ میں تیری گردن مار دوں گا۔ اس پر اُس کی ماں نے کہا کہ ”تیرا باپ نامرد تھا، اس لئے مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ جب وہ مر جائے گا تو اس کا مال دوسرے لوگ لے جائیں گے، تو (اس چیز سے بچنے کے لئے) میں نے ایک چرواہے کو اپنے پاس بلا لیا اور تو اس چرواہے کی اولاد ہے۔“⁽²⁾

1..... حازن، ن، تحت الآية: ١٢، ٢٩٥/٤، صاوی، القلم، تحت الآية: ١٢، ٢٢١٣/٦، قرطبی، القلم، تحت الآية: ١٢،

١٧٤/٩، الجزء الثامن عشر، تفسير كبير، القلم، تحت الآية: ١٢، ٦٠٤/١٠، ملنقطاً.

2..... مدارك، القلم، تحت الآية: ١٣، ص ١٢٦٧.

سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ محبوبیت

اس سے تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت، شانِ محبوبیت اور بارگاہِ الہی میں آپ کا مقام معلوم ہوتا ہے کہ ولید نے اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں ایک جھوٹا کلمہ کہا تھا کہ (مَعَاذَ اللَّهِ) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مجنون ہیں، اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے اس کے دس وہ عیوب ظاہر فرمادیئے جو واقعی اس میں موجود تھے اور ان میں سے ایک عیب یعنی حرامی ہونا ایسا تھا کہ یہ اس آیت کے نازل ہونے سے ہی معلوم ہوا اور نہ اب تک اس کے بارے میں سب یہی سمجھتے تھے کہ وہ خاندانِ قریش سے ہے۔

نوٹ: یاد رہے کہ یہاں تک 9 عیب بیان ہوئے جبکہ دسویں عیب کا ذکر انگی آیات میں ہے۔

أَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَبَنِينَ ۝ إِذْ أَنْتَلَىٰ عَلَيْهِ الْإِنْتَانَا قَالَ أَسَاطِيرُ
الْأَوَّلِينَ ۝

ترجمہ کنزالایمان: اس پر کہ کچھ مال اور بیٹے رکھتا ہے۔ جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جائیں کہتا ہے اگلوں کی کہانیاں ہیں۔

ترجمہ کنزالعرفان: اس بنا پر (بات نہ مانو) کہ وہ مال اور بیٹوں والا ہے۔ جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ اگلوں کی کہانیاں ہیں۔

﴿أَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَبَنِينَ﴾: کہ وہ مال اور بیٹوں والا ہے۔ ﴿اس آیت کا تعلق اسی سورت کی آیت نمبر 10 سے بھی ہو سکتا ہے۔ اس صورت میں آیت کا معنی یہ ہوگا کہ اے حبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، ان عیبوں کے ہونے کے ساتھ آپ اس کافر کی بات نہ مانیں کہ وہ مالدار اور بیٹوں والا ہے۔ اور اس آیت کا تعلق اس کے بعد والی آیت سے بھی ہو سکتا ہے۔ اس صورت میں اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا معنی یہ ہوگا کہ وہ کافر مال اور اولاد والا ہے، تو اسے چاہئے تھا کہ ان نعمتوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا اور ایمان لاتا لیکن اس لعین نے شکر کرنے کی بجائے مال اور

اولاد کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کرنا شروع کر دیا اور جب اس کے سامنے قرآن پاک کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے کہ یہ اگلوں کی جھوٹی کہانیاں ہیں۔^(۱)

اس صورت میں یہ ولید بن مغیرہ کا سوال عیب بنتا ہے جبکہ مجموعی طور پر آیت نمبر 8 سے لے کر یہاں تک سید المرسلین صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے دشمنوں کے 10 سے زیادہ عیب بیان کئے گئے ہیں۔

سَنَسِبُهُ عَلَى الْخُرْطُومِ ①

ترجمہ کنز الایمان: قریب ہے کہ ہم اس کی سُر کی سی تھوٹھی پرداغ لگا دیں گے۔

ترجمہ کنز العرفان: قریب ہے کہ ہم اس کی سُر کی سی تھوٹھی پرداغ دیں گے۔

﴿ سَنَسِبُهُ عَلَى الْخُرْطُومِ ﴾: قریب ہے کہ ہم اس کی سُر کی سی تھوٹھی پرداغ دیں گے۔ ﴿ اس آیت میں اس کافر کے لئے وعید بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ہم اس کی سُر کی سی تھوٹھی پرداغ کر اس کا چہرہ بگاڑ دیں گے اور اس کی بد باطنی کی علامت اس کے چہرے پر نمودار کر دیں گے تاکہ یہ اس کیلئے عار کا سبب ہو۔ یہ خبر دنیا میں اس طرح پوری ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے عیوب بیان کر کے اسے ایسا ذلیل و رسوا کیا کہ جس طرح داغ کبھی ختم نہیں ہوتا اسی طرح اس کی ذلت بھی کبھی ختم نہ ہوئی اور آخرت میں یہ خبر اس طرح پوری ہوگی کہ جہنم میں داخل کرنے سے پہلے اس کے چہرے کو سیاہ کر دیا جائے گا یا اللہ تعالیٰ اس کی ناک پر ایسی علامت بنا دے گا جس سے اہل محشر پہچان لیں گے کہ یہی وہ کافر ہے جو دین حق کا انکار کرنے میں اور رسول کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے عداوت رکھنے میں پیش پیش تھا۔^(۲)

إِنَّا بَلَوْنَهُمْ كَمَا بَلَوْنَا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ إِذْ أَقْسَمُوا لَيَصْرِمُنَّهَا

①.....مدارك، القلم، تحت الآية: ١٤-١٥، ص ١٢٦٧، صاوی، القلم، تحت الآية: ١٤-١٥، ٦/٢٢١٤، جمل، انقلم، تحت الآية: ١٤-١٥، ٧٥/٨، ملقطاً.

②.....جلالین، ن، تحت الآية: ١٦، ص ٤٦٩، عازن، ن، تحت الآية: ١٦، ٤/٢٩٦، تفسیر کبیر، القلم، تحت الآية: ١٦، ٦٠٦/١٠، ملقطاً.

مُصْبِحِينَ ﴿١٤﴾

ترجمہ کنزالایمان: بیشک ہم نے انہیں جانچا جیسا اس باغ والوں کو جانچا تھا جب انہوں نے قسم کھائی کہ ضرور صبح ہوتے اس کے کھیت کاٹ لیں گے۔

ترجمہ کنزالعرفان: بیشک ہم نے انہیں جانچا جیسا باغ والوں کو جانچا تھا جب انہوں نے قسم کھائی کہ ضرور صبح ہوتے اس باغ کو کاٹ لیں گے۔

﴿رَأٰتَابَلُوْنَهُمْ كَمَا بَلُوْنَا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ﴾: بیشک ہم نے ان کو جانچا جیسا باغ والوں کو جانچا تھا۔ ﴿اس آیت کا معنی یہ ہے کہ ہم نے کفار مکہ کو مال اور دولت شکر ادا کرنے کے لئے دی تھی نہ کہ تکبر و سرکشی کرنے کے لئے، تو جب انہوں نے تکبر کیا اور میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے دشمنی مول لی تو ہم نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اس دعا سے کہ یارب! عَزَّوَجَلَّ، انہیں ایسی قحط سالی میں مبتلا کر جیسی حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ہوئی تھی، نیز کفار مکہ کو بھوک اور قحط کے ذریعے آزمائش میں مبتلا کر دیا گیا جیسا کہ باغ والوں کو کیا تھا۔ چنانچہ کفار مکہ قحط کی مصیبت میں اس قدر مبتلا کئے گئے کہ وہ بھوک کی شدت میں مُردار اور ہڈیاں تک کھا گئے۔

باغ والوں کا واقعہ

اس آیت میں جس باغ کی مثال دے کر اس کا واقعہ بیان کیا گیا اس کا نام ضردان تھا، یہ باغ یمن کے شہر صنعاء سے دو فرسنگ (یعنی 6 میل) کے فاصلے پر سرراہ واقع تھا۔ اس باغ کا مالک ایک نیک مرد تھا اور وہ باغ کے پھل کثرت سے فقراء کو دیتا تھا، اس کی عادت یہ تھی کہ جب باغ میں جاتا تو فقراء کو بلا لیتا اور تمام گھرے پڑے پھل فقراء لے لیتے۔ پھر باغ میں بستر بچھا دیئے جاتے اور جب پھل توڑے جاتے تو جتنے پھل بستروں پر گرتے وہ بھی فقراء کو دے دیئے جاتے اور جو خالص اپنا حصہ ہوتا اس سے بھی وہ دسواں حصہ فقراء کو دے دیتا، اسی طرح کھیتی کاٹنے وقت بھی اس نے فقراء کے حقوق بہت زیادہ مقرر کئے ہوئے تھے۔ اس کے انتقال کے بعد اس کے تین بیٹے وارث ہوئے،

انہوں نے باہم مشورہ کیا کہ مال قلیل ہے اور کنبہ بہت زیادہ ہے اس لئے اگر والد کی طرح ہم بھی خیرات جاری رکھیں تو تنگ دست ہو جائیں گے۔ اس پر انہوں نے آپس میں مل کر قسمیں کھائیں کہ صبح سویرے لوگوں کے اٹھنے سے پہلے ہی باغ میں چل کر پھل توڑ لیں گے تاکہ مسکینوں کو خیر نہ ہو۔^(۱)

وَلَا يَسْتَشْنُونَ ۱۸ فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَبِّكَ وَهُمْ نَآئِبُونَ ۱۹
فَاصْبَحَتْ كَالصَّرِيمِ ۲۰ فَتَنَادُوا مُصْبِحِينَ ۲۱ اِنِ اعْتَدُوا عَلٰی حَرْثِكُمْ
اِنْ كُنْتُمْ صَرْمِيْنَ ۳۳ فَاَنْطَلَقُوا وَهُمْ يَتَخَفَتُونَ ۳۴ اَنْ لَا يَدَّخُدَهَا
الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مَّسْكِيْنَ ۳۳ وَغَدُوْا عَلٰی حَرْدٍ قَدِيْرِيْنَ ۲۵ فَلَمَّآ رَاُوْهَا
قَالُوْا اِنَّا لَصَآئِرُونَ ۲۶ بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ۲۷ قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ
اَقُلْ لَّكُمْ لَوْ لَا تَسْبِحُوْنَ ۲۸ قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۲۹
فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ يَّتَلَوْنَ وَمُؤْمِنًا ۳۰ قَالُوْا اَيُّوَيْلٰنَا اِنَّا كُنَّا
طٰغِيْنَ ۳۱ عَسٰی رَبَّنَا اَنْ يُبَدِّلَنَا خَيْرًا مِّنْهَا اِنَّا اِلٰى رَبِّنَا
لُرٰغِبُونَ ۳۲

توجہ کنز الایمان: اور اِنْ شَاءَ اللّٰهُ نہ کہا۔ تو اس پر تیرے رب کی طرف سے ایک پھیری کرنے والا پھیرا کر گیا اور

①..... تفسیر قرطبی، القلم، تحت الآیة: ۱۷، ۱۸۰/۹، الجزء الثامن عشر، مدارك، القلم، تحت الآیة: ۱۷، ص ۱۲۶۸، حازن، ن، تحت الآیة: ۱۷، ۲۹۶/۴، ملقطاً.

وہ سوتے تھے۔ تو صبح رہ گیا جیسے پھل ٹوٹا ہوا۔ پھر انہوں نے صبح ہوتے آپس میں ایک دوسرے کو پکارا۔ کہ تڑکے اپنی کھیتی کو چلو اگر تمہیں کاٹنی ہے۔ تو چلے اور آپس میں آہستہ آہستہ کہتے جاتے تھے۔ کہ ہرگز آج کوئی مسکین تمہارے باغ میں آنے نہ پائے۔ اور تڑکے چلے اپنے اس ارادہ پر قدرت سمجھتے۔ پھر جب اسے دیکھا بولے بے شک ہم راستہ بہک گئے۔ بلکہ ہم بے نصیب ہوئے۔ ان میں جو سب سے غنیمت تھا بولا کیا میں تم سے نہیں کہتا تھا کہ تسبیح کیوں نہیں کرتے۔ بولے پاکی ہے ہمارے رب کو بے شک ہم ظالم تھے۔ اب ایک دوسرے کی طرف ملامت کرتا متوجہ ہوا۔ بولے ہائے خرابی ہماری بے شک ہم سرکش تھے۔ اُمید ہے کہ ہمیں ہمارا رب اس سے بہتر بدل دے ہم اپنے رب کی طرف رغبت لاتے ہیں۔

توجهة كذا يعرفان: اور اِنْ شَاءَ اللّٰهُ نہیں کہہ رہے تھے۔ تو اس باغ پر تیرے رب کی طرف سے ایک پھیری کرنے والا پھیری کر گیا جبکہ وہ سو رہے تھے۔ تو صبح کے وقت وہ باغ سیاہ رات کی طرح ہو گیا۔ پھر انہوں نے صبح ہوتے ایک دوسرے کو پکارا۔ کہ اگر تم کاٹنا چاہتے ہو تو صبح سویرے اپنی کھیتی پر چلو۔ تو وہ چلے اور آپس میں آہستہ آہستہ کہتے جاتے تھے۔ کہ ہرگز آج کوئی مسکین تمہارے پاس باغ میں آنے نہ پائے۔ اور وہ خود کو روکنے پر قادر سمجھتے ہوئے صبح سویرے چلے۔ پھر جب انہوں نے اس باغ کو دیکھا تو کہنے لگے: بیشک ہم ضرور راستہ بھٹک گئے ہیں۔ بلکہ ہم محروم ہو گئے ہیں۔ ان میں جو بہتر تھا اس نے کہا: کیا میں تم سے نہیں کہتا تھا کہ تم تسبیح کیوں نہیں کرتے؟ انہوں نے کہا: ہمارا رب پاک ہے، بیشک ہم ظالم تھے، پھر وہ ایک دوسرے کی طرف ملامت کرتے متوجہ ہوئے۔ بولے: ہائے ہماری خرابی، بیشک ہم سرکش تھے۔ امید ہے کہ ہمارا رب ہمیں اس سے بہتر بدل دے یقیناً (اب) ہم اپنے رب کی طرف ہی رغبت رکھنے والے ہیں۔

﴿وَلَا يَسْتَنْوُونَ﴾: اور اِنْ شَاءَ اللّٰهُ نہیں کہہ رہے تھے۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی 14 آیات میں اس واقعے کا بقیہ حصہ بیان کیا گیا ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ انہوں نے صبح سویرے پھل توڑنے کی قسم کھائی اور اِنْ شَاءَ اللّٰهُ کہنا بھول گئے۔ پھر یہ لوگ تو قسمیں کھا کر سو گئے اور اس باغ پر اللّٰہ تعالیٰ کے حکم سے رات میں ایک آگ آئی جو اسے تباہ کر گئی اور صبح کے وقت تک وہ باغ جل کر سیاہ رات کی طرح ہو گیا اور ان لوگوں کو اس کی کچھ خبر نہ ہوئی۔ یہ صبح سویرے اٹھے اور ایک دوسرے کو پکارا کہ اگر تم باغ کا پھل کاٹنا چاہتے ہو تو صبح منہ اندھیرے اپنی کھیتی پر چلو۔ چنانچہ وہ لوگ باغ

کی طرف چلے اور اس دوران آپس میں آہستہ آہستہ کہتے جاتے تھے کہ ہرگز آج کوئی مسکین تمہارے باغ میں آنے نہ پائے اور وہ اپنے آپ کو اس ارادہ پر قادر سمجھتے ہوئے صبح سویرے چلے کہ کسی مسکین کو اندر نہ آنے دیں گے اور وہ تمام پھل اپنے قبضہ میں لائیں گے۔ پھر جب باغ کے قریب پہنچے اور انہوں نے اس باغ کو دیکھا کہ وہ جل چکا ہے اور اس میں پھل کا نام و نشان نہیں تو کہنے لگے: بیشک ہم کسی اور باغ پر پہنچ گئے ہیں کیونکہ ہمارا باغ تو بہت پھل دار ہے۔ پھر جب غور کیا اور اس کے درود یوار کو دیکھا اور پہچان لیا کہ یہ اپنا ہی باغ ہے تو کہنے لگے: ہم راستہ نہیں بھولے بلکہ حق دار مسکینوں کو روکنے کی نیت کر کے ہم خود اس کے پھل سے محروم ہو گئے ہیں۔ ان میں سے جو عقلمند تھا اس نے کہا: کیا میں تم سے نہیں کہتا تھا کہ تم اللہ تعالیٰ کی تسبیح کیوں نہیں کرتے اور اس پر ارادے سے توبہ کیوں نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر کیوں نہیں بجالاتے؟ اس پر سب نے کہا: ہمارا رب عَزَّوَجَلَّ پاک ہے، بیشک ہم ظالم تھے، اور اس وقت وہ ملامت کرتے ہوئے ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوئے اور آخر کار ان سب نے اعتراف کیا کہ ہم سے خطا ہوئی اور ہم حد سے تجاوز کر گئے۔ وہ کہنے لگے: ہائے ہماری خرابی، بے شک ہم سرکش تھے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر نہ کیا اور اپنے باپ دادا کے نیک طریقے کو چھوڑ دیا، امید ہے کہ ہمارا رب عَزَّوَجَلَّ ہمیں اس سے بہتر بدل دے، اب ہم اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف ہی رغبت رکھنے والے ہیں اور اس کے عفو و کرم کی امید رکھتے ہیں۔ ان لوگوں نے سچے دل سے اور اخلاص کے ساتھ توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اس کے بدلے اُس سے بہتر باغ عطا فرمایا جس کا نام ”باغ حیوان“ تھا اور اس میں کثیر پیداوار ہوئی۔^(۱)

كذٰلِكَ الْعَذَابُ ۖ وَالْعَذَابُ الْآخِرَةُ اَكْبَرُ ۗ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝٤٣

ترجمہ کنز الایمان: مارا ایسی ہوتی ہے اور بے شک آخرت کی مار سب سے بڑی کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے۔

ترجمہ کنز العرفان: سزا ایسی ہی ہوتی ہے اور بیشک آخرت کی سزا سب سے بڑی ہے۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر لوگ جانتے۔

﴿ كذٰلِكَ الْعَذَابُ ۖ سزا ایسی ہی ہوتی ہے۔ ﴾ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے کفار مکہ کو اپنے عذاب سے ڈراتے ہوئے

①.....حازن، ن. تحت الآیة: ١٨-٣٢، ٤/٢٩٦-٢٩٧، مدارك، القلم، تحت الآیة: ١٨-٣٢، ص ١٢٦٨-١٢٦٩، ملقطاً.

فرمایا کہ اے کفار مکہ! جس طرح ہم نے باغ والوں کے ساتھ کیا اسی طرح جو ہماری حدوں سے تجاوز کرے اور ہمارے حکم کی مخالفت کرے اس کے لئے بھی ہماری سزا ایسی ہی ہوتی ہے، لہذا ہوش میں آؤ اور اپنا انجام خود سوچ لو کہ یہ تو دنیا کی سزا ہے اور بیشک آخرت کی سزا سب سے بڑی ہے۔ کیا یہی اچھا ہوتا اگر لوگ آخرت کے عذاب کو جانتے اور اس سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فرمانبرداری کرتے۔

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّہُمْ جَنَّتِ النَّعِيْمِ ﴿۳۷﴾ اَفَجَعَلَ الْمُسْلِمِيْنَ
كَالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۵﴾ مَا لَكُمْ ذٰلِكَ ﴿۳۶﴾ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ج

توجیہ کنز الایمان: بے شک ڈروالوں کے لیے ان کے رب کے پاس چین کے باغ ہیں۔ کیا ہم مسلمانوں کو مجرموں سا کر دیں۔ تمہیں کیا ہوا کیسا حکم لگاتے ہو۔

توجیہ کنز العرفان: بیشک ڈروالوں کے لیے ان کے رب کے پاس چین کے باغ ہیں۔ تو کیا ہم مسلمانوں کو مجرموں جیسا کر دیں۔ تمہیں کیا ہوا؟ کیسا حکم لگاتے ہو؟

﴿اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ بِيْشَکْ ذُرْوَالُوْنَ﴾ کے لیے۔ ﴿ارشاد فرمایا کہ کفر اور گناہوں سے بچنے والوں کے لئے آخرت میں ان کے رب عَزَّوَجَلَّ کے پاس ایسے باغ ہیں جن میں صرف نعمتیں ہی ہیں اور وہ دنیا کی نعمتوں کی طرح بدمزہ اور زائل ہونے کے خوف سے پاک ہیں۔ (۱)

﴿اَفَجَعَلَ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ﴾: تو کیا ہم مسلمانوں کو مجرموں جیسا کر دیں۔ ﴿شان نزول﴾: جب اوپر والی آیت نازل ہوئی تو مشرکین نے مسلمانوں سے کہا کہ جس طرح ہمیں دنیا میں آسائش حاصل ہے اسی طرح اگر ہم مرنے کے بعد پھر اٹھائے بھی گئے تو آخرت میں بھی ہم تم سے اچھے رہیں گے اور ہمارا ہی درجہ بلند ہوگا، اس پر یہ آیات نازل ہوئیں اور اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ کیا ہم نجات حاصل ہونے اور

۱..... ابو سعود، ن، تحت الآیة: ۳۴، ۵/۷۵۶.

درجات ملنے کے معاملے میں مسلمانوں کو کافروں جیسا کر دیں گے اور ان مخلص فرمانبرداروں کو ان سرکش باغیوں پر فضیلت نہ دیں گے! ہمارے بارے میں ایسا فاسد گمان رکھتے ہو، تمہیں کیا ہوا اور تم اپنی جہالت کی وجہ سے کیسا حکم لگا رہے ہو، تمہاری حالت سے تو ایسا لگ رہا ہے جیسے جزا کا معاملہ تمہارے سپرد ہے اور تم اس میں جو چاہے فیصلہ کر لو۔^(۱)

اس سے معلوم ہوا کہ کافر اور مسلمان برابر نہیں بلکہ یہ دو الگ الگ قومیں ہیں۔

أَمْ لَكُمْ كِتَابٌ فِيهِ تَدْرُسُونَ ﴿٢٤﴾ إِنَّ لَكُمْ فِيهِ لَمَا تَخَيَّرُونَ ﴿٢٥﴾

ترجمہ کنز الایمان: کیا تمہارے لیے کوئی کتاب ہے جس میں پڑھتے ہو۔ کہ تمہارے لیے اس میں جو تم پسند کرو۔

ترجمہ کنز العرفان: کیا تمہارے لیے کوئی کتاب ہے جس میں تم (ایسی بات) پڑھتے ہو۔ کہ تمہارے لیے قیامت کے دن میں ضرور وہ سب کچھ ہے جو تم پسند کرو۔

﴿أَمْ لَكُمْ كِتَابٌ﴾: کیا تمہارے لیے کوئی کتاب ہے۔ ﴿إِنَّ لَكُمْ كِتَابٌ﴾: اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے اللہ تعالیٰ کے انعامات میں مسلمانوں اور کافروں کو برابر سمجھنے والو! کیا اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی فرشتہ تمہارے پاس ایسی کتاب لے کر نازل ہوا ہے جس میں لکھا ہو کہ تمہارے لئے (قیامت کے دن) وہ سب کچھ ہے جو تم پسند کرو اور اس میں سے پڑھ کر تم یہ بات کہتے ہو؟^(۲)

أَمْ لَكُمْ آيَاتٌ عَلَيْنَا بِالْغَةِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۗ إِنَّ لَكُمْ لَمَا
تَحْكُمُونَ ﴿٢٦﴾

ترجمہ کنز الایمان: یا تمہارے لیے ہم پر کچھ قسمیں ہیں قیامت تک پہنچتی ہوئی کہ تمہیں ملے گا جو کچھ دعویٰ کرتے ہو۔

①..... مدارك، القلم، تحت الآية: ٣٥-٣٦، ص ١٢٦٩، روح البيان، ن، تحت الآية: ٣٥-٣٦، ١٠/١٩٩٠، ملقطاً.

②..... تفسير طبري، القلم، تحت الآية: ٣٧-٣٨، ١٢/١٩٦٩.

ترجہ کنزالعرفان: یا تمہارے لیے ہم پر قیامت کے دن تک پہنچتی ہوئی کچھ قسمیں ہیں کہ ضرور تمہیں وہی کچھ ملے گا جو تم فیصلہ کرو گے۔

﴿أَمْ لَكُمْ أَيْمَانٌ عَلَيْنَا بِالْعَهْدِ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ يَا تَمَّارَةَ لِيَعْلَمَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ لِيَعْلَمَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ لِيَعْلَمَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ﴾
 ارشاد فرمایا کہ اے کافرو! کیا تمہارے بارے میں ایسی قسمیں فرما چکے ہیں جو قیامت تک ہم پر لازم ہیں اور ہم ان قسموں سے اس دن نکلیں گے جس دن ہم تمہارے لئے یہ حکم کر دیں کہ آج تمہیں وہ سب کچھ ملے گا جو تم اپنے لئے اللہ تعالیٰ کے نزدیک خیر و کرامت کا دعویٰ کرتے ہو؟^(۱)

سَلِّمُوا إِلَيْهِمْ بِذَلِكَ زَعِيمٌ ﴿٢٠﴾ أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ فَلْيَأْتُوا بِشُرَكَائِهِمْ
 إِنْ كَانُوا صَادِقِينَ ﴿٢١﴾

ترجہ کنزالایمان: تم ان سے پوچھو ان میں کون سا اس کا ضامن ہے۔ یا ان کے پاس کچھ شریک ہیں تو اپنے شریکوں کو لے کر آئیں اگر سچے ہیں۔

ترجہ کنزالعرفان: تم ان سے پوچھو کہ ان میں کون اس کا ضامن ہے؟ یا ان کیلئے کچھ شریک ہیں تو وہ اپنے شریکوں کو لے آئیں اگر سچے ہیں۔

﴿سَلِّمُوا إِلَيْهِمْ﴾: تم ان سے پوچھو۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اے پیارے حبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، آپ ان کفار سے پوچھیں کہ ان میں سے کون اس بات کا ضامن ہے کہ آخرت میں انہیں مسلمانوں سے بہتر یا ان کے برابر ملے گا یا ان کے پاس کچھ شریک ہیں جو اس دعوے میں ان کی موافقت کر رہے ہیں اور وہ ان کے ذمہ دار بنے ہیں، اگر

①.....مدارک، القلم، تحت الآیة: ٣٩، ص ١٢٧، حازن، ن، تحت الآیة: ٣٩، ٢٩٨/٤، ملقطاً.

وہ اپنے دعوے میں سچے ہیں تو اپنے ان شریکوں کو لے آئیں۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ خود بھی سمجھتے ہیں کہ وہ باطل پر ہیں، نہ ان کے پاس کوئی ایسی کتاب ہے جس میں یہ مذکور ہو جو وہ کہتے ہیں، نہ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا کوئی عہد ہے، نہ ان کا کوئی ضامن اور نہ ہی کوئی ان سے موافقت کرتا ہے۔^(۱)

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿٣٢﴾
 خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۖ وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ
 وَهُمْ سَالِبُونَ ﴿٣٣﴾

ترجمہ کنزالایمان: جس دن ایک ساق کھولی جائے گی (جس کے معنی اللہ ہی جانتا ہے) اور سجدہ کو بلائے جائیں گے تو نہ کر سکیں گے۔ نیچی نگاہیں کئے ہوئے ان پر خواری چڑھ رہی ہوگی اور بے شک دنیا میں سجدہ کے لیے بلائے جاتے تھے جب تندرست تھے۔

ترجمہ کنزالعرفان: جس دن معاملہ بڑا سخت ہو جائے گا اور کافروں کو سجدے کی طرف بلا یا جائے گا تو وہ (اس کی) طاقت نہ رکھیں گے۔ ان کی نگاہیں نیچی ہوں گی، ان پر ذلت چڑھ رہی ہوگی اور بیشک انہیں (دنیا میں) سجدے کی طرف بلا یا جاتا تھا جبکہ وہ تندرست تھے۔

﴿يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ﴾: جس دن معاملہ بڑا سخت ہو جائے گا۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ مشرکین اپنے شریکوں کو اس دن لے آئیں جس دن ایک ساق کھولی جائے گی تاکہ وہ انہیں فائدہ پہنچائیں اور ان کی سفارش کریں اور (قیامت کے دن) کفار و منافقین کو ان کے ایمان کے امتحان اور دنیا میں سجدہ ریز نہ ہونے پر ڈانٹ ڈپٹ کے طور پر سجدے کی طرف بلا یا جائے گا تو وہ سجدہ نہ کر سکیں گے کیونکہ ان کی پشتیں تاننے کے تختے کی طرح

1.....مدارک، القلم، تحت الآیة: ٤٠-٤١، ص ١٢٧٠، جلالین، ن، تحت الآیة: ٤٠-٤١، ص ٤٧٠، ملقطاً.

سخت ہو جائیں گی اور اس وقت ان کا حال یہ ہوگا کہ دنیا میں ایمان قبول نہ کرنے اور سجدوں کو ترک کرنے پر شرم و ندامت سے ان کی نگاہیں نیچی ہوں گی، ان کے چہرے سیاہ ہو جائیں گے اور ان پر ذلت چڑھ رہی ہوگی حالانکہ انہیں رسولوں کی (مُفَدَّس) زبانوں سے دنیا میں سجدے کی طرف بلایا جاتا تھا اور اذنانوں اور تکبیروں میں حَيَّ عَلَي الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَي الفَّلَاح کے ساتھ انہیں نماز اور سجدے کی دعوت دی جاتی تھی لیکن یہ تندرست ہونے کے باوجود سجدہ نہ کرتے تھے اور ان کے اسی عمل کا یہ نتیجہ ہے جو یہاں سجدے سے محروم رہے۔

یاد رہے کہ جمہور علماء کے نزدیک یہاں آیت میں ساق کھلنے سے مراد وہ شدت اور سختی ہے جو قیامت کے دن حساب اور جزا کے لئے پیش آئے گی اور اس وقت کے بارے میں حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فرماتے ہیں کہ قیامت میں وہ بڑا سخت وقت ہے۔ آیت کا دوسرا معنی یہ ہے کہ یہاں محاورے والا معنی مراد نہیں ہے بلکہ یہ معنی ہے کہ جس دن ساق یعنی پنڈلی کھولی جائے گی۔ اس معنی کے اعتبار سے یہ آیت مُتَشَابِهَات میں سے ہے اور قرآن پاک یا احادیث میں مذکور مُتَشَابِهَات کے بارے میں اسلاف کا طریقہ یہ ہے کہ وہ ان کے معنی میں کلام نہیں کرتے اور یہ فرماتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور اس سے جو مراد ہے وہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہیں۔^(۱)

نماز میں سُستی کرنے والے مسلمانوں کے لئے عبرت و نصیحت

یہاں آیت میں بیان کی گئی وعید اگرچہ کفار اور منافقین کے لئے ہے کہ انہیں سجدے کی طرف بلایا جائے گا تو وہ اس کی طاقت نہیں رکھیں گے کیونکہ دنیا میں انہیں خدا کے سامنے جھکنے کی طرف بلایا جاتا تھا تو یہ انکار کرتے تھے، یہ اگرچہ کفار کے بارے میں ہے لیکن اس میں ان مسلمانوں کے لئے بھی بہت عبرت اور نصیحت ہے جو شرعی عذر نہ ہونے کے باوجود نماز ادا نہیں کرتے بلکہ بعض اوقات نماز ہی قضا کر دیتے ہیں یا سرے سے نماز پڑھتے ہی نہیں۔ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا حکم دیتے ہوئے ایک مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَأَقِمْ الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا
ترجمہ کنز العرفان: اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ ادا کرو اور

①.....حازن، ن. تحت الآية: ٤٢-٤٣، ٤/٢٩٨، ٣٠١، مدارك، القلم، تحت الآية: ٤٢-٤٣، ص ١٢٧٠، جمل، القلم، تحت الآية: ٤٢-٤٣، ٨٣/٨، ٨٤، عمدة القارى، كتاب تفسير القرآن، سورة ن والقلم، باب يوم يكشف عن ساق، ٤٣٢/١٣، تحت الحديث: ٤٩١٩، ملنقطاً.

رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

مَعَ الرَّكْعَيْنِ (1)

اور نماز ادا کرنے میں سستی کرنے والوں کے بارے میں فرماتا ہے:

ترجمہ کنز العرفان: بیشک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دینا چاہتے ہیں اور وہی انہیں غافل کر کے مارے گا اور جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو بڑے سست ہو کر لوگوں کے سامنے ریاکاری کرتے ہوئے کھڑے ہوتے ہیں اور اللہ کو بہت تھوڑا یاد کرتے ہیں۔

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ
وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كَسَالَى
يُرَاءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا (2)

اور نمازیں قضا کر کے پڑھنے والوں کے بارے میں فرماتا ہے:

ترجمہ کنز العرفان: تو ان نمازیوں کے لئے خرابی ہے۔ جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔

فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ
سَاهُونَ (3)

اور نمازیں ضائع کرنے والوں کے بارے میں فرماتا ہے:

ترجمہ کنز العرفان: تو ان کے بعد وہ نالائق لوگ ان کی جگہ آئے جنہوں نے نمازوں کو ضائع کیا اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی تو عنقریب وہ جہنم کی خوفناک وادی غی سے جا ملیں گے۔

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ
وَاتَّبَعُوا الشَّهْوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غِيًّا (4)

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”منافقین پر سب سے زیادہ گراں نماز عشا اور فجر ہے اور اگر وہ جانتے کہ اس میں کیا ہے؟ تو گھسٹتے ہوئے آتے اور بیشک میں نے ارادہ کیا کہ نماز قائم کرنے کا حکم دوں پھر کسی کو حکم فرماؤں کہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں اپنے ہمراہ کچھ لوگوں کو جن کے پاس لکڑیوں کے گٹھے ہوں ان کے پاس لے کر جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کے گھر ان

③.....ماعون: ٤، ٥.

①.....بقرہ: ٤٣.

④.....مریم: ٥٩.

②.....نساء: ١٤٢.

پراگ سے جلا دوں۔ (1)

اور حضرت عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی، یا رسولَ اللهُ أَصَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، اسلام میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب کیا چیز ہے؟ ارشاد فرمایا، ”وقت میں نماز پڑھنا اور جس نے نماز چھوڑی اس کا کوئی دین نہیں۔ نماز دین کا ستون ہے۔“ (2)

اور حضرت ابوسعید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، رسولُ اللهُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”جس نے قصداً نماز چھوڑی تو اس کا نام جہنم کے اس دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے جس سے وہ جہنم میں داخل ہوگا۔“ (3)

اور حضرت انس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، حضور اقدس صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”سب سے پہلے قیامت کے دن بندے سے نماز کا حساب لیا جائے گا، اگر یہ درست ہوئی تو باقی اعمال بھی ٹھیک رہیں گے اور یہ بگڑی تو سبھی بگڑے۔“ (4)

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو پابندی کے ساتھ اور صحیح طریقے سے باجماعت نماز ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور نماز کی ادائیگی میں سستی اور کاہلی سے محفوظ فرمائے، آمین۔

فَدَّرْنِي وَمَنْ يُكْذِبُ بِهَذَا الْحَدِيثِ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٣﴾

ترجمہ کنز الایمان: تو جو اس بات کو جھٹلاتا ہے اسے مجھ پر چھوڑ دو قریب ہے کہ ہم انہیں آہستہ آہستہ لے جائیں گے جہاں سے انہیں خبر نہ ہوگی۔

1.....مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب فضل صلاة الجماعة و بیان التشديد في التخلف عنها، ص ٣٢٧، الحديث: (٦٥١)٢٥٢.

2.....شعب الایمان، باب الحادی والعشرون من شعب الایمان... الخ، ٣/٣٩٠، الحديث: ٢٨٠٧.

3.....حلیۃ الاولیاء، ٣٩٠- مسعر بن کدام، ٧/٢٩٩، الحديث: ١٠٥٩٠.

4.....معجم الاوسط، باب الالف، من اسمه: احمد، ١/٥٠٤، الحديث: ١٨٥٩.

ترجمہ کنز العرفان: تو جو اس بات کو جھٹلاتا ہے اسے مجھ پر چھوڑ دو عنقریب ہم انہیں آہستہ آہستہ وہاں سے لے جائیں گے جہاں سے انہیں خبر بھی نہ ہوگی۔

﴿فَدَسَّرْنَا مِنْ يَدِي كَذِّبٌ بِهَذَا الْحَدِيثِ: تو جو اس بات کو جھٹلاتا ہے اسے مجھ پر چھوڑ دو۔﴾ اس سے پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے کفار کو قیامت کے دن کی ہولناکی کا خوف دلایا اور اب انہیں ڈرسانے میں اضافہ کرتے ہوئے اپنے عذاب سے ڈرایا اور اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اے پیارے حبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، جب آخرت میں کفار کا حال یہ ہوگا تو جو اس قرآن مجید کو جھٹلاتا ہے اس کے معاملے کو مجھ پر چھوڑ دیں، میں اسے سزا دوں گا اور آپ اس کے معاملے میں اپنے دل کو رنجیدہ نہ کریں۔ قریب ہے کہ ہم کفار کو آہستہ آہستہ اپنے عذاب کی طرف وہاں سے لے جائیں گے جہاں سے انہیں خبر بھی نہ ہوگی کہ گناہوں اور نافرمانیوں کے باوجود انہیں صحت اور رزق سب کچھ ملتا رہے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کے رزق کو گناہوں میں زیادتی کا ذریعہ بنالیں گے اور ہم انہیں استغفار اور توبہ کرنا بھلا دیں گے، یوں رفتہ رفتہ عذاب ان کے قریب ہوتا جائے گا۔^(۱)

نافرمانیوں کے باوجود نعمتیں ملنا اللہ تعالیٰ کی خفیہ تدبیر بھی ہو سکتی ہے

اس سے معلوم ہوا کہ نافرمانیوں کے باوجود دنیا کی نعمتیں ملتی رہنا بلکہ ان میں مزید اضافہ ہونا اللہ تعالیٰ کے فضل کی بجائے اس کی کوئی خفیہ تدبیر بھی ہو سکتی ہے۔ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَفَحَّحْنَا عَلَيْهِمُ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ۗ حَتَّىٰ إِذَا فَرِحُوا بِهَا أُوتُوا مَا أُخَذُوا بِهِمْ ۖ بِعْتَتَةٍ قَادًا هُمْ يُبْلَسُونَ^(۲)

ترجمہ کنز العرفان: پھر جب انہوں نے ان نصیحتوں کو بھلا دیا جو انہیں کی گئی تھیں تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ جب وہ اس پر خوش ہو گئے جو انہیں دی گئی تو ہم نے اچانک انہیں پکڑ لیا پس اب وہ مایوس ہیں۔

اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد

①.....تفسیر کبیر، القلم، تحت الآیة: ۱۰، ۱۱، ۱۲، مدارک، القلم، تحت الآیة: ۴۴، ص ۱۲۷۰، حازن، ۵، تحت الآیة:

۴۴، ۳۰۱/۴، ملقطاً.

②.....انعام: ۴۴.

فرمایا: ”جب تم یہ دیکھو کہ بندے کے گناہوں پر قائم ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ اسے اس کی پسند کی دُنویٰ نعمتیں عطا کر رہا ہے تو (جان لو کہ) یہ اس کے حق میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے استدراج (یعنی خفیہ تدبیر) ہے۔“ (1)

لہذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ اسے جب بھی کوئی نعمت ملے تو اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور اگر اس سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو توبہ و استغفار کرنے میں دیر نہ کرے۔

وَأْمَلِي لَهُمْ ط إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ ﴿٣٥﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور میں انہیں ڈھیل دوں گا بے شک میری خفیہ تدبیر بہت پکی ہے۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور میں انہیں ڈھیل دوں گا، بیشک میری خفیہ تدبیر بہت پکی ہے۔

﴿وَأْمَلِي لَهُمْ﴾: اور میں انہیں ڈھیل دوں گا۔ ﴿إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ﴾: اس آیت کی ایک تفسیر یہ ہے کہ میں ان کفار کو ان کی موت آنے تک ڈھیل دوں گا اس لئے انہیں جلد سزا نہیں دوں گا، بے شک میرا عذاب بہت سخت ہے۔ دوسری تفسیر یہ ہے کہ میں ان کفار کو لمبی عمر عطا کر کے اور ان کی موت میں تاخیر کر کے انہیں ڈھیل دوں گا تاکہ وہ اور گناہ کر لیں لیکن وہ لوگ سمجھ رہے ہوں گے کہ ان کی عمر لمبی ہونا ان کے حق میں بہتر ہے، بیشک میری خفیہ تدبیر بہت پکی ہے۔ (2)

کافروں کو لمبی عمر ملنے کی حقیقت اور مسلمانوں کے لئے نصیحت

کافروں کو لمبی عمر ملنے اور مہلت دینے جانے کے بارے میں ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّمَا أُمِّلِي لَهُمْ
حَيْرًا لَّنْفُسِهِمْ ط إِنَّمَّا نُمِّلِي لَهُمْ لِيَزَادُوا إِثْمًا
وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ (3)

ترجمہ کنزالعرفان: اور کافر ہرگز یہ گمان نہ رکھیں کہ ہم انہیں جو مہلت دے رہے ہیں یہ ان کے لئے بہتر ہے، ہم تو صرف اس لئے انہیں مہلت دے رہے ہیں کہ ان کے گناہ

1.....مسند امام احمد، مسند الشاميين، حديث عقبه بن عامر الجهني عن النبي صلى الله عليه وسلم، ١٢٢/٦، الحديث: ١٧٣١٣.

2.....خازن، ن، تحت الآية: ٤٥، ٣٠١/٤، روح البيان، ن، تحت الآية: ٤٥، ١٠/١٢٥، ملقطاً.

3.....ال عمران: ١٧٨.

اور زیادہ ہو جائیں اور ان کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔

اور ارشاد فرماتا ہے:

وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٠﴾ وَأُمْلِي لَهُمْ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ ﴿٣١﴾ (1)

ترجمہ کنز العرفان: اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو عنقریب ہم انہیں آہستہ آہستہ (عذاب کی طرف) لے جائیں گے جہاں سے انہیں خبر بھی نہ ہوگی۔ اور میں انہیں ڈھیل دوں گا بیشک میری خفیہ تدبیر بہت مضبوط ہے۔

اور ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ﴿٣٢﴾ الَّذِينَ ضَلَّ سَعِيَّهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ﴿٣٣﴾ (2)

ترجمہ کنز العرفان: تم فرماؤ: کیا ہم تمہیں بتاؤں کہ سب سے زیادہ ناقص عمل والے کون ہیں؟ وہ لوگ جن کی ساری کوشش دنیا کی زندگی میں برباد ہوگئی حالانکہ وہ یہ گمان کر رہے ہیں کہ وہ اچھا کام کر رہے ہیں۔

ان آیات کو سامنے رکھتے ہوئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی خفیہ تدبیر سے ڈرتا رہے، گناہوں پر اللہ تعالیٰ کی گرفت، اپنے نیک اعمال ضائع ہو جانے اور برا خاتمہ ہونے پر خوفزدہ رہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی خفیہ تدبیر سے متعلق ارشاد فرماتا ہے:

أَقَامِنَ أَهْلَ الْقُرَىٰ أَن يَأْتِيَهُمْ بَأْسُنَا بَيَاتًا وَهُمْ نَائِبُونَ ﴿٣٤﴾ وَأَمِنَ أَهْلَ الْقُرَىٰ أَن يَأْتِيَهُمْ بَأْسُنَا ضُحًىٰ وَهُمْ يَتَّبِعُونَ ﴿٣٥﴾ أَفَأَمَّنُوا مَكَرَ اللَّهِ ۚ فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ ﴿٣٦﴾ (3)

ترجمہ کنز العرفان: کیا بستیوں والے اس بات سے بے خوف ہو گئے کہ ان پر ہمارا عذاب رات کو آئے جب وہ سو رہے ہوں۔ یا بستیوں والے اس بات سے بے خوف ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب دن کے وقت آجائے جب وہ کھیل میں پڑے ہوئے ہوں۔ کیا وہ اللہ کی خفیہ تدبیر سے بے خوف

1..... اعراف: ١٨٢-١٨٣.

2..... کہف: ١٠٣، ١٠٤.

3..... اعراف: ٩٧-٩٩.

ہیں تو اللہ کی خفیہ تدبیر سے صرف تباہ ہونے والے لوگ ہی بے خوف ہوتے ہیں۔

اور حضرت بلال بن سعید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: ”اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے حیاء کیا کرو، اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو، اللہ تعالیٰ کی خفیہ تدبیر سے بے خوف نہ ہو جاؤ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ۔“⁽¹⁾

اور امام بیہقی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: ”بندے کو اللہ تعالیٰ سے اس قدر خوفزدہ نہیں ہو جانا چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہی مایوس ہو جائے اور بندے کو اللہ تعالیٰ سے اتنی امید بھی نہیں لگانی چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی خفیہ تدبیر سے ہی بے خوف ہو جائے یا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے پر بے باک ہو جائے۔“⁽²⁾

صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ جیسے عظیم حضرات اللہ تعالیٰ کی خفیہ تدبیر سے بہت خوف زدہ رہا کرتے تھے، چنانچہ حضرت انس بن مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں ”میں نے ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو سنا کہ وہ اپنے آپ کو مخاطب کر کے فرما رہے تھے: ”واہ واہ! (اے) عمر بن خطاب (تو) مسلمانوں کا امیر (بن چکا) ہے۔ خدا کی قسم! تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو ورنہ وہ تمہیں اپنے عذاب میں مبتلا کر دے گا۔“⁽³⁾

جب بارگاہ رسالت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے جنت کا پروانہ حاصل کر لینے والے قطعی جنتی حضرت عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا اللہ تعالیٰ کی خفیہ تدبیر سے ڈرنے کے معاملے میں یہ حال ہے تو ہم جیسے لوگوں کو خود ہی غور کر لینا چاہئے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی خفیہ تدبیر سے کس قدر ڈرنا چاہئے۔ حضرت بشر حافی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے تھے: ”ہم نے لوگوں کو اس طرح پایا کہ ان کے اچھے اعمال پہاڑوں کی طرح ہیں لیکن اس کے باوجود وہ دھوکے میں نہیں ہیں اور تم لوگوں کے پاس کوئی عمل نہیں اور تم دھوکے میں مبتلا ہو، اللہ کی قسم! ہماری باتیں زاہدوں کی باتوں جیسی ہیں اور ہمارے اعمال مکتبیرین اور منافقین کے اعمال جیسے ہیں۔“⁽⁴⁾ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی خفیہ تدبیر سے ہر دم خوف زدہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

①..... شعب الایمان، الحادی عشر من شعب الایمان... الخ، ٤٨٠/١، الحدیث: ٧٧٠.

②..... شعب الایمان، الثانی عشر من شعب الایمان... الخ، ٢٢/٢، تحت الحدیث: ١٠٥٨.

③..... مؤطا امام مالک، کتاب الکلام، باب ما جاء فی التقی، ٤٦٩/٢، الحدیث: ١٩١٨.

④..... تشبیه المغتبرین، الباب الاول، ومن اخلاقهم رضی اللہ عنہم کثرة خوفہم من اللہ تعالیٰ فی حال بدایتہم... الخ ص ٤٩.

أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُمْ مِنْ مَّعْرُومٍ مُّثْقَلُونَ ﴿٣٦﴾

ترجمہ کنزالایمان: یا تم ان سے اجرت مانگتے ہو کہ وہ چٹی کے بوجھ میں دبے ہیں۔

ترجمہ کنزالعرفان: یا کیا تم ان سے اجرت مانگتے ہو کہ وہ تاوان کے بوجھ میں دبے ہوئے ہیں۔

﴿أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا﴾: یا کیا تم ان سے اجرت مانگتے ہو۔ ﴿ارشاد فرمایا کہ اے پیارے حبیب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ﴾، کیا آپ رسالت کی تبلیغ پر ان سے کوئی اجرت مانگتے ہیں کہ انہیں اپنے مالوں سے وہ تاوان ادا کرنا بھاری پڑ رہا ہے اور وہ اسی تاوان کے بھاری بوجھ کے نیچے دبے ہونے کی وجہ سے ایمان نہیں لارہے اور جب ایسا بھی نہیں ہے تو پھر ایمان قبول کرنے سے اعراض کرنے کا ان کے پاس کیا عذر ہے۔⁽¹⁾

أَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُمُونَ ﴿٣٧﴾

ترجمہ کنزالایمان: یا ان کے پاس غیب ہے کہ وہ لکھ رہے ہیں۔

ترجمہ کنزالعرفان: یا ان کے پاس غیب کا علم ہے کہ وہ لکھ رہے ہیں۔

﴿أَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ﴾: یا ان کے پاس غیب کا علم ہے۔ ﴿یعنی اے حبیب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ﴾، کیا ان کفار کے پاس لوح محفوظ ہے جس میں آئندہ ہونے والے واقعات کی خبریں ہیں اور یہ لوگ اس میں موجود باتیں لکھ رہے ہیں اور اس بناء پر آپ سے جھگڑ رہے ہیں اور یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کفر کرنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایمان والوں سے اعلیٰ درجہ رکھتے ہیں؟⁽²⁾

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوتِ إِذْ نَادَىٰ وَهُوَ

1.....حازن، ن. تحت الآية: ٤٦، ٣٠١/٤، روح البيان، ن. تحت الآية: ٤٦، ١٠٢/١٠، ملقطاً.

2.....تفسیر طبری، القلم، تحت الآية: ٤٧، ٢٠٢/١٢.

مَكْتُومٌ ط

توجیہ کنز الایمان: تو تم اپنے رب کے حکم کا انتظار کرو اور اس مچھلی والے کی طرح نہ ہونا جب اس حال میں پکارا کہ اس کا دل گھٹ رہا تھا۔

توجیہ کنز العرفان: تو تم اپنے رب کے حکم تک صبر کرو اور مچھلی والے کی طرح نہ ہونا جب اس نے اس حال میں پکارا کہ وہ بہت غمگین تھا۔

﴿فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ﴾: تو تم اپنے رب کے حکم تک صبر کرو۔ ﴿لَعَنِي اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ﴾، کفار کو مہلت دینے اور ان کے خلاف آپ کی مدد کو مؤخر کرنے کے معاملے میں آپ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے حکم کا انتظار کریں اور ان کی طرف سے پہنچنے والی ایذاؤں پر صبر کریں۔⁽¹⁾

﴿وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوتِ﴾: اور مچھلی والے کی طرح نہ ہونا۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کے شان نزول کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ جب اُحد کے میدان میں تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پیڑھ پھیر کر بھاگنے والے مسلمانوں کے خلاف دعا کرنے کا ارادہ فرمایا تو یہ آیات نازل ہوئیں اور ایک قول یہ ہے کہ جب حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ثقیف والوں کے خلاف دعا کا ارادہ فرمایا تو یہ آیات نازل ہوئیں اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ اپنی قوم پر جلدی عذاب نازل کرنے کے معاملے میں مچھلی والے کی طرح نہ ہونا تاکہ کہیں ان کی طرح آپ بھی آزمائش میں مبتلا نہ ہو جائیں اور وہ وقت یاد کریں جب اُس نے اس حال میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کو پکارا کہ وہ مچھلی کے پیٹ میں بہت غمگین تھا۔ یاد رہے کہ یہاں مچھلی والے سے مراد حضرت یونس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں۔⁽²⁾

1..... حازن، ن، تحت الآیة: ٤٨، ٣٠١/٤، مدارك، القلم، تحت الآیة: ٤٨، ص ١٢٧١، ملقطاً.

2..... تفسیر کبیر، القلم، تحت الآیة: ٤٨، ٦١٦/١٠، حازن، ن، تحت الآیة: ٤٨، ٣٠١/٤، مدارك، القلم، تحت الآیة: ٤٨، ص ١٢٧١، ملقطاً.

لَوْلَا أَنْ تَدَارَكَهُ نِعْمَةٌ مِّنْ رَبِّهِ لَنُبِدَّ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ مَذْمُومٌ ﴿۲۹﴾
فَاجْتَبَاهُ رَبُّهُ فَجَعَلَهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿۵۰﴾

توجہ کنز الایمان: اگر اس کے رب کی نعمت اس کی خبر کو نہ پہنچ جاتی تو ضرور میدان پر پھینک دیا جاتا اور وہ ہوا تو اسے اس کے رب نے چن لیا اور اپنے قُربِ خاص کے سزاواروں میں کر لیا۔

توجہ کنز العرفان: اگر اس کے رب کی نعمت اسے نہ پالیتی تو وہ ضرور چٹیل میدان میں پھینک دیا جاتا اور وہ ملامت کیا ہوا ہوتا۔ تو اسے اس کے رب نے چن لیا اور اپنے قُربِ خاص کے حقداروں میں کر لیا۔

﴿لَوْلَا أَنْ تَدَارَكَهُ نِعْمَةٌ مِّنْ رَبِّهِ﴾ اگر اس کے رب کی نعمت اسے نہ پالیتی۔ ﴿﴾ اس آیت کی ایک تفسیر یہ ہے کہ اگر حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رب عَزَّوَجَلَّ کی رحمت ان کی دستگیری نہ کرتی اور اللہ تعالیٰ اُن کے عذر اور دعا کو قبول فرما کر ان پر انعام نہ فرماتا تو وہ ضرور ملامت کئے ہوئے مچھلی کے پیٹ سے چٹیل میدان میں پھینک دیئے جاتے لیکن ایسا نہیں ہوا بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان پر رحمت فرمائی اور وہ بغیر ملامت کئے ہوئے مچھلی کے پیٹ سے باہر تشریف لائے۔ دوسری تفسیر یہ ہے کہ اگر حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رب عَزَّوَجَلَّ کی رحمت ان کی دستگیری نہ فرماتی تو وہ قیامت تک مچھلی کے پیٹ میں ہی رہتے، پھر وہ ضرور ملامت کئے ہوئے میدانِ حشر میں پھینک دیئے جاتے۔^(۱)
﴿فَاجْتَبَاهُ رَبُّهُ﴾ تو اسے اس کے رب نے چن لیا۔ ﴿﴾ یعنی حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعا کرنے اور اپنا عذر پیش کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں چن لیا اور ان کی نیکی کی صفات کو مزید ترقی دی اور انہیں ہر ایسا کام کرنے سے محفوظ کر دیا جسے چھوڑ دینا بہتر ہو۔^(۲)

وَإِنْ يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا أَلْيَدُ الْقَوْمِ بِأَبْصَارِهِمْ لَبَّاسِعُوا وَالدِّكْرُ

①.....مدارك. القلم، تحت الآية: ۴۹، ص ۱۲۷۱، تفسير كبير، القلم، تحت الآية: ۴۹، ۶۱۷/۱۰، ملقطاً.
②.....مدارك. القلم، تحت الآية: ۵۰، ص ۱۲۷۱، روح البيان، ن، تحت الآية: ۵۰، ۱۲۶/۱۰، ۱۲۷، ملقطاً.

وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ ﴿٥١﴾ وَمَاهُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ﴿٥٢﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور ضرور کافر تو ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ گویا اپنی بد نظر لگا کر تمہیں گرا دیں گے جب قرآن سنتے ہیں اور کہتے ہیں یہ ضرور عقل سے دور ہیں۔ اور وہ تو نہیں مگر نصیحت سارے جہاں کے لیے۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور بیشک کافر جب قرآن سنتے ہیں تو ایسے معلوم ہوتا ہے کہ گویا اپنی آنکھوں سے نظر لگا کر تمہیں ضرور گرا دیں گے اور وہ کہتے ہیں: یہ ضرور عقل سے دور ہیں۔ حالانکہ وہ تو تمام جہانوں کے لیے نصیحت ہی ہیں۔

﴿وَإِنْ يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ يَبْسُكُوا بِضُرُوبِهِمْ لَمَّا هَضَمُوا خُبْرَهُمْ وَوَعْدُ مَا وَعَدُوا رَبَّهُمْ فَأَنزَلْنَا سَجَاجًا﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، کافر جب قرآن سنتے ہیں اور بغض و عداوت کی نگاہوں سے آپ کو گھور گھور کر دیکھتے ہیں تو ایسے معلوم ہوتا ہے کہ گویا اپنی آنکھوں کے ساتھ نظر لگا کر تمہیں اپنی جگہ سے گرا دیں گے اور جب آپ کو قرآن کریم پڑھتے دیکھتے ہیں تو حسد و عناد اور لوگوں کو نفرت دلانے کیلئے آپ کی شان میں کہتے ہیں یہ ضرور عقل سے دور ہیں حالانکہ جس قرآن کی وجہ سے وہ لوگ رسول کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف جُنون کی نسبت کر رہے ہیں وہ تو جُنون کیلئے بھی اور انسانوں کے لئے بھی نصیحت ہی ہے لہذا وہ شخصیت مجنون کس طرح ہو سکتی ہے جو قرآن جیسی کتاب لے کر آئی ہو۔ شان نزول: منقول ہے کہ عرب میں بعض لوگ نظر لگانے میں شہرہ آفاق تھے اور ان کی یہ حالت تھی کہ دعویٰ کر کے نظر لگاتے تھے اور جس چیز کو انہوں نے نقصان پہنچانے کے ارادے سے دیکھا تو وہ دیکھتے ہی ہلاک ہو گئی، ایسے بہت سے واقعات ان کے تجربہ میں آچکے تھے اس لئے کفار نے ان سے کہا کہ رسول کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو نظر لگائیں تو ان لوگوں نے حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بڑی تیز نگاہوں سے دیکھا اور کہا کہ ہم نے اب تک نہ ایسا آدمی دیکھا اور نہ ایسی دلیلیں دیکھیں۔ ان لوگوں کا کسی چیز کو دیکھ کر حیرت کرنا ہی ستم ہوتا تھا لیکن ان کی یہ تمام جدوجہد ان کی طرف سے دن رات کی جانے والی دیگر سازشوں اور فریب کاریوں کی طرح بے کار گئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ان کے شر سے محفوظ رکھا اور یہ آیت نازل ہوئی۔^(۱)

۱.....حازن، ن، تحت الآیة: ۵۱-۵۲، ۴/۳۰۶، مدارک، القلم، تحت الآیة: ۵۱-۵۲، ص ۱۲۷۱-۱۲۷۲، ملتقطاً.

نظر کی حقیقت اور نظر بد کا علاج

اس سے معلوم ہوا کہ نظر واقعی لگ جاتی ہے، احادیث میں بھی اس چیز کو بیان کیا گیا ہے چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”نظر کا لگ جانا درست ہے۔“ (1)

اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”نظر حق ہے اور اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت لے جاتی تو وہ نظر ہوتی اور جب تم سے (اعضاء) دھونے کا کہا جائے تو دھو دو۔“ (2)

اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”بے شک نظر (کا اثر یہاں تک ہو جاتا ہے کہ وہ) آدمی کو قبر میں داخل کر دیتی ہے اور اونٹ کو ہنڈیا میں ڈال دیتی ہے۔“ (3)

زیر تفسیر آیت نظر بد کے علاج کے لیے اکسیر ہے۔ چنانچہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس کو نظر لگے اس پر یہ آیت پڑھ کر دم کر دی جائے۔ (4)

﴿وَمَا هُوَ إِلَّا ذُكْرٌ لِلْعَالَمِينَ﴾: حالانکہ وہ تو تمام جہانوں کے لیے نصیحت ہی ہیں۔ ﴿اس آیت کا ایک معنی اوپر بیان ہوا کہ قرآن مجید جنوں اور انسانوں سبھی کے لئے نصیحت ہے اور بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ یہاں ”هُوَ“ ضمیر کا مصدر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور ”ذکر“، فضل و شرف کے معنی میں ہے، اس صورت میں اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تمام جہانوں کیلئے شرف ہیں تو ان کی طرف جنوں کی نسبت کس طرح کی جاسکتی ہے۔ (5)

①.....بخاری، کتاب الطب، باب العين حق، ٣٢/٤، الحدیث: ٥٧٤٠.

②.....مسلم، کتاب السلام، باب انطب والمرض والرقی، ص ١٢٠٢، الحدیث: ٤٢ (٢١٨٨).

③.....مسند شہاب، ٦٧٨-٦٧٩ ان العين لتدخل الرجل القبر. ١٤٠/٢. الحدیث: ١٠٥٧.

④.....ابو سعود، ن، تحت الآیة: ٥١، ٧٥٩/٥.

⑤.....ابو سعود، ن، تحت الآیة: ٥٢، ٧٥٩/٥، مدارك، القلم، تحت الآیة: ٥٢، ص ١٢٧٢، ملقطاً.

سُورَةُ الْحَاقَّةِ

سورة حاقہ کا تعارف

مقام نزول

سورة حاقہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ (1)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 2 رکوع، 52 آیتیں ہیں۔

”حاقہ“ نام رکھنے کی وجہ

حاقہ قیامت کے ناموں میں سے ایک نام ہے اور اس کا معنی ہے یقینی طور پر واقع ہونے والی، اور چونکہ اس سورت کو اسی نام کے سوال کے ساتھ شروع کیا گیا ہے اس لئے اسے ”سورة حاقہ“ کہتے ہیں۔

سورة حاقہ کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں قیامت کی ہولناکیاں بیان کی گئیں اور یہ بتایا گیا کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کفار کے تمام الزامات سے بری ہیں، نیز اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1)..... اس سورت کی ابتداء میں بتایا گیا کہ قیامت کا واقع ہونا یقینی اور قطعی ہے اور اس کی دہشت، ہولناکی اور شدت کا کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا۔

(2)..... کفار مکہ کو نصیحت کرنے کے لئے قوم عادا اور قوم شموذ کا دردناک انجام بیان کیا گیا اور یہ بتایا گیا کہ وہ دیگر جرائم کے علاوہ دلوں کو دہلا دینے والی قیامت کو بھی جھلاتے تھے، نیز فرعون اور اس سے پہلے لٹنے والی بستیوں کا ذکر کیا گیا

1..... حازن، تفسیر سورة الحاقہ، ٣٠١/٤.

- کہ اللہ تعالیٰ کے رسولوں کو جھٹلانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں زیادہ سخت گرفت سے پکڑ لیا۔
- (3)..... یہ بتایا گیا کہ جو لوگ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لائے انہیں اللہ تعالیٰ نے کشتی میں سوار کر کے طوفان کے عذاب سے بچا لیا اور نسلِ انسانی کو باقی رکھا۔
- (4)..... قیامت کی چند ہولناکیاں بیان کی گئیں اور سعادت مندوں اور بد بختوں کا حال بیان کیا گیا۔
- (5)..... اللہ تعالیٰ نے قسم کھا کر بتایا کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی وحی ہے کسی شاعر کا کلام یا کاہن کا قول نہیں ہے۔
- (6)..... اس سورت کے آخر میں دلیل کے ساتھ بیان کیا گیا کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سچے رسول ہیں۔

سورہ قلم کے ساتھ مناسبت

سورہ حاقہ کی اپنے سے ما قبل سورت ”قلم“ کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ سورہ قلم میں قیامت کا ذکر اجمالی طور پر ہوا اور سورہ حاقہ میں قیامت کے بارے میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ سورہ قلم میں قرآن مجید کو جھٹلانے والے ہر شخص کے بارے میں وعید بیان ہوئی اور سورہ حاقہ میں کفار مکہ کو تنبیہ اور نصیحت کرنے کے لئے ان امتوں کے احوال بیان کئے گئے جو اپنے رسولوں کو جھٹلانے کی پاداش میں دردناک عذاب میں مبتلا ہوئیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمہ کنزالایمان:

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

ترجمہ کنزالعرفان:

الْحَاقَّةُ ١ مَا الْحَاقَّةُ ٢ وَمَا أَدْرٰکُ مَا الْحَاقَّةُ ٣

ترجمہ کنزالایمان: وہ حق ہونے والی۔ کیسی وہ حق ہونے والی۔ اور تم نے کیا جانا کیسی وہ حق ہونے والی۔

ترجمہ کنزالعرفان: یقینی طور پر واقع ہونے والی۔ یقینی طور پر واقع ہونے والی کیا ہے؟ اور تمہیں کیا معلوم کہ وہ یقینی طور پر واقع ہونے والی کیا ہے؟

﴿الْحَاقَّةُ﴾: یقینی طور پر واقع ہونے والی۔ ﴿﴾ اس سے مراد قیامت ہے کیونکہ قیامت کا آثار درست اور ثابت ہے، اس کے آنے میں کوئی شک نہیں بلکہ اس کا واقع ہونا یقینی اور قطعی ہے اور اس میں وہ چیزیں ثابت ہو جائیں گی جن کا دنیا میں انکار کیا جاتا ہے جیسے مرنے کے بعد اٹھایا جانا، حساب اور جزاء وغیرہ۔⁽¹⁾

﴿صَالِحَاتٌ﴾: یقینی طور پر واقع ہونے والی کیا ہے؟۔ ﴿﴾ یہ سوال قیامت کی عظمت اور بڑائی بیان کرنے کے طور پر ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ قیامت انتہائی عجیب اور عظیم الشان ہے۔⁽²⁾

﴿وَمَا أَدْرَاكَ﴾ اور تمہیں کیا معلوم۔ ﴿﴾ یعنی تم قیامت کی حقیقت کو نہیں جانتے کیونکہ تم نے اس کا مشاہدہ نہیں کیا اور نہ ہی اس میں موجود ہولناکیوں کو دیکھا ہے اور اس کی دہشت، ہولناکی اور شدت ایسی ہے کہ انسان کسی طرح اس کا اندازہ نہیں لگا سکتا اور نہ ہی کسی کی سوچ اس تک رسائی حاصل کر سکتی ہے۔⁽³⁾

علامہ اسماعیل حقی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فَرَمَاتے ہیں: یہاں یہ احتمال ہے کہ یہ بات دوسروں کو سنانے کے لئے نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے کہی گئی ہو۔⁽⁴⁾

كَذَّبَتْ ثَمُودُ وَعَادٌ بِالْقَارِعَةِ ۝۳ فَمَا تَسُودُ فَاهِلِكُوا بِالطَّاغِيَةِ ۝۵
وَأَمَّا عَادٌ فَاهِلِكُوا بِرِيحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۝۶

ترجمہ کنزالایمان: ثمود اور عاد نے اس سخت صدمہ دینے والی کو جھٹلایا۔ تو ثمود تو ہلاک کئے گئے حد سے گزری ہوئی

①.....قرطبی، الحاقہ، تحت الآیة: ١-٢، ١٩١/٩، الجزء الثامن عشر، جلالین مع صاوی، الحاقہ، تحت الآیة: ١، ٢٢٢٤/٦، مدارک، الحاقہ، تحت الآیة: ١، ص ١٢٧٣، ملقطاً.

②.....مدارک، الحاقہ، تحت الآیة: ٢، ص ١٢٧٣، ابو سعود، الحاقہ، تحت الآیة: ٢، ٧٦٠/٥، ملقطاً.

③.....خازن، الحاقہ، تحت الآیة: ٣، ٣٠٢/٤، مدارک، الحاقہ، تحت الآیة: ٣، ص ١٢٧٣، ملقطاً.

④.....روح البیان، الحاقہ، تحت الآیة: ٣، ١٣١/١٠.

چنگھاڑ سے۔ اور رہے عا دوہ ہلاک کئے گئے نہایت سخت گرجتی آندھی سے۔

ترجیہ کنز العرفان: شمود اور عاد نے دلوں کو ہلا دینے والی کو جھٹلایا۔ قوم شمود کے لوگ تو حد سے گزری ہوئی چنگھاڑ سے ہلاک کئے گئے۔ اور عاد کے لوگ تو وہ نہایت سخت گرجتی آندھی سے ہلاک کیے گئے۔

﴿ كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوَاهِمْ إِذِ انبأَهُمْ آلُؤُلَیْمًا مِنْ رَبِّهِمْ أَنْ لَا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ قَالُوا لَنْ نَبْرُدَّ لَكَ عِبَادًا أَمَا آلِهَاتُكُمْ أَكْثَرُ عُشْرًا مِنْكَ وَاللَّهُ يَتَّبِعُ الْمُؤْمِنِينَ لَنْ نُؤْمِنُ بِآلِهَاتِكَ إِلَّا أَنْ يُرْسِلَ إِلَيْنَا سَآءِلَاتٍ مِمَّا نَفَعُنَا مِنَ الْغَمِّ وَلَا تُلَاقِنَا بِآلِهَاتِنَا إِنَّكَ تَكْفُرًا مُبِينًا ﴾ اس سے پہلی آیات میں قیامت کی ہولناکی اور شدت کو بیان کیا گیا اور یہاں سے سابقہ امتوں میں سے ان لوگوں کا انجام بیان کیا گیا جنہوں نے قیامت کو جھٹلایا تاکہ کفار مکہ ان سے نصیحت حاصل کریں اور قیامت کو جھٹلانے والوں کا انجام دیکھ کر ڈریں، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم شمود نے اور حضرت ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم عاد نے طرح طرح کی دہشتوں اور ہولناکیوں سے دلوں کو ہلا دینے والی قیامت کو جھٹلایا تو (دیگر جرائم کے ساتھ ساتھ اس جرم کی وجہ سے بھی) قوم شمود کے لوگ تو سخت میں حد سے گزری ہوئی چنگھاڑ یعنی سخت ہولناک آواز سے ہلاک کر دیئے گئے اور عاد کے لوگ انتہائی سخت گرجتی آندھی سے ہلاک کر دیئے گئے اور وہ لوگ اپنی طاقت اور قوت کے باوجود بھی اس آندھی کو روک نہ سکے۔ (1)

سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَنِيَّةً آيَامٍ ۙ حُسُومًا ۙ فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَى كَأَنَّهُمْ أُعْجَازٌ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۚ فَهَلْ تَرَى لَهُمْ مِنْ بَاقِيَةٍ ۝٨

ترجیہ کنز الایمان: وہ ان پر قوت سے لگادی سات راتیں اور آٹھ دن لگا تار تو ان لوگوں کو ان میں دیکھو کچھڑے ہوئے گویا وہ کھجور کے ڈنڈے ہیں گرے ہوئے۔ تو تم ان میں کسی کو بچا ہوا دیکھتے ہو۔

ترجیہ کنز العرفان: اللہ نے وہ آندھی ان پر لگا تار سات راتیں اور آٹھ دن پوری قوت کے ساتھ مسلط کر دی تو تم ان

1.....تفسیر کبیر، الحاقۃ، تحت الآیۃ: ٤-٥، ٦٢١/١٠، روح البیان، الحاقۃ، تحت الآیۃ: ٤-٦، ١٣١/١٠-١٣٢، مدارک، الحاقۃ، تحت الآیۃ: ٤-٦، ص ١٢٧٣، ملتنقطاً.

لوگوں کو ان دنوں اور راتوں میں یوں پچھاڑے ہوئے دیکھتے گویا کہ وہ گرمی ہوئی کھجوروں کے سوکھے تنے ہیں۔ تو کیا تم ان میں کسی کو بچا ہوا دیکھتے ہو؟

﴿سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَلَاثِينَ أَيَّامٍ لِّحِسْمًا﴾: اللہ نے وہ آندھی ان پر لگا تارسات راتیں اور آٹھ دن پوری قوت کے ساتھ مسلط کر دی۔ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے قوم عاد پر ماہِ شوال کے آخر میں اور انتہائی تیز سردی کے موسم میں ایک بدھ سے دوسرے بدھ تک لگا تارسات راتیں اور آٹھ دن وہ آندھی پوری قوت کے ساتھ مسلط کر دی، تو اے مخاطب! اگر تم اس واقعے کے وقت وہاں موجود ہوتے تو ان لوگوں کو ان دنوں اور راتوں میں پچھاڑے ہوئے دیکھتے اور ہلاک ہونے کے بعد وہ لوگ ایسے معلوم ہوتے تھے جیسے وہ کھجور کے گرے ہوئے سوکھے تنے ہیں تو کیا تم ایمان والوں کے علاوہ ان میں سے کسی چھوٹے بڑے، مرد یا عورت کو بچا ہوا دیکھتے ہو؟ کہا گیا ہے کہ آٹھویں روز جب صبح کو وہ سب لوگ ہلاک ہو گئے تو ہواؤں نے انہیں اڑا کر سمندر میں پھینک دیا اور ان میں سے ایک بھی باقی نہ رہا۔^(۱)

وَجَاءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهُ وَالْمُؤْتَفِكُتْ بِالْحَاطَّةِ ۙ فَعَصُوا
رَسُولَ رَبِّهِمْ فَأَخَذَهُمْ أَخَذَةً سَرَابِيَةً ۙ

ترجمہ کنز الایمان: اور فرعون اور اس سے اگلے اور اٹنے والی بستیاں خطا لائے۔ تو انہوں نے اپنے رب کے رسولوں کا حکم نہ مانا تو اس نے انہیں بڑھی چڑھی گرفت سے پکڑا۔

ترجمہ کنز العرفان: اور فرعون اور اس سے پہلے والے اور اٹنے والی بستیاں نے خطاؤں کا ارتکاب کیا۔ تو انہوں نے اپنے رب کے رسول کا حکم نہ مانا تو اللہ نے انہیں زیادہ سخت گرفت سے پکڑ لیا۔

①..... حازن، الحاقہ، تحت الآیة: ٧-٨، ٣٠٣/٤، مدارك، الحاقہ، تحت الآیة: ٧-٨، ص ١٢٧٤، روح البیان، الحاقہ، تحت الآیة: ٧-٨، ١٣٢/١٠-١٣٤، بیضاوی، الحاقہ، تحت الآیة: ٧-٨، ٣٧٩-٣٧٨/٥، ملنقطاً.

﴿وَجَاءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهُ: اور فرعون اور اس سے پہلے والے لائے۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ فرعون اور اس سے بھی پہلی اُمتوں کے کفار اور نافرمانیوں کی شامت سے الٹنے والی بستیوں کے لوگ جیسے حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم کی بستیوں کے لوگ، یہ سب قبیح افعال، گناہوں اور شرک کے مُرتکب ہوئے اور ہر امت نے منع کئے جانے کے باوجود گناہوں سے رکنے میں اپنے اُس رسول کی نافرمانی کی جو اللہ تعالیٰ کی جانب سے اُن کی طرف بھیجے گئے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان میں سے ہر قوم کی انتہائی سخت گرفت فرمائی۔^(۱)

اِنَّ السَّاطِعَا الْبَاءِ حَصَلْنٰكُمْ فِي الْجَارِيَةِ ۙ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً
وَتَعِيَهَا اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ۙ ﴿١٣﴾

ترجمہ کنز الایمان: بے شک جب پانی نے سر اٹھایا تھا ہم نے تمہیں کشتی میں سوار کیا۔ کہ اسے تمہارے لیے یادگار کریں اور اسے محفوظ رکھے وہ کان کہ سن کر محفوظ رکھتا ہو۔

ترجمہ کنز العرفان: بیشک جب پانی نے سر اٹھایا تھا تو ہم نے تمہیں کشتی میں سوار کیا۔ تاکہ اسے تمہارے لیے یادگار بنا دیں اور سن کر یاد رکھنے والے کان اس واقعہ کو یاد رکھیں۔

﴿اِنَّ السَّاطِعَا الْبَاءِ: بیشک جب پانی نے سر اٹھایا تھا۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جب حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم کے کفر اور گناہوں پر قائم رہنے اور قیامت کے احوال کے ساتھ ساتھ دیگر جو احکام حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی کئے جاتے تھے ان میں حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جھٹلانے کی وجہ سے طوفانِ نوح کے پانی نے سر اٹھایا اور وہ درختوں، عمارتوں، پہاڑوں اور ہر چیز سے بلند ہو گیا تھا تو اے لوگو! ہم نے تمہیں اس وقت حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کشتی میں سوار کیا جب کہ تم اپنے آباء کی پشتوں میں تھے تاکہ ہم مومنین کو نجات دینے اور کافروں کے ہلاک فرمانے کو تمہارے لیے یادگار بنا دیں کہ یہ واقعہ لوگوں کے لئے عبرت و

①.....روح البیان، الحاقۃ، تحت الآیۃ: ۹-۱۰، ۱۰، ۱۳۴/۱۳۵-۱۳۵، ملخصاً.

نصیحت کا سبب ہو اور اللہ تعالیٰ کی قدرت و حکمت کے کمال، اس کے قہر کی قوت اور رحمت کی وسعت کی دلیل ہو اور سن کر یاد رکھنے والے لوگ اس واقعہ کی کام کی باتوں کو یاد رکھیں تاکہ ان سے نفع اٹھا سکیں۔

یاد رہے کہ یہاں آباء سے حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تین بیٹے سام، حام اور یافث مراد ہیں اور سابقہ امتوں کے واقعات بیان کرنے اور ان پر آنے والے عذابات کا ذکر کرنے سے مقصود یہ ہے کہ اس امت کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کرنے میں ان لوگوں کی پیروی کرنے سے ڈریں۔^(۱)

فَاِذَا نَفَخَ فِي الصُّوْرِ نَفْحَةً وَّ اِحْدَاةً ۙ ﴿١٣﴾ وَ حُصِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ
فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّ اِحْدَاةً ۙ ﴿١٤﴾ فَيَوْمَئِذٍ وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۙ ﴿١٥﴾

ترجمہ کنزالایمان: پھر جب صور پھونک دیا جائے ایک دم۔ اور زمین اور پہاڑ اٹھا کر دفعۃً چورا کر دیئے جائیں۔ وہ دن ہے کہ ہو پڑے گی وہ ہونے والی۔

ترجمہ کنز العرفان: پھر جب صور میں (پہلی مرتبہ) ایک پھونک ماری جائے گی۔ اور زمین اور پہاڑ اٹھا کر ایک دم چورا چورا کر دیئے جائیں گے۔ تو اس دن واقع ہونے والی واقع ہو جائے گی۔

﴿فَاِذَا نَفَخَ فِي الصُّوْرِ نَفْحَةً وَّ اِحْدَاةً﴾: پھر جب صور میں ایک پھونک ماری جائے گی۔ اس سورت کی ابتدائی آیات میں قیامت اور اس کی ہولناکیوں کا اجمالی ذکر ہوا اور اب یہاں سے قیامت کے احوال کی تفصیل بیان کی جا رہی ہے اور اس کی ابتداء قیامت قائم ہوتے وقت کے واقعات سے کی گئی ہے، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات میں ارشاد فرمایا کہ پھر جب صور میں پہلی مرتبہ ایک پھونک ماری جائے گی اور زمین اور پہاڑ اپنی جگہوں سے اٹھا کر ایک دم چورا چورا کر دیئے جائیں گے تو اس دن وہ قیامت قائم ہو جائے گی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔^(۲)

①..... ابو سعود، الحاقۃ، تحت الآیۃ: ۱۱-۱۲، ۷۶۱/۵، قرطبی، الحاقۃ، تحت الآیۃ: ۱۱-۱۲، ۱۹۵/۹، الجزء الثامن عشر، جلالین مع صاوی، الحاقۃ، تحت الآیۃ: ۱۱-۱۲، ۲۲۲۶/۶-۲۲۲۷، ملقطاً.

②..... جمل، الحاقۃ، تحت الآیۃ: ۱۳، ۹۳/۸، حازن، الحاقۃ، تحت الآیۃ: ۱۳-۱۵، ۳۰۳/۴-۳۰۴، روح البیان، الحاقۃ، تحت الآیۃ: ۱۳-۱۵، ۱۳۶/۱۰، ۱۳۷، ملقطاً.

وَأَنْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَاهِيَةٌ ۝۱۲ وَالْمَلِكُ عَلَىٰ أَرْجَائِهَا
وَيَحْبُلُ عَرْشُ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثِنِّيَّةٌ ۝۱۳

ترجمہ کنزالایمان: اور آسمان پھٹ جائے گا تو اس دن اس کا پتلا حال ہوگا۔ اور فرشتے اس کے کناروں پر کھڑے ہوں گے اور اس دن تمہارے رب کا عرش اپنے اوپر آٹھ فرشتے اٹھائیں گے۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور آسمان پھٹ جائے گا تو اس دن وہ بہت کمزور ہوگا۔ اور فرشتے اس کے کناروں پر (کھڑے) ہوں گے اور اس دن آٹھ فرشتے تمہارے رب کا عرش اپنے اوپر اٹھائیں گے۔

﴿وَأَنْشَقَّتِ السَّمَاءُ﴾ اور آسمان پھٹ جائے گا۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ قیامت کے دن کی ہولناکی سے آسمان پھٹ جائے گا تو ابھی اس قدر مضبوط اور مستحکم ہونے کے باوجود اس دن آسمان انتہائی ضعیف اور کمزور ہوگا اور جن فرشتوں کا مسکن آسمان ہے وہ اس کے پھٹنے کے بعد اس کے کناروں پر کھڑے ہو جائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے اتر کر زمین کا احاطہ کر لیں گے اور اس دن آٹھ فرشتے تمہارے رب عزوجل کا عرش اپنے سروں کے اوپر اٹھائیں گے۔ حضرت ابن اسحاق رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيهِ فرماتے ہیں، ہمیں یہ حدیث پہنچی ہے کہ عرش اٹھانے والے فرشتے آج کل چار ہیں اور قیامت کے دن ان کی تائید کیلئے چار کا اور اضافہ کیا جائے گا تو اس طرح آٹھ ہو جائیں گے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے مروی ہے کہ آٹھ فرشتوں سے فرشتوں کی آٹھ صفیں مراد ہیں جن کی تعداد اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔^(۱)

يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُونَ لَا تَخْفَىٰ مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ۝۱۸

①.....مدارك، الحاقۃ، تحت الآية: ۱۷-۱۸، ص ۱۲۷، تفسیر طبری، الحاقۃ، تحت الآية: ۱۷، ۱۲/۲۱۶، حازن، الحاقۃ، تحت الآية: ۱۶-۱۷، ۴/۳۰، ملقطاً.

ترجمہ کنز العرفان: اس دن تم سب پیش ہو گے کہ تم میں کوئی چھپنے والی جان چھپ نہ سکے گی۔

ترجمہ کنز العرفان: اس دن تم سب اس حال میں پیش کئے جاؤ گے کہ تم میں سے کسی کی کوئی پوشیدہ حالت چھپ نہ سکے گی۔

﴿يَوْمَ مَن نُّعْرَضُونَ﴾: اس دن تم سب پیش کئے جاؤ گے۔ ﴿﴾ اس آیت کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے تمام احوال جانتا ہے، اس پر تمہاری کوئی حالت پوشیدہ نہیں اور قیامت کے دن تم اسی کی بارگاہ میں حساب کے لئے پیش کئے جاؤ گے۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس کا معنی یہ ہے کہ دنیا میں تمہاری جو حالت پوشیدہ تھی قیامت کے دن وہ پوشیدہ نہیں رہے گی کیونکہ وہ مخلوق کے احوال ظاہر کر دے گی تو نیک لوگ اپنی نیکیوں کی وجہ سے خوش ہوں گے اور گناہگار اپنے گناہوں کی وجہ سے غمزدہ ہوں گے۔ (1)

اپنے اعمال کا محاسبہ اور اخروی حساب کی تیاری کرنے کی ترغیب

اس آیت میں دنیا میں ہی اپنے اعمال کا محاسبہ کر لینے اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہونے والے حساب کی تیاری کر لینے کی بھی ترغیب ہے۔ اسی چیز کا حکم دیتے ہوئے ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَيْرِ (2)

ترجمہ کنز العرفان: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ہر جان دیکھے کہ اس نے کل کے لیے آگے کیا بھیجا ہے۔

اور اپنے حساب کے معاملے میں لوگوں کا حال بیان کرتے ارشاد فرماتا ہے:

أَفْتَرَبَ النَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُّعْرِضُونَ (3)

ترجمہ کنز العرفان: لوگوں کا حساب قریب آ گیا اور وہ غفلت میں منہ پھیرے ہوئے ہیں۔

اور قیامت کے دن حساب کے معاملات اور لوگوں کی جزا کے بارے میں بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

وَعُرِضُوا عَلَىٰ رَبِّكَ صَفًّا لَّقَدْ جِئْتُمُونَا كَمَا

1.....حازن، الحاقۃ، تحت الآية: ١٨، ٤/٤، ٣٠٤

2.....الحشر: ١٨

3.....انبیاء: ١

حَقَّقْتُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ بَلْ زَعَمْتُمْ أَنَّ تَجْعَلَ
لَكُمْ مَوْعِدًا ۝ وَوَضَعَ الْكِتَابَ فَتَرَى
الْمُجْرِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا فِيهِ وَيَقُولُونَ
يُوَيْتِنَا مَالٌ هَذَا الْكِتَابُ لَا يُغَادِرُ
صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا وَوَجَدُوا
مَا عَمِلُوا حَاضِرًا ۝ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا (1)

صنیں باندھے پیش کئے جائیں گے، بیشک تم ہمارے پاس
ویسے ہی آئے جیسے ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا، بلکہ
تمہارا گمان تھا کہ ہم ہرگز تمہارے لیے کوئی وعدے کا وقت
نہ رکھیں گے۔ اور نامہ اعمال رکھا جائے گا تو تم مجرموں کو دیکھو
گے کہ اس میں جو (لکھا ہوا) ہوگا اس سے ڈر رہے ہوں گے
اور کہیں گے: ہائے ہماری خرابی! اس نامہ اعمال کو کیا ہے کہ
اس نے ہر چھوٹے اور بڑے گناہ کو گھیرا ہوا ہے اور لوگ اپنے
تمام اعمال کو اپنے سامنے موجود پائیں گے اور تمہارا رب کسی
پر ظلم نہیں کرے گا۔

اور ارشاد فرمایا:

وَكُلَّ إِنْسَانٍ أَلْمَنُوهَ طَائِفَةٌ فِي عُنُقِهِ ۖ وَنُخْرِجُ
لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَابًا يَلْقَاهُ مَنْشُورًا ۝ اِقْرَأْ
كِتَابَكَ ۚ كَفَىٰ بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا ۝
مَنْ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ۚ وَمَنْ
ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا (2)

ترجمہ کنز العرفان: اور ہر انسان کی قسمت ہم نے اس
کے گلے میں لگا دی ہے اور ہم اس کیلئے قیامت کے دن ایک
نامہ اعمال نکالیں گے جسے وہ کھلا ہوا پائے گا۔ (فرمایا جائے گا
کہ) اپنا نامہ اعمال پڑھ، آج اپنے متعلق حساب کرنے کیلئے
تو خود ہی کافی ہے۔ جس نے ہدایت پائی اس نے اپنے
فائدے کیلئے ہی ہدایت پائی اور جو گمراہ ہوا تو اپنے نقصان کو
ہی گمراہ ہوا۔

اور ارشاد فرمایا:

لِلَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ الْهُسْنَىٰ وَالَّذِينَ
لَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُ لَوْ أَنَّ لَهُمْ مَا فِي الْأَرْضِ

ترجمہ کنز العرفان: جن لوگوں نے اپنے رب کا حکم مانا
انہیں کے لیے بھلائی ہے اور جنہوں نے اس کا حکم نہ مانا (ان

2..... بنی اسرائیل: ۱۳-۱۵.

1..... کہف: ۴۸، ۴۹.

کا حال یہ ہوگا کہ) اگر زمین میں جو کچھ ہے وہ سب اور اس جیسا اور اس کے ساتھ ہوتا تو اپنی جان چھڑانے کو دے دیتے۔ ان کے لئے برا حساب ہوگا اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے۔

جَبِيْعًا وَّمِثْلَهُ مَعَهُ لَاقْتَدٰوْا بِهٖ ۱۰ اُولٰٓئِكَ
لَهُمْ سُوْءُ الْحِسَابِ ۱۱ وَمَا لَهُمْ جَهَنَّمَ
وَيُنْسِ الْاِبِهَادُ (۱)

اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ اپنے خطبے میں ارشاد فرمایا: ”اے لوگو! تم حساب لئے جانے سے پہلے اپنے آپ کا محاسبہ کر لو اور (اعمال کا) وزن کئے جانے سے پہلے اپنے آپ (کے اعمال) کا وزن کر لو اور اس دن کی بڑی پیشی کی تیاری کر لو جس دن تم سب (اللہ کی بارگاہ میں) اس حال میں پیش کئے جاؤ گے کہ تم میں سے کسی کی کوئی پوشیدہ حالت چھپ نہ سکے گی۔“ (۲)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اعمال کا محاسبہ کرنے اور آخرت میں ہونے والے حساب کی ابھی سے تیاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے، امین۔

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بَيِّنٰتِهٖ فَيَقُوْلُ هَآؤُمْ اَقْرَعُوْا كِتٰبِيَهٗ ۱۹
اِنِّي ظَنَنْتُ اَنِّي مُلِقٌ حِسَابِيَهٗ ۲۰

ترجمہ کنز الایمان: تو وہ جو اپنا نامہ اعمال دہنے ہاتھ میں دیا جائے گا کہے گا لو میرے نامہ اعمال پڑھو۔ مجھے یقین تھا کہ میں اپنے حساب کو پہنچوں گا۔

ترجمہ کنز العرفان: تو بہر حال جسے اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا: لو میرا نامہ اعمال پڑھ لو۔ بیشک مجھے یقین تھا کہ میں اپنے حساب کو ملنے والا ہوں۔

①.....عرد: ۱۸.

②.....مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الزہد، کلام عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، ۱۴۹/۸، الحدیث: ۱۸.

﴿فَمَا مَآءُنْ أُودِيَتْ كِتَابُهُ بِبَيْمِينِهِ﴾: تو بہر حال جسے اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ ﴿یہاں سے پیشی کے وقت لوگوں کے احوال کی تفصیل بیان کی جا رہی ہے، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیشی کے وقت اعمال نامے تقسیم ہوں گے تو جسے اس کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ یہ سمجھ لے گا کہ وہ نجات پانے والوں میں سے ہے اور وہ انتہائی فرحت و سرور کے ساتھ اپنی جماعت، اپنے اہل خانہ اور قرابت داروں سے کہے گا کہ لو میرے نامہ اعمال کو پڑھ لو، مجھے دنیا میں یقین تھا کہ آخرت میں مجھ سے حساب لیا جائے گا (اسی لئے میں نے اس کی تیاری کر لی تھی اور حساب دینے سے پہلے اپنا محاسبہ خود کر لیا تھا)۔^(۱)

فَهُوَ فِي عَيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۚ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۙ قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ ﴿٢٣﴾
كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ ﴿٢٤﴾

ترجمہ کنز الایمان: تو وہ من ماننے جین میں ہے۔ بلند باغ میں۔ جس کے خوشے جھکے ہوئے۔ کھاؤ اور پیو چتا ہوا صلہ اس کا جو تم نے گزرے دنوں میں آگے بھیجا۔

ترجمہ کنز العرفان: تو وہ پسندیدہ زندگی میں ہوگا۔ بلند باغ میں۔ اس کے پھل قریب ہوں گے۔ (کہا جائے گا): گزرے ہوئے دنوں میں جو تم نے آگے بھیجا اس کے بدلے میں خوشگوار کے ساتھ کھاؤ اور پیو۔

﴿فَهُوَ فِي عَيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ﴾: تو وہ پسندیدہ زندگی میں ہوگا۔ ﴿یہاں سے ان لوگوں کا ثواب بیان کیا گیا ہے جنہیں اعمال نامے دائیں ہاتھ میں ملیں گے، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی تین آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ جسے دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا تو وہ عذاب سے محفوظ رہنے اور ثواب ملنے کی وجہ سے بلند باغ میں پسندیدہ زندگی میں ہوگا، اس کے پھل کھانے والے کے قریب ہوں گے کہ کھڑے بیٹھے لیٹے ہر حال میں جیسے چاہے آسانی لے سکے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ دنیا میں تم نے جو نیک اعمال آخرت کیلئے کئے ان کے بدلے میں خوشگوار کے ساتھ کھاؤ اور پیو۔^(۲)

①.....صاوی، الحاقہ، تحت الآیة: ۱۹-۲۰، ۶/۲۲۲۸، حازن، الحاقہ، تحت الآیة: ۱۹-۲۰، ۴/۳۰۵، ملتقطاً.

②.....حازن، الحاقہ، تحت الآیة: ۲۱-۲۴، ۴/۳۰۵.

نیک سیرت چرواہا

حضرت نافع رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: ”ایک مرتبہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا کے ساتھ مدینہ منورہ کی ایک وادی میں گیا۔ ہمارے ساتھ کچھ اور لوگ بھی تھے۔ انہوں نے اپنا دسترخوان لگایا اور سب کھانا کھانے لگے۔ تھوڑی دیر بعد ہمارے قریب سے ایک چرواہا گزرا، حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا نے اس سے فرمایا ”آئیے! آپ بھی ہمارے ساتھ کھانا تناول فرمائیے۔ چرواہے نے جواب دیا ”میرا روزہ ہے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اس سے فرمایا: ”تم اس شدید گرمی کے عالم میں سارا دن جنگل میں بکریاں چراتے اور اتنی مشقت کا کام کرتے ہو اور پھر بھی تم نے نفلی روزہ رکھا ہوا ہے؟ کیا تم پر نفلی روزہ رکھنا ضروری ہے؟ یہ سن کر وہ چرواہا کہنے لگا ”حضور! کیا وہ وقت آگیا جس کے بارے میں قرآن پاک میں فرمایا گیا کہ

كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي
الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ (1)

ترجمہ کنزالعرفان: (کہا جائے گا): گزرے ہوئے دنوں میں
جو تم نے آگے بھیجا اس کے بدلے میں خوشگوار ی کے
ساتھ کھاؤ اور پیو۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اس چرواہے کی باتیں سن کر بڑے حیران ہوئے اور اس سے فرمانے لگے ”تم ہمیں ایک بکری فروخت کرو، ہم اسے ذبح کریں گے، تمہیں اس کا گوشت بھی کھلائیں گے اور بکری کی مناسب قیمت بھی دیں گے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی یہ بات سن کر وہ چرواہا عرض گزار ہوا: حضور! یہ بکریاں میری ملکیت میں نہیں بلکہ یہ میرے آقا کی ہیں، میں تو غلام ہوں میں انہیں کیسے فروخت کر سکتا ہوں؟ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اس کی امانت داری سے بہت متاثر ہوئے اور ہم سے فرمایا ”یہ بھی تو ممکن تھا کہ یہ چرواہا ہمیں بکری بیچ دیتا اور جب اس کا آقا پوچھتا تو جھوٹ بول دیتا کہ بکری کو بھیڑیا کھا گیا لیکن دیکھو یہ کتنا امین اور متقی چرواہا ہے۔ چرواہے نے بھی یہ بات سن لی، اس نے آسمان کی طرف انگلی اٹھائی اور یہ کہتے ہوئے وہاں سے چلا گیا ”اگرچہ میرا آقا مجھے نہیں دیکھ رہا لیکن میرا پروردگار عَزَّوَجَلَّ تو مجھے دیکھ رہا ہے، میرا رب عَزَّوَجَلَّ تو میرے ہر ہر فعل سے باخبر ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اس چرواہے کی باتوں اور نیک سیرت سے بہت متاثر ہوئے اور آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اس

چرواہے کے مالک کے پاس پہنچے اور اس نیک چرواہے کو خرید کر آزاد کر دیا اور ساری بکریاں بھی خرید کر اس چرواہے کو تحفے میں دے دیں۔^(۱)

وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ ۖ فَيَقُولُ يَلِيَّتَنِي لَمْ أُوتَ كِتَابِيهِ ۚ
وَلَمْ آدُرْ مَا حَسَابِيهِ ۚ يَلِيَّتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ۚ مَا أَغْنَىٰ عَنِّي
مَالِيهِ ۚ هَلَكَ عَنِّي سُلْطَانِيهِ ۚ

ترجمہ کنز الایمان: اور وہ جو اپنے نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا کہے گا ہائے کسی طرح مجھے اپنا نوشتہ نہ دیا جاتا۔ اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے۔ ہائے کسی طرح موت ہی قصہ چکا جاتی۔ میرے کچھ کام نہ آیا میرا مال۔ میرا سب زور جاتا رہا۔

ترجمہ کنز العرفان: اور رہا وہ جسے اس کا نامہ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا: اے کاش کہ مجھے میرا نامہ اعمال نہ دیا جاتا۔ اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے۔ اے کاش کہ دنیا کی موت ہی (میرا کام) تمام کر دینے والی ہو جاتی۔ میرا مال میرے کچھ کام نہ آیا۔ میرا سب زور جاتا رہا۔

﴿وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ﴾ اور رہا وہ جسے اس کا نامہ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ کچھ سعادت مندوں کا حال بیان کرنے کے بعد اب بد بختوں کا حال بیان کیا جا رہا ہے، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی چار آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ جس کا نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ جب اپنے نامہ اعمال کو دیکھے گا اور اس میں اپنے برے اعمال لکھے ہوئے پائے گا تو شرمندہ و رُسو ہوا ہو کر کہے گا: اے کاش کہ مجھے میرا نامہ اعمال نہ دیا جاتا اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے۔ اے کاش کہ دنیا کی موت ہی ہمیشہ کیلئے میری زندگی ختم کر دیتی اور مجھے حساب کیلئے نہ اٹھایا جاتا اور اپنا

①.....عیون الحکایات، الحکایة السابعة والسبعون، ص ۹۸-۹۹، ملقطاً.

اعمال نامہ پڑھتے وقت مجھے یہ ذلت و رسوائی پیش نہ آتی۔ میرا وہ مال جو میں نے دنیا میں جمع کیا تھا میرے کچھ کام نہ آیا اور وہ ذرا سا بھی میرا عذاب ٹال نہ سکا۔ میرا سب زور جاتا رہا اور میں ذلیل و محتاج ہو کر رہ گیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اس سے اس کی مراد یہ ہوگی کہ دنیا میں جو چھتیں میں کیا کرتا تھا وہ سب باطل ہو گئیں۔ (1)

خُذُوا فَعَلُوهُ ۝۲۰ ثُمَّ الْجَحِيمَ صَلُّوهُ ۝۲۱ ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ
ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ ۝۲۲

ترجمہ کنز الایمان: اسے پکڑو پھر اسے طوق ڈالو۔ پھر اسے بھڑکتی آگ میں دھنساؤ۔ پھر ایسی زنجیر میں جس کا ناپ ستر ہاتھ ہے اسے پر دو۔

ترجمہ کنز العرفان: (فرشتوں کو حکم ہوگا) اسے پکڑو پھر اسے طوق ڈالو۔ پھر اسے بھڑکتی آگ میں داخل کرو۔ پھر ایسی زنجیر میں جکڑ دو جس کی لمبائی ستر ہاتھ ہے۔

﴿خُذُوا فَعَلُوهُ﴾: (فرشتوں کو حکم ہوگا) اسے پکڑو پھر اسے طوق ڈالو۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ جہنم کے خازنوں کو حکم دے گا کہ تم اپنے رب غزوّ جَلَّ کے اس نافرمان کو پکڑ لو، پھر اس کے ہاتھ اس کی گردن سے ملا کر طوق میں باندھ دو، پھر اسے بھڑکتی آگ میں داخل کر دو تاکہ اس کی جزا اس کے گناہ کے مطابق ہو، پھر ایسی زنجیر کو جس کی لمبائی فرشتوں کے ہاتھ سے ستر ہاتھ ہے اس میں اس طرح داخل کر دو جیسے کسی چیز میں ڈوری داخل کی جاتی ہے۔ (2)

إِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ ۝۳۲ وَلَا يَحْضُّ عَلَىٰ طَعَامِ

1..... صاوی، الحاقہ، تحت الآیة: ٢٥-٢٩، ٦/٢٢٢٩، حازن، الحاقہ، تحت الآیة: ٢٥-٢٩، ٤/٣٠٥، مدارك، الحاقہ، تحت الآیة: ٢٥-٢٩، ص ١٢٧٥، ملقطاً.

2..... روح النبیان، الحاقہ، تحت الآیة: ٣٠-٣٢، ١٠/١٤٥، جلالین مع صاوی، الحاقہ، تحت الآیة: ٣٠-٣٢، ٦/٢٢٣٠، ملقطاً.

السُّكِينُ ٣٣

توجہ کنز الایمان: بے شک وہ عظمت والے اللہ پر ایمان نہ لاتا تھا۔ اور مسکین کو کھانا دینے کی رغبت نہ دیتا۔

توجہ کنز العرفان: بیشک وہ عظمت والے اللہ پر ایمان نہ لاتا تھا۔ اور مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتا تھا۔

﴿إِنَّهُ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ﴾ بیشک وہ عظمت والے اللہ پر ایمان نہ لاتا تھا۔ ﴿﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اسے یہ شدید عذاب اس لئے دیا جائے گا کہ وہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرتا تھا اور اس کی عظمت و وحدانیّت کا اعتقاد نہ رکھتا تھا اور وہ اپنے کفر کے ساتھ ساتھ نہ اپنے نفس کو، نہ اپنے اہل خانہ کو اور نہ دوسروں کو مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب دیتا تھا۔

حضرت عبداللہ بن احمد نسفی زحمة اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ”اس میں اشارہ ہے کہ وہ مرنے کے بعد اٹھائے جانے کا قائل نہ تھا کیونکہ مسکین کو کھانا دینے والا مسکین سے تو کسی بدلہ کی امید رکھتا ہی نہیں بلکہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور ثوابِ آخرت کی امید پر مسکین کو دیتا ہے اور جو مرنے کے بعد اٹھائے جانے اور آخرت پر ایمان ہی نہ رکھتا ہو تو اُسے مسکین کو کھلانے کی کیا غرض ہے۔“ (1)

مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب

اس سے معلوم ہوا کہ مسکین کو کھانا کھلانے اور اس کی ترغیب دینے کی بہت اہمیت ہے اور اسے محروم کرنا جرمِ عظیم ہے۔ مسکین وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو یہاں تک کہ کھانے اور بدن چھپانے کے لیے اس کا محتاج ہے کہ لوگوں سے سوال کرے اور اس کے لئے سوال کرنا حلال ہے۔ (2)

مسکین کو کھانا کھلانے کا ثواب بہت زیادہ ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کا وصف بیان کرتے ہوئے

ارشاد فرماتا ہے:

①.....خازن، الحاقہ، تحت الآیة: ٣٣-٣٤، ٦/٤، مدارك، الحاقہ، تحت الآیة: ٣٣-٣٤، ص ١٢٧٦، ملقطاً.

②.....عالمگیری، کتاب الزکاة، الباب السابع فی المصارف، ١/١٨٧-١٨٨.

ترجمہ کنز العرفان: اور وہ اللہ کی محبت میں مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔ ہم تمہیں خاص اللہ کی رضا کے لیے کھانا کھلاتے ہیں۔ ہم تم سے نہ کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ شکر یہ۔

اور ارشاد فرمایا:

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ① وَمَا أَدْرَاكَ مَا
الْعَقَبَةُ ② فَكَرَقِبَةٌ ③ أَوْ اِطْعَمَ فِي يَوْمٍ
وَمَى مُسْعَبَةً ④ يَتِيئًا ذَامِقْرَبَةً ⑤ أَوْ مُسْكِنًا
ذَامْتَرَبَةً ⑥ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا
وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَةِ ⑦
أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْبَيْتَةِ ⑧ (2)

ترجمہ کنز العرفان: پھر بغیر سوچے سمجھے کیوں نہ گھاٹی میں کو دپڑا۔ اور تجھے کیا معلوم کہ وہ گھاٹی کیا ہے؟ کسی بندے کی گردن چھڑانا۔ یا جھوک کے دن میں کھانا دینا۔ رشتہ دار یتیم کو۔ یا خاک نشین مسکین کو۔ پھر یہ ان میں سے ہو جو ایمان لائے اور انہوں نے آپس میں صبر کی نصیحتیں کیں اور آپس میں مہربانی کی تاکیدیں کیں۔ یہی لوگ دائیں طرف والے ہیں۔

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”بیٹھک اللہ تعالیٰ روٹی کے ایک لقمے اور کھجوروں کے ایک خوشے اور ان جیسی مساکین کے لئے نفع بخش چیزوں کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرمائے گا (1) گھر کے مالک کو جس نے صدقے کا حکم دیا۔ (2) اس کی زوجہ کو جس نے وہ چیز درست کر کے دی۔ (3) اس خادم کو جس نے مسکین تک وہ صدقہ پہنچایا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ”اس اللہ عزوجل کی حمد ہے جو ہمارے خادموں کو بھی نہیں بھولا۔“ (3)

خیال رہے کہ فی زمانہ ہر بھکاری اور مانگنے والے کو نہیں دینا چاہئے بلکہ جو واقعی اس حالت کو پہنچ چکا ہو کہ شرعی طور پر اس کے لئے سوال کرنا جائز ہو جائے اسے مانگنے پر دینا چاہئے۔ فتاویٰ رضویہ میں مذکور مسئلے کا خلاصہ ہے کہ جو

① دھر: ۹، ۸.

② بلد: ۱۱-۱۸.

③ معجم الاوسط، باب المیم، من اسمہ: محمد، ۸۹/۴، الحدیث: ۵۳۰۹.

تندرست ہو اور کمانے پر قادر ہو تو اسے جانتے بوجھتے بھیک دینا ناجائز ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ دینے والے اُس کے سوال پر جو کہ اس کے لئے حرام تھا بھیک دے کر اس کی مدد کرتے ہیں، اگر لوگ اسے نہ دیں تو وہ مجبور ہو جائیں گے اور کمانے کی کوشش کریں گے۔^(۱)

فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هَهُنًا حَبِيمٌ ۝ وَلَا طَعَامٌ إِلَّا مِنْ غَسَلِينِ ۝^(۲)
لَا يَأْكُلُهُ إِلَّا الْخَاطِئُونَ ۝^(۳)

ترجمہ کنز الایمان: تو آج یہاں اس کا کوئی دوست نہیں۔ اور نہ کچھ کھانے کو مگر دوزخیوں کا پیپ۔ اسے نہ کھائیں گے مگر خطا کار۔

ترجمہ کنز العرفان: تو آج یہاں اس کا کوئی دوست نہیں۔ اور نہ دوزخیوں کے پیپ کے سوا کچھ کھانے کو ہے۔ اسے خطا کار لوگ ہی کھائیں گے۔

﴿فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هَهُنًا حَبِيمٌ﴾: تو آج یہاں اس کا کوئی دوست نہیں۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ قیامت کے دن پکڑنے اور طوق ڈالے جانے کی جگہ پر کافر کا کوئی دوست نہیں جو اسے کچھ نفع پہنچائے یا اس کی شفاعت کرے اور نہ (اس کے لئے) دوزخیوں کے پیپ کے سوا کچھ کھانے کو ہے اور اس پیپ کو کفار ہی کھائیں گے جو کہ خطا کار ہیں۔^(۲)

جہنمیوں کی پیپ کی کیفیت

قیامت کے دن کفار کا کوئی دوست نہ ہونے کے بارے میں ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

مَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ حَبِيمٍ وَلَا شَفِيعٍ يُطَاعُ^(۳)
ترجمہ کنز العرفان: ظالموں کا نہ کوئی دوست ہوگا اور

①..... فتاویٰ رضویہ، رسالہ: بدرالانوار فی ادب الامار، ۲۱/۲۲۰۔

②..... روح البیان، الحاقہ، تحت الآیة: ۳۵-۳۷، ۱۰/۴۷-۱۰/۴۸، حازن، الحاقہ، تحت الآیة: ۳۵-۳۷، ۴/۳۰، ملقطاً۔

③..... مؤمن: ۱۸۔

نکوئی۔ غارش جس کا کہا مانا جائے۔

اور جنہیوں کی پیپ کے بارے میں حضرت ابوسعید خدری رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، حضور اقدس صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”اگر جنہیوں کی پیپ کا ایک ڈول دنیا میں اٹھیل دیا جائے تو وہ (پوری) دنیا والوں کو بدبودار کر دے۔“ (1)

فَلَا أُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُونَ ۖ وَلَا بِمَا لَا تُبْصِرُونَ ۗ (٣٩)

ترجمہ کنزالایمان: تو مجھے قسم ان چیزوں کی جنہیں تم دیکھتے ہو۔ اور جنہیں تم نہیں دیکھتے۔

ترجمہ کنز العرفان: تو مجھے ان چیزوں کی قسم ہے جنہیں تم دیکھتے ہو۔ اور ان چیزوں کی جنہیں تم نہیں دیکھتے۔

﴿فَلَا أُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُونَ ۖ تُوَجَّهُ ان چیزوں کی قسم ہے جنہیں تم دیکھتے ہو۔﴾ قیامت کے واقع ہونے اور سعادت مندوں اور بدبختوں کے احوال بیان کرنے کے بعد اب یہاں سے قرآن پاک کی عظمت و شان بیان کی جا رہی ہے، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں ارشاد فرمایا کہ ”مشرکین قرآن پاک کے بارے میں جو کہتے ہیں وہ ہرگز درست نہیں، مجھے ان چیزوں کی قسم ہے جنہیں تم دیکھتے ہو اور ان چیزوں کی قسم ہے جنہیں تم نہیں دیکھتے۔“

یہاں مَا تُبْصِرُونَ اور مَا لَا تُبْصِرُونَ کی تفسیر میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں۔

(1)..... ان سے مراد یہ ہے کہ تمام مخلوقات کی قسم جنہیں تم دیکھ سکتے ہو اور جنہیں تم نہیں دیکھ سکتے۔

(2)..... مَا تُبْصِرُونَ سے دنیا اور مَا لَا تُبْصِرُونَ سے آخرت مراد ہے۔

(3)..... مَا تُبْصِرُونَ سے مراد وہ چیزیں ہیں جو زمین کے اوپر موجود ہیں اور مَا لَا تُبْصِرُونَ سے وہ چیزیں مراد ہیں جو زمین کے اندر موجود ہیں۔

(4)..... مَا تُبْصِرُونَ سے اجسام مراد ہیں اور مَا لَا تُبْصِرُونَ سے روحیں مراد ہیں۔

(5)..... مَا تُبْصِرُونَ سے ظاہری نعمتیں مراد ہیں اور مَا لَا تُبْصِرُونَ سے باطنی نعمتیں مراد ہیں۔ ان کی تفسیر میں

1..... مستدرک، کتاب التفسیر، تفسیر سورة الحاقة، ٣/٣٢٧، الحدیث: ٣٩٠٤.

مفسرین کے اور بھی قول ہیں۔ (1)

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سارے ہی معانی مراد ہوں۔

اِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿٦٩﴾ وَ مَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ﴿٧١﴾
وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيْلًا مَّا تَدْكُرُوْنَ ﴿٧٢﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧٣﴾

ترجمہ کنزالایمان: بے شک یہ قرآن ایک کرم والے رسول سے باتیں ہیں۔ اور وہ کسی شاعر کی بات نہیں کتنا کم یقین رکھتے ہو۔ اور نہ کسی کاہن کی بات کتنا کم دھیان کرتے ہو۔ اس نے اتارا ہے جو سارے جہان کا رب ہے۔

ترجمہ کنزالعرفان: بیشک یہ قرآن ضرور ایک معزز رسول سے باتیں ہیں۔ اور وہ کسی شاعر کی بات نہیں ہے۔ تم بہت کم یقین رکھتے ہو۔ اور نہ کسی کاہن کی بات ہے۔ تم بہت کم نصیحت مانتے ہو۔ یہ قرآن سارے جہانوں کے رب کی طرف سے اتارا ہوا ہے۔

﴿اِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ﴾ بیشک یہ قرآن ضرور ایک کرم والے رسول سے باتیں ہیں۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی تین آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دیکھی جانے والی اور نہ دیکھی جانے والی چیزوں کی قسم ذکر فرما کر ارشاد فرمایا کہ بیشک یہ قرآن ایک کرم والے رسول محمد مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سے وہ باتیں ہیں جو ان کے رب عز ووجل نے فرمائیں اور قرآن کسی شاعر کی بات نہیں ہے جیسا کہ کفار کہتے ہیں، تم بالکل بے ایمان ہو اور اتنا بھی سمجھتے کہ قرآن نہ شعر ہے نہ اس میں شعریت کی کوئی بات پائی جاتی ہے اور قرآن نہ کسی کاہن کی بات ہے جیسا کہ تم میں سے بعض کافر اللہ تعالیٰ کی اس کتاب کے بارے میں کہتے ہیں۔ تم بہت کم نصیحت مانتے ہو، نہ اس کتاب کی ہدایات کو دیکھتے ہو نہ اس کی تعلیموں پر غور کرتے ہو کہ اس میں کیسی روحانی تعلیم ہے اور نہ اس کی فصاحت و بلاغت اور بے مثال اعجاز پر

1..... تفسیر کبیر، الحاقہ، تحت الآیة: ٣٨-٣٩، ١٠/٦٣٣، روح البیان، الحاقہ، تحت الآیة: ٣٨-٣٩، ١٠/١٤٨، حازن، الحاقہ، تحت الآیة: ٣٨-٣٩، ٤/٣٠، ملقطاً.

غور کرتے ہو جو یہ سمجھ سکو کہ یہ کلام سارے جہانوں کے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اتارا ہوا ہے۔^(۱)

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ ﴿۳۳﴾ لَا خَدْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ﴿۳۴﴾
ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ ﴿۳۵﴾ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ ﴿۳۶﴾
وَإِنَّهُ لَتَذَكَّرٌ لِلْمُتَّقِينَ ﴿۳۷﴾

ترجمہ کنز الایمان: اور اگر وہ ہم پر ایک بات بھی بنا کر کہتے۔ ضرور ہم ان سے بقوت بدلہ لیتے۔ پھر ہم ان کی رگِ دل کاٹ دیتے۔ پھر تم میں کوئی ان کا بچانے والا نہ ہوتا۔ اور بے شک یہ قرآن ڈروالوں کو نصیحت ہے۔

ترجمہ کنز العرفان: اور اگر وہ ایک بات بھی خود بنا کر ہمارے اوپر لگا دیتے۔ تو ضرور ہم ان سے قوت کے ساتھ بدلہ لیتے۔ پھر ان کی دل کی رگ کاٹ دیتے۔ پھر تم میں کوئی ان سے روکنے والا نہ ہوتا۔ اور بیشک یہ قرآن ڈروالوں کے لئے ضرور نصیحت ہے۔

﴿وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ﴾ اور اگر وہ ایک بات بھی خود بنا کر ہمارے اوپر لگا دیتے۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی تین آیات میں ارشاد فرمایا کہ سارا قرآن اپنی طرف سے بنا لینا تو دور کی بات ہے اگر بالفرض میرے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ ایک بات بھی خود سے بنا کر ہمارے اوپر لگا دیتے جو ہم نے نہ فرمائی ہو تو یا ہم نے وہ بات کہنے کی انہیں اجازت نہ دی ہو تو ضرور ہم ان سے قوت اور قدرت کے ساتھ بدلہ لیتے پھر ان کی دل کی رگ کاٹ دیتے جس کے کاٹتے ہی موت واقع ہو جاتی ہے، پھر تم میں سے کوئی ہمیں ان سے بدلہ لینے سے روکنے والا نہ ہوتا۔ خلاصہ یہ ہے کہ اے کافرو! سید المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ تمہاری وجہ سے اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی بات منسوب نہیں کر سکتے حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ جو ایسا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے سزا دے گا اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی سزا

۱.....خازن، الحاقۃ، تحت الآیۃ: ۴۰-۴۳، ۳۰/۶/۴، مدارک، الحاقۃ، تحت الآیۃ: ۴۰-۴۳، ص ۱۲۷۶، تفسیر کبیر، الحاقۃ، تحت الآیۃ: ۴۰-۴۳، ۱۰/۶۳۳-۶۳۴، خزائن العرفان، الحاقۃ، تحت الآیۃ: ۳۰-۴۲، ص ۱۰۵۱-۱۰۵۲، ملتقطاً۔

دور کرنے پر کوئی بھی قادر نہیں۔ (1)

یہ آیات مبارکہ سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کمالِ صدق اور بارگاہِ خداوندی میں نہایت درجے قابلِ اعتماد ہونے کی دلیل ہیں۔

﴿وَاِنَّهٗ لَلَّذِیْ کَرَّۤا لِّلْمُتَّقِیْنَ﴾ اور بیشک یہ قرآن ڈروالوں کیلئے ضرور نصیحت ہے۔ ﴿یعنی بیشک یہ قرآن ان لوگوں کے لئے نصیحت ہے جو اللہ تعالیٰ کے فرائض کی بجا آوری کر کے اور اس کی نافرمانیاں چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتے ہیں کیونکہ یہی لوگ اس کی نصیحتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ (2)

وَ اِنَّ النَّعْلَمُ اَنْ مِنْكُمْ مُّکَدِّبِیْنَ ﴿٣٩﴾ وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلٰی الْکٰفِرِیْنَ ﴿٥٠﴾
وَ اِنَّهٗ لَحَقُّ الْیَقِیْنِ ﴿٥١﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّکَ الْعَظِیْمِ ﴿٥٢﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور ضرور ہم جانتے ہیں کہ تم میں کچھ جھٹلانے والے ہیں۔ اور بے شک وہ کافروں پر حسرت ہے۔ اور بے شک وہ یقینی حق ہے۔ تو اے محبوب تم اپنے عظمت والے رب کی پاکی بولو۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور بیشک ضرور ہم جانتے ہیں کہ تم میں سے کچھ جھٹلانے والے ہیں۔ اور بیشک وہ کافروں پر ضرور حسرت ہے۔ اور بیشک وہ ضرور یقینی حق ہے۔ تو (اے محبوب!) تم اپنے عظمت والے رب کے نام کی پاکی بیان کرو۔

﴿وَ اِنَّ النَّعْلَمُ﴾ اور بیشک ضرور ہم جانتے ہیں۔ ﴿یعنی اے لوگو! ضرور ہم جانتے ہیں کہ تم میں سے کچھ لوگ قرآن کو جھٹلاتے ہیں تو ہم انہیں ان کے جھٹلانے پر سزا دیں گے۔ (3)

﴿وَ اِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلٰی الْکٰفِرِیْنَ﴾ اور بیشک وہ کافروں پر ضرور حسرت ہے۔ ﴿یعنی بیشک وہ قرآن کافروں پر حسرت کا

1.....روح البیان، الحاقہ، تحت الآیة: ٤٤-٤٧، ١٠١/١٥١-١٥١، جلالین مع صاوی، الحاقہ، تحت الآیة: ٤٤-٤٧، ٦/٢٢٣٢، حازن، الحاقہ، تحت الآیة: ٤٤-٤٧، ٣٠٧/٤، ملقطاً.

2.....تفسیر طبری، الحاقہ، تحت الآیة: ٤٨، ١٢/٢٢٤، صاوی، الحاقہ، تحت الآیة: ٤٨، ٦/٢٢٣٣، ملقطاً.

3.....روح البیان، الحاقہ، تحت الآیة: ٤٩، ١٠/١٥٢-١٥٢.

سبب ہوگا کہ جب وہ قیامت کے دن قرآن پر ایمان لانے والوں کا ثواب اور اس کا انکار کرنے والوں اور جھٹلانے والوں کا عذاب دیکھیں گے تو اپنے ایمان نہ لانے پر افسوس کریں گے اور حسرت و ندامت میں گرفتار ہوں گے۔^(۱)

﴿وَإِنَّهُ لَحَقُّ الْبَقِيَّةِ﴾ اور بیشک وہ ضرور یقینی حق ہے۔ ﴿اس آیت کی ایک تفسیر یہ ہے کہ بے شک (قیامت کے دن) کفار کی ندامت یقینی حق ہے۔ دوسری تفسیر یہ ہے کہ بے شک قرآن کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونا یقینی حق ہے۔ تیسری تفسیر یہ ہے کہ بیشک قرآن یقینی حق ہے کہ اس میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش ہی نہیں۔^(۲)

﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ﴾ تو (اے محبوب!) تم اپنے عظمت والے رب کے نام کی پاکی بیان کرو۔ ﴿ارشاد فرمایا کہ اے حبیب! صَلِّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ اپنے عظمت والے رب عَزَّوَجَلَّ کی ہر طرح کے نقص و عیب سے پاکی بیان کریں اور اس کا شکر ادا کریں کہ اُس نے تمہاری طرف اپنے اس حلیل کلام کی وحی فرمائی۔^(۳)

①.....خازن، الحاقۃ، تحت الآیۃ: ۵۰، ۳۰۷/۴، جلالین، الحاقۃ، تحت الآیۃ: ۵۰، ص ۴۷۳، ملقطاً.

②.....تفسیر سمرقندی، الحاقۃ، تحت الآیۃ: ۵۱، ۴۰۱/۳، خازن، الحاقۃ، تحت الآیۃ: ۵۱، ۳۰۷/۴، ملقطاً.

③.....خازن، الحاقۃ، تحت الآیۃ: ۵۲، ۳۰۷/۴.

سُورَةُ الْمَعَارِجِ

سورة معارج کا تعارف

مقام نزول

سورة معارج مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 2 رکوع، 44 آیتیں ہیں۔

”معارج“ نام رکھنے کی وجہ

معارج کا معنی ہے بلندیاں اور اس سورت کی تیسری آیت میں مذکور لفظ ”الْمَعَارِجِ“ کی مناسبت سے اس

کا نام سورۃ معارج رکھا گیا ہے۔

سورة معارج کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں قیامت، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے، جزا اور حساب کے بارے میں بیان کیا گیا ہے اور عذابِ جہنم کی کیفیت بتائی گئی ہے، نیز اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں،

(1)..... اس سورت کی ابتداء میں بتایا گیا کہ کفار مکہ جس عذاب کا مذاق اڑاتے ہیں اور اس کے جلد نازل ہونے کا

مطالبہ کرتے ہیں وہ عذاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر واقع ہونے والا ہے اور اسے کوئی ٹالنے والا نہیں۔

(2)..... حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو کفار کی طرف سے پہنچنے والی اذیتوں پر صبر کرنے کی تلقین کی گئی۔

(3)..... قیامت، جہنم اور اس کے عذاب کی ہولناکیاں بیان کی گئیں اور کافروں کا اخروی حال بتایا گیا۔

(4)..... یہ بتایا گیا کہ عام انسان کا حال یہ ہے کہ جب اسے کوئی ناگوار حالت پیش آتی ہے تو وہ اس پر صبر نہیں کرتا اور

جب اسے مال ملتا ہے تو وہ اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتا۔

(5)..... مسلمانوں کے 8 وہ اوصاف بیان کئے گئے جن کی وجہ سے وہ مشرکین سے ممتاز ہیں۔

(6)..... اس سورت کے آخر میں کفار مکہ کی سرزنش کی گئی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی دیتے ہوئے ان کے سامنے کفار کا اخروی انجام بیان کیا گیا۔

سورۃ حاقہ کے ساتھ مناسبت

سورۃ معارج کی اپنے سے ماقبل سورت ”حاقہ“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۃ حاقہ کی طرح اس سورت میں بھی قیامت کی ہولناکیاں، جنت اور جہنم کے احوال، اہل ایمان اور کفار کا اخروی انجام بیان کیا گیا ہے اور یہ سورت گویا کہ سورۃ حاقہ کا ثبوت ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمہ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمہ کنزالعرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ ۝۱ لِّلْكَافِرِينَ لَيْسَ لَهُ دَافِعٌ ۝۲

ترجمہ کنزالایمان: ایک مانگنے والا وہ عذاب مانگتا ہے۔ جو کافروں پر ہونے والا ہے اس کا کوئی ٹالنے والا نہیں۔

ترجمہ کنزالعرفان: ایک مانگنے والے نے وہ عذاب مانگا جو کافروں پر واقع ہونے والا ہے، اس کو کوئی ٹالنے والا نہیں۔

﴿سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ﴾: ایک مانگنے والے نے وہ عذاب مانگا۔ ﴿لِّلْكَافِرِينَ﴾: ان آیات کے شان نزول کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جب کفار مکہ کو اللہ تعالیٰ کے عذاب کا خوف دلایا تو وہ آپس میں کہنے لگے کہ محمد (مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) سے پوچھو کہ اس عذاب کے مستحق کون لوگ ہیں اور یہ کن لوگوں پر

آئے گا؟ تو انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرمائیں۔ اس صورت میں یہاں لفظ ”سَأَلَ“ سوال کرنے کے معنی میں ہے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ نضر بن حارث نے عذاب نازل ہونے کی دعا کی تھی جس کا ذکر سورہ انفال میں ہے۔

چنانچہ نضر بن حارث نے کہا کہ

أَللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ
تَوَجُّبَةً كُنَّا الْعِدْوَانِ: اے اللہ اگر یہ (قرآن) ہی تیری
فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حَجَاسًا مِّنَ السَّمَاءِ أَوْ ائْتِنَا
طَرَفٌ مِنْ حَقِّهِ تَوْهَمٌ بِرَأْسِ السَّمَاءِ مِنْ تَحْتِهَا
بِعَذَابِ أَلِيمٍ (۱)

دروناک عذاب ہم پر لے آ۔

اس کے بارے میں یہ آیتیں نازل ہوئیں۔

تیسرا قول یہ ہے کہ تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے کفار پر عذاب نازل کرنے کی دعا کی تھی اس کے جواب میں یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ اس صورت میں یہاں لفظ ”سَأَلَ“ دعا کرنے کے معنی میں ہے۔ (۲)

پہلے قول کے مطابق اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے حبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، کفار جس عذاب کے بارے میں آپ سے سوال کر رہے ہیں وہ کافروں پر واقع ہونے والا ہے اور اس عذاب کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔

دوسرے قول کے مطابق اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک مانگنے والے نے مذاق کے طور پر وہ عذاب مانگا ہے جو کافروں پر واقع ہونے والا ہے، کافر چاہے طلب کریں یا نہ کریں جو عذاب ان کے لئے مُقَدَّر ہے وہ ان پر ضرور آنا ہے، اُسے کوئی ٹال نہیں سکتا۔

تیسرے قول کے مطابق اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے حبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، آپ نے کفار پر جو عذاب نازل کرنے کی دعا ہے وہ ان پر واقع ہونے والا ہے اور اس عذاب کو ان سے کوئی ٹال نہیں سکتا۔

①..... انفال: ۳۲.

②..... تفسیر کبیر، المعارج، تحت الآیة: ۱، ۶۳۷/۱، حازن، المعارج، تحت الآیة: ۲، ۳۰۷/۴، ملقطاً.

مِّنَ اللَّهِ ذِي الْمَعَارِجِ ۖ تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مُقَدَّراً لِّخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ ۝

ترجمہ کنز الایمان: وہ ہوگا اللہ کی طرف سے جو بلند یوں کا مالک ہے۔ ملائکہ اور جبریل اس کی بارگاہ کی طرف عروج کرتے ہیں وہ عذاب اس دن ہوگا جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے۔

ترجمہ کنز العرفان: اللہ کی طرف سے ہوگا جو بلند یوں کا مالک ہے۔ فرشتے اور جبریل اس کی بارگاہ کی طرف چڑھتے ہیں، (وہ عذاب) اس دن میں ہوگا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔

﴿مِنَ اللَّهِ: اللہ کی طرف سے﴾۔ یعنی کافروں پر وہ عذاب اس اللہ تعالیٰ کی طرف سے واقع ہوگا جو ساتوں آسمانوں کا مالک ہے۔^(۱)

﴿تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ: فرشتے اور جبریل اس کی بارگاہ کی طرف چڑھتے ہیں﴾۔ یعنی فرشتے اور حضرت جبریل علیہ السلام قرب کے اس مقام کی طرف چڑھتے ہیں جو آسمان میں اللہ تعالیٰ کے احکامات نازل ہونے کی جگہ ہے اور عالم میں تصرف کرنے والے فرشتے وہاں سے احکامات وصول کرتے ہیں۔ یہاں حضرت جبریل علیہ السلام کے شرف اور اعلیٰ مقام کی وجہ سے بطور خاص ان کا ذکر کیا گیا اگرچہ وہ جملہ فرشتوں میں داخل ہیں۔^(۲)

﴿فِي يَوْمٍ: (وہ عذاب) اس دن میں ہوگا﴾۔ اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ اگر فرشتوں کے علاوہ کوئی انسان ساتویں زمین کے نیچے سے اس مقام تک چڑھے جہاں سے اللہ تعالیٰ کے احکامات نازل ہوتے ہیں تو وہ پچاس ہزار سال سے پہلے وہاں تک نہیں پہنچ سکتا جبکہ فرشتہ ایک لمحے میں یہ فاصلہ طے کر لیتا ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ کفار پر وہ عذاب قیامت کے دن ہوگا جس کی مقدار دُنیوی سالوں کے حساب سے پچاس ہزار سال ہے۔^(۳)

①..... تفسیر سمرقندی، المعارج، تحت الآية: ٣، ٤٠٢/٣.

②..... خازن، المعارج، تحت الآية: ٤، ٣٠٨/٤، ٣٠٨/٤، ٤، ١٠٧/٨، ملقطاً.

③..... خازن، المعارج، تحت الآية: ٤، ٣٠٨/٤، ٣٠٨/٤، ٤، ٥٧٣، ملقطاً.

نوٹ: یاد رہے کہ قیامت کی سختیوں کی وجہ سے بعض کفار کو وہ دن پچاس ہزار سال کے برابر لگے گا جیسا کہ یہاں بیان ہوا اور بعض کو دوسرے اعتبار سے ایک ہزار سال کے برابر لگے گا جیسا کہ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُ كُلِّ أَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ (۱)

ترجمہ کنز العرفان: اُس دن میں جس کی مقدار تمہاری گنتی سے ہزار سال ہے۔

جبکہ مومن کیلئے وہ دن دنیا میں ادا کی جانے والی ایک فرض نماز سے بھی کم ہوگا جیسا کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! قیامت کا دن مومن پر ہلکا ہوگا حتیٰ کہ اس فرض نماز سے بھی زیادہ ہلکا ہوگا جو مومن دنیا میں پڑھا کرتا تھا۔“ (۲)

فَاصْبِرْ صَبْرًا جَبِيلًا ۝ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيدًا ۝ وَتَرَاهُ قَرِيْبًا ۝ ط

ترجمہ کنز الایمان: تو تم اچھی طرح صبر کرو۔ وہ اسے دور سمجھ رہے ہیں۔ اور ہم اسے نزدیک دیکھ رہے ہیں۔

ترجمہ کنز العرفان: تو تم اچھی طرح صبر کرو۔ بیشک وہ اسے دور سمجھ رہے ہیں۔ اور ہم اسے قریب دیکھ رہے ہیں۔

﴿فَاصْبِرْ صَبْرًا جَبِيلًا﴾: تو تم اچھی طرح صبر کرو۔ ﴿اِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيدًا﴾: اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ”اے پیارے حبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، آپ اپنی قوم کی طرف سے پہنچنے والی آزمیوں پر اور مذاق اڑانے کے طور پر عذاب نازل کرنے کا مطالبہ کرنے پر صبر جمیل فرمائیں اور کفار کی سختی پر تنگدل نہ ہوں کیونکہ کفار مکہ اس عذاب کو اپنے گمان میں ناممکن سمجھ رہے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ واقع ہونے والا ہی نہیں اور اسی وجہ سے عذاب نازل ہونے کا مطالبہ کرتے ہیں جبکہ ہم جانتے ہیں کہ یہ ہماری قدرت سے کوئی بعید نہیں اور نہ ہی ان پر عذاب نازل کرنا ہمارے لئے کوئی مشکل ہے۔“ (۳)

①.....السجدة: ۵۰

②.....مسند امام احمد، مسند ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ، ۱/۴، الحدیث: ۱۱۷۱۷.

③.....روح البیان، المعارج، تحت الآية: ۵-۷، ۱۰/۱۵۹، ابو سعود، المعارج، تحت الآية: ۵-۷، ۷۶۶/۵، ملقطاً.

يَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ كَالْهَيْلِ ۝٨ وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۝٩

ترجمہ کنزالایمان: جس دن آسمان ہوگا جیسی گلی چاندی۔ اور پہاڑ ایسے ہلکے ہو جائیں گے جیسے اُون۔

ترجمہ کنزالعرفان: جس دن آسمان پگھلی ہوئی چاندی جیسا ہو جائے گا۔ اور پہاڑ اُون کی طرح ہلکے ہو جائیں گے۔

﴿يَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ كَالْهَيْلِ﴾ جس دن آسمان پگھلی ہوئی چاندی جیسا ہو جائے گا۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کی ایک تفسیر یہ ہے کہ وہ عذاب ممکن ہے اور اس دن میں کوئی مشکل نہیں جس دن آسمان پگھلی ہوئی چاندی جیسا ہوگا اور پہاڑ اُون کی طرح ہلکے ہو جائیں گے اور ہوا میں اُڑتے پھریں گے۔ دوسری تفسیر یہ ہے کہ ایک مانگنے والے نے وہ عذاب مانگا ہے جو اس دن واقع ہوگا جس دن آسمان پگھلی ہوئی چاندی جیسا ہو جائے گا اور پہاڑ اُون کی طرح ہلکے ہو جائیں گے اور ہوا میں اُڑتے پھریں گے۔ تیسری تفسیر یہ ہے کہ جس دن آسمان پگھلی ہوئی چاندی جیسا ہوگا اور پہاڑ اُون کی طرح ہلکے ہو جائیں گے اور ہوا میں اُڑتے پھریں گے تو اس دن کی دہشت اور ہولناکی تصور سے بالاتر ہے۔^(۱)

وَلَا يَسْأَلُ حَبِيمٌ حَبِيًّا ۝١٠ يُبْصَرُونَ ۝١١ يَوْمَ الْمَجْرِمِ كَوْفَتِهِ ۝١٢
مَنْ عَذَابٍ يَوْمَئِذٍ بَيْنِيهِ ۝١١ وَصَاحِبَتِهِ وَأَخِيهِ ۝١٢ وَقَصِيْلَتِهِ
الَّتِي تُسْوِيهِ ۝١٣ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَبِيْعًا لَّمْ يَنْجِيهِ ۝١٣

ترجمہ کنزالایمان: اور کوئی دوست کسی دوست کی بات نہ پوچھے گا۔ ہوں گے انہیں دیکھتے ہوئے مجرم آرزو کرے گا کاش اس دن کے عذاب سے چھٹنے کے بدلے میں دے دے اپنے بیٹے۔ اور اپنی جو دو اور اپنا بھائی۔ اور اپنا کنبہ جس میں اس کی جگہ ہے۔ اور جتنے زمین میں ہیں سب پھر یہ بدلہ دینا اسے بچالے۔

①..... ابو سعود، المعارج، تحت الآية: ٨-٩، ٧٦٧/٥، تفسیر کبیر، المعارج، تحت الآية: ٨-٩، ٦٤١/١٠، مدارک، المعارج، تحت الآية: ٨-٩، ص ١٢٧٨، ملقطاً.

ترجمہ کنز العرفان: اور کوئی دوست کسی دوست سے حال نہ پوچھے گا۔ وہ ان کو دکھائے جا رہے ہوں گے۔ مجرم آرزو کرے گا، کاش! اس دن کے عذاب سے چھوٹنے کے بدلے میں اپنے بیٹے دیدے۔ اور اپنی بیوی اور اپنا بھائی۔ اور اپنا وہ کنبہ جو اسے پناہ دیتا ہے۔ اور جتنے لوگ زمین میں ہیں سب کے سب، پھر یہ (بدلہ دینا) اسے بچالے۔

﴿وَلَا يَسْئَلُ حَبِيبٌ حَبِيبًا﴾: اور کوئی دوست کسی دوست سے حال نہ پوچھے گا۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی 4 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ قیامت کے دن کی شدت اور ہولناکی کی وجہ سے یہ حال ہوگا کہ کوئی دوست کسی دوست سے یہ نہیں پوچھے گا کہ تیرا حال کیا ہے اور نہ ہی اس سے کوئی بات کرے گا کیونکہ اسے تو صرف اپنی ہی جان کی فکر پڑی ہوگی اور یہ اس وجہ سے نہیں ہوگا کہ دوست ایک دوسرے کو دیکھ نہ رہے ہوں گے بلکہ وہ دوست ان دوسرے دوستوں کو دکھائے جا رہے ہوں گے اور وہ ایک دوسرے کو پہچانیں گے لیکن اپنے حال میں ایسے مبتلا ہوں گے کہ نہ ان سے حال پوچھیں گے اور نہ بات کر سکیں گے۔ اس دن کافر کا حال یہ ہوگا کہ وہ یہ آرزو کرے گا: کاش! قیامت کے دن کے عذاب سے چھوٹنے کے بدلے میں مجھ سے میرے (محبوب ترین) بیٹے لے لئے جائیں، اور (زندگی بھر) میرا ساتھ نبھانے والی بیوی لے لی جائے اور دنیا میں (ہر طرح سے) میری مدد کرنے والے میرے بھائی لے لئے جائیں اور میرا وہ کنبہ لے لیا جائے جو مجھے اپنے پاس جگہ دیتا تھا، حتیٰ کہ وہ یہ تمنا کرے گا کہ جتنے لوگ زمین میں ہیں سب اس کے ماتحت ہوں اور وہ ان سب کو فدیے میں دیدیے اور پھر یہ بدلہ دینا اسے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچالے۔⁽¹⁾

اس سے معلوم ہوا کہ قیامت کے دن کفار کو اپنے کسی عزیز سے محبت نہ رہے گی اور وہ یہ چاہے گا کہ میرے بچے، بیوی، بھائی، خاندان کے لوگ بلکہ ساری دنیا کے لوگ میرے بدلے دوزخ میں پھینک دیئے جائیں اور میں کسی طرح عذاب سے بچ جاؤں۔

كَلَّا طِ اِنَّهَا لَظِي ۱۵ نَزَاعَةٌ لِّلشَّوٰى ۱۶

1.....خازن، المعارج، تحت الآية: ۱۰-۱۴، ۳۰۸-۳۰۹، روح البيان، المعارج، تحت الآية: ۱۰-۱۴، ۱۶۰/۱، مدارك، المعارج، تحت الآية: ۱۰-۱۴، ص ۱۲۷۹، ملقطاً.

ترجبتے کنز الایمان: ہرگز نہیں وہ تو بھڑکتی آگ ہے۔ کھال اتار لینے والی۔

ترجبتے کنز العرفان: ہرگز نہیں، وہ تو بھڑکتی آگ ہے۔ کھال کھینچ لینے والی۔

﴿کَلَّا: ہرگز نہیں﴾ یہاں کافر کی تمنا کا رد کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ یہ سب کچھ فدیے میں دے دینا ہرگز اس کے کام نہ آئے گا اور نہ اسے کسی طرح عذاب سے بچا سکے گا۔^(۱)

فدیہ دینا بھی کفار کو عذاب سے بچانہ سکے گا

کفار کا عذاب سے بچنے کے لئے فدیہ دینے اور اس کے قبول نہ ہونے کے بارے میں ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

ترجبتے کنز العرفان: جن لوگوں نے اپنے رب کا حکم مانا نہیں کے لیے بھلائی ہے اور جنہوں نے اس کا حکم نہ مانا (ان کا حال یہ ہوگا کہ) اگر زمین میں جو کچھ ہے وہ سب اور اس جیسا اور اس کے ساتھ ہوتا تو اپنی جان چھڑانے کو دے دیتے۔ ان کے لئے برا حساب ہوگا اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے۔

لَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ الْحَسَنَىٰ وَالَّذِينَ لَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُ لَوْ أَنَّ لَهُمْ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَافْتَدَوْا بِهِ ۗ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوءُ الْعَصَابِ ۗ وَمَا لَهُمْ جَهَنَّمَ ۗ وَاِيسُّ الْبِهَادِ (2)

اور ارشاد فرمایا:

ترجبتے کنز العرفان: بیشک اگر کافر لوگ جو کچھ زمین میں ہے وہ سب اور اس کے برابر اتنا ہی اور اس کے ساتھ (ملا کر) قیامت کے دن کے عذاب سے چھٹکارے کیلئے وہیں تو ان سے قبول نہیں کیا جائے گا اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَا فِى الْاَرْضِ جَمِيعًا وَّ مِثْلَهُ مَعَهُ لَيَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَا تُقْبَلُ مِنْهُمْ ۗ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (3)

1.....جلالین، المعارج، تحت الآیة: ۱۵، ص ۴۷۳، مدارك، المعارج، تحت الآیة: ۱۵، ص ۱۲۷۹، ملقطاً.

2.....رعد: ۱۸.

3.....مائده: ۳۶.

اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس جہنمی سے فرمائے گا جس کو سب سے کم عذاب دیا جا رہا ہوگا کہ اگر تجھے دنیا کا سارا ساز و سامان دے دیا جائے تو کیا تو عذاب سے بچنے کے لئے انہیں فدیے میں دیدے گا۔ وہ عرض کرے گا: ہاں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ”میں نے (اس وقت) تم سے اس کے مقابلے میں بہت تھوڑا مطالبہ کیا تھا جب تو حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پشت میں تھا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا لیکن تو (نے دنیا میں آنے کے بعد یہ بات نہ مانی اور) شرک پر ہی ڈٹا رہا۔“^(۱)

﴿إِنَّهَا لَطِي: وَهِيَ تَبْهَرُ كَتِي آگ ہے۔﴾ آیت کے اس حصے اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ جہنم تو کافروں پر بھڑکتی آگ ہے اور وہ ان (کے جسم) کی کھال کھینچ لے گی یہاں تک کہ ان کے جسم پر گوشت اور کھال (کا نشان تک) باقی نہ رہے گا۔^(۲)

یاد رہے کہ ایک بار کھال جل جانے کے بعد سزا ختم نہیں ہو جائے گی بلکہ اللہ تعالیٰ دوبارہ ان کے جسم پر کھال پیدا کر دے گا تاکہ یہ عذاب کا مزہ چکھتے رہیں، جیسا کہ سورہ نساء میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصَلِّيهِمْ
نَارًا كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ
جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ إِنَّ اللَّهَ
كَانَ عَزِيزًا حَكِيمًا^(۳)

ترجمہ کنز العرفان: بیشک وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا عنقریب ہم ان کو آگ میں داخل کریں گے۔ جب کبھی ان کی کھالیں خوب جل جائیں گی تو ہم ان کی کھالوں کو دوسری کھالوں سے بدل دیں گے کہ عذاب کا مزہ چکھ لیں۔ بیشک اللہ زبردست ہے، حکمت والا ہے۔

تَدْعُوا مَنْ أَدْبَرَ وَتَوَلَّى ۖ وَجَمَعَ فَأَوْعَى ۗ ﴿١٨﴾

ترجمہ کنز الایمان: بلا رہی ہے اس کو جس نے پیٹھ دی اور منہ پھیرا۔ اور جوڑ کر سینت رکھا۔

①.....بخاری، کتاب الرقاق، باب صفة الجنة والنار، ٤/٢٦١، الحدیث: ٦٥٥٧.

②.....جلالین، المعارج، تحت الآیة: ١٥-١٦، ص ٤٧٣، حازن، المعارج، تحت الآیة: ١٥-١٦، ٩/٣٠، ملقطاً.

③.....النساء: ٥٦.

ترجمہ کنز العرفان: بلاری ہی ہے اسے جس نے پیٹھ پھیری اور منہ موڑا۔ اور جوڑ کر رکھا پھر (اسے) محفوظ کر لیا۔

﴿تَنْعُوا: بلاری ہی ہے۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جہنم نام لے لے کر کہ اے کافر میرے پاس آ، اے منافق میرے پاس آ، اسے اپنی طرف بلائے گی جس نے حق قبول کرنے سے پیٹھ پھیری اور ایمان لانے سے اعراض کیا اور اپنا مال جوڑ کر رکھا پھر اسے محفوظ کر لیا اور اس پر اس مال کے جو حقوق واجب تھے وہ اس نے ادا نہ کئے۔ جہنم کا یہ بلانا یا تو زبانِ حال سے ہوگا یا اللہ تعالیٰ آگ میں کلام کرنے کی صلاحیت پیدا کر دے گا اور وہ واضح طور پر کلام کرے گی یا اس سے مراد یہ ہے کہ جہنم پر مامور فرشتے بلائیں گے۔^(۱)

ان آیات سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اس کی اطاعت سے اعراض کرنا، دنیا کی محبت، مال کی حرص اور نفسانی خواہشات دین کی آفات کا مجموعہ ہیں۔

إِنَّ الْإِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا ۝١٩ إِذَامَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا ۝٢٠ وَإِذَامَسَّهُ
الْخَيْرُ مَنُوعًا ۝٢١

ترجمہ کنز الایمان: بے شک آدمی بنا یا گیا ہے بڑا بے صبر اریص۔ جب اسے برائی پہنچے تو سخت گھبرانے والا۔ اور جب بھلائی پہنچے تو روک رکھنے والا۔

ترجمہ کنز العرفان: بیشک آدمی بڑا بے صبر اریص پیدا کیا گیا ہے۔ جب اسے برائی پہنچے تو سخت گھبرانے والا ہو جاتا ہے۔ اور جب اسے بھلائی پہنچے تو بہت روک رکھنے والا ہو جاتا ہے۔

﴿إِنَّ الْإِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا: بیشک آدمی بڑا بے صبر اریص پیدا کیا گیا ہے۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ بیشک انسان بڑا بے صبر اور اریص پیدا کیا گیا ہے کہ جب اسے تنگ دستی اور بیماری وغیرہ کی

①.....خازن، المعارج، تحت الآية: ١٧-١٨، ٣٠٩/٤، مدارك، المعارج، تحت الآية: ١٧-١٨، ص ١٢٧٩، تفسير كبير، المعارج، تحت الآية: ١٧-١٨، ٦٤٣/١٠.

صورت میں کوئی برائی پہنچتی ہے تو وہ سخت گھبرانے والا ہو جاتا ہے اور جب اسے دولت مندی و مال اور صحت و تندرستی کی صورت میں کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو وہ اسے اپنے پاس روک رکھنے والا ہو جاتا ہے یعنی انسان کی حالت یہ ہے کہ جب اسے کوئی ناگوار حالت پیش آتی ہے تو وہ اس پر صبر نہیں کرتا اور جب اسے مال ملتا ہے تو وہ اس کو خرچ نہیں کرتا۔^(۱)

غربی اور بیماری کی حالت میں شکوہ شکایت کرنے سے بچا جائے

اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی شخص کو زندگی میں کبھی غربت، تنگدستی اور ناداری کا سامنا ہو یا کسی بیماری اور مرض وغیرہ میں مبتلا ہو جائے تو وہ اس پر بے صبری اور بے قراری کا مظاہرہ کرنے اور شکوہ شکایت کرنے سے بچے اور ان حالات میں اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہے، البتہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ انسان تنگدستی دور کرنے کے لئے محنت اور کوشش کرنا چھوڑ دے اور بیماری کا علاج کروانا ترک کر دے بلکہ اسے چاہئے کہ تنگدستی دور کرنے کے لئے محنت اور جدوجہد بھی کرتا رہے اور اپنے مرض کا علاج بھی کرواتا رہے اور اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آسانی اور شفا ملنے کی دعا بھی کرتا رہے اور جب اللہ تعالیٰ اسے فراخ دستی اور شفا عطا فرمادے تو اسے چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور ہر دم اس کی اطاعت و فرمانبرداری میں مصروف رہے اور اس کا دیا ہوا مال اسی کی راہ میں خرچ کرتا رہے۔

إِلَّا الْمُصَلِّينَ ﴿٣٣﴾ الَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ دَأْيُونَ ﴿٣٤﴾

توجہ کنز الایمان: مگر نمازی۔ جو اپنی نماز کے پابند ہیں۔

توجہ کنز العرفان: مگر وہ نمازی۔ جو اپنی نماز کی ہمیشہ پابندی کرنے والے ہیں۔

﴿إِلَّا الْمُصَلِّينَ﴾ مگر نمازی۔ ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ یہاں سے ان لوگوں کے بارے میں بیان کیا گیا ہے جن میں اس سے پہلی آیات میں بیان کی گئی حالت یعنی حرص اور بے صبری نہیں پائی جاتی اور یہ وہ لوگ ہیں جن میں یہ آٹھ اوصاف پائے جاتے ہوں:

(۱)..... فرض نماز میں پابندی کے ساتھ ادا کرنا۔

①..... مدارك المعارج، تحت الآية: ٢١-٢٩، ص ١٢٨٠، مخزن، المعارج، تحت الآية: ٢١-٢٩، ٣٠٩/٤، ملقطاً.

- (2)..... اپنے مال سے واجب صدقات ادا کرنا۔
- (3)..... انصاف کے دن یعنی قیامت کی تصدیق کرنا۔
- (4)..... اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرنا۔
- (5)..... شرمگاہوں کی حرام کاری سے حفاظت کرنا۔
- (6)..... امانت اور عہد کی حفاظت کرنا۔
- (7)..... صدق و انصاف کے ساتھ گواہی پر قائم رہنا۔
- (8)..... نماز کی حفاظت کرنا۔

ان اوصاف کی تفصیل اگلی آیات میں مذکور ہے۔

﴿الَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ دَأْبًا سُونَ﴾: جو اپنی نماز کی ہمیشہ پابندی کرنے والے ہیں۔ ﴿اس آیت میں پہلا وصف بیان ہوا کہ (ان لوگوں میں حرص اور بے صبری نہیں پائی جاتی) جو اپنے اوپر فرض پانچوں نمازیں ان کے اوقات میں پابندی سے ادا کرتے ہیں۔⁽¹⁾

نماز، حرص اور ہوس سے بچنے کا ذریعہ ہے

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ مومن بندے کو نماز کی برکت سے دُنیوی عیوب مثلاً حرص اور ہوس وغیرہ سے بچالے گا۔ احادیث میں پانچوں نمازیں اپنے وقت میں پابندی کے ساتھ ادا کرنے کی بہت فضیلت بیان کی گئی ہے چنانچہ حضرت عبادہ بن صامت رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، حضور اقدس صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے بندوں پر فرض کیں، جس نے اچھی طرح وضو کیا اور وقت میں نمازیں پڑھیں اور رکوع و خشوع کو پورا کیا تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر عہد کر لیا ہے کہ اسے بخش دے، اور جس نے نہ کیا اس کے لیے عہد نہیں، چاہے بخش دے، چاہے عذاب کرے۔“⁽²⁾

اور اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے روایت ہے، حضور پر نور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ

①..... تفسیر کبیر، المعارج، تحت الآیة: ٢٣، ١٠٠/٦٤٤، حازن، المعارج، تحت الآیة: ٢٣، ٣٠٩/٤، ملقطاً.

②..... مسند امام احمد، مسند الانصار، حدیث عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ، ٣٩٧/٨، الحدیث: ٦: ٢٢٧٥.

وَسَلَّمَ نَے ارشاد فرمایا: ”اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فرماتا ہے: ”میرے بندے کا میرے ذمہ کرم پر عہد ہے کہ اگر وہ وقت میں نماز قائم رکھے تو میں اسے عذاب نہ دوں اور بے حساب جنت میں داخل کروں۔“ (1)

وَالَّذِينَ فِيْ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ﴿٣٣﴾ لِلْسَّائِلِ وَالْبَحْرُوْمِ ﴿٣٥﴾

ترجمہ کنز الایمان: اور وہ جن کے مال میں ایک معلوم حق ہے۔ اس کے لیے جو مانگے اور جو مانگ بھی نہ سکے تو محروم رہے۔

ترجمہ کنز العرفان: اور وہ جن کے مال میں ایک معلوم حق ہے۔ اس کے لیے جو مانگے اور اس کے لیے جو محروم رہے۔

﴿وَالَّذِينَ فِيْ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ﴾: اور وہ جن کے مال میں ایک معلوم حق ہے۔ ﴿﴾ یہاں سے دوسرا وصف بیان کیا گیا چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ (ان لوگوں میں حرص اور بے صبری نہیں پائی جاتی) جن کے مال میں سائل اور محروم کے لئے ایک معلوم اور مُعَيَّن حق ہے۔ معلوم حق سے مراد زکوٰۃ ہے جس کی مقدار معلوم ہے یا اس سے وہ صدقہ مراد ہے جو آدمی اپنے آپ پر مُعَيَّن کر لے اور اُسے مُعَيَّن اوقات میں ادا کیا کرے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مستحب صدقات کیلئے اپنی طرف سے وقت مُعَيَّن کرنا شریعت میں جائز اور قابلِ تعریف ہے۔ سائل سے مراد وہ شخص ہے جو حاجت کے وقت سوال کرے اور محروم سے مراد وہ شخص ہے جو حاجت کے باوجود شرم و حیا کی وجہ سے نہیں مانگتا اور اس کی محتاجی ظاہر نہیں ہوتی۔ (2)

فقیروں، مسکینوں اور محتاجوں کا خیال رکھیں

اس آیت سے معلوم ہوا کہ فقیروں، مسکینوں اور محتاجوں کا خیال رکھنا چاہئے اور انہیں اپنے مالوں میں سے کچھ نہ کچھ مال دیتے رہنا چاہئے، اسی سلسلے میں یہاں 3 احادیث ملاحظہ ہوں:

(1)..... حضرت انس بن مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، حضور اقدس صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد

①..... كنز العمال، كتاب الصلاة، قسم الاقوال، الباب الاول، الفصل الثاني، ١٢٧/٤، الحديث: ١٩٠٣٢.

②..... تفسير كبير، المعارج، تحت الآية: ٢٤-٢٥، ٦٤٥/١٠، خازن، المعارج، تحت الآية: ٢٤-٢٥، ٣١٠/٤، ملنقطاً.

فرمایا: ”اپنے مال کی زکاۃ نکالو کہ وہ پاک کرنے والی ہے تجھے پاک کر دے گی اور رشتہ داروں سے اچھا سلوک کر اور مسکین، ٲڑوسی اور سائل کا حق پہنچانو۔“ (1)

(2)..... حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”فقیر ہرگز ننگے بھوکے ہونے کی تکلیف نہ اٹھائیں گے مگر مال داروں کے ہاتھوں، سن لو! ایسے مالداروں سے اللہ تعالیٰ سخت حساب لے گا اور انہیں دردناک عذاب دے گا۔“ (2)

(3)..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”قیامت کے دن مالداروں کے لیے محتاجوں کے ہاتھوں سے خرابی ہے۔ محتاج عرض کریں گے، ہمارے حقوق جو تو نے ان پر فرض کیے تھے، انہوں نے ظلماً نہ دیے۔ اللہ عزوجل فرمائے گا ”مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم ہے کہ تمہیں اپنا قرب عطا کروں گا اور انہیں دور رکھوں گا۔“ (3)

وَالَّذِينَ يُصَدِّقُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ ٢٦

ترجمہ کنز الایمان: اور وہ جو انصاف کا دن سچ جانتے ہیں۔

ترجمہ کنز العرفان: اور وہ لوگ جو انصاف کے دن کی تصدیق کرتے ہیں۔

﴿وَالَّذِينَ يُصَدِّقُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ﴾ اور وہ لوگ جو انصاف کے دن کی تصدیق کرتے ہیں۔ ﴿اس آیت میں تیسرا وصف بیان کیا گیا کہ (ان لوگوں میں حرص اور بے صبری نہیں پائی جاتی) جو اخروی ثواب کی امید میں اپنی جانوں کو بدنی اور مالی عبادتوں میں مصروف رکھ کر اپنے اعمال کے ذریعے انصاف کے دن کی تصدیق کرتے ہیں اور مرنے کے بعد اٹھنے، حشر و نشر، جزاء اور قیامت ان سب چیزوں پر ایمان رکھتے ہیں۔“ (4)

1..... مسند امام احمد، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ، ٢٧٣/٤، الحدیث: ١٢٣٩٧.

2..... معجم الاوسط، باب الدال، من اسمہ: دلیل، ٣٧٤/٢، الحدیث: ٣٥٧٩.

3..... معجم الاوسط، باب العين، من اسمہ: عبید، ٣٤٩/٣، الحدیث: ٤٨١٣.

4..... تفسیر کبیر، المعارج، تحت الآیة: ٢٦، ٦٤٥/١٠، روح البیان، المعارج، تحت الآیة: ٢٦، ١٦٥/١٠، خازن، المعارج، تحت الآیة: ٢٦، ٣١٠/٤، ملقطاً.

وَالَّذِينَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّسْفِقُونَ ﴿٢٤﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو اپنے رب کے عذاب سے ڈر رہے ہیں۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور وہ جو اپنے رب کے عذاب سے ڈر رہے ہیں۔

﴿وَالَّذِينَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّسْفِقُونَ﴾: اور وہ جو اپنے رب کے عذاب سے ڈر رہے ہیں۔ ﴿اس آیت میں چوتھا وصف بیان کیا گیا کہ (ان لوگوں میں حرص اور بے صبری نہیں پائی جاتی) جو فرض عبادات کے علاوہ بھی نیک اعمال بکثرت کرنے کے باوجود اپنی کوتاہیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈر رہے ہیں کہ نجانے ان کے وہ اعمال قبول ہوتے بھی ہیں یا نہیں۔ (1)

بکثرت نیک اعمال کرنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتے رہنے کی ترغیب

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے گناہوں سے ہر دم بچتے رہنے اور کثرت کے ساتھ نیک اعمال کرنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کے عذاب کا خوف اپنے دلوں میں رکھتے تھے اور انہیں یہ اندیشہ رہتا تھا کہ کہیں ان کے اعمال رد ہی نہ کر دیئے جائیں۔ ایک اور مقام پر ایمان والوں کا ایک وصف بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ

وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ
أَتَتْهُمْ رَأٰی سَأٰلِهِمْ لَمَحَٰجُونَ (2)

ترجمہ کنزالعرفان: اور وہ جنہوں نے جو کچھ دیا وہ اس حال میں دیتے ہیں کہ ان کے دل اس بات سے ڈر رہے ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

یہاں ہم چند صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اقوال ذکر کرتے ہیں جنہیں پڑھ کر ہر مسلمان کو غور کر لینا چاہئے

1.....تفسیر کبیر، المعارج، تحت الآیة: ٢٧، ١٠/٦٤٥، ابو سعود، المعارج، تحت الآیة: ٢٧، ٥/٧٦٨، روح البیان، المعارج، تحت الآیة: ٢٧، ١٠/١٦٥، ملقطاً.

2.....مومنون: ٦٠.

کہ وہ لوگ جو قطعی جنتی تھے، ہر وقت نیک اعمال میں مصروف رہتے تھے اور گناہوں سے بچنے کی مقدور بھرکوشش کرتے تھے، اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کے خوف سے ان کا کیا حال تھا، چنانچہ حضرت ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ایک بار پرندے کو دیکھ کر فرمایا: ”اے پرندے! کاش! میں تمہاری طرح ہوتا اور مجھے انسان نہ بنایا جاتا۔“

حضرت عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا قول ہے: میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میں ایک مینڈھا ہوتا جسے میرے اہل خانہ اپنے مہمانوں کے لیے ذبح کر دیتے۔

حضرت ابو ذر غفاری رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا قول ہے کہ ”کاش! میں ایک درخت ہوتا جس کو کاٹ دیا جاتا۔“
حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرمایا کرتے: ”میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ مجھے وفات کے بعد اٹھایا نہ جائے۔“

حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فرمایا کرتے: ”کاش! ہم پیدا ہی نہ ہوئے ہوتے۔“

حضرت عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فرمایا کرتیں: ”کاش! میں کوئی بھولی بسری چیز ہوتی۔“

حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرمایا کرتے: کاش! میں راکھ ہوتا۔⁽¹⁾

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے عذاب سے ڈرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَا مُؤْنِ ﴿٢٨﴾

ترجمہ کنز الایمان: بے شک ان کے رب کا عذاب نڈر ہونے کی چیز نہیں۔

ترجمہ کنز العرفان: بیشک ان کے رب کا عذاب بے خوف ہونے کی چیز نہیں ہے۔

﴿إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَا مُؤْنِ﴾: بیشک ان کے رب کا عذاب بے خوف ہونے کی چیز نہیں ہے۔ ﴿امام عبد اللہ بن احمد نسبی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: ”اس کا معنی یہ ہے کہ انسان چاہے کتنا ہی نیک، پارسا اور عبادت و اطاعت کی

1..... قوت القلوب، الفصل الثانی والثلاثون، شرح مقام الخوف ووصف الخائفين... الخ، ١/٤٥٩-٤٦٠.

کثرت کرنے والا ہو لیکن اسے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بے خوف نہیں ہونا چاہئے۔ (1)

اور علامہ علی بن محمد خازن رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيهِ فرماتے ہیں: ”اس سے مراد یہ ہے کہ انسان کے لئے ممکن نہیں کہ وہ فرض عبادات اسی طرح ادا کرتا رہے جس طرح ادا کرنی چاہئیں اور تمام ممنوعات سے اسی طرح بچتا رہے جیسا بچنے کا حق ہے بلکہ کبھی دونوں طرف سے اس سے خطا واقع ہو جاتی ہے لہذا اسے چاہئے کہ وہ خوف اور امید کے درمیان رہے۔ (2)

اللہ تعالیٰ سے خوف اور امید کیسی رکھنی چاہئے؟

اللہ تعالیٰ سے کیسا خوف اور کیسی امید رکھنی چاہئے اس کا اندازہ درج ذیل دو واقعات سے لگایا جاسکتا ہے، چنانچہ (1)..... حضرت عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”اگر آسمان سے کوئی مُنادی یہ آواز دے کہ اے لوگو! ایک شخص کے علاوہ تم سب جنت میں داخل ہو جاؤ گے تو میں اس بات سے ڈروں گا کہ کہیں وہ ایک شخص میں ہی نہ ہوں اور اگر مُنادی یہ اعلان کرے کہ اے لوگو! ایک شخص کے علاوہ تم سب جہنم میں داخل ہو جاؤ گے تو میں یہ امید کروں گا کہ وہ ایک شخص میں ہی ہوں۔ (3)

(2)..... حضرت علی المرتضیٰ كَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ نے ایک مرتبہ اپنے صاحبزادے سے فرمایا کہ اے میرے بیٹے! اللہ تعالیٰ سے ایسا خوف رکھو کہ تمہیں گمان ہونے لگے کہ اگر تم تمام زمین والوں کی نیکیاں اس کی بارگاہ میں پیش کرو تو وہ انہیں قبول نہ کرے اور اللہ تعالیٰ سے ایسی امید رکھو کہ تم سمجھو کہ اگر سب زمین والوں کی برائیاں لے کر اس کی بارگاہ میں جاؤ گے تو بھی تمہیں بخش دے گا۔ (4)

وَالَّذِينَ هُمْ يُفْرَوْنَ ۖ لَهُمْ حِفْظُونَ ﴿٢٩﴾ إِلَّا عَلَىٰ أَرْوَاحِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ
أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ﴿٣٠﴾

1..... مدارك، المعارج، تحت الآية: ٢٨، ص ١٢٨٠.

2..... خازن، المعارج، تحت الآية: ٢٨، ٤/٣١٠.

3..... حلية الاولياء، ذكر الصحابة من المهاجرين، ٢-عمر بن الخطاب، ٨٩/١، الحديث: ١٤٢.

4..... احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان انّ الافضل هو غلبة الخوف... الخ، ٤/٢٠٢.

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ مگر اپنی بیویوں یا اپنے ہاتھ کے مال کنیزوں سے کہ ان پر کچھ ملامت نہیں۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ مگر اپنی بیویوں یا اپنی کنیزوں سے تو بیشک ان پر کچھ ملامت نہیں۔

﴿وَالَّذِينَ هُمْ لِأَعْتَابِهِمْ حَقِظُونَ﴾ اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ ﴿اس آیت میں پانچوں وصف بیان کیا گیا کہ (ان لوگوں میں حرص اور بے صبری نہیں پائی جاتی) جو اپنی بیویوں یا اپنی کنیزوں کے علاوہ (دیگر لوگوں) سے اپنی شرمگاہوں کی (زنا، بواطت اور مُثت زنی وغیرہ سے) حفاظت کرتے ہیں تو بیشک اپنی بیویوں اور کنیزوں سے حیض و نفاس کے علاوہ اوقات میں شرمگاہوں کی حفاظت نہ کرنے کی وجہ سے ان پر کچھ ملامت نہیں اور اس بناء پر دنیا اور آخرت میں ان سے کوئی مؤاخذہ نہیں۔ (1)

اس سے معلوم ہوا کہ اپنی منکوہ بیوی اور اپنی ملکیت میں موجود وہ لونڈی جس سے صحبت حلال ہے، ان سے پردہ نہیں لہذا شوہر بیوی اور مالک لونڈی ایک دوسرے کا بدن دیکھ سکتے ہیں۔

فَسِنَّ ابْتَعَىٰ وَرَأَىٰ ذٰلِكَ فَاوَلَّيْكَ هُمُ الْعُدُوْنَ ﴿٣١﴾

ترجمہ کنزالایمان: تو جو ان دو کے سوا اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔

ترجمہ کنزالعرفان: تو جو ان دو کے سوا اور کوئی صورت چاہیں تو وہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔

﴿فَسِنَّ ابْتَعَىٰ وَرَأَىٰ ذٰلِكَ﴾: تو جو ان دو کے سوا اور کوئی صورت چاہیں۔ ﴿یعنی جو لوگ اپنی بیویوں اور اپنی ملکیت میں موجود (ان) کنیزوں (جن سے صحبت حلال ہے) کے علاوہ (شہوت پوری کرنے کی) کوئی اور صورت چاہیں تو وہی لوگ حد سے بڑھنے والے ہیں کہ حلال سے حرام کی طرف تجاوز کرتے ہیں۔ اس آیت سے مَحْض، بواطت، جانوروں کے

1.....تفسیر کبیر، المعارج، تحت الآیة: ٢٩، ١٠/٦٤٥، روح البیان، المعارج، تحت الآیة: ٢٩-٣٠، ١٠/١٦٥، ملنقطاً.

ساتھ قضاء شہوت اور اپنے ہاتھ سے منی خارج کرنے کی حرمت ثابت ہوتی ہے۔^(۱)

وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمْتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ﴿٣٣﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی حفاظت کرتے ہیں۔

ترجمہ کنزاعرفان: اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

﴿وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمْتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ﴾ اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ اس آیت میں چھٹا وصف بیان کیا گیا کہ (ان لوگوں میں حرص اور بے صبری نہیں پائی جاتی) جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی حفاظت کرنے والے ہیں کہ امانت میں خیانت نہیں کرتے اور نہ ہی عہد توڑتے ہیں۔ یہاں امانت میں شرعی امانتیں اور بندوں کی امانتیں دونوں داخل ہیں اور عہد میں مخلوق کے ساتھ کئے ہوئے عہد اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کئے ہوئے عہد نذریں اور قسمیں بھی داخل ہیں۔^(۲)

امانت میں خیانت کرنے اور عہد کی خلاف ورزی کرنے سے متعلق حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”چار باتیں جس میں ہوں وہ خالص منافق ہے اور جس کے اندران میں سے کوئی ایک ہو تو اس میں نفاق کا ایک حصہ ہے یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے (۱) جب اسے امانت سپرد کی جائے تو خیانت کرے۔ (۲) جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ (۳) جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے۔ (۴) جب جھگڑا کرے تو بیہودہ بکے۔“^(۳)

وَالَّذِينَ هُمْ بِشَهَادَتِهِمْ قَائِمُونَ ﴿٣٤﴾

①..... مدارك، المعارج، تحت الآية: ٣١، ص ١٢٨٠.

②..... تفسير كبير، المعارج، تحت الآية: ٣٢، ٦٤٦/١٠، مدارك، المعارج، تحت الآية: ٣٢، ص ١٢٨٠.

③..... بخاری، كتاب الايمان، باب علامة المنافق، ٢٥/١، الحديث: ٣٤.

ترجیہ کنز الایمان: اور وہ جو اپنی گواہیوں پر قائم ہیں۔

ترجیہ کنز العرفان: اور وہ جو اپنی گواہیوں پر قائم رہنے والے ہیں۔

﴿وَالَّذِينَ هُمْ بِشَهَادَتِهِمْ قَائِمُونَ﴾: اور وہ جو اپنی گواہیوں پر قائم رہنے والے ہیں۔ ﴿اس آیت میں ساتواں وصف بیان کیا گیا کہ وہ انصاف کے ساتھ گواہی دیتے اور اس پر قائم رہتے ہیں، نہ اس میں رشتہ داری کا پاس کرتے ہیں نہ زبردستی کو کمزور پر ترجیح دیتے ہیں اور نہ کسی حق دار کا حق تلف کرنا گوارا کرتے ہیں۔ بعض مفسرین کے نزدیک یہاں گواہی سے مراد توحید (اور رسالت) کی گواہی پر قائم رہنا ہے۔⁽¹⁾

گواہی چھپانے اور جھوٹی گواہی دینے کی وعید

گواہی چھپانے کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ۗ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ
إِثْمٌ قَلْبِيٌّ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ⁽²⁾
ترجیہ کنز العرفان: اور گواہی نہ چھپاؤ اور جو گواہی چھپائے
گا تو اس کا دل گنہگار ہے اور اللہ تمہارے کاموں کو خوب
جاننے والا ہے۔

اور جھوٹی گواہی دینے والے کے بارے میں حدیث پاک میں ہے، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جھوٹے گواہ کے قدم ٹٹنے بھی نہ پائیں گے کہ اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جہنم واجب کر دے گا۔⁽³⁾

اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”جس نے ایسی گواہی دی جس سے کسی مسلمان مرد کا مال ہلاک ہو جائے یا کسی کا خون بہایا جائے تو اُس نے جہنم واجب کر لیا۔“⁽⁴⁾

1..... تفسیر کبیر، المعارج، تحت الآیة: ٣٣، ٦٤٦/١٠، مدارک، المعارج، تحت الآیة: ٣٣، ص ١٢٨٠، خازن، المعارج، تحت الآیة: ٣٣، ٣١٠/٤، ملتقطاً.

2..... بقرہ: ٢٨٣.

3..... ابن ماجہ، کتاب الاحکام، باب شہادۃ الزور، ١٢٣/٣، الحدیث: ٢٣٧٣.

4..... معجم کبیر، عکرمۃ عن ابن عباس، ١٧٢/١١، الحدیث: ١١٥٤١.

وَالَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ﴿٣٣﴾ أُولَٰئِكَ فِي جَنَّاتٍ
مُّكْرَمُونَ ﴿٣٥﴾ طع

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہ ہیں جن کا باغوں میں اعزاز ہوگا۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور وہ جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہ لوگ وہ ہیں جن کی (جنت کے) باغوں میں عزت کی جائے گی۔

﴿وَالَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ﴾: اور وہ جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں۔ ﴿اس آیت میں آٹھواں وصف بیان کیا گیا کہ (ان لوگوں میں حرص اور بے صبری نہیں پائی جاتی) جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہاں نماز کا دوبارہ ذکر اس بات کو ظاہر کرنے کے لئے فرمایا گیا ہے کہ نماز بہت اہم ہے یا اس لئے دوبارہ ذکر کیا گیا کہ ایک جگہ فرائض مراد ہیں اور دوسری جگہ نوافل مراد ہیں۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس سے پہلی آیت میں دوام سے ہمیشہ نماز پڑھنا اور اس کے وقت میں پڑھنا مراد ہے اور یہاں نماز کی حفاظت کرنے کا بیان ہے اور حفاظت سے مراد یہ ہے کہ وہ نماز کے ارکان، واجبات، سنتوں اور مستحبات کو کامل طور پر ادا کرتے ہیں۔ (1)

﴿أُولَٰئِكَ﴾: یہ لوگ وہ ہیں۔ ﴿یعنی جن لوگوں میں یہ اوصاف پائے جاتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کی جنت کے باغوں میں ابدی ثواب اور سرمدی جزا کے ذریعے عزت کی جائے گی۔ (2)

فَسَالِ الَّذِينَ كَفَرُوا قَبْلَكَ مُهْطِعِينَ ﴿٣٦﴾ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ
الشِّمَالِ عِزِينَ ﴿٣٧﴾ أَيَطْبَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ أَنْ يُدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيمٍ ﴿٣٨﴾

1.....تفسیر کبیر، المعارج، تحت الآیة: ٣٤، ١٠/٦٤٦، مدارك، المعارج، تحت الآیة: ٣٤، ص ١٢٨٠، ملقطاً.

2.....مدارك، المعارج، تحت الآیة: ٣٥، ص ١٢٨٠، روح البیان، المعارج، تحت الآیة: ٣٥، ١٠/٦٨١، ملقطاً.

كَلَّا ۙ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُونَ ﴿٣٩﴾

ترجمہ کنز الایمان: تو ان کافروں کو کیا ہوا تمہاری طرف تیز نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ دہنے اور بائیں گروہ کے گروہ۔ کیا ان میں ہر شخص یہ طمع کرتا ہے کہ چین کے باغ میں داخل کیا جائے۔ ہرگز نہیں بے شک ہم نے انہیں اس چیز سے بنایا جسے جانتے ہیں۔

ترجمہ کنز العرفان: تو ان کافروں کو کیا ہوا تمہاری طرف تیز نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ گروہ کے گروہ دائیں اور بائیں جانب سے۔ کیا ان میں ہر شخص یہ طمع کرتا ہے کہ اسے چین کے باغ میں داخل کیا جائے گا۔ ہرگز نہیں، بیشک ہم نے انہیں اس چیز سے پیدا کیا جسے جانتے ہیں۔

﴿فَمَالِ الَّذِينَ كَفَرُوا: تو ان کافروں کو کیا ہوا۔﴾ شان نزول: یہ آیت کفار کی اس جماعت کے بارے میں نازل ہوئی جو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے گرد حلقے باندھ کر گروہ کے گروہ جمع ہوتے تھے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک کلام سن کر اسے جھٹلاتے، مذاق اڑاتے اور کہتے تھے کہ اگر یہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے جیسا کہ محمد (مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) فرماتے ہیں تو ہم ضرور ان سے پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ اس آیت اور اس کے بعد والی تین آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اے پیارے حبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، ان کافروں کا کیا حال ہے جو آپ کے پاس بیٹھتے بھی ہیں اور گردنیں اٹھا اٹھا کر دیکھتے بھی ہیں پھر بھی جو آپ سے سنتے ہیں اس سے نفع نہیں اٹھاتے۔ کیا ان میں سے ہر شخص یہ طمع کرتا ہے کہ اسے ایمان والوں کی طرح چین کے باغ میں داخل کیا جائے گا! ہرگز اسے داخل نہیں کیا جائے گا (کیونکہ) ہم نے جس طرح سب آدمیوں کو منی سے پیدا کیا اسی طرح انہیں بھی منی سے پیدا کیا ہے اور صرف منی سے پیدا ہو جانا جنتی ہونے کا سبب نہیں بلکہ جنت میں داخل ہونے کا ذریعہ تو ایمان اور نیک اعمال ہیں اور جب وہ ایمان ہی نہیں لائے تو حکمت والے رب تعالیٰ کے ریشایانِ شان کس طرح ہو سکتا ہے کہ وہ انہیں جنت میں داخل کر دے۔ (1)

1.....مدارك، المعارج، تحت الآية: ٣٦-٣٩، ص ١٢٨١، حازن، المعارج، تحت الآية: ٣٦-٣٩، ٣١٠/٤، تفسير كبير، المعارج، تحت الآية: ٣٦-٣٩، ٦٤٧-٦٤٦/١٠، ملتقطاً.

يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا كَانْتَهُم إِلَى نُصْبٍ
يُؤْفُضُونَ ﴿٣٢﴾ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهُقُهُمْ ذِلَّةٌ ۚ ذٰلِكَ الْيَوْمُ
الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿٣٣﴾

ترجمہ کنزالایمان: تو انہیں چھوڑ دو ان کی بیہودگیوں میں پڑے اور کھیلتے ہوئے یہاں تک کہ اپنے اس دن سے ملیں جس کا انہیں وعدہ دیا جاتا ہے۔ جس دن قبروں سے نکلیں گے چھپتے ہوئے گویا وہ نشانوں کی طرف لپک رہے ہیں۔ آنکھیں نیچی کئے ہوئے ان پر ذلت چڑھ رہی ہوگی، یہ وہ دن ہے ان کا وہ دن جس کا ان سے وعدہ تھا۔

ترجمہ کنزالعرفان: تو انہیں اپنی بیہودگیوں میں پڑے اور کھیلتے ہوئے چھوڑ دو یہاں تک کہ اپنے اس دن سے ملیں جس کا انہیں وعدہ دیا جاتا ہے۔ جس دن قبروں سے جلدی کرتے ہوئے نکلیں گے گویا وہ نشانوں کی طرف لپک رہے ہیں۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی، ان پر ذلت چڑھ رہی ہوگی، یہ وہ دن ہے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا۔

﴿فَدَّرَاهُمْ يَوْمَهُمْ يُخْرُجُونَ أَوْ يَلْعَبُونَ﴾: تو انہیں اپنی بیہودگیوں میں پڑے اور کھیلتے ہوئے چھوڑ دو۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اے پیارے حبیب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، جو مشرکین آپ کے دائیں بائیں بیٹھ کر آپ کی طرف تیز نگاہ سے دیکھتے ہیں ان کے ایمان قبول نہ کرنے پر غم نہ کریں بلکہ انہیں چھوڑ دیں کہ یہ اپنی بیہودگیوں میں پڑے رہیں اور اپنی دنیا میں کھیلتے رہیں یہاں تک کہ اپنے عذاب کے اس دن سے ملیں جس کا انہیں وعدہ دیا جاتا ہے اور یہ وہ دن ہے جس دن یہ قبروں سے جلدی کرتے ہوئے مشرک کی طرف اس طرح نکلیں گے گویا وہ اپنے مقررہ نشانوں کی طرف ایسے لپک رہے ہیں جیسے جھنڈے گاڑنے والے اپنے جھنڈے کی طرف دوڑتے ہیں اور اس وقت ان کا حال یہ ہوگا کہ ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی، ان پر ذلت چڑھ رہی ہوگی اور قیامت کا دن ان کا وہ دن ہے جس کا ان سے دنیا میں وعدہ کیا جاتا تھا اور وہ اسے جھٹلاتے تھے۔ (۱)

①.....تفسیر طبری، المعارج، تحت الآیة: ٤٢، ٤٣/١٢، ٢٤٣، حازن، المعارج، تحت الآیة: ٤٢-٤٤، ٤٤/١/٤، مدارك، المعارج، تحت الآیة: ٤٢-٤٤، ص ١٢٨١، جلالین، المعارج، تحت الآیة: ٤٢-٤٤، ص ٤٧٤، ملتقطاً.

سُورَةُ نُوحٍ

سورة نوح کا تعارف

مقام نزول

سورة نوح مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔^(۱)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 2 رکوع، 28 آیتیں ہیں۔

”نوح“ نام رکھنے کی وجہ

اس سورت میں چونکہ حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ السَّلَام اور ان کی قوم کا واقعہ بیان کیا گیا ہے اس مناسبت سے اسے ”سورة نوح“ کہتے ہیں۔

سورة نوح کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ السَّلَام اور ان کی قوم کا واقعہ تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور اس واقعے کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ السَّلَام کو ان کی قوم کی طرف اپنا رسول بنا کر بھیجا اور انہوں نے اپنی قوم کو بُت پرستی چھوڑ دینے اور صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کی دعوت دی، ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور وحدانیت کے دلائل بیان کئے، اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے پر اس کے غضب اور عذاب سے ڈرایا لیکن انہوں نے آپ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ السَّلَام کی دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ جب نو سو سال سے زیادہ عرصے تک دعوت دیتے رہنے کے باوجود قوم اپنی سرکشی سے باز نہ آئی تو حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ السَّلَام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی کوشش اور قوم کی ہٹ دھرمی عرض کی اور کافروں کی تباہی و بربادی کی دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی قوم کے کفار پر طوفان کا عذاب بھیجا اور وہ لوگ ڈبو کر ہلاک کر دیئے گئے۔

۱.....خازن، تفسیر سورة نوح، ۴/۳۱۱۔

سورۃ معارج کے ساتھ مناسبت

سورۃ نوح کی اپنے سے ما قبل سورت ”معارج“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۃ معارج میں بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ وہ مشرکین مکہ سے اچھے اور بہتر لوگ لے آئے اور سورۃ نوح میں بیان کیا گیا کہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم پر طوفان کا عذاب آیا جس سے تمام کافر غرق ہو گئے اور وہ لوگ زندہ بچے جو حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لائے تھے، اس طرح اس بات پر دلیل قائم ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ جب چاہے ایک قوم کو ہلاک کر کے اس کی جگہ دوسری قوم لاسکتا ہے جو کہ ہلاک ہونے والوں سے بہتر ہو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمہ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمہ کنزالعرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اِنَّا اَرْسَلْنَا نُوحًا اِلٰی قَوْمِهٖ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاتِيَهُمْ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ①

ترجمہ کنزالایمان: بے شک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا کہ ان کو ڈرا اس سے پہلے کہ ان پر دردناک عذاب آئے۔

ترجمہ کنزالعرفان: بیشک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا کہ اس وقت سے پہلے اپنی قوم کو ڈرا کہ ان پر دردناک عذاب آئے۔

﴿اِنَّا اَرْسَلْنَا نُوحًا اِلٰی قَوْمِهٖ: بیشک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا۔﴾ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

قوم بتوں کی بھاری تھی، اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا اور انہیں یہ حکم دیا کہ وہ اپنی قوم کو پہلے سے ہی ڈرا دیں کہ اگر وہ ایمان نہ لائے تو ان پر دنیا و آخرت کا دردناک عذاب آئے گا تاکہ ان کے لئے اصلاً کوئی عذر باقی نہ رہے۔ یاد رہے کہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام وہ سب سے پہلے رسول ہیں جنہوں نے کفار کو تبلیغ کی اور سب سے پہلے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم پر ہی دُنیوی عذاب آیا۔^(۱)

نوٹ: لوگوں میں مذہبی اختلاف کی ابتداء اور کفار کی طرف انبیاء اور رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام مبعوث فرمائے جانے کی شروعات کا بیان سورہ بقرہ کی آیت نمبر 213 اور سورہ یونس کی آیت نمبر 19 کے تحت مذکور تفسیر میں گزر چکا ہے اور حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا واقعہ سورہ اعراف، سورہ ہود اور ان کے علاوہ متعدد سورتوں میں بیان ہو چکا ہے۔

قَالَ يَقَوْمِ اِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝۲ اِنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ
وَاطِيعُوْنَ ۝۳ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَيِّطٍ
اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَاءَ لَا يُؤَخَّرُ ۝۴ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۵

ترجمہ کنزالایمان: اس نے فرمایا اے میری قوم میں تمہارے لیے صریح ڈر سنانے والا ہوں۔ کہ اللہ کی بندگی کرو اور اس سے ڈرو اور میرا حکم مانو۔ وہ تمہارے کچھ گناہ بخش دے گا اور ایک مقرر میعاد تک تمہیں مہلت دے گا بے شک اللہ کا وعدہ جب آتا ہے ہٹایا نہیں جاتا کسی طرح تم جانتے۔

ترجمہ کنزالعرفان: اس نے فرمایا: اے میری قوم! بیشک میں تمہارے لیے کھلا ڈر سنانے والا ہوں۔ کہ اللہ کی بندگی کرو اور اس سے ڈرو اور میرا حکم مانو۔ وہ تمہارے کچھ گناہ بخش دے گا اور ایک مقررہ مدت تک تمہیں مہلت دے گا بیشک اللہ کی مقررہ مدت جب آجائے تو اسے پیچھے نہیں کیا جاتا۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر تم جانتے۔

1..... سمرقندی، نوح، تحت الآیة: ۱، ۳/۶۰، جلالین، نوح، تحت الآیة: ۱، ص ۴۷۳، روح البیان، نوح، تحت الآیة: ۱، ۱۷۱/۱۰، ملقطاً.

﴿ قَالَ يَقَوْمِ اس نے فرمایا: اے میری قوم! ﴿ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات میں حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ و السلام کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کے بارے میں بیان کیا گیا ہے، چنانچہ ان آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ و السلام نے اپنی قوم سے فرمایا کہ ”اے میری قوم! میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے کھلا ڈر سنانے والا ہوں اور تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ اور اس کی نافرمانیوں سے بچ کر اس سے ڈرو تا کہ وہ تم پر غضب نہ فرمائے اور ان تمام باتوں میں میرا حکم مانو جنہیں کرنے کا کہوں اور جنہیں کرنے سے منع کروں۔ اگر تم نے میرے احکامات کی تعمیل کی اور جو چیزیں دے کر میں تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں، تم نے ان کی تصدیق کی تو اللہ تعالیٰ تمہارے کچھ وہ گناہ بخش دے گا جو تم سے ایمان لانے تک صادر ہوئے ہوں گے یا وہ گناہ بخش دے گا جو بندوں کے حقوق سے متعلق نہ ہوں گے اور اللہ تعالیٰ موت کے وقت تک تمہیں مہلت دے گا کہ اس دوران تم پر قسط وغیرہ کی صورت میں کوئی عذاب نہ فرمائے گا لہذا تم عذاب آنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی اطاعت و عبادت کرنے میں جلدی کر لو کیونکہ جب اللہ تعالیٰ کا وعدہ آجاتا ہے تو اسے مؤخر نہیں کیا جاتا، اگر تم اس بات کو جانتے تو ضرور ایمان لے آتے۔ (1)

قَالَ رَبِّ إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي لَبِلاً وَنَهَارًا ۝ فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَائِي إِلَّا فِرَارًا ۝ وَإِنِّي كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوا أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَأَصْرُوا وَاسْتَكْبَرُوا وَاسْتَكْبَرُوا ۝ ثُمَّ إِنِّي دَعَوْتُهُمْ جَهَارًا ۝ ثُمَّ إِنِّي أَعْلَنْتُ لَهُمْ وَأَسْرَرْتُ لَهُمْ إِسْرَارًا ۝

1.....خازن، نوح، تحت الآية: ٢-٤، ٤/٣١١، مدارك، نوح، تحت الآية: ٢-٤، ص ١٢٨٢، ابن كثير، نوح، تحت الآية: ٢-٤، ملقطاً، ٤٥/٨، ٢٤٥٨، ٤-٢.

ترجمہ کنزالایمان: عرض کی اے میرے رب میں نے اپنی قوم کو رات دن بلایا۔ تو میرے بلانے سے انہیں بھاگنا ہی بڑھا۔ اور میں نے جتنی بار انہیں بلایا کہ تو ان کو بخشے انہوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیں اور اپنے کپڑے اوڑھ لیے اور ہٹ کی اور بڑا غرور کیا۔ پھر میں نے انہیں علانیہ بلایا۔ پھر میں نے ان سے باعلان بھی کہا اور آہستہ خفیہ بھی کہا۔

ترجمہ کنزالعرفان: عرض کی: اے میرے رب! بیشک میں نے اپنی قوم کو رات دن دعوت دی۔ تو میرے بلانے سے ان کے بھاگنے میں ہی اضافہ ہوا۔ اور بیشک میں نے جتنی بار انہیں بلایا تا کہ تو انہیں بخش دے تو انہوں نے اپنے کانوں میں اپنی انگلیاں ڈال لیں اور اپنے کپڑے اوڑھ لیے اور وہ ڈٹ گئے اور بڑا تکبر کیا۔ پھر یقیناً میں نے انہیں بلند آواز سے دعوت دی۔ پھر یقیناً میں نے ان سے اعلانیہ بھی کہا اور آہستہ خفیہ بھی کہا۔

﴿قَالَ رَبِّ: عرض کی: اے میرے رب!﴾ یہاں سے حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام کی طرف سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کی گئی مناجات بیان فرمائی گئی ہیں چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی چار آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ جب حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام نے اپنی قوم تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا اور اس چیز سے ڈرایا جس سے ڈرانے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا تو قوم نے ان کی بات نہ مانی اور حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو احکامات لے کر آئے تھے انہیں رد کر دیا، اس پر حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی: ”اے میرے رب! غرور و جمل، (تو جانتا ہے کہ) میں نے اپنی قوم کو رات دن تیری توحید اور تیری عبادت کی طرف بلایا، تیرے عذاب اور تیری قدرت سے ڈرایا لیکن (ان کے طبعی فطر کی بنا پر) میرے بلانے سے ان کے بھاگنے میں ہی اضافہ ہوا اور جتنی انہیں ایمان لانے کی ترغیب دی گئی اتنی ہی ان کی سرکشی بڑھتی گئی اور میں نے جتنی بار انہیں تیری وحدانیت کا اقرار کرنے، تیرے احکامات پر عمل کرنے اور تیرے علاوہ تمام معبودوں سے براءت کا اظہار کرنے کی طرف بلایا تا کہ تو انہیں بخش دے تو انہوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال لیں تا کہ میری دعوت کو سن نہ سکیں اور اپنے کپڑے اوڑھ لیے اور منہ چھپالے تاکہ مجھے دیکھ نہ سکیں کیونکہ انہیں اللہ تعالیٰ کے دین کی طرف نصیحت کرنے والے کو دیکھنا بھی گوارا نہ تھا اور وہ اپنے شرک و کفر پر ڈٹ گئے اور بڑا تکبر کیا اور میری دعوت کو قبول کرنا اپنی شان کے خلاف جانا۔ پھر میں نے انہیں محفلوں

میں اس طرف بلند آواز سے اعلانیہ بلایا جس طرف بلانے کا تو نے مجھے حکم دیا تھا، پھر میں نے ان سے اعلانیہ بھی کہا اور اعلانیہ دعوت دینے کی تکرار بھی کی اور ایک ایک سے آہستہ اور خفیہ بھی کہا اور دعوت دینے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔^(۱)

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ۖ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا ۝۱۰ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا ۝۱۱ وَيُسَدِّدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا ۝۱۲

ترجمہ کنزالایمان: تو میں نے کہا اپنے رب سے معافی مانگو بے شک وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے۔ تم پر شراب لے گا۔ اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لیے باغ بنا دے گا اور تمہارے لیے نہریں بنائے گا۔

ترجمہ کنزالعرفان: تو میں نے کہا: (اے لوگو!) اپنے رب سے معافی مانگو، بیشک وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے۔ وہ تم پر موسلا دھار بارش بھیجے گا۔ اور مالوں اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لیے باغات بنا دے گا اور تمہارے لیے نہریں بنائے گا۔

﴿فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ: تو میں نے کہا: اپنے رب سے معافی مانگو۔﴾ یہاں سے یہ بتایا گیا ہے کہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم کو ترغیب دلا کر بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کفر و شرک سے توبہ کرنے کی دعوت دی، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم لمبے عرصے تک آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جھٹلاتی رہی تو اللہ تعالیٰ نے اُن سے بارش روک دی اور چالیس سال تک ان کی عورتوں کو بانجھ کر دیا، ان کے مال ہلاک ہو گئے اور جانور مر گئے، جب ان کا یہ حال ہوا تو حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان سے فرمایا: ”اے لوگو! تم اپنے رب عزوجل کے ساتھ کفر و شرک کرنے پر اس سے معافی مانگو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لا کر اس سے مغفرت

①.....تفسیر طبری، نوح، تحت الآیة: ۹-۵، ۲۴۷/۱۲-۲۴۸، مدارک، نوح، تحت الآیة: ۵-۹، ص ۱۲۸۳، حازن، نوح، تحت الآیة: ۵-۹، ۳۱۲/۴، ملقطاً.

طلب کرو تا کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی رحمتوں کے دروازے کھول دے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور عبادت میں مشغول ہونا خیر و برکت اور وسعتِ رزق کا سبب ہوتا ہے اور کفر سے دنیا بھی برباد ہو جاتی ہے، بیشک اللہ تعالیٰ اُسے بڑا معاف فرمانے والا ہے جو (سچے دل سے) اس کی بارگاہ میں رجوع کرے، اگر تم توبہ کر لو گے اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کر کے صرف اسی کی عبادت کرو گے تو وہ تم پر موسلا دھار بارش بھیجے گا اور مال اور بیٹوں میں اضافے سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لیے باغات بنا دے گا اور تمہارے لیے نہریں بنائے گا تا کہ ان سے تم اپنے باغات اور کھیتوں کو سیراب کرو۔^(۱)

استغفار کرنے کے دینی اور دنیوی فوائد

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں استغفار کرنے اور اپنے گناہوں سے توبہ کرنے سے بے شمار دینی اور دنیوی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ استغفار کرنے کے بارے میں ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ
يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ يَجِدِ اللَّهَ غَفُورًا رَحِيمًا^(۲)
ترجمہ کنز العرفان: اور جو کوئی برا کام کرے یا اپنی جان
پر ظلم کرے پھر اللہ سے مغفرت طلب کرے تو اللہ کو بخشنے
والا مہربان پائے گا۔

اور ارشاد فرمایا:

وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ^(۳)
ترجمہ کنز العرفان: اور اللہ انہیں عذاب دینے والا نہیں
بلکہ وہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اور ارشاد فرمایا:

وَأَنْ اسْتَغْفِرُوا لَكُمْ ثُمَّ تُوْبُوا إِلَيْهِ يَشْفِعْكُمْ
مَتَاعًا حَسَنًا إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى^(۴)
ترجمہ کنز العرفان: اور یہ کہ اپنے رب سے معافی مانگو پھر
اس کی طرف توبہ کرو تو وہ تمہیں ایک مقررہ مدت تک بہت

①.....تفسیر طبری، نوح، تحت الآیة: ۱۰-۱۲، ۲۴۹/۱۲، حجاز، نوح، تحت الآیة: ۱۰-۱۲، ۳۱۲/۴، مدارک، نوح، تحت الآیة: ۱۰-۱۲، ص ۱۲۸۳، ملقطاً.

②.....النساء، ۱۱.

③.....انفال، ۳۳.

④.....ہود، ۳.

اجھا فائدہ دے گا۔

حضرت ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم سے فرمایا:

وَيَقَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ
تَرْجِبُهُ كُنُزَ الْعَرْشِ قَان: اور اے میری قوم! تم اپنے رب سے
يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيَزِدْكُمْ
مَعَانِي مَا كُنْتُمْ عَلَيْكُمْ وَمَدَامَا أَوْيَزِدْكُمْ
قُوَّةً إِلَى قُوَّتِكُمْ (1)
بارش بھیجے گا اور تمہاری قوت کے ساتھ مزید قوت زیادہ
کرے گا۔

اور حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے روایت ہے، رسولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس نے استغفار کو اپنے لئے ضروری قرار دیا تو اللہ تعالیٰ اسے ہر غم اور تکلیف سے نجات دے گا اور اسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرمائے گا جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہ ہوگا۔ (2)

یاور ہے کہ اولاد کے حصول، بارش کی طلب، تنگدستی سے نجات اور پیداوار کی کثرت کے لئے استغفار کرنا بہت مجرب قرآنی عمل ہے۔ اسی سلسلے میں یہاں دو حکایات ملاحظہ ہوں، چنانچہ حضرت امام حسن رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کے پاس تشریف لے گئے تو آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سے حضرت امیر معاویہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کے ایک ملازم نے کہا کہ میں مالدار آدمی ہوں مگر میرے ہاں کوئی اولاد نہیں، مجھے کوئی ایسی چیز بتائیے جس سے اللہ عز و جل مجھے اولاد دے۔ آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: استغفار پڑھا کرو۔ اس نے استغفار کی یہاں تک کثرت کی کہ روزانہ سات سو مرتبہ استغفار پڑھنے لگا، اس کی برکت سے اس شخص کے ہاں دس بیٹے ہوئے، جب یہ بات حضرت امیر معاویہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کو معلوم ہوئی تو انہوں نے اس شخص سے فرمایا کہ تو نے حضرت امام حسن رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سے یہ کیوں نہ دریافت کیا کہ یہ عمل حضور نے کہاں سے فرمایا۔ دوسری مرتبہ جب اس شخص کو حضرت امام حسن رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا تو اس نے یہ دریافت کیا۔ حضرت امام حسن رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا کہ تو نے حضرت ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قول نہیں سنا جو انہوں نے فرمایا: ”وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَى قُوَّتِكُمْ“ اور حضرت

1..... ہود: ٥٢.

2..... ابن ماجہ، کتاب الادب، باب الاستغفار، ٢٥٧/٤، الحدیث: ٣٨١٩.

نوح عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کا یہ ارشاد نہیں سنا: ”يٰٓمُؤْمِنُوٓا۟ وَبَيْنٰٓيْنِ“ (1)

اسی طرح حضرت حسن بصری رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے بارش کی قلت کی شکایت کی، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اسے استغفار کرنے کا حکم دیا، دوسرا شخص آیا اور اس نے تنگ دستی کی شکایت کی تو اسے بھی یہی حکم فرمایا، پھر تیسرا شخص آیا اور اُس نے نسل کم ہونے کی شکایت کی تو اس سے بھی یہی فرمایا، پھر چوتھا شخص آیا اور اس نے اپنی زمین کی پیداوار کم ہونے کی شکایت کی تو اس سے بھی یہی فرمایا۔ حضرت ربیع بن صبیح رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ جو کہ وہاں حاضر تھے انہوں نے عرض کی: آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے پاس چند لوگ آئے اور انہوں نے طرح طرح کی حاجتیں پیش کیں، آپ نے سب کو ایک ہی جواب دیا کہ استغفار کرو؟ تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ان کے سامنے یہ آیات پڑھیں: ”اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ۗ اِنَّهٗ كَانَ عَفُوًّا رَّحِيْمًا ۝۱۰۱ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا ۝۱۰۲ وَبَيْنٰٓيْنِمْ يٰٓمُؤْمِنُوٓا۟ وَبَيْنٰٓيْنِمْ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنَّتٍ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا“ (2)

مَا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلّٰهِ وَقَارًا ۝۱۰۱ وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ۝۱۰۲

ترجمہ کنزالایمان: تمہیں کیا ہوا اللہ سے عزت حاصل کرنے کی امید نہیں کرتے۔ حالانکہ اس نے تمہیں طرح طرح بنایا۔

ترجمہ کنزالعرفان: تمہیں کیا ہوا کہ تم اللہ سے عزت کی امید نہیں رکھتے۔ حالانکہ اس نے تمہیں کئی حالتوں سے گزار کر بنایا۔

﴿مَا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلّٰهِ وَقَارًا﴾ تمہیں کیا ہوا کہ تم اللہ سے عزت کی امید نہیں رکھتے۔ ﴿يٰٓمُؤْمِنُوٓا۟﴾ یہاں سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کی طرف سے ترغیب دینے کی بناء پر بھی ان کی قوم نے نصیحت حاصل نہ کی تو حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ نے دعوت دینے کا ایک اور انداز اختیار کیا، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت

1.....ملبارك، هود، تحت الآية: ٥٢، ص ٥٠٢.

2.....خازن، نوح، تحت الآية: ١٠-١١، ٣١٢/٤، تفسير ثعلبي، نوح، تحت الآية: ١٢، ١٠، ٤٤/١٠.

کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم سے فرمایا: ”تمہیں کیا ہوا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لا کر اس سے عزت حاصل کرنے کی امید نہیں رکھتے حالانکہ اس نے تمہیں کئی حالتوں سے گزار کر بنایا کہ پہلے تم نطفہ کی صورت میں ہوئے، پھر تمہیں خون کا لوتھڑا بنایا، پھر گوشت کا ٹکڑا بنایا یہاں تک کہ اس نے تمہاری خلقت کامل کی، اور تمہارا اپنی تخلیق میں نظر کرنا ایسی چیز ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کی خالقیت، قدرت اور اس کی وحدانیت پر ایمان لانے کو واجب کرتی ہے۔“ (۱)

أَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللَّهُ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا ۝١٥ وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ
نُورًا وَجَعَلَ الشَّمْسُ سِرَاجًا ۝١٦

ترجمہ کنز الایمان: کیا تم نہیں دیکھتے اللہ نے کیونکر سات آسمان بنائے ایک پر ایک۔ اور ان میں چاند کو روشنی کیا اور سورج کو چراغ۔

ترجمہ کنز العرفان: کیا تم نے دیکھا نہیں کہ اللہ نے ایک دوسرے کے اوپر کیسے سات آسمان بنائے؟ اور ان میں چاند کو روشن کیا اور سورج کو چراغ بنایا۔

﴿أَلَمْ تَرَوْا: کیا تم نے دیکھا نہیں۔﴾ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم کو اپنی جانوں میں غور کرنے کی دعوت دینے کے بعد عالم اور اس کے عجائبات میں غور کرنے کی دعوت دی، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم سے فرمایا: ”کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے کے اوپر کیسے سات آسمان بنائے اور ان آسمانوں میں چاند کو روشن کیا اور سورج کو چراغ بنایا کہ وہ دنیا کو روشن کرتا ہے اور دنیا والے اس کی روشنی میں ایسے ہی دیکھتے ہیں جیسے گھر والے چراغ کی روشنی میں دیکھتے ہیں۔ سورج کی روشنی چاند کے نور سے مضبوط تر ہے جیسا کہ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

هُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسُ ضِيَاءً وَالْقَمَرَ

ترجمہ کنز العرفان: وہی ہے جس نے سورج کو روشنی اور

①.....خازن، نوح، تحت الآیة: ۱۳-۱۴، ۳۱۲/۴-۳۱۳، مدارک، نوح، تحت الآیة: ۱۳-۱۴، ص ۱۲۸، ملتقطاً.

(1) نُورًا

(2) چاند کو نور بنایا۔

وَاللّٰهُ اَنْزَلَكُمْ مِنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ۙ ثُمَّ يُعِيدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ
اِخْرَاجًا ۙ ﴿١٨﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ نے تمہیں سبزے کی طرح زمین سے اُگایا۔ پھر تمہیں اسی میں لے جائے گا اور دوبارہ نکالے گا۔

ترجمہ کنز العرفان: اور اللہ نے تمہیں سبزے کی طرح زمین سے اُگایا۔ پھر تمہیں اسی میں لوٹائے گا اور تمہیں دوبارہ نکالے گا۔

﴿وَاللّٰهُ﴾ اور اللہ نے۔ ﴿یہاں سے دوبارہ انسان کی تخلیق سے اللہ تعالیٰ کی قدرت پر دلیل پیش کی، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے باپ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو زمین سے پیدا کیا اور تم انہی کی اولاد ہو، پھر اللہ تعالیٰ تمہیں موت کے بعد اسی میں لوٹائے گا اور تمہیں قیامت کے دن اس سے دوبارہ نکالے گا۔ (3)

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِنَ الْاَرْضِ بِسَاطًا ۙ لِتَسْكُبُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ۙ ﴿٢٠﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا بنایا۔ کہ اس کے وسیع راستوں میں چلو۔

1..... یونس: ٥.

2..... مدارك، نوح، تحت الآية: ١٥-١٦، ص ١٢٨٤، حازن، نوح، تحت الآية: ١٥-١٦، ٣١٣/٤، البحر المحيط، نوح،

تحت الآية: ١٥-١٦، ٣٣٤/٨، ملقطاً.

3..... تفسیر کبیر، نوح، تحت الآية: ١٧، ١٠، ٦٥٤/١٠، سمرقندی، نوح، تحت الآية: ١٧-١٨، ٤٠٧/٣-٤٠٨، ملقطاً.

ترجمہ کنز العرفان: اور اللہ نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا بنایا۔ تاکہ تم اس کے وسیع راستوں میں چلو۔

﴿وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ الْاَرْضَ بِسَاطًا﴾ اور اللہ نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا بنایا۔ ﴿﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قوم کو اپنے رب عزوجل کی نعمتیں یاد دلاتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا بنایا تاکہ تم اس کے وسیع راستوں میں اس طرح (آسانی) چلو جس طرح آدمی اپنے بستر پر چلتا ہے۔ (۱)

قَالَ نُوحٌ رَبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْكَ مَالًا وَّوَلَدًا
اِلَّا خَسَارًا ﴿۲۱﴾ وَمَكْرُوْا مَكْرًا كَبِيْرًا ﴿۲۲﴾ وَقَالُوْا لَا تَدْرِيْنَ اِلٰهَتَكُمْ
وَلَا تَدْرِيْنَ وَاوْدًا وَّاسْوَاعًا ۗ وَّلَا يَعْوْثُ وَّيَعُوْقُ وَّنَسْرًا ﴿۲۳﴾

ترجمہ کنز الایمان: نوح نے عرض کی اے میرے رب انہوں نے میری نافرمانی کی اور ایسے کے پیچھے ہو لیے جسے اس کے مال اور اولاد نے نقصان ہی بڑھایا۔ اور بہت بڑا دواؤں کھیلے۔ اور بولے ہرگز نہ چھوڑنا اپنے خداؤں کو اور ہرگز نہ چھوڑنا واد اور نسواع اور یعوث اور یعوق اور نسر کو۔

ترجمہ کنز العرفان: نوح نے عرض کی، اے میرے رب! بیشک انہوں نے میری نافرمانی کی اور ایسے کے پیچھے لگ گئے جس کے مال اور اولاد نے اس کے نقصان ہی کو بڑھایا۔ اور انہوں نے بہت بڑا مکرو فریب کیا۔ اور انہوں نے کہا: تم اپنے معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑنا اور ہرگز واد اور نسواع اور یعوث اور یعوق اور نسر (نامی بتوں) کو نہ چھوڑنا۔

﴿قَالَ نُوحٌ﴾ نوح نے عرض کی۔ ﴿﴾ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دی اور طرح طرح کے دلائل سے انہیں تنبیہ کی، اب یہاں سے ان لوگوں کی مختلف قولی اور فعلی قباحتیں بیان کی جا رہی ہیں، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض

①.....تفسیر طبری، نوح، تحت الآیة: ۱۹-۲۰، ۲۵۲/۱۲، مدارک، نوح، تحت الآیة: ۱۹-۲۰، ص ۱۲۸۴، ملقطاً.

کی ”اے میرے رب! عَزَّوَجَلَّ، بیشک انہوں نے میری نافرمانی کی اور میں نے انہیں جو ایمان لانے اور استغفار کرنے کا حکم دیا تھا اس کو انہوں نے نہ مانا اور میری نافرمانی کرنے میں ان کے عام غریب اور چھوٹے لوگ اُن سرکش رئیسوں اور مال و اولاد والوں کی پیروی کرنے لگے جن کے مال اور اولاد نے اُن کے نقصان ہی کو بڑھایا اور وہ مال کے غرور میں مست ہو کر کفر و سرکشی میں بڑھتے رہے اور ان امیر لوگوں نے بہت بڑے مکر و فریب کئے کہ انہوں نے مجھے جھٹلایا، لوگوں کو ایمان قبول کرنے اور میری دعوت سننے سے روکا، مجھے اور میری پیروی کرنے والوں کو ایذا میں پہنچائیں۔ (1)

مال اور اولاد کی کثرت راہِ راست پر ہونے کی دلیل نہیں

اس سے معلوم ہوا کہ مال اور اولاد کی کثرت کسی کے راہِ راست پر ہونے کی دلیل نہیں بلکہ اکثر اوقات مال اور اولاد کی زیادتی دینی گمراہی اور اخروی ہلاکت کا سبب بن جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مال اور اولاد کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے:

وَأَعْلَمُوا أَنَّمَا آمَاؤُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِثْنَةٌ
وَأَنَّ اللَّهَ عِنْدَ أَجْرٍ عَظِيمٍ (2)

ترجمہ کنز العرفان: اور جان لو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد ایک امتحان ہے اور یہ کہ اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے۔

اور کفار کے مال و اولاد کے بارے میں ارشاد فرمایا:

فَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ إِنَّمَا
يُرِيدُ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
وَتَزْهَقَ أَنفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُونَ (3)

ترجمہ کنز العرفان: تو تمہیں ان کے مال اور ان کی اولاد کے تعجب میں نہ ڈالیں، اللہ یہی چاہتا ہے کہ ان چیزوں کے ذریعے دنیا کی زندگی میں ان سے راحت و آرام دور کر دے اور کفر کی حالت میں ان کی روح نکلے۔

اور مال اور اولاد کے حوالے سے مسلمانوں کو حکم ارشاد فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَ

ترجمہ کنز العرفان: اے ایمان والو! تمہارے مال اور

1.....تفسیر کبیر، نوح، تحت الآیة: ٢١، ٦٥٥/١٠، حازن، نوح، تحت الآیة: ٢١-٢٢، ٣١٣/٤، مدارك، نوح، تحت الآیة: ٢١-٢٢، ص ١٢٨٤، ملقطاً.

2.....انفال: ٢٨.

3.....توبہ: ٥٥.

لَا أَوْلَادَكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ
قَالُوا لَيْكَ هُمُ الْخٰسِرُونَ (۱)

تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں اور جو ایسا کرے گا تو وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

لہذا مسلمانوں کو چاہئے کہ کافروں کے مال و دولت اور آسائشوں کو دیکھ کر ان سے مرعوب نہ ہوں اور اپنے مال اور اولاد کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کے ذکر سے غافل نہ ہوں بلکہ اس کی اطاعت و فرمانبرداری اور عبادت گزارگی میں مصروف رہیں۔

﴿وَقَالُوا: اور انہوں نے کہا۔﴾ یعنی اور مالدار کافروں نے اپنی عوام سے کہا کہ (حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وجہ سے) اپنے معبودوں کی عبادت ہرگز ترک نہ کرنا اور ہرگز وڈ، سُواع، یَعُوْث، یَعُوْق اور نسر کو نہ چھوڑنا۔

وَدَّاور سُواع وغیرہ بتوں کی تاریخی حیثیت

وَدَّ اور سُواع وغیرہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم کے ان بتوں کے نام ہیں جنہیں وہ پوجتے تھے۔ ان لوگوں کے بت تو بہت تھے مگر یہ پانچ اُن کے نزدیک بڑی عظمت والے تھے اس لئے بطور خاص ان پانچوں کا یہاں ذکر کیا گیا۔ وَدَّ مرد کی صورت پر تھا، سُواع عورت کی صورت پر، یَعُوْث شیر کی شکل میں، یَعُوْق گھوڑے کی شکل میں اور نسر گدھ کی شکل میں تھا۔ بعض مفسرین کے نزدیک یہ بت حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم سے منتقل ہو کر عرب میں پہنچے اور مشرکین کے قبائل میں سے ایک ایک نے ایک ایک بت کو اپنے لئے خاص کر لیا، جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے مروی ہے کہ ان بتوں کو طوفان نے مٹی میں دفن کر دیا تھا تو وہ اس وقت سے مدفون ہی رہے یہاں تک کہ شیطان نے عرب کے مشرکین کے لئے انہیں زمین سے نکال دیا۔ (۲)

اور صحیح بخاری میں ہے، حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فرماتے ہیں کہ جو بت حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم میں پوجے جاتے تھے وہی بعد میں اہل عرب نے اپنے معبود بنائے، چنانچہ وَدَّ بنی کلب کا بت تھا جو دَوْمَةُ الْجَنْدَلِ کے مقام پر رکھا ہوا تھا۔ سُواع بنی ہذیل کا بت تھا، یَعُوْث بنی مراد کا بت تھا، پھر بنی عُظَيْفِ کا جو سب کے پاس جوف میں تھا۔ یَعُوْق ہمدان کا بت تھا اور نسر ذوالکلاع کی آل حَمِيْر کا بت تھا۔ یہ (یعنی وَدَّ اور سُواع وغیرہ)

①.....منافقون: ۹.

②.....بخاری، نوح، تحت الآیة: ۲۳، ۳۱۳/۴-۳۱۴، مدارک، نوح، تحت الآیة: ۲۳، ص ۱۲۸۵، ملقطاً.

حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کی قوم کے نیک آدمیوں کے نام ہیں، جب وہ وفات پا گئے تو شیطان نے ان کے دلوں میں یہ بات ڈالی کہ جن جگہوں پر وہ اللہ والے بیٹھا کرتے تھے وہاں ان کے مجسمے بنا کر رکھ دو اور ان بتوں کے نام بھی ان نیک لوگوں کے نام پر ہی رکھ دو۔ لوگوں نے عقیدت کے طور پر ایسا کر دیا لیکن ان کی پوجا نہیں کرتے تھے، جب وہ لوگ دنیا سے چلے گئے اور علم بھی کم ہو گیا تو ان مجسموں کی پوجا ہونے لگ گئی۔ (1)

بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ اہل عرب تک وہ بت نہیں پہنچے بلکہ ان بتوں کے نام پہنچے اور عرب والوں نے ان ناموں کے بعض بت تراش لئے اور ان کی پوجا کرنے لگ گئے کیونکہ حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کے طوفان کے زمانے میں دنیا تہس نہس ہو گئی تھی تو یہ بت کس طرح باقی رہ سکتے ہیں اور (جب وہ باقی نہیں رہے تو) اہل عرب کی طرف کس طرح منتقل ہو سکتے ہیں اور یہ کہا بھی ممکن نہیں کہ حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ نے ان بتوں کو کشتی میں رکھ لیا ہوگا کیونکہ حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ تو بت شکن تھے لہذا یہ کس طرح کہا جا سکتا ہے کہ حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ نے بتوں کی حفاظت کی کوشش کرتے ہوئے انہیں کشتی میں رکھ لیا تھا۔ (2)

حضرت محمد بن کعب قرظی ذِخْرَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فَرَمَاتے ہیں: وَذُوْا رَسُوْلًا وَّغِيْرَهُ حَضْرَتِ اٰدَمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کے بیٹوں کے نام ہیں، یہ بہت عبادت گزار تھے، جب ان میں سے ایک شخص کا انتقال ہوا تو لوگ اس پر شدید غمزدہ ہوئے، یہ حال دیکھ کر شیطان (انسانی شکل میں) ان کے پاس آیا اور کہا: تم اپنے ساتھی پر غمگین ہو؟ لوگوں نے جواب دیا: ہاں۔ اس نے کہا: کیا میں تمہارے لئے اس جیسی تصویر بنا دوں جسے تم نماز پڑھتے وقت اپنے سامنے رکھ لینا اور جب تم اسے دیکھو تو وہ ساتھی تمہیں یاد آجائے (اور تمہارے دل کو سکون نصیب ہو) لوگوں نے کہا: ہمیں یہ پسند نہیں کہ نماز پڑھتے وقت ہمارے سامنے کوئی ایسی چیز ہو۔ شیطان نے کہا: تو پھر تم اسے مسجد کے آخری کونے میں رکھ دو۔ لوگوں نے کہا: ہاں یہ ٹھیک ہے۔ چنانچہ شیطان نے ان کے لئے تصویر بنا دی اور جب پانچوں اشخاص کا انتقال ہو گیا تو شیطان نے سب کی تصویریں بنا کر مسجد کے کونے میں رکھ دیں، پھر ایک وقت وہ آیا کہ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی عبادت چھوڑ کر ان تصویروں کی پوجا شروع کر دی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کو بھیجا جنہوں نے ان لوگوں

①.....بخاری، کتاب التفسیر، سورة انازلنا، باب ودا ولا سواعا ولا يغوث ويعوق، ٣٦٤/٣، الحدیث: ٤٩٢٠.

②.....تفسیر کبیر، نوح، تحت الآیة: ٢٣، ٦٥٧/١٠، روح البیان، نوح، تحت الآیة: ٢٣، ١٨١/١٠، ملقطاً.

کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور عبادت کی طرف دعوت دی۔^(۱)

وَقَدْ أَضَلُّوا كَثِيرًا ۗ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا ضَلَالًا ﴿٣٣﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور بے شک انہوں نے بہتوں کو بہکایا اور تو ظالموں کو زیادہ نہ کرنا مگر گمراہی۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور بیشک انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا اور تو ظالموں کی گمراہی میں ہی اضافہ کر۔

﴿وَقَدْ أَضَلُّوا كَثِيرًا﴾ اور بیشک انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا۔ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب اپنی قوم کے رئیسوں کی وہ بات بیان کی جو انہوں نے اپنی پیروی کرنے والوں سے کہی تھی تو اس کے بعد عرض کی: اور بیشک انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے۔ اس کا ایک معنی یہ ہے کہ یہ بہت بہت سے لوگوں کیلئے گمراہی کا سبب بنے ہیں اور دوسرا معنی یہ ہے کہ قوم کے رئیسوں نے بتوں کی عبادت کرنے کا حکم دے کر بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے۔ اور جب حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی کے ذریعے معلوم ہو گیا کہ جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کے علاوہ قوم میں سے اور لوگ ایمان لانے والے نہیں، تب آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ دعا کی کہ اے میرے رب! عَزَّوَجَلَّ، تو بتوں کی پوجا کرنے والے مشرکین کی گمراہی میں ہی اضافہ کر اور اب انہیں ایمان لانے کی توفیق ہی نہ دے۔^(۲)

مِمَّا خَطَبْتَهُمْ أُغْرِقُوا فَأَدْخَلُونَا رَأً ۗ فَلَمْ يَجِدُوا لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ

أَنْصَارًا ﴿٣٥﴾

ترجمہ کنزالایمان: اپنی کیسی خطاؤں پر ڈبوئے گئے پھر آگ میں داخل کئے گئے تو انہوں نے اللہ کے مقابل اپنا کوئی مددگار نہ پایا۔



①.....روح المعانی، نوح، تحت الآية: ٢٣، ١٥/١٢٢، ملخصاً.

②.....تفسیر کبیر، نوح، تحت الآية: ٢٤، ١٠/٦٥٨، حازن، نوح، تحت الآية: ٢٤، ٤/٣١٤، ملقطاً.

ترجمہ کنز العرفان: وہ اپنی خطاؤں کی وجہ سے ڈبو دیئے گئے پھر آگ میں داخل کیے گئے تو انہوں نے اپنے لیے اللہ کے مقابلے میں کوئی مددگار نہ پائے۔

﴿وَمَا خَطِيبْتُمْ اَعْرُقُوا: وہ اپنی خطاؤں کی وجہ سے ڈبو دیئے گئے۔﴾ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کلام ذکر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ وہ لوگ اپنی خطاؤں کی وجہ سے طوفان میں ڈبو دیئے گئے، پھر غرق ہونے کے بعد آگ میں داخل کیے گئے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کوئی مددگار نہ پائے جو انہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچا سکتے۔ (1)

قبر کا عذاب برحق ہے

اس آیت سے ثابت ہوا کہ قبر کا عذاب برحق ہے کیونکہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم غرق ہونے کے بعد ہی آگ میں داخل کر دی گئی اور یہ بات واضح ہے کہ یہ جہنم کی آگ نہیں ہو سکتی کیونکہ اس آگ میں کفار قیامت کے دن ہی داخل کئے جائیں گے اور ابھی قیامت واقع نہیں ہوئی۔ یاد رہے کہ بعض گناہگار مسلمانوں یا کفار پر ہونے والا قبر کا عذاب زمین میں دفن ہونے پر ہی موقوف نہیں بلکہ جس انسان کو عذاب ہونا ہے وہ جہاں بھی مرے اور مرنے کے بعد اس کا جسم کہیں بھی ہوا سے عذاب ہوگا کیونکہ عذاب قبر سے مراد وہ عذاب ہے جو مرنے کے بعد ہو چاہئے مردہ زمین میں دفن ہو یا نہ ہو اور اس عذاب کو عذاب قبر اس لئے کہتے ہیں کہ زیادہ تر مردے زمین میں ہی دفن کئے جاتے ہیں۔

گناہگار مسلمانوں کے لئے عبرت اور نصیحت کا مقام

اس آیت میں ان مسلمانوں کے لئے بھی بڑی نصیحت اور عبرت ہے جو نیکیوں سے دور اور گناہوں میں مصروف رہتے ہیں کیونکہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم پر طوفان کا عذاب آنے کی وجہ ان کے گناہ تھے، لہذا گناہ کرنے والوں کو ڈر جانا چاہئے کہ کہیں گناہوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کی بھی دنیا میں ہی گرفت نہ فرمालے، پھر انہیں قبر و آخرت کے عذاب میں مبتلا کر دے اور اگر گناہوں کی وجہ سے ایمان برباد ہو گیا اور کفر کی حالت میں موت واقع ہوئی تو پھر ہمیشہ کے لئے جہنم کا عذاب بھگتنا پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

1..... حلالین، نوح، تحت الآیة: ٢٥، ص ٤٧٥.

ترجمہ کنزالعرفان: اور نوح کی قوم کو جب انہوں نے رسولوں کو جھٹلایا تو ہم نے انہیں غرق کر دیا اور انہیں لوگوں کے لیے نشانی بنا دیا اور ہم نے ظالموں کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

وَقَوْمَ نُوحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ أَغْرَقْنَاهُمْ
وَجَعَلْنَاهُمْ لِنَاسٍ آيَةً ۗ وَاعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ
عَذَابًا لَّيْمًا (1)

اور ارشاد فرمایا:

ترجمہ کنزالعرفان: کیوں نہیں، جس نے گناہ کیا اور اس کی خطا نے اس کا گھیراؤ کر لیا تو وہی لوگ جہنمی ہیں، وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

بَلَىٰ مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَأَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ
فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (2)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اعمال کی اصلاح کرنے، گناہوں سے بچنے اور نیک اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

وَقَالَ نُوحٌ رَبِّ لَا تَذَرْنِي عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِينَ دَيًّا ۗ (٢١)
إِنَّكَ إِن تَذَرْنَهُمْ يَظْلُمُوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ۗ (٢٢)

ترجمہ کنزالایمان: اور نوح نے عرض کی اے میرے رب زمین پر کافروں میں سے کوئی بسنے والا نہ چھوڑ۔ بے شک اگر تو انہیں رہنے دے گا تو تیرے بندوں کو گمراہ کر دیں گے اور ان کے اولاد ہوگی تو وہ بھی نہ ہوگی مگر بدکار بڑی ناشکر۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور نوح نے عرض کی، اے میرے رب! زمین پر کافروں میں سے کوئی بسنے والا نہ چھوڑ۔ بیشک اگر تو انہیں چھوڑ دے گا تو تیرے بندوں کو گمراہ کر دیں گے اور یہ اولاد بھی ایسی ہی جنہیں گے جو بدکار، بڑی ناشکری ہوگی۔

﴿وَقَالَ نُوحٌ رَبِّ لَا تَذَرْنِي عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِينَ دَيًّا ۗ﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے

کہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آنے کے بعد اور کئی صدیوں تک تبلیغ کرنے کے باوجود قوم کے کفر پر ہی قائم رہنے کی وجہ سے حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یقین ہو گیا کہ یہ لوگ ہدایت پر آنے والے نہیں تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی "اے میرے پروردگار! عَزَّوَجَلَّ، زمین پر ان لوگوں میں سے کوئی بسنے والا نہ چھوڑ جنہوں نے تیرے ساتھ کفر کیا اور تیری طرف سے آنے والے احکامات کا انکار کیا۔ بیشک اگر تو ان سب کو یا ان میں سے بعض کو زمین پر چھوڑ دے گا اور ہلاک نہ فرمائے گا تو یہ تیرے بندوں کو راد حق سے گمراہ کر دیں گے اور یہ اولاد بھی ایسی ہی جنیں گے جو بدکار اور بڑی ناشکری ہوگی۔" (1)

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلَسَنْ دَخَلَ بَيْتِيْ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ ۗ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ۙ

ترجمہ کنزالایمان: اے میرے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور اسے جو ایمان کے ساتھ میرے گھر میں ہے اور سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کو اور کافروں کو نہ بڑھا مگر تباہی۔

ترجمہ کنزالعرفان: اے میرے رب! مجھے اور میرے ماں باپ کو اور میرے گھر میں حالتِ ایمان میں داخل ہونے والے کو اور سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کو بخش دے اور کافروں کی تباہی میں اضافہ فرما دے۔

﴿رَبِّ اغْفِرْ لِيْ: اے میرے رب! مجھے بخش دے۔﴾ کفار کے خلاف دعا کرنے کے بعد حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے لئے، اپنے والدین اور مومن مردوں اور عورتوں کے لئے دعا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی: اے میرے رب! عَزَّوَجَلَّ، مجھے اور میرے ماں باپ کو اور میرے گھر میں ایمان کی حالت میں داخل ہونے والے کو اور قیامت تک آنے والے سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کو بخش دے اور کافروں کی تباہی میں اضافہ فرما دے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا قبول فرمائی اور ان کی قوم کے تمام کفار کو عذاب سے

1.....روح البیان، نوح، تحت الآیة: ٢٦-٢٧، ١٠/١٨٤.

ہلاک کر دیا۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کفار کے بارے میں حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام کی دعا قبول فرمائی لہذا یہ ممکن نہیں کہ انہوں نے جو دعائیں مسلمانوں کے بارے میں فرمائی اسے اللہ تعالیٰ قبول نہ فرمائے۔⁽¹⁾

انتقال کر جانے والوں کے لئے مغفرت کی دعا کرنی چاہئے

اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام کے والدین مومن تھے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ انتقال کر جانے والے مسلمانوں کے لئے مغفرت کی دعا کرنی چاہئے کہ اس سے انہیں فائدہ ہوتا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے روایت ہے، رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”میت قبر میں ڈوبتے ہوئے فریادی کی طرح ہی ہوتی ہے کہ ماں، باپ، بھائی یا دوست کی دعائے خیر پہنچنے کی منتظر رہتی ہے، پھر جب اسے دعا پہنچ جاتی ہے تو اسے یہ دعا دنیا اور اس کی تمام نعمتوں سے زیادہ پیاری ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ زمین والوں کی دعا سے قبر والوں کو پہاڑوں کی مانند ثواب دیتا ہے اور یقیناً زندہ کامردوں کے لیے تحفہ ان کے لیے دعائے مغفرت ہے۔“⁽²⁾



- 1.....خازن، نوح، تحت الآية: ٢٨، ٣١٤/٤-٣١٥، مدارك، نوح، تحت الآية: ٢٨، ص ١٢٨٦، ملقطاً.
- 2.....شعب الايمان، الرابع والستون من شعب الايمان... الخ، فصل في زيارة القبور، ١٦/٧، الحديث: ٩٣٩٥.

سُورَةُ الْجِنِّ

سورة جن کا تعارف

مقام نزول

سورة جن مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ (1)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 2 رکوع، 28 آیتیں ہیں۔

”جن“ نام رکھنے کی وجہ

اس سورت میں چونکہ جہات کے احوال اور ان کے اقوال ذکر کئے گئے ہیں اس مناسبت سے اس کا نام ”سورة جن“ رکھا گیا۔

سورة جن کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں جہات سے متعلق حقائق کی خبر دی گئی ہے اور اس میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1)..... اس سورت کی ابتداء میں بیان فرمایا گیا کہ حضور پر نور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی زبان اقدس سے قرآن مجید کی تلاوت سن کر جہات کا ایک گروہ ان پر ایمان لے آیا اور اس نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کیا اور یہ اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ بیوی اور اولاد سے پاک ہے۔

(2)..... جہات کا انسانوں کے متعلق گمان اور ان کے ساتھ تعلق بیان کیا گیا اور یہ بتایا گیا کہ جہات فرشتوں کی باتیں چوری چھپے سننے کے لئے آسمانوں کی طرف جاتے تھے اور سید المرسلین صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی تشریف آوری کے بعد آسمانوں پر پہرے بٹھادیئے گئے۔

1..... جلالین، سورة الجن، ص ۴۷۵.

(3).....جَنّات بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں اور ان میں بھی انسانوں کی طرح متعدد فرشتے ہیں اور ان میں مسلمان اور کافر، نیک اور بد ہر طرح کے جَنّات ہیں۔

(4).....مسلمانوں کو وسیع رزق دیئے جانے کی حکمت بیان کی گئی اور یہ فرمایا گیا کہ جو اپنے رب غُزُو جَلّٰی کی یاد سے منہ پھیرے تو وہ اسے چڑھ جانے والے عذاب میں ڈال دے گا۔

(5).....مسجد میں صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے بنائی گئی ہیں لہذا ان میں صرف اسی کی عبادت کی جائے۔

(6).....اس سورت کے آخر میں یہ بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے پسندیدہ رسولوں کو غیب کا علم عطا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کی طرف جو وحی نازل فرماتا ہے فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔

جَنّات اور فرشتوں کے بارے میں عقائد

اس سورت میں چونکہ جَنّات کا ذکر ہے، اس مناسبت سے یہاں ہم جَنّات کے بارے میں مسلمانوں کے چند عقائد ذکر کرتے ہیں۔

(1).....جَنّات آگ سے پیدا کیے گئے ہیں۔ ان میں بھی بعض کو یہ طاقت دی گئی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائیں، ان کی عمریں بہت طویل ہوتی ہیں، ان کے شریروں کو شیطان کہتے ہیں، یہ سب انسان کی طرح عقل والے اور ارواح و اجسام والے ہیں، ان میں اولاد پیدا ہونا اور نسل چلنا ہوتا ہے، یہ کھاتے، پیتے، جھیتے اور مرتے ہیں۔

(2).....جَنّات میں مسلمان بھی ہیں اور کافر بھی، مگر کافر جَنّات انسان کی بہ نسبت بہت زیادہ ہیں، اور ان میں مسلمان نیک بھی ہیں اور فاسق بھی، سنی بھی ہیں، بد مذہب بھی، اور ان میں فاسقوں کی تعداد انسان کی بہ نسبت زیادہ ہے۔

(3).....ان کے وجود کا انکار کرنا یا بدی کی قوت کا نام جن یا شیطان رکھنا کفر ہے۔⁽¹⁾

نیز جس طرح جَنّات انسان کی نظروں سے پوشیدہ ہیں اسی طرح فرشتے بھی انسان کی نگاہوں سے اوجھل ہیں، اس لئے یہاں فرشتوں سے متعلق بھی مسلمانوں کے چند عقائد ملاحظہ ہوں:

(1).....فرشتے نوری اجسام ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ طاقت دی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائیں، کبھی وہ انسان کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں اور کبھی دوسری شکل میں بھی ظاہر ہوتے ہیں۔

①..... بہار شریعت، حصہ اول، جن کا بیان، ۹۶۱-۹۷۰، ملخصاً۔

(2)..... فرشتے وہی کرتے ہیں جو انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوتا ہے اور وہ جان بوجھ کر، یا بھول کر، یا نلٹلی سے، الغرض کسی بھی طرح وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف کچھ نہیں کرتے، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معصوم بندے ہیں اور ہر قسم کے صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے پاک ہیں۔

(3)..... فرشتے نہ مرد ہیں، نہ عورت۔

(4)..... فرشتوں کو قدیم ماننا یا خالق جاننا کفر ہے۔

(5)..... فرشتوں کی تعداد وہی جانتا جس نے انہیں پیدا کیا ہے اور اُس کے بتانے سے اُس کے رسول صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بھی جانتے ہیں۔

(6)..... کسی فرشتے کے ساتھ ادنیٰ گستاخی بھی کفر ہے، جاہل لوگ اپنے کسی دشمن یا ناپسندیدہ شخص کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ مَلَكُ الْمَوْتِ يَاعِزْرَائِيلَ آگیا، یہ بات کلمۂ کُفْر کے قریب ہے۔

(7)..... فرشتوں کے وجود کا انکار کرنا یا یہ کہنا کہ فرشتہ صرف نیکی کی قوت کو کہتے ہیں اور اس کے سوا کچھ نہیں، یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔ (1)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمہ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمہ کنزالعرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قُلْ اُوْحٰی اِلٰیَّ اَنْتَ اَللّٰهُ اَسْتَمِعُ نَفْرًا مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا
عَجَبًا ۙ لَّیْهٰدِیْٓ اِلٰی الرُّشْدِ فَاْمَنَّا بِهٖ ۙ وَلٰنُشْرِكَ بِرَبِّنَا اَحَدًا ۙ

1..... بہار شریعت، حصہ اول، ملائکہ کا بیان، ۱/۹۰، ۹۳-۹۵، ملخصاً۔

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ مجھے وحی ہوئی کہ کچھ جنوں نے میرا پڑھنا کان لگا کر سنا تو بولے ہم نے ایک عجیب قرآن سنا۔ کہ بھلائی کی راہ بتاتا ہے تو ہم اس پر ایمان لائے اور ہم ہرگز کسی کو اپنے رب کا شریک نہ کریں گے۔

ترجمہ کنزالعرفان: اے حبیب! تم فرماؤ، میری طرف وحی کی گئی ہے کہ جنات کے ایک گروہ نے (میری تلاوت کو) غور سے سنا تو انہوں نے کہا: بیشک ہم نے ایک عجیب قرآن سنا۔ جو بھلائی کی طرف رہنمائی کرتا ہے تو ہم اس پر ایمان لائے اور ہم ہرگز کسی کو اپنے رب کا شریک نہ ٹھہرائیں گے۔

﴿قُلْ: تم فرماؤ۔﴾ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو حکم ارشاد فرمایا کہ وہ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے سامنے جنات کا واقعہ ظاہر فرمادیں اور یہ بات بھی بیان فرمادیں کہ جس طرح وہ انسانوں کی طرف مبعوث فرمائے گئے ہیں اسی طرح جنات کی طرف بھی مبعوث فرمائے گئے ہیں تاکہ کفار قریش کو معلوم ہو جائے کہ جنات اپنی سرکشی کے باوجود جب قرآن مجید سنتے ہیں تو وہ اس کے اعجاز کو پہچان لیتے ہیں اور اس پر ایمان لے آتے ہیں (جبکہ انسان ہونے کے باوجود ان کی حالت جنات سے بھی گئی گزری ہے)، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے حبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، آپ لوگوں سے فرمادیں کہ ”اللہ تعالیٰ کی طرف سے میری طرف وحی کی گئی ہے کہ نصیبین کے کچھ جنوں نے مکہ اور طائف کے درمیان نخلہ کے مقام پر فجر کی نماز میں میری تلاوت کو غور سے سنا تو انہوں نے اپنی قوم میں جا کر کہا: ہم نے ایک عجیب قرآن سنا جو اپنی فصاحت و بلاغت، مضامین کی خوبی اور معنی کی بلندی میں ایسا نادر ہے کہ مخلوق کا کوئی کلام اس سے کوئی نسبت نہیں رکھتا اور اس کی یہ شان ہے کہ وہ توحید اور ایمان کے راستے کی طرف رہنمائی کرتا ہے تو ہم اس قرآن پر ایمان لائے اور آج کے بعد ہم ہرگز کسی کو اپنے رب عزوجل کا شریک نہ کریں گے۔ ان جنات کی تعداد مفسرین نے 9 تک بیان کی ہے۔⁽¹⁾

ان جنوں کا ذکر سورہ جن کے بعد نازل ہونے والی سورت ”سورہ اتحقاف“ میں بھی کیا گیا ہے، چنانچہ ارشاد

باری تعالیٰ ہے:

وَ اِذْ صَرَفْنَا اِلَيْكَ نَفْرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُونَ

ترجمہ کنزالعرفان: اور (اے محبوب! یاد کرو) جب ہم نے

1.....حازن، الجن، تحت الآية: ١-٢، ٤/٣١٦، جلالین، الجن، تحت الآية: ١-٢، ص ٤٧٦، ملقطاً.

تمہاری طرف جنوں کی ایک جماعت پھیری جو کان لگا کر قرآن سنتی تھی پھر جب وہ نبی کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپس میں کہنے لگے: خاموش رہو (اور سنو) پھر جب تلاوت ختم ہوگئی تو وہ اپنی قوم کی طرف ڈراتے ہوئے پلٹ گئے۔ کہنے لگے: اے ہماری قوم! ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو موسیٰ کے بعد نازل کی گئی ہے وہ پہلی کتابوں کی تصدیق فرماتی ہے، حق اور سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ اے ہماری قوم! اللہ کے منادی کی بات مانو اور اس پر ایمان لاؤ وہ تمہارے گناہوں میں سے بخش دے گا اور تمہیں دردناک عذاب سے بچالے گا۔ اور جو اللہ کے بلانے والے کی بات نہ مانے تو وہ زمین میں قابو سے نکل کر جانے والا نہیں ہے اور اللہ کے سامنے اس کا کوئی مددگار نہیں ہے۔ وہ کھلی گمراہی میں ہیں۔

الْقُرْآنَ فَلَمَّا حَضَرُوهُ قَالُوا أَنصِتُوا
فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ مُّندِرِينَ ﴿٣٩﴾
قَالُوا لَيْقَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا أُنزِلَ مِنْ
بَعْدِ مُوسَىٰ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِي
إِلَى الْحَقِّ وَإِلَى طَرِيقٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٤٠﴾ لَيْقَوْمَنَا
أَجِيبُوا دَاعِيَ اللَّهِ وَاصْبِرُوا بِهِ يُغْفِرْ لَكُمْ
مِمَّنْ دُونِكُمْ وَيُجِزْكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٤١﴾
وَمَنْ لَا يُجِبْ دَاعِيَ اللَّهِ فَكَدَيْسٌ يُجْزَىٰ
فِي الْأَرْضِ وَلَيْسَ لَهُ مِنْ دُونِهَا أَوْلِيَاءٌ
أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ (١)

وَأَنَّهُ تَعَلَّىٰ جَدًّا رَبًّا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا ﴿٣﴾ وَأَنَّهُ كَانَ
يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ شَطَطًا ﴿٤﴾ وَأَنَّا ظَنَنَّا أَنْ لَنْ نَقُولَ الْإِنْسُ
وَالْجِنُّ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ﴿٥﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے نہ اس نے عورت اختیار کی اور نہ بچہ۔ اور یہ کہ ہم میں

کا بے وقوف اللہ پر بڑھ کر بات کہتا تھا۔ اور یہ کہ ہمیں خیال تھا کہ ہرگز جن اور آدمی اللہ پر جھوٹ نہ باندھیں گے۔

ترجمہ کنز العرفان: اور یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے، اس نے کوئی بیوی اور بچہ نہ بنایا۔ اور یہ کہ ہم میں سے کوئی بیوقوف ہی اللہ پر حد سے بڑھ کر بات کہتا تھا۔ اور یہ کہ ہم نے یہ خیال کیا تھا کہ آدمی اور جن ہرگز اللہ پر جھوٹ نہ باندھیں گے۔

﴿وَأَنْتَ تَعْلَىٰ جَدُّ سَمِيئًا﴾ اور یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ جب جنات نے قرآن سنا اور وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور ایمان سے واقف ہوئے تو وہ اس اعتقادی غلطی سے بھی آگاہ ہو گئے جو کافر انسان اور جنات اللہ تعالیٰ کے بارے میں کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے مخلوق کی طرح بیوی اور بچہ مانتے تھے، چنانچہ ان جنات نے قوم کے سامنے کہا کہ ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ کی شان بہت بلند ہے اور اس نے اپنے لئے کوئی بیوی اور بچہ نہیں بنایا کیونکہ بیوی اور بچے حاجت اور ضرورت کے لئے بنائے جاتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ تو ہر نقص و عیب سے پاک ہے اور وہ ایسا بے نیاز ہے کہ اس کے لئے بیوی اور بچے کا تصور تک نہیں کیا جاسکتا اور ہم میں سے کوئی بے وقوف ہی اللہ تعالیٰ پر حد سے بڑھ کر جھوٹی بات کہتا تھا اور اس کیلئے شریک، اولاد اور بیوی بنا کر بے ادبی کرتا تھا اور ہم نے تو یہ خیال کیا تھا کہ آدمی اور جن ہرگز اللہ تعالیٰ پر جھوٹ نہ باندھیں گے اور اس پر بہتان نہیں لگائیں گے اس لئے ہم ان کی ان تمام باتوں کی تصدیق کرتے تھے جو کچھ وہ اللہ تعالیٰ کی شان میں کہتے تھے اور ان کی پیروی میں رب تعالیٰ کی طرف بیوی اور بچے کی نسبت کرتے تھے یہاں تک کہ قرآن کریم کی ہدایت سے ہم پر ان کا جھوٹ اور بہتان ظاہر ہو گیا۔^(۱)

وَأَنَّهٗ كَانَ مِنَ النَّاسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوهُمْ
رَهَقًا ۝

①.....روح البیان، الجن، تحت الآیة: ۳-۵، ۱۹۰/۱-۱۹۱، خازن، الجن، تحت الآیة: ۳-۵، ۳۱۶/۴، ملقطاً.

ترجمہ کنزالایمان: اور یہ کہ آدمیوں میں کچھ مرد جنوں کے کچھ مردوں کی پناہ لیتے تھے تو اس سے اور بھی ان کا تکبر بڑھا۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور یہ کہ آدمیوں میں سے کچھ مرد جنوں کے کچھ مردوں کی پناہ لیتے تھے تو انہوں نے ان جنوں کی سرکشی کو مزید بڑھا دیا۔

﴿وَأَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْإِنسِ: اور یہ کہ آدمیوں میں سے کچھ مرد۔﴾ دُور جاہلیت میں عرب کے لوگ جب سفر کرتے اور کسی چٹیل میدان میں انہیں شام ہو جاتی تو وہ کہتے کہ ہم اس جگہ کے شریر جنات سے ان کے سردار کی پناہ چاہتے ہیں، اس طرح ان کی رات امن سے گزر جاتی۔ انسانوں کے اسی عمل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ان جنات نے اپنی قوم سے کہا کہ آدمیوں میں سے کچھ مرد جنوں کے کچھ مردوں کی پناہ لیتے تھے اور جب جنات نے انسانوں کی یہ حالت دیکھی تو وہ سمجھے کہ واقعی ہم میں بہت قدرت ہے کیونکہ مخلوق میں سب سے بہتر یعنی انسان بھی ہمارے حاجت مند ہیں، انسانوں کے اسی عمل کی وجہ سے جنات میں سرکشی بڑھ گئی اور وہ شیطانوں کی پیروی کرنے اور ان کے وسوسے قبول کرنے کی طرف اور زیادہ راغب ہو گئے۔^(۱)

وَأَنَّهُمْ ظَنُّوا كَمَا ظَنَنْتُمْ أَن لَّنُ يَّبْعَثَ اللَّهُ أَحَدًا ۝

ترجمہ کنزالایمان: اور یہ کہ انہوں نے گمان کیا جیسا تمہیں گمان ہے کہ اللہ ہرگز کوئی رسول نہ بھیجے گا۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور یہ کہ انہوں نے ویسے ہی گمان کیا جیسا (اے جنو) تم نے گمان کیا کہ اللہ ہرگز کوئی رسول نہ بھیجے گا (یا، ہرگز کسی کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ نہ کرے گا)۔

﴿وَأَنَّهُمْ ظَنُّوا كَمَا ظَنَنْتُمْ: اور یہ کہ انہوں نے ویسے ہی گمان کیا جیسا (اے جنو) تم نے گمان کیا۔﴾ اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ ایمان قبول کرنے والے جنات نے اپنی قوم کے کافر جنات سے کہا کہ اے جنو! انسانوں نے بھی ویسے ہی گمان کیا تھا جیسا کہ تم نے گمان کیا کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد ہرگز کوئی رسول نہ بھیجے

1.....خازن، الجن، تحت الآية: ٦، ٣١٦/٤، روح البیان، الجن، تحت الآية: ٦، ١٠/١٩١، ملقطاً.

گا، پھر اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی طرف آخری نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجا تو وہ ان پر ایمان لائے، لہذا اے جنت کے گروہ! تم بھی انسانوں کی طرح سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لے آؤ۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ اے کفارِ قریش! جنت بھی تمہاری طرح یہی گمان کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہرگز کسی کو مرنے کے بعد نہیں اٹھائے گا، پھر جب انہوں نے قرآن سنا تو وہ ہدایت پا گئے اور مرنے کے بعد اٹھائے جانے کا اقرار کرنے لگے تو تم جنت کی طرح اقرار کیوں نہیں کرتے۔^(۱)

وَأَنَّا لَمَسْنَا السَّمَاءَ فَوَجَدْنَا مُهْلِكًا فَجَعَلْنَاهَا حُرَّاقًا وَظُفُرًا ۝٨
 أَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ۖ فَمَنْ يَسْتَمِعِ الْآنَ يَجِدْ لَهُ
 شَهَابًا ۖ صَدًّا ۝٩

ترجمہ کنز الایمان: اور یہ کہ ہم نے آسمان کو چھوا تو اسے پایا کہ سخت پھرے اور آگ کی چنگاریوں سے بھر دیا گیا ہے۔ اور یہ کہ ہم پہلے آسمان میں سننے کے لیے کچھ موقعوں پر بیٹھا کرتے تھے پھر اب جو کوئی سنے وہ اپنی تاک میں آگ کا لوکا پائے۔

ترجمہ کنز العرفان: اور یہ کہ ہم نے آسمان کو چھوا تو اسے پایا کہ سخت پھرے اور آگ کی چنگاریوں سے بھر دیا گیا ہے۔ اور یہ کہ ہم پہلے آسمان میں سننے کے لیے کچھ بیٹھنے کی جگہوں پر بیٹھ جایا کرتے تھے، پھر اب جو کوئی سنے وہ اپنی تاک میں آگ کا شعلہ پائے گا۔

﴿وَأَنَّا لَمَسْنَا السَّمَاءَ﴾ اور یہ کہ ہم نے آسمان کو چھوا۔ ﴿﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جنت نے کہا: ہم نے اپنی عادت کے مطابق آسمان والوں کا کلام سننے کیلئے آسمان دنیا پر جانا چاہا تو اسے یوں پایا کہ

①.....روح البیان، الجن، تحت الآية: ٧، ١٠/١٩٢، مدارك، الجن، تحت الآية: ٧، ص ١٢٨٨، ملقطاً.

فرشتوں کے سخت پہرے اور آگ کی چنگاریوں سے بھردیا گیا ہے تاکہ جنّات کو آسمان والوں کی باتیں سننے کے لئے آسمان تک پہنچنے سے روکا جائے حالانکہ ہم نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری سے پہلے آسمان میں فرشتوں کی باتیں سننے کے لیے پہرے اور آگ کی چنگاریوں سے خالی کچھ جگہوں پر بیٹھ جایا کرتے تھے، اور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری کے بعد وہ جگہیں بھردی گئی ہیں الہذاب جو کوئی سننے کی کوشش کرے گا تو وہ اپنی تاک میں ستارے کی صورت میں آگ کا شعلہ پائے گا جس سے اس کو مارا جائے۔^(۱)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ”جن آسمانوں کی طرف چڑھتے اور انتہائی غور سے وحی سنتے اور ایک کلمہ سن کر 9 کلمے اپنی طرف سے ملا لیتے، ایک کلمہ تو حق ہوتا لیکن جو اضافہ کرتے وہ باطل ہوتا۔ رسول کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بعثت کے بعد انہیں وہاں جانے سے روک دیا گیا، انہوں نے یہ معاملہ ابلیس سے ذکر کیا اور اس سے پہلے انہیں ستاروں سے نہیں مارا جاتا تھا۔ ابلیس نے کہا کہ ضرور زمین میں کوئی نیا واقعہ رونما ہوا ہے جس کی وجہ سے یہ رکاوٹ آئی ہے، چنانچہ اس نے اپنا لشکر بھیجا، انہوں نے تاجدار رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پہاڑوں کے درمیان (یا مکہ میں) نماز پڑھتے ہوئے پایا، پھر اس لشکر نے ابلیس سے ملاقات کر کے یہ بات اسے بتائی تو اس نے کہا یہی وہ نئی بات ہے جو زمین میں پیدا ہوئی ہے۔“^(۲)

وَاِنَّا لَانذِرُمۡیَ اَشْرٰۤا سَرِیۡدَیۡمِنۡ فِی الْاَرْضِۤ اَمَّاۤ اَمَّاۤ اَدۡبِہُمۡ سَابِہُمۡ
سَرٰشِدًا ۙ

ترجمہ کنزالایمان: اور یہ کہ ہمیں نہیں معلوم کہ زمین والوں سے کوئی برائی کا ارادہ فرمایا گیا ہے یا ان کے رب نے کوئی بھلائی چاہی ہے۔

①.....تفسیر قرطبی، الجن، تحت الآیة: ۸-۹، ۱۰/۱۰-۱۱، الجزء التاسع عشر، حازن، الجن، تحت الآیة: ۸-۹، ۴/۳۱۷، ملقطاً.

②.....ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورة الجن، ۵/۲۱۵، الحدیث: ۳۳۵.

ترجمہ کنز العرفان: اور یہ کہ ہمیں نہیں معلوم کہ کیا زمین میں رہنے والوں سے کسی برائی کا ارادہ فرمایا گیا ہے یا ان کے رب نے ان کے ساتھ کسی بھلائی کا ارادہ فرمایا ہے۔

﴿وَأَنَّا لَا نَدْرِي أَشَرًّا أَمِ يَسْرًا فِي الْأَرْضِ﴾ اور یہ کہ ہمیں نہیں معلوم کہ کیا زمین میں رہنے والوں سے کسی برائی کا ارادہ فرمایا گیا ہے۔ ﴿اس آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ ہے کہ ایمان قبول کرنے والے جنات کو یہ ڈر ہوا کہ زمین پر رہنے والے بہت سارے لوگ ایمان نہیں لائیں گے، اس پر انہوں نے اپنی قوم سے کہا ”ہم نہیں جانتے کہ جس قرآن پر ہم ایمان لائے ہیں زمین پر رہنے والے اس کا انکار کرتے ہیں یا اس پر ایمان لاتے ہیں۔“

دوسرا قول یہ ہے کہ ابلیس نے کہا کہ ہمیں نہیں معلوم کہ ہماری اس بندش اور روک سے اللہ تعالیٰ نے زمین والوں پر عذاب نازل کرنے کا ارادہ فرمایا ہے یا ان کی طرف کسی رسول کو بھیجنے کا ارادہ فرمایا ہے۔

تیسرا قول یہ ہے کہ جنات نے تاجدار رسالت صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی تلاوت سننے سے پہلے آپس میں کہا کہ ہم نہیں جانتے کہ سید المرسلین صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو انسانوں کی طرف بھیج کر ان کے ساتھ برائی کا ارادہ فرمایا گیا ہے یا ان کی بھلائی چاہی گئی ہے کیونکہ اگر لوگ انہیں جھٹلائیں گے تو وہ اپنے جھٹلانے کی وجہ سے سابقہ امتوں کی طرح ہلاک کر دیئے جائیں گے اور اگر ایمان لے آئیں گے تو ہدایت پا جائیں گے۔^(۱)

وَأَنَّا لَمِنَ الصَّالِحِينَ وَمِنَّا السُّعُودُ وَالصُّلْحُونَ وَمِنَّا السُّعُودُ وَالصُّلْحُونَ وَمِنَّا السُّعُودُ وَالصُّلْحُونَ
وَأَنَّا لَمِنَ الصَّالِحِينَ وَمِنَّا السُّعُودُ وَالصُّلْحُونَ وَمِنَّا السُّعُودُ وَالصُّلْحُونَ

ترجمہ کنز العرفان: اور یہ کہ ہم میں کچھ نیک ہیں اور کچھ دوسری طرح کے ہیں ہم کئی راہیں پھٹے ہوئے ہیں۔ اور یہ کہ ہم کو یقین ہوا کہ ہرگز زمین میں اللہ کے قابو سے نہ نکل سکیں گے اور نہ بھاگ کر اس کے قبضہ سے باہر ہوں۔

ترجمہ کنز العرفان: اور یہ کہ ہم میں کچھ نیک ہیں اور کچھ اس کے علاوہ ہیں، ہم مختلف راہوں میں بٹے ہوئے ہیں۔

①.....تفسیر قرطبی، الجن، تحت الآية: ١٢، ١٠، ١٢/١٠، الجزء التاسع عشر.

اور یہ کہ ہمیں یقین ہو گیا ہے کہ ہم ہرگز زمین میں اللہ کو بے بس نہیں کر سکتے اور نہ (زمین سے) بھاگ کر اسے بے بس کر سکتے ہیں۔

﴿وَ اَنَّا مِمَّا الصّٰلِحُوْنَ﴾ اور یہ کہ ہم میں کچھ نیک ہیں۔ ﴿﴾ اس آیت کی ایک تفسیر یہ ہے کہ ایمان قبول کرنے والے جنّات نے اپنے ساتھیوں کو رسول کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لانے کی دعوت دینے کے بعد ایک دوسرے سے کہا کہ قرآن کریم سننے کے بعد ہم میں کچھ مخلص مومن، متقی اور ابرار ہیں اور کچھ کامل نیک نہیں ہیں اور ہم مختلف مذاہب کی طرح مختلف احوال میں بٹے ہوئے ہیں۔ دوسری تفسیر یہ ہے کہ جنّات نے کہا کہ قرآن کریم سننے سے پہلے ہم میں سے کچھ جنّات طبعی طور پر نیک سیرت ہیں اور دوسروں کے ساتھ معاملات کرنے میں نیکی اور بھلائی کی طرف مائل ہیں اور کچھ ان کی طرح نیک سیرت نہیں ہیں اور ہم مختلف حالتوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ تیسری تفسیر یہ ہے کہ جنّات نے کہا کہ قرآن کریم سننے سے پہلے ہم میں سے کچھ جنّات حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوٰةُ وَالسَّلَام پر ایمان لانے والے اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرنے والے ہیں اور کچھ کافر بھی ہیں اور ہم مختلف دینوں میں بٹے ہوئے ہیں۔^(۱)

﴿وَ اَنَّا كَلَمْنَا﴾ اور یہ کہ ہمیں یقین ہو گیا ہے۔ ﴿﴾ جنّات نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی آیات میں غور و فکر کرنے کے بعد ہمیں یقین ہو گیا ہے کہ ہم زمین کے کسی کنارے میں بھی رہ کر اللہ تعالیٰ کو ہمارے بارے میں اپنا ارادہ پورا کرنے سے بے بس نہیں کر سکتے اور نہ زمین سے آسمان کی طرف بھاگ کر اسے بے بس کر سکتے ہیں۔^(۲)

وَ اَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰی اٰمَنَّا بِہٖ ط فَمَنْ یُّؤْمِنُ بِرَبِّہٖ فَلَا یَخَافُ بَخْسًا
وَلَا رَهَقًا ﴿۱۳﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور یہ کہ ہم نے جب ہدایت سنی اس پر ایمان لائے تو جو اپنے رب پر ایمان لائے اسے نہ کسی کمی کا خوف نہ زیادتی کا۔

①..... تفسیر قرطبی، الجن، تحت الآیة: ۱۱، ۱۰/۱۲، الجزء التاسع عشر، جلالین، الجن، تحت الآیة: ۱۱، ص ۴۷۶، مدارك، الجن، تحت الآیة: ۱۱، ص ۱۲۸۸-۱۲۸۹، ابو سعود، الجن، تحت الآیة: ۱۱، ۷۷۸/۵، ملقطاً.

②..... روح البیان، الجن، تحت الآیة: ۱۲، ۱۰/۱۹۵.

ترجمہ کنز العرفان: اور یہ کہ ہم نے جب ہدایت (قرآن) کو سنا تو اس پر ایمان لائے تو جو اپنے رب پر ایمان لائے اسے نہ کسی کمی کا خوف ہوگا اور نہ کسی زیادتی کا۔

﴿وَأَنَّا لَمَسَيْنَا هَهُلَىٰ: اور یہ کہ ہم نے جب ہدایت (قرآن) کو سنا۔﴾ ایمان قبول کرنے والے جنات نے اپنے ساتھیوں سے کہا ہم نے جب اس قرآن پاک کو سنا جو سب سے سیدھی راہ دکھاتا ہے تو ہم کسی تاخیر اور شک کے بغیر فوراً اس پر اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی تصدیق کر دی تو جو اپنے رب عزوجل پر اور جس قرآن کو اس نے نازل کیا اس پر ایمان لائے تو اسے نیکیوں یا ثواب کی کسی کمی کا خوف ہے اور نہ بدیوں کی کسی زیادتی کا ڈر ہے (تو اے ہمارے ساتھیو! تم بھی ہماری طرح قرآن اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لے آؤ۔) (1)

وَأَنَّا لَمَسْنَا الْمُسْلِمُونَ وَمِنَّا الْقِسْطُونَ طَفَنُ أَسْلَمَ فَأَوْلِيكَ تَحَرُّوا
رَاشِدًا ١٣) وَأَمَّا الْقِسْطُونَ فَكَانُوا الْجَهَنَّمَ حَطَبًا ١٥

ترجمہ کنز العرفان: اور یہ کہ ہم میں کچھ مسلمان ہیں اور کچھ ظالم تو جو اسلام لائے انہوں نے بھلائی سوچی۔ اور رہے ظالم وہ جہنم کے ایندھن ہوئے۔

ترجمہ کنز العرفان: اور یہ کہ ہم میں کچھ مسلمان ہیں اور کچھ ظالم تو جو اسلام لائے تو وہی ہیں جنہوں نے ہدایت کا قصد کیا۔ اور بہر حال جو ظالم ہیں تو وہ جہنم کے ایندھن ہو گئے۔

﴿وَأَنَّا لَمَسْنَا الْمُسْلِمُونَ: اور یہ کہ ہم میں کچھ مسلمان ہیں۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جنات نے کہا: قرآن سننے کے بعد ہم مختلف ہو گئے کہ ہم میں سے کچھ جنوں نے اسلام قبول کر لیا اور کچھ نے اسلام قبول

1..... روح البیان، الجن، تحت الآية: ١٣، ١٠/١٩٥، قرطبی، الجن، تحت الآية: ١٣، ١٠/١٣، الجزء التاسع عشر، خازن، الجن، تحت الآية: ١٣، ٤/٣١٧، ملقطاً.

کرنے سے انکار کر دیا اور راہِ حق سے پھر گئے تو جنہوں نے اسلام قبول کر لیا انہوں نے تو ہدایت کا قصد کیا، ہدایت اور راہِ حق کو اپنا مقصود ٹھہرایا اور بہر حال جو کافر اور راہِ حق سے پھرنے والے ہیں وہ قیامت کے دن جہنم کے ایندھن ہوں گے اور ان کے ذریعے جہنم کو بھڑکایا جائے گا۔^(۱)

﴿فَكَانُوا الْجَهَنَّمَ حَطَبًا﴾: تو وہ جہنم کے ایندھن ہو گئے۔ ﴿اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ کافر جن جہنم کی آگ کے عذاب میں گرفتار کئے جائیں گے اور یاد رہے کہ جہنم کی آگ سے پیدا کئے گئے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ وہ آگ کو آگ کے ذریعے عذاب میں مبتلا کر دے یا جہنم کی ہیئت تبدیل کر کے انہیں عذاب دے لہذا یہاں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ جب جہنم کی آگ سے پیدا کئے گئے ہیں تو انہیں آگ سے عذاب کیسے ہوگا۔^(۲)

وَأَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوا عَلَى الطَّرِيقَةِ لَأَسْقِيَهُمْ مَّاءً غَدَقًا ۝۱۶

ترجمہ کنزالایمان: اور فرماؤ کہ مجھے یہ وحی ہوئی کہ اگر وہ راہ پر سیدھے رہتے تو ضرور ہم انہیں وافر پانی دیتے۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور یہ کہ اگر وہ راستے پر سیدھے ہو جاتے تو ضرور ہم انہیں وافر مقدار میں پانی دیتے۔

﴿وَأَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوا عَلَى الطَّرِيقَةِ﴾: اور یہ کہ اگر وہ راستے پر سیدھے ہو جاتے۔ ﴿اس آیت کی ایک تفسیر یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ اپنی امت سے فرمادیں کہ مجھے یہ وحی کی گئی ہے کہ اگر انسان اسلام کے راستے پر سیدھے ہو جاتے اور ایمان لے آتے تو ضرور ہم دنیا میں ان پر رزق وسیع کرتے اور انہیں کثیر پانی اور وسعت عیش عنایت فرماتے۔ دوسری تفسیر یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ فرمادیں ”مجھے یہ وحی کی گئی ہے کہ اگر کافر اپنی گمراہی کے راستے پر قائم رہتے تو ہم ان پر اپنا رزق وسیع کر دیتے۔“^(۳)

پہلی تفسیر کی نظیر یہ آیات مبارکہ ہیں:

①.....تفسیر قرطبی، الجن، تحت الآیة: ١٥-١٤، ١٠٤/١٠، الجزء التاسع عشر، حازن، الجن، تحت الآیة: ١٤-١٥، ٣١٧/٤، ملقطاً.

②.....مدارک، الجن، تحت الآیة: ١٥، ص ١٢٨٩، حازن، الجن، تحت الآیة: ١٥، ٣١٧/٤-٣١٨، ملقطاً.

③.....حازن، الجن، تحت الآیة: ١٦، ٣١٨/٤، ابن کثیر، الجن، تحت الآیة: ١٦، ٢٥٥/٨، ملقطاً.

(1).....

وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْبَةَ وَالْإِنجِيلَ وَمَا
أُنزِلَ إِلَيْهِمْ مِنْ رَبِّهِمْ لَأَكْفُوا مِنْ فَوَقِيمِهِمْ
وَمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ (1)

ترجمہ کنز العرفان: اور اگر وہ تورات اور انجیل اور جو کچھ
ان کی طرف ان کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا اسے
قائم کر لیتے تو انہیں ان کے اوپر سے اور ان کے قدموں کے
نیچے سے رزق ملتا۔

(2).....

وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا
عَلَيْهِمْ بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَكِن
كَذَّبُوا فَأَخَذْنَاهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ (2)

ترجمہ کنز العرفان: اور اگر بستیوں والے ایمان لاتے
اور تقویٰ اختیار کرتے تو ضرور ہم ان پر آسمان اور زمین سے
برکتیں کھول دیتے مگر انہوں نے تو جھٹلایا تو ہم نے انہیں
ان کے اعمال کی وجہ سے پکڑ لیا۔

دوسری تفسیر کی نظیر یہ آیات مبارکہ ہیں:

(1).....

فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ
كُلِّ شَيْءٍ حَتَّىٰ إِذَا فَرِحُوا بِهَا أُذُنُوا أُخَذُوا مِنْهُمْ
بِئْتَانَةٍ فَاذَاهُمْ مُبْلِسُونَ (3)

ترجمہ کنز العرفان: پھر جب انہوں نے ان نصیحتوں کو
بھلا دیا جو انہیں کی گئی تھیں تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے
کھول دیئے یہاں تک کہ جب وہ اس پر خوش ہو گئے جو انہیں
دی گئی تو ہم نے اچانک انہیں پکڑ لیا پس اب وہ مایوس ہیں۔

(2).....

أَيَحْسَبُونَ أَنَّمَا نُسَبِّهُمْ بِهِ مِنْ قَالٍ وَبَيْنَ ۙ
نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرَاتِ ۗ بَلْ لَا يَشْعُرُونَ (4)

ترجمہ کنز العرفان: کیا یہ خیال کر رہے ہیں کہ وہ جو ہم مال
اور بیٹوں کے ساتھ ان کی مدد کر رہے ہیں۔ تو یہ ہم ان کے
لئے بھلائیوں میں جلدی کر رہے ہیں؟ بلکہ انہیں خبر نہیں۔

3.....انعام: ٤٤.

1.....مائتہ: ٦٦.

4.....مؤمنون: ٥٦، ٥٥.

2.....اعراف: ٩٦.

لِنَقْتَبِهِمْ فِيهِ ۖ وَمَنْ يُعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ﴿١٤﴾

توجہ کنز الایمان: کہ اس پر انہیں جانچیں اور جو اپنے رب کی یاد سے منہ پھیرے وہ اسے چڑھتے عذاب میں ڈالے گا۔

توجہ کنز العرفان: تاکہ اس بارے میں ہم انہیں آزمائیں اور جو اپنے رب کی یاد سے منہ پھیرے تو وہ اسے چڑھ جانے والے عذاب میں ڈال دے گا۔

﴿لِنَقْتَبِهِمْ فِيهِ﴾ تاکہ اس بارے میں ہم انہیں آزمائیں۔ یعنی ہم ایمان لانے والوں پر رزق اس لئے وسیع کر دیتے تاکہ اس بارے میں ہم انہیں آزمائیں کہ وہ رزق ملنے پر ہمارا شکر ادا کرتے ہیں یا نہیں اور اس رزق کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے میں خرچ کرتے ہیں یا اپنی نفسانی خواہشات کی تکمیل اور شیطان کی مرضی کے مطابق خرچ کرتے ہیں۔^(۱)

وسیع رزق آزمائش بھی ہو سکتا ہے؟

اس آیت سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کو وسیع رزق دیا جانا ان کی آزمائش کے لئے ہے کہ وہ اس رزق کا استعمال کیسا کرتے ہیں لیکن افسوس کہ فی زمانہ اکثر مالدار مسلمان اس آزمائش میں ناکام نظر آ رہے ہیں کیونکہ ان کی دولت اللہ تعالیٰ کی رضا کے کاموں میں صرف ہونے کی بجائے اسے ناراض کرنے والے کاموں میں خرچ ہو رہی ہے۔ آخرت کا چین اور سکون دینے والوں کاموں میں استعمال ہونے کی بجائے ہر طرح کا دنیوی عیش حاصل کرنے میں لگائی جا رہی ہے۔ ان کی دولت سے عالیشان مکانات کی تعمیر اور ان میں دنیا کی ہر سہولت مہیا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ صرف شوق پورا کرنے کی خاطر دنیا کی مہنگی ترین گاڑیاں خریدی جا رہی ہیں اور مسلمان کہلانے والے مالداروں کی طرف سے اپنے نفس کی خواہشات اور شہوت کی تکمیل کے لئے کروڑوں ڈالروں میں اڑائے جا رہے ہیں، ان کی دولت دنیا کی رنگینی سے لطف اندوز ہونے کے لئے دوسرے ممالک کے مہنگے ترین سفر اور دنیا کی حسین ترین عورتوں

۱.....تفسیر کبیر، الجن، تحت الآية: ۱۷، ۱۰، ۶۷۲۔

سے اپنی عیش و نشاط کی بزم سجانے میں صرف ہو رہی ہے اور یہ لوگ ایک دوسرے پر اپنی برتری ظاہر کرنے کے لئے حرام کاموں میں پانی کی طرح پیسہ بہا دیتے ہیں جبکہ نیک کاموں میں خرچ کرتے وقت انہیں اپنی دولت کم ہونے کا خطرہ رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

ترجیہ کنز العرفان: تو کیا انہوں نے زمین میں سفر نہ کیا تو دیکھتے کہ ان سے پہلے لوگوں کا کیسا انجام ہوا؟ وہ پہلے لوگ قوت اور زمین میں چھوڑی ہوئی نشانیوں کے اعتبار سے ان سے بڑھ کر تھے تو اللہ نے انہیں ان کے گناہوں کے سبب پکڑ لیا اور ان کے لئے اللہ سے کوئی بچانے والا نہ تھا۔

أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ
كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ كَانُوا مِنْ قَبْلِهِمْ
كَانُوا هُمْ أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَآثَارًا فِي
الْأَرْضِ فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ وَمَا
كَانَ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ وَّاقٍ (۱)

اور ارشاد فرمایا:

ترجیہ کنز العرفان: اللہ نے منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کافروں سے جہنم کی آگ کا وعدہ کیا ہے جس میں یہ ہمیشہ رہیں گے، وہ (جہنم) انہیں کافی ہے اور اللہ نے ان پر لعنت فرمائی اور ان کے لیے ہمیشہ رہنے والا عذاب ہے۔ (۱۔ منافقو!) جس طرح تم سے پہلے لوگ تم سے قوت میں زیادہ مضبوط اور مال اور اولاد کی کثرت میں تم سے بڑھ کر تھے پھر انہوں نے اپنے (دنیا کے) حصے سے لطف اٹھایا تو تم بھی ویسے ہی اپنے حصے سے لطف اٹھا لو جیسے تم سے پہلے والوں نے اپنے حصوں سے فائدہ حاصل کیا اور تم اسی طرح بیہودگی میں پڑ گئے جیسے وہ بیہودگی میں پڑے تھے۔ ان لوگوں کے تمام

وَعَدَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْكُفَّارَاتِ
نَارًا جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا هِيَ حَسْبُهُمْ
وَلَعَنَهُمُ اللَّهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ۝ كَالَّذِينَ
مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوا أَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَ
أَكْثَرَ أَمْوَالًا وَأَوْلَادًا فَاسْتَمْتَعُوا بِخَلْقِهِمْ
فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِهِمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِينَ مِنْ
قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِينَ خَاصُوا
أُولَئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
وَأُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝ أَلَمْ يَأْتِهِمْ نَبَأُ الَّذِينَ
مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ وَقَوْمِ

اعمال دنیا و آخرت میں برباد ہو گئے اور وہی لوگ گھائے میں ہیں۔ کیا ان کے پاس ان سے پہلے لوگوں (یعنی قوم نوح اور عاد اور ثمود اور قوم ابراہیم اور مدین اور اہلث جانے والی بستیوں کے مکینوں کی خبر نہ آئی؟ ان کے پاس بہت سے رسول روشن نشانیاں لے کر تشریف لائے تو اللہ ان پر ظلم کرنے والا نہ تھا بلکہ وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کر رہے تھے۔

اے کاش! دولت مند مسلمان اپنی عملی حالت پر غور کر کے اسے سدھارنے کی کوشش کریں اور اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا مال اس کی نافرمانی میں خرچ کرنے کی بجائے صرف اس کی اطاعت و فرمانبرداری میں صرف کرنے کی طرف راغب ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت اور عقل سلیم عطا فرمائے، آمین۔

﴿وَمَنْ يُعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِ: اور جو اپنے رب کی یاد سے منہ پھیرے۔﴾ یعنی جو قرآن پاک سے یا اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرنے سے یا اس کی عبادت کرنے سے منہ پھیرے تو اللہ تعالیٰ اسے چڑھ جانے والے عذاب میں ڈال دے گا جس کی شدت دم بدم بڑھتی ہی جائے گی۔ (2)

اللہ تعالیٰ کے ذکر سے منہ پھیرنے والے کا انجام

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے ذکر سے منہ پھیرے اس کا انجام انتہائی دردناک ہے، ایسے شخص کے بارے میں ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً
صَنُغًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى ﴿٣٦﴾ قَالَ
رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِي أَعْمَى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيرًا ﴿٣٧﴾
قَالَ كَذَلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيْتَهَا

ترجمہ کنز العرفان: اور جس نے میرے ذکر سے منہ پھیرا تو بیشک اس کے لیے تنگ زندگی ہے اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! تو نے مجھے اندھا کیوں اٹھایا حالانکہ میں تو دیکھنے والا تھا؟ اللہ

①..... توبہ: ٦٨-٧٠.

②..... مدارئہ الجن، تحت الآیة: ١٧، ص ٢٨٩، ١، حازن، الجن، تحت الآیة: ١٧، ٤، ٣١٨، ملقطاً.

وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنشَىٰ (۱)

فرمائے گا: اسی طرح ہماری آیتیں تیرے پاس آئی تھیں تو تو نے انہیں بھلا دیا اور آج اسی طرح تجھے چھوڑ دیا جائے گا۔

اور ارشاد فرمایا:

ترجیہ کنز العرفان: شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان دشمنی اور بغض و کینہ ڈال دے اور تمہیں اللہ کی یاد سے اور نماز سے روک دے تو کیا تم باز آتے ہو؟ اور اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور ہوشیار رہو پھر اگر تم پھر جاؤ تو جان لو کہ ہمارے رسول پر تو صرف واضح طور پر تبلیغ فرما دینا لازم ہے۔

اِنْسَايِرُ يَدِ الشَّيْطٰنِ اَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمْ الْعَدَاوَةَ
وَالْبُغْضَاءَ فِي الْحَبْرِ وَالْبَيْسِ وَيَصْذٰكُمُ عَنْ
ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ
مُنْتَهَوْنَ ۱۱) وَاطِيعُوا اللّٰهَ وَاطِيعُوا الرَّسُوْلَ
وَاحِدْمُرُوْا فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاَعْلَمُوْا اَنَّ عَلٰى
رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ (۲)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی یاد میں مصروف رہنے اور اپنا ذکر کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

وَاَنَّ الْمَسْجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۱۸)

ترجیہ کنز الایمان: اور یہ کہ مسجدیں اللہ ہی کی ہیں تو اللہ کے ساتھ کسی کی بندگی نہ کرو۔

ترجیہ کنز العرفان: اور یہ کہ مسجدیں اللہ ہی کی ہیں تو اللہ کے ساتھ کسی کی عبادت نہ کرو۔

﴿وَاَنَّ الْمَسْجِدَ لِلّٰهِ﴾ اور یہ کہ مسجدیں اللہ ہی کی ہیں۔ کچھ یعنی میری طرف وحی کی گئی ہے کہ جو مکان (بطور خاص) نماز ادا کرنے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے بنائے گئے ہیں ان کا مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے لہذا اے مسلمانو! جب تم ان مسجدوں میں جاؤ تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کی عبادت نہ کرو جیسا کہ یہودیوں اور عیسائیوں کا طریقہ تھا کہ وہ اپنے گرجاؤں اور عبادت خانوں میں شرک کرتے تھے۔ (۳) اس آیت کو لے کر بعض جاہل لوگ یَا سُوْلَ اللّٰهِ پکارنے کو

۱.....طہ: ۱۲۴-۱۲۶.

۲.....مائتہ: ۹۱، ۹۲.

۳.....خازن، الحج، تحت الآیة: ۱۸، ۳۱۸/۴، جلالین، الحج، تحت الآیة: ۱۸، ص ۴۷۷، ملقطاً.

حرام قرار دیتے ہیں حالانکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تو مسجد میں عین حالت نماز میں پکارا جاتا ہے جب
السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ کہا جاتا ہے۔ آیت میں پکارنے سے مراد معبود بنا کر پکارنا ہے، نہ کہ کسی بھی طرح کسی کو
بھی پکارنا منع ہو جائے۔

آیت ”وَ أَنَّ الْمَسْجِدَ لِلَّهِ“ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے تین باتیں معلوم ہوئیں،

- (1).....وقف اور احترام کے احکام میں تمام مسجدیں برابر ہیں اگرچہ بعض مساجد میں نماز ادا کرنے پر ملنے والے اجر و
ثواب میں فرق ہے۔
- (2).....مسجد خاص اللہ تعالیٰ کی ہے اور اس کے علاوہ کسی کی ملک ہے نہ ہو سکتی ہے۔
- (3).....شُرک و بت پرستی ہر جگہ جرم ہے لیکن مسجد میں زیادہ جرم ہے کہ اس میں مسجد کی بے ادبی ہے۔

وَأَنَّهُ لَسَاءَ مَا عَدَبَ اللَّهُ يَدْعُوهُ كَادُوا يُكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا ۝١٩

ترجمہ کنزالایمان: اور یہ کہ جب اللہ کا بندہ اس کی بندگی کرنے لکھڑا ہوا تو قریب تھا کہ وہ جن اس پر ٹھٹھ کے ٹھٹھ ہو جائیں۔

ترجمہ کنزالعروف: اور یہ کہ جب اللہ کا بندہ اس کی عبادت کرنے لکھڑا ہوا تو قریب تھا کہ وہ جن اس پر ہجوم کر دیتے۔

﴿وَأَنَّهُ لَسَاءَ مَا عَدَبَ اللَّهُ يَدْعُوهُ﴾ اور یہ کہ جب اللہ کا بندہ اس کی عبادت کرنے لکھڑا ہوا۔ یعنی میری طرف یہ
وحی کی گئی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کے بندے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نخلہ کے مقام پر فجر کے وقت میں نماز
پڑھنے کے لئے لکھڑے ہوئے تو قریب تھا کہ وہ جن قرآن سننے کیلئے رش کرنے کی وجہ سے ایک دوسرے کے اوپر چڑھ
جائیں کیونکہ انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عبادت، تلاوت اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے
صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے قیام، رکوع اور سجود میں آپ کی اقتداء انتہائی عجیب اور پسندیدہ معلوم ہوئی، اس سے
پہلے انہوں نے کبھی ایسا منظر نہ دیکھا تھا اور نہ ہی ایسا بے مثل کلام سنا تھا۔⁽¹⁾

1.....مدارک الجن، تحت الآیة: ١٩، ص ١٢٩، جلالین، الجن، تحت الآیة: ١٩، ص ٤٧٧، ملتقطاً.

قُلْ إِنَّمَا أَدْعُوا رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِهِ أَحَدًا ٢٠

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ میں تو اپنے رب ہی کی بندگی کرتا ہوں اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتا۔

ترجمہ کنزالعرفان: تم فرماؤ: میں تو اپنے رب ہی کی عبادت کرتا ہوں اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتا۔

﴿قُلْ إِنَّمَا أَدْعُوا رَبِّي﴾ تم فرماؤ: میں تو اپنے رب ہی کی عبادت کرتا ہوں۔ ﴿كُفَّارًا﴾ نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ بے شک آپ بہت بڑا حکم لے کر آئے ہیں، آپ اس سے رجوع کر لیں تو ہم آپ کو بچالیں گے، اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ارشاد فرمایا کہ اے پیارے حبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، آپ ان سے فرمادیں کہ میں تو اپنے رب عزوجل ہی کی عبادت کرتا ہوں اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتا اور یہ کوئی ایسا نیا اور ناپسندیدہ کام نہیں ہے جس کی وجہ سے تم تعجب کر رہے ہو۔^(۱)

قُلْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا رَشَدًا ٢١ قُلْ إِنِّي لَنْ يُجِيرَنِي مِنَ اللَّهِ أَحَدٌ ٢٢ وَلَنْ أَجِدَ مِنْ دُونِهِ مُلْتَحَدًا ٢٣

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ میں تمہارے کسی بُرے بھلے کا مالک نہیں۔ تم فرماؤ ہرگز مجھے اللہ سے کوئی نہ بچائے گا اور ہرگز اس کے سوا کوئی پناہ نہ پاؤں گا۔

ترجمہ کنزالعرفان: تم فرماؤ: بیشک میں تمہارے لئے کسی نقصان اور نفع کا مالک نہیں ہوں۔ تم فرماؤ: یقیناً ہرگز مجھے اللہ سے کوئی نہ بچائے گا اور ہرگز اس کے سوا کوئی پناہ نہ پاؤں گا۔

﴿قُلْ﴾ تم فرماؤ۔ ﴿یعنی اے حبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، آپ عرب کے ان مشرکین سے فرمادیں جو آپ کی

1.....خازن، الحن، تحت الآية: ٢٠، ٣١٩/٤، ابو سعود، الحن، تحت الآية: ٢٠، ٧٨٠/٥، ملتقطاً.

نصیحت آپ کی طرف پھیر رہے ہیں کہ میں تمہارے کسی دینی اور دُنوی نفع نقصان کا مالک نہیں کیونکہ ان چیزوں کا (حقیقی) مالک وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہے جو ہر چیز کا مالک ہے۔ (1)

﴿قُلْ: تَمَّ فَرَاؤُكُمْ﴾ یعنی اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ ان مشرکین سے فرمادیں کہ بالفرض اگر میں اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤں تو ہرگز مجھے مخلوق میں سے کوئی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قہر اور اس کے عذاب سے نہ بچا سکے گا اور نہ ہی کوئی مددگار میری مدد کرے گا اور میں سختیوں کے وقت ہرگز اس کے سوا کوئی پناہ نہ پاؤں گا۔ (2)

حضرت نوح اور حضرت صالح عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَام نے بھی اپنی قوموں سے اسی طرح فرمایا تھا، چنانچہ جب حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام سے ان کی قوم کے لوگوں نے غریب مسلمانوں کو اپنے آپ سے دور کرنے کا مطالبہ کیا تو انہیں حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام نے یہ جواب دیا:

وَيَقَوْمٍ مِّنْ يَّصْرِيٍّ مِّنْ اللَّهِ إِنْ طَرَدْتُّهُمْ
تَرَجِبَةٌ كَتَرِ الْعُرْفَانَ: اور اے میری قوم! اگر میں انہیں دور
کروں تو مجھے اللہ سے کون بچائے گا؟ تو کیا تم نصیحت حاصل
نہیں کرتے؟

اور حضرت صالح عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام نے اپنی قوم سے فرمایا:

يَقَوْمِ أَسْرَعِيَّتُمْ إِنْ كُنْتُمْ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّنْ رَبِّي
وَأَتَيْنِي مِنْهُ سَاحِبَةٌ فَكُنْ يَّصْرِيٍّ مِّنْ اللَّهِ
إِنْ عَصَيْتُهُ (4)

اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے
اپنے پاس سے رحمت عطا فرمائی ہو تو اگر میں اس کی نافرمانی
کروں تو مجھے اس سے کون بچائے گا؟

1.....تفسیر طبری، الجن، تحت الآیة: ٢١، ٢٧٤/١٢.

2.....روح البیان، الجن، تحت الآیة: ٢٢، ١٩٩/١٠، تفسیر طبری، الجن، تحت الآیة: ٢٢، ٢٧٤/١٢، ملقطاً.

3.....ہود: ٣٠.

4.....ہود: ٦٣.

إِلَّا بَلَّغًا مِّنَ اللَّهِ وَرِسَالَتِهِ ۗ وَمَنْ يَّبْعِصِ اللَّهُ وَمَا سُئِلَ لَهٗ فَإِنَّ لَهُ نَارًا
جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا أَبَدًا ۖ

ترجمہ کنزالایمان: مگر اللہ کے پیام پہنچانا اور اس کی رسالتیں اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم نہ مانے تو بے شک ان کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں۔

ترجمہ کنزالعرفان: مگر (میرا کام) اللہ کی طرف سے تبلیغ اور اس کے پیغامات (پہنچانا ہے) اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم نہ مانے تو بیشک اس کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

﴿إِلَّا بَلَّغًا مِّنَ اللَّهِ وَرِسَالَتِهِ﴾: مگر اللہ کی طرف سے تبلیغ اور اس کے پیغامات پہنچانا ہے۔ اس آیت کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ارشاد فرمایا کہ اے حبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، آپ مشرکین سے فرمادیں کہ میں تمہارے نفع و نقصان کا مالک نہیں البتہ میرا کام یہ ہے کہ میں تمہیں ان چیزوں کی تبلیغ کروں جن کی تبلیغ کرنے کا مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور تم تک اللہ تعالیٰ کے وہ پیغامات پہنچادوں جو اس نے مجھے دے کر تمہاری طرف بھیجا ہے اور جہاں تک ہدایت اور گمراہی کا تعلق ہے تو اس کا اختیار مخلوق میں سے کسی کے پاس نہیں بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، وہ جسے چاہے ہدایت دے اور جسے چاہے گمراہ کرے اور جو تو حید کے معاملے میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی یوں نافرمانی کرے گا کہ انہوں نے جس چیز کا حکم دیا اور جس چیز کی طرف بلا یا اس پر عمل کرنے کی بجائے شرک کرنے لگے تو بیشک ان کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔^(۱)

حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ فَيَسْبِعُهُمْ فَنَاصِرًا نَّاصِرًا وَأَقَلُّ
عَدَدًا ۖ

1.....تفسیر ضری، الجن، تحت الآیة: ۲۳، ۱۲/۲۷۴-۲۷۵، روح البیان، الجن، تحت الآیة: ۲۳، ۱۰/۱۹۹-۲۰۰، ملقطاً.

ترجیہ کنز العرفان: یہاں تک کہ جب دیکھیں گے جو وعدہ دیا جاتا ہے تو اب جان جائیں گے کہ کس کا مددگار کمزور اور کس کی گنتی کم۔

ترجیہ کنز العرفان: یہاں تک کہ جب وہ اسے دیکھیں گے جس کی انہیں وعید سنائی جاتی تھی تو جلد جان جائیں گے کہ کس کا مددگار کمزور ہے اور کس کی تعداد کم ہے۔

﴿حَتَّىٰ إِذَا سَأَلْتَهُم بِوَعْدِ اللَّهِ الَّذِي بَعَثْنَا فِيكُمْ مِنْ قَبْلِهِ آلِهَٰتًا وَقَدْ أَنتُمْ كَٰفِرُونَ﴾ یعنی وہ اپنے کفر پر جتے رہیں گے یہاں تک کہ جب (قیامت کے دن) اس عذاب کو دیکھیں گے جس کا انہیں وعدہ دیا جاتا ہے تو اس وقت جان جائیں گے کہ کافر کے مددگار کمزور ہیں نیز یہ کہ ان کے مددگاروں کی تعداد کم ہے یا مومن کے؟ مراد یہ ہے کہ اس دن کافر کا کوئی مددگار نہ ہوگا اور مومن کی مدد اللہ تعالیٰ اور اس کے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور فرشتے سب فرمائیں گے۔ (1)

قیامت کے دن کافروں اور مسلمانوں کا حال

قیامت کے دن کفار کا کوئی مددگار ہونے اور کسی کی طرف سے ان کی شفاعت نہ کئے جانے کے بارے میں ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿مَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ حَٰبِرٍ وَلَا شَفِيعٍ يُطَاعُ﴾ (2)
ترجیہ کنز العرفان: ظالموں کا نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ کوئی سفارشی جس کا کہا جانا جائے۔

اور اس دن ایمان والوں کو ملنے والی عزت، کرامت اور کثرت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

﴿جَنَّتْ عَدْنٌ يَدْخُلُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَالْمَلَٰئِكَةُ يَدْخُلُونَ﴾

ترجیہ کنز العرفان: وہ ہمیشہ رہنے کے باغات ہیں ان میں وہ لوگ داخل ہوں گے اور ان کے باپ دادا اور بیویوں اور

1..... مدارك، الجن، تحت الآية: ٢٤، ص ١٢٩.

2..... مومن: ١٨.

اولاد میں سے جو لائق ہوں گے اور ہر دروازے سے فرشتے ان کے پاس یہ کہتے آئیں گے۔ تم پر سلامتی ہو کیونکہ تم نے صبر کیا تو آخرت کا اچھا انجام کیا ہی خوب ہے۔

عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ ۝۳۱ سَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ
فَبِعَمِّ عَقْبَى الدَّارِ (۱)

اور ارشاد فرمایا:

تَرْجِبَةُ كُنْزِ الْعِرْفَانَ: بیشک جنت والے آج دل بہلانے والے کاموں میں لطف اندوز (ہورہے) ہوں گے۔ وہ اور ان کی بیویاں تختوں پر تکیہ لگائے سايوں میں ہوں گے۔ ان کے لیے جنت میں پھل میوہ ہوگا اور ان کے لیے ہر وہ چیز ہوگی جو وہ مانگیں گے۔ مہربان رب کی طرف سے فرمایا ہو اسلام ہوگا۔

إِنَّ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغْلٍ فُكُّهُمْ ۝۳۲
هُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ فِي ظِلِّ عَلَى الْأَسْرَابِ
مُتَّكِنُونَ ۝۳۳ لَهُمْ فِيهَا قَاهَةٌ وَلَهُمْ مَا
يَدَّعُونَ ۝۳۴ سَلَّمَ قَوْلًا مِنْ رَبِّ رَحِيمٍ (۲)

قُلْ إِنْ أَدْرِي أَقْرَبُ مَا تَعْدُونَ أَمْ يَجْعَلُ لَهُ رَبِّي أَمَدًا ۝۲۵

تَرْجِبَةُ كُنْزِ الْإِيمَانِ: تم فرماؤ میں نہیں جانتا آیا نزدیک ہے وہ جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے یا میرا رب اسے کچھ وقفہ دے گا۔

تَرْجِبَةُ كُنْزِ الْعِرْفَانَ: تم فرماؤ: میں نہیں جانتا کہ جس کی تمہیں وعید سنائی جاتی ہے وہ نزدیک ہے یا میرا رب اس کے لئے ایک وقفہ کرے گا۔

﴿قُلْ: تم فرماؤ۔﴾ شان نزول: جب مشرکین نے اوپر والی آیت میں دیئے گئے وعدے کو سنا تو نضر بن حارث نے کہا کہ جس کا آپ ہمیں وعدہ دے رہے ہیں یہ کب پورا ہوگا؟ اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ اے حبیب! صَلِّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ ان مشرکین سے فرمادیں کہ (قیامت کے دن) اس عذاب کا واقع ہونا تو یقینی ہے البتہ میں (اللہ تعالیٰ کے بتائے بغیر) یہ نہیں جانتا کہ وہ نزدیک ہے یا میرا رب عَزَّوَجَلَّ اسے نازل کرنے کے لئے

ایک وقفہ کرے گا۔^(۱)

یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کے بتانے سے تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو قیامت واقع ہونے کے وقت کا علم ہے اور اس کی دلیل وہ تمام احادیث ہیں جن میں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت کی علامت اور نشانیاں بیان فرمائیں تھی کہ مہینہ، دن اور وہ وقت بھی بتا دیا جس میں قیامت قائم ہوگی۔

عِلْمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا ﴿٢٦﴾ إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِنْ رَّسُولٍ فَإِنَّهُ يَسْأَلُكُم مِّن بَيْن يَدَيْهِ وَمَنْ خَلْفَهُ رَصَدًا ﴿٢٧﴾

توجیہ کنز الایمان: غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا۔ سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے کہ ان کے آگے پیچھے پہرا مقرر کر دیتا ہے۔

توجیہ کنز العرفان: غیب کا جاننے والا اپنے غیب پر کسی کو اطلاع نہیں دیتا۔ سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے کہ ان کے آگے پیچھے پہرے دار مقرر کر دیتا ہے۔

﴿عِلْمُ الْغَيْبِ﴾: غیب کا جاننے والا۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ غیب کا جاننے والا ہے تو وہ اپنے اُس غیب پر جس کا علم اس کے ساتھ خاص ہے، اپنے پسندیدہ رسولوں کے علاوہ کسی کو کامل اطلاع نہیں دیتا جس سے حقیقتِ حال مکمل طور پر منکشف ہو جائے اور اس کے ساتھ یقین کا اعلیٰ درجہ حاصل ہو (اور رسولوں کو) ان میں سے بعض غیب کا علم، کامل اطلاع اور کشفِ تام کے ساتھ اس لئے دیتا ہے کہ وہ علمِ غیب ان کے لئے معجزہ ہو اور اللہ تعالیٰ ان رسولوں کے آگے پیچھے پہرے دار فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو شیطان کے اختلاط سے ان کی حفاظت کرتے ہیں۔^(۲)

①.....تفسیر کبیر، الجن، تحت الآیة: ۲۵، ۶۷۸/۱۰.

②.....بیضاوی، الجن، تحت الآیة: ۲۶-۲۷، ۴۰۲/۵، جمل، الجن، تحت الآیة: ۲۶-۲۷، ۱۴۰/۸، ملئقطاً.

اولیاء کے لئے غیب کا علم نہ ماننے والوں کا رد

معتزلہ فرقے کے لوگوں نے اس آیت سے اولیاء کے لئے علم غیب ماننے سے انکار کیا ہے۔ علامہ سعد الدین تفتنازی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ اٰمِنِي كِتَاب ”شرح مقاصد“ میں باطل فرقے ”معتزلہ“ کی جانب سے اولیاء کی کرامات سے انکار اور ان کے فاسد شبہات کا ذکر کر کے ان کا رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں ”معتزلہ کی پانچویں دلیل خاص علم غیب کے بارے میں ہے، وہ گمراہ کہتے ہیں کہ اولیاء کو غیب کا علم نہیں ہو سکتا کیونکہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ فرماتا ہے:

عَلِمَ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا ﴿١﴾
إِلَّا مَن أَمَرَ تَطْهِيرًا مِّن سَرِّ سُوِّلٍ
غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر مسلط نہیں کرتا۔ مگر اپنے
پسندیدہ رسولوں کو۔

جب غیب پر اطلاع رسولوں کے ساتھ خاص ہے تو اولیاء کیونکر غیب جان سکتے ہیں۔ ائمہ اہلسنت نے جواب دیا کہ یہاں غیب عام نہیں جس کے یہ معنی ہوں کہ کوئی غیب رسولوں کے سوا کسی کو نہیں بتاتا جس سے مُطْلَقاً اولیاء کے علوم غیب کی نفی ہو سکے، بلکہ یہ تو مُطْلَق ہے (یعنی کچھ غیب ایسے ہیں کہ غیر رسول کو نہیں معلوم ہوتے) یا اس سے خاص وقوع قیامت کا وقت مراد ہے (کہ خاص اس غیب کی اطلاع رسولوں کے سوا اوروں کو نہیں دیتے) اور اس پر قرینہ یہ ہے کہ اوپر کی آیت میں غیب قیامت ہی کا ذکر ہے۔ (تو آیت سے صرف اتنا مطلب نکلا کہ بعض غیبوں یا خاص قیامت کے وقت کی تعیین پر اولیاء کو اطلاع نہیں ہوتی نہ یہ کہ اولیاء کوئی غیب نہیں جانتے، اس پر اگر یہ شبہ قائم ہو کہ اللہ تعالیٰ تو رسولوں کا استثنا فرما رہا ہے کہ وہ ان غیبوں پر مطلع ہوتے ہیں جن کو اور لوگ نہیں جانتے اب اگر اس سے قیامت کے وقت کی تعیین مراد لیں تو رسولوں کا بھی استثنا نہ رہے گا کہ یہ تو اُن کو بھی نہیں بتایا جاتا۔ اس کا جواب یہ فرمایا کہ) فرشتوں یا انسانوں میں سے بعض رسولوں کو قیامت کے وقت کی تعیین کا علم ملنا کچھ بعید نہیں تو یہاں اللہ تعالیٰ کا استثنا فرمانا ضرور صحیح ہے۔^(۱)

علامہ احمد صاوی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: ”اولیاء رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِم کی جن کرامات کا تعلق کشف کے ساتھ ہے ان کی نفی پر اس آیت میں کوئی دلیل نہیں البتہ یہ (ضرور ثابت ہوتا) ہے کہ انبیاء کرام عَلَيْهِم الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ کی غیب پر اطلاع اولیاء رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِم کی غیب پر اطلاع سے زیادہ مضبوط ہے کیونکہ انبیاء کرام عَلَيْهِم الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وحی کے

①..... شرح مقاصد، المقصد السادس، الفصل الاول، المبحث الثامن: الولی، ۳/۳۲۹، ۳۳۰، فتاویٰ رضویہ، رسالہ: خالص الاعتقاد،

ذریعہ غیب جانتے ہیں اور وہ ہر نقص سے معصوم ہے جبکہ اولیاءِ دُخْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْهِمْ كِي اِطْلَاعِ كَا يِه مَقَامِ نِهِيں، اِسى لَئِه
 اَنْبِيَاءِ كِرَامِ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ كِي عَصْمَتِ وَ اِجْبَابِ هِے اُوْر اَوْلِيَاءِ دُخْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْهِمْ كِي عَصْمَتِ جَائِزِ هِے۔ (1)

علامہ سید نعیم الدین مراد آبادی دُخْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ فَرَمَاتِهٖ يِه: ”اَوْلِيَاءِ كُو بَهِي اَگَر چَ غِيُوبِ پَر اِطْلَاعِ دِي جَاتِي
 هِے مَگَر اَنْبِيَاءِ كَا عِلْمُ بَا عْتَبَارِ كَشْفِ وَ اِنْجِلَاءِ (يعْنِي غَيْبِ كِي بَاتُوں كُو ظَاهِرِ كَرْنِهٖ كِه اَعْتَبَارِ سِه) اَوْلِيَاءِ كِه عِلْمِ سِه بَهْتِ بَلَنْدِ وَ بَالَا
 وَ اَرْفَعِ وَ اَعْلٰی هِے اُوْر اَوْلِيَاءِ كِه عِلْمُ اَنْبِيَاءِ هِي كِه وَسَاطَتِ اُوْر اَنْهِي كِه فَيْضِ سِه هُوْتِهٖ يِه، مَعْزَلِهٖ اِيَكِ مَگَر اِهْ فَرْقِهٖ هِے وَ هِ
 اَوْلِيَاءِ كِي لَئِه عِلْمِ غَيْبِ كَا قَائِلِ نِهِيں، اِسْ كَا خِيَالِ بَاطِلِ اُوْر اِحَادِيْثِ كَثِيْرِهٖ كِه خِلَافِ هِے اُوْر اِسْ آيْتِ سِه اِنْ كَا تَمَسُّكِ
 (يعْنِي دَلِيْلِ يَكْزُنَا) صَحِيْحِ نِهِيں، بَيَانِ مَذْكُوْرِهٖ بَالَا يِه اِسْ كَا اِشَارَهٖ كَر دِيَا گِيَا هِے، سَيِّدُ الرَّسُلِ خَاتَمُ اَلْاَنْبِيَاءِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی
 عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مُرْتَضٰی رَسُوْلُوں مِيں سَبِّ سِه اَعْلٰی يِه، اللّٰهُ تَعَالٰی نِهٖ اَپْ كُو تَمَامِ اَشْيَاءِ كِه عِلْمُ عَطَا فَرَمَا يِه جِيْسِيَا كِه صَحَابِ كِي
 مَعْتَبَرِ اِحَادِيْثِ سِه ثَابِتِ هِے اُوْر يِه آيْتِ حَضُوْرِ (صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ) كِه اُوْر تَمَامِ مُرْتَضٰی رَسُوْلُوں كِي لَئِه غَيْبِ كَا عِلْمِ
 ثَابِتِ كَرْتِي هِے۔ (2)

لَيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوا رِسَالَتِ رَ بِّهِمْ وَ اَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَ اَحْطٰى
 كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ۷۸

تَوْجِيْهَةٌ كُنُوْا اِلَيْمَانِ: تَا كِه دِكْهِي لِهٖ كِه اَنْهَوں نِهٖ اَپْنِهٖ رَبِّ كِه يِيَامِ پَهِنچَا دِيئِهٖ اُوْر جُو كَچْھِ اِنْ كِه پَاسِ سَبِّ اِسْ كِه
 عِلْمِ مِيں هِے اُوْر اِسْ نِهٖ هَر چِيْزِ كِي گِنْتِي شَار كَر رُكْھِي هِے۔

تَوْجِيْهَةٌ كُنُوْا اِلَيْمَانِ: تَا كِه اللّٰهُ دِكْهِي لِهٖ كِه بِيْشَكِ اَنْهَوں نِهٖ اَپْنِهٖ رَبِّ كِه يِيغَامَاتِ پَهِنچَا دِيئِهٖ يِه اُوْر اللّٰهُ نِهٖ وَ هِ سَبِّ كَچْھِ
 گِيْهَر رُكْھَا هِے جُو اِنْ كِه پَاسِ هِے اُوْر اِسْ نِهٖ هَر چِيْزِ كِي گِنْتِي شَار كَر رُكْھِي هِے۔

1.....صاوى، الحن، تحت الآية: ۶۶، ۶/۶۶۵۶.

2.....تزان العرفان، الحن، تحت الآية: ۲۷، ص ۱۰۶۲.

﴿لِيَعْلَمَ: تاکہ دیکھ لے۔﴾ یعنی اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ رسولوں کی ہر طرف فرشتوں کا یہ پہرہ اس لئے لگایا جاتا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ دیکھ لے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغاماتِ اختلاف سے محفوظ رکھ کر پہنچا دیئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو وہ سب کچھ معلوم ہے جو ان رسولوں اور فرشتوں کے پاس ہے تو ان کے اُمور میں سے کوئی چیز بھی اللہ تعالیٰ سے مخفی نہیں اور اس نے اپنی پیدا کی ہوئی ہر چیز کی گنتی شمار کر رکھی ہے۔^(۱)

1.....روح البیان، الجن، تحت الآية: ٢٨، ٢٠٢/١٠، خازن، الجن، تحت الآية: ٢٨، ٣٢٠/٤، ملقطاً.

سُورَةُ الْمَزْمَلِ

سورہ مزمل کا تعارف

مقام نزول

سورہ مزمل مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔^(۱)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 2 رکوع، 20 آیتیں ہیں۔

”مزمل“ نام رکھنے کی وجہ

مزمل کا معنی ہے چادر اوڑھنے والا اور اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ”يَا أَيُّهَا الْمَزْمُولُ“ فرما کر ندا کی ہے، اس مناسبت سے اسے ”سورہ مزمل“ کہتے ہیں۔

سورہ مزمل کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عبادت، وظائف اور اذکار سے متعلق کلام کیا گیا ہے اور اس میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں۔

اس سورت کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے بڑے لطف و کرم والے انداز میں خطاب فرمایا اور انہیں رات کے کچھ حصے میں اپنی عبادت کرنے، خوب ٹھہر ٹھہر کر قرآن مجید کی تلاوت کرنے کا حکم دیا اور انہیں بتایا کہ ہم عنقریب آپ پر ایک انتہائی عظمت، جلالت اور قدروالا کلام نازل فرمائیں گے۔

(1)..... یہ بتایا گیا کہ دن کے مقابلے میں رات کے وقت عبادت کرنے میں زیادہ دل جمعی حاصل ہوتی ہے۔

(2)..... کافروں کی گستاخیوں پر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو صبر کرنے کی تلقین کی گئی اور آپ سے فرمایا

1.....خازن، تفسیر سورة المزمل، ۴/۳۶۰۔

گیا کہ جو لوگ آپ کو اور قرآن مجید کو جھٹلا رہے ہیں آپ کی طرف سے انہیں اللہ تعالیٰ کافی ہے۔

(3)..... قیامت کے دن کفار کے عذاب کی کیفیت بیان کی گئی اور کفار مکہ کو بتایا گیا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرعون کی طرف رسول بھیجے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف بھی ایک رسول بھیجے جو تم پر گواہ ہیں اور اگر تم بھی ان کی نافرمانی کرتے رہے تو تمہیں فرعون سے زیادہ سخت عذاب میں مبتلا کیا جاسکتا ہے۔

(4)..... یہ بتایا گیا کہ دنیا و آخرت کے عذاب سے ڈرانے والی آیات مخلوق کے لئے نصیحت ہیں اور جو چاہے ان سے نصیحت حاصل کرے۔

(5)..... اس سورت کے آخر میں امت سے تہجد کی فرضیت منسوخ کر دی گئی اور عبادت کے معاملے میں آسانی فرمادی گئی۔

سورہ جن کے ساتھ مناسبت

سورہ مزمل کی اپنے سے ما قبل سورت ”جن“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ جن کے آخر میں وحی کی عظمت بیان ہوئی اور سورہ مزمل میں بھی وحی کی عظمت بیان کی گئی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمہ کنزالایمان:

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

ترجمہ کنزالعرفان:

يَا أَيُّهَا الْمَرْمَلُ ۱ قُمْ الْيَلَّ إِلَّا قَلِيلًا ۲ رِّصْفَةً أَوِ انْقُصْ مِنْهُ

قَلِيلًا ۳ أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا ۴

ترجمہ کنزالایمان: اے جھرمٹ مارنے والے۔ رات میں قیام فرما سو اچھ رات کے۔ آدھی رات یا اس سے

کچھ کم کرو۔ یا اس پر کچھ بڑھاؤ اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔

ترجمہ کنز العرفان: اے چادر اوڑھنے والے۔ رات کے تھوڑے سے حصے کے سوا قیام کرو۔ آدھی رات (قیام کرو) یا اس سے کچھ کم کر لو۔ یا اس پر کچھ اضافہ کر لو اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔

﴿يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ﴾ اے چادر اوڑھنے والے۔ ﴿اس آیت کے شان نزول کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ وحی نازل ہونے کے ابتدائی زمانے میں سید المرسلین صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خوف سے اپنے کپڑوں میں لپٹ جاتے تھے، ایسی حالت میں حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو ”يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ“ کہہ کر ندا کی۔ دوسرا قول یہ ہے کہ ایک مرتبہ تاجدار رسالت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ چادر شریف میں لپٹے ہوئے آرام فرما رہے تھے، اس حالت میں آپ کو ندا کی گئی ”يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ“۔⁽¹⁾

آیت ”يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ“ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے دو باتیں معلوم ہوتیں،

(1)..... قرآن پاک میں دیگر انبیاء کرام عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ کو ان کے نام شریف سے پکارا گیا جبکہ سید المرسلین صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو ان کی صفات شریف سے ندا کی گئی ہے۔

(2)..... ندا کے اس انداز سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی ہر ادائیگی ہے۔

﴿قُمْ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا﴾: رات کے تھوڑے سے حصے کے سوا قیام کرو۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اے چادر اوڑھنے والے میرے پیارے حبیب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، رات کے تھوڑے حصے میں آرام فرمائیے اور باقی رات نماز اور عبادت کے ساتھ قیام میں گزارئیے اور وہ باقی آدھی رات ہو یا اس سے کچھ کم کر لو یا اس پر کچھ اضافہ کر لو۔ یعنی آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو اختیار دیا گیا ہے کہ عبادت خواہ آدھی رات تک کریں یا اس سے کم یعنی تہائی رات تک کریں یا اس سے زیادہ یعنی دو تہائی رات تک کرتے رہیں۔

نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اور آپ کے صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ اسی مقدار کے مطابق رات کو

1.....حازن، المزمّل، تحت الآية: ١، ٣٢٠/٤، ابو سعود، المزمّل، تحت الآية: ١، ٧٨٢/٥-٧٨٣.

قیام فرماتے اور ان میں سے جو حضرات یہ بات نہیں جانتے تھے کہ تہائی رات، یا آدھی رات، یا دو تہائی رات کب ہوتی ہے تو وہ ساری رات قیام میں رہتے اور اس اندیشے سے صبح تک نمازیں پڑھتے رہتے کہ کہیں قیام واجب مقدار سے کم نہ ہو جائے یہاں تک کہ ان حضرات کے پاؤں سوج جاتے تھے۔ پھر تخفیف ہوئی اور بعض مفسرین کے نزدیک ایک سال کے بعد اسی سورت کی آخری آیت کے اس حصے ”فَاقْرَءُوا هَاتِيئِينَ مِنْهُ“ سے یہ حکم منسوخ ہو گیا اور بعض مفسرین کے نزدیک پانچ نمازوں کی فرضیت سے یہ حکم منسوخ ہو گیا۔ یاد رہے کہ اس آیت میں قیام سے مراد تہجد کی نماز ہے۔^(۱)

امت کے حق میں تہجد کی فرضیت منسوخ ہو چکی ہے

اب رہی یہ بات کہ تہجد کی فرضیت کس کے لئے منسوخ ہوئی اس کے بارے میں علامہ علی بن محمد خازن دَحْمَةَ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ فَرَمَاتے ہیں: اسلام کے ابتدائی دور میں سورہ مُرْمُرٍ مِّل کی ان آیات کی وجہ سے تاجدار رسالت صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ پر اور آپ کی امت پر تہجد کی نماز فرض تھی، پھر تخفیف کی گئی اور پانچ نمازوں کی فرضیت سے امت کے حق میں تہجد کا وجوب منسوخ ہو گیا اور ان کے لئے تہجد کی نماز ادا کرنا مستحب ہو گیا جبکہ رسول کریم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے لئے اس کا وجوب باقی رہا، اس کی دلیل یہ آیت مبارکہ ہے:

وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ لَهُمْ تَنَفُّؤًا فَآيَةٌ لِّكَ^(۲)

ترجمہ کنز العرفان: اور رات کے کچھ حصے میں تہجد پڑھو

یہ خاص تمہارے لیے زیادہ ہے۔

یعنی آپ پر اللہ تعالیٰ نے جو اور عبادات فرض کی ہیں ان کے ساتھ ساتھ مزید تہجد کی نماز پڑھنا بھی خاص آپ کے لئے فرض ہے۔^(۳)

جمہور مفسرین اور فقہاء کے نزدیک سید المرسلین صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ پر فرض نمازوں کے علاوہ نماز تہجد کی فرضیت بھی باقی رہی جبکہ امت کے حق میں منسوخ ہوئی اور دلائل کی رو سے بھی یہی صحیح ہے جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ فَرَمَاتے ہیں ”قول جمہور، مذہب مختار و منصور، حضور پر نور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

①.....خازن، المزمّل، تحت الآية: ٤-٤، ٣٢١-٣٢٠/٤، مدارك، المزمّل، تحت الآية: ٢-٣، ص ١٢٩٢، تفسير كبير، المزمّل، تحت الآية: ٢-٣، ٦٨١/١٠، ٦٨٢، ملقطاً.

②.....بنی اسرائیل، ٧٩.

③.....خازن، المزمّل، تحت الآية: ٤، ٣٢١/٤.

کے حق میں (تجدید کی) فرضیت (کا) ہے۔ اسی پر ظاہر قرآن عظیم شہاد اور اسی طرف حدیث مرفوع وارد۔
 قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: "يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ الْمَلُومُ قُمْ الْبَيْلَ إِلَّا قَلِيلًا" اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "اے چادر اوڑھنے والے! رات کے تھوڑے سے حصے کے سوا قیام کرو۔ (ت)

وَقَالَ تَعَالَى: "وَمِنَ الْبَيْلِ فَتَهَجِدْ بِهِ" اور ارشاد فرمایا: "اور رات کے کچھ حصے میں تہجد پڑھو۔ (1)
 ان آیتوں میں خاص حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو امر الہی ہے، اور امر الہی مفید و جوب، اور اللہ تعالیٰ کا "كَافِلَةٌ" فرمانا اس وجوب کے منافی نہیں کیونکہ "كَافِلَةٌ" کا معنی ہے زائدہ، اب اس آیت کا معنی یہ ہوگا کہ آپ کے فرائض یا درجات میں یہ اضافہ ہے کہ آپ پر یہ لازم و واجب ہے کیونکہ فرائض سب سے بڑے درجے اور فضیلت پر فائز کرنے کا سبب بنتے ہیں، بلکہ اس کی تائید اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد "لَكَت" سے ہو رہی ہے۔ امام ابن ہمام فرماتے ہیں کہ بعض اوقات مجرور (یعنی حرف "ک") کے ساتھ مُقَيَّد کرنا اسی بات کا فائدہ دیتا ہے (یعنی یہ فرائض میں آپ کے لئے اضافہ ہے) کیونکہ مُتَعَارَف نوافل صرف آپ ہی کے لئے نہیں بلکہ اس میں آپ اور دیگر لوگ مُشْتَرِك ہیں۔ (ت) (2)
 اور مفتی شریف الحق امجدی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالَى عَلَيْهِ اس مسئلے کی تحقیق کرنے کے بعد فرماتے ہیں: "صحیح یہ ہے نماز

تہجد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نمازِ خجگنا نہ کی فرضیت کے بعد بھی فرض رہی۔ (3)
 اور مفتی نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: "نمازِ تہجد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر فرض تھی، جمہور کا یہی قول ہے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی امت کے لئے یہ نماز سنت ہے۔ (4)
 جبکہ بعض مفسرین کے نزدیک امت کی طرح نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے بھی تہجد کی فرضیت منسوخ ہو گئی تھی۔

﴿أَوْزِدْ عَلَيْهِ: يَا اس پر کچھ اضافہ کرلو۔﴾ صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: "جو شخص دو تہائی رات سونا چاہے اور ایک تہائی عبادت کرنا چاہے تو اسے افضل یہ ہے کہ وہ رات کے پہلے اور آخری تہائی حصے میں

①..... بنی اسرائیل ٧٩۔

②..... فتاویٰ رضویہ، باب الوتر والنوافل، ٢٠٢/٤-٢٠٣۔

③..... نزہۃ القاری، کتاب التہجد، ٦٨٣/٢۔

④..... خزائن العرفان، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ: ٤٩، ص ٥٢١۔

سوئے اور درمیان کے تہائی حصے میں عبادت کرے اور اگر آدھی رات میں سونا چاہتا ہے اور آدھی رات میں جاگنا تو بعد والی آدھی رات میں عبادت کرنا افضل ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی ہے، حضور پر نور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ رب غَزُوْجُلْ ہر رات میں جب پچھلی تہائی باقی رہتی ہے آسمان دنیا پر خاص تجلی فرماتا ہے اور فرماتا ہے ”ہے کوئی دعا کرنے والا کہ اس کی دعا قبول کروں، ہے کوئی مانگنے والا کہ اسے دوں، ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ اس کی بخشش کر دوں۔“ (1)

اور سب سے بڑھ کر تو حضرت داؤد عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کے طریقے کے مطابق نماز ادا کرنا ہے، جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے روایت ہے، حضور اقدس صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: سب نمازوں میں اللہ غَزُوْجُلْ کو زیادہ محبوب نماز داؤد ہے کہ وہ آدھی رات سوتے اور تہائی رات عبادت کرتے پھر چھٹے حصے میں سوتے تھے (2)۔ (3)

﴿وَمَرَّيْلَ الْقُرْآنِ تَزْوِيْلًا﴾ اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔ ﴿﴾ اس کا معنی یہ ہے کہ اطمینان کے ساتھ اس طرح قرآن پڑھو کہ حروف جُدا جُدا رہیں، جن مقامات پر وقف کرنا ہے ان کا اور تمام حرکات (اور مدت) کی ادائیگی کا خاص خیال رہے۔ آیت کے آخر میں ”تَزْوِيْلًا“ فرما کر اس بات کی تاکید کی جا رہی ہے کہ قرآن پاک کی تلاوت کرنے والے کے لئے ترتیل کے ساتھ تلاوت کرنا انتہائی ضروری ہے۔ (4)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے روایت ہے، نبی اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”(قیامت کے دن) قرآن پڑھنے والے سے کہا جائے گا: پڑھتا جا اور ترقی کی منازل طے کرتا جا اور اس طرح ٹھہر کر پڑھ جس طرح دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا، جہاں تو آخری آیت پڑھے گا اسی کے پاس تیری منزل ہے۔“ (5)

1.....مسلم، کتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب الترغيب في الدعاء والذكر في آخر الليل والاجابة فيه، ص 381، الحديث: 168 (758).

2.....بخاری، کتاب احاديث الانبياء، باب احب الصلاة الى الله صلاة داود... الخ، 4/48، الحديث: 3420.

3.....بہار شریعت، حصہ چہارم، سنن و نوافل کا بیان، نماز تہجد، 628/1، ملخصاً۔

4.....مدارك، المزمّل، تحت الآية: 4، ص 1292.

5.....ترمذی، کتاب فضائل القرآن، 18-باب، 4/49، الحديث: 2923.

قرآن پاک کی قراءت سے متعلق چند احکام

یہاں آیت کی مناسبت سے قرآن مجید کی قراءت سے متعلق 4 ضروری احکام ملاحظہ ہوں،

(1)..... تجوید قرآن پاک کی آیت، متواتر احادیث، صحابہ کرام، تابعین اور تمام ائمہ کرام کے مکمل اجماع کی وجہ سے حق اور واجب اور اللہ تعالیٰ کے دین اور شریعت کا علم ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ”وَمَرَّيْلَ الْقُرْآنِ تَنْزِيْلًا“ اسے مُطْلَقًا حق بتانا کلمہ کفر ہے۔⁽¹⁾

(2)..... قرآن پاک کو اتنی تجوید سے پڑھنا فرض عین ہے جس سے حروف صحیح ادا ہوں اور غلط پڑھنے سے بچے۔⁽²⁾

(3)..... جس سے حروف صحیح ادا نہیں ہوتے اس پر واجب ہے کہ حروف صحیح ادا کرنے کی رات دن پوری کوشش کرے اور اگر نماز میں صحیح پڑھنے والے کی اقتدا کر سکتا ہو تو جہاں تک ممکن ہو اس کی اقتدا کرے یا وہ آیتیں پڑھے جن کے حروف صحیح ادا کر سکتا ہو اور یہ دونوں صورتیں ناممکن ہوں تو کوشش کے زمانے میں اس کی اپنی نماز ہو جائے گی اور اگر کوشش بھی نہیں کرتا تو اس کی خود بھی نماز نہیں ہوگی دوسرے کی اس کے پیچھے کیا ہوگی۔ آج کل عام لوگ اس میں مبتلا ہیں کہ غلط پڑھتے ہیں اور صحیح پڑھنے کی کوشش نہیں کرتے ان کی اپنی نمازیں باطل ہیں۔⁽³⁾

(4)..... فرضوں میں ٹھہر ٹھہر کر قراءت کی جائے، تراویح میں مُتَوَسِّطِ اِنْدَازِ پر اور رات کے نوافل میں جلد پڑھنے کی اجازت ہے، لیکن ایسا پڑھے کہ سمجھ میں آسکے یعنی کم سے کم مد کا جو درجہ قاریوں نے رکھا ہے اس کو ادا کرے، ورنہ حرام ہے، اس لیے کہ ترتیل سے قرآن پڑھنے کا حکم ہے۔ آج کل کے اکثر مُحَفَّاظِ اس طرح پڑھتے ہیں کہ مد کا ادا ہونا تو بڑی بات ہے یَعْلَمُوْنَ تَعْلَمُوْنَ کے سوا کسی لفظ کا پید بھی نہیں چلتا ہے نہ حروف کی تصحیح ہوتی ہے، بلکہ جلدی میں لفظ کے لفظ کھا جاتے ہیں اور اس پر ایک دوسرے سے فخر ہوتا ہے کہ فلاں اس قدر جلد پڑھتا ہے، حالانکہ اس طرح قرآن مجید پڑھنا حرام اور سخت حرام ہے۔⁽⁴⁾

ایک اور مقام پر صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اٰنِے زَمَانِے کے حفاظ کی حالت بیان کرتے

①..... فتاویٰ رضویہ، ۳۲۲/۹-۳۲۳، ملخصاً۔

②..... فتاویٰ رضویہ، ۳۲۳/۹، ملخصاً۔

③..... بہار شریعت، حصہ سوم، امامت کا بیان، امامت کا زیادہ مقدار کون ہے، ۵۷۰-۵۷۱، ملخصاً۔

④..... بہار شریعت، حصہ سوم، قرآن مجید پڑھنے کا بیان، ۵۲۷، ملخصاً۔

ہوئے فرماتے ہیں ”افسوس صد افسوس کہ اس زمانہ میں حُفَاظ کی حالت نہایت ناگفتہ بہ ہے، اکثر تو ایسا پڑھتے ہیں کہ يَعْلَمُونَ تَعْلَمُونَ کے سوا کچھ پتہ نہیں چلتا، الفاظ و حروف کھا جایا کرتے ہیں، جو اچھا پڑھنے والے کہے جاتے ہیں انہیں دیکھیے تو حروف صحیح نہیں ادا کرتے، ہمزہ، الف، عین اور ذ، ز، ظ اور ث، س، ص، ت، ط وغیر ہا حروف میں فرق نہیں کرتے جس سے قطعاً نماز ہی نہیں ہوتی فقیر کو انہیں مصیبتوں کی وجہ سے تین سال ختم قرآن مجید سننا نہ ملا۔ مولا عَزَّوَجَلَّ مسلمان بھائیوں کو توفیق دے کہ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ (یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک نازل فرمایا اسی طرح) پڑھنے کی کوشش کریں۔ (1)

اور فی زمانہ حُفَاظ کا تو جو حال ہو چکا ہے وہ تو ایک طرف عوام اور مساجد کی انتظامیہ کا حال یہ ہو چکا ہے کہ تراویح کے لئے اس حافظ کو منتخب کرتے ہیں جو قرآن پاک تیزی سے پڑھے اور جتنا جلدی ہو سکے تراویح ختم ہو جائے اور اس امام کے پیچھے تراویح پڑھنے سے جو تجوید کے مطابق قرآن پڑھتا ہے اس لئے دور بھاگتے ہیں کہ یہ دیر میں تراویح ختم کرے گا اور بعض جگہ تو یوں ہوتا ہے کہ تراویح پڑھانے والے کو مسجد انتظامیہ کی طرف سے ٹائم بتا دیا جاتا ہے کہ اتنے منٹ میں آپ کو تراویح ختم کرنی ہے اور اگر اس وقت سے 5 منٹ بھی لیٹ ہو جائے تو حافظ صاحب کو سنا دیا جاتا ہے کہ حضرت آج آپ نے اتنے منٹ لیٹ کر وی آئندہ خیال رکھے گا۔ اے کاش کہ مسلمان اپنے وقت کا خیال کرنے کی بجائے اپنی نماز کی حفاظت کی فکر کریں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت عطا فرمائے۔ آمین۔

نوٹ: ترتیل کی حدود، ان کی تفصیلات اور احکام جاننے کے لئے فتاویٰ رضویہ جلد نمبر 6 صفحہ 275 تا 282

کا مطالعہ کیجئے۔

إِنَّا سَأَلْنَاكَ عَلَىٰ قَوْلٍ ثَقِيلًا ⑤

ترجمہ کنزالایمان: بے شک عنقریب ہم تم پر ایک بھاری بات ڈالیں گے۔

ترجمہ کنزالعرفان: بیشک عنقریب ہم تم پر ایک بھاری بات ڈالیں گے۔

①..... بہار شریعت، حصہ چہارم، تراویح کا بیان، ۶۹۱/۱-۶۹۲۔

﴿إِنَّا سُنِّقِي عَيْدِكَ قَوْلًا تَقْيِيلًا﴾: بیشک عنقریب ہم تم پر ایک بھاری بات ڈالیں گے۔ ﴿اس آیت کی ایک تفسیر یہ ہے کہ اے حبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، ہم عنقریب آپ پر ایک انتہائی عظمت، جلالت اور قدر والا کلام نازل فرمائیں گے اور اس کی عظمت و جلالت کی وجہ یہ ہے کہ وہ رب العالمین کا کلام ہے لہذا آپ خود کو وہ عظیم بات قبول کرنے کے لئے تیار رکھیں۔

دوسری تفسیر یہ ہے کہ اے حبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، عنقریب ہم آپ پر قرآن نازل فرمائیں گے جس میں احکامات اور منوعات ہیں جو کہ سخت تکلیف دہ اور شرعی احکام کے پابند (عام) لوگوں پر بھاری پڑیں گے (اس لئے آپ ابھی سے انہیں بھاری احکام کا عادی بنا لیں)۔⁽¹⁾

تیسری تفسیر یہ ہے کہ اے حبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، عنقریب ہم آپ پر ایسا کلام نازل فرمائیں گے جس کا نازل ہونا بہت بھاری ہے۔⁽²⁾

قرآن پاک کے نزول کے بارے میں ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

لَوْ أَنْزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ
خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ۗ وَتِلْكَ
الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ⁽³⁾

ترجمہ کنز العرفان: اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر اتارتے تو ضرور تم اسے جھکا ہوا، اللہ کے خوف سے پاش پاش دیکھتے اور ہم یہ مثالیں لوگوں کے لیے بیان فرماتے ہیں تاکہ وہ سوچیں۔

اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل کی اور اس وقت آپ کی ران میری ران پر تھی، مجھے اپنے اوپر اتنا بوجھ محسوس ہوا جس سے مجھے ڈر لگ گیا کہ کہیں میری ران ٹوٹ ہی نہ جائے۔“⁽⁴⁾

إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْأً وَأَقْوَمُ قِيلاً ۖ إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ

1.....خازن: المزمّل، تحت الآية: ٥، ٣٢٢/٤، مدارك المزمّل، تحت الآية: ٥، ص ١٢٩٢، ملقطاً.

2.....تفسیر سمرقندی، المزمّل، تحت الآية: ٥، ٤١٦/٣.

3.....حشر: ٢١.

4.....بخاری، کتاب الصلاة، باب ما يذكر في الفخذ، ١٤٨/١.

سَبْحًا طَوِيلًا ٤

ترجمہ کنزالایمان: بیشک رات کا اٹھنا وہ زیادہ دباؤ ڈالتا ہے اور بات خوب سیدھی نکلتی ہے۔ بیشک دن میں تو تم کو بہت سے کام ہیں۔

ترجمہ کنزالعرفان: بیشک رات کو قیام کرنا زیادہ موافقت کا سبب ہے اور بات خوب سیدھی نکلتی ہے۔ بیشک دن میں تو تمہیں بہت سے کام ہیں۔

﴿إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ: بیشک رات کو قیام کرنا۔﴾ یعنی رات سونے کے بعد اٹھ کر عبادت کرنا دن کی نماز کے مقابلے میں زبان اور دل کے درمیان زیادہ موافقت کا سبب ہے اور اس وقت قرآن پاک کی تلاوت کرنے اور سمجھنے میں زیادہ دل جمعی حاصل ہوتی ہے کیونکہ وہ وقت سکون اور اطمینان کا ہے، شور و غل سے امن ہوتا ہے، کامل اخلاص نصیب ہوتا ہے، ریا کاری اور نمود و نمائش کا موقع نہیں ہوتا۔ (1)

﴿إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ: بیشک دن میں تمہیں۔﴾ یعنی اے حبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، بیشک دن میں تو آپ بہت سے کاموں میں مصروف رہتے ہیں جس کی وجہ سے ایک سوئی کے ساتھ عبادت نہیں ہو پاتی لہذا آپ رات کے اوقات کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے اور اس سے مناجات کرنے کے لئے خاص رکھیں۔ (2)

وَإِذْ كَرِهَ اللَّهُ لِيَوْمِ تَبْيِئَاتٍ ٨

ترجمہ کنزالایمان: اور اپنے رب کا نام یاد کرو اور سب سے ٹوٹ کر اسی کے ہو رہو۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور اپنے رب کا نام یاد کرو اور سب سے ٹوٹ کر اسی کے بنے رہو۔

1.....حازن، المزمّل، تحت الآية: ٦، ٤/٣٢٢، ابن كثير، المزمّل، تحت الآية: ٦، ٨/٢٦٣، ملقطاً.

2.....روح البيان، المزمّل، تحت الآية: ٧، ١٠/٢١٠.

﴿وَاذْكُرْ اسْمَ رَبِّكَ﴾ اور اپنے رب کا نام یاد کرو۔ ﴿اس کا ایک معنی یہ ہے کہ اے حبیب! صَلِّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ رات اور دن کے تمام اوقات میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کا نام یاد کرتے رہیں چاہے وہ تسبیح اور کلمہ طیبہ پڑھنے سے ہو، نماز ادا کرنے، قرآن پاک کی تلاوت کرنے اور علم کا درس دینے کے ساتھ ہو۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ اے حبیب! صَلِّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اپنی قراءت کی ابتداء میں بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھیں۔ (1)

یاد رہے کہ نماز کے علاوہ اگر قرآن پاک کی تلاوت سورت کی ابتدا سے کی جائے تو بِسْمِ اللہِ پڑھنا سنت ہے اور اگر سورت کے درمیان سے تلاوت شروع کی جائے تو بِسْمِ اللہِ پڑھنا مستحب ہے اور نماز میں سورہ فاتحہ کے بعد سورت کی تلاوت سے پہلے بِسْمِ اللہِ پڑھنا سنت نہیں۔

﴿وَتَمَثَّلُ اِلَیْہِ تَبَتُّیْلًا﴾ اور سب سے ٹوٹ کر اسی کے بنے رہو۔ ﴿یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت ایسی ہو کہ اس میں انقطاع کی صفت ہو کہ دل اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کی یاد میں مشغول نہ ہو، اس کی عبادت کے وقت سب سے تعلق ختم ہو جائے اور صرف اسی کی طرف توجہ رہے۔

یاد رہے کہ اس آیت سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ انسان نکاح کرنا چھوڑ دے اور سب سے ناطہ توڑ کر کسی جنگل، غاریا ویران جگہ میں اللہ اللہ کرنا شروع کر دے کیونکہ یہ اسلام میں منع ہے، جیسا کہ حضرت طاؤس رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے، نبی اکرم صَلِّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اسلام میں نکاح نہ کرنا اور لوگوں سے کنارہ کش ہو کر عبادت کرنا منع ہے۔ (2)

حضرت سعد بن ہشام رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے پوچھا کہ نکاح نہ کرنے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: ”کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا:

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ
اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً (3)

ترجمہ کنز العرفان: اور پیشک ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے اور ان کے لیے بیویاں اور بچے بنائے۔

1.....روح البیان، المزمّل، تحت الآیة: ٨، ٢١٠/١٠، جلالین، المزمّل، تحت الآیة: ٨، ص ٤٧٨، ملقطاً.

2.....مصنف عبد الرزاق، کتاب الایمان والنذور، باب الحزامة، ٣٨٩/٨، الحدیث: ١٦١٤٠.

3.....رعد: ٣٨.

لہذا تم نکاح کرنے سے کنارہ کشی نہ کرو۔ (1)

اور ایک روایت میں ہے، حضرت عائشہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے فرمایا: ”اے ہشام! نکاح کرنے سے کنارہ کشی نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (2)

تَرْجُمَةٌ كُنَّا الْعَرَفَانَ: بیشک تمہارے لئے اللہ کے رسول

میں بہترین نمونہ موجود ہے۔

اور بیشک رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے نکاح فرمایا اور ان کے ہاں اولاد بھی ہوئی۔ (3)

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا ⑨

تَرْجُمَةٌ كُنَّا الْإِيمَانَ: وہ پورب کارب اور پچھم کارب اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو تم اسی کو اپنا کارساز بناؤ۔

تَرْجُمَةٌ كُنَّا الْعَرَفَانَ: وہ مشرق اور مغرب کارب ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو تم اسی کو اپنا کارساز بناؤ۔

﴿رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ﴾: وہ مشرق اور مغرب کارب ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ مشرق و مغرب اور ان کے درمیان موجود تمام چیزوں کارب اور ان کا خالق و مالک ہے، اس کے علاوہ اور کوئی معبود ہی نہیں لہذا تم اپنے دینی اور دنیوی تمام امور میں اسی کو اپنا کارساز بناؤ اور اپنے کام اسی کے سپرد کرو اور اسی پر بھروسہ کرو۔ (4)

حقیقی کارساز صرف اللہ تعالیٰ ہے

یاد رہے کہ حقیقی کارساز صرف اللہ تعالیٰ ہے اور سب کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہئے البتہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ انسان اسباب کو اختیار کرنا چھوڑ دے اور صرف اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے بیٹھ جائے بلکہ ہر انسان کو چاہئے کہ وہ اسباب ضرور اختیار کرے لیکن ان اسباب پر بھروسہ نہ کرے بلکہ صرف اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے جیسے ہر ایک کو روزی دینا اللہ

1.....مسند امام احمد، مسند السيدة عائشة رضی اللہ عنہا، ۳۹۱/۹، الحدیث: ۲۴۷۱۲.

2.....احزاب: ۲۱.

3.....مسند ابو یعلیٰ، مسند عائشة رضی اللہ عنہا، ۲۶۱/۴، الحدیث: ۴۸۴۲.

4.....روح البیان، المزمّل، تحت الآیة: ۹، ۲۱۲/۱۰، خازن، المزمّل، تحت الآیة: ۹، ۳۲۳/۴، ملقطاً.

تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر لیا ہوا ہے، اب اس کا یہ مطلب نہیں کہ انسان سب کچھ چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف سے روزی ملنے کی امید لگا کر گھر بیٹھ جائے اور رزق حاصل ہونے کے اسباب اختیار کرنا چھوڑ دے، اس طرح اگر وہ ساری عمر بھی بیٹھا رہے گا تو اسے ایک لقمہ بھی نہیں ملے گا۔

وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَبِيلًا ⑩

ترجمہ کنزالایمان: اور کافروں کی باتوں پر صبر فرماؤ اور انہیں اچھی طرح چھوڑ دو۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور کافروں کی باتوں پر صبر کرو اور انہیں اچھی طرح چھوڑ دو۔

﴿وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ﴾: اور کافروں کی باتوں پر صبر کرو۔ ﴿یعنی اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم﴾، کفارِ قریش اللہ تعالیٰ کے بارے میں شریک، بیوی اور اولاد بتا کر خرافات کہتے ہیں اور آپ کو جادوگر، شاعر، کاہن اور مجنون کہہ کر آپ کی شان میں گستاخیاں کرتے ہیں اور قرآن کو سابقہ لوگوں کی کہانیاں بتا کر اس کے بارے میں نازیبا کلمات کہتے ہیں، آپ کافروں کی ان باتوں پر صبر فرمائیں اور انہیں بدنی، زبانی، قلبی ہر اعتبار سے چھوڑ دیں اور ان کا معاملہ ان کے رب غزوجل کے سپرد کر دیں۔^(۱)

وَذُرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا ⑪

ترجمہ کنزالایمان: اور مجھ پر چھوڑوان جھٹلانے والے مال داروں کو اور انہیں تھوڑی مہلت دو۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور ان جھٹلانے والے مالداروں کو مجھ پر چھوڑ دو اور انہیں تھوڑی مہلت دو۔

﴿وَذُرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ﴾: اور ان جھٹلانے والے مالداروں کو مجھ پر چھوڑ دو۔ ﴿یعنی اے حبیب! صَلَّی اللہُ

①.....روح البیان، المزمّل، تحت الآیة: ١٠، ١٠، ٢١٣.

تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، آپ کو اور قرآن کو جھٹلانے والے ان مالداروں کو مجھ پر چھوڑ دیں، میں آپ کی طرف سے انہیں کافی ہوں اور انہیں بدر کے دن تک تھوڑی مہلت دیں۔ چنانچہ کچھ ہی مدت بعد یہ لوگ بدر کی جنگ میں قتل کر دیئے گئے۔ بعض مفسرین کے نزدیک یہاں تھوڑی مہلت دینے سے مراد قیامت کے دن تک مہلت دینا ہے۔^(۱)

إِنَّ لَدَيْنَا أَنْكَالًا وَجَحِيماً ۝۱۱ وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ ۝۱۲ وَعَذَابًا أَلِيماً ۝۱۳
يَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيبًا مَّهِيلًا ۝۱۴

ترجمہ کنزالایمان: بے شک ہمارے پاس بھاری بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی آگ۔ اور گلے میں پھنستا کھانا اور دردناک عذاب۔ جس دن تھر تھرائیں گے زمین اور پہاڑ اور پہاڑ ہو جائیں گے ریتے کا ٹیلہ بہتا ہوا۔

ترجمہ کنزالعرفان: بیشک ہمارے پاس بھاری بیڑیاں اور بھڑکتی آگ ہے۔ اور گلے میں پھنسنے والا کھانا اور دردناک عذاب ہے۔ جس دن زمین اور پہاڑ تھر تھرائیں گے اور پہاڑ ریت کا بہتا ہوا ٹیلہ ہو جائیں گے۔

﴿إِنَّ لَدَيْنَا أَنْكَالًا﴾: بیشک ہمارے پاس بھاری بیڑیاں ہیں۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں کفار کے عذاب کا وصف بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جنہوں نے نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو جھٹلایا ان کے لئے ہمارے پاس آخرت میں لوہے کی بھاری بیڑیاں ہیں جو کہ ذلیل کرنے اور عذاب دینے کے لئے ان کے پاؤں میں ڈالی جائیں گی اور بھڑکتی آگ ہے جس میں انہیں جلایا جائے گا اور گلے میں پھنسنے والا کھانا ہے جو نہ حلق سے نیچے اترے گا اور نہ حلق سے باہر آسکے گا اور ان چیزوں کے علاوہ ان کے لئے ایسا دردناک عذاب ہے جس کی حقیقت کوئی نہیں جان سکتا۔^(۲)

کفار کے لئے تیار کئے گئے عذابات پڑھ کر مسلمان کو کیا کرنا چاہئے

قیامت کے دن کفار کے لئے تیار کئے گئے عذاب کے بارے میں پڑھ یا سن کر ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنے

①.....روح البیان، المزمّل، تحت الآية: ۱۱، ۲۱۳/۱۰-۲۱۴، جلالین، المزمّل، تحت الآية: ۱۱، ص ۴۷۸، مدارك، المزمّل، تحت الآية: ۱۱، ص ۱۲۹۳، ملقطاً.

②.....جلالین، المزمّل، تحت الآية: ۱۲-۱۳، ص ۴۷۸، حازن، المزمّل، تحت الآية: ۱۲-۱۳، ۳۲۳/۴، روح البیان، المزمّل، تحت الآية: ۱۲-۱۳، ۲۱۴/۱۰، ملقطاً.

دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا کرے، یہی ہمارے اسلاف کا طریقہ رہا ہے۔ چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں ”حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کسی قاری سے یہ آیت سنی ”إِنَّ لَكَ يَتَا أَنْكَالًا وَجَجِيًّا“ تو (اللہ تعالیٰ کے خوف سے) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر غشی طاری ہوگئی۔ (1)

مروی ہے کہ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روزے کی حالت میں تھے، شام کے وقت جب ان کے سامنے کھانا حاضر کیا گیا تو نہیں یہی آیت یاد آگئی (اور اللہ کے خوف سے) انہوں نے کہا: کھانا اٹھا لو۔ دوسری رات کھانا پیش کیا گیا تو پھر یہی آیت یاد آگئی، آپ نے فرمایا: کھانا اٹھا لو۔ تیسری رات بھی اسی طرح ہوا تو حضرت ثابت بنانی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ اور چند دیگر بزرگوں کو اس بات کی خبر دی گئی، وہ تشریف لائے اور مسلسل حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھانے کا کہتے رہے یہاں تک کہ آپ نے ستو کا صرف ایک گھونٹ پیا۔ (2)

﴿يَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ﴾: جس دن زمین اور پہاڑ تھرتھرائیں گے۔ ارشاد فرمایا کہ جس دن زمین اور پہاڑ اللہ تعالیٰ کی بیعت اور جلال سے تھرتھرائیں گے اور پہاڑ اپنی تختی اور بلندی کے باوجود تھرتھرانے کی شدت کی وجہ سے ریت کا بہتا ہوا ٹیلہ ہو جائیں گے وہ قیامت کا دن ہوگا۔ (3)

إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا ۖ فَعَصَىٰ فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ فَأَخَذْنَاهُ أَخْذًا وَبَيِّنًا ﴿١٦﴾

ترجمہ کنزالایمان: بے شک ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجے کہ تم پر حاضر ناظر ہیں جیسے ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجے۔ تو فرعون نے اس رسول کا حکم نہ مانا تو ہم نے اسے سخت گرفت سے پکڑا۔

ترجمہ کنزالعرفان: بیشک ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجے جو تم پر گواہ ہیں جیسے ہم نے فرعون کی طرف ایک رسول

1..... کنز العمال، کتاب الشمائل، قسم الافعال، باب شمائل الاخلاق، ٨٠/٤، الجزء السابع، الحديث: ١٨٦٤٠.

2..... مدارك المزمّل، تحت الآية: ١٣، ص ١٢٩٤.

3..... روح البيان، المزمّل، تحت الآية: ١٤، ١٠/٢١٤-٢١٥، حازن، المزمّل، تحت الآية: ١٤، ٣٢٣/٤، ملتنقطاً.

بھیجے۔ تو فرعون نے اس رسول کا حکم نہ مانا تو ہم نے اسے سخت گرفت سے پکڑا۔

﴿إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا بِيَشْكُ هَمَّ نَزَّهَارِي طَرَفِ اِيك رَسُوْلٍ يَّحِيْجِيْ۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں اللہ تعالیٰ نے کفار کو دنیا کے ہولناک عذاب سے ڈراتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اے اہل مکہ! بیشک ہم نے اسی طرح محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا جو کہ مؤمن کے ایمان اور کافر کے کفر کو جانتے ہیں جس طرح ہم نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوٰةُ وَالسَّلَام کو فرعون کی طرف رسول بنا کر بھیجا اور جب فرعون نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوٰةُ وَالسَّلَام کی رسالت کا انکار کر کے اور ان پر ایمان نہ لاکر ان کا حکم نہ مانا تو ہم نے اس کی نافرمانی کی وجہ سے دریا میں ڈبو کر اسے سخت گرفت سے پکڑا، لہذا تم بھی اس بات سے ڈرو کہ کہیں میرے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جھٹلانے کی وجہ سے تم پر بھی فرعون کی طرح دنیا میں عذاب نہ آجائے اور اگر نافرمانی کی وجہ سے دنیا میں تم پر عذاب آگیا تو وہ فرعون کے عذاب سے زیادہ سخت ہوگا کیونکہ تمہارے پاس جو رسول تشریف لائے ہیں وہ رتبے میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوٰةُ وَالسَّلَام سے بڑے ہیں۔^(۱)

فَكَيْفَ تَتَّقُونَ إِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا ۝١٧
السَّمَاءُ مُنْفَطِرٌ بِهِ ۗ كَانَ وَعْدُهُ مَفْعُولًا ۝١٨ إِنْ هَذِهِ تَذْكَرَةٌ ۚ
فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذْ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ۝١٩

ترجمہ کنز الایمان: پھر کیسے بچو گے اگر کفر کرو اس دن سے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا۔ آسمان اس کے صدمہ سے پھٹ جائے گا اللہ کا وعدہ ہو کر رہنا۔ بے شک یہ نصیحت ہے تو جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ لے۔

ترجمہ کنز العرفان: پھر اگر تم کفر کرو تو اس دن کیسے بچو گے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا۔ آسمان اس کی وجہ سے پھٹ

①.....عازن، المزمّل، تحت الآية: ١٥-١٦، ٤/٣٢٣، روح البیان، المزمّل، تحت الآية: ١٥-١٦، ١٠/٢١٥ ابن کثیر، المزمّل، تحت الآية: ١٥-١٦، ٨/٢٦٧، ملقطاً.

جائے گا، اللہ کا وعدہ ہو کر رہنا ہے۔ بیشک یہ ایک نصیحت ہے، تو جو چاہے اپنے رب کی طرف راستہ اختیار کرے۔

﴿فَكَيْفَ تَتَّقُونَ إِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا: پھر اگر تم کفر کرو تو اس دن کیسے بچو گے۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں کفار مکہ کو آخرت کے ہولناک عذاب سے ڈراتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اگر تمہارے کفر پر قائم رہنے کے باوجود تم سے فرعون کی طرح دنیا میں ہی مؤاخذہ نہ ہوا تو تم قیامت کے اس دن کے عذاب سے کیسے بچو گے جو انتہائی ہولناک ہوگا اور وہ اپنی شدت اور دہشت سے بچوں کو بوڑھا کر دے گا اور آسمان اپنی عظمت و قوت کے باوجود اس دن کی شدت کی وجہ سے پھٹ جائے گا، یاد رکھو! اللہ تعالیٰ نے قیامت قائم ہونے کا جو وعدہ دیا ہے وہ ہو کر رہنا ہے۔⁽¹⁾

﴿إِنَّ هَذِهِ تَذَكُّرٌ﴾: بیشک یہ نصیحت ہے۔ یعنی بیشک دنیا و آخرت کے عذاب سے ڈرانے والی یہ آیات مخلوق کے لئے نصیحت ہیں، تو اب جو چاہے ایمان اور طاعت اختیار کر کے اپنے رب غز و جن کی طرف راستہ اختیار کرے۔⁽²⁾

إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِنْ ثُلُثِي اللَّيْلِ وَنِصْفَهُ وَثُلُثَهُ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِينَ مَعَكَ ۗ وَاللَّهُ يُقَدِّرُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۗ عَلِمَ أَنْ لَّنْ نَّحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ ۗ عَلِمَ أَنْ سَيَكُونُ مِنْكُمْ مَّرْضَىٰ ۚ وَآخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِي الْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِّنْ فَضْلِ اللَّهِ ۚ وَآخَرُونَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۚ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا ۗ وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرًا

1.....روح البیان، المزمّل، تحت الآیة: ۱۷-۱۸، ۲۱۶/۱۰، جلالین، المزمّل، تحت الآیة: ۱۷-۱۸، ص ۴۷۸-۴۷۹، ملقطاً.

2.....جلالین، المزمّل، تحت الآیة: ۱۹، ص ۴۷۹.

وَأَعْظَمَ أَجْرًا وَاسْتَغْفِرُ وَاللَّهُ ط إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ٢٠

توجہ کنزالایمان: بے شک تمہارا رب جانتا ہے کہ تم قیام کرتے ہو کبھی دو تہائی رات کے قریب کبھی آدھی رات کبھی تہائی اور ایک جماعت تمہارے ساتھ والی اور اللہ رات اور دن کا اندازہ فرماتا ہے اسے معلوم ہے کہ اے مسلمانو تم سے رات کا شمار نہ ہو سکے گا تو اس نے اپنی مہر سے تم پر رجوع فرمائی اب قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہوا تیار ہوا سے معلوم ہے کہ عنقریب کچھ تم میں بیمار ہوں گے اور کچھ زمین میں سفر کریں گے اللہ کا فضل تلاش کرنے اور کچھ اللہ کی راہ میں لڑتے ہوں گے تو جتنا قرآن میسر ہو پڑھو اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کو اچھا قرض دو اور اپنے لیے جو بھلائی آگے بھیجو گے اسے اللہ کے پاس بہتر اور بڑے ثواب کی پاؤ گے اور اللہ سے بخشش مانگو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

توجہ کنزالعرفان: بیشک تمہارا رب جانتا ہے کہ تم اور تمہارے ساتھیوں میں سے ایک جماعت کبھی دو تہائی رات کے قریب قیام کرتی ہے اور کبھی آدھی رات اور کبھی ایک تہائی رات۔ اور اللہ رات اور دن کا اندازہ فرماتا ہے، اسے معلوم ہے کہ (اے مسلمانو!) تم ساری رات قیام نہیں کر سکو گے تو اس نے اپنی مہربانی سے تم پر رجوع فرمایا اب قرآن میں سے جتنا آسان ہوا تیار ہو۔ اسے معلوم ہے کہ عنقریب تم میں سے کچھ لوگ بیمار ہوں گے اور کچھ زمین میں اللہ کا فضل تلاش کرنے کیلئے سفر کریں گے اور کچھ اللہ کی راہ میں لڑتے ہوں گے تو جتنا قرآن آسان ہو پڑھو اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کو اچھا قرض دو اور اپنے لیے جو بھلائی تم آگے بھیجو گے اسے اللہ کے پاس بہتر اور بڑے ثواب کی پاؤ گے اور اللہ سے بخشش مانگو، بیشک اللہ بہت بخشنے والا مہربان ہے۔

﴿إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ﴾ بیشک تمہارا رب جانتا ہے۔ ﴿اس سورت کی ابتدائی آیات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر تجر کی فرضیت کا بیان ہوا اور اس آیت میں امت سے تہجد کی فرضیت منسوخ ہونے کا بیان ہے۔ چنانچہ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے حبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، بیشک تمہارا رب عزیز و جل جانتا ہے کہ آپ اور آپ کے صحابہ میں سے ایک جماعت آپ کی پیروی کرتے ہوئے کبھی دو تہائی رات کے قریب قیام کرتی

ہے اور کبھی آدھی رات اور کبھی ایک تہائی رات قیام میں گزارتی ہے اور اللہ تعالیٰ رات اور دن کے اجزا اور ان کی گھڑیوں کی مقدار جانتا ہے لہذا وہ رات کی اس مقدار کو بھی جانتا ہے جس میں تم قیام کرتے ہو اور اسے وہ مقدار بھی معلوم ہے جس میں تم سوتے ہو اور اسے یہ بھی معلوم ہے کہ اے مسلمانو! تم رات کا شمار نہیں کر سکو گے اور اس کے اوقات کی تعیین نہ کر سکو گے تو اللہ تعالیٰ نے اپنی مہربانی سے تم پر رجوع فرمایا اور تم سے مشقت دور کر دی لہذا اب نماز کے دوران قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہوتا پڑھو اور رات کا لمبا قیام تمہیں معاف ہے۔ اور تمہیں یہ تخفیف دینے کی حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ عنقریب تم میں سے کچھ لوگ بیمار ہوں گے اور کچھ لوگ تجارت کے ذریعے زمین میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل تلاش کرنے یا علم حاصل کرنے کیلئے سفر کریں گے اور کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کفار سے لڑتے ہوں گے، اس وجہ سے ان سب پر رات کا قیام دشوار ہوگا تو تم پر جتنا قرآن آسان ہوتا پڑھو اور فرض نماز قائم رکھو اور جو زکوٰۃ تم پر واجب ہو اسے ادا کرو اور نفل صدقات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو اچھا قرض دو اور اپنے لیے جو بھلائی تم آگے بھیجو گے اسے اللہ تعالیٰ کے پاس بہتر اور بڑے ثواب کی پاؤں گے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگو، بیشک اللہ تعالیٰ تمام گناہ بخشنے والا اور مہربان ہے۔ (1)

﴿فَأَقْرَعُوا صَاتِسًا مِّنَ الْقُرْآنِ﴾: اب قرآن میں سے جتنا آسان ہوتا پڑھو۔ ﴿یہاں تین باتیں یاد رکھیں: (1) اس آیت سے نماز میں مطلقاً قراءت کی فرضیت ثابت ہوئی۔ (2) فرض قراءت کا سب سے کم درجہ ایک بڑی آیت یا تین ایسی چھوٹی آیتیں ہیں جو بڑی آیت کے برابر ہوں۔ (3) اس آیت سے رات میں قیام کی مقدار منسوخ ہوئی، پھر (ایک قول کے مطابق) پانچ نمازوں کی فرضیت سے امت کے حق میں تہجد کا اصل وجوب بھی منسوخ ہو گیا۔

﴿وَأَقْرِضُوا اللہَ قَرْضًا حَسَنًا﴾: اور اللہ کو اچھا قرض دو۔ ﴿حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اس قرض سے مراد زکوٰۃ کے علاوہ راہِ خدا میں خرچ کرنا ہے جیسے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنے میں اور مہمان نوازی کرنے میں خرچ کرنا۔ بعض مفسرین نے کہا ہے کہ اس سے وہ تمام صدقات مراد ہیں جنہیں اچھی طرح حلال مال سے اور خوش ولی کے ساتھ راہِ خدا میں خرچ کیا جائے۔ (2)



1.....حازن، المزمّل، تحت الآیة: ٢٠، ٤/٣٢٤-٣٢٥، ملخصاً.

2.....حازن، المزمّل، تحت الآیة: ٢٠، ٤/٣٢٥.

سُورَةُ الْمَائِدَةِ

سورة مدثر کا تعارف

مقام نزول

سورة مدثر مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔^(۱)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 2 رکوع، 56 آیتیں ہیں۔

”مدثر“ نام رکھنے کی وجہ

مدثر کا معنی ہے چادر اوڑھنے والا، اور اس سورت کی پہلی آیت میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اس وصف سے مخاطب کیا گیا اس مناسبت سے اسے ”سورة مدثر“ کہتے ہیں۔

سورة مدثر کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دین اسلام کی تبلیغ کرنے کا حکم دیا گیا، مشرک سرداروں کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا گیا اور جہنم کے اوصاف بیان کئے گئے ہیں اور اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں،

(1)..... اس سورت کی ابتدائی آیات میں تبلیغ دین کے حوالے سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تربیت فرمائی گئی اور کافروں کی طرف سے پہنچنے والی ایذاؤں پر صبر کرنے کی تلقین کی گئی۔

(2)..... قیامت کے دن کی ہولناکی اور ولید بن مغیرہ مخزومی کی مذمت بیان کی گئی اور اس کے دردناک انجام کے بارے میں بتایا گیا۔

(3)..... جہنم کے اوصاف بیان کئے گئے اور اس کے محافظوں کی تعداد بیان کی گئی۔

1.....حازن، تفسیر سورة المدثر، ۴/۳۲۶۔

(4)..... چاند، رات اور صبح کی قسم کھا کر فرمایا کہ دوزخ بہت بڑی چیزوں میں سے ایک چیز ہے۔

(5)..... یہ بتایا گیا ہے کہ ہر شخص اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے، نیز جنتیوں اور جہنمیوں کے درمیان ہونے والی گفتگو بیان کی گئی۔

(6)..... مشرکین کی نادانی اور بیوقوفی بیان کی گئی کہ جس طرح شیر سے خوفزدہ ہو کر گدھا بھاگتا ہے اسی طرح یہ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تلاوت قرآن سن کر ان سے بھاگتے ہیں۔

(7)..... اس سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ قرآن مجید عظیم نصیحت ہے تو جو چاہے اس سے نصیحت حاصل کرے۔

سورۃ مزل کے ساتھ مناسبت

سورۃ مدثر کی اپنے سے ما قبل سورت ”مزل“ کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں کے شروع میں حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ان کے لباس کے ایک وصف کے ساتھ ندا فرمائی گئی۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ سورۃ مزل کی ابتدا میں تہجد پڑھنے کا حکم دیا گیا اور اس میں اپنی ذات کی تکمیل ہے اور سورۃ مدثر کی ابتدا میں لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرانے کا حکم دیا گیا اور اس میں دوسروں کی تکمیل ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمہ کنزالایمان:

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

ترجمہ کنزالایمان:

يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۱ قُمْ فَأَنْذِرْ ۲

ترجمہ کنزالایمان: اے بالاپوش اوڑھنے والے۔ کھڑے ہو جاؤ پھر ڈرناؤ۔

ترجمہ کنز العرفان: اے چادر اوڑھنے والے۔ کھڑے ہو جاؤ پھر ڈر سناؤ۔

﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ: اے چادر اوڑھنے والے﴾ شان نزول: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”میں حرا پہاڑ پر تھا کہ مجھے ندا کی گئی ”يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ“ میں نے اپنے دائیں بائیں دیکھا تو کچھ نہ پایا اور جب اوپر دیکھا تو ایک شخص (یعنی وہی فرشتہ جس نے ندا کی تھی) آسمان اور زمین کے درمیان بیٹھا ہے، یہ دیکھ کر مجھ پر رعب طاری ہوا اور میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آیا اور میں نے انہیں کہا کہ مجھے چادر اڑھاؤ، انہوں نے چادر اڑھا دی، اس کے بعد حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے کہا ”يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ“ اے چادر اوڑھنے والے۔ (1)

﴿قُمْ: کھڑے ہو جاؤ﴾ اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ اے چادر اوڑھنے والے (نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)، آپ اپنی خواب گاہ سے کھڑے ہو جائیں، پھر اپنی قوم کو ایمان نہ لانے پر اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرائیں۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ اے چادر اوڑھنے والے (نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)، آپ اپنی خواب گاہ سے کھڑے ہو جائیں پھر تمام لوگوں کو ایمان نہ لانے پر اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرائیں کیونکہ آپ تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ (2)

وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝

ترجمہ کنز الایمان: اور اپنے رب ہی کی بڑائی بولو۔ اور اپنے کپڑے پاک رکھو۔

ترجمہ کنز العرفان: اور اپنے رب ہی کی بڑائی بیان کرو۔ اور اپنے کپڑے پاک رکھو۔

﴿وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ: اور اپنے رب ہی کی بڑائی بیان کرو﴾ یعنی بتوں کے پجاری اللہ تعالیٰ کی شان میں جو یکواں کرتے ہیں آپ اس سے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور بڑائی بیان کریں۔ مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضور

1.....مدارک، المدثر، تحت الآیة: ١، ص ١٢٩٦.

2.....مدارک، المدثر، تحت الآیة: ٢، ص ١٢٩٦، روح البیان، المدثر، تحت الآیة: ٢، ١/٢٢٤، ملقطاً.

اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ اکبر فرمایا، حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بھی حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تکبیر سن کر تکبیر کہی اور خوش ہوئیں اور انہیں یقین ہو گیا کہ وحی آئی ہے۔^(۱)

﴿وَشِيَابَكَ فَطْفًا﴾ اور اپنے کپڑے پاک رکھو۔ اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ اے حبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، آپ اپنے کپڑے ہر طرح کی نجاست سے پاک رکھیں کیونکہ نماز کیلئے طہارت ضروری ہے اور نماز کے علاوہ اور حالتوں میں بھی کپڑے پاک رکھنا بہتر ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ آپ کے کپڑے عربوں کی عادت کے مطابق زیادہ لمبے نہ ہوں کیونکہ بہت زیادہ لمبے ہونے کی وجہ سے چلنے پھرنے کے دوران کپڑے نجس ہونے کا احتمال رہتا ہے۔^(۲)

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ⑤ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ⑥ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ⑦

توجہ کنز الایمان: اور بتوں سے دور رہو۔ اور زیادہ لینے کی نیت سے کسی پر احسان نہ کرو۔ اور اپنے رب کے لیے صبر کئے رہو۔

توجہ کنز العرفان: اور گندگی سے دور رہو۔ اور زیادہ لینے کی خاطر کسی پر احسان نہ کرو۔ اور اپنے رب کے لیے ہی صبر کرتے رہو۔

﴿وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ﴾ اور گندگی سے دور رہو۔ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو (پہلے کی طرح) بتوں کی عبادت سے دور رہنے پر قائم رہنے کا حکم دیا ہے لہذا جس طرح مسلمان کے اس قول ”اِهْدِنَا“ کا یہ معنی نہیں کہ اے اللہ ہم ہدایت پر نہیں اس لئے ہمیں ہدایت عطا فرما، بلکہ اس کا معنی یہ ہے کہ ہمیں اس ہدایت پر ثابت قدم رکھو اسی طرح یہاں ہے (کہ اس آیت کا یہ مطلب نہیں کہ پہلے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بتوں کی پوجا کرتے تھے اور اب انہیں اس سے منع کیا جا رہا ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح آپ پہلے بتوں کی پوجا کرنے سے دور تھے اسی طرح ہمیشہ اس سے دور ہی رہتے۔“^(۳)

①.....حازن، المدثر، تحت الآية: ٣، ٣٢٦/٤، مدارك، المدثر، تحت الآية: ٣، ص ١٢٩٦، ملقطاً.

②.....مدارك، المدثر، تحت الآية: ٤، ص ١٢٩٦.

③.....تفسير كبير، المدثر، تحت الآية: ٥، ٧٠٠/١٠٥.

﴿وَلَا تَمُنُّنَ سَتَكُنَّ كَثِيرًا﴾ اور زیادہ لینے کی خاطر کسی پر احسان نہ کرو۔ ﴿یعنی اے حبیب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ﴾، آپ اپنا مال کسی کو اس نیت سے ہدیئے کے طور پر نہ دینا کہ وہ آپ کو اس سے زیادہ دے گا۔

یاد رہے کہ دنیا میں تحفے اور نیوتے دینے کے معاملے میں دستور ہے کہ دینے والا یہ خیال کرتا ہے کہ جس کو میں نے دیا ہے وہ موقع آنے پر مجھے اس سے زیادہ دیدے گا، اس قسم کے نیوتے اور ہدیئے شرعاً اگرچہ جائز ہیں لیکن نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو اس سے منع فرمایا گیا کیونکہ شانِ نبوت بہت ارفع و اعلیٰ ہے اور اس منصبِ عالی کے لائق یہی ہے کہ رسول کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جس کو جو کچھ دیں وہ محض کرم کے طور پر ہو اور جسے دیا اس سے لینے یا نفع حاصل کرنے کی نیت نہ ہو۔ (1)

﴿وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ﴾: اور اپنے رب کے لیے ہی صبر کرتے رہو۔ ﴿یعنی اے حبیب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ﴾، آپ اپنے رب غَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے اس کی اطاعت، اس کے احکامات، اس کے ممنوعات اور ان ایذاؤں پر صبر کرتے رہیں جو دین کی خاطر آپ کو (گنہگار کی طرف سے) برداشت کرنی پڑیں۔ (2)

فَاذْأَنْقَرَفِي النَّاقُورِ ۙ ۘ قَدْ لِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيرٌ ۙ ۘ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ

غَيْرُ يَسِيْرٍ ۙ ۘ

ترجمہ کنزالایمان: پھر جب صور پھونکا جائے گا۔ تو وہ دن کڑا دن ہے۔ کافروں پر آسان نہیں۔

ترجمہ کنزالعرفان: پھر جب صور میں پھونکا جائے گا۔ تو وہ دن بڑا سخت دن ہوگا۔ کافروں پر آسان نہیں ہوگا۔

﴿فَاذْأَنْقَرَفِي النَّاقُورِ﴾: پھر جب صور میں پھونکا جائے گا۔ ﴿سید المرسلین صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ سے چند باتیں ارشاد فرمانے کے بعد یہاں سے اللہ تعالیٰ نے بد بخت کافروں کے لئے وعید بیان فرمائی ہے، چنانچہ اس آیت اور اس

1.....خازن، المدثر، تحت الآية: ٦، ٤/٣٢٧، خزائن العرقان، المدثر، تحت الآية: ٦، ص ١٠٦٦، ملقطاً۔

2.....خازن، المدثر، تحت الآية: ٧، ٤/٣٢٧۔

بعد والی 5 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اے پیارے حبیب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، آپ کی طرف سے اس سے انتقام لینے کے لئے میں کافی ہوں جسے میں نے اس کی ماں کے پیٹ سے مال اور اولاد کے بغیر اکیلا پیدا کیا، پھر میں نے اس پر انعام کیا اور اسے کھیتوں، کثیر مویشیوں اور تجارتوں سے وسیع مال دیا اور اسے ایسے دس بیٹے دیئے جنہیں مالدار ہونے کی وجہ سے مال کمانے کیلئے سفر کرنے کی حاجت نہ تھی اس لئے وہ سب باپ کے سامنے رہتے اور میں نے اس کے لیے دُنویٰ نعمتوں کو خوب بچھا دیا کہ اسے (قوم میں) عزت و مرتبہ بھی دیا، ریاست بھی عطا فرمائی، عیش بھی دیا اور لمبی عمر بھی عطا کی، پھر وہ میری ناشکری کے باوجود حرص اور ہوس کی وجہ سے یہ امید کرتا ہے کہ میں اسے مال و اولاد اور زیادہ دوں۔ ایسا ہرگز نہیں ہوگا اور آج کے بعد اس کے کفر کے ہوتے ہوئے اس کی نعمتوں میں اضافہ نہیں ہوگا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ میری آیتوں سے دشمنی رکھتا ہے اور ان کا انکار کرتا ہے۔^(۱)

﴿وَجَعَلْتُ لَكَ خَالًا مَّهْدُودًا﴾: اور اسے وسیع مال دیا۔ ﴿حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فرماتے ہیں ”ولید بن مغیرہ کے پاس 9000 مثقال (یعنی تقریباً 3375 تالے) چاندی تھی اور اس کے پاس اونٹ، گھوڑے اور مویشی اتنے زیادہ تھے کہ مکہ سے لے کر طائف تک کا علاقہ بھر جاتا تھا اور ان کے علاوہ کثیر تعداد میں بکریاں، غلام اور لونڈیاں بھی تھیں۔ حضرت مجاہد رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے منقول ہے کہ ولید بن مغیرہ کے پاس ایک لاکھ دینار نقد موجود تھے اور طائف میں اس کا ایسا بڑا باغ تھا جو سال کے کسی وقت پھلوں سے خالی نہ ہوتا تھا۔“^(۲)

﴿وَبَيْنَيْنَ شُهُودًا﴾: اور سامنے حاضر رہنے والے بیٹے دیئے۔ ﴿ولید بن مغیرہ کے دس بیٹوں میں سے تین مُشْرَف بے اسلام ہوئے اور ان میں سے ایک اسلامی لشکروں کے مشہور سپہ سالار اور ملکِ شام کے فاتح حضرت خالد بن ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہیں۔

﴿كَلَّا: ہرگز نہیں۔﴾ منقول ہے کہ اس آیت کے نزول کے بعد ولید کے مال، اولاد اور عزت و مرتبے میں کمی ہونا شروع ہوگئی یہاں تک کہ (وہ بڑی ذلت و خواری کے ساتھ) ہلاک ہو گیا۔^(۳)

①.....خازن، المدثر، تحت الآية: ۱۱-۱۶، ۴/۳۲۷-۳۲۸، روح البیان، المدثر، تحت الآية: ۱۱-۱۶، ۱/۲۲۸، مدارك، المدثر، تحت الآية: ۱۱-۱۶، ص ۱۲۹۷، ملقطاً.

②.....خازن، المدثر، تحت الآية: ۱۲، ۴/۳۲۸، مدارك، المدثر، تحت الآية: ۱۲، ص ۱۲۹۷، ملقطاً.

③.....خازن، المدثر، تحت الآية: ۱۶، ۴/۳۲۸.

﴿سَأَرْهُقُهُ صُعُودًا﴾: جلد ہی میں اسے (آگ کے پہاڑ) صعود پر چڑھاؤں گا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”صعود آگ کا ایک پہاڑ ہے جس پر کافر کو ستر سال تک چڑھایا جائے گا، پھر ستر سال تک اسے اس پہاڑ سے نیچے گرایا جائے گا اور یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔“ (1)

إِنَّهُ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ۙ (١٨) فَقَتَلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۙ (١٩) ثُمَّ قَتَلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۙ (٢٠) ثُمَّ نَظَرَ ۙ (٢١) ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۙ (٢٢) ثُمَّ أَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ۙ (٢٣) فَقَالَ إِنْ هَذَا إِلَّا سِحْرٌ يُؤْتَىٰ ۙ (٢٤) إِنْ هَذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ۙ (٢٥) سَأُصْلِيهِ سَقَمًا ۙ (٢٦)

ترجمہ کنزالایمان: بے شک وہ سوچا اور دل میں کچھ بات ٹھہرائی۔ تو اس پر لعنت ہو کیسی ٹھہرائی۔ پھر اس پر لعنت ہو کیسی ٹھہرائی۔ پھر نظر اٹھا کر دیکھا۔ پھر تیوری چڑھائی اور منہ بگاڑا۔ پھر پیٹھ پھیری اور تکبر کیا۔ پھر بولا یہ تو وہی جادو ہے اگلوں سے سیکھا۔ یہ نہیں مگر آدمی کا کلام۔ کوئی دم جاتا ہے کہ میں اسے دوزخ میں دھنسا تا ہوں۔

ترجمہ کنز العرفان: بیشک اس نے سوچا اور دل میں کوئی بات ٹھہرائی۔ تو اس پر لعنت ہو، اس نے کیسی بات ٹھہرائی۔ پھر اس پر لعنت ہو، اس نے کیسی بات ٹھہرائی۔ پھر نظر اٹھا کر دیکھا۔ پھر اس نے تیوری چڑھائی اور منہ بگاڑا پھر پیٹھ پھیری اور تکبر کیا۔ پھر بولا: یہ تو وہی جادو ہے جو منقول چلتا آ رہا ہے۔ یہ آدمی ہی کا کلام ہے۔ جلد ہی میں اسے دوزخ میں دھنساؤں گا۔

﴿إِنَّهُ فَكَّرَ وَقَدَّرَ﴾: بیشک اس نے سوچا اور دل میں کوئی بات ٹھہرائی۔ ﴿ثُمَّ قَتَلَ كَيْفَ قَدَّرَ﴾: جب یہ آیت ”حَمَّ ۙ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ“ نازل ہوئی اور سر کا ردو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد میں نماز کے دوران اس کی تلاوت فرمائی تو ولید نے اس آیت کو سنا اور اپنی قوم کی مجلس میں آکر اس نے کہا کہ خدا کی قسم! میں نے محمد صلی اللہ تعالیٰ

1.....ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورة المدثر، ٢١٦/٥، الحدیث: ٣٣٣٧.

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) سے ابھی ایک کلام سنا ہے، نہ وہ کلام آدمی کا ہے اور نہ جن کا، خدا کی قسم! اس کلام میں عجیب شیرینی، تازگی، فواند اور دل کشی ہے، وہ کلام سب پر غالب رہے گا۔ قریش کو اُس کی ان باتوں سے بہت غم ہوا اور ان میں مشہور ہو گیا کہ ولید اپنے آبائی دین سے مُخرف ہو گیا ہے۔ ابو جہل نے ولید کو سمجھانے کا ذمہ لیا اور اس کے پاس آ کر بہت غمزہ صورت بنا کر بیٹھ گیا۔ ولید نے کہا: تمہیں کیا غم ہے؟ ابو جہل نے کہا: غم کیسے نہ ہو، تو بوڑھا ہو گیا ہے اور قریش تیرے خرچ کیلئے رو پیہ جمع کر دیں گے، انہیں خیال ہے کہ تو نے محمد (مصطفى صلى الله تعالى عليه وآله وسلم) کے کلام کی تعریف اس لئے کی ہے کہ تجھے ان کے دسترخوان کا بچا ہوا کھانا مل جائے۔ اس پر اُسے بہت طیش آیا اور کہنے لگا کہ کیا قریش کو میرے مال و دولت کا حال معلوم نہیں ہے اور کیا محمد (صلى الله تعالى عليه وآله وسلم) اور ان کے اصحاب نے کبھی سیر ہو کر کھانا بھی کھایا ہے جو ان کے دسترخوان پر کچھ بچے گا۔ پھر وہ ابو جہل کے ساتھ اٹھا اور قوم میں آ کر کہنے لگا: تمہیں خیال ہے کہ محمد (صلى الله تعالى عليه وآله وسلم) مجنون ہیں، کیا تم نے ان میں کبھی دیوانگی کی کوئی بات دیکھی؟ سب نے کہا: ہرگز نہیں۔ ولید کہنے لگا: تم انہیں کاہن سمجھتے ہو، کیا تم نے انہیں کبھی کہاںت کرتے دیکھا ہے؟ سب نے کہا: ہرگز نہیں۔ ولید بولا: تم انہیں شاعر گمان کرتے ہو، کیا تم نے کبھی انہیں شعر کہتے ہوئے پایا ہے؟ سب نے کہا: ہرگز نہیں۔ ولید کہنے لگا: تم انہیں کذاب کہتے ہو، کیا تمہارے تجربہ میں ایسا ہے کہ کبھی انہوں نے جھوٹ بولا ہو؟ سب نے کہا: ہرگز نہیں اور قریش میں آپ صلی الله تعالى عليه وآله وسلم کی سچائی اور دیانت ایسی مشہور تھی کہ قریش آپ صلی الله تعالى عليه وآله وسلم کو امین کہا کرتے تھے۔ یہ سن کر قریش نے کہا: ولید! پھر بات کیا ہے؟ تو ولید سوچ کر بولا کہ بات یہ ہے کہ وہ جادوگر ہیں، تم نے دیکھا ہوگا کہ ان کی بدولت رشتہ دار رشتہ دار سے اور باپ بیٹے سے جدا ہو جاتے ہیں بس یہی جادوگر کا کام ہے اور جو قرآن وہ پڑھتے ہیں وہ دل میں اثر کر جاتا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ جادو ہے۔ اس سے متعلق یہ آیات نازل ہوئیں۔

چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی 8 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ ولید بن مغیرہ نے سوچا کہ وہ اس قرآن کے بارے میں کیا کہے جو اس نے نبی کریم صلی الله تعالى عليه وآله وسلم سے سنا، چنانچہ اس نے غور و فکر کر کے اپنے دل میں وہ کلام مَرْتَب کر لیا جو اس نے قرآن کے بارے میں کہنا تھا۔ اب فرمان الہی ہوتا ہے کہ اس پر لعنت ہو، اس نے اپنے دل میں کیسی عجیب بات ٹھہرائی ہے۔ پھر اس پر لعنت ہو، اس نے اپنے دل میں کیسی حیرت انگیز بات ٹھہرائی ہے۔ پھر اس نے نظراٹھا کر اپنی قوم کے چہروں کی طرف دیکھا۔ پھر اس نے کسی چیز میں غور کرنے والے کی طرح تیوری چڑھائی

اور منہ بگاڑا۔ پھر اس نے ایمان لانے سے پیٹھ پھیری اور تاجدار رسالت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی اطاعت کرنے کو اپنی بڑائی کے خلاف سمجھا۔ پھر قرآن مجید کے بارے میں بولا: یہ تو وہی جادو ہے جو جادوگروں سے منقول چلتا آ رہا ہے اور یہ کسی آدمی ہی کا کلام ہے۔ یہ سن لے کہ جلد ہی اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں دھنسا دے گا۔⁽¹⁾

وَمَا أَدْرَاكَ مَا سَقَرٌ ﴿٢٧﴾ لَا تَبْقَىٰ وَلَا تَذَرُ ﴿٢٨﴾ لَوْ أَحَاطَ لِلْبَشَرِ ﴿٢٩﴾ عَلَيْهَا
تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿٣٠﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور تم نے کیا جاننا دوزخ کیا ہے۔ نہ چھوڑے نہ لگی رکھے۔ آدمی کی کھال اتار لیتی ہے۔ اس پر اُنیس داروغہ ہیں۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور تمہیں کیا معلوم کہ دوزخ کیا ہے؟ نہ باقی رہنے دے گی اور نہ چھوڑے گی۔ آدمی کی کھال جلا دینے والی ہے۔ اس پر اُنیس داروغہ ہیں۔

﴿وَمَا أَدْرَاكَ مَا سَقَرٌ﴾ اور تمہیں کیا معلوم کہ دوزخ کیا ہے؟ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی تین آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اے مخاطب! تمہیں کیا معلوم کہ دوزخ کیا ہے؟ وہ ایسی جگہ ہے کہ عقل اس کی شدت اور سختی کا اندازہ نہیں لگا سکتی، وہ نہ کسی عذاب کے مُسْتَحِق کو چھوڑے گی اور نہ کسی کے جسم پر گوشت پوست کھال لگی رہنے دے گی، بلکہ عذاب کے مُسْتَحِق کو گرفتار کرے گی اور گرفتار کو جلائے گی اور ایسا نہیں ہوگا کہ ہلاک ہونے کے بعد معاملہ ختم ہو جائے گا بلکہ جب اس میں داخل لوگ جل جائیں گے تو پھر ویسے ہی کر دیئے جائیں گے جیسے پہلے تھے اور جہنم پھر انہیں جلائے گی، وہ جہنم تو جلا کر آدمی کی کھال اتار لینے والی ہے اور اس پر 19 فرشتے حضرت مالک عَلَيْهِ السَّلَام اور ان کے اٹھارہ ساتھی داروغہ کے طور پر مقرر ہیں۔⁽²⁾

1..... جلالین، المدثر، تحت الآية: ١٨-٢٦، ص ٤٨٠، حازن، المدثر، تحت الآية: ١٨-٢٦، ٣٢٩/٤، ملقطاً.
2..... روح البيان، المدثر، تحت الآية: ٢٧-٣٠، ٢٣١/١٠، حازن، المدثر، تحت الآية: ٢٧-٣٠، ٣٢٩/٤، ملقطاً.

کفار کا سخت عذاب اور جہنم کی شدت

کفار کے سخت عذاب اور جہنم کی شدت کے بارے میں ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصَلِّيْهِمْ نَارًا ۗ
 كَلِمًا نُّضَيِّجُهَا لِجُلُوْدِهِمْ يَوْمَ الْجُلُوْدِ ۗ
 اِنْ يَّعْرِضْ عَنْهَا لَيُوقَوْنَ الْعَذَابَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ
 عَزِيْزًا حَكِيْمًا (1)

ترجمہ کنز العرفان: بیشک وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا عنقریب ہم ان کو آگ میں داخل کریں گے۔ جب کبھی ان کی کھالیں خوب جل جائیں گی تو ہم ان کی کھالوں کو دوسری کھالوں سے بدل دیں گے کہ عذاب کا مزہ چکھ لیں۔ بیشک اللہ زبردست ہے، حکمت والا ہے۔

اور ارشاد فرمایا:

اِنَّا اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا ۗ اَحَاطَ بِهٖمْ
 سُرَادِقُهَا ۗ وَاِنْ يَّسْتَعْثِبُوْا يُّعٰثُوْا بِسَآءٍ
 كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ ۗ يَبْسُ السَّرَابُ ۗ
 وَسَآءَتْ مَرْتَفَعًا (2)

ترجمہ کنز العرفان: بیشک ہم نے ظالموں کے لیے وہ آگ تیار کر رکھی ہے جس کی دیواریں انہیں گھیر لیں گی اور اگر وہ پانی کے لیے فریاد کریں تو ان کی فریاد اس پانی سے پوری کی جائے گی جو پگھلائے ہوئے تانبے کی طرح ہوگا جو ان کے منہ کو بھون دے گا۔ کیا ہی برا پینا اور دوزخ کیا ہی بری ٹھہرنے کی جگہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے اور ایمان کی حالت میں ہی ہمیں موت نصیب فرمائے اور جہنم کی انتہائی سخت اور دردناک عذاب سے ہمیں نجات عطا فرمائے، آمین۔

وَمَا جَعَلْنَا اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلَائِكَةً ۗ وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً
 لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۗ لِيَسْتَيَقِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوْا الْكِتٰبَ وَيَزِدَّ الَّذِيْنَ

1 النساء: ٥٦

2 کہف: ٢٩

اٰمَنُوْا اٰيٰمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۗ
وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَالْكَافِرُوْنَ مَاذَا اَرَادَ اللّٰهُ
بِهٰذَا مَثَلًا ۗ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَاءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ ۗ وَمَا
يَعْلَمُ جُودَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ۗ وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْبَشَرِ ۗ

ترجمہ کنز الایمان: اور ہم نے دوزخ کے داروغہ نہ کئے مگر فرشتے اور ہم نے ان کی یہ گنتی نہ رکھی مگر کافروں کی جانچ کو اس لیے کہ کتاب والوں کو یقین آئے اور ایمان والوں کا ایمان بڑھے اور کتاب والوں اور مسلمانوں کو کوئی شک نہ رہے اور دل کے روگی اور کافر کہیں اس اچھے کی بات میں اللہ کا کیا مطلب ہے یونہی اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہے اور ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے اور تمہارے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور وہ تو نہیں مگر آدمی کے لیے نصیحت۔

ترجمہ کنز العرفان: اور ہم نے دوزخ کے داروغہ فرشتے ہی بنائے اور ہم نے ان کی یہ گنتی کافروں کی آزمائش کیلئے ہی رکھی اس لیے کہ کتاب والوں کو یقین ہو جائے اور ایمان والوں کا ایمان بڑھے اور اہل کتاب اور مسلمان شک نہ کریں اور تاکہ جن کے دلوں میں مرض ہے وہ اور کافر کہیں: اس عجیب و غریب بات سے اللہ کی کیا مراد ہے؟ یونہی اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور تمہارے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور وہ جہنم تو انسان کیلئے نصیحت ہی ہے۔

﴿وَمَا جَعَلْنَا اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً﴾: اور ہم نے دوزخ کے داروغہ فرشتے ہی بنائے۔ ﴿شان نزول﴾: حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فرماتے ہیں ”جب یہ آیت نازل ہوئی (جس میں دوزخ پر مقرر فرشتوں کی تعداد 19 بتائی گئی) تو ابو جہل نے قریش سے کہا ”تمہاری ماں تم پر روئے، محمد (مُصْطَفَى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) نے خبر دی ہے کہ دوزخ کے داروغہ 19 ہیں اور تم انتہائی بہادر اور تعداد میں کثیر لوگ ہو تو کیا تم میں سے دس مرد دوزخ کے ایک داروغہ کو

نہیں پکڑ سکتے؟ ابوالاشد بن اُسید نے کہا: میں اکیلا ان میں سے 17 کو کافی ہوں گا، 10 اپنی پیٹھ پر رکھ لوں گا اور 7 اپنے پیٹ پر باقی دو کو تم سنبھال لینا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ کے داروغہ انسانوں میں مرد نہیں بنائے جن پر کفار غالب آجائیں گے بلکہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ کے داروغہ فرشتے ہی بنائے ہیں لہذا ان میں سے ایسا کون ہے جو فرشتوں پر غالب آسکے اور اللہ تعالیٰ نے ان فرشتوں کی یہ قلیل تعداد کافروں کی اس آزمائش کیلئے ہی رکھی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حکمت پر اعتماد نہ کر کے اس تعداد میں کلام کریں اور کہیں کہ 19 کیوں ہوئے، نیز یہ تعداد بیان کرنے میں چار باتیں اور مقصود ہیں۔

(1)..... تورات اور انجیل میں لکھا ہوا تھا دوزخ کے داروغہ 19 ہیں، قرآن پاک میں بھی ان کی تعداد بیان کر دی گئی تاکہ یہ تعداد اپنی کتابوں کے موافق دیکھ کر یہودیوں کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کا یقین حاصل ہو۔

(2)..... اہل کتاب میں سے جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اعتقاد اور زیادہ ہو جائے اور وہ یہ بات جان لیں کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جو کچھ فرماتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی وحی ہے اور اسی لئے وہ سابقہ کتابوں سے مطابقت رکھتی ہے۔

(3)..... اہل کتاب اور مسلمان اس گفتی میں شک نہ کریں۔

(4)..... جن کے دلوں میں منافقت کا مرض ہے وہ اور کافر کہیں: اس عجیب و غریب بات سے اللہ تعالیٰ کی کیا مراد ہے؟ اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے اُسے گمراہ کیا جس نے اس تعداد کا انکار کیا اور اُسے ہدایت دی جس نے اس تعداد کی تصدیق کی، اسی طرح اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور تمہارے رب عزوجل کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور وہ یعنی جہنم اور اس کی صفت یا قرآن کی آیات تو انسان کیلئے نصیحت ہی ہے۔ (1)

كَلَّا وَالْقَمَرَ ۙ وَالْيَلِّ إِذَا دَبَرَ ۙ وَالصَّبِيحِ إِذَا آسَفَرَ ۙ إِنَّهَا

①..... حازن، المدثر، تحت الآية: ٣١، ٣٢٩/٤-٣٣٠، تفسير كبير، المدثر، تحت الآية: ٣١، ٧١٠/١٠-٧١١، مدارك، المدثر، تحت الآية: ٣١، ص ١٢٩٩، ملقطاً.

لَا حُدٰى الْكُبٰرِ ۝۳۵ نَزِيْرٌ لِّلْبَشْرِ ۝۳۶ لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ
اَوْ يَتَّخَّرَ ۝۳۷

ترجمہ کنزالایمان: ہاں ہاں چاند کی قسم۔ اور رات کی جب پیٹھ پھیرے۔ اور صبح کی جب اُجالا ڈالے۔ بے شک
دوزخ بہت بڑی چیزوں میں کی ایک ہے۔ آدمیوں کو ڈرانے والی ہے۔ اسے جو تم میں چاہے کہ آگے آئے یا پیچھے رہے۔

ترجمہ کنزالعرفان: خبردار! چاند کی قسم۔ اور رات کی جب پیٹھ پھیرے۔ اور صبح کی جب وہ خوب روشن ہو جائے۔
بیشک دوزخ بہت بڑی چیزوں میں سے ایک چیز ہے۔ آدمیوں کو ڈرانے والی ہے۔ اسے جو تم میں سے آگے بڑھنا
چاہے یا پیچھے ہٹنا چاہے۔

﴿اِنَّهَا لَاحُدٰى الْكُبٰرِ﴾: بیشک دوزخ بہت بڑی چیزوں میں سے ایک چیز ہے۔ ﴿﴾ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ نے چاند،
رات اور صبح کی قسم ارشاد فرمائی کیونکہ ان میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے عجائبات ظاہر ہیں، اس کے بعد اس آیت اور اس
کے بعد والی دو آیات میں ارشاد فرمایا کہ بیشک دوزخ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے سے لے کر قیامت تک
کے تمام گناہگار جنوں اور انسانوں کو عذاب دینے پر اللہ تعالیٰ کے قادر ہونے پر دلالت کرنے والی بہت بڑی چیزوں میں
سے ایک چیز ہے اور یہ دوزخ آدمیوں میں سے اس کو ڈرانے والی ہے جو تم میں سے ایمان لا کر بھلائی کی طرف یا جنت
کی طرف آگے بڑھنا چاہے یا کفر اختیار کر کے جنت سے پیچھے ہٹنا چاہے اور جہنم کے عذاب میں گرفتار ہونا چاہے۔ (1)
اس سے معلوم ہوا کہ انسان اپنے اعمال میں مجبور محض نہیں بلکہ اسے ایک طرح کا اختیار حاصل ہے۔

كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رٰهِيْبَةٌ ۝۳۸ اِلَّا اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ۝۳۹

ترجمہ کنزالایمان: ہر جان اپنی کرنی میں گروی ہے۔ مگر وہی طرف والے۔

1..... روح البیان، المدثر، تحت الآية: ٣٥-٣٧، ١٠/٢٣٨-٢٣٩، جلالین، المدثر، تحت الآية: ٣٥-٣٧، ص ٤٨١، ملقطاً.

ترجمہ کنزالعرفان: ہر جان اپنے کمائے ہوئے اعمال میں گروی رکھی ہے۔ مگر دائیں طرف والے۔

﴿كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ﴾ ہر جان اپنے کمائے ہوئے اعمال میں گروی رکھی ہے۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جنوں اور انسانوں میں سے ہر جان اپنے کئے ہوئے اعمال کی وجہ سے ایسے قید ہے جیسے وہ چیز جسے گروی رکھا ہوا ہے، البتہ کافر دائمی طور پر اور ایمان والے عارضی طور پر قید ہیں کیونکہ کافر جہنم کے عذاب سے کبھی نجات نہ پائیں گے جبکہ بعض ایمان والے شروع سے ہی جہنم سے نجات پا کر جنت میں چلے جائیں گے اور بعض اپنے گناہوں کی سزا پانے کے بعد جنت میں داخل ہوں گے، اس طرح ایمان والے سب کے سب نجات پا جائیں گے۔^(۱)

فِي جَنَّتٍ يُتَسَاءَلُونَ ﴿٣٠﴾ عَنِ الْمُجْرِمِينَ ﴿٣١﴾ مَا سَأَلَكُمْ فِي سَقَمٍ ﴿٣٢﴾
 قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمَصْلِيِّينَ ﴿٣٣﴾ وَلَمْ نَكُ نَطْعُمُ الْمُسْكِينِ ﴿٣٤﴾
 وَكُنَّا نَحْوُ مَعَ الْخَاطِئِينَ ﴿٣٥﴾ وَكُنَّا نَكْذِبُ بِيَوْمِ الدِّينِ ﴿٣٦﴾
 حَتَّىٰ آتَيْنَا الْيَقِيْنَ ﴿٣٧﴾

ترجمہ کنزالایمان: باغوں میں پوچھتے ہیں۔ مجرموں سے۔ تمہیں کیا بات دوزخ میں لے گئی۔ وہ بولے ہم نماز نہ پڑھتے تھے۔ اور مسکین کو کھانا نہ دیتے تھے۔ اور بیہودہ فکروالوں کے ساتھ بیہودہ فکریں کرتے تھے۔ اور ہم انصاف کے دن کو جھٹلاتے رہے۔ یہاں تک کہ ہمیں موت آئی۔

ترجمہ کنزالعرفان: باغوں میں ہوں گے۔ وہ پوچھ رہے ہوں گے۔ مجرموں سے۔ کون سی چیز تمہیں دوزخ میں لے گئی؟ وہ کہیں گے: ہم نمازیوں میں سے نہیں تھے۔ اور مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے۔ اور بیہودہ فکروالوں کے ساتھ

1.....صاوی، المدثر، تحت الآية: ٣٨، ٢٦٧٣/٦، ملخصاً.

بیہودہ باتیں سوچتے تھے۔ اور ہم انصاف کے دن کو جھٹلاتے رہے۔ یہاں تک کہ ہمیں موت آئی۔

﴿فِي جَنَّتٍ يُتَسَاءَلُونَ﴾: باغوں میں ہوں گے۔ وہ پوچھ رہے ہوں گے۔ ﴿﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی 7 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ ایمان والے آخرت میں باغوں میں ہوں گے اور جب جہنم میں داخل ہونے والے مومن اس سے نکل جائیں گے تو جنتی کافروں سے ان کا حال پوچھیں گے کہ تمہیں کون سی چیز دوزخ میں لے گئی؟ وہ انہیں جواب دیتے ہوئے کہیں گے: ہم دنیا میں نماز پڑھنے والوں میں سے نہیں تھے کیونکہ ہم نماز کے فرض ہونے کا اعتقاد نہیں رکھتے تھے اور مسلمانوں کی طرح مسکین پر صدقہ نہیں کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی آیات کے بارے میں بیہودہ فکر کرنے والوں کے ساتھ بیٹھ کر بیہودہ باتیں سوچتے تھے اور ان کے بارے میں جھوٹی باتیں بولتے تھے اور ہم انصاف کے اس دن کو جھٹلاتے رہے جس میں اعمال کا حساب ہوگا اور ان کی جزا دی جائے گی، یہاں تک کہ ہمیں موت آئی اور ہم ان مذموم افعال کی وجہ سے ہمیشہ کے لئے جہنم میں داخل ہو گئے۔⁽¹⁾

فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشُّفَعِينَ ﴿٣٨﴾

تَرْجُمَةٌ كُنَّا الْإِيمَانَ: تو انہیں سفارش شیوں کی سفارش کام نہ دے گی۔

تَرْجُمَةٌ كُنَّا الْعُرْفَانَ: تو انہیں سفارش شیوں کی سفارش کام نہ دے گی۔

﴿فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشُّفَعِينَ﴾: تو انہیں سفارش شیوں کی سفارش کام نہ دے گی۔ ﴿﴾ یعنی انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام، فرشتے، شہداء اور صالحین جنہیں اللہ تعالیٰ نے شفاعت کرنے کا اذن دیا ہے وہ ایمانداروں کی شفاعت کریں گے اور کافروں کی شفاعت نہیں کریں گے، لہذا جو لوگ ایمان نہیں رکھتے انہیں قیامت کے دن شفاعت میسر بھی نہ ہوگی۔⁽²⁾

1.....مدارک، المدثر، تحت الآیة: ٤٠-٤٧، ص ١٣٠، ١٣١، جلالین مع صاوی، المدثر، تحت الآیة: ٤٠-٤٧، ٢٢٧٣/٦، ٢٢٧٤- روح البیان، المدثر، تحت الآیة: ٤٠-٤٧، ٢٤٠/١٠، مطلقاً.

2.....مدارک، المدثر، تحت الآیة: ٤٨، ص ١٣٠، جلالین مع صاوی، المدثر، تحت الآیة: ٤٨، ٢٢٧٤/٦، مطلقاً.

گناہگار مسلمانوں کی شفاعت ہوگی

اس آیت سے ثابت ہوا کہ قیامت کے دن گناہگار مسلمانوں کے لئے شفاعت ہوگی اور انہیں شفاعت کام بھی آئے گی اور یہ بات کثیر احادیث سے بھی ثابت ہے، جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن شقیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: ”میں ایللیا کے مقام پر ایک قافلے کے ساتھ تھا، ان میں سے ایک شخص نے کہا: میں نے رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت کے ایک آدمی کی شفاعت کے ذریعے جو تسمیم کی آبادی کی تعداد سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، کیا وہ شخص آپ کے علاوہ کوئی اور ہوگا؟ ارشاد فرمایا: ”ہاں! میرے علاوہ کوئی اور ہوگا۔“ (1)

اور حضرت حارث بن قیس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی ہے، نبی اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”میری امت کے بعض لوگ ایسے ہوں گے جن کی شفاعت کے ذریعے قبیلہ مضر کے لوگوں سے زیادہ لوگ بخشے جائیں گے۔“ (2)

فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكَرَةِ مُعْرِضِينَ ﴿٣٩﴾ كَانَهُمْ حَصْرٌ مُّسْتَفْرَقًا ﴿٥٠﴾
فَرَّتْ مِنْ قَسْوَمَةٍ ﴿٥١﴾

ترجمہ کنز الایمان: تو انہیں کیا ہوا نصیحت سے منہ پھرتے ہیں۔ گویا وہ بھڑکے ہوئے گدھے ہوں۔ کہ شیر سے بھاگے ہوں۔

ترجمہ کنز العرفان: تو انہیں کیا ہوا نصیحت سے منہ پھیرے ہوئے ہیں۔ گویا وہ بھڑکے ہوئے گدھے ہوں۔ جو شیر سے بھاگے ہوں۔

﴿فَمَا لَهُمْ: تو انہیں کیا ہوا۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ مُشْرِكِينَ نادانی اور بے وقوفی

①.....ترمذی، کتاب صفة القيامة والرقائق والورع، ۱۱-باب منه، ۱۹۹/۴، الحدیث: ۲۴۴۶.

②.....ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب صفة النار، ۵۳۱/۴، الحدیث: ۴۳۲۳.

میں گدھے کی طرح ہیں کہ جس طرح شیر کو دیکھ کر خوفزدہ ہو کر گدھا بھاگتا ہے اسی طرح یہ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تلاوت قرآن سن کر ان سے بھاگتے ہیں اور قرآن کی نصیحتوں سے اعراض کرتے ہیں۔^(۱)

بَلْ يُرِيدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُؤْتِيَ صُحُفًا مِّنْ سَمَاءٍ ۗ كَلَّا بَلْ لَا
يَخَافُونَ الْآخِرَةَ ۗ

ترجمہ کنزالایمان: بلکہ ان میں سے ہر شخص چاہتا ہے کہ کھلے صحیفے اس کے ہاتھ میں دے دیئے جائیں۔ ہرگز نہیں بلکہ ان کو آخرت کا ڈر نہیں۔

ترجمہ کنزالعرفان: بلکہ ان میں سے ہر شخص چاہتا ہے کہ اسے کھلے صحیفے ہاتھ میں دیدیے جائیں۔ ہرگز نہیں بلکہ وہ آخرت سے ڈرتے نہیں۔

﴿بَلْ يُرِيدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ﴾ بلکہ ان میں سے ہر شخص چاہتا ہے۔ ﴿کفار قریش نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے کہا تھا کہ ہم اس وقت تک ہرگز آپ کی پیروی نہیں کریں گے جب تک کہ ہم میں ہر ایک کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ایک کتاب نہ آئے جس میں لکھا ہوا ہو کہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور فلاں بن فلاں کے نام ہے ہم اس میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں ارشاد فرمایا کہ یہ نصیحت انہیں کافی نہیں اور نہ ہی وہ راضی ہوں گے بلکہ ان میں سے ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ اسے اس کے نام پر نازل کئے ہوئے کھلے صحیفے ہاتھ میں دیدیے جائیں، ایسا ہرگز نہیں ہوگا کہ صحیفے ان کے ہاتھ میں دیدئے جائیں بلکہ وہ لوگ آخرت سے ڈرتے نہیں کیونکہ اگر انہیں آخرت کا خوف ہوتا تو دلائل قائم ہونے اور معجزات ظاہر ہونے کے بعد اس قسم کی سرکشی والی حیلہ بازیاں نہ کرتے۔^(۲)

①.....حازن، المدثر، تحت الآية: ۴۹-۵۱، ۳۳۶/۴.

②.....حازن، المدثر، تحت الآية: ۵۲-۵۳، ۳۳۶/۴، روح البیان، المدثر، تحت الآية: ۵۲-۵۳، ۲۴۲/۱۰، مدارك، المدثر،

تحت الآية: ۵۲-۵۳، ص ۱۳۰، ملقطاً.

كَلَّا اِنَّهُ تَذَكَّرًا ٥٣ ﴿۵۳﴾ فَمَنْ شَاءَ ذَكَرْهُ ٥٥ ﴿۵۵﴾ وَمَا يَذْكُرُونَ اِلَّا اَنْ يَّسْأَلَ
اللّٰهُ ٥٦ ﴿۵۶﴾ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ٥٦ ﴿۵۶﴾

ترجمہ کنزالایمان: ہاں ہاں بے شک وہ نصیحت ہے۔ تو جو چاہے اس سے نصیحت لے۔ اور وہ کیا نصیحت مانیں مگر جب اللہ چاہے وہی ہے ڈرنے کے لائق اور اسی کی شان ہے مغفرت فرمانا۔

ترجمہ کنزالعرفان: سن لو! بیشک وہ نصیحت ہے۔ تو جو چاہے اس سے نصیحت حاصل کرے۔ اور وہ اللہ کے چاہنے سے ہی نصیحت حاصل کر سکتے ہیں۔ وہی لائق ہے کہ (اس سے) ڈرا جائے اور مغفرت فرمانے والا ہے۔

﴿کَلَّا: سن لو!﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اے لوگو! سن لو، بیشک وہ قرآن شریف عظیم نصیحت ہے تو جو چاہے اس سے نصیحت حاصل کرے کیونکہ اس کا فائدہ اسے ہی ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ کے چاہنے سے ہی نصیحت حاصل کر سکتے ہیں۔ وہی اللہ اس لائق ہے کہ اس کے بندے اس سے ڈریں اور اس کے عذاب سے خوفزدہ ہوں، اس پر ایمان لائیں اور اس کی اطاعت کریں اور وہی بندوں کے سابقہ کفر اور گناہوں کی مغفرت فرمانے والا ہے۔^(۱)

اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی فضیلت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت ”هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ“ کے بارے میں ارشاد فرمایا ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے“ میں اس لائق ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے لہذا جو مجھ سے ڈرا اور اس نے میرے ساتھ کوئی دوسرا خدانہ بنایا تو میں اس بات کا اہل ہوں کہ اسے بخش دوں۔^(۲)

①.....خازن، المدثر، تحت الآية: ٥٤-٥٦، ٣٣٦/٤.

②.....ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورة المدثر، ٢١٧/٥، الحدیث: ٣٣٣٩.

سُورَةُ الْقِيَامَةِ

سورة قیامہ کا تعارف

مقام نزول

سورة قیامہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔⁽¹⁾

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 2 رکوع، 40 آیتیں ہیں۔

”قیامہ“ نام رکھنے کی وجہ

اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن کی قسم ارشاد فرمائی ہے، اس مناسبت سے اسے

”سورة قیامہ“ کہتے ہیں۔

سورة قیامہ کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں قیامت قائم ہونے پر دلائل قائم کئے گئے ہیں اور قیامت کا انکار کرنے والوں کے شبہات کا جواب دیا گیا ہے اور اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1)..... اس سورت کی ابتداء میں قیامت کے دن اور نفسِ لؤامہ کی قسم ذکر کر کے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کا انکار کرنے والوں کا رد کیا گیا اور اللہ تعالیٰ کی قدرت بیان کی گئی۔

(2)..... قیامت کے دن کی نشانیاں بیان کی گئیں کہ اس دن کی ہولناکی دیکھ کر آنکھ دہشت اور حیرت زدہ ہو جائے گی، چاند تاریک ہو جائے گا اور سورج اور چاند کو ملا دیا جائے گا۔

(3)..... یہ بیان کیا گیا کہ قیامت کے دن انسان کو اس کے اگلے پچھلے، اچھے برے سب عمل بتا دیئے جائیں گے اور اگر اس نے کوئی معذرت پیش کی تو وہ قبول نہیں کی جائے گی۔

1..... حازن، تفسیر سورة القیامة، 332/4.

(4)..... اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا کہ آپ یاد کرنے کی جلدی میں قرآن مجید نازل ہونے کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دیں، اسے جمع کرنا، اسے پڑھنا اور اس کے معانی و احکام کو بیان کرنا ہمارے ذمہ ہے۔

(5)..... دنیا سے محبت رکھنے اور اسے آخرت پر ترجیح دینے کی مذمت بیان کی گئی اور یہ بتایا گیا کہ قیامت کے دن لوگ دو طرح کے ہوں گے، بعض کے چہرے اس دن تروتازہ ہوں گے اور وہ اپنے رب کے نظارے کر رہے ہوں گے جبکہ بعض کے چہرے اس دن بگڑے ہوئے ہوں گے اور قیامت کے احوال دیکھ کر انہیں یقین ہو جائے گا کہ اب ان کے ساتھ پیٹھ توڑ دینے والا سلوک کیا جائے گا۔

(6)..... نوح کی سختیاں اور بولناکیاں بیان کی گئیں اور یہ بتایا گیا کہ قیامت کے دن بندوں کو رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف ہی چلنا ہوگا اور وہی ان کے درمیان فیصلہ فرمائے گا۔

(7)..... اس سورت کے آخر میں مُردوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر اللہ تعالیٰ کے قادر ہونے کی دلیل بیان فرمائی گئی اور بتایا گیا کہ جس نے پہلی بار پیدا کر دیا تو وہ دوبارہ بھی پیدا کر سکتا ہے۔

سورہ مَدَّ ثُرَّ کے ساتھ مناسبت

سورہ قیامت کی اپنے سے ما قبل سورت ”مَدَّ ثُرَّ“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ قیامت میں بیان ہوا کہ کافروں کا قرآن مجید کی نصیحتوں سے اعراض کرنے کا اصلی سبب یہ ہے کہ وہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کا انکار کرتے ہیں اور اس سورت میں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے پر دلائل دیئے گئے، قیامت کے دن کے اوصاف، بولناکیاں اور احوال وغیرہ بیان کئے گئے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

توجیہ کتوا لایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

توجیہ کتوا لایعرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ ۱ وَلَا أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ۲

ترجمہ کنزالایمان: روز قیامت کی قسم یاد فرماتا ہوں۔ اور اس جان کی قسم جو اپنے اوپر بہت ملامت کرے۔

ترجمہ کنزالعرفان: مجھے قیامت کے دن کی قسم ہے۔ اور مجھے اس جان کی قسم ہے جو اپنے اوپر ملامت کرے۔

﴿لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ: مجھے قیامت کے دن کی قسم ہے۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ مُشرکین مرنے کے بعد اٹھائے جانے کا انکار کرتے تھے، اللہ تعالیٰ نے ان کا رد کرتے ہوئے فرمایا کہ جیسا تم گمان کرتے ہو درحقیقت ویسا نہیں ہے، مجھے قیامت کے دن کی قسم ہے اور مجھے اس جان کی قسم ہے جو مُتَّقِی اور کثرت سے نیکیاں کرنے والی ہونے کے باوجود اپنے اوپر اپنی کوتاہیوں کی وجہ سے ملامت کرے کہ تم مرنے کے بعد ضرور اٹھائے جاؤ گے۔^(۱)

أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَنْ نَجْمَعَ عِظَامَهُ ۳

ترجمہ کنزالایمان: کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ ہم ہرگز اس کی ہڈیاں جمع نہ فرمائیں گے۔

ترجمہ کنزالعرفان: کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ ہم ہرگز اس کی ہڈیاں جمع نہ فرمائیں گے۔

﴿أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ: کیا آدمی یہ سمجھتا ہے۔﴾ شان نزول: یہ آیت عدی بن ربیعہ کے بارے میں نازل ہوئی، اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: قیامت کب واقع ہوگی اور اس کے احوال کیسے ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اسے بتایا تو اس نے کہا: اگر میں قیامت کا دن دیکھ بھی لوں تو بھی نہ مانوں اور آپ پر ایمان نہ لاؤں، کیا اللہ تعالیٰ بکھری ہوئی ہڈیاں جمع کرے گا؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس کے معنی یہ ہیں کہ کیا اس کافر کا یہ گمان ہے کہ ہڈیاں بکھرنے، گلنے، ریزہ ریزہ ہو کر مٹی میں ملنے اور ہواؤں کے ساتھ اڑ کر دروازہ مقامات میں

①.....مدارك، القيامة، تحت الآية: ١-٢، ص ١٣٠٢.

مُشْتَرَّحٌ ہو جانے سے ایسی ہو جاتی ہیں کہ ان کو جمع کرنا ہماری قدرت سے باہر ہے، یہ فاسد خیال اس کے دل میں کیوں آیا اور اس نے یہ کیوں نہیں جانا کہ جو پہلی بار پیدا کرنے پر قادر ہے وہ مرنے کے بعد دوبارہ پیدا کرنے پر ضرور قادر ہے۔ یاد رہے کہ یہاں آیت میں آدمی سے مراد خاص عدی بن ربیعہ ہے یا ہر وہ کافر مراد ہے جو مرنے کے بعد اٹھانے جانے کا انکار کرتا ہے۔⁽¹⁾

بَلَىٰ قَدَرَيْنَ عَلَىٰ أَنْ تُسْوَىٰ بِنَانِهِ ۝٣

ترجمہ کنزالایمان: کیوں نہیں ہم قادر ہیں کہ اس کے پورٹھیک بنا دیں۔

ترجمہ کنزالعرفان: کیوں نہیں ہم اس بات پر قادر ہیں کہ اس کے انگلیوں کے پوروں (تیک) کو ٹھیک کر دیں۔

﴿بَلَىٰ﴾: کیوں نہیں۔ ارشاد فرمایا کہ کیا کافر یہ گمان کرتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیوں کو جمع نہیں کر سکتے؟ کیوں نہیں، ہم اس کی ہڈیوں کو جمع کر سکتے ہیں اور ہم تو اس بات پر بھی قادر ہیں کہ اس آدمی کی انگلیاں جیسی تھیں کسی فرق کے بغیر ویسی ہی کر دیں اور ان کی ہڈیاں ان کے مقام پر پہنچا دیں، جب ہم چھوٹی چھوٹی ہڈیاں اس طرح ترتیب دے سکتے ہیں تو بڑی ہڈیوں کا کیا کہنا، انہیں تو بدرجہ اولیٰ ترتیب دے سکتے ہیں۔⁽²⁾

بَلْ يُرِيدُ الْإِنْسَانُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ ۝٤ يَسْأَلُ أَيَّانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۝٥

ترجمہ کنزالایمان: بلکہ آدمی چاہتا ہے کہ اس کی نگاہ کے سامنے بدی کرے۔ پوچھتا ہے قیامت کا دن کب ہوگا۔

ترجمہ کنزالعرفان: بلکہ آدمی چاہتا ہے کہ وہ اپنے آگے کوچھلائے۔ پوچھتا ہے: قیامت کا دن کب ہوگا؟

﴿بَلْ يُرِيدُ الْإِنْسَانُ﴾: بلکہ آدمی چاہتا ہے۔ مفسرین نے اس آیت کے مختلف معنی بیان کئے ہیں، ان میں سے 3 معانی درج ذیل ہیں:

1.....حازن، القيامة، تحت الآية: ٣، ٤/٣٣٣، روح البيان، القيامة، تحت الآية: ٣، ١٠/٢٤٤، ملقطاً.

2.....حازن، القيامة، تحت الآية: ٤، ٤/٣٣٣، مدارك، القيامة، تحت الآية: ٤، ص ١٣٠٢، ملقطاً.

(1)..... اس کا معنی یہ ہے کہ انسان کا مرنے کے بعد اٹھائے جانے کا انکار کرنا کسی شے اور دلیل نہ ہونے کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ حال یہ ہے کہ وہ سوال کرنے کے باوجود بھی اپنی بدی پر قائم رہنا چاہتا ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ وہ مذاق اڑانے کے طور پر پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب ہوگا۔

(2)..... حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا نے فرمایا: اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ آدمی مرنے کے بعد اٹھائے جانے اور قیامت کے دن حساب ہونے کو جھٹلاتا ہے حالانکہ یہ اس کے سامنے ہے۔

(3)..... حضرت سعید بن جبیر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ آدمی گناہ کو مُقَدِّم کرتا ہے اور توبہ کو مُؤَخَّر کرتا ہے اور یہی کہتا رہتا ہے کہ اب توبہ کروں گا، اب عمل کروں گا یہاں تک کہ اسے موت آجاتی ہے اور وہ اپنی بدیوں میں ہی مبتلا ہوتا ہے۔⁽¹⁾

توبہ میں تاخیر کا مرض

فی زمانہ مسلمانوں کی ایک تعداد ایسی ہے جس میں یہ مرض پایا جاتا ہے کہ انہیں گناہوں سے رُک جانے اور ان سے توبہ کرنے کی ترغیب دی جائے اور شریعت کے احکامات پر عمل کرنے کا کہا جائے تو آگے سے یہ جواب دیتے ہیں کہ بھیا! ابھی تو بہت عمر پڑی ہے، جب بڑھاپا آئے گا تو گناہوں سے توبہ بھی کر لیں گے، نمازیں بھی شروع کر دیں گے، روزے بھی رکھنے لگیں گے، واڑھی بھی رکھ لیں گے اور اللہ اللہ کرنے میں مصروف ہو جائیں گے لیکن ابھی تو ہم جوان ہیں، ابھی تو ہمارے عیش کرنے کے دن ہیں اور ابھی تو ہم نے دنیا دیکھی ہی کیا ہے جو ان چیزوں میں مصروف ہو جائیں اور بعض مسلمان تو ایسے بھی نظر آتے ہیں کہ اگر ان کی اولاد میں سے کوئی جوانی میں گناہوں سے دور بھاگنے لگے، نیکیوں کی طرف راغب ہونے لگے، چہرے پہ واڑھی شریف سجالے، نماز روزے کی پابندی شروع کر دے اور نبی کریم صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی سنتوں پر عمل کرنے لگے تو اسے عمر لمبی ہونے کا کہہ کر ان چیزوں سے روکنے کی کوشش کرتے ہیں اور طرح طرح سے اسے سمجھاتے ہیں، مرنے یا ماروینے کی دھمکیاں دیتے ہیں اور اسے گناہوں بھری زندگی میں لوٹانے کے پورے پورے جتن کرتے ہیں اور اگر وہ ان کی باتوں میں نہ آئے تو اسے گھر سے نکال دیتے اور اس کا سوشل بائیکاٹ کر دیتے ہیں گویا کہ ان کے نزدیک اسلام کے احکام پر عمل کرنا ایسا سنگین جرم ہے جو اس وقت

1..... حلالین مع جعل، القیامة، تحت الآية: ٥، ١٧٣/٨-١٧٤، حازن، القیامة، تحت الآية: ٥، ٣٣٤/٤، ملقطاً.

تک معافی کے قابل نہیں جب تک وہ ان احکام پر عمل کرنا چھوڑ نہیں دیتا۔ مسلمانوں کی گناہوں میں مشغولیت، توبہ اور اپنی اصلاح سے دوری اور اسلام کے احکامات پر عمل نہ کرنے کا دنیوی نتیجہ آج سب کے سامنے ہے کہ مسلمان دنیا بھر میں کمزور اور مغلوب نظر آ رہے ہیں اور کفارِ مسلم ممالک پر حملے کر کے ان کی اینٹ سے اینٹ بجا رہے ہیں جبکہ آخرت میں اس چیز کا انجام کیا ہوگا وہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

وہ معزز تھے زمانے میں مسلمان ہو کر ہم خوار ہوئے تارکِ قرآن ہو کر توبہ میں تاخیر کرنے کے حوالے سے امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فَرَمَاتے ہیں: ”ایمان دار توبہ کرنے کی خواہش تو رکھتا ہے لیکن محض سُستی اور کابلی کے باعث اس سے توبہ کرنے میں تاخیر ہو رہی ہوتی ہے اور وہ دل ہی دل میں کہتا جاتا ہے کہ میں کل توبہ کر لوں گا، ابھی یہ خواہش تو پوری کر لوں بعد میں اس کا نام تک نہ لوں گا، تو ایسے شخص سے پوچھئے کہ تُو (توبہ کے معاملے میں) نالِ مَثُول کرنے میں کیوں مبتلا ہے؟ تو کس خوش فہمی کا شکار ہے؟ تو توبہ کرنے کے لئے آج کی بجائے کل کا کیوں منتظر ہے؟ کیا معلوم کہ تجھے کل کا دن نصیب ہی نہ ہو، اگر تم یہ گمان رکھتے ہو کہ آج کی بجائے کل توبہ آسان ہوگی تو اس خام خیالی کو اپنے دل سے نکال دے کیونکہ یہ محال ہے اور یہ غلط بات جتنی جلدی تیرے دل سے نکل جائے اتنا ہی (تیرے لئے) اچھا ہے کیونکہ جو مشکل آج تمہیں درپیش ہے وہی کل بھی ہو سکتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے تمام دن ایک جیسے بنائے ہیں، ان میں کوئی دن خاص نہیں کیا جس میں شہوت کو ترک کرنا آسان ہو۔ ایسے شخص کی مثال یوں سمجھئے کہ جب اسے کہا جائے کہ فلاں درخت کو جڑوں سے اکھیڑ دو تو وہ کہے کہ یہ درخت بہت مضبوط ہے اور میں بہت کمزور ہوں، اب تو اسے اکھیڑنا میرے بس کی بات نہیں البتہ آئندہ سال میں اسے اکھیڑ دوں گا۔ ذرا اس حلق سے پوچھئے کہ کیا اگلے سال وہ درخت اور مضبوط نہیں ہو چکا ہوگا اور تیری کمزوری مزید بڑھ نہ چکی ہوگی؟ بس یہی صورتِ حال خواہشات کے درخت کی ہے جو روز بروز مضبوط سے مضبوط تر ہوتا جاتا ہے اس لئے کہ وہ تو خواہشات اور لذات کا مخلوم بن چکا ہے جس کی وجہ سے وہ خواہشات کے احکام پر تسلسل سے عمل پیرا ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان خواہشات کی غلامی کی بندش کی وجہ سے ان کے خلاف چلنا اس کے بس کا روگ نہیں رہتا، لہذا اے انسان! جتنی جلدی تو خواہشات اور شہوات کے درخت کو اکھیڑ سکتا ہے اسے اکھیڑ دے کیونکہ اس میں تیرا ہی فائدہ ہے۔^(۱)



① کیمیاء سعادت، رکن چہارم، اصل اول در توبہ، ۷۷۳/۲.

فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۝ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۝ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۝

ترجمہ کنزالایمان: پھر جس دن آنکھ چوندھیائے گی۔ اور چاند گہبے گا۔ اور سورج اور چاند ملا دیئے جائیں گے۔

ترجمہ کنزالعرفان: تو جس دن آنکھ دہشت زدہ ہو جائے گی۔ اور چاند تاریک ہو جائے گا۔ اور سورج اور چاند کو ملا دیا جائے گا۔

﴿فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ﴾: تو جس دن آنکھ دہشت زدہ ہو جائے گی۔ ﴿﴾ اس سے پہلی آیت میں بیان ہوا کہ کافر نے قیامت کے واقع ہونے کو بعید سمجھتے ہوئے مذاق اڑانے کے طور پر اس کے بارے میں سوال کیا کہ قیامت کب واقع ہوگی اور اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات میں اللہ تعالیٰ نے اس کے سوال کا جواب دیتے ہوئے قیامت کی تین علامات بیان فرمائی ہیں۔

(1)..... اس دن کی ہولناکی دیکھ کر آنکھ دہشت اور حیرت زدہ ہو جائے گی۔

(2)..... چاند کی روشنی زائل ہو جائے گی جس سے وہ تاریک ہو جائے گا۔

(3)..... سورج اور چاند کو ملا دیا جائے گا۔ یہ ملا دینا طلوع ہونے میں ہوگا کہ دونوں مغرب سے طلوع ہوں گے یا بے نور ہونے میں ہوگا کہ دونوں کی روشنی ختم ہو جائے گی۔⁽¹⁾

يَقُولُ الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفْرُجُ ۝ كَلَّا لَا وَزَرَ ۝

ترجمہ کنزالایمان: اس دن آدمی کہے گا کدھر بھاگ کر جاؤں۔ ہرگز نہیں کوئی پناہ نہیں۔

1..... تفسیر کبیر، القیامۃ، تحت الآیۃ: ۷-۹، ۱۰، ۱۱، ۷۲۳-۷۲۴، روح البیان، القیامۃ، تحت الآیۃ: ۷-۹، ۱۰، ۱۱، ۲۴۵-۲۴۶، ملتقطاً.

ترجہ کنز العرفان: اس دن آدمی کہے گا: بھاگنے کی جگہ کہاں ہے؟ ہرگز نہیں، کوئی پناہ نہیں ہوگی۔

﴿يَقُولُ الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ: اس دن آدمی کہے گا۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ قیامت کا انکار کرنے والا انسان جب قیامت کے ان احوال کو دیکھے گا تو کہے گا: میں اس نازل ہونے والی ہولناکی سے بچنے کے لئے کس طرف بھاگ کر جاؤں؟ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ وہاں بھاگ جانا اسے کوئی فائدہ نہیں دے گا کیونکہ اس طرح اسے نجات نہیں مل جائے گی اور اس دن نہ ہی پہاڑیا قلعہ وغیرہ ایسی کوئی پناہ ہوگی جہاں جا کر وہ اللہ تعالیٰ کے آجانے والے حکم سے بچ سکے۔^(۱)

إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمُسْتَقَرُّ ١٣ ط

ترجہ کنز الایمان: اس دن تیرے رب ہی کی طرف جا کر ٹھہرنا ہے۔

ترجہ کنز العرفان: اس دن تیرے رب ہی کی طرف جا کر ٹھہرنا ہے۔

﴿إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمُسْتَقَرُّ﴾: اس دن تیرے رب ہی کی طرف جا کر ٹھہرنا ہے۔ یعنی جس دن یہ کام ہوں گے جن کا اوپر ذکر ہوا اس دن تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگی اور ان کے اعمال کا حساب کیا جائے گا اور انہیں جزا دی جائے گی، اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا اسے اپنی رحمت سے جنت میں داخل کرے گا اور جسے چاہے گا اسے اپنے عدل سے جہنم میں ڈالے گا۔^(۲)

يُنَبِّئُوا الْإِنْسَانَ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَأَخَّرَ ١٣ ط
بَصِيرَةً ١٤ ط
وَلَوْ أَلْقَىٰ مَعَاذِيرَهُ ١٥ ط

1.....تفسیر طبری، القیامۃ، تحت الآیۃ: ۱۰-۱۱، ۱۲/۳۳۳، ملخصاً.

2.....جلالین مع جمل، القیامۃ، تحت الآیۃ: ۱۲، ۱۷۵/۸، حازن، القیامۃ، تحت الآیۃ: ۱۲، ۳۳۴/۴، ملقطاً.

ترجمہ کنزالایمان: اس دن آدمی کو اس کا سب اگلا پچھلا جتا دیا جائے گا۔ بلکہ آدمی خود ہی اپنے حال پر پوری نگاہ رکھتا ہے۔ اور اگر اس کے پاس جتنے بہانے ہوں سب لا ڈالے جب بھی نہ سنا جائے گا۔

ترجمہ کنزالعرفان: اس دن آدمی کو اس کا سب اگلا پچھلا بتا دیا جائے گا۔ بلکہ آدمی خود ہی اپنے حال پر پوری نگاہ رکھنے والا ہوگا۔ اگر چاہی سب معذرتیں لا ڈالے۔

﴿يُنذِرُ الْإِنْسَانَ بِيَوْمِهِ﴾ اس دن آدمی کو بتا دیا جائے گا۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ قیامت کے دن آدمی کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہو کر محاسبہ کئے جانے اور اعمال کا وزن کئے جانے کے وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے سب اگلے پچھلے اور اچھے برے عمل بتا دیئے جائیں گے بلکہ آدمی تو خبر دیئے جانے کا محتاج ہی نہ ہوگا کیونکہ وہ خود ہی اپنے حال پر پوری نگاہ رکھنے والا ہوگا کہ اس کے نفس نے کون کون سے برے عمل کئے اور اس نے اپنے اعضاء سے کون کون سے برے کام سرانجام دیئے اور ممکن ہے کہ وہ اپنی طرف سے ان برے اعمال پر کوئی معذرت پیش کرے لیکن اگرچہ وہ اپنی سب معذرتیں پیش کر ڈالے جب بھی اسے نجات نہیں ملے گی۔ (1)

لَا تَحْرِكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ ﴿٦٨﴾

ترجمہ کنزالایمان: تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔

ترجمہ کنزالعرفان: تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔

﴿لَا تَحْرِكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ﴾ تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔ ﴿شان نزول: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں ”جب حضرت جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس وحی لے کر آتے تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حضرت جبریل علیہ السلام کے (پڑھنے کے) ساتھ اپنی زبان اور ہونٹوں کو حرکت دیا کرتے تھے اور اس سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو

1.....روح البیان، القیامۃ، تحت الآیۃ: ۱۳-۱۵، ۱۰۱/۱-۲۴۶-۲۴۷.

تکلیف ہوتی جو کہ دوسروں کو بھی معلوم ہو جاتی تھی (اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی یہ مشقت گوارا نہ فرمائی اور) سورہ قیامہ میں یہ آیات نازل فرمائیں: ”لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتُحَاجَلَ بِهِ ۗ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ۗ فَإِذَا قَرَأَهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ۗ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيِّنَاتٍ“ یعنی اے حبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، آپ یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دیں، بیشک اس کو آپ کے سینہ پاک میں محفوظ کر دینا اور آپ کی زبان پر اس کا پڑھنا جاری کر دینا ہمارے ذمہ ہے، لہذا جب ہماری جانب سے پڑھا جائے تو اس وقت اس پڑھے ہوئے کی اتباع کرو اور جب ہماری طرف سے کچھ نازل ہو تو اسے غور سے سنیں پھر اس کو بیان کرنا ہماری ذمہ داری ہے کہ اسے آپ کی زبان سے بیان کرادیں۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ”اس کے بعد جب حضرت جبریل علیہ السلام آتے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنا سر انور جھکالیتے اور جب وہ (وحی نازل کر کے) چلے جاتے تو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اسی طرح پڑھتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا۔“ (1)

إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ۗ فَإِذَا قَرَأَهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ۗ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيِّنَاتٍ ۗ

ترجمہ کنز الایمان: بیشک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمہ ہے۔ تو جب ہم سے پڑھ چکیں اس وقت اس پڑھے ہوئے کی اتباع کرو۔ پھر بیشک اس کی باریکیوں کا تم پر ظاہر فرمانا ہمارے ذمہ ہے۔

ترجمہ کنز العرفان: بیشک اس کا جمع کرنا اور اس کا پڑھنا ہمارے ذمہ ہے۔ تو جب ہم سے پڑھ لیں تو اس وقت اس پڑھے ہوئے کی اتباع کرو۔ پھر بیشک اسے بیان فرمانا ہمارے ذمہ ہے۔

﴿إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ﴾: بیشک اس کا جمع کرنا اور اس کا پڑھنا ہمارے ذمہ ہے۔ ﴿ثُمَّ﴾ اس آیت سے 3 باتیں معلوم ہوں،

1.....بخاری، کتاب تفسیر القرآن، سورة المدثر، باب قوله: فاذا قرأناه فاتبع قرآنه، ٣/٣٦٩، الحدیث: ٤٩٢٩.

(1)..... درحقیقت قرآن کو جمع فرمانے والا اللہ تعالیٰ ہے کہ اس نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سینہ مبارک میں قرآن کریم کو ترتیب وار جمع فرمایا۔

(2)..... حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن کے حافظ، قاری، عالم اور صاحبِ اُسرار ہیں کسی مخلوق کے شاگرد نہیں۔

(3)..... حضرت جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان پیغامِ رساں ہیں نہ کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے استاد ہیں۔

﴿وَأَقْرَبُ إِلَٰهٍ﴾: توجہ ہم سے پڑھ لیں۔ ﴿اس آیت میں اللہ تعالیٰ کا حضرت جبریل علیہ السلام کے پڑھنے کو اپنی طرف منسوب کرنا ان کی عظمت و شرافت کی دلیل ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے کئی کام بھی اپنی طرف منسوب کئے ہیں جیسا کہ بیعت عقبہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے 70 انصاری صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی جانیں اور ان کے مال جنت کے بدلے میں خریدے اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ
 وَآمَوَالَهُمْ بِأَنْ لَهُمُ الْجَنَّةُ (1)

ترجمہ کنز العرفان: بیشک اللہ نے مسلمانوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال اس بدلے میں خرید لئے کہ ان کے

لیے جنت ہے۔

اور بیعت رضوان کے موقع پر حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بیعت لی اور ان کے ہاتھوں پر اپنا ہاتھ رکھا اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الَّذِينَ يَبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ
 يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ (2)

ترجمہ کنز العرفان: بیشک جو لوگ تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں، ان کے ہاتھوں پر

اللہ کا ہاتھ ہے۔

اور جنگ بدر میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کفار کی طرف کنکریاں پھینکی اور اللہ تعالیٰ نے

1..... توبہ: 111.

2..... فتح: 10.

ارشاد فرمایا:

وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ (1)
ترجمہ کنز العرفان: اور اے حبیب! جب آپ نے خاک پھینکی تو آپ نے نہ پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی تھی۔

﴿ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيِّنَاتٌ﴾ پھر بیشک اسے بیان فرمانا ہمارے ذمہ ہے۔ یعنی اے حبیب! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، قرآن کے معانی اور احکام میں سے جس چیز کو سمجھنا آپ کو مشکل لگے تو اسے بیان کرنا اور اس کی باریکیوں کو ظاہر فرمانا ہمارے ذمہ ہے۔ (2)

آیت ”ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيِّنَاتٌ“ سے معلوم ہونے والے مسائل

اس آیت سے 3 مسئلے معلوم ہوئے:

- (1)..... قرآن کا بیان قرآن نازل ہونے سے کچھ دیر بعد بھی ہو سکتا ہے۔
- (2)..... حضرت جبریل عَلَيْهِ السَّلَام صرف قرآن کے الفاظ لاتے تھے اور قرآن کے معانی، اس کے احکام اور اسرار بلا واسطہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی کریم صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو عطا ہوتے تھے۔
- (3)..... حضور اقدس صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بلا واسطہ اللہ تعالیٰ سے سیکھنے والے ہیں لہذا دنیا میں کوئی آپ جیسا عالم نہیں ہو سکتا کیونکہ سب لوگ مخلوق سے علم حاصل کرتے ہیں جبکہ حضور پُر نُوْر صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے خالق سے علم حاصل کیا۔

كَلَّا بَلْ تُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ ﴿٢٠﴾ وَتَذُرُونَ الْآخِرَةَ ﴿٢١﴾

ترجمہ کنز الایمان: کوئی نہیں بلکہ اے کافر و تم پاول تلے کی دوست رکھتے ہو۔ اور آخرت کو چھوڑے بیٹھے ہو۔

ترجمہ کنز العرفان: خبردار! بلکہ (اے کافر و!) تم جلد جانے والی کو پسند کرتے ہو۔ اور آخرت کو چھوڑتے ہو۔

1..... انفال: ١٧.

2..... روح البیان، القيامة، تحت الآية: ١٩، ١٠١٩/٢٤٨.

﴿كَلَّا: خبر وار!﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مرنے کے بعد اٹھائے جانے کا انکار کرنے والے کافروں سے فرمایا کہ اصل بات وہ نہیں جو تم گمان کرتے ہو بلکہ تم ایسے لوگ ہو جو جلد جانے والی دنیا اور اس کی زندگی کو پسند کرتے ہو اور تم پر دُنْیوی خواہشات کی محبت غالب آچکی ہے حتیٰ کہ تم آخرت کے گھر اور اس کی نعمتوں کو چھوڑ رہے ہو، یہی وجہ ہے کہ تم انہیں پانے کے لئے عمل نہیں کرتے بلکہ ان کا انکار کرتے ہو۔⁽¹⁾

وَجُودًا يَوْمَئِذٍ نَّاصِرَةٌ ﴿٢١﴾ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿٢٢﴾

ترجمہ کنزالایمان: کچھ منہ اس دن تروتازہ ہوں گے۔ اپنے رب کو دیکھتے۔

ترجمہ کنزالعرفان: کچھ چہرے اس دن تروتازہ ہوں گے۔ اپنے رب کو دیکھنے والے ہوں گے۔

﴿وَجُودًا يَوْمَئِذٍ نَّاصِرَةٌ﴾ کچھ چہرے اس دن تروتازہ ہوں گے۔ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں مخلص مومنین کے بارے میں فرمایا گیا کہ جب قیامت قائم ہوگی تو اس دن کچھ چہرے ایسے ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی نعمت و کرم پر مسرور ہوں گے اور ان سے انوار پھوٹ رہے ہوں گے اور انہیں اللہ تعالیٰ کے دیدار کی نعمت سے سرفراز کیا جائے گا۔⁽²⁾

جنتیوں میں سب سے زیادہ عزت والا شخص

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ادنیٰ درجے کا جنتی اپنے باغات، بیویوں، خادموں اور تختوں کو ہزار برس کی مسافت تک دیکھے گا، اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہوگا جو صبح وشام اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مُشرف ہوگا۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھا: ”وَجُودًا يَوْمَئِذٍ نَّاصِرَةٌ ﴿٢١﴾ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿٢٢﴾“۔⁽³⁾

1..... البحر المحیط، القیامة، تحت الآیة: ٢٠-٢١، ٣٨٠/٨، تفسیر قرطبی، القیامة، تحت الآیة: ٢٠-٢١، ٧٩/١٠، الجزء التاسع عشر، ملقطاً.

2..... حازن، القیامة، تحت الآیة: ٢٢-٢٣، ٣٣٥/٤، روح البیان، القیامة، تحت الآیة: ٢٢-٢٣، ٢٥٠/١٠.

3..... ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ القیامة، ٢١٨/٥، الحدیث: ٣٣٤١.

﴿إِلَىٰ سَائِهَاتٍ ظِلًّا﴾: اپنے رب کو دیکھنے والے ہوں گے۔ ﴿اس آیت سے ثابت ہوا کہ آخرت میں مومنین کو اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا، یہی اہل سنت کا عقیدہ ہے اور اس پر قرآن و حدیث اور اجماع کے کثیر دلائل قائم ہیں اور یہ دیدار کسی کیفیت اور جہت کے بغیر ہوگا۔

نوٹ: اس عقیدے سے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے سورہ انعام کی آیت نمبر 103 کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں۔

وَوُجُوهُ يَوْمَئِذٍ بِآسِرَةٍ ﴿٢٣﴾ تَتَّظُنُّنَّ أَنْ يُفْعَلَ بِهِنَّ فَاقرَةٌ ﴿٢٤﴾

ترجمہ کنز الایمان: اور کچھ منہ اس دن بگڑے ہوئے ہوں گے۔ سمجھتے ہوں گے کہ ان کے ساتھ وہ کی جائے گی جو کمر کو توڑ دے۔

ترجمہ کنز العرفان: اور کچھ چہرے اس دن بگڑے ہوئے ہوں گے۔ سمجھتے ہوں گے کہ ان کے ساتھ پیٹھ توڑ دینے والا سلوک کیا جائے گا۔

﴿وَوُجُوهُ يَوْمَئِذٍ بِآسِرَةٍ﴾: اور کچھ چہرے اس دن بگڑے ہوئے ہوں گے۔ ﴿اس آیت سے کفار اور منافقین کا حال بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ قیامت کے دن کچھ چہرے ایسے ہوں گے کہ جب وہ اپنی بدنیتی کے آثار دیکھیں گے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہو جائیں گے تو ان کا رنگ سیاہ ہو جائے گا اور ان سے خوشی کے آثار ختم ہو جائیں گے۔ (1) ﴿تَتَّظُنُّنَّ﴾: سمجھتے ہوں گے۔ ﴿یعنی جب وہ یہ احوال دیکھیں گے تو انہیں یقین ہو جائے گا کہ اب وہ عذاب کی شدت اور ہولناک مصائب میں گرفتار کئے جائیں گے۔ (2)﴾

كَلَّا إِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ﴿٢٦﴾ وَقِيلَ مَنْ رَاقٍ ﴿٢٧﴾ وَظَنَّ أَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿٢٨﴾



1..... تفسیر کبیر، القیامۃ، تحت الآیۃ: ۲۴، ۱۰/۷۳۳، ملخصاً.

2..... سخاڑن، القیامۃ، تحت الآیۃ: ۲۵، ۴/۳۳۶.

ترجمہ کنزالایمان: ہاں ہاں جب جان گلے کو پہنچ جائے گی۔ اور لوگ کہیں گے کہ ہے کوئی جھاڑ پھونک کرے۔ اور وہ سمجھ لے گا کہ یہ جدائی کی گھڑی ہے۔

ترجمہ کنزالعرفان: ہاں ہاں، جب جان گلے کو پہنچ جائے گی۔ اور کہا جا رہا ہوگا کہ جھاڑ پھونک کرنے والا کون ہے؟ اور وہ سمجھ لے گا کہ یہ جدائی کا وقت ہے۔

﴿گلا﴾: ہاں ہاں۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اے کافرو! جب تم نے آخرت میں خوش نصیبوں کی سعادت اور بد بختوں کی شقاوت کے بارے میں جان لیا تو تمہیں معلوم ہو گیا ہوگا کہ آخرت کے مقابلے میں دنیا کی کوئی حیثیت ہی نہیں لہذا تم دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے سے باز آ جاؤ اور اپنے سامنے موجود موت کو پیش نظر رکھو جو کہ دنیا سے نکال کر آخرت کی طرف لے جانے والی ہے اور یاد رکھو کہ جب موت کے وقت کسی کی جان گلے کو پہنچ جائے گی اور اس کے پاس موجود لوگ کہیں گے کہ کوئی طبیب یا جھاڑ پھونک کرنے والا ہے جو اس کا علاج کرے یا دم غیرہ کرے تا کہ اسے شفا حاصل ہو جائے لیکن وہ (اپنی کوششوں کے باوجود) اس پر آنے والے اللہ تعالیٰ کے حکم کو ٹال نہیں سکیں گے اور اس وقت مرنے والے کو یقین ہو جائے گا کہ اب یہ مال، اولاد اور اہل خانہ سے جدائی اور اس کی محبوب دنیا سے نکل جانے کی گھڑی ہے۔ (1)

نیک اعمال کرنے کا وقت موت آنے سے پہلے تک ہے

اس سے معلوم ہوا کہ آخرت کو بہتر بنانے کے لئے جس نے جو عمل کرنا ہے وہ موت آنے سے پہلے پہلے ہی کر سکتا ہے اور جب موت کا وقت آ جائے گا تو اس وقت عمل کرنے کا وقت ختم ہو جائے گا۔ اسی چیز کو بیان کرتے ہوئے ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ کنزالعرفان: اور ہم نے تمہیں جو رزق دیا اس سے اس وقت سے پہلے پہلے کچھ (ہماری راہ میں) خرچ کر لو کہ تم میں کسی کو موت آئے تو کہنے لگے، اے میرے رب! تو

وَأَنْفَعُوا مِنْ مَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُولُ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ فَأَصَّدَّقِي وَأَكُن مِّن

1..... تفسیر طبری، القیامۃ، تحت الآیۃ: ٢٦-٢٨، ١٢/٣٤٥-٣٤٦، ملتقطاً.

نے مجھے تھوڑی سی مدت تک کیوں مہلت نہ دی کہ میں صدقہ دیتا اور صالحین میں سے ہو جاتا۔ اور ہرگز اللہ کسی جان کو مہلت نہ دے گا جب اس کا مقررہ وقت آجائے اور اللہ تمہارے کاموں سے خوب خبردار ہے۔

الصَّالِحِينَ ۝ وَلَنْ يُؤَخِّرَ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (1)

اور حضرت بسیر بن حجاج قرشی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں، ایک مرتبہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اپنا لعاب دہن اپنی ہتھیلی پر ڈالا اور اس پر شہادت کی انگلی رکھ کر فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بندہ مجھے عاجز کرنا چاہتا ہے حالانکہ میں نے اُسے اس جیسی چیز سے پیدا کیا، جب اس کا سانس گلے میں پہنچتا ہے تو کہتا ہے ”اب میں صدقہ کرتا ہوں“ حالانکہ وہ صدقہ کرنے کا وقت نہیں۔ (2)

اور حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے مروی ہے کہ ایک انصاری صحابی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، لوگوں میں سب سے زیادہ عقل مند اور پختہ ارادے والا کون ہے؟ نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”وہ شخص جو سب سے زیادہ موت کو یاد کرتا ہے اور موت آنے سے پہلے موت کی تیاری کرنے کے معاملے میں سب سے زیادہ سخت ہے، یہی لوگ سب سے زیادہ عقلمند ہیں (کیونکہ وہ دنیا کا شرف اور آخرت کی سعادت پا گئے۔ (3)

اللہ تعالیٰ ہمیں موت سے پہلے پہل اپنی قبر و آخرت کی تیاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

وَالْتَقَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ۝ (٢٩)

ترجمہ کنزالایمان: اور پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے گی۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے گی۔

1..... منافقون: ۱۱، ۱۰۔

2..... ابن ماجہ، کتاب الوصایا، باب النهی عن الامساك في الحياة... الخ، ۳/۳۰۷، الحدیث: ۲۷۰۷۔

3..... معجم الاوسط، باب الميم، من اسمه: محمد، ۵/۳۱، الحدیث: ۶۴۸۸۔

﴿وَالْتَقَتِ السَّمَاوَاتُ بِالسَّمَاءِ﴾ اور پٹنڈلی سے پٹنڈلی لپٹ جائے گی۔ ﴿اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ موت کی تختی اور کُزب سے انسان کے پاؤں ایک دوسرے سے لپٹ جائیں گے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ دونوں پاؤں کفن میں لپیٹ دیئے جائیں گے۔ تیسرا معنی یہ ہے کہ ایک تختی کے ساتھ دوسری تختی جمع ہو جائے گی، یعنی ایک تو دنیا سے جدائی کی تختی ہوگی اور اس کے ساتھ موت کی تختی بھی ہوگی یا ایک تو موت کی تختی ہوگی اور اس کے ساتھ آخرت کی تختیاں بھی مل جائیں گی۔ (1)

إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمَسَاقُ ط ٣٠ فَلَا صَدَقَ وَلَا صَلَّى ٣١ ۚ وَلَكِنْ كَذَّبَ
وَتَوَلَّى ٣٢ ۚ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَىٰ أَهْلِهِ يَتَمَطَّى ط ٣٣

توجہ کنز الایمان: اس دن تیرے رب ہی کی طرف ہاتکنا ہے۔ اس نے نہ تو سچ مانا اور نہ نماز پڑھی۔ ہاں جھٹلایا اور منہ پھیرا۔ پھر اپنے گھر کو اُڑتا چلا۔

توجہ کنز العرفان: اس دن تیرے رب ہی کی طرف چلنا ہوگا۔ تو کافر نے نہ تو تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی۔ ہاں جھٹلایا اور منہ پھیرا۔ پھر اپنے گھر والوں کی طرف اُڑتا ہوا چلا گیا۔

﴿إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمَسَاقُ﴾ اس دن تیرے رب ہی کی طرف چلنا ہوگا۔ ﴿یعنی اے حبیب! صَلَّى اللهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ بندوں کا رجوع اللہ تعالیٰ کی طرف ہی ہے اور قیامت کے دن بندوں کو آپ کے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف ہی چلنا ہوگا اور وہی ان کے درمیان فیصلہ فرمائے گا۔ (2)

﴿فَلَا صَدَقَ﴾ تو کافر نے نہ تو تصدیق کی۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ ابو جہل نے نہ تو قرآن کی تصدیق کی اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے لئے نماز پڑھی، ہاں اس نے قرآن کو جھٹلایا اور ایمان لانے سے منہ پھیرا، پھر اپنے گھر کو اُڑتا ہوا متکبرانہ شان سے چلا گیا۔ (3)

1.....تفسیر قرطبی، القیامۃ، تحت الآیۃ: ٢٩، ١٠، ٨٣/جزء التاسع عشر، حازن، القیامۃ، تحت الآیۃ: ٢٩، ٤، ٣٣٦-٣٣٧، ملقطاً.

2.....حازن، القیامۃ، تحت الآیۃ: ٣٠، ٤، ٣٣٧.

3.....حازن، القیامۃ، تحت الآیۃ: ٣١-٣٣، ٤، ٣٣٧.

اس سے معلوم ہوا کہ کفار اسلام کے فروعی احکام پر عمل کرنے کے اس اعتبار سے مُکَلَّف ہیں کہ قیامت کے دن ان احکام پر عمل نہ کرنے کا بھی ان سے مؤاخذہ ہوگا یعنی جس طرح کافر کو ایمان نہ لانے پر سزا دی جائے گی اسی طرح نماز چھوڑنے پر بھی اسے سزا دی جائے گی اور اس کی مذمت کی جائے گی اگرچہ دنیا میں کافر پر (ایمان قبول کرنے کے بعد سابقہ) نماز کی قضا واجب نہیں۔^(۱)

أُولَىٰ لَكَ فَأُولَىٰ ۖ ثُمَّ أُولَىٰ لَكَ فَأُولَىٰ ۖ

ترجمہ کنزالایمان: تیری خرابی آگئی اب آگئی۔ پھر تیری خرابی آگئی اب آگئی۔

ترجمہ کنزالعرفان: تیرے لئے خرابی ہے پھر خرابی ہے۔ پھر تیرے لئے خرابی ہے پھر خرابی ہے۔

﴿أُولَىٰ لَكَ فَأُولَىٰ﴾: تیرے لئے خرابی ہے پھر خرابی ہے۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں اللہ تعالیٰ نے ابو جہل کو مخاطب کر کے فرمایا کہ تیرے لئے بے ایمانی کی حالت میں ذلت کی موت کی صورت میں خرابی ہے، پھر قبر کی سختیوں کی صورت میں خرابی ہے، پھر تیرے لئے مرنے کے بعد اٹھنے کے وقت مصائب میں گرفتار ہونے کی صورت میں خرابی ہے، پھر جہنم کے عذاب کی صورت میں خرابی ہے۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”ہمیں بتایا گیا ہے کہ جب یہ آیات نازل ہوئیں تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بطحا کی وادی میں ابو جہل کے کپڑے پکڑ کر اس سے فرمایا: ”أُولَىٰ لَكَ فَأُولَىٰ ۖ ثُمَّ أُولَىٰ لَكَ فَأُولَىٰ“ یعنی تیرے لئے خرابی ہے پھر خرابی ہے۔ پھر تیرے لئے خرابی ہے پھر خرابی ہے۔ تو ابو جہل نے کہا: اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! کیا تم مجھے دھمکاتے ہو! تم اور تمہارا رب میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے کیونکہ مکہ کے پہاڑوں کے درمیان میں سب سے زیادہ مضبوط، زور آور اور شوکت و قوت کا مالک ہوں۔ (لیکن چونکہ قرآن کی خبر ضرور پوری ہونی تھی اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ضرور پورا ہونے والا تھا، اس لئے ایسا ہی ہوا اور) جنگ بدر میں ابو جہل ذلت و خواری کے ساتھ بری طرح مارا گیا۔^(۲)

①.....روح البیان، القيامة، تحت الآية: ٣١، ١٠/٢٥٦.

②.....مدارك، القيامة، تحت الآية: ٣٤-٣٥، ص ١٣٠، ٤، حازن، القيامة، تحت الآية: ٣٤-٣٥، ٤/٣٣٧، ملقطاً.

اس امت کا فرعون

ابو جہل کے بارے میں حدیثِ پاک میں ہے، نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”ہر امت میں ایک فرعون ہوتا ہے اور میری امت کا فرعون ابو جہل ہے۔“ (1)

أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَنْ يُتْرَكَ سُدًى ۝۳۱

ترجمہ کنز الایمان: کیا آدمی اس گھمنڈ میں ہے کہ آزاد چھوڑ دیا جائے گا۔

ترجمہ کنز العرفان: کیا آدمی اس گھمنڈ میں ہے کہ اسے آزاد چھوڑ دیا جائے گا۔

﴿أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ﴾: کیا آدمی اس گھمنڈ میں ہے۔ ﴿اِنْشَاد﴾ فرمایا: کیا آدمی اس گھمنڈ میں ہے کہ اسے یوں آزاد چھوڑ دیا جائے گا کہ نہ اسے کسی چیز کا حکم دیا جائے اور نہ اسے کسی چیز سے منع کیا جائے، نہ وہ مرنے کے بعد اٹھایا جائے، نہ اس سے اعمال کا حساب لیا جائے اور نہ اسے آخرت میں جزا دی جائے۔ ایسا نہیں ہوگا بلکہ اسے دنیا میں امر و نہی کا پابند کیا جائے گا، مرنے کے بعد اٹھایا جائے گا، اس سے اعمال کا حساب لیا جائے گا اور آخرت میں اسے اس کے اعمال کی جزا بھی دی جائے گی۔

ہمیں آزاد نہیں چھوڑا گیا

اس سے معلوم ہوا کہ ہمیں بالکل آزاد نہیں چھوڑا گیا کہ جیسے چاہیں زندگی گزاریں، جیسے چاہیں اعمال کریں اور اپنی مرضی کے مطابق جس طرح اور جہاں چاہے رہیں بلکہ ہمیں دنیا کی زندگی میں اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے کچھ چیزوں کا پابند کیا گیا ہے اور کچھ چیزوں سے منع کیا گیا ہے اور زندگی گزارنے کے لئے ہمیں ایک دائرہ کار عطا کیا گیا ہے جس میں رہ کر ہمیں اپنی زندگی کے ایام پورے کرنے ہیں اور ہمارے سامنے یہ بھی واضح کر دیا گیا ہے کہ ہمیں مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونا اور اپنے اعمال کا حساب دینا

1.....مسند شاشی، مسند عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، ما روی ابو عبیدہ بن عبد اللہ عن ابیہ، ۳۳۱/۲، الحدیث: ۹۲۲.

ہے اور پھر دنیا میں جیسے اعمال کئے ہوں گے ویسی جزا بھی ملے گی، لہذا عقلمندی کا تقاضا یہی ہے کہ خود کو شریعت کی پابندیوں سے آزاد سمجھ کر زندگی نہ گزاری جائے بلکہ زندگی جینے کا جو طریقہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دیا ہے اسی کے مطابق زندگی بسر کی جائے کہ اسی میں دنیا اور آخرت کی کامیابی ہے اور جو شخص شریعت کے احکامات سے آزاد ہو کر جینا چاہتا ہے وہ بڑا بیوقوف اور بہت نادان ہے کہ وہ تھوڑے سے مزے کی خاطر ہمیشہ کے لئے خود کو ذلت و رسوائی اور انتہائی دردناک عذاب میں دھکیلنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کو عقل سلیم عطا فرمائے اور انہیں شریعت کے احکامات کے مطابق زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

أَلَمْ يَكُنْ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيِّ يُمْنِي ۚ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوَّىٰ ۗ ﴿۲۸﴾
فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ ۗ ﴿۲۹﴾

ترجمہ کنز الایمان: کیا وہ ایک بوند نہ تھا اس منیٰ کا کہ گرائی جائے۔ پھر خون کی پھٹک ہو تو اس نے پیدا فرمایا پھر ٹھیک بنایا۔ تو اس سے دو جوڑے بنائے مرد اور عورت۔

ترجمہ کنز العرفان: کیا وہ اس منیٰ کا ایک قطرہ نہ تھا؟ جو گرایا جاتا ہے۔ پھر خون کا لوتھڑا ہو گیا تو پیدا فرمایا پھر ٹھیک بنایا۔ تو اس سے مرد اور عورت کی دو قسمیں بنائیں۔

﴿أَلَمْ يَكُنْ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيِّ﴾: کیا وہ منیٰ کا ایک قطرہ نہ تھا؟ ﴿ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اُس انسان کی یہ اوقات کہاں ہے کہ وہ تکبیر کرے اور اپنے پیدا کرنے والے کی نافرمانی کرے جو منیٰ کا وہ گندہ قطرہ تھا جسے عورت کے رحم میں گرایا جاتا ہے، پھر وہ چالیس دن کے بعد منیٰ سے خون کا لوتھڑا ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے انسان کو بنایا، پھر اس کے اعضاء کو کامل کیا اور اس میں روح ڈالی تو اس منیٰ سے اس نے مرد اور عورت کی صورت میں دو قسمیں بنائیں۔ (۱)

①.....حازن، القیامۃ، تحت الآیۃ: ۳۷-۳۹، ۴/۳۳۷، مدارک، القیامۃ، تحت الآیۃ: ۳۷-۳۹، ص ۴۳۰، ۱، ملقطاً.

اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَدِيْرٍ عَلٰٓى اَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتٰى ۚ

ترجمہ کنزالایمان: کیا جس نے یہ کچھ کیا وہ مردے نہ جلا سکے گا۔

ترجمہ کنزالعرفان: کیا جس نے یہ سب کچھ کیا وہ مردوں کو زندہ کرنے پر قادر نہیں ہے؟

﴿اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَدِيْرٍ﴾ کیا وہ قادر نہیں ہے؟ ﴿حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے مروی ہے کہ رسول کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جب اس آیت کریمہ کی تلاوت فرماتے تو کہتے ”سُبْحَانَكَ اللهُمَّ بَلِي“ یعنی اے اللہ! عَزَّوَجَلَّ، تو (ہر نقص و عیب سے) پاک ہے، کیوں نہیں (تو مردوں کو زندہ کرنے پر ضرور قادر ہے)۔ (1)

1.....مصنف عبد الرزاق، كتاب الصلاة، باب الرجل يدعو ويسمى في دعائه، ٢/٢٩٩، الحديث: ٤٠٦٤.

سُورَةُ الدَّهْرِ

سورۃ دہر کا تعارف

مقام نزول

امام مجاہد، حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور جمہور مفسرین کے نزدیک سورۃ دہر مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے اور بعض مفسرین نے کہا ہے کہ یہ سورت مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے اور بعض مفسرین کے نزدیک اس سورت کی کچھ آیتیں مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہیں اور کچھ آیتیں مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہیں۔^(۱)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 2 رکوع، 31 آیتیں ہیں۔

”دہر“ نام رکھنے کی وجہ

لبے زمانے کو عربی میں دہر کہتے ہیں، نیز سورۃ دہر کا ایک نام سورۃ انسان بھی ہے اور یہ دونوں نام اس کی پہلی آیت سے ماخوذ ہیں۔

سورۃ دہر کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں آخرت کے احوال بیان کئے گئے ہیں اور اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں،

(1)..... اس سورت کے شروع میں انسان کی تخلیق کی ابتدا کے بارے میں بیان کیا گیا اور یہ بتایا گیا کہ اس کا امتحان لینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اسے سننے والا اور دیکھنے والا بنایا ہے۔

(2)..... انسانوں کی دو قسمیں بیان کی گئیں کہ بعض انسان شکر گزار ہیں اور بعض ناشکرے ہیں، شکر کرنے والوں کی جزا جنت ہے اور ناشکرگی کرنے والوں کی سزا جہنم ہے۔

①.....خازن، تفسیر سورۃ ہل اتی، ۴/۲۳۷.

(3)..... نیک مسلمانوں کی جزا جنت کے اوصاف بیان کئے گئے اور ان کے وہ اعمال بتائے گئے جس کی وجہ سے وہ اس جزا کے مستحق ہوئے۔

(4)..... یہ بتایا گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن مجید تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا گیا نیز آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو کفار کی طرف سے پہنچنے والی ایذاؤں پر صبر کرنے کی تلقین کی گئی۔

(5)..... دنیا کی فانی نعمتوں سے محبت کرنے اور آخرت کی ہمیشہ باقی رہنے والی نعمتوں کو ترک کرنے کی مذمت اور کفر و عناد پر وعید بیان کی گئی۔

(6)..... اس سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ قرآن مجید تمام انسانوں کے لئے نصیحت ہے تو جو چاہے اس سے نصیحت حاصل کر کے اپنے رب عزوجل کی طرف راہ اختیار کرے۔

سورۃ قیامہ کے ساتھ مناسبت

سورۃ دہر کی اپنے سے ما قبل سورت ”قیامہ“ کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ سورۃ قیامہ میں جنت اور جہنم کے اوصاف اجمالی طور پر بیان کئے گئے اور سورۃ دہر میں جہنم کے اوصاف اور خاص طور پر جنت کے اوصاف تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ سورۃ قیامہ میں قیامت کے دن کافروں اور فاجروں کو پیش آنے والے دردناک امور بیان کئے گئے اور سورۃ دہر میں نیک مسلمانوں کو قیامت کے دن ملنے والی نعمتوں کا ذکر فرمایا گیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمہ کنز الایمان:

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

ترجمہ کنز العرفان:

هَلْ أُنَبِّئُ عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُورًا ۝١

ترجمہ کنز العرفان: بے شک آدمی پر ایک وقت وہ گزرا کہ کہیں اس کا نام بھی نہ تھا۔

ترجمہ کنز العرفان: بیشک آدمی پر ایک وقت وہ گزرا کہ وہ کوئی ذکر کے قابل چیز نہ تھا۔

﴿هَلْ آتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ﴾: بیشک آدمی پر ایک وقت وہ گزرا۔ ﴿﴾ اکثر مفسرین کے نزدیک اس آیت میں انسان سے مراد حضرت آدم عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ ہیں۔ اس صورت میں آیت کا معنی یہ ہے کہ روح پھونکنے جانے سے پہلے حضرت آدم عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ پر چالیس سال کا وقت ایسا گزرا ہے کہ وہ کوئی قابل ذکر چیز نہ تھے کیونکہ وہ ایک مٹی کا خمیر تھے، نہ کہیں ان کا ذکر تھا، نہ ان کو کوئی جانتا تھا اور نہ کسی کو ان کی پیدائش کی حکمتیں معلوم تھیں۔ بعض مفسرین کے نزدیک یہاں انسان سے اس کی جنس یعنی حضرت آدم عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کی اولاد مراد ہے اور وقت سے اس کے حمل میں رہنے کا زمانہ مراد ہے، اس صورت میں آیت کا معنی یہ ہے کہ بے شک ماں کے پیٹ میں آدمی پر ایک وقت وہ گزرا ہے جب وہ کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا کیونکہ وہ پہلے نطفے کی شکل میں تھا، پھر جما ہوا خون بنا، پھر گوشت کا ٹکڑا بنا اور اس کی جنس کسی کو معلوم نہ تھی یہاں تک کہ وہ لوگوں کے درمیان قابل ذکر چیز بن گیا۔^(۱)

نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی عظمت و شان

یہاں ایک نکتہ قابل ذکر ہے کہ حضرت آدم عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ پر ایک زمانہ ایسا گزرا ہے کہ ان کا کہیں ذکر نہ تھا جبکہ اللہ تعالیٰ نے کائنات وجود میں آنے سے پہلے ہی اپنے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا ذکر جاری فرمادیا اور آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی عظمت کو بیان فرمادیا، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ کنز العرفان: اور یاد کرو جب اللہ نے نبیوں سے وعدہ لیا کہ میں تمہیں کتاب اور حکمت عطا کروں گا پھر تمہارے پاس وہ عظمت والا رسول تشریف لائے گا جو تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہوگا تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا

وَرَادُ أَخَذَ اللهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ
مِّنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ
مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَتَنْصُرُنَّهُ
قَالَ أَأَقْرُسُكُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذٰلِكُمْ إِصْرِي

①..... تفسیر کبیر، الانسان، تحت الآیة: ۱، ۱۰، ۷۳۹ / مدارک، الانسان، تحت الآیة: ۱، ص ۱۳۰، ۵، جلالین، الانسان، تحت الآیة: ۱، ص ۴۸۳، حازن، الانسان، تحت الآیة: ۱، ص ۳۳۷-۳۳۸، ملتنقطاً.

قَالُوا اقْرَأْنَا ۗ قَالَ فَاشْهَدُوا ۗ وَاَنَا مَعَكُمْ
مِنَ الشَّاهِدِينَ (1)

اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔ (اللہ نے) فرمایا: (اے انبیاء!)
کیا تم نے (اس حکم کا) اقرار کر لیا اور اس (اقرار) پر میرا بھاری
ذمہ لے لیا؟ سب نے عرض کی، ”ہم نے اقرار کر لیا“ (اللہ
نے) فرمایا، ”تو (اب) ایک دوسرے پر (بھی) گواہ بن جاؤ
اور میں خود (بھی) تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔

اور حضرت آدم عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ نے اپنی پیدائش کے بعد عرش پر نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا نام
پاک لکھا دیکھا اور آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی عظمت کو پہچان گئے، جیسا کہ حضرت عمر بن خطاب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
عَنْهُ سے روایت ہے، رسول کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”جب حضرت آدم عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ سے
لعنہ سرزد ہوئی تو انہوں نے عرش کی طرف اپنا سر اٹھایا اور عرض کی (اے اللہ!) میں محمد کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں کہ
تو میری مغفرت فرمادے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کی طرف وحی فرمائی کہ محمد کون ہیں؟ حضرت
آدم عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ نے عرض کی: اے اللہ! عَزَّ وَجَلَّ، تیرا نام برکت والا ہے، جب تو نے مجھے پیدا کیا تو میں نے سر
اٹھا کر تیرے عرش کی طرف دیکھا تو اس میں لکھا ہوا تھا ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ“ تو میں نے جان لیا
کہ تیری بارگاہ میں اُس شخص سے زیادہ کسی کا مرتبہ اور مقام نہ ہوگا جس کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ لکھا ہے۔ اللہ
تعالیٰ نے حضرت آدم عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کی طرف وحی فرمائی: اے آدم! یہ تیری اولاد میں سے سب سے آخری نبی ہیں
اور ان کی امت تمہاری اولاد کی امتوں میں سے سب سے آخری امت ہے اور اگر وہ نہ ہوتے تو اے آدم! میں تمہیں بھی
پیدا نہ کرتا۔ (2)

اور دنیا میں تشریف آوری سے صدیوں پہلے حضرت عیسیٰ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ نے آپ کی آمد کی بشارت دے
دی تھی کہ آپ کا نام تک بتا دیا، جیسا کہ سورہ صف میں ہے:
وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ
تَرَجِبُهُ كُنُزَ الْعُورِ فَأْتُوا بِكُمْ وَجِبْتِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ نَافِثًا

1.....ال عمران: ٨١.

2.....معجم صغير، باب الميم، من اسمه: محمد، الجزء الثاني، ص ٨٢.

اِنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ
يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰتِ وَمُبَشِّرًا بِرِسُوْلٍ يَّآتِي مِنْ
بَعْدِي اَسْمَاءُ اَحَدٌ (1)

فرمایا: اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں،
اپنے سے پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں اور
اس عظیم رسول کی بشارت دینے والا ہوں جو میرے بعد
تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تاجدار رسالت صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کا مقام و مرتبہ سب
سے بلند ہے۔

اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَبِيْعًا بَصِيْرًا ۝٢
اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا كَفُوْرًا ۝٣

ترجمہ کنز الایمان: بیشک ہم نے آدمی کو پیدا کیا ملی ہوئی منی سے کہ اسے جانچیں تو اُسے سنتا دیکھتا کر دیا۔ بے شک
ہم نے اسے راہ بتائی یا حق ماننا یا ناشکری کرتا۔

ترجمہ کنز العرفان: بیشک ہم نے آدمی کو ملی ہوئی منی سے پیدا کیا تاکہ ہم اس کا امتحان لیں تو ہم نے اسے سننے والا،
دیکھنے والا بنا دیا۔ بیشک ہم نے اسے راستہ دکھا دیا، (اب) یا شکر گزار ہے اور یا ناشکری کرنے والا ہے۔

﴿اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ﴾ بیشک ہم نے آدمی کو ملی ہوئی منی سے پیدا کیا۔ ﴿آیت کے اس حصے میں
اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی پیدائش سے متعلق اپنے قانون کو بیان فرمایا کہ اس نے آدمی کو مرد و عورت کی ملی ہوئی منی سے
پیدا کیا جبکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت انسان کی پیدائش کے سلسلے میں اس ذریعے کی محتاج نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت
آدم عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ کو ماں اور باپ دونوں کے بغیر پیدا کر دیا، حضرت حوا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا کو بغیر ماں کے پیدا کر دیا
اور حضرت عیسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ کو بغیر باپ کے پیدا کر دیا۔

﴿تَبَتَّلِيهِ﴾: تاکہ ہم اس کا امتحان لیں۔ یعنی جب ہم نے انسان کو پیدا کیا تو اس وقت یہ ارادہ کیا کہ ہم اسے مُکَلَّف کر کے اپنے احکامات اور ممنوعات سے اس کا امتحان لیں تو ہم نے اسے سننے والا، دیکھنے والا بنا دیا تاکہ وہ دلائل کا مشاہدہ کر سکے اور آیات کو غور سے سن سکے۔ یاد رہے کہ یہاں انسان سے حضرت آدم عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کی اولاد مراد ہے۔ (1)

﴿اِنَّا هَدَيْنَا السَّبِيْلَ﴾: بیشک ہم نے اسے راستہ دکھا دیا۔ ﴿ارشاد فرمایا کہ بے شک ہم نے ظاہری اور باطنی حواس عطا کرنے کے بعد انسان کو دلائل قائم کر کے، رسول بھیج کر اور کتابیں نازل فرما کر ہدایت کا راستہ دکھا دیا، اب چاہے وہ ایمان قبول کر کے شکر گزار بنے یا کفر کر کے ناشکری کرنے والا بنے۔ (2)

اِنَّا اَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِيْنَ سَلْسِلًا وَّ اَغْلَالًا وَّ سَعِيْرًا ﴿٣﴾

ترجمہ کنزالایمان: بے شک ہم نے کافروں کے لیے تیار کر رکھی ہیں زنجیریں اور طوق اور بھڑکتی آگ۔

ترجمہ کنزالعرفان: بیشک ہم نے کافروں کے لیے زنجیریں اور طوق اور بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہیں۔

﴿اِنَّا اَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِيْنَ﴾: بیشک ہم نے کافروں کے لیے تیار کر رکھی ہیں۔ ﴿اس سے پہلی آیت میں کافروں اور ایمان والوں کا ذکر کیا اور اس آیت میں وہ چیزیں بیان کی جا رہی ہیں جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہیں، چنانچہ ارشاد فرمایا کہ بیشک ہم نے آخرت میں کافروں کے لیے زنجیریں تیار کر رکھی ہیں جن سے باندھ کر انہیں دوزخ میں گھسیٹا جائے گا اور ان کے لئے طوق تیار کر رکھے ہیں جو ان کے گلوں میں ڈالے جائیں گے اور ان کے لئے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے جس میں انہیں جلا یا جائے گا۔ (3)

اِنَّ الْاَبْرَارَ اَمْشُرْبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَمْرًا جَاهًا كَانُوْا اِهًا عِيْنًا

1..... مدارك، الانسان، تحت الآية: ٢، ص ١٣٠٥، روح البيان، الانسان، تحت الآية: ٢، ١٠/٢٦٠، ملقطاً.

2..... تفسير كبير، الانسان، تحت الآية: ٣، ١٠/٧٤١.

3..... مدارك، الانسان، تحت الآية: ٤، ص ١٣٠٥، جلالين، الانسان، تحت الآية: ٤، ص ٤٨٣، ملقطاً.

يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللَّهِ يُفَجِّرُونََهَا تَفْجِيرًا ①

ترجمہ کنزالایمان: بے شک نیک پیئیں گے اس جام میں سے جس کی مُلُونی کا فور ہے۔ وہ کا فور کیا؟ ایک چشمہ ہے جس میں سے اللہ کے نہایت خاص بندے پیئیں گے اپنے مخلوق میں اسے جہاں چاہیں بہا کر لے جائیں گے۔

ترجمہ کنزالعرفان بیشک نیک لوگ اس جام سے پیئیں گے جس میں کا فور ملا ہوا ہوگا۔ وہ کا فور ایک چشمہ ہے جس سے اللہ کے نہایت خاص بندے پیئیں گے، وہ اسے (جہاں چاہیں گے) بہا کر لے جائیں گے۔

﴿إِنَّ الْأَبْرَارَ﴾ بیشک نیک لوگ۔ کفار کا حال بیان کرنے کے بعد اب اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں ایمان والوں کا حال بیان کیا جا رہا ہے کہ بیشک نیک لوگ جنت میں اس جام میں سے پیئیں گے جس میں کا فور ملا ہوا ہوگا، وہ کا فور جنت میں ایک چشمہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ کے نہایت خاص بندے پیئیں گے اور وہ اپنے مکانات اور مخلوق میں اسے آسانی کے ساتھ جہاں چاہیں بہا کر لے جائیں گے، نیز کا فور ملا جام پینے سے انہیں کوئی نقصان نہ ہوگا کیونکہ جنتی لوگ جنت سے جو کچھ کھائیں پیئیں گے اس سے انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔^(۱)

يُوفُونَ بِاللَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا ②

ترجمہ کنزالایمان: اپنی منتیں پوری کرتے ہیں اور اُس دن سے ڈرتے ہیں جس کی بُرائی پھیلی ہوئی ہے۔

ترجمہ کنزالعرفان: وہ اپنی منتیں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی برائی پھیلی ہوئی ہوگی۔

﴿يُوفُونَ بِاللَّذْرِ﴾: وہ اپنی منتیں پوری کرتے ہیں۔ ﴿اللَّهُ تَعَالَىٰ﴾ کے نیک بندوں کا ثواب بیان فرمانے کے بعد اب ان کے وہ اعمال ذکر فرمائے جا رہے ہیں جن کی وجہ سے انہیں یہ ثواب حاصل ہوا۔

①..... روح البیان، الانسان، تحت الآية: ٦-٥، ١٠/٢٦٢-٢٦٣، حازن، الانسان، تحت الآية: ٥-٦، ٤/٣٣٨-٣٣٩، جمل، الانسان، تحت الآية: ٥-٦، ٨/١٨٥-١٨٦، ملقطاً.

پہلا عمل: اللہ تعالیٰ کے نیک بندے طاعت و عبادت اور شریعت کے واجبات پر عمل کرتے ہیں حتیٰ کہ وہ عبادات جو واجب نہیں لیکن مَنّت مان کر انہیں اپنے اوپر واجب کر لیا تو انہیں بھی ادا کرتے ہیں۔⁽¹⁾

مَنّت کی دو صورتیں

یاد رہے، مَنّت کی ایک صورت یہ ہے کہ جو چیز آدمی پر واجب نہیں ہے اسے کسی شرط کے ساتھ اپنے اوپر واجب کر لے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اگر ایسے کام کی شرط لگائی جس کے ہو جانے کی خواہش ہے مثلاً یوں کہا کہ اگر میرا مریض اچھا ہو گیا یا میرا مسافر خیریت سے واپس آ گیا تو میں راہِ خدا میں اس قدر صدقہ دوں گا یا اتنی رکعت نماز پڑھوں گا یا اتنے روزے رکھوں گا، تو اس صورت میں جب وہ کام ہو گیا تو اتنی مقدار صدقہ کرنا اور اتنی رکعت نماز پڑھنا اور اتنے روزے رکھنا ضروری ہے، اس میں ایسا نہیں ہو سکتا کہ وہ کام نہ کرے اور مَنّت کا کفارہ دیدے، اور اگر مَنّت میں ایسے کام کی شرط لگائی ہے کہ جس کا ہونا نہیں چاہتا مثلاً یوں کہا کہ اگر میں تم سے بات کروں یا تمہارے گھر آؤں تو مجھ پر اتنے روزے ہیں، اس صورت میں اگر شرط پائی گئی یعنی اس سے بات کر لی یا اس کے گھر چلا گیا تو اب اسے اختیار ہے کہ جتنے روزے کہے تھے وہ رکھ لے یا کفارہ دیدے۔ مَنّت کی دوسری صورت یہ ہے کہ کسی شرط کا ذکر کئے بغیر اپنے اوپر وہ چیز واجب کر لے جو واجب نہیں ہے مثلاً یوں کہے کہ میں نے اتنے روزوں کی مَنّت مانی یا اس طرح کہے میں اللہ تعالیٰ کے لئے اتنے روزے رکھوں گا۔ اس کا حکم یہ ہے کہ جس چیز کی مَنّت مانی وہ کرنا ضروری ہے اس کے بدلے کفارہ نہیں دے سکتا۔⁽²⁾

نوٹ: مَنّت کے مسائل کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے بہار شریعت، جلد نمبر 2 حصہ 9 سے ”مَنّت کا بیان“ مطالعہ فرمائیں۔

دوسرا عمل: اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی شدت اور سختی پھیلی ہوئی ہوگی۔ حضرت قتادہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں کہ اس دن کی شدت اس قدر پھیلی ہوئی ہوگی کہ آسمان پھٹ جائیں گے، ستارے گر پڑیں گے، چاند سورج بے نور ہو جائیں گے، پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے اور زمین پر کوئی

1.....حازن، الانسان، تحت الآية: ٧، ٤/٣٣٩، مدارك، الانسان، تحت الآية: ٧، ص ١٣٠٦، ملقطاً.

2.....بہار شریعت، حصہ نم، مَنّت کا بیان، ٣١٢/٢-٣١٥، ملخصاً۔

عمارت باقی نہ رہے گی۔^(۱)

وَيُطْعَمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ۝

ترجمہ کنزالاعیان: اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر مسکین اور یتیم اور اسیر کو۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور وہ اللہ کی محبت میں مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔

﴿وَيُطْعَمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ﴾ اور وہ اللہ کی محبت میں کھانا کھلاتے ہیں۔ ﴿اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے ایسی حالت میں بھی مسکین، یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں جب کہ خود انہیں کھانے کی حاجت اور خواہش ہوتی ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے مسکین، یتیم اور قیدی کو اللہ تعالیٰ کی محبت میں اور اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے کھانا کھلاتے ہیں۔^(۲)

مسکین اور یتیم کو کھانا کھلانے کی اہمیت

یاد رہے کہ مسکین اسے کہتے ہیں جس کے پاس کچھ نہ ہو یہاں تک کہ وہ کھانے اور بدن چھپانے کے لیے اس بات کا محتاج ہے کہ لوگوں سے سوال کرے اور یتیم اس نابالغ بچے کو کہتے ہیں جس کا باپ فوت ہو چکا ہو۔ مسکین اور یتیم کو کھانا کھلانے کی اہمیت کیا ہے اس کا اندازہ ان آیات سے لگایا جاسکتا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ کنزالعرفان: کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جو دین کو جھٹلاتا ہے۔ پھر وہ ایسا ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔ اور مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتا۔

أَسَاءَ يَتَ الَّذِينَ يَكْفُرُ بِالَّذِينَ ۝ قَدْ لَكَ
الَّذِينَ يَدْعُوا إِلَيْتُمْ ۝ وَلَا يَحْضُ عَلَىٰ طَعَامِ
الْمُسْكِينِ ۝^(۳)

اور ارشاد فرمایا:

1.....جمل، الانسان، تحت الآية: ٧، ١٨٧/٨.

2.....مدارك، الانسان، تحت الآية: ٨، ص ١٣٠٦.

3.....ماعون: ١-٣.

ترجمہ کنز العرفان: تو بہر حال آدمی کو جب اس کا رب آزمائے کہ اس کو عزت اور نعمت دے تو اس وقت وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے عزت دی۔ اور بہر حال جب (اللہ) بندے کو آزمائے اور اس کا رزق اس پر تنگ کر دے تو کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا۔ ہرگز نہیں بلکہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے۔ اور تم ایک دوسرے کو مسکین کے کھلانے کی ترغیب نہیں دیتے۔

فَأَمَّا الْإِنْسَانُ إِذَا مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ
وَنَعَّمَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ ۗ وَأَمَّا إِذَا
مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ فَيَقُولُ رَبِّي
أَهَانَنِ ۗ كَلَّا بَلْ لَّا تَكْفُرُونَ الْيَتِيمَ ۗ وَلَا
تَتَّصُونَ عَلَىٰ طَعَامِ الْوَسِيِّينَ (1)

اور ارشاد فرمایا:

ترجمہ کنز العرفان: پھر بغیر سوچے سمجھے کیوں نہ گھائی میں کو دپڑا۔ اور تجھے کیا معلوم کہ وہ گھائی کیا ہے؟۔ کسی بندے کی گردن چھڑانا۔ یا بھوک کے دن میں کھانا دینا۔ رشتہ دار یتیم کو۔ یا خاک نشین مسکین کو۔

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۗ وَمَا أَدْرَاكَ مَا
الْعَقَبَةُ ۗ فَكُنْ رَقِيبًا ۗ أَوْ اطَّعِمْ فِي يَوْمِ ذِي
مَسْعَبَةَ ۗ يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۗ أَوْ مَسْكِينًا ذَا
مَثْرَبَةٍ (2)

إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا ۙ إِنَّا
نَخَافُ مِنْ رَبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَطَطًا ۙ

ترجمہ کنز الایمان: ان سے کہتے ہیں ہم تمہیں خاص اللہ کے لیے کھانا دیتے ہیں تم سے کوئی بدلہ یا شکر گزاری نہیں مانگتے۔ بے شک ہمیں اپنے رب سے ایک ایسے دن کا ڈر ہے جو بہت ترش نہایت سخت ہے۔

1..... فجر: ۱۵-۱۸.

2..... بلد: ۱۱-۱۶.

ترجبة كنز العرفان: ہم تمہیں خاص اللہ کی رضا کے لیے کھانا کھلاتے ہیں۔ ہم تم سے کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ شکر یہ۔ بیشک ہمیں اپنے رب سے ایک ایسے دن کا ڈر ہے جو بہت ترش، نہایت سخت ہے۔

﴿اِنَّمَّا نُنْطَعِبُكُمْ لَوْ جَاءَ اللّٰهُ: ہم تمہیں خاص اللہ کی رضا کے لیے کھانا کھلاتے ہیں۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے ان سے کہتے ہیں کہ ہم تمہیں خاص اس غرض سے کھانا کھلاتے ہیں تاکہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو اور ہم تم سے کوئی بدلہ یا شکرگزاری نہیں چاہتے اور اس غرض سے کھانا کھلاتے ہیں کہ بیشک ہمیں اپنے رب عزوجل سے ایک ایسے دن کا ڈر ہے جس میں کافروں کے چہرے نہایت سخت بگڑے ہوئے ہوں گے لہذا ہم اپنے عمل کی جزایا شکرگزاری تم سے نہیں چاہتے بلکہ ہم نے یہ عمل اس لئے کیا ہے تاکہ ہم اس دن خوف سے امن میں رہیں۔⁽¹⁾

کسی کے ساتھ بھلائی کرنے سے مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہو

اس سے معلوم ہوا کہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کسی کے ساتھ بھلائی کرنی چاہئے، لوگوں کو دکھانا، اپنی واہوا چاہنا اور جس کے ساتھ بھلائی کی اس پر احسان جتانایا اس کی طرف سے کوئی بدلہ حاصل کرنا مقصود نہ ہو۔ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

ترجبة كنز العرفان: اے ایمان والو! احسان جتا کر اور تکلیف پہنچا کر اپنے صدقے برباد نہ کر دو اس شخص کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دکھلاوے کے لئے خرچ کرتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمٰنِّ وَالْاٰذٰى كَالَّذِيْ يُّنْفِقُ مَالَهُ سِرًّاۗءِ النَّاسِ (2)

اور ارشاد فرمایا:

ترجبة كنز العرفان: اور جو مال تم (لوگوں کو) دو تاکہ وہ لوگوں کے مالوں میں بڑھتا رہے تو وہ اللہ کے نزدیک نہیں بڑھتا اور جو تم اللہ کی رضا چاہتے ہوئے زکوٰۃ دیتے ہو تو وہی

وَمَا اَتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًّا لِّيَّرَبِّ بُوَاقِ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا اَتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوٰةٍ تُرِيْدُوْنَ وِجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمْ

1..... تفسیر کبیر، الانسان، تحت الآیة: ۹، ۷۴۸/۱۰، مدارك، الانسان، تحت الآیة: ۹-۱۰، ص ۱۳۰۶، ملقطاً.

2..... بقرہ: ۲۶۴.

لوگ (اپنے مال) بڑھانے والے ہیں۔

الْبُصْفُونُ (1)

فَوْقَهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّيْتَهُمْ نَصْرًا وَسُرُورًا ۝۱۱ وَجَزَلْتَهُمْ
بِمَا صَبَرُوا وَجَنَّةً وَحَرِيرًا ۝۱۲ مُتَّكِنِينَ فِيهَا عَلَى الْأَسْرَابِ ۝۱۳
لَا يَرُونَ فِيهَا شَيْئًا وَلَا زُمَهْرِيرًا ۝۱۴ وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلَالُهَا
وَذُلَّتْ أَمْطُلُهَا تَذِيلًا ۝۱۵

ترجمہ کنز الایمان: تو انہیں اللہ نے اس دن کے شر سے بچالیا اور انہیں تازگی اور شادمانی دی۔ اور ان کے صبر پر انہیں جنت اور ریشمی کپڑے صلہ میں دیئے۔ جنت میں تختوں پر نکیلا لگائے ہوں گے نہ اس میں دھوپ دیکھیں گے نہ ٹھنڈ اور اس کے سائے ان پر جھلکے ہوں گے اور اس کے گچھے جھکا کر نیچے کر دیئے گئے ہوں گے۔

ترجمہ کنز العرفان: تو انہیں اللہ اس دن کے شر سے بچالے گا اور انہیں تروتازگی اور خوشی دے گا۔ اور ان کے صبر کے سبب انہیں جنت اور ریشمی کپڑے بدلے میں دے گا۔ وہ جنت میں تختوں پر نکیلا لگائے ہوں گے، نہ اس میں دھوپ دیکھیں گے اور نہ سخت سردی۔ اور اس کے سائے ان پر جھلکے ہوں گے اور جنت کے گچھے جھکا کر نیچے کر دیئے گئے ہوں گے۔

﴿فَوْقَهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَلِكَ الْيَوْمِ﴾: تو انہیں اللہ اس دن کے شر سے بچالے گا۔ ﴿ارشاد فرمایا کہ تو ان نیک بندوں کے خوف کی وجہ سے اللہ تعالیٰ انہیں اس دن کے شر سے بچالے گا جس سے وہ ڈر رہے ہیں اور ان کے چہروں میں تروتازگی اور دلوں میں خوشی دے گا۔ (2)

﴿وَجَزَلْتَهُمْ بِمَا صَبَرُوا﴾: اور ان کے صبر کے سبب انہیں بدلے میں دے گا۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات

1..... روم: ۳۹۔

2..... مخازن، الانسان، تحت الآية: ۱۱، ۴/۳۴۰۔

کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے ان نیک بندوں کو گناہ نہ کرنے، اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے اور بھوک پر صبر کرنے کے بدلے جنت میں داخل کرے گا اور انہیں ریشمی لباس پہنائے گا اور وہ جنت میں تختوں پر تکیہ لگائے ہوں گے اور دنیا کی طرح وہاں انہیں گرمی یا سردی کی کوئی تکلیف نہ ہوگی اور نعمتی درختوں کے سائے ان پر بھگے ہوئے ہوں گے اور جنت کے درختوں کے گچھے جھکا کر نیچے کر دیئے گئے ہوں گے تاکہ وہ کھڑے، بیٹھے، لیٹے ہر حال میں با آسانی گچھے لے سکیں اور جیسے چاہے کھا سکیں۔ (1)

وَيَطَافُ عَلَيْهِمْ بِانِيَّةٍ مِّنْ فَضَّةٍ وَّأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرًا ۝١٥
قَوَارِيرًا مِّنْ فَضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا ۝١٦

ترجمہ کنزالایمان: اور ان پر چاندی کے برتنوں اور کوزوں کا دور ہوگا جو شیشے کے مثل ہو رہے ہوں گے۔ کیسے شیشے چاندی کے ساتیوں نے انہیں پورے اندازہ پر رکھا ہوگا۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور ان پر چاندی کے برتنوں اور گلاسوں کے دور ہوں گے جو شیشے کی طرح ہوں گے۔ چاندی کے شفاف شیشے جنہیں پلانے والوں نے پورے اندازہ سے (بھر کر) رکھا ہوگا۔

﴿وَيَطَافُ عَلَيْهِمْ بِانِيَّةٍ مِّنْ فَضَّةٍ وَّأَكْوَابٍ﴾ اور ان پر چاندی کے برتنوں اور گلاسوں کے دور ہوں گے۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ ان نیک بندوں پر چاندی کے برتنوں اور گلاسوں میں نعمتی شراب کے دور ہوں گے اور وہ برتن چاندی کے رنگ اور اس کے حسن کے ساتھ شیشے کی طرح صاف شفاف ہوں گے اور ان میں جو چیز پی جائے گی وہ باہر سے نظر آئے گی اور ان برتنوں کو پلانے والوں نے پورے اندازے سے بھر کر رکھا ہوگا کہ پینے والوں کی رغبت کی مقدار نہ اس سے کم ہوگی اور نہ زیادہ۔ (2)

1.....حازن، الانسان، تحت الآية: ١٢-١٤، ٤٠/٣٤٠.

2.....حازن، الانسان، تحت الآية: ١٥-١٦، ٤٠/٣٤٠، مدارك، الانسان، تحت الآية: ١٥-١٦، ص ١٣٠٧، ملقطاً.

وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَتْ مِرْآجَهَا زَنْجَبِيلًا ﴿١٧﴾ عَيْنًا فِيهَا تُسْمَى
سَلْسَبِيلًا ﴿١٨﴾

ترجمہ کنز الایمان: اور اس میں وہ جام پلائے جائیں گے جس کی لونی اورک ہوگی۔ وہ اورک کیا ہے جنت میں ایک چشمہ ہے جسے سَلْسَبِيل کہتے ہیں۔

ترجمہ کنز العرفان: اور جنت میں انہیں ایسے جام پلائے جائیں گے جس میں زنجبیل ملا ہوا ہوگا۔ (زنجبیل) جنت میں ایک چشمہ ہے جس کا نام سلسبیل رکھا جاتا ہے۔

﴿وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا﴾ اور جنت میں انہیں ایسے جام پلائے جائیں گے۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جنت میں ان نیک بندوں کو پاکیزہ شراب کے ایسے جام پلائے جائیں گے جن میں زنجبیل یعنی ایسا پانی ملا ہوا ہوگا جو ذائقے میں اورک کی طرح ہوگا اور اس کے ملنے کی وجہ سے شراب کی لذت اور زیادہ ہو جائے گی اور زنجبیل جنت میں ایک چشمہ ہے جسے جنتی فرشتے سَلْسَبِيل کہتے ہیں کیونکہ اس کا پانی رواں اور آسانی سے حلق میں اتر جانے والا ہے۔ یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے خالص اسی چشمے سے پیئیں گے جبکہ ان سے کم درجے والے نیک بندوں کی شرابوں میں اس چشمے کا پانی ملایا جائے گا اور یہ چشمہ عرش کے نیچے سے جنت عدن سے ہوتا ہوا تمام جنتوں میں گزرتا ہے۔^(۱)

وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وُلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ ﴿١٩﴾ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا
مَّثُورًا ﴿٢٠﴾

۱.....روح البیان، الانسان، تحت الآیة: ۱۷-۱۸، ۲۲۲/۱، حازن، الانسان، تحت الآیة: ۱۷-۱۸، ۳۴۰-۳۴۱، ملقطاً.

ترجمہ کنزالایمان: اور ان کے آس پاس خدمت میں پھریں گے ہمیشہ رہنے والے لڑکے جب تو انہیں دیکھے تو انہیں سمجھے کہ موتی ہیں بکھیرے ہوئے۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور ان کے آس پاس ہمیشہ رہنے والے لڑکے (خدمت کیلئے) پھریں گے جب تو انہیں دیکھے گا تو تو انہیں بکھرے ہوئے موتی سمجھے گا۔

﴿وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وُلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ﴾ اور ان کے آس پاس ہمیشہ رہنے والے لڑکے پھریں گے۔ ﴿﴾ ارشاد فرمایا کہ اور ان نیک بندوں کے آس پاس ہمیشہ رہنے والے لڑکے خدمت کیلئے پھریں گے، وہ لڑکے نہ کبھی مریں گے، نہ بوڑھے ہوں گے، نہ ان میں کوئی تبدیلی آئے گی اور نہ وہ خدمت کرنے سے اکتائیں گے اور ان کے حُسن کا یہ عالم ہوگا کہ جب تو انہیں دیکھے گا تو تو انہیں ایسے سمجھے گا جس طرح صاف شفاف فرش پر چمکیلے موتی بکھرے ہوئے ہوں۔ اس حسن اور پاکیزگی کے ساتھ جنتی لڑکے خدمت میں مشغول ہوں گے۔⁽¹⁾

وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلَكًا كَبِيرًا ﴿٢٠﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور جب تو ادھر نظر اٹھائے ایک چین دیکھے اور بڑی سلطنت۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور جب تو وہاں دیکھے گا تو نعمتیں اور بہت بڑی سلطنت دیکھے گا۔

﴿وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ﴾ اور جب تو وہاں دیکھے گا۔ ﴿﴾ یعنی اے جنت میں داخل ہونے والے! جب تو جنت میں نظر اٹھائے گا تو وہاں ایسی نعمتیں دیکھے گا جن کا وصف بیان نہیں کیا جاسکتا اور تو وہاں بہت بڑی سلطنت دیکھے گا جس کی حد اور انتہا نہیں، نہ اسے زوال آئے گا، نہ جنتی کو وہاں سے منتقل کیا جائے گا اور اس سلطنت کی وسعت کا یہ عالم ہے کہ ادنیٰ مرتبے کا جنتی جب اپنے ملک کو دیکھے گا تو ایک ہزار برس کی راہ تک ایسے ہی دیکھے گا جیسے اپنے قریب کی جگہ دیکھتا ہو اور قوت و دب دے کا یہ حال ہوگا کہ فرشتے بھی اجازت کے بغیر نہیں آئیں گے۔⁽²⁾

①.....حازن، الانسان، تحت الآية: ١٩، ٤١/٤، روح البيان، الانسان، تحت الآية: ١٩، ١٠، ٢٧٣، ملقطاً.

②.....حازن، الانسان، تحت الآية: ٢٠، ٤١/٤، جلالين، الانسان، تحت الآية: ٢٠، ص ٤٨٤، ملقطاً.

عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ سُدُسٌ خُمْرٌ وَاسْتَبْرَقٌ ۚ وَحُلُوٌّ اَسَاوِمًا مِنْ فِضَّةٍ ۚ
وَسَقَمُهُمْ رَابُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا ﴿۲۱﴾

ترجمہ کنزالایمان: ان کے بدن پر ہیں کریب کے سبز کپڑے اور قنادیز کے اور انھیں چاندی کے ننگن پہنائے گئے اور انھیں ان کے رب نے ستھری شراب پلائی۔

ترجمہ کنزالعرفان: ان پر باریک اور موٹے ریشم کے سبز کپڑے ہوں گے اور انہیں چاندی کے ننگن پہنائے جائیں گے اور ان کا رب انہیں پاکیزہ شراب پلائے گا۔

﴿عَلَيْهِمْ﴾: ان پر ہیں۔ یعنی ان جنتیوں کے بدن پر باریک اور موٹے ریشم کے سبز کپڑے ہوں گے اور انہیں چاندی کے (بھی) ننگن پہنائے جائیں گے اور ان کا رب عَزَّوَجَلَّ انہیں پاکیزہ شراب پلائے گا جو کہ انتہائی پاک صاف ہوگی، نہ اسے کسی کا ہاتھ لگا ہوگا، نہ کسی نے اسے چھوا ہوگا اور نہ وہ پینے کے بعد دنیا کی شراب کی طرح جسم کے اندر سر کر پیشاب بنے گی بلکہ اس شراب کی صفائی کا یہ عالم ہے کہ جسم کے اندر اتر کر پاکیزہ خوشبو بن کر جسم سے نکلتی ہے اور جنت میں رہنے والوں کو کھانے کے بعد شراب پیش کی جائے گی، اسے پینے سے ان کے پیٹ صاف ہو جائیں گے اور جو کچھ انہوں نے کھایا ہوگا وہ پاکیزہ خوشبو بن کر ان کے جسموں سے نکلے گا اور ان کی خواہشیں اور رغبتیں پھر تازہ ہو جائیں گی۔ (۱)

اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاءً وَّكَانَ سَعِيْكُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۲۲﴾

ترجمہ کنزالایمان: ان سے فرمایا جائے گا یہ تمہارا صلہ ہے اور تمہاری محنت ٹھکانے لگی۔

ترجمہ کنزالعرفان: (ان سے فرمایا جائے گا) بیشک یہ تمہارے لیے صلہ ہے اور تمہاری محنت کی قدر کی گئی ہے۔

1.....خازن، الانسان، تحت الآية: ۲۱، ۴/۳۴۱.

﴿إِنَّ هَذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاءً﴾: بیشک یہ تمہارے لیے صلہ ہے۔ ﴿جب جنت میں داخل ہونے کے بعد جنتی اس کی نعمتوں کا مشاہدہ کریں گے تو ان سے فرمایا جائے گا: بیشک یہ نعمتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہاری اطاعت اور فرمانبرداری کا صلہ ہے اور تمہاری محنت کی قدر کی گئی ہے کہ تم سے تمہارا رب غرورِ راضی ہوا اور اس نے تمہیں ثوابِ عظیم عطا فرمایا۔ (1)

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنْزِيلًا ﴿٢٣﴾

ترجمہ کنزالایمان: بے شک ہم نے تم پر قرآن بجزرتاً اتارا۔

ترجمہ کنزالعرفان: (اے حبیب!) بیشک ہم نے تم پر تھوڑا تھوڑا کر کے قرآن اتارا۔

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنْزِيلًا﴾: بیشک ہم نے تم پر تھوڑا تھوڑا کر کے قرآن اتارا۔ ﴿اے پیارے حبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، ہم نے آپ پر ایک ہی مرتبہ پورا قرآن نازل نہیں کیا بلکہ آیت آیت کر کے تھوڑا تھوڑا نازل کیا اور اس میں اللہ تعالیٰ کی بڑی حکمتیں ہیں۔ اس سے مقصود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دل کو تقویٰ دینا ہے، گویا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اے پیارے حبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، یہ کافرا اگرچہ قرآن کو کہانت اور جادو کہتے ہیں لیکن میں تاکید کے ساتھ فرماتا ہوں کہ یہ قرآن میری طرف سے وحی ہے، حق ہے اور ہم نے اسے تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا ہے لہذا آپ کافروں کی طعنہ زنی سے دلبرداشتہ نہ ہوں کیونکہ آپ سچے نبی ہیں۔ (2)

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَطِعْ مِنْهُمْ إِشْيَاءً وَكُفُورًا ﴿٢٤﴾

ترجمہ کنزالایمان: تو اپنے رب کے حکم پر صابر رہو اور ان میں کسی کفر یا ناشکرے کی بات نہ سنو۔

ترجمہ کنزالعرفان: تو اپنے رب کے حکم پر ڈٹے رہو اور ان میں کسی گناہگار یا ناشکری کرنے والے کی بات نہ سنو۔

1.....خازن، الانسان، تحت الآية: ٢٢، ٣٤١/٤، مدارك، الانسان، تحت الآية: ٢٢، ص ١٣٠٨، ملقطاً.

2.....خازن، الانسان، تحت الآية: ٢٣، ٣٤١/٤، روح البيان، الانسان، تحت الآية: ٢٣، ٢٧٧/١٠، ملقطاً.

﴿ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ ﴾: تو اپنے رب کے حکم پر ڈٹے رہو۔ ﴿ شان نزول: عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن مغیرہ یہ دونوں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ اگر آپ عورتیں اور مال حاصل کرنے کے لئے اپنے دین کی تبلیغ کر رہے ہیں تو اس کام سے باز آئیے اور عتبہ نے کہا کہ اگر آپ ایسا کریں گے تو میں اپنی بیٹی سے آپ کی شادی کر دوں گا اور مہر کے بغیر آپ کی خدمت میں حاضر کر دوں گا اور ولید نے کہا کہ میں آپ کو اتنا مال دے دوں گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ارشاد فرمایا: اے پیارے حبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، آپ رسالت کی تبلیغ فرما کر اور اس میں مشقتیں اٹھا کر اور دین کے دشمنوں کی ایذا میں برداشت کر کے اپنے رب عزوجل کے حکم پر ڈٹے رہیں اور ان میں کسی گنہگار یا ناشکری کرنے والے کی بات نہ سنیں۔^(۱)

وَاذْكُرْ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَأَصِيلاً ﴿٢٥﴾ وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيلًا ﴿٢٦﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور اپنے رب کا نام صبح و شام یاد کرو۔ اور کچھ رات میں اسے سجدہ کرو اور بڑی رات تک اس کی پاکی بولو۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور صبح و شام اپنے رب کا نام یاد کرو۔ اور رات کے کچھ حصے میں اسے سجدہ کرو اور لمبی رات میں اس کی پاکی بیان کرو۔

﴿ وَاذْكُرْ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَأَصِيلاً ﴾: اور صبح و شام اپنے رب کا نام یاد کرو۔ ﴿ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ بعض مفسرین کے نزدیک یہاں ذکر سے نماز مراد ہے، چنانچہ صبح کے ذکر سے نماز فجر اور شام کے ذکر سے ظہر اور عصر کی نمازیں مراد ہیں جبکہ رات کے کچھ حصے میں سجدہ کرنے سے مراد یہ ہے کہ مغرب اور عشاء کی نمازیں

1.....حازن، الانسان، تحت الآية: ٢٤، ٣٤٢/٤.

پڑھیں اور باقی لمبی رات میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے سے مراد یہ ہے کہ فرائض کی ادائیگی کے بعد نوافل پڑھتے رہیں، یوں اس میں تہجد کی نماز بھی شامل ہوگئی، اور بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ یہاں ذکر سے مراد زبان سے ذکر کرنا ہے اور مقصود یہ ہے کہ دن رات کے تمام اوقات میں دل اور زبان سے اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہیں۔^(۱)

إِنَّ هُوَ لَا يُجِبُّونَ الْعَاجِلَةَ وَيَذْرُونَ وَسَاءَ لَهُم يَوْمًا ثِقِيلًا ﴿٢٥﴾

ترجمہ کنزالایمان: بے شک یہ لوگ پاؤں تلے کی عزیز رکھتے ہیں اور اپنے پیچھے ایک بھاری دن کو چھوڑے بیٹھے ہیں۔

ترجمہ کنزالعرفان: بیشک یہ لوگ جلد جانے والی سے محبت کرتے ہیں اور اپنے آگے ایک بھاری دن کو چھوڑ بیٹھے ہیں۔

﴿إِنَّ هُوَ لَا يُجِبُّونَ الْعَاجِلَةَ﴾: بیشک یہ لوگ جلد جانے والی سے محبت کرتے ہیں۔ ﴿رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے مخاطب ہونے کے بعد اب اللہ تعالیٰ کفار کے حالات بیان فرما رہا ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا کہ بیشک ان کفار مکہ کا حال یہ ہے کہ وہ جلد جانے والی دنیا کی محبت میں گرفتار ہیں اور اسے آخرت پر ترجیح دیتے ہیں اور اپنے آگے قیامت کے اس دن کو چھوڑ بیٹھے ہیں جس کی شدتیں اور سختیاں کفار پر بھاری ہوں گی، یہ لوگ نہ اس دن پر ایمان لاتے ہیں اور نہ اس دن کے لئے عمل کرتے ہیں۔^(۲)

دنیا سے محبت کب بری اور کب اچھی ہے؟

اس سے معلوم ہوا کہ جب دین کو چھوڑ کر دنیا سے محبت کی جائے تو یہ بڑی ہے اور کفار کا طریقہ ہے اور اگر دنیا کو دین کے لئے وسیلہ بنایا جائے تو اس سے محبت اچھی ہے۔ ہمارے اسلاف کا حال یہ تھا کہ وہ دنیا کا مال ملنے پر خوش ہونے کی بجائے غمزدہ ہو جایا کرتے تھے اور دین کی خاطر دنیا کا مال حاصل کرنے کی کوشش کیا کرتے تھے، جیسا کہ ایک مرتبہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ روزے سے تھے، جب (افطار کے وقت) ان کے سامنے کھانا لایا گیا تو فرمایا ”حضرت مُصْعَب بن عُمَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ شَهِيدَ كُنْتُ لَكُمْ وَأَنْتُمْ كُنْتُمْ لِي“ اور وہ مجھ سے بہتر تھے، انہیں ایک چادر کا کفن دیا گیا،

①.....حازن، الانسان، تحت الآية: ٢٥-٢٦/٤٠٦٦/٣٤٢.

②.....حازن، الانسان، تحت الآية: ٢٧، مدارك، الانسان، تحت الآية: ٢٧، ص ١٣٠٩، ملقطاً.

اگر ان کے سر کو چھپایا جاتا تو قدم کھل جاتے تھے اور قدموں کو چھپایا جاتا تو سر کھل جاتا تھا۔ حضرت حمزہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ شہید کئے گئے اور وہ مجھ سے بہتر تھے۔ پھر ہمارے لئے دنیا خوب کشادہ کر دی گئی اور ہمیں دنیا کا مال عطا فرما دیا گیا، میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ کہیں یہ ہماری نیکیوں کا جلد بدلہ نہ مل رہا ہو، پھر رونے لگے اور کھانا چھوڑ دیا۔⁽¹⁾

اور حضرت حماد بن زید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: ”حضرت عبد اللہ بن مبارک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کپڑے کی تجارت کیا کرتے تھے، ایک مرتبہ انہوں نے فرمایا کہ اگر پانچ افراد نہ ہوتے تو میں تجارت نہ کرتا۔ کسی نے ان سے کہا: اے ابو محمد! وہ پانچ افراد کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا (1) حضرت سفیان ثوری۔ (2) حضرت سفیان بن عیینہ۔ (3) حضرت فضیل بن عیاض۔ (4) حضرت محمد بن سماک۔ اور (5) حضرت ابن علی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ۔ حضرت عبد اللہ بن مبارک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ خراسان شہر تک تجارت کے لئے جاتے اور تجارت سے جو نفع ہوتا اس میں سے اپنے اہل خانہ کا اور حج کا خرچ نکال کر باقی جو کچھ بچتا وہ ان پانچ حضرات کی خدمت میں پیش کر دیتے تھے۔⁽²⁾

نَحْنُ خَلَقْنَهُمْ وَشَدَدْنَا أَسْرَهُمْ وَإِذَا شَنَابَلْنَا أَمْثَالَهُمْ

تَبْدِيلًا ٢٨

ترجمہ کنزالایمان: ہم نے انہیں پیدا کیا اور ان کے جوڑ بند مضبوط کئے اور ہم جب چاہیں ان جیسے اور بدل دیں۔

ترجمہ کنزالعرفان: ہم نے انہیں پیدا کیا اور ان کے اعضا اور جوڑ مضبوط کئے اور ہم جب چاہیں ان جیسے اور بدل دیں۔

﴿نَحْنُ خَلَقْنَهُمْ﴾ ہم نے انہیں پیدا کیا۔ ﴿وَشَدَدْنَا أَسْرَهُمْ﴾ ارشاد فرمایا کہ ہم نے انہیں منی سے پیدا کیا اور ان کے اعضا اور جوڑ مضبوط کئے تاکہ ان کے لئے کھڑے ہونا، بیٹھنا، پکڑنا اور حرکت کرنا ممکن ہو جائے اور خالق کا حق یہ ہے کہ اس کا شکر ادا کیا جائے اور اس کی ناشکری نہ کی جائے اور ہم جب چاہیں انہیں ہلاک کر دیں اور ان کی بجائے تخلیق میں ان جیسے اور لوگ

1.....بخاری، کتاب الجنائز، باب اذا لم يوجد الا ثوب واحد، ٤٣١/١، الحدیث: ١٢٧٥.

2.....تاریخ بغداد، ذکر من اسمه اسماعیل، ٣٢٧٧-اسماعیل بن ابراہیم بن مقسم... الخ، ٢٣٤/٦.

لے آئیں جو کہ اطاعتِ شعار ہوں۔ (1)

إِنَّ هَذِهِ تَذَكِرَةٌ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ۖ وَمَا تَشَاءُونَ
إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝٣٠ يُدْخِلُ مَنْ يَشَاءُ
فِي رَحْمَتِهِ ۗ وَالظَّالِمِينَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝٣١

ترجمہ کنزالایمان: بے شک یہ نصیحت ہے تو جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ لے۔ اور تم کیا چاہو مگر یہ کہ اللہ چاہے بے شک وہ علم و حکمت والا ہے۔ اپنی رحمت میں لیتا ہے جسے چاہے اور ظالموں کے لیے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

ترجمہ کنزالعرفان: بیشک یہ ایک نصیحت ہے تو جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ اختیار کرے۔ اور تم کچھ نہیں چاہتے مگر یہ کہ اللہ چاہے بیشک اللہ خوب علم والا، بڑا حکمت والا ہے۔ وہ اپنی رحمت میں جسے چاہتا ہے داخل فرماتا ہے اور ظالموں کے لیے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

﴿إِنَّ هَذِهِ تَذَكِرَةٌ﴾: بیشک یہ ایک نصیحت ہے۔ ﴿ارشاد فرمایا کہ بے شک یہ سورت مخلوق کے لئے نصیحت ہے تو جو چاہے دنیا میں اپنی ذات کے لئے اپنے رب عزوجل کی عبادت کر کے اور اس کے رسول کی پیروی کر کے اپنے رب عزوجل کی طرف راہ اختیار کرے۔ (2)

﴿وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ﴾: اور تم کچھ نہیں چاہتے مگر یہ کہ اللہ چاہے۔ ﴿ارشاد فرمایا کہ تم کچھ نہیں چاہتے مگر تب ہی کچھ ہوتا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ چاہے کیونکہ جو کچھ ہوتا ہے اسی کی مشیت سے ہوتا ہے، بیشک وہ اپنی مخلوق کے احوال جانتا ہے اور انہیں پیدا کرنے میں حکمت والا ہے۔ (3)

1.....روح البیان، الانسان، تحت الآية: ٢٨، ٢٧٩/١٠، مدارك، الانسان، تحت الآية: ٢٨، ص ١٣٠٨، ملقطاً.

2.....حازن، الانسان، تحت الآية: ٢٩، ٣٤٢/٤، مدارك، الانسان، تحت الآية: ٢٩، ص ١٣٠٩، ملقطاً.

3.....حازن، الانسان، تحت الآية: ٣٠، ٣٤٢/٤.

آیت ”وَمَا تَشَاءُونَ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ اللّٰهُ“ سے معلوم ہونے والے مسائل

اس آیت سے دو مسئلے معلوم ہوئے،

- (1)..... انسان پتھر کی طرح بے اختیار نہیں بلکہ اسے اختیار اور ارادہ ملا ہے۔
 - (2)..... انسان اپنے ارادے میں بالکل مُستقل اور اللہ تعالیٰ سے بے نیاز نہیں بلکہ اس کا ارادہ اللہ تعالیٰ کے ارادے کے ماتحت ہے، لہذا انسان مختار مُطلق نہیں، اسی عقیدے پر ایمان کاملہ ہے۔
- ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا مَا يَتَّبِعُوْنَ اَالْبَغَاۗتِۙ وَمَا يَتَّبِعُوْنَ اَالْبَغَاۗتِۙ هِيَ الَّتِيْ تُوۡفِقُوۡنَ بَيْنَ يَدَيۡنَاۙ وَمَا نَشَاۗءُۙ وَمَا لَا نَشَاۗءُۙ وَمَا يَشَاۗءُ اللّٰهُۙ يَخۡلُقۡ مَا يَشَاۗءُۙ وَهُوَ عَلِيۡمٌ عَلِيۡمٌ﴾ یعنی اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اسے اپنے فضل و احسان سے ایمان عطا فرما کر اپنی جنت میں داخل فرماتا ہے اور کافروں کے لیے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے اور وہ ظالم اس لئے ہیں کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کی بجائے بتوں وغیرہ کی عبادت کر کے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے۔^(۱)

1.....خازن، الانسان، تحت الآية: ۳۱، ۳۱/۴، مدارك، الانسان، تحت الآية: ۳۱، ص ۱۳۰۹، ملقطاً.

سُورَةُ الْمُرْسَلَاتِ

سورہ مرسلات کا تعارف

مقام نزول

سورہ مرسلات مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔^(۱)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 2 رکوع، 50 آیتیں ہیں۔

”مرسلات“ نام رکھنے کی وجہ

جنہیں لگا تار بھیجا جائے انہیں عربی میں مرسلات کہتے ہیں جیسے ہوائیں، فرشتے اور گھوڑے وغیرہ، اور اس سورت کی پہلی آیت میں مذکور لفظ ”وَالْمُرْسَلَاتِ“ کی مناسبت سے اسے ”سورہ مرسلات“ کہتے ہیں۔

سورہ مرسلات سے متعلق احادیث

(1)..... حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک غار میں تھے، اس وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر سُورَةُ الْمُرْسَلَاتِ نازل ہوئی، ہم نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے منہ سے (سن کر) اس سورت کو یاد کیا اور حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا دہن اقدس اس سورت کی تلاوت سے تر تھا کہ اچانک ایک سانپ نکل آیا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اس سانپ کو مار دو۔ ہم اس کو مارنے کیلئے لپکتے تو وہ بھاگ گیا۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”وہ تمہارے شر سے بچایا گیا جس طرح تمہیں اس کے شر سے بچایا گیا۔“⁽²⁾

علامہ سلیمان جمل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: یہ غار مثنیٰ میں غارِ الْمُرْسَلَاتِ کے نام سے مشہور ہے۔⁽³⁾

1..... حازن، تفسیر سورة المرسلات، ۳/۴، ۳۴۳۔

2..... بخاری، کتاب التفسیر، سورة والمرسلات، ۳/۳۷۰، الحدیث: ۴۹۳۱۔

3..... جمل، سورة المرسلات، ۲۰۰/۸۔

(2)..... حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فرماتے ہیں: (میری والدہ) اُمِّ فَضْل نے مجھے ”وَالْمُرْسَلَاتِ عَزْفًا“ پڑھتے ہوئے سنا تو کہا: اے میرے بیٹے! تم نے اپنی تلاوت کے ذریعے مجھے یہ سورت یاد کروادی۔ یہ آخری سورت ہے جو میں نے رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے سنی جسے آپ نمازِ مغرب میں پڑھا کرتے۔ (1)

سورۃ مُرْسَلَات کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے پر کلام کیا گیا ہے اور آخرت کے احوال بیان کئے گئے ہیں اور اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں،

(1)..... اس سورت کی ابتدا میں پانچ صفات کی قسم کھا کر فرمایا گیا کہ قیامت ضرور واقع ہوگی اور اس دن کافروں کو جہنم کا عذاب لازمی طور پر ہوگا اور اس کے بعد قیامت قائم ہوتے وقت کی چند علامات بیان کی گئیں۔

(2)..... سابقہ امتوں کی ہلاکت کے بارے میں بیان فرمایا گیا اور انسان کی ابتدائی تخلیق کے مراحل بیان کر کے مُردوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر اللہ تعالیٰ کے قادر ہونے کی دلیل بیان فرمائی گئی۔

(3)..... اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا انکار کرنے والوں کو اس کے عذاب سے ڈرایا گیا اور قیامت کے دن کافروں کے عذاب کی کیفیت بیان کی گئی نیز اس دن اہل ایمان کو ملنے والی نعمتوں کو بیان کیا گیا۔

(4)..... اس سورت کے آخر میں کفار کے بعض اعمال پر ان کی سرزنش کی گئی اور فرمایا گیا کہ کافر اگر قرآن مجید پر ایمان نہ لائے تو پھر کس کتاب پر ایمان لائیں گے۔

سورۃ دَہر کے ساتھ مناسبت

سورۃ مُرْسَلَات کی اپنے سے ما قبل سورت ”دَہر“ کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ سورۃ دَہر میں نیک مسلمانوں سے جنتی نعمتوں کا وعدہ کیا گیا اور کافروں اور فاجروں کو جہنم کے عذاب کی وعید سنائی گئی اور سورۃ مُرْسَلَات میں قسم کے ساتھ فرمایا گیا کہ نیک مسلمانوں سے جنتی نعمتوں کا جو وعدہ کیا گیا اور کافروں کو جہنم کے عذاب کی جو وعید سنائی گئی وہ ضرور واقع ہونے والی ہے۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ سورۃ دَہر میں قیامت کے دن مسلمانوں کے احوال تفصیل سے بیان کئے گئے اور اس سورت میں کافروں کے احوال تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں۔

1..... بخاری، کتاب الاذان، باب القراءة في المغرب، ٢٧٠/١، الحديث: ٧٦٣.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمہ کنزالایمان:

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

ترجمہ کنزالعرفان:

وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا ۱۱ فَالْعِصْفِ عَصْفًا ۱۲ وَالنُّشْرِ نَشْرًا ۱۳

فَالْفُرْقِ فُرْقًا ۱۴ فَالْمُلْقِ مِلْقًا ۱۵

ترجمہ کنزالایمان: قسم ان کی جو بھیجی جاتی ہیں لگا تار۔ پھر زور سے جھونکا دینے والیاں۔ پھر ابھار کر اٹھانے والیاں۔ پھر حق ناحق کو خوب جدا کرنے والیاں۔ پھر ان کی قسم جو ذکر کا القا کرتی ہیں۔

ترجمہ کنزالعرفان: قسم ان کی جو لگا تار بھیجی جاتی ہیں۔ پھر ان کی جو نہایت تیز چلنے والی ہیں۔ اور خوب پھیلانے والیوں کی۔ پھر خوب جدا کرنے والیوں کی۔ پھر ذکر کا القا کرنے والیوں کی۔

﴿وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا﴾: ان کی قسم جو لگا تار بھیجی جاتی ہیں۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی چار آیات میں اللہ تعالیٰ نے پانچ صفات کی قسم ارشاد فرمائی اور جن چیزوں کی یہ صفات ہیں ان کا آیات میں ذکر نہیں کیا گیا، اسی لئے مفسرین نے ان چیزوں کی تفسیر میں بہت سی وجوہات ذکر کی ہیں۔

(1)..... یہ پانچوں صفتیں ہواؤں کی ہیں۔ اس صورت میں ان پانچ آیات کا معنی یہ ہے کہ ان ہواؤں کی قسم جو لگا تار بھیجی جاتی ہیں۔ پھر ان ہواؤں کی قسم جو زور سے جھونکے دیتی ہیں۔ پھر ان ہواؤں کی قسم جو بادلوں کو ابھار کر اٹھاتی ہیں۔ پھر ان ہواؤں کی قسم جو بادلوں کو جدا کرتی ہیں۔ پھر ان ہواؤں کی قسم جن کے زور دار جھونکوں سے درخت اکھڑ جاتے ہیں، شہر ویران ہو جاتے ہیں اور ان کے آثار مٹ جاتے ہیں تو اس سے بندوں کے دلوں میں خوف پیدا ہوتا ہے

اور وہ اللہ تعالیٰ سے استجابیں کرتے ہیں اور اس کا ذکر کرتے ہیں تو گویا کہ ان ہواؤں نے بندوں کو اللہ تعالیٰ کا ذکر القا کر دیا۔

(2)..... یہ پانچوں صفتیں فرشتوں کی ہیں۔ اس صورت میں ان پانچ آیات کا معنی یہ ہے کہ ان فرشتوں کی قسم جو اللہ تعالیٰ کے احکامات دے کر اگا تار بھیجے جاتے ہیں۔ پھر ان فرشتوں کی قسم جو ہواؤں کی طرح تیز چلنے والے ہیں۔ پھر ان فرشتوں کی قسم! جو زمین پر اتر کر اپنے پروں کو پھیلا دیتے ہیں۔ پھر ان فرشتوں کی قسم! جو حق اور باطل کے درمیان فرق کرنے والی چیز لاتے ہیں۔ پھر ان فرشتوں کی قسم! جو رسولوں کے پاس اللہ تعالیٰ کی وحی لاکر انہیں القا کرتے ہیں۔

(3)..... یہ پانچوں صفتیں قرآن پاک کی آیات کی ہیں۔ اس صورت میں ان پانچ آیات کا معنی یہ ہے کہ میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر لگا تار بھیجی جانے والی قرآن کی آیتوں کی قسم۔ پھر قرآن کی ان آیتوں کی قسم جو وعید بیان کر کے دلوں کی دھڑکن تیز کر دیتی ہیں۔ پھر قرآن کی ان آیات کی قسم! جو ایمان والوں کے دلوں میں ہدایت اور معرفت کے انوار پھیلا دیتی ہیں۔ پھر قرآن کی ان آیات کی قسم! جو حق اور باطل کے درمیان فرق کر دیتی ہیں۔ پھر قرآن کی ان آیات کی قسم جو حکمت والا ذکر ہیں اور وہ ایمان والوں کے دلوں میں نور و ایمان ڈال دیتی ہیں۔

(4)..... پہلی تین صفتیں ہواؤں کی ہیں، چوتھی صفت قرآن پاک کی آیات کی اور پانچویں صفت فرشتوں کی ہے۔

(5)..... پہلی تین صفتیں ہواؤں کی ہیں جبکہ چوتھی اور پانچویں صفت فرشتوں کی ہے۔⁽¹⁾

عُدْرًا أَوْ نَدْرًا ۝ إِنَّمَا تُوعَدُونَ لَوَاقِعٌ ۝

ترجمہ کنزالایمان: حجت تمام کرنے یا ڈرانے کو۔ بے شک جس بات کا تم وعدہ دیتے جاتے ہو ضرور ہونی ہے۔

ترجمہ کنزالعرفان: عذر کی گنجائش نہ چھوڑنے کیلئے یا ڈرانے کیلئے۔ بیشک جس بات کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے وہ ضرور واقع ہونے والی ہے۔

﴿عُدْرًا أَوْ نَدْرًا﴾: عذر کی گنجائش نہ چھوڑنے کیلئے یا ڈرانے کیلئے۔ یعنی ذکر کا القا کرنا اس لئے ہے کہ مخلوق میں سے

①..... جلالین مع جمل، المرسلات، تحت الآية: ١-٨٠٥/٢٠٠-٢٠١، خازن، المرسلات، تحت الآية: ١-٤٠٥/٣٤٣، ملقطاً.

کسی کے لئے عذر بیان کرنے کی کوئی گنجائش نہ رہے یا انہیں (اللہ تعالیٰ کے عذاب سے) ڈرانے کے لئے ہے۔^(۱)
﴿إِنَّمَا تُوعَدُونَ﴾: بیشک جس بات کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔ ﴿اللہ تعالیٰ نے پانچ صفات کی قسم ذکر کر کے ارشاد فرمایا کہ اے کفار مکہ! مرنے کے بعد اٹھائے جانے، عذاب دیئے جانے اور قیامت کے آنے کا جو تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے یہ بات ضرور واقع ہونے والی ہے اور اس کے ہونے میں کچھ بھی شک نہیں۔^(۲)

فَإِذَا النُّجُومُ طُمِسَتْ^۸ وَإِذَا السَّمَاءُ فُرِجَتْ^۹ وَإِذَا الْجِبَالُ
نُسِفَتْ^{۱۰}

ترجمہ کنزالایمان: پھر جب تارے محو کر دیئے جائیں۔ اور جب آسمان میں رخنے پڑیں۔ اور جب پہاڑ غبار کر کے اڑا دیئے جائیں۔

ترجمہ کنزالعرفان: پھر جب تارے مٹا دیئے جائیں گے۔ اور جب آسمان پھاڑ دیئے جائیں گے۔ اور جب پہاڑ غبار بنا کے اڑا دیئے جائیں گے۔

﴿فَإِذَا النُّجُومُ طُمِسَتْ﴾: پھر جب تارے مٹا دیئے جائیں گے۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات میں قیامت واقع ہونے کی علامات بیان کی جا رہی ہیں۔

قیامت کی تین علامتیں

اس کی ایک علامت یہ ہے کہ اس دن ستاروں کو بے نور کر کے مٹا دیا جائے گا۔ قیامت کے دن ستاروں کی ایک اور حالت بیان کرتے ہوئے دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

وَإِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ^(۳) ترجمہ کنزالعرفان: اور جب تارے بھڑ پڑیں گے۔

۱.....صاوی، المرسلات، تحت الآية: ۶، ۲۲۹۳/۶.

۲.....جلالین، المرسلات، تحت الآية: ۷، ص ۴۸۵، مدارك، المرسلات، تحت الآية: ۷، ص ۱۳۱۰، ملقطاً.

۳.....تکویر: ۲.

اور ارشاد فرمایا:

وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَشَرَتْ⁽¹⁾

ترجمہ کنزالعرفان: اور جب ستارے جھڑ پڑیں گے۔

دوسری علامت یہ ہے کہ اس دن آسمان اللہ تعالیٰ کے خوف سے پھٹ جائیں گے اور ان میں سورخ ہو جائیں

گے۔ قیامت کے دن آسمان پھٹنے کے بعد کی حالتیں بیان کرتے ہوئے ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

فَإِذَا انشَقَّتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ⁽²⁾

ترجمہ کنزالعرفان: پھر جب آسمان پھٹ جائے گا تو

گلاب کے پھول جیسا (سرخ) ہو جائے گا جیسے سرخ چمڑا۔

اور ارشاد فرمایا:

وَأَنشَقَّتِ السَّمَاءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَاهِيَةٌ⁽³⁾

ترجمہ کنزالعرفان: اور آسمان پھٹ جائے گا تو اس دن

وہ بہت کمزور ہوگا۔

تیسری علامت یہ ہے کہ اس دن پہاڑ غبار بنا کے اُڑا دیئے جائیں گے۔ قیامت کے دن پہاڑوں کی اور

حالتیں بیان کرتے ہوئے ایک مقام پر ارشاد فرمایا:

وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدًا وَهِيَ تَمْرٌ مَّرَّ

ترجمہ کنزالعرفان: اور تو پہاڑوں کو دیکھے گا انہیں تھے

ہوئے خیال کرے گا حالانکہ وہ بادل کے چلنے کی طرح چل

السَّحَابِ⁽⁴⁾

رہے ہوں گے۔

اور ارشاد فرمایا:

وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۖ فَكَانَتْ هَبَاءً مُّبِيغًا⁽⁵⁾

ترجمہ کنزالعرفان: اور پہاڑ خوب چورا چورا کر دیئے جائیں

گے۔ تو وہ ہوا میں بکھرے ہوئے غبار جیسے ہو جائیں گے۔

وَإِذَا الرُّسُلُ أَقْبَتَتْ ۖ لَا يَوْمَ يُمِزُّ الْجِبَالُ وَهِيَ تَمْرٌ مَّرَّ السَّحَابِ ۖ لِيَوْمِ الْقُصْلِ ۚ

1..... انفطار: ٢.

2..... رحمن: ٣٧.

3..... حاقہ: ١٦.

4..... نمل: ٨٨.

5..... واقعه: ٦٠٥.

وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمَ الْفُصْلِ ۝ وَيْلٌ لِّيَوْمِئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝ (١٥)

ترجمہ کنزالایمان: اور جب رسولوں کا وقت آئے۔ کس دن کے لیے ٹھہرائے گئے تھے۔ روزِ فیصلہ کے لیے۔ اور تو کیا جانے وہ روزِ فیصلہ کیسا ہے۔ جھٹلانے والوں کی اُس دن خرابی۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور جب رسولوں کو ایک خاص وقت پر جمع کیا جائے گا۔ کس بڑے دن کے لیے انہیں ٹھہرایا گیا تھا۔ فیصلہ کے دن کے لیے۔ اور تجھے کیا معلوم کہ وہ فیصلے کا دن کیا ہے؟ اس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے۔

﴿وَإِذَا الرُّسُلُ سُئِلُوا أَتَتْهُمْ آيَاتُهُمْ فِى الْبُيُوتِ فَسَاءَ لِمُتَّبِعِيهَا الَّذِينَ إِذَا تَمَّ بِهِنَّ الْآيَاتُ كَانُوا يَسْتَعْجِلُونَ الْفِتْنَةَ أُولَٰئِكَ يَرْجَوْنَ الْعَذَابَ﴾ اور جب رسولوں کو ایک خاص وقت پر جمع کیا جائے گا۔ ﴿اس وقت کے بارے میں مفسرین نے مختلف احتمال بیان کئے ہیں،

- (1)..... اس سے وہ وقت مراد ہو سکتا ہے جس میں رسول اپنی امتوں پر گواہی دینے کے لئے حاضر ہوں گے۔
- (2)..... اس سے وہ وقت مراد ہو سکتا ہے جس میں رسول ثواب پا کر کامیابی حاصل کرنے کے لئے جمع ہوں گے۔
- (3)..... اس سے وہ وقت مراد ہو سکتا ہے جس میں رسولوں علیہم الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا جائے گا کہ (جب انہوں نے تبلیغ کی تو ان کی امتوں کی طرف سے) انہیں کیا جواب دیا گیا اور امتوں سے پوچھا جائے گا کہ انہوں نے اپنے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو (ان کی دعوت کا) کیا جواب دیا۔ جیسا کہ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

فَكَسَبْتَنَ الَّذِينَ أُرْسِلُوا إِلَيْهِمْ وَلَسَّتَنَ
الْمُرْسَلِينَ (1)
ترجمہ کنزالعرفان: تو بیشک ہم ضرور ان لوگوں سے سوال کریں گے جن کی طرف (رسول) بھیجے گئے اور بیشک ہم ضرور رسولوں سے سوال کریں گے۔ (2)

﴿لَا يَوْمَ يُؤْمَرُ بِحَدِّهِمْ فَهُمْ يُحَدِّثُونَ﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ جھٹلانے والوں کو عذاب دینا، ایمان لانے والوں کی تعظیم کرنا اور ان چیزوں کو ظاہر کرنا جن پر ایمان لانے کی

1..... اعراف: ٦.

2..... تفسیر کبیر، المرسلات، تحت الآیة: ١١، ١٠، ٧٦٩.

مخلوق کو دعوت دی جاتی تھی، جیسے قیامت کے ہولناک دن کا قائم ہونا، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری، اعمال کا حساب ہونا، اعمال ناموں کا کھلنا اور میزان کا رکھا جانا وغیرہ، یہ تمام امور کس بڑے دن کے لئے مؤخر کئے گئے تھے! اس دن کے لئے مؤخر کئے گئے تھے جس میں اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کے درمیان فیصلہ فرمائے گا اور تو کیا جانے کہ وہ فیصلے کا دن کیا ہے اور اس کی ہولناکی اور شدت کا کیا عالم ہے۔^(۱)

﴿وَيَلِيَّ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ﴾ اس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے۔ اللہ ارشاد فرمایا کہ قیامت کے اس ہولناک دن میں ان لوگوں کے لئے خرابی ہے جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، انبیاء کرام عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کی نبوت، مرنے کے بعد زندہ کئے جانے، قیامت قائم ہونے اور اعمال کا حساب لئے جانے کے منکر تھے۔ یہ آیت لوگوں کو ایمان لانے کی مزید ترغیب دینے اور ایمان نہ لانے پر عذاب سے مزید ڈرانے کے لئے اس سورت میں 10 بار ذکر کی گئی ہے۔^(۲)

أَلَمْ نُهْلِكِ الْآوَّلِينَ ۱۶ ۱۷ ثُمَّ نُنَبِّئُهمُ الْآخِرِينَ ۱۴ كَذٰلِكَ نَفَعَلُ
بِالْمُجْرِمِينَ ۱۸ وَيَلِيَّ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۱۹

ترجمہ کنزالایمان: کیا ہم نے ان لوگوں کو ہلاک نہ فرمایا۔ پھر پچھلوں کو ان کے پیچھے پہنچائیں گے۔ مجرموں کے ساتھ ہم ایسا ہی کرتے ہیں۔ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی۔

ترجمہ کنزالعرفان: کیا ہم نے پہلے لوگوں کو ہلاک نہ فرمایا۔ پھر بعد والوں کو ان کے پیچھے پہنچائیں گے۔ مجرموں کے ساتھ ہم ایسا ہی کرتے ہیں۔ اس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے۔

﴿أَلَمْ نُهْلِكِ الْآوَّلِينَ﴾: کیا ہم نے پہلے لوگوں کو ہلاک نہ فرمایا۔ اللہ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات میں کفار مکہ کو ڈراتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جب سابقہ امتوں جیسے حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کی قوم، قوم عاد اور قوم ثمود نے

①.....تفسیر کبیر، المرسلات، تحت الآیة: ۱۲-۱۴، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴

اپنے رسولوں کو جھٹلایا تو کیا ہم نے ان پر دنیا میں عذاب نازل کر کے انہیں ہلاک نہ فرمایا اور یاد رکھو کہ تم میں سے جو لوگ پہلی امتوں میں سے اپنے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو جھٹلانے والوں کے راستے پر چل کر میرے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو جھٹلا رہے ہیں، ہم انہیں بھی سابقہ لوگوں کی طرح ہلاک فرمادیں گے اور مجرموں کے ساتھ ہم ایسا ہی کرتے ہیں کہ انہیں کفر کرنے اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو جھٹلانے کی وجہ سے ہلاک فرمادیتے ہیں۔ (1)

﴿وَيَلَّ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ﴾ اس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے۔ یعنی جب اللہ تعالیٰ کی آیات اور اس کے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو جھٹلانے والوں پر دنیا میں عذاب آئے گا تو اس دن ان کے لئے خرابی ہے۔ (2)

أَلَمْ نَخْلُقْكُمْ مِنْ مَّاءٍ مَّهِينٍ ﴿٢٠﴾ فَجَعَلْنَاهُ فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ ﴿٢١﴾ إِلَىٰ قَدَارٍ
مَّعْلُومٍ ﴿٢٢﴾ فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقَادِرُونَ ﴿٢٣﴾ وَيَلَّ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ﴿٢٤﴾

ترجمہ کنزالایمان: کیا ہم نے تمہیں ایک بے قدر پانی سے پیدا نہ فرمایا۔ پھر اسے ایک محفوظ جگہ میں رکھا۔ ایک معلوم اندازہ تک۔ پھر ہم نے اندازہ فرمایا تو ہم کیا ہی اچھے قادر۔ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی۔

ترجمہ کنزالعرفان: کیا ہم نے تمہیں ایک بے قدر پانی سے پیدا نہ فرمایا؟ پھر اسے ایک محفوظ جگہ میں رکھا۔ ایک معلوم اندازے تک۔ تو ہم قادر ہیں تو ہم کیا ہی اچھے قدرت رکھنے والے ہیں۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے خرابی ہے۔

﴿أَلَمْ نَخْلُقْكُمْ مِنْ مَّاءٍ مَّهِينٍ﴾ کیا ہم نے تمہیں ایک بے قدر پانی سے پیدا نہ فرمایا؟ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی تین آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک بے قدر پانی سے پیدا فرمایا اور وہ پانی نطفہ ہے، پھر اس پانی کو ایک محفوظ جگہ میں رکھا اور وہ جگہ ماں کا رحم ہے اور اس پانی کو ماں کے رحم میں ایک معلوم اندازے تک رکھا اور وہ معلوم اندازہ ولادت کا وقت ہے جسے اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ وہ 9 مہینے ہے یا اس سے کم زیادہ تو اللہ تعالیٰ نے اس

1.....خازن، المرسلات، تحت الآية: ١٦-١٨، ٤/٣٤٤، ابو سعود، المرسلات، تحت الآية: ١٦-١٨، ٥/٨٠٧، ملقطاً.

2.....روح البيان، المرسلات، تحت الآية: ١٩، ١٠/٢٨٤.

پانی سے ماں کے رحم میں تمہاری تخلیق کے مراحل کا (کئی) اندازہ فرمایا اور وہ (حتیٰ) اندازہ فرمانے پر کیا ہی اچھا قادر ہے۔ (1)
﴿وَيَلِّ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ: اس دن جھٹلانے والوں کے لئے خرابی ہے۔﴾ یعنی قیامت کے دن ان لوگوں کے لئے
خرابی ہے جنہوں نے اپنے پہلی بار پیدا کئے جانے کو دیکھنے کے باوجود دوسری بار پیدا کئے جانے کا انکار کر دیا۔ (2)

أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ كِفَاتًا ۝٢٥ أَحْيَاءً وَأَمْوَاتًا ۝٢٦ وَجَعَلْنَا فِيهَا
رَوَاسِيَ شِخْتٍ ۝٢٧ وَأَسْقَيْنَكُم مَّاءً فُرَاتًا ۝٢٨ وَيَلِّ يَوْمَئِذٍ
لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝٢٩

ترجمہ کنز الایمان: کیا ہم نے زمین کو جمع کرنے والی نہ کیا۔ تمہارے زندوں اور مردوں کی۔ اور ہم نے اس میں
اونچے اونچے ٹلنگر ڈالے اور ہم نے تمہیں خوب میٹھا پانی پلایا۔ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی۔

ترجمہ کنز العرفان: کیا ہم نے زمین کو جمع کرنے والی نہ بنایا۔ زندوں اور مردوں کو۔ اور ہم نے اس میں اونچے اونچے
مضبوط پہاڑ بنا دیئے اور ہم نے خوب میٹھے پانی سے تمہیں سیراب کیا۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے خرابی ہے۔

﴿أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ كِفَاتًا: کیا ہم نے زمین کو جمع کرنے والی نہ بنایا۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا
خلاصہ یہ ہے کہ ہم نے زمین کو تمام زندہ اور مردہ لوگوں کو جمع کرنے والی بنایا ہے کہ زندہ لوگ اس کی پشت پر مکانات
اور محلات میں رہتے ہیں اور مردہ لوگ اس کے اندر اپنی قبروں میں رہتے ہیں اور ہم نے زمین میں اونچے اونچے پہاڑ
بنادئے اور ہم نے زمین میں چشمے اور پانی نکلنے کے مقامات پیدا کر کے خوب میٹھے پانی سے تمہیں سیراب کیا اور یہ تمام
باتیں مردوں کو زندہ کرنے سے زیادہ عجیب ہیں لہذا جو ان چیزوں پر قادر ہے وہ دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔ (3)

1.....خازن، المرسلات، تحت الآية: ٢٥-٢٣، ٣٤٤/٤، روح البيان، المرسلات، تحت الآية: ٢٥-٢٣، ٢٨٥/١٠، جلالین
مع جمل، المرسلات، تحت الآية: ٢٥-٢٣، ٢٠٥/٨، ملقطاً.

2.....تفسیر سمرقندی، المرسلات، تحت الآية: ٢٤، ٤٣٦/٤.

3.....خازن، المرسلات، تحت الآية: ٢٥-٢٧، ٣٤٤/٤، روح البيان، المرسلات، تحت الآية: ٢٥-٢٧، ٢٨٥/١٠، ملقطاً.

﴿وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ﴾: اس دن جھٹلانے والوں کے لئے خرابی ہے۔ ﴿یعنی قیامت کے دن ان لوگوں کی خرابی ہے جنہوں نے ان چیزوں کا مشاہدہ کرنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور مُردوں کے زندہ ہونے کا انکار کیا۔﴾⁽¹⁾

اَنْطَلِقُوا اِلَى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكٰذِبُوْنَ ﴿٢٩﴾ اَنْطَلِقُوا اِلَى ظِلِّ ذِي ثَلَاثِ
شُعَبٍ ﴿٣٠﴾

ترجمہ کنز الایمان: چلو اس کی طرف جسے جھٹلاتے تھے۔ چلو اس دھوئیں کے سائے کی طرف جس کی تین شاخیں۔

ترجمہ کنز العرفان: اس کی طرف چلو جسے تم جھٹلاتے تھے۔ اس دھوئیں کے سائے کی طرف چلو جس کی تین شاخیں ہیں۔

﴿اَنْطَلِقُوا: چلو۔﴾ یعنی قیامت کے دن کافروں سے کہا جائے گا کہ اس آگ اور اس عذاب کی طرف چلو جسے تم دنیا میں جھٹلاتے تھے۔⁽²⁾

﴿اَنْطَلِقُوا اِلَى ظِلِّ ذِي ثَلَاثِ شُعَبٍ﴾: اس دھوئیں کے سائے کی طرف چلو جس کی تین شاخیں ہیں۔ ﴿اس آیت میں جس دھوئیں کا ذکر ہے اس سے جہنم کا دھواں مراد ہے، یہ دھواں اونچا ہو کر تین شاخوں میں تقسیم ہو جائے گا اور اس کی ایک شاخ کفار کے سروں پر، ایک ان کے دائیں طرف اور ایک ان کے بائیں طرف ہوگی اور حساب سے فارغ ہونے تک انہیں اسی دھوئیں میں رہنے کا حکم ہوگا جب کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے بندے اس کے عرش کے سایہ میں ہوں گے۔﴾⁽³⁾

کفار کے بارے میں ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَأَصْحَابُ الشَّمَالِ ﴿٣٠﴾ مَا أَصْحَابُ الشَّمَالِ ﴿٣١﴾
فِي سَمُومٍ وَحَبِيمٍ ﴿٣٢﴾ وَظِلٌّ مِّنْ يَّحْتُمُونَ ﴿٣٣﴾

ترجمہ کنز العرفان: اور بائیں جانب والے کیا نہیں
جانب والے ہیں۔ شدید گرم ہوا اور کھولتے پانی میں ہوں
گے۔ اور شدید سیاہ دھوئیں کے سائے میں ہوں گے۔



1.....تفسیر سمرقندی، المرسلات، تحت الآية: ٢٨، ٤٣٦/٤.

2.....مدارک المرسلات، تحت الآية: ٢٩، ص ١٣١١، حازن، المرسلات، تحت الآية: ٢٩، ٣٤٤/٤، ملقطاً.

3.....حازن، المرسلات، تحت الآية: ٣٠، ٣٤٤/٤.

4.....واقعه: ٤١-٤٣.

اور ایمان والے قیامت کے دن کہیں گے:

فَمَنْ اِنَّهُ عَلَيْنَا وَوَقْنَا عَنَّا اب السُّومِ (1)
ترجمہ کنزالعرفان: تو اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں
(جہنم کی) سخت گرم ہوا کے عذاب سے بچالیا۔

لَا ظَلِيلٍ وَلَا يُغْنِي مِنَ اللّٰهِبِ ۝۳۱ اِنَّهَا تَرْمِي بِشَرِّهَا كَالْقَصْرِ ۝۳۲
كَانَتْ جِدَّتِ صُفْرًا ۝۳۳ وَيَلُّ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَدِّ بَيْنَ ۝۳۴

ترجمہ کنزالایمان: نہ سایہ دے نہ لپٹ سے بچائے۔ بے شک دوزخ چنگاریاں اڑاتی ہے جیسے اونچے محل۔ گویا وہ
زرورنگ کے اونٹ ہیں۔ اس دن جھلانے والوں کی خرابی۔

ترجمہ کنزالعرفان: جو نہ سایہ دے اور نہ وہ شعلے سے بچائے۔ بیشک دوزخ محل جیسی چنگاریاں پھینکتی ہے۔ گویا وہ
(چنگاریاں) زرورنگ کے اونٹ ہیں۔ اس دن جھلانے والوں کے لئے خرابی ہے۔

﴿لَا ظَلِيلٍ﴾: جو نہ سایہ دے۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ جہنم کا وہ دھواں ایسا ہے کہ نہ سایہ
دے جس سے کفار اس دن کی گرمی سے کچھ امن پاسکیں اور نہ وہ کفار کو جہنم کی آگ کے شعلے سے بچائے گا۔ بیشک دوزخ
اونچے محل جیسی بڑی بڑی چنگاریاں پھینکتی ہے اور ان چنگاریوں کا رنگ ایسا ہے گویا کہ وہ زرورنگ کے اونٹ ہیں۔ (2)
﴿وَيَلُّ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَدِّ بَيْنَ﴾: اس دن جھلانے والوں کے لئے خرابی ہے۔ ﴿یعنی قیامت کے دن ان لوگوں کے لئے
خرابی ہے جو اس دن کی ہولناکیوں اور اس دن میں گناہگاروں کے احوال کو جھلاتے ہیں۔ (3)

هٰذَا يَوْمٌ لَا يَنْطِقُونَ ۝۳۵ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَدُوا ۝۳۶ وَيَلُّ يَوْمَئِذٍ

1.....الطور: ٢٧.

2.....مدارك، المرسلات، تحت الآية: ٣١-٣٢، ص ١٣١٢.

3.....روح البيان، المرسلات، تحت الآية: ٣٤، ١٠/٢٨٨.

لِّلْمُكْدِبِينَ ﴿٣٤﴾

ترجمہ کنزالایمان: یہ دن ہے کہ وہ نہ بول سکیں گے۔ اور نہ انھیں اجازت ملے کہ عذر کریں۔ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی۔

ترجمہ کنزالعرفان: یہ وہ دن ہے جس میں وہ بول نہ سکیں گے۔ اور نہ انہیں اجازت ملے گی کہ معذرت کریں۔ اس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے۔

﴿هَذَا أَيُّهُرٌ لَا يَطُقُونَ﴾: یہ وہ دن ہے جس میں وہ بول نہ سکیں گے۔ یعنی قیامت کا دن وہ دن ہے جس میں کفار نہ بول سکیں گے اور نہ کوئی ایسی حجت پیش کر سکیں گے جو ان کے کام آئے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا نے فرمایا کہ قیامت کے دن بہت سے مواقع ہوں گے جن میں سے بعض مواقع پر کفار کلام کریں گے اور بعض میں کچھ بول نہ سکیں گے۔ (1)

﴿وَلَا يُؤَدُّنْ لَهُمْ فَيْعَتَهُمْ وَمُؤَدُّنٌ﴾: اور نہ انہیں اجازت ملے گی کہ معذرت کریں۔ یعنی قیامت کے دن کفار کو معذرت کرنے کی اجازت نہیں ملے گی اور اس بات کا یہ مطلب نہیں کہ ان کے پاس کوئی عذر موجود ہوگا لیکن عذر بیان کرنے کی اجازت نہ ہوگی بلکہ درحقیقت ان کے پاس کوئی عذر ہی نہ ہوگا کیونکہ دنیا میں جتنی تمام کر دی گئیں اور آخرت کیلئے کسی عذر کی گنجائش باقی نہیں رکھی گئی، البتہ انہیں یہ فاسد خیال آئے گا کہ کچھ حیلے بہانے بنائیں، یہ حیلے پیش کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ حضرت جنید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا کہ اس کے پاس عذر ہی کیا ہے جس نے نعمت دینے والے سے رُوگردانی کی، اس کی نعمتوں کو جھٹلایا اور اس کے احسانوں کی ناشکری کی۔ (2)

﴿وَيَلَّ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكْدِبِينَ﴾: اس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے۔ یعنی قیامت کے دن ان لوگوں کے لئے خرابی ہے جنہوں نے ان خبروں کو اور اپنے پاس آنے والی ان حق باتوں کو جھٹلایا جو یقینی طور پر واقع ہوں گی۔ (3)

1.....حازن، المرسلات، تحت الآية: ٣٥، ٤/٣٤٥، مدارك، المرسلات، تحت الآية: ٣٥، ص ١٣١٢، ملقطاً.

2.....حازن، المرسلات، تحت الآية: ٣٦، ٤/٣٤٥، تفسير كبير، المرسلات، تحت الآية: ٣٦، ١٠/٧٧٨، ملقطاً.

3.....روح البيان، المرسلات، تحت الآية: ٣٧، ١٠/٦٨٩.

هَذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنَكُمْ وَالْأَوْلِيْنَ ۝٣٨ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ
فَكِيدُونِ ۝٣٩ وَيَلْ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۝٤٠

ترجمہ کنزالایمان: یہ ہے فیصلہ کا دن ہم نے تمہیں جمع کیا اور سب اگلوں کو۔ اب اگر تمہارا کوئی داؤں ہو تو مجھ پر چل لو۔ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی۔

ترجمہ کنزالعرفان: یہ فیصلے کا دن ہے ہم نے تمہیں اور سب اگلوں کو جمع کر دیا۔ اب اگر تمہارا کوئی داؤ ہو تو مجھ پر چلا لو۔ اس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے۔

﴿هَذَا يَوْمُ الْفَصْلِ﴾: یہ فیصلے کا دن ہے۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ قیامت کا دن جنتیوں اور جہنمیوں کے درمیان فیصلے کا دن ہے اور اے میرے حبیب محمد ﷺ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو جھٹلانے والو! ہم نے تمہیں اور ان لوگوں کو جمع کر دیا جو تم سے پہلے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو جھٹلاتے تھے، تمہارا اور ان کا سب کا حساب کیا جائے گا اور تمہیں اور انہیں سب کو عذاب دیا جائے گا، اب اگر عذاب سے بچنے کے لئے تمہارے پاس کوئی داؤ ہو تو مجھ پر چلا لو اور کسی طرح اپنے آپ کو عذاب سے بچا سکتے ہو تو بچا لو۔ یہ انتہا درجہ کی ڈانٹ ہے کیونکہ یہ بات تو وہ بھی یقینی طور پر جانتے ہوں گے کہ نہ آج کوئی داؤ چل سکتا ہے اور نہ کوئی حیلہ کام دے سکتا ہے۔⁽¹⁾

﴿وَيَلْ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ﴾: اس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے۔ ﴿یعنی قیامت کے دن ان لوگوں کے لئے خرابی ہے جو اللہ تعالیٰ کی قدرت، مرنے کے بعد اٹھانے اور قیامت کے دن جمع کئے جانے کا انکار کریں۔⁽²⁾

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي ظِلِّ وَعُيُونٍ ۝٣١ وَفَوَاكِهِ مَبَاشِشَتُونَ ۝٣٢ كُلُّوْا

①.....حازن، المرسلات، تحت الآية: ٣٨-٣٩، ٣٤٥/٤، جلالین، المرسلات، تحت الآية: ٣٨-٣٩، ص ٤٨٦، ملقطاً.

②.....تفسیر سمرقندی، المرسلات، تحت الآية: ٤٠، ٤٣٧/٤.

وَأَشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٣٢﴾ إِنَّكَ كَذَلِكَ نَجْزِي
الْمُحْسِنِينَ ﴿٣٣﴾ وَيُلِيُّ يَوْمَئِذٍ لِلْكٰذِبِينَ ﴿٣٤﴾

ترجمہ کنزالایمان: بے شک ڈروالے سایوں اور چشموں میں ہیں۔ اور میووں میں سے جو کچھ ان کا جی چاہے۔ کھاؤ اور پیو رہتا ہوا اپنے اعمال کا صلہ۔ بے شک نیوں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی۔

ترجمہ کنزالعرفان: بیشک ڈرنے والے سایوں اور چشموں میں ہوں گے۔ اور پھلوں میں سے جو وہ چاہیں گے۔ اپنے اعمال کے بدلے میں مزے سے کھاؤ اور پیو۔ بیشک نیکی کرنے والوں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔ اس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے۔

﴿إِنَّ السَّٰفِقِينَ﴾ بیشک ڈرنے والے۔ ﴿قیامت کے دن کفار پر آنے والے مختلف عذابات اور اس دن ان کی ہونے والی رسوائیاں بیان کرنے کے بعد اب اہل ایمان کو ملنے والی نعمتوں کو بیان کیا جا رہا ہے، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی تین آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ بے شک وہ لوگ جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتے تھے وہ آخرت میں جنتی درختوں کے سایوں اور جنت میں جاری چشموں میں ہوں گے اور جن پھلوں سے ان کا جی چاہے گا ان سے لذت اٹھائیں گے اور جنتیوں سے کہا جائے گا کہ اپنے ان نیک اعمال کے بدلے میں جو تم نے دنیا میں کئے تھے مزے سے ایسی لذیذ اور خالص چیزیں کھاؤ اور پیو جن میں ذرا سا بھی طبعی طور پر نقصان کا شائبہ نہیں۔ بیشک نیکی کرنے والوں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں لہذا تم بھی نیکیاں کرو تا کہ ایسی جزا حاصل کر سکو۔^(۱)

﴿وَقَوْمًا كَذٰبًا يَشْتَبِهُونَ﴾ اور پھلوں میں سے جو وہ چاہیں گے۔ ﴿اس آیت سے ثابت ہوا کہ اہل جنت کو دُنْیوی زندگی کے برخلاف ان کی مرضی کے مطابق جنتی نعمتیں ملیں گی جبکہ دنیا میں آدمی کو جو میسر ہوتا ہے اسی پر اسے راضی ہونا پڑتا ہے۔^(۲)

①.....عازن، المرسلات، تحت الآية: ٤١-٤٤، ٣٤٥/٤، مدارك، المرسلات، تحت الآية: ٤١-٤٤، ص ١٣١٢، ملقطاً.

②.....جلالین، المرسلات، تحت الآية: ٤٢، ص ٤٨٦.

﴿وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ﴾ اس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے۔ ﴿قیامت کے دن مومن انتہائی عزت و کرامت کے ساتھ ہوگا جبکہ کافر انتہائی ذلت و رسوائی کی حالت میں ہوگا۔ جب وہ مومن کو انتہائی عزت و کرامت میں دیکھے گا تو اس کی حسرت بڑھ جائے گی اور اس کے غم اور زیادہ ہو جائیں گے اور یہ بھی روحانی طور پر ایک عذاب ہے، اس لئے یہاں فرمایا گیا کہ اس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے۔^(۱)

﴿كُلُوا وَتَسْتَعْتَبُوا قَلِيلًا إِنَّكُمْ مُّجْرِمُونَ﴾^(۳۶) ﴿وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ﴾^(۳۷)

ترجمہ کنزالایمان: کچھ دن کھا لو اور برت لو ضرور تم مجرم ہو۔ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی۔

ترجمہ کنزالعرفان: (اے کافرو!) تم (بھی دنیا میں) کچھ دن کھا لو اور فائدہ اٹھا لو، بیشک تم مجرم ہو۔ اس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے۔

﴿كُلُوا﴾ کھا لو۔ ﴿اللہ تعالیٰ نے سرزنش کرنے کے طور پر کفار کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اے دنیا میں جھٹلانے والو! تم دنیا میں کچھ دن کھا لو اور اپنی موت کے وقت تک فائدہ اٹھا لو، بیشک تم مجرم اور کافر ہو اور دائمی عذاب کے مستحق ہو۔^(۲) ﴿وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ﴾ اس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے۔ ﴿یعنی قیامت کے دن جھٹلانے والوں کے لئے خرابی ہے کیونکہ انہوں نے عارضی چیزوں سے فائدہ اٹھا کر اپنی جانوں کو دائمی عذاب کے لئے پیش کر دیا۔^(۳)

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ^(۳۸) ﴿وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ﴾^(۳۹)
فِي آيٍ حَدِيثٍ بَعْدَهُ أَيُّ مُنُونَ^(۴۰)



①.....تفسیر کبیر، المرسلات، تحت الآیة: ۴۵، ۱۰/۷۷۹-۷۸۰.

②.....مدارک، المرسلات، تحت الآیة: ۴۶، ص ۱۳۱۲، حازن، المرسلات، تحت الآیة: ۴۶، ۴/۳۴۵، ملقطاً.

③.....روح البیان، المرسلات، تحت الآیة: ۴۷، ۱۰/۲۹۰.

ترجمہ کنزالایمان: اور جب ان سے کہا جائے کہ نماز پڑھو تو نہیں پڑھتے۔ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی۔ پھر اس کے بعد کون سی بات پر ایمان لائیں گے۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور جب ان سے کہا جائے کہ جھک جاؤ تو وہ نہیں جھکتے۔ اس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے۔ پھر اس کے بعد وہ کون سی بات پر ایمان لائیں گے؟

﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ: اور جب ان سے کہا جائے۔﴾ قیامت کے دن جب کفار کو سجدے کے لئے بلایا جائے گا اور وہ سجدہ نہ کر سکیں گے تو کہا جائے گا کہ جب دنیا میں ان سے کہا جاتا کہ (ایمان لا کر) محمد ﷺ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ نماز پڑھو تو یہ نماز نہیں پڑھتے تھے۔ اسی سبب سے آج یہ سجدہ کرنے سے محروم کر دیئے گئے۔ (1)

﴿وَيَلَّ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ: اس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے۔﴾ یعنی قیامت کے دن ان لوگوں کے لئے خرابی ہے جنہوں نے دنیا میں رکوع اور سجدہ کرنے سے انکار کیا اور اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل نہ کیا۔ (2)

﴿فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَ ذَلِكَ يَوْمُنَ: پھر اس کے بعد وہ کون سی بات پر ایمان لائیں گے؟﴾ یعنی قرآن شریف اللہ تعالیٰ کی کتابوں میں سب سے آخری کتاب اور بہت ظاہر معجزہ ہے، جب یہ لوگ اس پر ایمان نہ لائے تو پھر اس کے بعد وہ کس کتاب پر ایمان لائیں گے۔ (3)

1.....خازن، المرسلات، تحت الآية: ٤٨، ٤٩/٤، ٣٤٥.

2.....روح البيان، المرسلات، تحت الآية: ٤٩، ٢٩١/١٠.

3.....مدارك المرسلات، تحت الآية: ٥٠، ص ١٣١٢.

چار مفید چیزوں پر مشتمل لفظی ترجمہ

آیات کے عنوانات

مختصر حواشی

مکمل یا مختصر ترجمہ

لفظ بہ لفظ ترجمہ



جلد نمبر 25
پرہ 21 تا 25

دار الفکر
(کراچی)



پارہ نمبر..... 30

سُورَةُ النَّبَاِ

سورہ نبا کا تعارف

مقام نزول

سورہ نبا مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ (1)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 2 رکوع، 40 آیتیں ہیں۔

”نبا“ نام رکھنے کی وجہ

عربی میں خبر کو ”نبا“ کہتے ہیں اور اس سورت کی دوسری آیت میں یہ لفظ موجود ہے جس کی مناسبت سے اسے ”سورہ نبا“ کہتے ہیں۔ نیز اس سورت کو سورہ تَسَاوُل اور سورہ عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ بھی کہتے ہیں، اور یہ دونوں نام اس کی پہلی آیت سے ماخوذ ہیں۔

سورہ نبا کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں مختلف دلائل سے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کو ثابت کیا گیا ہے، اس کے علاوہ اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں۔

(1)..... اس سورت کی ابتداء میں قیامت کے بارے میں مشرکین کی باہمی گفتگو کے بارے میں بتایا گیا اور قیامت قائم ہونے کی خبر دے کر اس کے واقع ہونے پر دلائل بیان کئے گئے۔

(2)..... اللہ تعالیٰ کی قدرت کے چند آثار بتا کر انسان کو اس کی موت کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے پر دلائل بیان

1..... حازن، تفسیر سورة النبأ، ۴/۳۴۵.

کئے گئے۔

(3)..... دوبارہ زندہ کئے جانے اور مخلوق کے درمیان فیصلہ کئے جانے کا وقت بتایا گیا۔

(4)..... اس سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ جہنم کافروں کے انتظار میں ہے اور اس کے بعد کافروں کے عذاب کی مختلف اقسام اور نیک مسلمانوں کے ثواب کی مختلف انواع بیان کی گئیں۔

سورہ سُرَّات کے ساتھ مناسبت

سورہ نبا کی اپنے سے ما قبل سورت ”سُرَّات“ کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کو بیان کیا گیا اور اس چیز پر دلائل دیئے گئے ہیں۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں جنت اور جہنم کے اوصاف، نیک مسلمانوں کی نعمتوں اور کافروں کے عذاب، قیامت کی ہولناکیاں اور اس کی صفات بیان کی گئی ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

توجیہ کنز الایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

توجیہ کنز العرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ ۱ عَنِ النَّبِیِّ الْعَظِیْمِ ۲ الَّذِیْ هُمْ فِیْهِ مُخْتَلِفُونَ ۳

توجیہ کنز الایمان: یہ آپس میں کاہے کی پوچھ کچھ کر رہے ہیں۔ بڑی خبر کی۔ جس میں وہ کئی راہ ہیں۔

توجیہ کنز العرفان: لوگ آپس میں کس چیز کے بارے میں سوال کر رہے ہیں؟ بڑی خبر کے متعلق۔ جس میں انہیں اختلاف ہے۔

﴿عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ: لوگ آپس میں کس چیز کے بارے میں سوال کر رہے ہیں؟﴾ یعنی وہ کیا عظیم الشان بات ہے جس میں کفار قریش ایک دوسرے سے پوچھ چکے ہیں۔ اس کا پس منظر یہ ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و سلم نے کفار مکہ کو توحید کی دعوت دی اور مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کی خبر دی اور قرآن کریم کی تلاوت فرما کر انہیں سنایا تو انہوں نے ایک دوسرے سے گفتگو کرنا شروع کر دی اور ایک دوسرے سے پوچھنے لگے کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کیسے دین لائے ہیں؟ ان کی اس باہمی گفتگو کو یہاں بیان کیا گیا ہے اور یاد رہے کہ اس آیت میں حقیقتاً سوال نہیں کیا گیا کیونکہ اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز بھی پوشیدہ نہیں بلکہ اس بات کے عظیم الشان ہونے کی وجہ سے اسے استفہام کے پیرائے میں بیان فرمایا گیا ہے۔^(۱)

﴿عَنِ النَّبِيَّ الْعَظِيمِ: بڑی خبر کے متعلق﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں وہ بات بیان فرمائی جا رہی ہے جس کے بارے میں کفار ایک دوسرے سے گفتگو کر رہے تھے چنانچہ ارشاد فرمایا کہ وہ اس بڑی خبر کے بارے میں گفتگو کر رہے ہیں جس میں انہیں اختلاف ہے۔ بعض مفسرین کے نزدیک بڑی خبر سے قرآن پاک مراد ہے اور اس میں اختلاف سے مراد یہ ہے کہ کفار میں سے کوئی تو قرآن پاک کو جادو کہتا ہے، کوئی شعر کہتا ہے، کوئی کہانت اور کوئی اور کچھ کہتا ہے۔ بعض مفسرین کا قول یہ ہے کہ بڑی خبر سے تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت اور آپ کا دین مراد ہے اور اس میں اختلاف سے مراد یہ ہے کہ کفار میں سے کوئی سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو جادو گر کہتا ہے، کوئی شاعر اور کوئی کاہن کہتا ہے، اور بعض مفسرین یہ کہتے ہیں کہ بڑی خبر سے مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کا مسئلہ مراد ہے اور اس میں اختلاف سے مراد یہ ہے کہ بعض کافر تو اس کا قطعی طور پر انکار کرتے ہیں اور بعض کافر اس کے بارے میں شک میں ہیں۔^(۲)

كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ﴿۳﴾ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ﴿۵﴾

ترجمہ کنزالایمان: ہاں ہاں اب جان جائیں گے۔ پھر ہاں ہاں جان جائیں گے۔

①.....حازن، النبأ، تحت الآية: ۱، ۳۴۶/۴، روح البیان، النبأ، تحت الآية: ۱، ۲۹۲/۱۰، ملتقطاً.

②.....حازن، النبأ، تحت الآية: ۲-۳، ۳۴۶/۴، مدارك، النبأ، تحت الآية: ۲-۳، ص ۱۳۱۳، ملتقطاً.

ترجہ کنز العرفان: خبردار! وہ جلد جان جائیں گے۔ پھر خبردار! وہ جلد جان جائیں گے۔

﴿كَلَّا سَيَعْلَمُونَ﴾: خبردار! وہ جلد جان جائیں گے۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں ارشاد فرمایا کہ کفار جیسی باتیں کر رہے ہیں درحقیقت ویسا ہے نہیں اور جب قیامت کے دن اصل حقیقت کھل کر سامنے آجائے گی تو اس وقت یہ اپنے انکار کا انجام جان جائیں گے، یہ پھر خبردار ہو جائیں کہ اس وقت وہ اپنے انکار کا انجام جان جائیں گے۔ (۱)

أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ مِهْدًا ۙ وَالْجِبَالَ أَوْتَادًا ۙ وَخَلَقْنَاكُمْ
 أَزْوَاجًا ۙ وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۙ وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا ۙ وَجَعَلْنَا
 النَّهَارَ مَعَاشًا ۙ وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۙ وَجَعَلْنَا سِرَاجًا
 وَهَاجًا ۙ وَأَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَاءً ثَجَّاجًا ۙ لِنُخْرِجَ بِهِ حَبًّا
 وَنَبَاتًا ۙ وَجَنَّاتٍ أَلْفَافًا ۙ

ترجہ کنز الایمان: کیا ہم نے زمین کو پچھوٹا نہ کیا۔ اور پہاڑوں کو میخیں۔ اور تمہیں جوڑے بنایا۔ اور تمہاری نیند کو آرام کیا۔ اور رات کو پردہ پوش کیا۔ اور دن کو روزگار کے لئے بنایا۔ اور تمہارے اوپر سات مضبوط چٹانیاں جنیں۔ اور ان میں ایک نہایت چمکتا چراغ رکھا۔ اور بھری بدلیوں سے زور کا پانی اتارا۔ کہ اس سے پیدا فرمائیں اناج اور سبزہ۔ اور گھنے باغ۔

ترجہ کنز العرفان: کیا ہم نے زمین کو پچھوٹا نہ بنایا؟ اور پہاڑوں کو میخیں۔ اور ہم نے تمہیں جوڑے پیدا کیا۔ اور تمہاری نیند کو آرام کا ذریعہ بنایا۔ اور رات کو ڈھانپ دینے والی بنایا۔ اور دن کو روزی کمانے کا وقت بنایا۔ اور تمہارے

۱.....حازن، النبأ، تحت الآية: ۴-۵، ۳۴۶/۴.

اوپر سات مضبوط آسمان بنائے۔ اور ایک نہایت چمکتا چراغ (سورج) بنایا۔ اور بدلیوں سے زوردار پانی اُتارا۔ تاکہ اس کے ذریعے اناج اور سبزہ نکالیں۔ اور گھنے باغات۔

﴿أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ مَهْدًا﴾ کیا ہم نے زمین کو چھوٹا بنا دیا؟ اس آیت سے اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کے عجائبات میں سے چند چیزیں ذکر فرمائیں تاکہ کفار قریش ان کی دلالت سے اللہ تعالیٰ کی توحید کو جانیں اور یہ سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ عالم کو پیدا کرنے اور اس کے بعد اس کو فنا کرنے اور فنا کرنے کے بعد پھر حساب اور جزا کے لئے پیدا کرنے پر قادر ہے، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی 10 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ”کیا ہم نے زمین کو چھوٹا بنا دیا تاکہ تم اس پر رہو اور وہ تمہارے ٹھہرنے کی جگہ ہو، اور کیا ہم نے پہاڑوں کو میخیں نہ بنایا تاکہ ان سے زمین ثابت اور قائم رہے، اور کیا ہم نے تمہیں مرد اور عورت کے جوڑے نہ بنایا تاکہ تم ایک دوسرے سے سکون حاصل کرو اور معاشی و معاشرتی امور کا انتظام کرو، اور کیا ہم نے تمہاری نیند کو تمہارے جسموں کے لئے آرام کا ذریعہ نہ بنایا تاکہ اس سے تمہاری کوفت اور تھکن دور ہو اور تمہیں راحت و آرام حاصل ہو، اور کیا ہم نے رات کو ڈھانپ دینے والی نہ بنایا جو کہ اپنی تاریکی سے ہر چیز کو چھپا دیتی ہے تاکہ تمہارے معاملات پوشیدہ رہیں، اور کیا ہم نے دن کو روزگار کمانے کا وقت نہ بنایا تاکہ تم اس میں اللہ تعالیٰ کا فضل اور اپنی روزی تلاش کرو، اور کیا ہم نے تمہارے اوپر ایسے سات مضبوط آسمان نہ بنائے جن پر زمانہ گزرنے کا اثر نہیں ہوتا اور پرانا پن اور بوسیدگی ان تک راہ نہیں پاتی اور کیا ہم نے ان آسمانوں میں ایک نہایت چمکتا چراغ سورج نہ بنایا جس میں روشنی بھی ہے اور گرمی بھی، اور کیا ہم نے بدلیوں سے زوردار پانی نہ اتارا تاکہ اس کے ذریعے زمین سے انسانوں کے کھانے کے لئے اناج، جانوروں کے کھانے کے لئے سبزہ اور گھنے باغات نکالیں؟ تو غور کرو کہ جس نے اتنی چیزیں پیدا کر دیں وہ انسان کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کر دے تو اس میں تعجب کی کیا بات ہے، نیز ان چیزوں کو پیدا کرنا حکیم یعنی حکمت والے کا فعل ہے اور حکمت والے کا فعل ہرگز عبث اور بے کار نہیں ہوتا اور مرنے کے بعد اٹھنے اور سزا و جزا کے انکار کرنے سے لازم آتا ہے کہ انکار کرنے والے کے نزدیک تمام افعال بیکار ہوں، حالانکہ یہ باطل ہے اور جب بیکار ہونا باطل ہے تو مرنے کے بعد زندہ کئے جانے اور اعمال کی جزا ملنے کا انکار کرنا بھی باطل ہے۔ اس مضبوط دلیل سے ثابت ہو گیا کہ مرنے کے بعد اٹھنا ہے، اعمال کا حساب ہونا ہے

اور ان کی جزا ضرور ملتی ہے اور اس میں کوئی شک ہرگز نہیں۔^(۱)

إِنَّ يَوْمَ الْفُضْلِ كَانَ مِيقَاتًا ۚ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ
أَفْوَاجًا ۚ

ترجمہ کنز الایمان: بیشک فیصلے کا دن بٹھرا ہوا وقت ہے۔ جس دن صور پھونکا جائے گا تو تم چلے آؤ گے فوجوں کی فوجیں۔

ترجمہ کنز العرفان: بیشک فیصلے کا دن ایک مقرر وقت ہے۔ جس دن صور میں پھونک ماری جائے گی تو تم فوج در فوج چلے آؤ گے۔

﴿إِنَّ يَوْمَ الْفُضْلِ كَانَ مِيقَاتًا﴾: بیشک فیصلے کا دن ایک مقرر وقت ہے۔ یعنی بیشک وہ دن جس میں اللہ تعالیٰ مخلوق کا فیصلہ فرمائے گا وہ اس کے علم میں ثواب اور عذاب کے لئے ایک مقرر کیا ہوا وقت ہے۔^(۲)

﴿يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ﴾: جس دن صور میں پھونک ماری جائے گی۔ ارشاد فرمایا کہ فیصلے کا دن وہ ہوگا جس دن صور میں دوسری بار پھونک ماری جائے گی تو تم اپنی قبروں سے حساب کیلئے حساب کی جگہ کی طرف فوج در فوج چلے آؤ گے۔^(۳)

اس حالت کو بیان کرتے ہوئے ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُمْ مِنَ الْأَجْدَاثِ
إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنْسِلُونَ^(۴)
ترجمہ کنز العرفان: اور صور میں پھونک ماری جائے گی تو
اسی وقت وہ قبروں سے اپنے رب کی طرف دوڑتے چلے
جائیں گے۔

اور ارشاد فرمایا:

۱.....حازن، النبأ، تحت الآية: ۶-۱۶، ۴/۳۴۷-۳۴۶، مدارك، النبأ، تحت الآية: ۶-۱۶، ص ۱۳۱۳-۱۳۱۴، روح البيان، النبأ، تحت الآية: ۶-۱۶، ۱۰/۲۹۳-۲۹۹، ملقطاً.

۲.....جلالین مع صاوی، النبأ، تحت الآية: ۱۷، ۱۶/۲۳۰.

۳.....روح البيان، النبأ، تحت الآية: ۱۸، ۱۰/۲۹۹، ملخصاً.

۴.....یس: ۵۱.

ترجمہ کنز العرفان: اور صورتوں میں پھونک ماری جائے گی تو ہم سب کو جمع کر لائیں گے۔

وَنُفَعَم فِي الصُّورِ فَيَجْعَلُهُمُ جَمْعًا (1)

وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا ۝۱۹ ۝ وَسِيرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۝۲۰

ترجمہ کنز الایمان: اور آسمان کھولا جائے گا کہ دروازے ہو جائے گا۔ اور پہاڑ چلائے جائیں گے کہ ہو جائیں گے جیسے چمکتا ریتا دور سے پانی کا دھوکا دیتا۔

ترجمہ کنز العرفان: اور آسمان کھول دیا جائے گا تو وہ دروازے بن جائے گا۔ اور پہاڑ چلائے جائیں گے تو وہ ایسے ہو جائیں گے جیسے باریک چمکتی ہوئی ریت جو دور سے پانی کا دھوکا دیتی ہے۔

﴿وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ﴾ اور آسمان کھول دیا جائے گا۔ یعنی قیامت کے دن آسمان کھول دیا جائے گا تو وہ کثیر دروازوں والا ہو جائے گا اور اس میں ایسے راستے بن جائیں گے جن سے فرشتے اتریں گے۔ (2)

اسی بات کو صراحت کے ساتھ ایک اور مقام پر بیان کیا گیا ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا کہ

وَيَوْمَ تَشْقُقُ السَّمَاءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلِ الْمَلَائِكَةَ تَنْزِيلًا (3)

ترجمہ کنز العرفان: اور جس دن آسمان بادلوں سمیت پھٹ جائے گا اور فرشتے پوری طرح اتارے جائیں گے۔

﴿وَسِيرَتِ الْجِبَالُ﴾ اور پہاڑ چلائے جائیں گے۔ ﴿قرآن پاک میں مختلف مقامات پر قیامت کے دن پہاڑوں کی مختلف حالتیں بیان کی گئی ہیں۔

پہلی حالت: پہاڑوں کو جڑ سے اکھاڑ کر چورا چورا کر دیا جائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

1 کہف: ۹۹۔

2 روح البیان، النبأ، تحت الآية: ۱۹، ۱۰/۳۰۱-۳۰۲، حازن، النبأ، تحت الآية: ۱۹، ۳۴۷/۴۔

3 فرقان: ۲۵۔

ترجمہ کنز العرفان: اور زمین اور پہاڑ اٹھا کر ایک دم چورا
چورا کر دیئے جائیں گے۔

وَحُلَّتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ قَدْ كُنَّا دَكَّةً
وَاحِدَةً (۱)

دوسری حالت: پہاڑ دھنکی ہوئی رنگ برنگی اُون کی طرح ہو جائیں گے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ کنز العرفان: اور پہاڑ رنگ برنگی دھنکی ہوئی اُون کی
طرح ہو جائیں گے۔

وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنفُوشِ (۲)

تیسری حالت: پہاڑ بکھرے ہوئے غبار کی طرح ہو جائیں گے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ کنز العرفان: اور پہاڑ خوب چُورا چُورا کر دیئے جائیں
گے۔ تو وہ ہوا میں بکھرے ہوئے غبار جیسے ہو جائیں گے۔

وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۖ فَكَانَتْ هَبَاءً مُّبْتَثًّا (۳)

چوتھی حالت: غبار بنا کر پہاڑوں کو اڑا دیا جائے گا، ارشاد فرمایا:

ترجمہ کنز العرفان: اور جب پہاڑ غبار بنا کے اڑا دیئے
جائیں گے۔

وَإِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ (۴)

اور ارشاد فرمایا:

ترجمہ کنز العرفان: اور آپ سے پہاڑوں کے بارے
میں سوال کرتے ہیں۔ تم فرماؤ! انہیں میرا رب ریزہ ریزہ کر
کے اڑا دے گا۔

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّي
نَسْفًا (۵)

پانچویں حالت: غبار بن کر اُٹنے کے بعد پہاڑ تیزی سے چل رہے ہوں گے لیکن دیکھنے میں ٹھہرے ہوئے

لگیں گے۔ ارشاد فرمایا کہ

ترجمہ کنز العرفان: اور پہاڑ تیزی سے چلیں گے۔

وَتَسِيرُ الْجِبَالُ سَيْرًا (۶)

اور ارشاد فرمایا:

۴.....مرسلات: ۱۰.

۵.....طہ: ۱۰۵.

۶.....طور: ۱۰.

۱.....حاقہ: ۱۴.

۲.....القارعة: ۵.

۳.....واقعة: ۶۵.

ترجمہ کنزالعرفان: اور تو پہاڑوں کو دیکھے گا انہیں جے ہوئے خیال کرے گا حالانکہ وہ بادل کے چلنے کی طرح چل رہے ہوں گے۔

وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدًا وَهِيَ تَمْرٌ
مَرَّ السَّحَابِ (۱)

چھٹی حالت: جب پہاڑ چلائے جائیں گے تو وہ دیکھنے والے کی نظر میں ایسے ہو جائیں گے جیسے باریک چمکتی ہوئی ریت جسے دور سے دیکھا جائے تو یوں لگتا ہے جیسے پانی ہے حالانکہ وہ پانی نہیں ہوتی۔ (۲)

إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا (۲۱) لِللَّطَّاعِينَ مَا بَا (۲۲) لِبِئْسَ لِي فِيهَا أَحْقَابًا (۲۳)
لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا (۲۴) إِلَّا حَيْبًا وَعَسَاقًا (۲۵) جَزَاءً
وَقَائًا (۲۶)

ترجمہ کنزالایمان: بیشک جہنم تاک میں ہے۔ سرکشوں کا ٹھکانا۔ اس میں قرونوں رہیں گے۔ اس میں کسی طرح کی ٹھنڈک کا مزہ نہ پائیں گے اور نہ کچھ پینے کو۔ مگر کھولتا پانی اور دوزخیوں کا جلتا پیپ۔ جیسے کو تیسرا بدلہ۔

ترجمہ کنزالعرفان: بیشک جہنم تاک میں ہے۔ سرکشوں کے لئے ٹھکانہ ہے۔ اس میں مدتوں رہیں گے۔ اس میں کسی طرح کی ٹھنڈک کا مزہ نہ چکھیں گے اور نہ کچھ پینے کو۔ مگر کھولتا پانی اور دوزخیوں کی پیپ۔ برابر بدلہ ہوگا۔

﴿إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا﴾: بیشک جہنم تاک میں ہے۔ اس کا ایک معنی یہ ہے کہ جہنم کافروں کی منتظر اور ان کی طلبگار ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ جہنم کے فرشتے کفار کے انتظار میں ہیں۔ تیسرا معنی یہ ہے کہ جہنم ایک گزرگاہ ہے اور کوئی بھی اس پر سے گزرے بغیر جنت تک نہیں پہنچ سکتا۔ (۳)

①.....نمل: ۸۸.

②.....تفسیر کبیر، النبأ، تحت الآية: ۲۰، ۱۳/۱۱-۱۴، ملخصاً.

③.....حازن، النبأ، تحت الآية: ۲۱، ۳۴۷/۴، تفسیر کبیر، النبأ، تحت الآية: ۲۱، ۱۴/۱۱، ملتقطاً.

﴿لَا تَطَاغَيْنَ مَا بَا﴾: سرکشوں کیلئے ٹھکانا ہے۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی 3 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ جہنم کفار اور مشرکین کا ٹھکانہ ہے لہذا وہ اس میں داخل ہوں گے اور اس میں نہ ختم ہونے والی مدت تک یعنی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہیں گے اور جہنم میں ان کا حال یہ ہوگا کہ وہ اس میں کسی طرح کی ایسی ٹھنڈک محسوس نہ کریں گے جس سے انہیں راحت نصیب ہو اور جہنم کی گرمی سے سکون ملے اور نہ جہنم کے کھولتے ہوئے پانی اور جہنیوں کی پیپ کے علاوہ انہیں کچھ پینے کو ملے گا۔^(۱) یاد رہے کہ جو مسلمان اپنے گناہوں کی سزا پانے جہنم میں جائیں گے انہیں ہمیشہ کے لئے جہنم میں نہیں رکھا جائے گا بلکہ انہیں مقرب بندوں اور دیگر حضرات کی شفاعت کے ذریعے یا محض فضل الہی سے یا جب ان کی سزا پوری ہو جائے گی تو انہیں جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔

﴿جَزَاءُ عَمَلِهِمْ مَبْرُورًا﴾: یعنی جیسے عمل ہوں گے ویسی جزا ملے گی اور چونکہ کفر سے بدترین کوئی جرم نہیں ہے اس لئے سب سے سخت عذاب بھی کفار کو ہوگا۔^(۲)

إِنَّهُمْ كَانُوا إِلَّا يَرْجُونَ حِسَابًا ۚ وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كِذَابًا ۖ

ترجمہ کنز الایمان: بیشک انہیں حساب کا خوف نہ تھا۔ اور ہماری آیتیں حد بھر جھٹلائیں۔

ترجمہ کنز العرفان: بیشک وہ حساب کا خوف نہ رکھتے تھے۔ اور انہوں نے ہماری آیتوں کو بہت زیادہ جھٹلایا۔

﴿إِنَّهُمْ كَانُوا إِلَّا يَرْجُونَ حِسَابًا﴾: بیشک وہ حساب کا خوف نہ رکھتے تھے۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ کفار اس سزا کے مستحق اس وجہ سے ہوئے ہیں کہ وہ آخرت میں اپنے اعمال کا حساب ہونے کا خوف نہ رکھتے تھے کیونکہ وہ مرنے کے بعد اٹھنے کا انکار کرتے تھے اور انہوں نے ہماری وحدانیت اور ہمارے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے دلائل پر مشتمل آیتوں کو بہت زیادہ جھٹلایا تھا۔^(۳)

①..... روح البیان، النبأ، تحت الآية: ۲۲-۲۵، ۳۰۲/۱-۳۰۵، جلالین، النبأ، تحت الآية: ۲۲-۲۵، ص ۴۸۷، ملقطاً.

②..... جلالین، النبأ، تحت الآية: ۲۶، ص ۴۸۷، ملخصاً.

③..... روح البیان، النبأ، تحت الآية: ۲۷-۲۸، ۳۰۶/۱-۳۰۷، عزازن، النبأ، تحت الآية: ۲۷-۲۸، ص ۴۸۷-۴۸۸، ملقطاً.

وَكُلِّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ كِتَابًا ۝ فَذُقُوا فَلَنْ تَزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا ۝

ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے ہر چیز لکھ کر شمار کر رکھی ہے۔ اب چکھو کہ ہم تمہیں نہ بڑھائیں گے مگر عذاب۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور ہم نے ہر چیز لکھ کر شمار کر رکھی ہے۔ تو اب چکھو تو ہم تمہارے عذاب ہی کو بڑھائیں گے۔

﴿وَكُلِّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ كِتَابًا﴾ اور ہم نے ہر چیز لکھ کر شمار کر رکھی ہے۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ ہم نے لوح محفوظ میں ہر چیز لکھ کر شمار کر رکھی ہے اور کافروں کے تمام نیک اور برے اعمال ہمارے علم میں ہیں، ہم انہیں ان کے اعمال کے مطابق جزا دیں گے اور آخرت میں جب کفار کو عذاب دیا جائے گا تو اس وقت ان سے کہا جائے گا کہ اب اپنی سزا کے طور پر جہنم کا عذاب چکھو اور ہم تمہارے عذاب پر عذاب ہی کو بڑھائیں گے۔^(۱)

اہل جہنم پر سب سے زیادہ سخت اور تکلیف دہ آیت

حضرت حسن بن دینار رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ فَرَمَاتے ہیں، میں نے حضرت ابو برزہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے پوچھا: اللہ تعالیٰ کی کتاب میں وہ کون سی آیت ہے جو اہل جہنم کے لئے سب سے زیادہ سخت اور تکلیف دہ ہے؟ حضرت ابو برزہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے ”فَلْذُقُوا فَلَنْ تَزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا“۔^(۲)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَرَمَاتے ہیں ”اہل جہنم کے لئے اس آیت ”فَلْذُقُوا فَلَنْ تَزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا“ سے زیادہ سخت کوئی آیت نازل نہیں ہوئی۔ یعنی وہ اللہ تعالیٰ کے مزید عذاب میں ہمیشہ کے لئے رہیں گے۔^(۳)

إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا ۝ حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا ۝ وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا ۝ وَكَأْسًا

①.....خازن، النبأ، تحت الآية: ۲۹-۳۰، ۳۴۸/۴، جلالین، النبأ، تحت الآية: ۲۹-۳۰، ص ۴۸۷، روح البیان، النبأ، تحت الآية: ۲۹-۳۰، ۳۰۶/۱۰، ملتقطاً.

②.....مجمع الزوائد، کتاب التفسیر، سورة عم يتساءلون، ۲۸۱/۷، الحدیث: ۱۱۴۶۳.

③.....دمشقر، النبأ، تحت الآية: ۳۰، ۳۹۷/۸.

دِهَاقًا ۳۳ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِدْبًا ۝

ترجمہ کنزالایمان: بیشک ڈروالوں کو کامیابی کی جگہ ہے۔ باغ ہیں اور انگور۔ اور اٹھتے جو بن والیاں ایک عمر کی۔ اور چھلکتا جام۔ جس میں نہ کوئی بیہودہ بات سنیں اور نہ جھٹلانا۔

ترجمہ کنزالعرفان: بیشک ڈروالوں کے لئے کامیابی کی جگہ ہے۔ باغات اور انگور ہیں۔ اور اٹھتے جو بن والیاں جو ایک عمر کی ہیں۔ اور چھلکتا جام ہے۔ وہ جنت میں نہ کوئی بیہودہ بات سنیں گے اور نہ ایک دوسرے کو جھٹلانا۔

﴿إِنَّ لِنُفُوسِكُمْ مَقَاتِلًا﴾ بیشک ڈروالوں کیلئے کامیابی کی جگہ ہے۔ اس سے پہلی آیات میں کفار کے لئے وعیدیں بیان کی گئیں اور اب متقی لوگوں کی جزایاں کی جارہی ہے۔ چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی 4 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ لوگ جو کفر اور دیگر برے اعمال سے بچتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتے ہیں ان کے لئے جنت میں کامیابی کی جگہ ہے جہاں انہیں عذاب سے نجات ہوگی اور انہیں اپنی ہر مراد حاصل ہوگی اور ان کے لئے ایسے باغات ہیں جن میں طرح طرح کے نفیس پھلوں والے درخت ہیں اور ان کے لئے انگور ہیں اور ان کے لئے اٹھتے جو بن والی ایک عمر کی بیویاں ہیں اور ان کے لئے جنت کی نفیس شراب سے چھلکتا جام ہے اور جنت میں شراب پینے کی وجہ سے انہیں نہ کوئی بے ہودہ بات سننے میں آئے گی اور نہ وہاں کوئی کسی کو جھٹلائے گا۔^(۱)

حقیقی طور پر کامیاب کون؟

اس سے معلوم ہوا کہ اصل کامیاب وہ نہیں جو دنیا میں کامیابی پالے بلکہ حقیقی طور پر کامیاب وہ ہے جو قیامت کے دن جنت حاصل کر لے۔ اسی چیز کو بیان کرتے ہوئے ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۗ وَإِنَّمَا تُوَفَّقُونَ
اُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ فَمَنْ رُحِمْ عَنِ النَّاسِ
ترجمہ کنزالعرفان: ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے اور
قیامت کے دن تمہیں تمہارے اجر پورے پورے دیتے

①.....روح البیان، النبا، تحت الآية: ۳۱-۳۰، ۳۰۷/۱۰-۳۰۸، مدارك، النبا، تحت الآية: ۳۱-۳۰، ص ۱۳۱۵، حازن، النبا، تحت الآية: ۳۱-۳۰، ۳۴۸/۴، ملقطاً.

وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَمْتَاعٌ الْعُزْرُومِ (۱)

جائیں گے تو جسے آگ سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا تو وہ کامیاب ہو گیا اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کا سامان ہے۔

لہذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ ایسے اعمال کرے جس سے دنیا میں بھی سُرخِرو ہو اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت سے جنت اور اس کی ابدی نعمتیں حاصل کر لے۔

جَزَاءً مِّنْ رَبِّكَ عَطَاءٌ حِسَابًا ﴿۳۶﴾ رَبِّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمَنُ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿۳۷﴾ يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا ۚ لَا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أِذِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿۳۸﴾ ذَلِكَ يَوْمُ الْحَقِّ ۚ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذْ إِلَىٰ رَبِّهِ مَا بَاءًا ﴿۳۹﴾

ترجمہ کنز الایمان: صلہ تمہارے رب کی طرف سے نہایت کافی عطا۔ وہ جو رب ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے رحمن کہ اس سے بات کرنے کا اختیار نہ رکھیں گے۔ جس دن جبریل کھڑا ہوگا اور سب فرشتے پر اباندھے کوئی نہ بول سکے گا مگر جسے رحمن نے اذن دیا اور اس نے ٹھیک بات کہی۔ وہ سچا دن ہے اب جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ بنالے۔

ترجمہ کنز العرفان: (یہ) بدلہ ہے تمہارے رب کی طرف سے نہایت کافی عطا۔ وہ جو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا رب ہے، نہایت رحم فرمانے والا ہے، لوگ اس سے بات کرنے کا اختیار نہ رکھیں گے۔ جس دن جبریل اور سب فرشتے صفیں بنائے کھڑے ہوں گے۔ کوئی نہ بول سکے گا مگر وہی جسے رحمن نے اجازت دی ہو اور

اس نے ٹھیک بات کہی ہو۔ وہ سچا دن ہے، اب جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ بنالے۔

﴿جَزَاءً مِّنْ شَيْءٍ﴾ (یہ) بدلہ ہے تمہارے رب کی طرف سے۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اطاعت گزار بندوں سے جو وعدہ فرمایا ہے یہ اس وعدے کے مطابق تمہارے اعمال کے بدلے کے طور پر تمہارے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے نہایت کافی عطا ہے اور تمہارا رب عَزَّوَجَلَّ وہ ہے جو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا رب عَزَّوَجَلَّ ہے اور وہ نہایت رحم فرمانے والا ہے اور جس دن حضرت جبریل علیہ السلام اور سب فرشتے صفیں بنائے کھڑے ہوں گے تو اس دن لوگ اللہ تعالیٰ کے رعب و جلال اور خوف کی وجہ سے اس سے مصیبت دور کرنے اور عذاب اٹھانے کی بات کرنے کا اختیار نہ رکھیں گے البتہ جسے رحمن عَزَّوَجَلَّ نے کلام کرنے یا شفاعت کرنے کی اجازت دی ہو اور اس نے دنیا میں ٹھیک بات کہی ہو اور اسی کے مطابق عمل کیا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کلام کر سکے گا۔ بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ ٹھیک بات سے کلمہ طیبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مراد ہے۔^(۱)

﴿ذَلِكَ الْيَوْمَ الْحَقِّ﴾ وہ سچا دن ہے۔ ﴿یعنی قیامت کا واقع ہونا برحق ہے، اب جو چاہے نیک اعمال کر کے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف راہ بنالے تاکہ اس دن میں عذاب سے محفوظ رہ سکے۔^(۲)

إِنَّا أَنْذَرْنَاكُمْ عَذَابًا قَرِيبًا يَوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ
وَيَقُولُ الْكُفْرُ بِلَيْتِي كُنْتُ تَرَبًّا ۚ

ترجمہ کنزالایمان: ہم تمہیں ایک عذاب سے ڈراتے ہیں کہ نزدیک آ گیا جس دن آدمی دیکھے گا جو کچھ اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور کافر کہے گا ہائے میں کسی طرح خاک ہو جاتا۔

ترجمہ کنزالعرفان: بیشک ہم تمہیں ایک قریب آئے ہوئے عذاب سے ڈرا چکے جس دن آدمی وہ دیکھے گا جو اس کے

۱..... جلالین مع صاوی، النبأ، تحت الآية: ۳۶-۳۸، ۳/۶-۲۳، ۴-۲۳، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، الجزء التاسع عشر، ملتقطاً.
قرطبی، النبأ، تحت الآية: ۳۶-۳۸، ۱/۱۰-۱۳۱، الجزء التاسع عشر، ملتقطاً.

۲..... جلالین، النبأ، تحت الآية: ۳۹، ص ۴۸۸.

ہاتھوں نے آگے بھیجا اور کافر کہے گا: اے کاش کہ میں کسی طرح مٹی ہو جاتا۔

﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُمْ عَذَابًا قَرِيبًا﴾: بیشک ہم تمہیں ایک قریب آئے ہوئے عذاب سے ڈرا چکے۔ ارشاد فرمایا کہ اے کفار مکہ! ہم دنیا میں تمہیں اپنی آیات کے ذریعے قیامت کے دن کے عذاب سے ڈرا چکے ہیں جو کہ قریب آ گیا ہے اور یہ عذاب اس دن ہوگا جس دن ہر شخص اپنے تمام اچھے برے اعمال اپنے نامہ اعمال میں لکھے ہوئے دیکھے گا اور کافر کہے گا: اے کاش کہ میں کسی طرح مٹی ہو جاتا تا کہ عذاب سے محفوظ رہتا۔ کافر یہ تمنا کب کرے گا اس کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن جب جانوروں اور چوپایوں کو اٹھایا جائے گا اور انہیں ایک دوسرے سے بدلہ دلایا جائے گا یہاں تک کہ اگر سینگ والے نے بے سینگ والے کو مارا ہوگا تو اُسے بھی بدلہ دلایا جائے گا، اس کے بعد وہ سب خاک کر دیئے جائیں گے، یہ دیکھ کر کافر تمنا کرے گا کہ کاش! میں بھی ان کی طرح خاک کر دیا جاتا۔ بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ جب مومنین پر اللہ تعالیٰ انعام فرمائے گا تو ان نعمات کو دیکھ کر کافر تمنا کرے گا کہ کاش! وہ دنیا میں خاک ہوتا یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے معاملے میں عاجزی اور تواضع کرنے والا ہوتا متکبر اور سرکش نہ ہوتا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ کافر سے مراد ابلیس ہے جس نے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ اعتراض کیا تھا کہ وہ مٹی سے پیدا کئے گئے اور اپنے آگ سے پیدا کئے جانے پر فخر کیا تھا۔ جب وہ قیامت کے دن حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی ایماندار اولاد کے ثواب کو دیکھے گا اور اپنے آپ کو عذاب کی شدت میں مبتلا پائے گا تو کہے گا: کاش! میں مٹی ہوتا یعنی حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح مٹی سے پیدا کیا ہوا ہوتا۔^(۱)

۱..... جلالین، النبأ، تحت الآیة: ۴۰، ص ۴۸۸، حازن، النبأ، تحت الآیة: ۴۰، ۴/۳۴۸-۳۴۹، ملتقطاً.

سُورَةُ النَّازِعَاتِ

سورة نازعات کا تعارف

مقام نزول

سورة نازعات مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔^(۱)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 2 رکوع، 46 آیتیں ہیں۔

”نازعات“ نام رکھنے کی وجہ

ان فرشتوں کو نازعات کہتے ہیں جو انسانوں کی روحمیں قبض کرتے ہیں اور چونکہ اس سورت کی پہلی آیت میں ان فرشتوں کی قسم ارشاد فرمائی گئی اس مناسبت سے اسے ”سورة نازعات“ کہتے ہیں

سورة نازعات کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں توحید، نبوت اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے پر کلام کیا گیا ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں۔

(1)..... اس سورت کی ابتداء میں مختلف خدمات پر مامور فرشتوں کی قسم ذکر کر کے بتایا گیا کہ قیامت کے دن کافروں کو ضرور دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔

(2)..... قیامت کے دن کی ہولناکی اور دہشت سے کفار کا جو حال ہوگا وہ بیان کیا گیا۔

(3)..... مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کا انکار کرنے میں کفار کے اقوال بیان کئے گئے اور ان کفار کا رد کیا گیا۔

(4)..... عبرت اور نصیحت کے لئے حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام اور فرعون کا واقعہ بیان کیا گیا کہ کس طرح اس نے

1.....خازن، تفسیر سورة النازعات، ۴/۳۴۹۔

حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے معرکہ آرائی کی اور اس کا انجام کیا ہوا۔

(5)..... مُردوں کو دوبارہ زندہ کئے جانے کا انکار کرنے والوں سے خطاب فرمایا گیا اور بعض محسوس دلائل بیان کر کے اس چیز پر اللہ تعالیٰ کی قدرت کو ثابت کیا گیا ہے۔

(6)..... یہ بتایا گیا کہ آخرت میں انسان کو اعمال نامے دیکھ کر اپنے تمام دُنویٰ اچھے برے اعمال یاد آ جائیں گے اور جس نے سرکشی کی اور دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح دی تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور جو اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور اس نے اپنے نفس کو خواہش کی پیروی کرنے سے روکا تو اس کا ٹھکانہ جنت ہے۔

(7)..... اس سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ جو کافر قیامت قائم ہونے کے وقت کے بارے میں پوچھ رہے ہیں انہیں وہ وقت بتانا نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذمہ داری نہیں بلکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذمہ داری صرف اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرانا ہے اور کافر جب اس قیامت کو دیکھیں گے تو اس کی ہولناکی اور وحشت سے اپنی زندگانی کی مدت ہی بھول جائیں گے۔

سورۃ نباء کے ساتھ مناسبت

سورۃ نازعات کی اپنے سے ماقبل سورت ”نباء“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں قیامت، اس کے احوال، نیک مسلمانوں کے انجام اور کافروں کے ٹھکانے کے بارے میں بتایا گیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمہ کنز الایمان:

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

ترجمہ کنز العرفان:

وَالنُّزُعَاتِ عَرَاقًا ۱ وَالنَّشِطَاتِ نَشْطًا ۲

ترجمہ کنزالایمان: قسم ان کی کشتی سے جان کھینچیں۔ اور زمی سے بند کھولیں۔

ترجمہ کنزالعرفان: سختی سے جان کھینچنے والوں کی قسم۔ اور زمی سے بند کھولنے والوں کی۔

﴿وَالَّذِي عَزَمْتَ عَزْمًا: سختی سے جان کھینچنے والوں کی قسم۔﴾ یعنی ان فرشتوں کی قسم! جو کافروں کے جسموں سے ان کی روح سختی سے کھینچ کر نکالتے ہیں۔ (1)

﴿وَالَّذِي شَطَّتْ نَشْطًا: اور زمی سے بند کھولنے والوں کی۔﴾ یعنی ان فرشتوں کی قسم! جو مومنوں کے جسموں سے ان کی روحیں زمی سے قبض کرتے ہیں۔ (2)

مومن کی روح زمی سے نکالی جاتی ہے

حضرت عزرائیل عَلَيْهِ السَّلَام جب کسی مومن کی روح قبض فرماتے ہیں تو اس کے ساتھ زمی فرماتے ہیں، چنانچہ حضرت خزرج رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں ”رسول کریم صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ایک انصاری صحابی رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کے سر ہانے حضرت ملک الموت عَلَيْهِ السَّلَام کو دیکھا تو ان سے فرمایا ”میرے صحابی پر زمی کرنا کیونکہ یہ مومن ہے۔ حضرت ملک الموت عَلَيْهِ السَّلَام نے عرض کی: یا رسولَ اللَّهِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، آپ خوش ہو جائیں اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی رکھیں بے شک میں ہر مومن کے ساتھ (روح نکالنے کے معاملے میں) زمی کرنے والا ہوں۔“ (3)

وَالسَّيِّئَاتِ سَبِيحًا ۲) فَالسَّيِّئَاتِ سَبِيحًا ۳) فَالْمَدْبِرَاتِ أَمْرًا ۵)

ترجمہ کنزالایمان: اور آسانی سے بیڑیں۔ پھر آگے بڑھ کر جلد کھینچیں۔ پھر کام کی تدبیر کریں کہ کافروں پر ضرور عذاب ہوگا۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور آسانی سے تیرنے والوں کی۔ پھر آگے بڑھنے والوں کی۔ پھر کائنات کا نظام چلانے والوں

1.....تفسیر بغوی، التازعات، تحت الآية: ۱، ۴۱۰/۴.

2.....تفسیر بغوی، التازعات، تحت الآية: ۲، ۴۱۰/۴.

3.....معجم الكبير، باب الخاء، خزرج الانصاری، ۴/۲۲۰، الحدیث: ۴۱۸۸.

کی (اے کافر! تم پر قیامت ضرور آئے گی)۔

﴿وَالسَّيِّئَاتِ سَبْحًا: اور آسانی سے تیرے والوں کی۔﴾ یعنی اور ان فرشتوں کی قسم! جو (زمین اور آسمان کے درمیان) مومنین کی روحیں لے کر آسانی سے تیرے والے ہیں۔^(۱)

﴿فَالسَّيِّئَاتِ سَبْقًا: پھر آگے بڑھنے والوں کی۔﴾ ارشاد فرمایا کہ پھر ان فرشتوں کی قسم جن کا وصف یہ ہے کہ وہ اپنی اس خدمت پر جلد پہنچتے ہیں جس پر وہ مقرر ہیں۔^(۲)

﴿قَالُمَدَّبَّرَاتٍ مَّوْرًا: پھر کائنات کا نظام چلانے والوں کی۔﴾ یعنی، پھر ان فرشتوں کی قسم! جو دنیا کے کاموں کا انتظام کرنے پر مقرر ہیں اور ان کاموں کو سرانجام دیتے ہیں، ان تمام قسموں کے ساتھ کہا جاتا ہے کہ اے کفار مکہ! تم ضرور دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے اور ضرور تم سے تمہارے اعمال کا حساب لیا جائے گا۔^(۳)

ہر کام وسیلے کے ذریعے ہونا اللہ تعالیٰ کا قانون ہے

یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت تو یہ ہے کہ ہر چھوٹا بڑا کام کسی وسیلے کے بغیر خود اسی کے حکم سے ہو جائے، لیکن قانون یہ ہے کہ کام وسیلے کے ذریعے ہو کیونکہ دنیا کا ہر کام کائنات کا نظام چلانے پر مقرر فرشتوں کے سپرد ہے۔ آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بعض نام اللہ تعالیٰ اور مخلوق کے درمیان مشترک ہیں، جیسے علی، سمیع، بصیر، انبئیں میں سے مُدَبِّر بھی ہے کہ رب عَزَّوَجَلَّ بھی تدبیر فرمانے والا ہے اور فرشتے بھی مُدَبِّرَاتِ اَمْرٍ یعنی کاموں کی تدبیر کرنے والے ہیں۔

يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۝ تَتَّبِعَهَا الرَّادِفَةُ ۝

ترجیہ کنز الایمان: جس دن تھر تھرائے گی تھر تھرانے والی۔ اُس کے پیچھے آئے گی پیچھے آنے والی۔

ترجیہ کنز العرفان: جس دن تھر تھرانے والی تھر تھرائے گی۔ اس کے پیچھے آئے گی پیچھے آنے والی۔

①.....تفسیر قرطبی، النازعات، تحت الآية: ۳، ۱۰/۱۳۶-۱۳۷، الجزء التاسع عشر.

②.....روح البیان، النازعات، تحت الآية: ۴، ۱۰/۳۱۵.

③.....بغوی، النازعات، تحت الآية: ۵، ۴/۱۱۱.

﴿يَوْمَ تَوَجَّفُ الرَّاجِفَةُ﴾: جس دن تھر تھرانے والی تھر تھرائے گی۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے کافرو! تم اس دن ضرور زندہ کئے جاؤ گے جس دن (ایک سینگ میں) پہلی پھونک ماری جائے گی تو اس دن کی ہولناکی کی وجہ سے زمین اور پہاڑ شدید حرکت کرنے لگیں گے اور انتہائی سخت زلزلہ آجائے گا اور تمام مخلوق مرجائے گی، پھر اس پہلی پھونک کے بعد دوسری پھونک ماری جائے گی جس سے ہر چیز اللہ تعالیٰ کے حکم سے زندہ کر دی جائے گی۔ ان دونوں پھونکوں کے درمیان چالیس سال کا فاصلہ ہوگا۔^(۱)

قیامت قریب ہے، جو کرنا ہے کر لو

حضرت ابی بن کعب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ جب رات کے دو تہائی حصے گزر جاتے تو نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اٹھتے اور ارشاد فرماتے ”اے لوگو! اللہ تعالیٰ کو یاد کرو، اللہ تعالیٰ کو یاد کرو۔ (قیامت کا) پہلا نغمہ آن پہنچا اور دوسرا نغمہ اس کے تابع ہوگا، موت آن پہنچی ہے، موت اپنی ان تکالیف کے ساتھ آن پہنچی ہے جو اس میں ہیں۔^(۲) مراد یہ ہے کہ قیامت قریب ہے، جو کرنا ہے کر لو اور موت تمہارے سر پہ کھڑی ہے اس لئے نیک اعمال کرنے میں جلدی کر لو۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں:

اترتے چاند ڈھلتی چاندنی جو ہو سکے کر لے اندھیرا پا کھ آتا ہے یہ دو دن کی اجالی ہے

قُلُوبٌ يُّؤْمِنُونَ وَأَجْفَةٌ ۸ أَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۹

ترجمہ کنز الایمان: کتنے دل اس دن دھڑکتے ہوں گے۔ آنکھ اوپر نہ اٹھاسکیں گے۔

ترجمہ کنز العرفان: دل اس دن خوفزدہ ہوں گے۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی۔

﴿قُلُوبٌ يُّؤْمِنُونَ وَأَجْفَةٌ﴾: دل اس دن خوفزدہ ہوں گے۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جس دن (سور میں) پھونک ماری جائے گی تو اس دن مرنے کے بعد اٹھائے جانے کا انکار کرنے والے کفار کا حال یہ ہوگا کہ

①.....روح البیان، التازعات، تحت الآية: ۶-۷، ۱۰/۳۱۶-۳۱۷، بغوی، التازعات، تحت الآية: ۶-۷، ۴/۴۱۱، ملقطاً.

②.....ترمذی، کتاب صفة القيامة والرقائق والورع، ۲۳-باب، ۴/۲۰۷، الحدیث: ۲۴۶۵.

برے اعمال اور قبیح افعال کی وجہ سے ان کے دل خوفزدہ ہوں گے اور اس دن کی دہشت اور ہولناکی کی وجہ سے ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی۔^(۱)

يَقُولُونَ ءَإِنَّا لَسَرْدُودُونَ فِي الْحَافِرَةِ ۗ ءِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخْرَةً ۗ^{١٠}
قَالُوا اتِّكَ إِذَا كَرَّتُ خَاسِرَةٌ ۗ فَاثْبَاهِي زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ ۗ فَاذَاهُمْ
بِالسَّاهِرَةِ ۗ^{١١}

ترجمہ کنزالایمان: کافر کہتے ہیں کیا ہم پھرالٹے پاؤں پلٹیں گے۔ کیا جب گلی ہڈیاں ہو جائیں گے۔ بولے یوں تو یہ پلٹنا نقصان ہے۔ تو وہ نہیں مگر ایک جھڑکی۔ جہی وہ کھلے میدان میں آپڑے ہوں گے۔

ترجمہ کنزالعرفان: کافر کہتے ہیں: کیا بیشک ہم ضرور پھرالٹے پاؤں پلٹیں گے۔ کیا اس وقت جب ہم گلی ہڈیاں ہو جائیں گے؟ کہنے لگے: جب تو یہ پلٹنا نقصان کا پلٹنا ہے۔ تو وہ (پھونک) تو ایک جھڑکنا ہی ہے۔ تو فوراً وہ کھلے میدان میں آپڑے ہوں گے۔

﴿يَقُولُونَ: كَافِر كَهْتَبْ هِيْنَ۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی 4 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ جب کفار سے کہا جاتا ہے کہ تم مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے جاؤ گے تو وہ کہتے ہیں کہ کیا ہم موت کے بعد پھر زندگی کی طرف واپس کر دیئے جائیں گے؟ کیا جب ہماری یہ حالت ہو جائے گی کہ ہماری ہڈیاں ریزہ ریزہ ہو کر بکھر چکی ہوں گی تو پھر بھی ہم زندہ کئے جائیں گے؟ پھر مذاق اڑانے کے طور پر وہ کہنے لگے کہ اگر موت کے بعد زندہ کیا جانا صحیح ہے اور ہم مرنے کے بعد اٹھائے گئے تو اس میں ہمارا بڑا نقصان ہے کیونکہ ہم دنیا میں اس بات کو جھٹلاتے رہے۔ اس پر انہیں بتایا گیا کہ تم مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کو یہ نہ سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کے لئے یہ کام کچھ دشوار ہے، کیونکہ وہ قادر برحق ہے اور اس پر

1.....روح البیان، التازعات، تحت الآية: ۸-۹، ۳۱۷/۱۰۰۹-۱۰۰۸، مدارك، التازعات، تحت الآية: ۸-۹، ص ۱۳۱۷-۱۳۱۸، ملقطاً.

کچھ بھی دشواری نہیں تو جب اللہ تعالیٰ تمہیں زندہ کرنے کا ارادہ فرمائے گا، اس وقت وہ دوسری پھونک ایک ہونٹا ک آواز ہی ہوگی اور اس کے بعد فوراً وہ زندہ ہو کر کھلے میدان میں آپڑے ہوں گے۔ (۱)

هَلْ أَتَكَ حَدِيثُ مُوسَى ۱۵ اِدْنَا دُهُ رَبُّهُ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ
طَوًى ۱۶ اِذْهَبْ اِلَى فِرْعَوْنَ اِنَّهُ طَغَى ۱۷ فَقُلْ هَلْ لَكَ اِلَى اَنْ
تَزَكَّى ۱۸ وَاَهْدِيكَ اِلَى رَبِّكَ فَتَخْشَى ۱۹ فَاَرَاهُ الْاَيَةَ الْكُبْرَى ۲۰
فَكَذَّبَ وَعَصَى ۲۱ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعَى ۲۲ فَحَشَرَ فَنَادَى ۲۳ فَقَالَ اَنَا
رَبُّكُمْ الْاَعْلَى ۲۴ فَاَخَذَهُ اللهُ نَكَالَ الْاُخْرَةِ وَالْاُولَى ۲۵ اِنَّ فِى
ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَخْشَى ۲۶

ترجمہ کنزالایمان: کیا تمہیں موسیٰ کی خبر آئی۔ جب اسے اس کے رب نے پاک جنگل طویٰ میں ندا فرمائی۔ کہ فرعون کے پاس جا اس نے سر اٹھایا۔ اس سے کہہ کیا تجھے رغبت اس طرف ہے کہ ستھرا ہو۔ اور تجھے تیرے رب کی طرف راہ بتاؤں کہ تو ڈرے۔ پھر موسیٰ نے اسے بہت بڑی نشانی دکھائی۔ اس پر اس نے جھٹلایا اور ندا فرمائی کی۔ پھر پیٹھ دی اپنی کوشش میں لگا۔ تو لوگوں کو جمع کیا پھر پکارا۔ پھر بولا میں تمہارا سب سے اونچا رب ہوں۔ تو اللہ نے اسے دنیا و آخرت دونوں کے عذاب میں پکڑا۔ بیشک اس میں سیکھ ملتا ہے اسے جو ڈرے۔

ترجمہ کنزالعرفان: کیا تمہیں موسیٰ کی خبر آئی۔ جب اسے اس کے رب نے پاک جنگل طویٰ میں ندا فرمائی۔ (فرمایا) کہ فرعون کے پاس جا، بیشک وہ سرکش ہو گیا ہے۔ تو اس سے کہہ: کیا تجھے اس بات کی طرف کوئی رغبت ہے کہ تو پاکیزہ

۱.....حازن، التازعات، تحت الآیة: ۱۰-۱۴، ۴/۳۵۰-۳۵۱، مدارك، التازعات، تحت الآیة: ۱۰-۱۴، ص ۱۳۱۸، ملقطاً.

ہو جائے؟ اور یہ کہ میں تجھے تیرے رب کی طرف راہ بتاؤں تو تو ڈرے۔ پھر موسیٰ نے اسے بہت بڑی نشانی دکھائی۔ تو اس نے جھٹلایا اور نافرمانی کی۔ پھر اس نے (مقابلے کی) کوشش کرتے ہوئے پیٹھ پھیر دی۔ تو (لوگوں کو) جمع کیا پھر پکارا۔ پھر بولا: میں تمہارا سب سے اعلیٰ رب ہوں۔ تو اللہ نے اسے دنیا و آخرت دونوں کے عذاب میں پکڑا۔ بیشک اس میں ڈرنے والے کے لئے ضرور عبرت ہے۔

﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثٌ مُّوسَىٰ:﴾ کیا تمہیں موسیٰ کی خبر آئی۔ جب قوم کا جھٹلانا نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو دشوار اور ناگوار گزارا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے دل کی تسکین کے لئے حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کا ذکر فرمایا جنہوں نے اپنی قوم سے بہت تکلیفیں پائی تھیں، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی 11 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اے پیارے حبیب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، آپ مشرکین کے جھٹلانے کی وجہ سے غمگین نہ ہوں کیونکہ انبیاء کرام عَلَيْهِم الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کو کفار کی طرف سے ایسی باتیں پیش آتی رہتی ہیں، آپ میرے کلیم حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کو ہی دیکھ لیں، جب اسے اس کے رب عَزَّ وَجَلَّ نے ملکِ شام میں طور پہاڑ کے قریب واقع پاک جنگل طُویٰ میں نذر فرمائی کہ اے موسیٰ! تم فرعون کے پاس جاؤ، بیشک وہ سرکش ہو گیا ہے اور وہ کفر و فساد میں حد سے گزر گیا ہے اور اس سے کہو کہ کیا تجھے اس بات کی طرف کوئی رغبت ہے کہ تو ایمان قبول کر کے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو کر کفر، شرک، مَعْصِيَت اور نافرمانی سے پاکیزہ ہو جائے اور کیا تو اس بات کی طرف رغبت رکھتا ہے کہ میں تجھے تیرے رب عَزَّ وَجَلَّ کی ذات و صفات کی معرفت کی طرف راہ بتاؤں تاکہ تو اس کے عذاب سے ڈرے کیونکہ اس کے عذاب سے ڈرا سی وقت لگے گا جب اس کی تمہیں معرفت ہوگی۔ پھر حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فرعون کے پاس گئے اور انہوں نے فرعون کو روشن ہاتھ اور عصا کی بہت بڑی نشانی دکھائی تو اس نے حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کو جھٹلایا اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور اس نشانی کو جادو کہنے لگا، پھر اس نے مقابلے اور فساد انگیزی کی کوشش کرتے ہوئے ایمان قبول کرنے سے منہ موڑ لیا اور اس نے جادو گروں کو اور اپنے لشکروں کو جمع کیا، جب وہ جمع ہو گئے تو فرعون نے انہیں پکارا اور ان سے کہا ”میں تمہارا سب سے اعلیٰ رب ہوں، میرے اوپر اور کوئی رب نہیں، تو اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا و آخرت دونوں کے عذاب میں اس طرح پکڑا کہ دنیا میں اسے غرق کر دیا اور آخرت میں جہنم میں داخل فرمائے گا۔ بے شک فرعون

کے ساتھ جو کچھ ہو اس میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں کے لئے عبرت ہے۔ (1)

عَأَنْتُمْ أَشَدُّ حَقًّا أَمِ السَّمَاءُ طِبْنَهَا ٢٤

ترجمہ کنزالایمان: کیا تمہاری سمجھ کے مطابق تمہارا بنانا مشکل یا آسمان کا اللہ نے اسے بنایا۔

ترجمہ کنزالعرفان: کیا (تمہاری سمجھ کے مطابق) تمہارا بنانا مشکل ہے یا آسمان کا؟ اسے اللہ نے بنایا۔

﴿عَأَنْتُمْ أَشَدُّ حَقًّا أَمِ السَّمَاءُ﴾ کیا (تمہاری سمجھ کے مطابق) تمہارا بنانا مشکل ہے یا آسمان کا؟ اللہ تعالیٰ نے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کا انکار کرنے والوں سے فرمایا کہ کیا تمہاری سمجھ کے مطابق تمہارے مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے لئے تمہیں دوبارہ بنانا مشکل ہے یا آسمان کو بنانا؟ اس کے جواب میں تم یہی کہو گے کہ آسمان جیسی بڑی اور مضبوط چیز پیدا کرنے کے مقابلے میں انسان کو پیدا کرنا زیادہ آسان ہے کیونکہ وہ آسمان سے بہت چھوٹا اور کمزور ہے۔ تو جب تمہاری سمجھ کے مطابق تمہیں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرنا اللہ تعالیٰ پر زیادہ آسان ہے تو پھر تم اس کا انکار کیوں کرتے ہیں حالانکہ تم جانتے ہو کہ زمین و آسمان کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے اور اس کا تم انکار بھی نہیں کرتے۔ (2)

رَفَعَ سَكَّهَا فَسَوَّيَهَا ٢٨ وَ أَغْطَشَ لَيْبَهَا وَأَخْرَجَ صُحْبَهَا ٢٩
الْأَرْضَ بَعْدَ ذَلِكَ دَحَاهَا ٣٠ أَخْرَجَ مِنْهَا مَاءَهَا وَمَرْعَاهَا ٣١
وَالْجِبَالَ أَرْسَاهَا ٣٢ مَتَاعًا لَكُمْ وَلَا نِعَامًا لَكُمْ ٣٣

ترجمہ کنزالایمان: اس کی چھت اونچی کی پھر اسے ٹھیک کیا۔ اس کی رات اندھیری کی اور اس کی روشنی چمکائی۔ اور اس کے بعد زمین پھیلائی۔ اس میں سے اس کا پانی اور چارہ نکالا۔ اور پہاڑوں کو جمایا۔ تمہارے اور تمہارے چوپایوں

1.....حازن، التَّازِعَات، تحت الآية: ١٥-٢٦، ٣٥١/٤، مدارك، التَّازِعَات، تحت الآية: ١٥-٢٦، ص ١٣١٨-١٣١٩، ملقطاً.

2.....حازن، التَّازِعَات، تحت الآية: ٢٧، ٣٥١/٤، ملخصاً.

کے فائدہ کو۔

توحید کتنا عیونان: اس کی چھت اونچی کی پھر اسے ٹھیک کیا۔ اور اس کی رات کو تار یک کیا اور اس کے نور کو ظاہر کیا۔ اور اس کے بعد زمین پھیلائی۔ اس میں سے اس کا پانی اور اس کا چارہ نکالا۔ اور پہاڑوں کو جمایا۔ تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے فائدہ کے لئے۔

﴿سَأَفْعَمَ سَنَكَمَا: اس کی چھت اونچی کی۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی 5 آیات میں آسمان اور زمین کی تخلیق کی کیفیت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان کو بنایا اور کسی ستون کے بغیر اس کی چھت اونچی کی، پھر اسے ایسا ٹھیک کیا کہ اس میں کہیں کوئی خلل نہیں اور اس کی رات کو تار یک کیا اور سورج کے نور کو ظاہر فرما کر اس کی روشنی چمکائی اور اس کے بعد زمین پھیلائی جو پیدا تو آسمان سے پہلے فرمائی گئی تھی مگر پھیلائی نہ گئی تھی اور اس میں سے چشمے جاری فرما کر اس کا پانی اور اس کا چارہ نکالا جسے جاندار کھاتے ہیں اور پہاڑوں کو روئے زمین پر جمایا تاکہ اس کو سکون ہو اور جو کچھ زمین سے نکالا ہے وہ تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے فائدے کیلئے ہے۔ (1)

فَإِذَا جَاءَتِ الطَّامَّةُ الْكُبْرَىٰ ﴿٣٣﴾ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ مَا سَعَىٰ ﴿٣٥﴾
 وَبَرَزَتِ الْجَحِيمُ لِمَنْ يَرَىٰ ﴿٣٦﴾ فَأَمَّا مَنْ طَغَىٰ ﴿٣٤﴾ وَآثَرَ الْحَيَاةِ
 الدُّنْيَا ﴿٣٧﴾ فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ الْبَاوِيٰ ﴿٣٩﴾ وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَ
 نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ ﴿٤٠﴾ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْبَاوِيٰ ﴿٤١﴾

توحید کتنا ایمان: پھر جب آئے گی وہ عام مصیبت سب سے بڑی۔ اس دن آدمی یاد کرے گا جو کوشش کی تھی۔ اور

1.....حازن، التازعات، تحت الآية: ۲۸-۳۳، ۱/۴-۳۵۲-۳۵۱، مدارك، التازعات، تحت الآية: ۲۸-۳۳، ص ۱۳۱۹، جلالین، التازعات، تحت الآية: ۲۸-۳۳، ص ۴۸۹، ملقطاً.

جہنم ہر دیکھنے والے پر ظاہر کی جائے گی۔ تو وہ جس نے سرکشی کی۔ اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی۔ تو بیشک جہنم ہی اس کا ٹھکانا ہے۔ اور وہ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے روکا۔ تو بیشک جنت ہی ٹھکانا ہے۔

توجہ کذا العرفان: پھر جب وہ عام سب سے بڑی مصیبت آئے گی۔ اس دن آدمی یاد کرے گا جو اس نے کوشش کی تھی۔ اور جہنم ہر دیکھنے والے کے لئے ظاہر کر دی جائے گی۔ تو بہر حال وہ جس نے سرکشی کی۔ اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی۔ تو بیشک جہنم ہی (اس کا) ٹھکانا ہے۔ اور رہا وہ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے روکا۔ تو بیشک جنت ہی (اس کا) ٹھکانا ہے۔

﴿فَإِذَا جَاءَتِ الطَّامَّةُ الْكُبْرَىٰ﴾: پھر جب وہ عام سب سے بڑی مصیبت آئے گی۔ یہاں سے مخلوق کا اخروی حال بیان کیا جا رہا ہے چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی 7 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ جب دوسری بار صوم میں پھونک ماری جائے گی اور اس وقت مردے زندہ کر دیئے جائیں گے تو اس دن آدمی کو اپنے اعمال نامے دیکھ کر وہ تمام اچھے برے اعمال یاد آ جائیں گے جو اس نے دنیا میں کئے تھے اور اس دن جہنم ظاہر کر دی جائے گی اور تمام مخلوق اسے دیکھے گی تو وہ شخص جس نے سرکشی کی، نافرمانی میں حد سے گزرا اور کفر اختیار کیا اور دنیا کی زندگی کو آخرت کی زندگی پر ترجیح دی اور اپنی نفسانی خواہشات کا تابع ہوا تو بیشک جہنم ہی اس شخص کا ٹھکانا ہے جس سے اسے نکالا نہیں جائے گا اور وہ جو اپنے رب غزو جہنم کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور اس نے جانا کہ اسے قیامت کے دن اپنے رب غزو جہنم کے حضور حساب کے لئے حاضر ہونا ہے اور اس نے اپنے نفس کو حرام چیزوں کی خواہش سے روکا تو بیشک ثواب کا گھر جنت ہی اس شخص کا ٹھکانا ہے۔^(۱)

يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا ۗ فِيمَ أَنْتَ مِنْ ذِكْرِهَا ۗ ﴿٣٣﴾
إِلَىٰ رَبِّكَ مُنْتَهَاهَا ۗ إِنَّمَا أَنْتَ مُنذِرٌ مَّن يَخْشَاهَا ۗ ﴿٣٤﴾ كَانَتْهُمْ يَوْمَ

① روح البیان، التازعات، تحت الآية: ۳۴-۴۱، ۱۰/۳۲۶-۳۲۸، حازن، التازعات، تحت الآية: ۳۴-۴۱، ۴/۳۵۲، مدارك، التازعات، تحت الآية: ۳۴-۴۱، ص ۱۳۱۹-۱۳۲۰، ملقطاً.

يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا ۝۲۶

ترجمہ کنز الایمان: تم سے قیامت کو پوچھتے ہیں کہ وہ کب کے لیے ٹھہری ہوئی ہے۔ تمہیں اس کے بیان سے کیا تعلق۔ تمہارے رب ہی تک اس کی انتہا ہے۔ تم تو فقط اُسے ڈرانے والے ہو جو اس سے ڈرے۔ گویا جس دن وہ اسے دیکھیں گے دنیا میں نہ رہے تھے مگر ایک شام یا اس کے دن چڑھے۔

ترجمہ کنز العرفان: تم سے قیامت کے بارے پوچھتے ہیں کہ وہ کب کے لیے ٹھہری ہوئی ہے۔ تمہارا اس کے بیان سے کیا تعلق؟ تمہارے رب ہی تک اس کی انتہا ہے۔ تم تو فقط اُسے ڈرانے والے ہو جو اس سے ڈرے۔ گویا جس دن وہ اسے دیکھیں گے (تو سمجھیں گے کہ) وہ صرف ایک شام یا ایک دن چڑھے کے وقت برابر ہی ٹھہرے تھے۔

﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ: تَمَّ سَعْيُ قِيَامَتِ الْبَارِئِ مِمَّا يَسْأَلُونَكَ عَنْهَا﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی 4 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ مشرکین قیامت اور اس کی ہولناکیوں کے بارے میں آنے والی خبریں سنتے تھے تو انہوں نے مذاق کے طور پر اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ قیامت کب قائم ہوگی؟ اللہ تعالیٰ نے ان کفار کے سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ اے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، مکہ کے کافر آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ وہ کب ظاہر ہوگی اور کس وقت قائم ہوگی؟ آپ کی یہ ذمہ داری نہیں کہ آپ انہیں بتائیں کہ قیامت کب اور کس وقت واقع ہوگی، قیامت ایسی چیز ہے کہ اس کے واقع ہونے کے علم کی انتہا آپ کے رب عزوجل تک ہے اور اس کے علاوہ کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب واقع ہوگی۔ آپ کو اس لئے بھیجا گیا ہے کہ آپ ان لوگوں کو قیامت کی ہولناکیوں اور سختیوں سے ڈرائیں جو ڈرانے سے فائدہ حاصل کرتے ہیں اور آپ کا ڈرانا اس بات پر موقوف نہیں کہ آپ کو قیامت واقع ہونے کا علم بھی ہو کیونکہ اس کے علم کے بغیر بھی آپ کی ذمہ داری پوری ہو سکتی ہے۔ کافر جس قیامت کا انکار کر رہے ہیں عنقریب اسے دیکھ لیں گے اور گویا کہ جس دن کافر قیامت کو دیکھیں گے تو اس کی ہولناکی اور دہشت کی وجہ سے ان کا حال یہ ہوگا کہ وہ اپنی زندگی کی مدت بھول جائیں گے اور یہ خیال کریں گے کہ وہ دنیا میں صرف ایک رات یا

ایک دن چڑھے کے وقت برابر ہی رہے تھے۔^(۱)

نبی اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو قیامت قائم ہونے کے وقت کا علم دیا گیا ہے

علامہ احمد صاوی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں کہ ”یہ اس وقت کی بات ہے جب اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو قیامت واقع ہونے کے وقت کا علم نہیں دیا تھا لہذا یہ اس بات کے منافی نہیں کہ سید المرسلین صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ دنیا سے اس وقت تک تشریف نہیں لے گئے جب تک اللہ تعالیٰ نے آپ کو دنیا اور آخرت کے تمام غُیُوب کا علم عطا نہیں فرمایا (اور نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا کچھ چیزوں کی غیبی معلومات نہ بتانا اس بات کی دلیل نہیں کہ آپ کو غیب کا علم نہیں تھا کیونکہ) آپ کو (علم ہونے کے باوجود) کچھ باتیں چھپانے کا حکم تھا۔“^(۲)

1..... تفسیر کبیر، النازعات، تحت الآیة: ۴۲-۴۶، ۱/۱۱، ۵۱-۵۰، مدارك، النازعات، تحت الآیة: ۴۲-۴۶، ص ۱۳۲، ملقطاً.

2..... صاوی، النازعات، تحت الآیة: ۴۳، ۶/۲۳۱۲.

سُورَةُ عَبَسَ

سورہ عبس کا تعارف

مقامِ نزول

سورہ عبس مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔^(۱)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع، 42 آیتیں ہیں۔

”عبس“ نام رکھنے کی وجہ

عبس کا معنی ہے تیوری چڑھانا اور اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ”سورہ عبس“ کہتے ہیں۔

سورہ عبس کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کے بارے میں بیان کیا گیا اور اخلاقیات کی اعلیٰ تعلیم دی گئی ہے کہ لوگوں کے درمیان ان کے بنیادی حقوق میں مساوات رکھی جائے اور اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1)..... اس سورت کی ابتدائی آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و شان ظاہر فرمائی اور ان کے ایک عاشق حضرت عبد اللہ بن اُمّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ بیان فرمایا۔

(2)..... یہ بتایا گیا کہ قرآن مجید کی آیات تمام مخلوق کے لئے نصیحت ہیں اور جو چاہے ان سے نصیحت حاصل کرے اور جو چاہے ان سے اعراض کرے۔ نیز ان آیات کی عظمت و شان بیان کی گئی۔

1..... حازن، تفسیر سورہ عبس، ۳۵۲/۴۔

(3)..... اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کرنے پر کفار کی سرزنش کی گئی اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت و قدرت کے دلائل بیان کئے گئے۔

(4)..... اس سورت کے آخر میں قیامت کے وہشت ناک مناظر بیان فرمائے گئے نیز نیک مسلمانوں کا ثواب اور کافروں، فاجروں کا عذاب بیان کیا گیا۔

سورہ نازعات کے ساتھ مناسبت

سورہ عیسٰی کی اپنے سے ما قبل سورت ”نازعات“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ نازعات میں بتایا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے پر اس کے عذاب سے ڈرانا ہے اور اس سورت میں بتایا گیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ڈر سنانے سے کون لوگ نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمہ کنزالایمان:

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

ترجمہ کنزالعرفان:

عَبَسَ وَتَوَلَّى ۱ اَنْ جَاءَهُ الْاَعْمٰی ۲ وَمَا يُدْرِیْكَ لَعَلَّهٗ یُرِی ۳

اَوْ یَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الْذِّكْرٰی ۴ اَمَّا مَنْ اَسْتَعٰی ۵ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدِّی ۶

وَمَا عَلَیْكَ الْاَلٰی ۷ اَمَّا مَنْ جَاءَكَ یَسْئَلُ ۸ وَهُوَ یَخْشٰی ۹

فَاَنْتَ عَنْهُ تَلْهٰی ۱۰

توجہ کنزالایمان: تیوری چڑھائی اور منہ پھیرا اس پر کہ اس کے پاس وہ نابینا حاضر ہوا اور تمہیں کیا معلوم شاید وہ سہرا ہو یا نصیحت لے تو اسے نصیحت فائدہ دے وہ جو بے پرواہ بنتا ہے تم اس کے تو پیچھے پڑتے ہو اور تمہارا کچھ زیاں نہیں اس میں کہ وہ سہرا نہ ہو اور وہ جو تمہارے حضور ملکتا آیا اور وہ ڈر رہا ہے تو اسے چھوڑ کر اور طرف مشغول ہوتے ہو۔

توجہ کنزالعرفان: تیوری چڑھائی اور منہ پھیرا۔ اس بات پر کہ ان کے پاس نابینا حاضر ہوا۔ اور تمہیں کیا معلوم شاید وہ پاکیزہ ہو جائے۔ یا نصیحت حاصل کرے تو نصیحت اسے فائدہ دے۔ بہر حال وہ شخص جو بے پروا بنا۔ تو تم اس کے پیچھے پڑتے ہو۔ اور تم پر اس بات کا کوئی الزام نہیں کہ وہ (کافر) پاکیزہ نہ ہو۔ اور رہا وہ جو تمہارے حضور دوڑتا ہوا آیا۔ اور وہ ڈر رہا ہے۔ تو تم اسے چھوڑ کر (دوسری طرف) مشغول ہوتے ہو۔

﴿عَبَسَ وَتَوَلَّى﴾ تیوری چڑھائی اور منہ پھیرا۔ اس سورت کی ابتدائی دس آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت اور اپنی بارگاہ میں ان کی محبوبیت کے ایک پہلو کو بیان فرمایا ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اجتہاد سے ایک کام کو زیادہ اہم سمجھتے ہوئے اسے دوسرے کام پر فوقیت دی اور دوسرے کام کی طرف توجہ نہ فرمائی تو اس پر اللہ تعالیٰ نے لطیف انداز میں اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تربیت فرمائی۔ ان آیات کا شان نزول یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک مرتبہ قریش کے سرداروں عتبہ بن ربیعہ، ابو جہل بن ہشام، عباس بن عبدالمطلب، ابی بن خلف اور امیہ بن خلف کو اسلام کی دعوت دے رہے تھے، اسی دوران حضرت عبد اللہ بن اُمّ مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے جو کہ نابینا تھے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بار بار ندا کر کے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ نے جو آپ کو سکھایا ہے وہ مجھے تعلیم فرمائیے۔ حضرت عبد اللہ بن اُمّ مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ نہ سمجھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دوسروں سے گفتگو فرما رہے ہیں اور میرے ندا کرنے سے قطع کلامی ہوگی۔ یہ بات حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو گراں گزری اور ناگواری کے آثار چہرہ اقدس پر نمایاں ہوئے یہاں تک کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنی دولت سراے اقدس کی طرف واپس تشریف لے آئے۔ اس پر یہ آیات نازل ہوئیں اور اس آیت اور اس کے بعد والی 9 آیات میں فرمایا گیا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات پر اپنے ماتھے پر شکن چڑھائی اور منہ پھیرا کہ ان کے پاس ایک نابینا

شخص حاضر ہوا اور اے پیارے حبیب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، آپ کو کیا معلوم کہ شاید وہ آپ کا ارشاد سن کر پاکیزہ ہو جائے یا آپ کے کلام سے نصیحت حاصل کرے تو وہ نصیحت اسے فائدہ دے۔ جبکہ دوسرا وہ شخص جو اپنے مال کے تکبر میں مبتلا ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے اور ایمان لانے سے بے پروا ہوا تو آپ اس کے پیچھے پڑتے ہیں اور اس کے ایمان لانے کی امید میں اس پر کوشش کرتے ہیں (تا کہ دین اسلام کی قوت میں اضافہ ہو اور ان کے پیچھے چلنے والے اور لوگ بھی ایمان لے آئیں) حالانکہ آپ پر اس بات کا کوئی الزام نہیں کہ وہ کافر ایمان لا کر اور ہدایت پا کر پاکیزہ نہ ہو کیونکہ آپ کے ذمہ دعوت دینا اور اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دینا ہے اور وہ ابنِ اُمّ مکتوم، جو بھلائی کی طلب میں تمہارے حضور ناز سے دوڑتا ہوا آیا اور وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو آپ اسے چھوڑ کر دوسری طرف مشغول ہوتے ہیں، ایسا کرنا آپ کی شان کے لائق ہرگز نہیں۔^(۱)

یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے سامنے دو طرح کے لوگ تھے، ایک مالدار کفار جن کے اسلام لانے سے خود ان کفار کو اور اسلام و مسلمانوں کو فائدہ تھا جبکہ دوسری طرف نابینا مسلمان صحابی تھا۔ دونوں کے اعتبار سے یہاں تین پہلو تھے،

پہلا یہ کہ مالدار کفار، خصوصاً سردار ہر وقت تبلیغ کے لئے میسر نہیں ہوتے تھے اور اُس خاص وقت کے علاوہ دوسرے وقت ان کا ایمان کی بات سننے کیلئے آنا یقینی نہیں تھا جبکہ صحابی ہر وقت حاضر رہتے اور اُس خاص وقت کے علاوہ دوسرے وقت میں ان کا آنا یقینی تھا۔

دوسرا پہلو یہ تھا کہ کفار سے بات ایمانیات کے متعلق ہو رہی تھی جبکہ صحابی سے بات ایمان کی تکمیل یا عمل وغیرہ کے متعلق ہوتی تھی اور ایمان کا معاملہ اس کی تکمیل اور اعمال سے زیادہ اہم ہے۔

تیسرا پہلو یہ تھا کہ کفار کا ایمان لانا یقینی نہیں تھا جبکہ صحابی کا آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے فرمان پر عمل نسبتاً یقینی تھا۔ ان تینوں باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے اب آیت اور اس واقعے کا مفہوم سمجھیں کہ پہلے دو پہلوؤں کا تقاضا یہ تھا کہ کفار سے بات کرنے کو ترجیح دی جائے جبکہ تیسرے پہلو کا تقاضا تھا کہ صحابی سے بات کرنے کو ترجیح دی جائے،

①.....حازن، عبس، تحت الآیة: ۱-۱۰، ۳۵۳/۴، مدارك، عبس، تحت الآیة: ۱-۱۰، ص ۱۳۲، جلالین، عبس، تحت الآیة: ۱-۱۰، ص ۴۹۰، ملقطاً.

نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے پہلے دو پہلوؤں کو کثرت فوائد کے پیش نظر اپنے اجتہاد سے ترجیح دی جبکہ حکم الہی میں بتا دیا گیا کہ تیسرا پہلو جو یقینی تھا اسے پہلے والے دو غیر یقینی پہلوؤں پر ترجیح دی جانی چاہیے تھی چنانچہ اسی کے حوالے سے آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی تربیت فرمادی گئی اور آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو آپ کی تمام جہانوں کے لئے رحمت ہونے والی شان کے مطابق انداز اپنانے کا بھی فرما دیا گیا کہ اس طرح کے معاملات میں چہرے پر تیوری نہ چڑھائی جائے۔

﴿أَنْ جَاءَ الْأَعْلَى﴾: اس بات پر کہ ان کے پاس نابینا حاضر ہوا۔ ﴿حَضْرَتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ﴾ کو نابینا فرما کر ان کی تحقیر نہیں کی گئی بلکہ اس میں ان کی معذوری کی طرف اشارہ ہے کہ ان سے قطع کلامی بینائی نہ ہونے کی وجہ سے واقع ہوئی اور اس وجہ سے وہ مزید نرمی کئے جانے کے مستحق تھے۔

حضرت عبد اللہ بن اُمّ مکتوم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی شان

ان آیات کے نازل ہونے کے بعد تاجدار رسالت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حضرت عبد اللہ بن اُمّ مکتوم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی بہت عزت فرماتے تھے اور خود ان سے ان کی حاجتیں دریافت فرماتے۔ نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے غزوات کے دوران دو مرتبہ حضرت عبد اللہ بن اُمّ مکتوم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو مدینہ منورہ میں اپنا نائب بنایا اور حضرت عبد اللہ بن اُمّ مکتوم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ جنگِ قادسیہ میں شہید ہوئے۔^(۱)

كَلَّا إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۝۱۱ فَمَنْ شَاءَ ذَكَرْهُ ۝۱۲ فِي صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۝۱۳
مَّرْفُوعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۝۱۴ بِأَيْدِي سَفَرَةٍ ۝۱۵ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ۝۱۶

ترجمہ کنزالایمان: یوں نہیں یہ تو سمجھانا ہے تو جو چاہے اُسے یاد کرے ان صحیفوں میں کہ عزت والے ہیں بلندی والے پائی والے ایسوں کے ہاتھ لکھے ہوئے جو کرم والے تکتوں والے۔

۱.....تفسیر کبیر، عبس، تحت الآیة: ۱، ۵۲/۱۱، روح المعانی، عبس، تحت الآیة: ۱، ۳۳۸/۱۵، ملقطاً.

ترجمہ کنزالعرفان: ایسے نہیں، بیشک یہ باتیں نصیحت ہیں۔ تو جو چاہے اسے یاد کرے۔ ان عزت والے صحیفوں میں۔ جو بلندی والے پاکی والے ہیں۔ ان لکھنے والوں کے ہاتھوں سے (لکھے ہوئے)۔ جو معزز نیکی والے ہیں۔

﴿إِنَّهَا تَذَكَّرٌ﴾: بیشک یہ باتیں نصیحت ہیں۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی 5 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ بے شک قرآن کی آیات مخلوق کے لئے نصیحت ہیں تو بندوں میں سے جو چاہے ان آیات کو یاد کر کے ان سے نصیحت حاصل کرے اور ان کے تقاضوں کے مطابق عمل کرے اور جو چاہے ان سے اعراض کرے اور یہ آیات ان صحیفوں میں لکھی ہوئی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزت والے، بلند قدر والے اور پاکی والے ہیں کہ انہیں پاکوں کے سوا کوئی نہیں چھو سکتا اور یہ صحیفے ان لکھنے والوں کے ہاتھوں سے لکھے ہوئے ہیں جو کرم والے، نیکی والے اور اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہیں اور وہ فرشتے ہیں جو ان کو لوح محفوظ سے نقل کرتے ہیں۔^(۱)

قرآن کریم کی عظمت

اس سے معلوم ہوا کہ جن کاغذوں پر قرآن لکھا جائے، جن قلموں سے لکھا جائے اور جو لوگ لکھیں سب حرمت والے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قرآن پاک کو سب سے اونچا رکھا جائے، ادھر پاؤں یا بیٹھنے کی جائے اور ناپاک آدمی اسے نہ چھوئے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قرآن پاک کو حفظ کرنا چاہئے، اس کی فضیلت کے بارے میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے، رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”اس شخص کی مثال جو قرآن کریم کو پڑھتا ہے یہاں تک کہ اسے ذہن نشین کر لیتا ہے تو وہ بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور اس شخص کی مثال جو قرآن کریم کو پڑھے اور اسے ذہن نشین کرتے ہوئے بڑی دشواری کا سامنا ہو تو اس کے لئے دُگنا ثواب ہے۔“^(۲)

قُتِلَ الْإِنْسَانُ مَا أَكْفَرَهُ ۚ ﴿١٤﴾ مِنْ أَيْ شَيْءٍ خَلَقَهُ ۗ ﴿١٨﴾ مِنْ نُطْفَةٍ ۖ
خَلَقَهُ فَقَدَرَاهُ ۗ ﴿١٩﴾ ثُمَّ السَّبِيلَ يَسَّرَهُ ۗ ﴿٢٠﴾ ثُمَّ أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ ۗ ﴿٢١﴾

①.....مدارک، عبس، تحت الآیة: ۱۱-۱۶، ص ۱۳۲۲، جلالین مع صاوی، عبس، تحت الآیة: ۱۱-۱۶، ۶/۲۳۱، خازن، عبس، تحت الآیة: ۱۱-۱۶، ۴/۳۵۳، ملتقطاً.

②.....بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ عبس، ۳/۳۷۳، الحدیث: ۴۹۳۷.

ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَنْشَرَكَا ۝ ط

توجہ کنز الایمان: آدمی مارا جائیو کیا ناشکر ہے اُسے کا ہے سے بنایا پانی کی بوند سے اسے پیدا فرمایا پھر اسے طرح طرح کے اندازوں پر رکھا پھر اسے راستہ آسان کیا پھر اُسے موت دی پھر قبر میں رکھوایا پھر جب چاہا اسے باہر نکالا۔

توجہ کنز العرفان: آدمی مارا جائے، کتنا ناشکر ہے وہ۔ اللہ نے اسے کس چیز سے پیدا کیا ہے؟ ایک بوند سے اسے پیدا فرمایا، پھر اسے طرح طرح کی حالتوں میں رکھا۔ پھر راستہ آسان کر دیا اسے۔ پھر اسے موت دی پھر اسے قبر میں رکھوایا۔ پھر جب چاہے گا اسے باہر نکالے گا۔

﴿قَتَلَ الْإِنْسَانَ مَا أَكْفَرًا: آدمی مارا جائے، کتنا ناشکر ہے وہ۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی 5 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ کافر آدمی مارا جائے، وہ کتنا ناشکر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کثیر نعمتوں اور بے انتہا احسانات کے باوجود اس کے ساتھ کفر کرتا ہے، کیا اس نے غور نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے کس حقیر چیز سے پیدا کیا ہے، وہ حقیر چیز منیٰ کے پانی کی بوند ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا فرمایا ہے، تو جس کی اصل اس جیسی چیز ہے اُس کی یہ اوقات کہاں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات ماننے سے تکبر کرے اور اس کے ساتھ کفر کرے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق، اس کی زندگی کے مراحل اور اس پر اپنے انعامات بیان فرمائے کہ اس نے انسان کو ماں کے پیٹ میں کچھ عرصہ نطفے کی شکل میں، کچھ عرصہ جھے ہوئے خون کی صورت میں اور کچھ عرصہ گوشت کے ٹکڑے کی شان میں رکھا، پھر اس کے ہاتھ، پاؤں آنکھیں اور دیگر اعضاء بنائے یہاں تک کہ اسے انسانی صورت کا جامہ پہنا دیا۔ پھر اس کیلئے ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کا راستہ آسان کر دیا۔ پھر اسے دُنویٰ زندگی کی مدت پوری ہونے کے بعد موت دی تاکہ وہ ابدی زندگی اور دائمی نعمتوں تک پہنچ سکے، پھر اسے قبر میں رکھوایا تاکہ وہ موت کے بعد درندوں کی خوراک بن کے بے عزت نہ ہو۔ پھر اس کی موت کے بعد اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اسے حساب و جزا کے لئے قبر سے باہر نکالے گا، پھر اس کے بعد اُس کے مومن ہونے کی صورت میں اپنے فضل سے اسے نعمتوں، لذتوں اور آسائشوں سے بھر پور دائمی زندگی عطا کرے گا۔

جب عقلمند انسان ان چیزوں میں غور کرے گا تو وہ اپنے رب عزوجل کی نعمتوں کی ناشکری اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنے کی قباحت کو جان لے گا اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر کرنے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کی طرف مائل ہوگا۔ (1)

كَلَّا لَبَّا يَقْضِ مَا أَمَرَهُ ۖ ط

توجہ کنز الایمان: کوئی نہیں اس نے اب تک پورا نہ کیا جو اُسے حکم ہوا تھا۔

توجہ کنز العرفان: یقیناً اس نے اب تک پورا نہ کیا جو اللہ نے اسے حکم دیا تھا۔

﴿کَلَّا: کوئی نہیں﴾۔ اس آیت کی ایک تفسیر یہ ہے کہ کافر انسان کو تکبر کرنے سے، اس کے کفر سے، توحید مرنے کے بعد اٹھائے جانے اور حشر و نشر کا انکار کرنے پر اصرار کرنے سے روکا گیا تھا لیکن اس کافر نے اب تک اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر عمل کرتے ہوئے ایمان قبول کیا ہے اور نہ ہی وہ اپنے تکبر سے باز آیا ہے۔ دوسری تفسیر یہ ہے یقیناً اس کافر انسان نے اب تک ایمان قبول کرنے کا وہ کام پورا نہ کیا جو اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا تھا۔ (2)

فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ إِلَى طَعَامِهِ ۚ ۲۳ أَنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا ۚ ۲۴ ثُمَّ شَقَقْنَا
الْأَرْضَ شَقًّا ۚ ۲۵ فَأَنْبَتْنَا فِيهَا حَبًّا ۚ ۲۶ وَعَبَبْنَا وَقُضْبًا ۚ ۲۷ وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا ۚ ۲۸
وَحَدَائِقَ غُلْبًا ۚ ۲۹ وَفَاكِهَةً وَأَبًّا ۚ ۳۰ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلَا نُعَامِكُمْ ۖ ط ۳۱

توجہ کنز الایمان: تو آدمی کو چاہئے اپنے کھانوں کو دیکھے کہ ہم نے اچھی طرح پانی ڈالا پھر زمین کو خوب چیرا تو اس

1.....حازن، عبس، تحت الآیة: ۱۷-۲۲-۴/۳۵۴، روح البیان، عبس، تحت الآیة: ۱۷-۲۲، ۱۰/۳۳۶-۳۳۷، تفسیر قرطبی، عبس، تحت الآیة: ۱۷-۲۲، ۱۰/۱۵۳-۱۵۴، الجزء التاسع عشر، روح المعانی، عبس، تحت الآیة: ۱۷-۲۲، ۱۵/۳۴۴-۳۴۷، ملقطاً.

2.....تفسیر کبیر، عبس، تحت الآیة: ۲۳، ۱۱/۵۸، تفسیر صاوی، عبس، تحت الآیة: ۲۳، ۶/۲۳۱۷، ملقطاً.

میں اُگایا اناج اور انگور اور چارہ اور زیتون اور کھجور اور گھنے باغیچے اور میوے اور دُوب تمہارے فائدے کو اور تمہارے چوپایوں کے۔

ترجمہ کنز العرفان: تو آدمی کو چاہیے اپنے کھانوں کو دیکھے۔ کہ ہم نے اچھی طرح پانی ڈالا۔ پھر زمین کو خوب چیرا۔ تو اس میں اناج اُگایا۔ اور انگور اور چارہ۔ اور زیتون اور کھجور۔ اور گھنے باغیچے۔ اور پھل اور گھاس۔ تمہارے فائدے کے لئے اور تمہارے چوپایوں کے لئے۔

﴿فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ إِلَى طَعَامِهِ﴾: تو آدمی کو چاہیے اپنے کھانوں کو دیکھے۔ ﴿﴾ اس سے پہلی آیات میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور قدرت کے وہ دلائل بیان کئے گئے جو انسان کی اپنی ذات میں موجود ہیں اور اب اس عالم میں موجود ان چیزوں کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور قدرت کے دلائل بیان کئے جا رہے ہیں جو انسان کی ضروریات زندگی میں داخل ہیں اور انسان اپنی زندگی گزارنے کے لئے ان چیزوں کا محتاج ہے۔ چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی 8 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ ”آدمی کو چاہیے کہ وہ اپنے کھانے کی ان چیزوں کو غور سے دیکھ لے جنہیں وہ کھاتا ہے اور وہ چیزیں اس کی زندگی اور حیات کا سبب ہیں کہ ان میں بھی اس کے رب عَزَّوَجَلَّ کی قدرت ظاہر ہے، انسان غور کرے کہ کس طرح وہ کھانے کی چیزیں اس کے بدن کا حصہ بنتی ہیں اور کس عجیب نظام سے وہ کام میں آتی ہیں اور کس طرح رب عَزَّوَجَلَّ وہ چیزیں عطا فرماتا ہے، کھانے کی یہ چیزیں ملنے کا قدرتی نظام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بادل سے زمین پر اچھی طرح بارش کا پانی ڈالا کیونکہ پانی کھانے والی چیزوں کی پیداوار کا ذریعہ ہے، پھر اس نے زمین کو خوب چیرا جس سے دانے کا کمزور پودا نمودار ہوتا ہے، اگر رب تعالیٰ زمین کو چیر نہ دیتا تو کمزور کو پھل باہر کیسے نکلتی، اور تمہارے فائدے کے لئے اس زمین سے اللہ تعالیٰ نے گندم اور جو وغیرہ اناج اُگایا جن سے غذا حاصل کی جاتی ہے اور زمین سے انگور، چارہ، زیتون، کھجور، گھنے باغیچے اور پھل پیدا کئے اور تمہارے چوپایوں کے فائدے کے لئے گھاس پیدا کی، تو غور کرو کہ جس رب تعالیٰ نے اپنے بندوں پر احسان کرتے ہوئے انہیں ایسی عظیم نعمتیں عطا کی ہیں اس کی عبادت سے منہ پھیرنا اور اس پر ایمان لانے سے تکبر کرنا کسی عقلمند انسان کے شایان شان کس طرح ہو سکتا ہے۔^(۱)

①.....تفسیر کبیر، عبس، تحت الآیة: ۲۴-۳۲، ۱۱/۵۹-۶۱، حازن، عبس، تحت الآیة: ۲۴-۳۲، ۴/۳۵۴، مدارك، عبس، تحت الآیة: ۲۴-۳۲، ص ۱۳۲۲، روح البیان، عبس، تحت الآیة: ۲۴-۳۲، ۱۰/۳۳۸-۳۳۹، ملقطاً.

فَإِذَا جَاءَتِ الصَّاحَّةُ ﴿۳۳﴾ يَوْمَ يَفِرُّ الْبُرءُ مِنْ أَخِيهِ ﴿۳۴﴾ وَأُمَمٌ وَّأَبِيهِ ﴿۳۵﴾
وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ﴿۳۶﴾ لِكُلِّ أُمَرٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُعْنِيهِ ﴿۳۷﴾

ترجمہ کنزالایمان: پھر جب آئے گی وہ کان پھاڑنے والی چنگھاڑ اس دن آدمی بھاگے گا اپنے بھائی اور ماں اور باپ۔ اور جو رواج اور بیٹوں سے۔ ان میں سے ہر ایک کو اس دن ایک فکر ہے کہ وہی اسے بس ہے۔

ترجمہ کنزالعرفان: پھر جب وہ کان پھاڑنے والی چنگھاڑ آئے گی۔ اس دن آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا۔ اور اپنی ماں اور اپنے باپ۔ اور اپنی بیوی اور اپنے بیٹوں سے۔ ان میں سے ہر شخص کو اس دن ایک ایسی فکر ہوگی جو اسے (دوسروں سے) بے پروا کر دے گی۔

﴿فَإِذَا جَاءَتِ الصَّاحَّةُ﴾: پھر جب وہ کان پھاڑنے والی چنگھاڑ آئے گی۔ اب یہاں سے قیامت کی ہولناکیاں بیان کی جا رہی ہیں کیونکہ انسان جب ان ہولناکیوں کے بارے میں سنے گا تو اس کے دل میں خوف پیدا ہوگا اور اسی خوف کی وجہ سے وہ دلائل میں غور و فکر کرنے، کفر سے منہ موڑ کر ایمان قبول کرنے، لوگوں پر تکبر کرنا چھوڑ دینے اور ہر ایک کے ساتھ عاجزی و انکساری کے ساتھ پیش آنے کی طرف مائل ہوگا۔ چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی 4 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ جب دوسری بار صور پھونکنے کی کان پھاڑ دینے والی آواز آئے گی تو اس دن آدمی اپنے بھائی، اپنی ماں، اپنے باپ، اپنی بیوی اور اپنے بیٹوں سے بھاگے گا اور ان میں سے کسی کی طرف توجہ نہیں کرے گا تاکہ ان میں کوئی اپنے حقوق کا مطالبہ نہ کر لے اور ان میں سے ہر ایک کو اس دن ایک ایسی فکر ہوگی جو اسے دوسروں سے لاپرواہ کر دے گی۔ (1)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”قیامت کے دن تم ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بے ختنہ شدہ اٹھائے جاؤ گے۔ ایک صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، کیا لوگ ایک دوسرے کے ستر کو بھی دیکھیں گے؟ ارشاد فرمایا:

1..... تفسیر کبیر، عبس، تحت الآیة: ۳۳-۳۷، ۱۱/۶۱-۶۲، حازن، عبس، تحت الآیة: ۳۳-۳۷، ۴/۳۵۵-۳۵۶، ملقطاً.

”اے فلاں عورت!

ترجمہ کنزالعرفان: ان میں سے ہر شخص کو اس دن ایک ایسی

لِکْلِ اَمْرٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَانٌ يُغْنِيهِ

فکر ہوگی جو اسے (دوسروں سے) بے پروا کر دے گی۔ (1)

وَجُودٌ يَوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ۖ ۳۸ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ۖ ۳۹ وَوَجُودٌ يَوْمَئِذٍ

عَلَيْهَا غَبْرَةٌ ۖ ۴۰ تَرْتَهْقَاتِرَةٌ ۖ ۴۱ اُولَئِكَ هُمُ الْكٰفِرَةُ الْفَجْرَةُ ۖ ۴۲

ترجمہ کنزالایمان: کتنے منہ اس دن روشن ہوں گے ہنستے خوشیاں مناتے اور کتنے مونھوں پر اس دن گرد پڑی ہوگی ان پر سیاہی چڑھ رہی ہے یہ وہی ہیں کافر بدکار۔

ترجمہ کنزالعرفان: بہت سے چہرے اس دن روشن ہوں گے۔ ہنستے ہوئے خوشیاں مناتے ہوں گے۔ اور بہت سے چہروں پر اس دن گرد پڑی ہوگی۔ ان پر سیاہی چڑھ رہی ہوگی۔ یہ لوگ وہی کافر بدکار ہیں۔

﴿وَجُودٌ يَوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ﴾: بہت سے چہرے اس دن روشن ہوں گے۔ قیامت کا حال اور اس کی ہولناکیاں بیان فرمانے کے بعد اب اس آیت اور اس کے بعد والی 4 آیات میں مُكَلَّف لوگوں کی دو قسمیں بیان کی جا رہی ہیں۔ (1) سعادت مند۔ (2) بد بخت۔ جو لوگ سعادت مند ہیں ان کا حال یہ ہوگا کہ قیامت کے دن ان کے چہرے ایمان کے نور سے یارات کی عبادتوں سے یا وضو کے آثار سے روشن ہوں گے اور حساب سے فارغ ہونے کے بعد وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت، اس کے کرم اور اس کی رضا پر ہنستے ہوئے خوشیاں منا رہے ہوں گے اور جو لوگ بد بخت ہیں قیامت کے دن ان کا حال یہ ہوگا کہ (ان کی بد عملیوں کی وجہ سے) ان کے چہروں پر گرد پڑی ہوگی اور (ان کے کفر کی وجہ سے) ان پر سیاہی چڑھ رہی ہوگی، یہ وہی کافر بدکار ہیں جن کے ساتھ ایسا سلوک کیا گیا۔ (2)

1.....ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورة عبس، ۲۱۹/۵، الحدیث: ۳۳۴۳۔

2.....خازن، عبس، تحت الآیة: ۳۸-۴۲، ۳۵۵/۴۔

سُورَةُ التَّكْوِيْرِ

سورہ تکویر کا تعارف

مقام نزول

سورہ تکویر مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ (1)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع، 29 آیتیں ہیں۔

”تکویر“ نام رکھنے کی وجہ

تکویر کا معنی ہے پلینا اور اس سورت کا یہ نام اس کی پہلی آیت میں مذکور لفظ ”كُوِّرَتْ“ سے ماخوذ ہے۔

سورہ تکویر کے بارے میں حدیث

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”جسے یہ پسند ہو کہ وہ قیامت کے دن کو ایسا دیکھے گویا کہ وہ نظر کے سامنے ہے تو اسے چاہیے کہ وہ سورہ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ اور سورہ اِذَا السَّمَاءُ اَنْفَجَتْ اور سورہ اِذَا السَّمَاءُ اَنْشَقَّتْ پڑھے۔ (2)

سورہ تکویر کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں قیامت کے احوال بیان کئے گئے ہیں اور قرآن مجید کے اللہ تعالیٰ کا کلام ہونے کو ثابت کیا گیا ہے، اور اس میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں۔

(1)..... اس سورت کی ابتدائی 13 آیات میں قیامت کے چند ہولناک امور بیان کر کے فرمایا گیا کہ جب یہ چیزیں واقع ہوں گی تو اس وقت ہر جان کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ کون سی نیکی یا بدی اپنے ساتھ لے کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر

1.....حازن، تفسیر سورہ التکویر، ۴/۳۵۵.

2.....ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورہ اذا الشمس کورت، ۵/۶۲۰، الحدیث: ۳۳۴۴.

ہوئی ہے۔

(2)..... اٹھے اور سیدھے چلنے والوں، ستاروں، رات کے آخری حصے اور صبح کی قسم کھا کر فرمایا گیا کہ بیشک قرآن مجید عزت والے رسول حضرت جبرئیل علیہ السلام کا پہنچایا ہوا کلام ہے، نیز حضرت جبرئیل علیہ السلام کی شان بیان کی گئی۔

(3)..... حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن مجید پر کئے گئے کفار کے اعتراضات کا جواب دیا اور یہ بتایا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم غیب کی باتیں بتانے میں بخجل نہیں ہیں اور قرآن مجید سب جہانوں کے لئے نصیحت ہے۔

سورہ عبس کے ساتھ مناسبت

سورہ تکویر کی اپنے سے ما قبل سورت ”عبس“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں قیامت کی بولناکیاں اور شدتیں بیان کی گئی ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

توجیہ کنز الایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

توجیہ کنز العرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝۱ وَإِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ ۝۲ وَإِذَا الْجِبَالُ

سُيِّرَتْ ۝۳ وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝۴ وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ ۝۵

وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝۶ وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ ۝۷ وَإِذَا الْبُوعُودُ

سُيِّلَتْ ۝۸ بِأَمْرِ ذُنُوبِكُمْ ۝۹ وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝۱۰ وَإِذَا السَّمَاءُ

كُشِطَتْ ۱۱ ۝ وَ اِذَا الْجَبِيْمُ سَعِرَتْ ۱۲ ۝ وَ اِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ۱۳ ۝
عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا اَحْضَرَتْ ۱۴ ۝

ترجمہ کنزالایمان: جب دھوپ لپٹی جائے اور جب تارے جھڑ پڑیں اور جب پہاڑ چلائے جائیں اور جب تھلکی اونٹنیاں چھوٹی پھریں اور جب وحشی جانور جمع کئے جائیں اور جب سمندر سلگائے جائیں اور جب جانوروں کے جوڑ-بینیں اور جب زندہ دبائی ہوئی سے پوچھا جائے کس خطا پر ماری گئی اور جب نامہ اعمال کھولے جائیں اور جب آسمان جگہ سے کھینچ لیا جائے اور جب جہنم کو بھڑکایا جائے اور جب جنت پاس لائی جائے ہر جان کو معلوم ہو جائے گا جو حاضر لائی۔

ترجمہ کنزالعرفان: جب سورج کو لپیٹ دیا جائے گا۔ اور جب تارے جھڑ پڑیں گے۔ اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے۔ اور جب دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں چھوٹی پھریں گی۔ اور جب وحشی جانور جمع کئے جائیں گے۔ اور جب سمندر سلگائے جائیں گے۔ اور جب جانوروں کو جوڑا جائے گا۔ اور جب زندہ دفن کی گئی لڑکی سے پوچھا جائے گا۔ کس خطا کی وجہ سے اسے قتل کیا گیا؟ اور جب نامہ اعمال کھولے جائیں گے۔ اور جب آسمان کھینچ لیا جائے گا۔ اور جب جہنم بھڑکائی جائے گی۔ اور جب جنت قریب لائی جائے گی۔ ہر جان کو معلوم ہو جائے گا جو حاضر لائی۔

﴿اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ﴾: جب سورج کو لپیٹ دیا جائے گا۔ ﴿اس سورت کی ابتدائی 14 آیات میں 12 چیزوں کو ذکر کیا گیا ہے۔

- (1)..... جب سورج کے نور کو زائل کر دیا جائے گا۔
- (2)..... جب ستارے جھڑ کر بارش کی طرح آسمان سے زمین پر گر پڑیں گے اور کوئی ستارہ اپنی جگہ پر باقی نہ رہے گا۔
- (3)..... جب پہاڑ چلائے جائیں گے اور غبار کی طرح ہوا میں اڑتے پھریں گے۔
- (4)..... جب وہ اونٹنیاں جن کے حمل کو دس مہینے گزر چکے ہوں گے اور ان کا دودھ نکالنے کا وقت قریب آ گیا ہوگا، آزاد پھریں گی کہ ان کو نہ کوئی چرانے والا ہوگا اور نہ ان کا کوئی نگران ہوگا، اس دن کی دہشت اور ہولناکی کا یہ عالم ہوگا

اور لوگ اپنے حال میں ایسے بتلا ہوں گے کہ ان اونٹنیوں کی پرواہ کرنے والا کوئی نہ ہوگا۔

(5)..... جب قیامت کے دن دوبارہ زندہ کئے جانے کے بعد وحشی جانور جمع کیے جائیں گے تاکہ وہ ایک دوسرے سے بدلہ لیں، پھر خاک کر دیئے جائیں۔

(6)..... جب سمندر سلگائے جائیں گے، پھر وہ خاک ہو جائیں گے۔

(7)..... جب جانوں کے جوڑ بنیں گے۔ مفسرین نے اس کے مختلف معنی بیان کئے ہیں (1) نیک لوگ نیکوں کے ساتھ اور برے لوگ برون کے ساتھ کر دیئے جائیں گے۔ (2) جانیں اپنے جسموں کے ساتھ یا اپنے عملوں کے ساتھ ملا دی جائیں گی۔ (3) ایمانداروں کی جانیں حوروں کے ساتھ اور کافروں کی جانیں شیاطین کے ساتھ ملا دی جائیں گی۔ (4) روحیں اپنے جسموں کی طرف لوٹا دی جائیں گی۔

(8)..... جب اس لڑکی سے پوچھا جائے گا جو زندہ دفن کی گئی ہو کہ کس خطا کی وجہ سے اسے قتل کیا گیا؟ اہل عرب کا دستور تھا کہ زمانہ جاہلیت میں وہ لڑکیوں کو زمین میں زندہ دفن کر دیتے تھے اور یہ سوال قاتل کی سرزنش کے لئے ہوگا تاکہ وہ لڑکی جواب دے کہ میں بے گناہ ماری گئی تھی۔

(9)..... جب نامہ اعمال حساب کے لئے کھولے جائیں گے۔

(10)..... جب آسمان اپنی جگہ سے ایسے کھینچ لیا جائے گا جیسے ذبح کی ہوئی بکری کے جسم سے کھال کھینچی جاتی ہے۔

(11)..... جب جہنم کو اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کے لئے بھڑکایا جائے گا۔

(12)..... اور جب جنت کو اللہ تعالیٰ کے پیاروں کے قریب لایا جائے گا۔ اس کے بعد فرمایا کہ جب یہ 12 چیزیں

واقع ہوں گی تو اس وقت ہر جان کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ کون سی نیکی یا بدی اپنے ساتھ لے کر حاضر ہوئی ہے۔⁽¹⁾

﴿وَإِذَا الْمَوْءِدَةُ سُئِلَتْ: أَوْرَجِبْ زَنْدَهُ دَفْنِ كِي گئی لڑکی سے پوچھا جائیگا۔﴾ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

اس آیت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے نام لے کر فرمایا ”ایک صاحب تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، میں نے زمانہ جاہلیت میں اپنی

①..... عازن، التکوير، تحت الآية: ۱-۱۴، ۳۵۵/۴-۳۵۶، مدارك، تحت الآية: ۱-۱۴، ص ۱۳۲۴-۱۳۲۵، جلالین مع صاوی، التکوير، تحت الآية: ۱-۱۴، ۲۳۱۹/۶-۲۳۲۱، مناقطاً.

آٹھ بیٹیوں کو زندہ زمین میں دفن کر دیا تھا (اب میرے لئے کیا حکم ہے) نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”تم ہر بیٹی کی طرف سے ایک غلام آزاد کرو۔ اس شخص نے دوبارہ عرض کی: یا رسول اللہ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، (میرے پاس غلام نہیں ہیں البتہ) میں اونٹوں کا مالک ہوں۔ ارشاد فرمایا: ”اگر تم چاہو تو ہر بیٹی کے بدلے ایک اونٹ ہدیہ کر دو۔“ (1)

بیٹیوں سے متعلق دین اسلام کا عظیم کارنامہ

یہ دین اسلام کا ہی عظیم کارنامہ ہے جس نے بیٹیوں کو اپنے لئے بدنامی کا باعث سمجھ کر زمین میں زندہ دفن کر دینے والے لوگوں کو اس انسانیت گمشدہ کا احساس دلایا اور ان لوگوں کی نظروں میں بیٹی کی عزت اور وقار قائم کیا اور بیٹیوں کے فضائل بیان کر کے معاشرے میں برسوں سے جاری اس دردناک عمل کا خاتمہ کر دیا، اس سے معلوم ہوا کہ اسلام عورتوں پر ظلم نہیں کرتا بلکہ انہیں ہر طرح کے ظلم سے بچاتا ہے، چاہے وہ ظلم ان کی ناحق زندگی ختم کر کے کیا جائے یا ان کی عزت و ناموس اور ان کے جسم کے ساتھ کھیل کر یا ان کے جسم کی نمائش کروا کر کیا جائے۔ اس سے ان لوگوں کو اپنے طرز عمل پر غور کرنا چاہئے جو عورت کے بارے دین اسلام کے احکامات کو اس کے اوپر ظلم قرار دیتے ہیں، چادرو چادریواری کو عورت کے حق میں نا انصافی کہتے ہیں اور روشن خیالی اور نام نہاد تہذیب و تمدن کے نام پر عورت کو شرم و حیا سے عاری کرنے میں اسلام کی شان سمجھتے ہیں۔

﴿وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِدَتْ: اور جب جہنم بھڑکائی جائے گی۔﴾ اس سے مراد یہ ہے کہ قیامت کے دن جہنم کی بھڑک میں مزید اضافہ کیا جائے گا تاکہ وہ کفار کو ہمیشہ کے لئے جلاقی رہے ورنہ جہنم تو جب سے پیدا کی گئی ہے تب سے ہی بھڑک رہی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، حضور اقدس صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”جہنم کی آگ ایک ہزار سال بھڑکائی گئی یہاں تک کہ وہ سرخ ہوگئی، پھر ایک ہزار سال بھڑکائی گئی یہاں تک کہ وہ سفید ہوگئی، پھر ایک ہزار سال بھڑکائی گئی یہاں تک کہ وہ سیاہ ہوگئی، اب وہ انتہائی سیاہ ہے۔“ (2)

﴿عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا أَحْضَرَتْ: ہر جان کو معلوم ہو جائے گا جو حاضر لائی۔﴾ جب لوگوں کو اپنے کئے ہوئے اچھے برے

1..... معجم الكبير، باب القاف، من اسمه: قيس، قيس بن عاصم المنقري، ۱۸/۳۳۷، الحديث: ۸۶۳.

2..... ترمذی، کتاب صفة جہنم، ۸-باب منه، ۴/۲۶۶، الحديث: ۲۶۰۰.

اعمال معلوم ہوں گے تو اس وقت ان کا جو حال ہوگا اس کے بارے میں ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

ترجمہ کنز العرفان: (یا کرو) جس دن ہر شخص اپنے تمام اچھے اور برے اعمال اپنے سامنے موجود پائے گا تو تمنا کرے گا کہ کاش اس کے درمیان اور اس کے اعمال کے درمیان کوئی دور دراز کی مسافت (حائل) ہو جائے اور اللہ تمہیں اپنے عذاب سے ڈراتا ہے اور اللہ بندوں پر بڑا مہربان ہے۔

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّخْفَرًا ۗ وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوءٍ تَوَدُّ لَوْ أَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَةَ أُمَّدًا لَّعَبِيدًا ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ ۗ وَاللَّهُ سَعْدُوقٌ بِالْعِبَادِ (۱)

ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ ان آیات میں زیادہ سے زیادہ غور کرے تاکہ اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور اسے گناہوں سے بچنے اور نیک اعمال کرنے کی سوچ نصیب ہو۔

فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُحِّسِ ۗ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۗ وَالْبَيْلِ إِذَا عَسَّسَ ۗ
وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ ۗ إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ۗ ذِي قُوَّةٍ عِنْدَ
ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ ۗ مُطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ ۗ

ترجمہ کنز الایمان: تو قسم ہے ان کی جو اٹے پھریں سیدھے چلیں تھم رہیں اور رات کی جب پیٹھ دے اور صبح کی جب دم لے بیشک یہ عزت والے رسول کا پڑھنا ہے جو قوت والا ہے مالکِ عرش کے حضور عزت والا وہاں اس کا حکم مانا جاتا ہے امانت دار ہے۔

ترجمہ کنز العرفان: تو ان ستاروں کی قسم جو اٹے چلیں۔ جو سیدھے چلیں، چھپ جائیں۔ اور رات کی جب پیٹھ پھیر کر جائے۔ اور صبح کی جب سانس لے۔ بیشک یہ ضرور عزت والے رسول کا کلام ہے۔ جو قوت والا ہے، عرش کے مالک کے حضور عزت والا ہے۔ وہاں اس کا حکم مانا جاتا ہے، امانت دار ہے۔

﴿فَلَا أُقْسِمُ بِالنُّجُومِ﴾: تو ان ستاروں کی قسم جو اُلٹے چلیں۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی 6 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اے کافرو! تمہارا یہ گمان کہ قرآن جادو یا شعر یا اگلے لوگوں کی کہانیاں ہے، ہرگز درست نہیں، مجھے ان ستاروں کی قسم! جو اُلٹے چلیں اور سیدھے چلیں اور اپنے چھینے کی جگہوں پر چھپ جائیں، اور رات کی قسم! جب وہ جانے لگے اور اس کی تاریکی ہلکی پڑ جائے، اور صبح کی قسم! جب وہ ظاہر ہو جائے اور اس کی روشنی خوب پھیل جائے، بیشک یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی طرف سے عزت والے رسول حضرت جبریل علیہ السلام کا پہنچایا ہوا کلام ہے جو کہ قوت والا ہے، عرش کے مالک کے حضور عزت و مرتبے والا ہے اور آسمانوں میں فرشتے اس کی اطاعت کرتے ہیں اور وہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام تک اللہ تعالیٰ کی وحی پہنچانے پر امانت دار ہے۔ (1)

﴿الْجَوَارِ الْكُنُوزِ﴾: جو سیدھے چلیں، چھپ جائیں۔ ﴿حضرت علی المرتضیٰ حرمہ اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ ان (آیات میں جن کا ذکر ہے ان) سے مراد وہ پانچ سیارے ہیں جنہیں ”خمسةٌ مُتَحَرِّهٌ“ کہا جاتا ہے، وہ یہ ہیں (1) رُحْلُ۔ (2) مُشْتَرِي۔ (3) بَرِخ۔ (4) ذُبْرَه۔ (5) عَطَارِدُ۔ اور بعض مفسرین نے فرمایا کہ ان سے تمام ستارے مراد ہیں۔ (2)

﴿إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ﴾: بیشک یہ ضرور عزت والے رسول کا کلام ہے۔ ﴿جمہور مفسرین کے نزدیک اس آیت میں ”رسول کریم“ سے مراد حضرت جبریل علیہ السلام ہیں البتہ بعض مفسرین نے یہ کہا ہے کہ یہاں رسول کریم سے مراد حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں جیسا کہ علامہ ابوالحسن علی بن محمد ماوردی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالَى عَلَیْہِ فَرَمَاتے ہیں ”اس آیت میں مذکور ”رسول کریم“ کے بارے میں دو قول ہیں، ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد حضرت جبریل علیہ السلام ہیں اور دوسرا قول یہ ہے کہ اس سے مراد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ (3)

اور علامہ ابو حیان محمد بن یوسف اندلسی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالَى عَلَیْہِ فَرَمَاتے ہیں جمہور مفسرین کے نزدیک اس آیت میں ”رسول کریم“ سے حضرت جبریل علیہ السلام مراد ہیں اور بعض مفسرین کے نزدیک اس سے مراد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ (4)

1.....روح البیان، التکویر، تحت الآیة: ۱۵، ۱۰، ۳۴۹/۱۰، ۱۵، ۳۵۷-۳۵۶/۴، ۲۱-۱۵، تحت الآیة: ۱۵-۲۱، ۳۵۷-۳۵۶/۴، ملقطاً.

2.....قرطبی، التکویر، تحت الآیة: ۱۶، ۱۶۶/۱، الجزء التاسع عشر، مدارك، التکویر، تحت الآیة: ۱۶، ص ۱۳۲۵، ملقطاً.

3.....النکت والعیون، التکویر، تحت الآیة: ۱۹، ۲۱۸/۶، ۱۹.

4.....البحر المحیط، التکویر، تحت الآیة: ۱۹، ۴۲۵/۸، ۱۹.

اور علامہ قاضی عیاض زحمة اللہ تعالیٰ علیہ شفاء شریف میں فرماتے ہیں ”حضرت علی بن عیسیٰ زحمة اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ”اس آیت میں ”رسول کریم“ سے مراد نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اس قول کے مطابق اس کے بعد والی آیات میں مذکور اوصاف نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں اور ان کے علاوہ مفسرین فرماتے ہیں کہ یہاں ”رسول کریم“ سے مراد حضرت جبریل علیہ السلام ہیں۔ اس صورت میں اگلی آیات میں مذکور اوصاف حضرت جبریل علیہ السلام کے ہوں گے۔ (1)

﴿ذِي قُوَّةٍ: جو قوت والا ہے۔﴾ حضرت جبریل علیہ السلام کی قوت کا یہ عالم ہے کہ انہوں نے حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم کی بستیاں جڑ سے اکھاڑ کر اپنے پروں پر رکھ لیں اور انہیں آسمان کی بلندی تک اٹھا کر پلٹ دیا۔ ایک مرتبہ ابلیس کو بیت المقدس کی سر زمین پر ایک وادی میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کلام کرتے ہوئے دیکھا تو اسے ایک پھونک مار کر ہند کے دور دراز پہاڑوں میں پھینک دیا۔ ایک چیخ مار کر حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم کے دلوں کو پھاڑ دیا اور وہ اس چیخ سے ہلاک ہو گئے۔ ان کی طاقت کا یہ حال تھا کہ پلک جھپکنے میں آسمان سے زمین پر تشریف لاتے اور پھر زمین سے آسمان پر پہنچ جاتے۔ (2)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طاقت

اب سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طاقت اور قوت کی کچھ جھلک ملاحظہ ہو۔ چنانچہ قرآن پاک کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

لَوْ أَنْزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ
خَاشِعًا مُّصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ (3)

ترجمہ کنز العرفان: اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر اتارتے تو ضرور تم اسے جھکا ہوا، اللہ کے خوف سے پاش پاش دیکھتے۔

اور اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں ارشاد فرمایا:

إِنَّا نَحْنُ نَرُكَّنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنْزِيلًا (4)

ترجمہ کنز العرفان: (اے حبیب!) بیشک ہم نے تم پر تھوڑا

1..... شفاء شریف، القسم الاول، الفصل الخامس، ص ۳۹، الجزء الاول.

2..... خازن، التکویر، تحت الآية: ۲۰، ۳۵۷/۴.

3..... حشر: ۲۱.

4..... دھر: ۲۳.

تھوڑا کر کے قرآن اتارا۔

حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے اپنا دیدار کروانے کی دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا:

ترجمہ کنز العرفان: تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا، البتہ اس پہاڑ کی طرف دیکھ، یہ اگر اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا تو عنقریب تو مجھے دیکھ لے گا پھر جب اس کے رب نے پہاڑ پر اپنا نور چکایا تو اسے پاش پاش کر دیا اور موسیٰ بیہوش ہو کر گر گئے۔

لَنْ تَرَانِي وَلَكِنْ انظُرْ إِلَى الْجَبَلِ فَإِنِ اسْتَقَرَّ
مَكَانَهُ فَسَوْفَ تَرَانِي فَلَمَّا تَجَلَّى رَبُّهُ
لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكَاةً وَكَذَٰلِكَ خَرَّ مُوسَىٰ صَبِيحًا (1)

اور اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں ارشاد فرمایا:

ترجمہ کنز العرفان: اس حال میں کہ وہ آسمان کے سب سے بلند کنارہ پر تھے۔ پھر وہ جلوہ قریب ہوا پھر اور زیادہ قریب ہو گیا۔ تو دو کمانوں کے برابر بلکہ اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا۔ پھر اس نے اپنے بندے کو وحی فرمائی جو اس نے وحی فرمائی۔ دل نے اسے جھوٹ نہ کہا جو (آنکھ نے) دیکھا تو کیا تم ان سے ان کے دیکھے ہوئے پر جھگڑتے ہو۔ اور انہوں نے تو وہ جلوہ دوبار دیکھا۔ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس۔ اس کے پاس جنت الماویٰ ہے۔ جب سدرہ پر چھارہا تھا جو چھارہا تھا۔ آنکھ نہ کسی طرف پھری اور نہ حد سے بڑھی۔

وَهُوَ بِالْأُفُقِ الْأَعْلَىٰ ۚ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّىٰ ۖ
فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ ۖ فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ
عَبْدِهِ ۖ مَا أَوْحَىٰ ۖ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا
رَأَىٰ ۖ أَفَتُمَدُّونَهُ عَلَىٰ مَا يَرَىٰ ۗ وَلَقَدْ
رَأَىٰ نَزْلَةَ الْأُخْرَىٰ ۖ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَىٰ ۖ
عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَأْوَىٰ ۖ إِذْ يَبْعَثُ السِّدْرَةَ
مَا يُعْشَىٰ ۖ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَىٰ (2)

ان آیات سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق سے زیادہ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو طاقت

اور قوت عطا فرمائی ہے۔

﴿عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ﴾: عرش کے مالک کے حضور عزت والا ہے۔ ﴿حَضْرَتِ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ﴾ کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جو عزت مقام اور مرتبہ حاصل ہے وہ کسی اور فرشتے کے پاس نہیں۔

بارگاہِ ربِّ قدیرِ عَزَّوَجَلَّ میں مقامِ حبیبِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

اب یہاں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے حبیبِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی عزت، مقام اور مرتبے کے بے شمار پہلوؤں میں سے 5 پہلو ملاحظہ ہوں۔

(1)..... اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں جہاں بھی اپنے حبیبِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے خطاب کیا تو حضورِ اقدس صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے نام سے نہیں بلکہ اوصاف اور القاب سے یاد کیا۔

(2)..... اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کئی مقامات پر مدینہ منورہ کے یہودیوں اور مکہ مکرمہ کے مشرکین کی اس جاہلانہ گفتگو کا رد کرنے کے لئے اسے نقل کیا جو وہ اللہ تعالیٰ کے حبیبِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے بارے میں کرتے تھے لیکن ان گستاخوں کی اس بے ادبانہ ندا کا کہ نام لے کر حضور کو پکارتے اسے نقل کرنے کے طور پر بھی ذکر نہ کیا، ہاں جہاں انہوں نے وصفِ کریم سے ندا کی تھی اگرچہ ان کے گمان میں مذاق اڑانے کے طور پر تھی اسے قرآنِ کریم میں نقل کیا گیا۔

(3)..... اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اپنے حبیبِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے شہر کی قسم، ان کی باتوں کی قسم، ان کے زمانے کی قسم اور ان کی جان کی قسم بیان فرمائی۔ یہ وہ مقام ہے جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ کے سوا کسی اور کو حاصل نہیں۔

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو یا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا کہ کلامِ مجید نے کھائی شہادتے شہر و کلام و بقا کی قسم (4)..... دیگر انبیاء کرام عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام سے کفار نے جو جاہلانہ اور یہودہ گفتگو کی اس کا جواب ان انبیاء کرام عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام نے ہی اپنے حلیم اور فضل کے لائق دیا لیکن جب اللہ تعالیٰ کے حبیبِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی شان میں کفار نے زبانِ درازی کی تو اس کا جواب خود رب تعالیٰ نے دیا۔

(5)..... نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو یہ پسند تھا کہ خانہ کعبہ قبلہ ہو جائے اور ایک دن اس امید پر آسمان کی طرف بار بار دیکھا کہ قبلہ کی تبدیلی کا حکم آجائے تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ
تَرْجِعُهُ كُنُزَ الْعُرْفَانِ: ہم تمہارے چہرے کا آسمان کی طرف

بار بار اٹھنا دیکھ رہے ہیں تو ضرور ہم تمہیں اس قبلہ کی طرف
پھیر دیں گے جس میں تمہاری خوشی ہے تو ابھی اپنا چہرہ مسجد
حرام کی طرف پھیر دو۔

فَلَنُؤَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ
شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ (1)

الغرض اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو جو مقام اور مرتبہ حاصل ہے اسے
مکمل طور پر بیان نہیں کیا جاسکتا۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ذخمة اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

يَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَيَا سَيِّدَ الْبَشَرِ مِنْ وَجْهِكَ الْمُنِيرِ لَقَدْ نُورَ الْقَمَرِ
لا يُمَكِّنُ الشَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقُّهُ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر
اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان ذخمة اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

تیرے تو وصف ”عیبِ تنہائی“ سے ہیں بری
کہہ لے گی سب کچھ اُن کے شاخوں کی خامشی
لیکن رضا نے ختم سخن اس پہ کر دیا
﴿مُطَاعٍ تَمَّ﴾ وہاں اس کا حکم مانا جاتا ہے۔ آسمان میں فرشتے حضرت جبریل علیہ السلام کی اطاعت کرتے ہیں، جیسے
معراج کی رات ان کے کہنے پر فرشتوں نے آسمان کے دروازے کھول دیئے اور جنت کے خازن نے جنت کے
دروازے کھول دیئے۔ (2)

یہ تو حضرت جبریل علیہ السلام کی اطاعت کا حال ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
کی اطاعت کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے:

تَرْجِبُهُ كُنُزَ الْعَرْفَانِ: جس نے رسول کا حکم مانا بیشک اس نے
اللہ کا حکم مانا۔

جبکہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کے لئے کہیں نہیں فرمایا کہ ان کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔

1..... بقرہ: ۱۴۴

2..... خازن، التکویر، تحت الآية: ۲۱، ۳۵۷/۴

3..... النساء: ۸۰

﴿أَمِينٌ: امانت دار ہے۔﴾ حضرت جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی وحی انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام تک پہنچانے میں امانت دار ہیں اور تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس وحی کو مخلوق تک پہنچانے میں امانت دار ہیں، اللہ تعالیٰ کے آسر اور رموز میں امانت دار ہیں اور آپ ایسے امانت دار ہیں کہ آپ کی جان کے دشمن بھی آپ کو امین کہتے اور اپنی امانتیں بے خوف و خطر آپ کے پاس رکھوا دیتے تھے۔

وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُونٍ ۝۲۲

ترجمہ کنزالایمان: اور تمہارے صاحب مجنون نہیں۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور تمہارے صاحب ہرگز مجنون نہیں۔

﴿وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُونٍ: اور تمہارے صاحب ہرگز مجنون نہیں۔﴾ یہ بھی اس سے پہلی آیات میں مذکور قسم کا جواب ہے کہ کفار مکہ جو میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو مجنون کہتے ہیں ایسا ہرگز نہیں ہے۔^(۱) اس سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مقام و مرتبہ معلوم ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کفار نے کی اور ان کی گستاخی کا جواب خود رب تعالیٰ نے دیا۔

وَلَقَدْ رَأَوْا بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ ۝۲۳ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ۝۲۳

ترجمہ کنزالایمان: اور بیشک انہوں نے اسے روشن کنارہ پر دیکھا اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور یقیناً بیشک انہوں نے اسے روشن کنارے پر دیکھا۔ اور یہ نبی غیب بتانے پر ہرگز بخیل نہیں۔

﴿وَلَقَدْ رَأَوْا بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ: اور یقیناً بیشک انہوں نے اسے روشن کنارے پر دیکھا۔﴾ یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ

۱.....حازن، التکویر، تحت الآیة: ۲۲، ۴/۳۵۷.

وَسَلَّمَ نَسْرَجَ كَطَلُوعِ هَوْنِ كِي جَلَهٗ ۛرَ حَضْرَتِ جِرَائِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كُوَانِ كِي اَصْلِي صَوْرَتِ مِيں دِيكْهَ۔ (1)

﴿وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ﴾ اور یہ نبی غیب بتانے پر ہرگز بخجل نہیں۔ ﴿الْبُؤْمُرُ حَسِينِ بْنِ مَسْعُودٍ﴾ بغوی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں ”یعنی میرے حبیب صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کو غیب کا علم آتا ہے، وہ تمہیں بتانے میں بخل نہیں فرماتے بلکہ تم کو بھی اس کا علم دیتے ہیں۔ (2)

ابوسعید عبد اللہ بن عمر بیضاوی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں ”نبی کریم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کو غیب کی باتیں بتائی جاتی ہیں انہیں بتانے میں وہ بخل نہیں کرتے۔ (3)

اس سے معلوم ہوا کہ تاجدار رسالت صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ نے غیب کا علم عطا فرمایا ہے اور آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے اس میں سے بہت کچھ اپنے صحابہ کرام رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ کو بتایا ہے۔ حضور اقدس صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے فتاویٰ رضویہ کی جلد نمبر 29 سے ان 3 رسائل کا مطالعہ فرمائیں (1) اِنْبَاؤُ الْمُصْطَفٰی بِحَالِ سِرِّ وَاَخْفٰی۔ (حضور اقدس صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کو مَا كَانَ وَمَا يَكُونُ کا علم دیئے جانے کا ثبوت) (2) اِزَا حَةُ الْعَيْبِ بِسَيْفِ الْعَيْبِ۔ (علم غیب کے مسئلے سے متعلق دلائل اور بدندہوں کا رد) (3) خَالِصُ الْاِعْتِقَادِ۔ (علم غیب سے متعلق 120 دلائل پر مشتمل ایک عظیم کتاب)

وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿٣٥﴾ فَاَيْنَ تَتُّ هَبُوْنَ ﴿٣٦﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور قرآن مرد و شیطان کا پڑھا ہوا نہیں پھر کدھر جاتے ہو۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور وہ (قرآن) ہرگز مرد و شیطان کا پڑھا ہوا نہیں۔ پھر تم کدھر جاتے ہو؟

﴿وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ﴾ اور وہ (قرآن) ہرگز مرد و شیطان کا پڑھا ہوا نہیں۔ ﴿كُفٰرًا﴾ یہ کہتے تھے کہ کوئی جن یا شیطان

1.....خازن، التکویر، تحت الآیة: ۲۳، ۳۵۷/۴۔

2.....بغوی، التکویر، تحت الآیة: ۲۴، ۴۲۲/۴۔

3.....بیضاوی، التکویر، تحت الآیة: ۲۴، ۴۵۹/۵۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو یہ کلام سنا جاتا ہے، ان کا رد کرتے ہوئے اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ قرآن، مرد و شیطان کا پڑھا ہوا نہیں ہے، پھر تم قرآن کو چھوڑ کر کدھر جاتے ہو اور کیوں قرآن سے اعراض کرتے ہو حالانکہ اس میں شفاء اور ہدایت ہے۔ (1)

کفار کے اس اعتراض کا جواب ایک اور مقام پر بھی دیا گیا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا تَنْتَرُونَ بِهِ الشَّيْطَانَ ۖ وَمَا يَنْبَغِي لَهُمْ
توجہ کنز العرفان: اور اس قرآن کو لے کر شیطان نہ
اترے۔ اور نہ ہی وہ اس قابل تھے اور نہ وہ اس کی طاقت
رکھتے ہیں۔ وہ تو سننے کی جگہ سے دور کر دیئے گئے ہیں۔
وَمَا يَسْتَبْعُونَ ۗ إِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَنَعَزُّوهُنَّ (2)

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ۚ لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَسْتَقِيمَ ۗ وَمَا
تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۚ

توجہ کنز الایمان: وہ تو نصیحت ہی ہے سارے جہاں کے لیے اس کے لیے جو تم میں سیدھا ہونا چاہے اور تم کیا چاہو مگر یہ کہ چاہے اللہ سارے جہاں کا رب۔

توجہ کنز العرفان: وہ تو سارے جہانوں کے لیے نصیحت ہی ہے۔ اس کے لیے جو تم میں سے سیدھا ہونا چاہے۔ اور تم کچھ نہیں چاہ سکتے مگر یہ کہ اللہ چاہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

﴿إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ﴾: وہ تو سارے جہانوں کے لیے نصیحت ہی ہے۔ ﴿لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَسْتَقِيمَ﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن عظیم تمام جنوں اور انسانوں کے لئے نصیحت ہے اور اس سے وہی نصیحت حاصل کر سکتا ہے جسے حق کی پیروی کرنا، اس پر قائم رہنا اور اس سے نفع حاصل کرنا منظور ہو۔ (3)

1.....حازن، التکویر، تحت الآیة: ۲۵-۲۶، ۴/۳۵۷.

2.....شعراء: ۲۱۰-۲۱۲.

3.....روح البیان، التکویر، تحت الآیة: ۲۷-۲۸، ۱/۳۵۴، حازن، التکویر، تحت الآیة: ۲۷-۲۸، ۴/۳۵۷، ملقطاً.

﴿وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ﴾ اور تم کچھ نہیں چاہ سکتے مگر یہ کہ اللہ چاہے۔ یعنی تم اللہ تعالیٰ کے چاہے بغیر کچھ چاہ بھی نہیں سکتے تمہارا ارادہ اور چاہنا اللہ تعالیٰ کے ارادے کے تابع ہے۔

آیت ”وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ“ سے معلوم ہونے والے مسائل

اس آیت سے 4 مسئلے معلوم ہوئے۔

- (1)..... انسان اپنے اختیاری کام میں مختار ہے۔
- (2)..... انسان کا اختیار مستقل نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تابع ہے۔
- (3)..... دنیا کا ہر کام اللہ تعالیٰ کی مشیت اور ارادے سے ہے مگر اس کی پسندیدگی سے نہیں۔
- (4)..... اللہ تعالیٰ بندے کے ہر کام کا ارادہ فرماتا ہے مگر اسے برے کام کی رغبت یا مشورہ نہیں دیتا بلکہ اس سے منع فرماتا ہے، برے کاموں کی رغبت ابلیس لعین دیتا ہے۔

سُورَةُ الْاِنْفِطَارِ

سورة انفطار کا تعارف

مقام نزول

سورة انفطار مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔^(۱)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع، 19 آیتیں ہیں۔

”انفطار“ نام رکھنے کی وجہ

انفطار کا معنی ہے پھٹ جانا اور اس سورت کا یہ نام اس کی پہلی آیت میں مذکور لفظ ”انْفَطَرْتُ“ سے ماخوذ ہے۔

سورة انفطار کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں قیامت کی علامات بیان کی گئی ہیں اور اس سورت میں یہ مضامین

بیان ہوئے ہیں

(1)..... اس سورت کی ابتداء میں قیامت قائم ہوتے وقت کائنات میں ہونے والی بیست ناک تبدیلیاں بیان کر کے

فرمایا گیا کہ اس وقت ہر جان کو وہ سب کچھ معلوم ہو جائے گا جو اس نے آگے بھیجا اور جو اس نے پیچھے چھوڑا۔

(2)..... انسان کو عطا کی جانے والی نعمتیں بیان کر کے اسے جھنجھوڑا گیا کہ کس چیز نے تجھے اپنے کرم والے رب عزوجل

کے بارے میں دھوکے میں ڈال دیا اور تو نے اس کی نافرمانی شروع کر دی۔

(3)..... یہ بتایا گیا کہ ہر انسان پر کرامات کا تین دو فرشتے مقرر ہیں جو اس کے اعمال اور اقوال کے نگہبان ہیں اور وہ

اس کے تمام اعمال جانتے ہیں۔

1.....حازن، تفسیر سورة الانفطار، ۴/۳۵۸۔

(4)..... اس سورت کے آخر میں نیکوں اور بدکاروں کا انجام بیان کیا گیا اور قیامت کے دن کے احوال بیان کئے گئے۔

سورہ تکویر کے ساتھ مناسبت

سورہ انفطار کی اپنے سے ما قبل سورت ”تکویر“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں قیامت کی بولٹیاں اور احوال بیان کئے گئے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمہ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمہ کنزالعرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ ۝۱ وَاِذَا الْكُوٰكِبُ اُنْتَثَرَتْ ۝۲ وَاِذَا الْبِحَارُ
فُجِّرَتْ ۝۳ وَاِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ ۝۴ عَلِمْتَ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَا
اٰخَرَتْ ۝۵

ترجمہ کنزالایمان: جب آسمان پھٹ پڑے اور جب تارے جھڑ پڑیں اور جب سمندر بہا دیئے جائیں اور جب قبریں کریدی جائیں ہر جان جان لے گی جو اس نے آگے بھیجا اور جو پیچھے۔

ترجمہ کنزالعرفان: جب آسمان پھٹ جائے گا۔ اور جب ستارے جھڑ پڑیں گے۔ اور جب سمندر بہا دیئے جائیں گے۔ اور جب قبریں کریدی جائیں گی۔ ہر جان کو معلوم ہو جائے گا جو اس نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا۔

﴿اِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ﴾: جب آسمان پھٹ جائے گا۔ ﴿﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی 4 آیات میں قیامت کے

احوال بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جب آسمان فرشتوں کے نازل ہونے کے لئے پھٹ جائے گا اور جب ستارے اپنی جگہوں سے اس طرح جھڑکے گر پڑیں گے جس طرح پروئے ہوئے موتی ڈوری سے گرتے ہیں اور جب سمندروں میں قائم آڑ دور کر کے انہیں بہا دیا جائے گا اور میٹھے اور کھاری سمندر مل کر ایک ہو جائیں گے اور جب قبریں کریدی جائیں گی اور ان کے مردے زندہ کر کے نکال دیئے جائیں گے تو اس دن ہر جان کو معلوم ہو جائے گا جو اس نے نیک یا بر عمل آگے بھیجا اور جو نیکی بدی پیچھے چھوڑی۔ ایک قول یہ ہے کہ جو آگے بھیجا اس سے صدقات مراد ہیں اور جو پیچھے چھوڑا اس سے میراث مراد ہے۔^(۱)

اور یہ جاننا اعمال نامے پڑھنے کے ذریعے ہوگا جیسا کہ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَكُلُّ إِنْسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَلْعَ يَوْمٍ وَعُرْجٍ
لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَتَبْنَا الْقُدْرَةَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۝۱۳۱ اِقْرَأْ
كُتُبَكَ كَفَىٰ بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا^(۲)

ترجمہ کنزالعرفان: اور ہر انسان کی قسمت ہم نے اس کے گلے میں لگا دی ہے اور ہم اس کیلئے قیامت کے دن ایک نامہ اعمال نکالیں گے جسے وہ کھلا ہوا پائے گا۔ (فرمایا جائے گا کہ) اپنا نامہ اعمال پڑھ، آں اپنے متعلق حساب کرنے کیلئے تو خود ہی کافی ہے۔

يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ مَا عَمَرَكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ ۝۱۳۱ الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ
فَعَدَلَكَ ۝۱۳۲ فِي آيٍ صُورَةٍ مَّا شَاءَ رَكَّبَكَ ۝۱۳۳ كَلَّا بَلْ تُكَدِّبُونَ
بِالدِّينِ ۝۱۳۴

ترجمہ کنزالایمان: اے آدمی تجھے کس چیز نے فریب دیا اپنے کرم والے رب سے جس نے تجھے پیدا کیا پھر ٹھیک بنایا پھر ہموار فرمایا جس صورت میں چاہا تجھے ترکیب دیا کوئی نہیں بلکہ تم انصاف ہونے کو جھٹلاتے ہو۔

①..... روح البیان، الانفطار، تحت الآية: ۵-۱، ۳۵۵/۱۰-۳۵۶، حازن، الانفطار، تحت الآية: ۵-۱، ۳۵۸/۴، ملقطاً.

②..... بنی اسرائیل: ۱۴۱۳.

ترجمہ کنز العرفان: اے انسان! تجھے کس چیز نے اپنے کرم والے رب کے بارے میں دھوکے میں ڈال دیا۔ جس نے تجھے پیدا کیا پھر ٹھیک بنایا پھر اعتدال والا کیا۔ جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا۔ ہرگز نہیں، بلکہ تم انصاف ہونے کو جھٹلاتے ہو۔

﴿يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ: اے انسان!﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی 3 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اے انسان! تجھے کس چیز نے اپنے کرم والے رب عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں دھوکے میں ڈال دیا کہ تو نے اس کی نعمت اور کرم کے باوجود اس کا حق نہ پہچانا اور اس کی نافرمانی کی جو تجھے عدم سے وجود میں لے کر آیا، پھر اس نے تمہارے اعضاء کو ٹھیک بنایا اور تجھے پکڑنے کے لئے ہاتھ، چلنے کے لئے پاؤں، بولنے کے لئے زبان، دیکھنے کے لئے آنکھ اور سننے کے لئے کان عطا کئے، پھر ان اعضاء میں مناسبت رکھی کہ ایک ہاتھ پاپاؤں دوسرے ہاتھ پاپاؤں سے چھوٹا لمبا نہیں، پھر تمہیں لمبے قد والا یا چھوٹے قد والا، خوب صورت یا بد صورت، گورایا کالا، مرد یا عورت جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا، اور تمہارا حال یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی ان کرم نوازیوں کو دیکھ کر بھی اس کی نافرمانی سے نہیں رکے بلکہ تم انصاف کے دن کو جھٹلانے لگے اور اعمال کی جزاء ملنے کے دن کا انکار کرنے لگ گئے۔^(۱)

اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے اچھی جزا کی امید رکھنا بیوقوفی کی علامت ہے

ان آیات سے معلوم ہوا کہ اگرچہ اللہ تعالیٰ کرم فرمانے والا ہے لیکن اس کے کرم کو پیش نظر رکھ کر اس کی نافرمانی کرنے کی جرأت نہیں کرنی چاہئے بلکہ اس کی پکڑ اور اس کے عذاب کو اپنے سامنے رکھتے ہوئے اس کی نافرمانی سے ہر دم بچتے رہنا چاہئے۔ اس سے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہئے کہ جو گناہ کرنے کے بعد اس سے سچی توبہ کرنے کی بجائے یہ کہہ کر اپنے دل کو تسلی دے لیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا ہے، وہ معاف کر دے گا کوئی بات نہیں۔ ان کے لئے درج ذیل دو احادیث میں بھی بڑی عبرت ہے، چنانچہ

(۱)..... حضرت شداد بن اوس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

①..... مدارك، الانفطار، تحت الآية: ۶-۹، ص ۱۳۲۷، روح البیان، الانفطار، تحت الآية: ۶-۹، ۱۰/۳۵۸-۳۶۰، حازن، الانفطار، تحت الآية: ۶-۹، ۴/۳۵۸، جلالین، الانفطار، تحت الآية: ۶-۹، ص ۴۹۲، ملقطاً.

”سمجھ دار شخص وہ ہے جو (دنیا میں ہی) اپنا محاسبہ کر لے اور آخرت کی بہتری کے لئے نیک اعمال کرے اور وہ شخص احمق ہے جو اپنے نفس کی خواہشات کی پیروی کرے اور اللہ تعالیٰ سے آخرت کے انعام کی امید رکھے۔“ (1)

(2)..... حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”تم میں سے کوئی اللہ تعالیٰ کے حلم اور بردباری سے دھوکے میں نہ پڑ جائے، بے شک جنت اور دوزخ تمہارے جوتے کے ٹسے سے بھی زیادہ تمہارے قریب ہے۔“ (2)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی نافرمانی سے بچتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ ۝۱۱ كَمَا كَانَتْ بَيْنَ يَدَيْكُمْ مَوَاقِعُ الْمَقَاتِلِ ۝۱۲

ترجمہ کنز الایمان: اور بے شک تم پر کچھ نگہبان ہیں معزز لکھنے والے کہ جانتے ہیں جو کچھ تم کرو۔

ترجمہ کنز العرفان: اور بیشک تم پر کچھ ضرور نگہبان مقرر ہیں۔ معزز لکھنے والے۔ وہ جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو۔

﴿وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ﴾ اور بیشک تم پر کچھ ضرور نگہبان ہیں۔ ﴿﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اے لوگو! بیشک ہماری جانب سے تم پر کچھ فرشتے مقرر ہیں جو تمہارے اعمال اور اقوال کے نگہبان ہیں، وہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معزز ہیں اور تمہارے اقوال اور اعمال لکھ رہے ہیں تاکہ تمہیں ان کی جزا دی جائے، وہ تمہارے ساتھ رہنے کی وجہ سے تمہارا ہر نیک اور برا عمل جانتے ہیں اور ان سے تمہارا کوئی عمل چھپا نہیں۔ (3)

محافظ اور نگہبان فرشتے

ان فرشتوں کے بارے میں ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

إِذْ يَتَلَفَّى السُّتَاتِيقِينَ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ

ترجمہ کنز العرفان: اور جب اس سے لینے والے دو فرشتے

1..... ترمذی، کتاب صفة القيامة... الخ، ۲۵-باب، ۲۰۷/۴، الحدیث: ۲۴۶۷.

2..... الترغیب والترہیب، کتاب التوبة والزهد، الترغیب فی التوبة والمبادرة بها... الخ، ۴۸/۴، الحدیث: ۴۷۰۷.

3..... روح البیان، الانفطار، تحت الآية: ۱۰-۱۲، ۳۶۰/۱۰، حازن، الانفطار، تحت الآية: ۱۰-۱۲، ۳۵۸/۴، مدارك، الانفطار، تحت الآية: ۱۰-۱۲، ص ۱۲۲۷-۱۳۲۸، ملقطاً.

لیتے ہیں، ایک دائیں جانب اور دوسرا بائیں جانب بیٹھا ہوا ہے۔ وہ زبان سے کوئی بات نہیں نکالتا مگر یہ کہ ایک محافظ فرشتہ اس کے پاس تیار بیٹھا ہوتا ہے۔

الشَّمَالِ قَعِيدٌ ﴿۱۰﴾ مَا يَلْفُظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَاقِبٌ عَنَيْدٌ ﴿۱۱﴾

اور ان آیات میں ہر اس انسان کے لئے نصیحت ہے جو اپنے اعمال کے حوالے سے انتہائی غفلت کا شکار ہے۔ حضرت فضیل بن عیاض رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ جب اس آیت ”يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ“ کی تلاوت فرماتے تو کہتے: غافل لوگوں پر اس سے زیادہ سخت کوئی آیت نہیں۔ (2)

سورۃ انفطار کی آیت نمبر 10، 11 اور 12 سے معلوم ہونے والی باتیں

ان آیات سے 6 باتیں معلوم ہوئیں:

- (1)..... انسان کی جان اور اس کے اعمال کی حفاظت کے لئے فرشتے مقرر ہیں۔
- (2)..... فرشتے صرف انسانوں پر مقرر ہیں دیگر مخلوق پر نہیں۔
- (3)..... اللہ تعالیٰ کے کام اس کے بندوں کی طرف منسوب ہو سکتے ہیں کیونکہ حافظ و ناصر رب تعالیٰ ہے مگر ارشاد ہوا کہ فرشتے حفاظت کرتے ہیں۔
- (4)..... انسان کو بری جگہ نہیں جانا چاہیے تاکہ ہماری وجہ سے ان فرشتوں کو وہاں نہ جانا پڑے۔
- (5)..... فرشتے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عزت والے کریم ہیں۔
- (6)..... ان پر ہمارے چھپے اور ظاہر کوئی عمل پوشیدہ نہیں، تب ہی تو وہ ہر عمل کو لکھ لیتے ہیں۔

إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ﴿۱۲﴾ وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ﴿۱۳﴾ يَصَلُّونَهَا يَوْمَ
الدِّينِ ﴿۱۴﴾ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَائِبِينَ ﴿۱۵﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمَ الدِّينِ ﴿۱۶﴾
ثُمَّ مَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمَ الدِّينِ ﴿۱۷﴾ يَوْمَ لَا تَمَلِكُ نَفْسٌ لِنَفْسٍ شَيْئًا ﴿۱۸﴾

1..... ق: ۱۷، ۱۸۔

2..... مدارك، الانفطار، تحت الآية: ۱۶، ص ۱۳۲۸۔

وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ ۝۱۹

ترجمہ کنزالایمان: بیشک نوکار ضرور چین میں ہیں اور بے شک بدکار ضرور دوزخ میں ہیں انصاف کے دن اس میں جائیں گے اور اس سے کہیں چھپ نہ سکیں گے اور تو کیا جانے کیسا انصاف کا دن پھر تو کیا جانے کیسا انصاف کا دن جس دن کوئی جان کسی جان کا کچھ اختیار نہ رکھے گی اور سارا حکم اس دن اللہ کا ہے۔

ترجمہ کنزالعرفان: بیشک نیک لوگ ضرور چین میں (جانے والے) ہیں۔ اور بیشک بدکار ضرور دوزخ میں ہیں۔ انصاف کے دن اس میں جائیں گے۔ اور اس سے کہیں چھپ نہ سکیں گے۔ اور تجھے کیا معلوم کہ انصاف کا دن کیا ہے؟ پھر تجھے کیا معلوم کہ انصاف کا دن کیا ہے؟ جس دن کوئی جان کسی جان کے لئے کچھ اختیار نہ رکھے گی اور سارا حکم اس دن اللہ کا ہوگا۔

﴿إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ﴾: بیشک نیک لوگ ضرور چین میں ہیں۔ ﴿﴾ اس سے پہلی آیات میں بندوں کے اعمال لکھنے والے فرشتوں کے بارے میں بیان کیا گیا اور اب یہاں سے عمل کرنے والوں کے احوال بیان کئے جا رہے ہیں، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی 6 آیات میں ارشاد فرمایا کہ بیشک وہ لوگ جنہوں نے فرائض کی ادائیگی اور گناہوں سے بچنے کے ذریعے اپنے ایمان کو سچا کر دکھایا، یہ ضرور نعمتوں سے بھرپور جنت میں جانے والے ہیں اور بیشک کافر لوگ ضرور جلا کر رکھ دینے والی دوزخ میں جانے والے ہیں اور وہ انصاف کے دن اُس جہنم میں جائیں گے جسے وہ دنیا میں جھٹلاتے رہے، اور اس جہنم سے کہیں چھپ نہ سکیں گے اور اے بندے! تجھے کیا معلوم کہ انصاف کا دن کیا ہے؟ پھر تجھے کیا معلوم کہ انصاف کا دن کیا ہے؟ انصاف کا دن وہ ہے جس دن کوئی کافر جان کسی کافر جان کیلئے کچھ اختیار نہ رکھے گی اور اس دن سارا حکم اللہ تعالیٰ کا ہوگا اور وہی ان کے بارے میں فیصلہ فرمائے گا۔^(۱)

﴿يَوْمَ لَا تَنْبُلُكَ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا﴾: جس دن کوئی جان کسی جان کیلئے کچھ اختیار نہ رکھے گی۔ ﴿﴾ یعنی قیامت کے دن کوئی کافر کسی کافر کو کچھ نفع پہنچانے کا اختیار نہ رکھے گا اور نہ ہی کوئی مسلمان کسی کافر کو فائدہ پہنچا سکے گا۔

①.....تفسیر کبیر، الانفطار، تحت الآیة: ۱۳، ۱۱/۷۹، حازن، الانفطار، تحت الآیة: ۱۳-۱۹، ۴/۳۵۹، مدارك، الانفطار، تحت الآیة: ۱۳-۱۹، ص ۱۳۲۸، روح البیان، الانفطار، تحت الآیة: ۱۳-۱۹، ۱۰/۳۶۱-۳۶۲، ملتقطاً.

قیامت کے دن سے ہر ایک کو ڈرنا چاہئے

یاد رہے کہ اس آیت میں اگرچہ کفار کا حال بیان ہوا ہے کہ انہیں قیامت کے دن کوئی دوسرا کافر یا مسلمان نفع نہیں پہنچا سکے گا، البتہ اس دن کی سختیوں، ہولناکیوں اور شدتوں کے پیش نظر مسلمانوں کو بھی اس سے ڈرنا چاہئے، چنانچہ ایک مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ کنز العرفان: اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی جان کسی دوسرے کی طرف سے بدلہ نہ دے گی اور نہ کوئی سفارش مانی جائے گی اور نہ اس سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔

وَاتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ (1)

اور ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ کنز العرفان: اور اس دن سے ڈرو جس میں تم اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے پھر ہر جان کو اس کی کمائی بھر پوری جائے گی اور ان پر ظلم نہیں ہوگا۔

وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ تُوَلَّى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ (2)

اور ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ کنز العرفان: اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو اور اس دن کا خوف کرو جس میں کوئی باپ اپنی اولاد کے کام نہ آئے گا اور نہ کوئی بچہ اپنے باپ کو کچھ نفع دینے والا ہوگا۔ بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو دنیا کی زندگی ہرگز تمہیں دھوکا نہ دے اور ہرگز بڑا دھوکہ دینے والا تمہیں اللہ کے علم پر دھوکے میں نہ ڈالے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ وَأَخْشُوا يَوْمًا لَا يَجْزِي وَالِدٌ عَنْ وَلَدٍ وَلَا مَوْلُودٌ هُوَ جَانِحٌ عَنْ وَالِدٍ شَيْئًا إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُم بِاللَّهِ الْعُدْوَانُ (3)

امام محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ”قیامت کا دن وہ دن جس میں کوئی شک نہیں۔ یہ وہ دن ہے جس میں چھپی باتوں (جیسے عقائد، اعمال اور نیوتوں) کو جانچا جائے گا۔ اس دن کوئی (کافر) جان کسی دوسرے کی طرف سے بدلہ نہ دے گی۔ اس دن (کی ہولناکی اور شدت سے) آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی۔ اس دن کوئی دوست کسی دوست کے

3..... لقمان: ۲۳.

2..... بقرہ: ۲۸۱.

1..... بقرہ: ۴۸.

کچھ کام نہ آئے گا۔ اس دن کوئی جان کسی (کافر) جان کے لئے (نفع پہنچانے کا) کچھ اختیار نہ رکھے گی۔ اس دن ان (کفار) کو جہنم کی طرف دھکا دے کر دھکیلا جائے گا۔ اس دن وہ (کفار) آگ میں اپنے چہروں کے بل گھیٹے جائیں گے۔ اس دن ان (کفار) کے چہرے آگ میں بار بار لٹے جائیں گے۔ اس دن کوئی باپ اپنی اولاد کے کام نہ آسکے۔ اس دن آدمی اپنے بھائی، ماں اور باپ سے بھگتا پھرے گا۔ اس دن لوگ (دہشت غالب ہونے کی وجہ سے) بات نہیں کر سکیں گے اور نہ انہیں اس بات کی اجازت دی جائے گی کہ وہ کوئی عذر پیش کریں۔ یہ وہ دن ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ٹلنے والا نہیں۔ اس دن لوگ بالکل ظاہر ہو جائیں گے۔ اس دن وہ آگ پر پتائے جائیں گے۔ اس دن نہ مال کام آئے گا اور نہ بیٹے کام آئیں گے۔ اس دن ظالموں کو ان کے بہانے کچھ کام نہ دیں گے اور ان کے لیے لعنت ہے اور ان کے لیے برا گھر ہے۔ اس دن تمام عذر رد کر دیئے جائیں گے اور چھپی باتوں کو جانچا جائے گا۔ اس دن پوشیدہ باتیں ظاہر ہوں گی اور پردے اٹھ جائیں گے۔ اس دن آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی اور آوازیں بند ہوں گی۔ اس دن (دائیں بائیں) توجہ کم ہوگی، پوشیدہ باتیں ظاہر ہوں گی اور گناہ بھی سامنے آ جائیں گے۔ اس دن لوگوں کو ان کے گواہوں سمیت (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیشی کے لئے) چلایا جائے گا۔ اس دن بچے جوان ہو جائیں گے اور بڑے نشے میں ہوں گے۔ اس دن (اعمال کا وزن کرنے کے لئے) ترازو رکھے جائیں گے، اعمال نامے کھولے جائیں گے، جہنم ظاہر کر دی جائے گی، گھولتا ہو پانی جوش مارے گا، جہنم سانس لے گی، کفار مایوس ہو جائیں گے، جہنم کو بھڑکایا جائے گا، رنگ بدل جائیں گے، زبان گونگی ہو جائے گی اور انسان کے اعضاء گفتگو کریں گے۔ تو اے انسان! تجھے اپنے کریم رب عز و جل کے بارے میں کس چیز نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے کہ تو دروازے بند کر کے، پردے لٹکا کر اور لوگوں سے چھپ کر فسق و فجور اور گناہوں میں مبتلا ہو گیا! (تو لوگوں کے خبردار ہونے سے ڈرتا ہے حالانکہ تجھے پیدا کرنے والے سے تیرا کوئی حال چھپا ہوا نہیں)، جب تیرے اعضاء تیرے خلاف گواہی دیں گے (اور جو کچھ تو لوگوں سے چھپ کر کرتا رہا وہ سب ظاہر کر دیں گے) تو اس وقت تو کیا کرے گا۔ (۱)

اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا اور شیطان کے دھوکے سے محفوظ فرمائے اور اپنی آخرت کے بارے میں سچی فکر اور قیامت کے دن کا حقیقی خوف نصیب کرے، آمین۔

①..... احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت و ما بعدہ، صفة یوم القیامۃ و دواہیہ و اسامیہ، ۲۷۶/۵.

سُورَةُ الْمُطَفِّفِينَ

سورة مُطَفِّفِينَ كاتعارف

مقام نزول

سورة مُطَفِّفِينَ کے بارے میں مفسرین کا ایک قول یہ ہے کہ یہ سورت مکہ ہے اور ایک قول یہ ہے کہ مدینہ ہے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ سورت ہجرت کے زمانے میں مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان نازل ہوئی۔^(۱)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع، 36 آیتیں ہیں۔

”مُطَفِّفِينَ“ نام رکھنے کی وجہ

مُطَفِّفِينَ کا معنی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والے، اور اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے، اسی مناسبت سے اسے ”سورة مُطَفِّفِينَ“ کہتے ہیں۔

سورة مُطَفِّفِينَ کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اسلام کے بنیادی عقائد بیان کئے گئے اور ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی مذمت فرمائی گئی ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں

(1)..... اس سورت کی ابتداء میں ناپ تول میں کمی کرنے کے بارے میں شدید وعید بیان کی گئی۔

(2)..... یہ بتایا گیا کہ کافروں کا اعمال نامہ سب سے نیچی جگہ سچّین میں لکھا ہوا ہے اور جس دن وہ اعمال نامہ نکالا جائے گا تو اس دن قیامت کے منکروں کے لئے خرابی ہے۔ نیز یہ بتایا گیا کہ قیامت کے دن کو وہی جھٹلاتا ہے جو سرکش اور گناہگار ہے۔

(3)..... جو کافر قرآن مجید کو سابقہ لوگوں کی کہانیوں پر مشتمل کتاب کہتے تھے ان کا رد کیا گیا اور یہ بتایا گیا کہ جس طرح

1.....حازن، تفسیر سورة المطففين، ۳۵۹/۴.

وہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرنے سے محروم رہے اسی طرح قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کا دیدار کرنے سے محروم رہیں گے اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔

(4)..... نیک لوگوں کے نامہ اعمال کی جگہ اور ان کی جزایاں کی گئی۔

(5)..... اس سورت کے آخر میں بیان کیا گیا کہ دنیا میں جو کافر مسلمانوں کا مذاق اڑاتے اور ان پر ہنستے تھے، قیامت کے دن ان کی رسوائی اور دردناک انجام دیکھ کر مسلمان ان پر ہنسیں گے۔

سورۃ انفطار کے ساتھ مناسبت

سورۃ مُطَفِّفِينَ کی اپنے سے ماقبل سورت ”انفطار“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۃ انفطار کے آخر میں نافرمانی کرنے والوں کو ڈرایا گیا کہ قیامت کے دن کوئی جان کسی جان کیلئے کچھ اختیار نہ رکھے گی اور سارا حکم اس دن اللہ تعالیٰ کا ہوگا، اور سورۃ مُطَفِّفِينَ کی ابتداء میں بھی نافرمانی کرنے والوں کے لئے وعید بیان کی گئی ہے۔^(۱)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمہ کنزالایمان:

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

ترجمہ کنزالعرفان:

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ ۱ الَّذِينَ إِذَا أَكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ ۲
وَإِذَا كَالُوهُمْ أَوْ وَزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ ۳ أَلَا يَظُنُّ أُولَٰئِكَ أَنَّهُمْ
مَبْعُوثُونَ ۴ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ۵ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۶

1..... تفسیر کبیر، المططفین، تحت الآیة: ۱، ۸۲/۱۱.

ترجمہ کنزالایمان: کم تولنے والوں کی خرابی ہے وہ کہ جب اوروں سے ناپ لیں پورا لیں۔ اور جب انہیں ناپ یا تول کر دیں کم کر دیں کیا ان لوگوں کو گمان نہیں کہ انہیں اٹھنا ہے ایک عظمت والے دن کے لیے جس دن سب لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔

ترجمہ کنزالعرفان: کم تولنے والوں کے لئے خرابی ہے۔ وہ لوگ کہ جب دوسرے لوگوں سے ناپ لیں تو پورا وصول کریں۔ اور جب انہیں ناپ یا تول کر دیں تو کم کر دیں۔ کیا یہ لوگ یقین نہیں رکھتے کہ انہیں (دوبارہ زندہ کر کے) اٹھایا جائے گا۔ ایک عظمت والے دن کے لیے۔ جس دن سب لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔

﴿وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ﴾ کم تولنے والوں کے لئے خرابی ہے۔ جب رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مدینہ منورہ میں تشریف آوری ہوئی تو اس وقت یہاں کے لوگوں کا حال یہ تھا کہ وہ ناپ تول میں خیانت کرتے تھے اور خاص طور پر ابو جہینہ ایک ایسا شخص تھا جس نے چیزیں لینے اور دینے کے لئے دو جدا جدا پیمانے رکھے ہوئے تھے۔ ان لوگوں کے بارے میں یہ آیات نازل ہوئیں اور اس آیت اور اس کے بعد والی 5 آیات میں فرمایا گیا کہ کم تولنے والوں کیلئے خرابی ہے اور یہ وہ لوگ ہیں کہ جب دوسرے لوگوں سے ناپ لیں تو پورا وصول کریں اور جب انہیں ناپ یا تول کر دیں تو کم کر دیں، کیا جو لوگ یہ کام کرتے ہیں وہ یقین نہیں رکھتے کہ انہیں ایک عظمت والے دن کے لیے اٹھایا جائے گا اور اس دن ان سے ذرے ذرے کا حساب کیا جائے گا، اگر انہیں اٹھائے جانے کا یقین ہوتا تو ناپ تول میں کمی کرنے سے باز رہتے اور عظمت والا دن وہ ہے جس دن سب لوگ اپنی قبروں سے نکل کر رب العالمین کے حضور حساب اور جزاء کے لئے کھڑے ہوں گے۔ (1)

ناپ، تول صحیح رکھنے کا فائدہ اور نہ رکھنے کا نقصان

یاد رہے کہ ناپ تول ایک انتہائی اہم معاملہ ہے کیونکہ تقریباً تمام لوگوں کو اشیاء بیچنے اور خریدنے سے واسطہ پڑتا ہے اور زیادہ تر چیزوں کا بیچنا اور خریدنا انہیں ناپنے اور تولنے پر ہی مبنی ہے، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس کام کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

1.....حازن، المطلفين، تحت الآية: ۱-۶، ۴/۳۵۹-۳۶۰، مدارك، المطلفين، تحت الآية: ۱-۶، ص ۱۳۲۹، ملقطاً.

ترجیہ کنز العرفان: اور آسمان کو اللہ نے بلند کیا اور ترازو رکھی۔ کہ تولنے میں نا انصافی نہ کرو۔ اور انصاف کے ساتھ تول قائم کرو اور وزن نہ گھٹاؤ۔

وَالسَّمَاءَ مَرْفَعَهَا وَوَصَّهَ الْبَيْرَانَ ۝ أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْبَيْرَانِ ۝ وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْبَيْرَانَ (1)

اور ارشاد فرمایا:

ترجیہ کنز العرفان: بیشک ہم نے اپنے رسولوں کو روشن دلیلوں کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور عدل کی ترازو اتاری تاکہ لوگ انصاف پر قائم ہوں۔

لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ (2)

اور صحیح ناپنے تولنے کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

ترجیہ کنز العرفان: اور جب ماپ کرو تو پورا ماپ کرو اور بالکل صحیح ترازو سے وزن کرو۔ یہ بہتر ہے اور انجام کے اعتبار سے اچھا ہے۔

وَأَوْفُوا الْكَيْلَ إِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوا بِالْقِسْطِاسِ أُنْسْتَقِيمُ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا (3)

صحیح ناپنے اور تولنے کا انجام دنیا میں بھی بہتر ہوتا ہے کہ اس سے لوگوں کا اعتبار قائم رہتا ہے، تجارت میں خوب اضافہ ہوتا ہے اور رزق میں برکت ہوتی ہے اور آخرت میں بھی یقیناً بہتر ہوگا کہ اس حوالے سے لوگوں کا اس پر کوئی حق نہیں ہوگا اور یوں لوگ اپنا حق طلب کرنے کے لئے اسے نہیں پکڑیں گے، یہ حرام رزق کھانے اور کھلانے کے عذاب سے بچ جائے گا اور اس کے نیک اعمال محفوظ رہیں گے اور جو لوگ ناپ تول میں کمی کرتے ہیں ان کے لئے زیر تفسیر آیات میں سخت وعید ہے اور ایسے لوگوں کے لئے درج ذیل حکایت میں بھی بڑی عبرت ہے، چنانچہ

حضرت مالک بن دینار رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فَرَمَاتے ہیں: ”میں اپنے ایک پڑوسی کے پاس اس کے انتقال کے وقت گیا تو اس نے مجھے دیکھ کر کہا: ”اے مالک بن دینار! ذُخْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ، اس وقت مجھے اپنے سامنے آگ کے دو پہاڑ نظر آ رہے ہیں اور مجھ سے کہا جا رہا ہے کہ ان پہاڑوں پر چڑھو لیکن ان پر چڑھنا میرے لئے دشوار ہے۔ میں نے اس کے گھر والوں سے اس کے بارے میں پوچھا تو ان لوگوں نے بتایا کہ اس کے پاس غلہ ناپنے کے دو پیمانے ہیں،

3 بنی اسرائیل: ۳۵۔

2 حدید: ۲۵۔

1 الرحمن: ۶-۹۔

ایک سے غلہ ناپ کر لیتا تھا اور دوسرے سے غلہ ناپ کر دیتا تھا۔ حضرت مالک بن دینار رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى عَلَيهِ فَرَمَاتے ہیں ”میں نے ان دونوں بیانیوں کو منگوایا اور انہیں ایک دوسرے پر رکھ کر توڑ دیا، پھر میں نے اس شخص سے پوچھا کہ اب تمہارا کیا حال ہے؟ اس نے جواب دیا میرے ساتھ ویسا ہی معاملہ ہے بلکہ اب پہلے سے زیادہ خراب ہو گیا ہے۔“^(۱)

اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو صحیح ناپنے اور تولنے کی توفیق عطا فرمائے۔

﴿الَّذِينَ إِذَا أَكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ﴾: وہ لوگ کہ جب دوسرے لوگوں سے ناپ لیں تو پورا وصول کریں۔

یہ ایک اخلاقی تشبیہ ہے کہ جب یہ خود لیتے ہیں تو پورا وصول کرتے ہیں لیکن دوسروں کو دیتے ہوئے ڈنڈی مارتے ہیں جبکہ صحیح انسان وہ ہے جو دوسروں کے ساتھ وہی سلوک کرے جو اپنے ساتھ دوسرے کا چاہتا ہے۔ حضرت انس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، نبی اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے بھی وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔“^(۲)

﴿وَإِذَا كَالُواهُمْ أَوْ وَزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ﴾: اور جب انہیں ناپ یا تول کر دیں تو کم کر دیں۔

ناپ تول میں کمی کرنے کی تمام صورتیں اس آیت میں داخل ہیں جیسے کپڑا ناپتے وقت پلک دار کپڑے کو کھینچ کر ناپنا، الاسٹک کو کھینچ کر ناپنا، باٹ کم رکھنا، باٹ تو پورا ہو لیکن تولنے میں ڈنڈی مار دینا، چیز کو زور سے ترازو میں رکھ کر فوراً اٹھا لینا، ترازو کے پلڑوں میں فرق رکھنا، ترازو کے جس حصے میں باٹ رکھے جاتے ہیں اس کے نیچے کوئی چیز لگا دینا، وزن کرنے کے الیکٹرونک آلات کی سیننگ میں یا میٹر میں تبدیلی کر کے کم تول کے دینا وغیرہ۔

﴿يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾: جس دن سب لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔

یعنی جس دن سب لوگ اپنے اعمال کے حساب اور ان کی جزا کے لئے رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے اس دن ان لوگوں کا ناپ تول میں کمی کرنا اور ان کی جزا ظاہر ہو جائے گی۔^(۳)

رَبُّ الْعَالَمِينَ کی بارگاہ میں کھڑے ہوتے وقت لوگوں کا حال

قیامت کے دن جب لوگ اپنی اپنی قبروں سے نکلیں گے اور حشر کے میدان میں جمع ہوں گے، پھر اپنے اعمال

- ①.....منهاج العبادین، العقبة الخامسة، اصول سلوك طريق الخوف والرجاء، الاصل الثالث، ص ۱۶۶.
- ②.....بخاری، كتاب الايمان، باب من الايمان ان يحب لاجبه ما يحب لنفسه، ۱/۶۷، الحديث: ۱۳.
- ③.....جلالین، المطففين، تحت الآية: ۶، ص ۴۹۳، روح البیان، المطففين، تحت الآية: ۶، ۱۰/۳۶۵، ملقطاً.

کے حساب و کتاب اور ان کی جزاء کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کھڑے ہوں گے تو اس وقت ان کا حال کیا ہوگا، اس سے متعلق درج ذیل 3 احادیث ملاحظہ ہوں،

(1)..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بشیر نام کا ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھا کرتا تھا، ایک مرتبہ وہ تین دن بعد بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا تو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی بدلی ہوئی رنگت دیکھ کر ارشاد فرمایا ”اے بشیر! تیرا رنگ کیسے تبدیل ہو گیا؟ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، میں نے ایک اونٹ خریدا تھا، وہ مجھ سے بھاگ گیا تو میں تین دن تک اس کی تلاش میں لگا رہا اور میں نے اس کے بارے میں کوئی شرط بھی نہیں رکھی تھی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”بھاگے ہوئے اونٹ کو تو واپس لوٹایا جاسکتا ہے، کیا اس کے علاوہ کسی اور چیز نے تیرا رنگ تو نہیں بدلا؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”(آج تین دن تک اونٹ تلاش کرنے کی وجہ سے تیرا یہ حال ہو گیا ہے) تو اس دن تیرا کیا حال ہوگا جس کی مقدار 50,000 سال ہے اور اس دن سب لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔ (1)

(2)..... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس دن تمام انسان پروردگار عالم کے حضور کھڑے ہوں گے تو کوئی اس حال تک پہنچا ہوا ہوگا کہ کانوں کی ٹوک اپنے پسینے میں غرق ہوگا۔ (2)

(3)..... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: مجھے خبر دیجئے کہ قیامت کے اس دن کھڑے ہونے پر کون قدرت رکھے گا جس کے بارے میں اللہ عزوجل نے فرمایا کہ

يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ

ترجمہ کنز العرفان: جس دن سب لوگ رب العالمین کے

حضور کھڑے ہوں گے۔



1..... کنز العمال، کتاب البيوع، قسم الافعال، الرد بالعيب، ۶۳/۲، الجزء الرابع، الحديث: ۹۹۵۰.

2..... بخاری، کتاب التفسیر، سورة ويل للمطلقين، باب يوم يقوم الناس... الخ، ۳/۳۷۴، الحديث: ۴۹۳۸.

رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”وہ دن مومن پر ہلکا کر دیا جائے گا جیسا کہ اس پر ایک فرض نماز کی طرح ہو جائے گا۔“ (1)

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو قیامت کے دن کی شدتوں اور حساب کی سختیوں سے پناہ مانگنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ ﴿٤﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سِجِّينٌ ﴿٥﴾
 كِتَابٌ مَّرْقُومٌ ﴿٩﴾ وَيَلُّ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ﴿١٠﴾ الَّذِينَ يَكْذِبُونَ
 يَوْمَ الدِّينِ ﴿١١﴾ وَمَا يَكْذِبُ بِهِ إِلَّا كَلٌّ مَعْتَدٍ أَتَيْمٌ ﴿١٢﴾ إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ
 الْيَتْنَا قَالِ اسَاطِيرُ الْأُولَىٰ ﴿١٣﴾

ترجمہ کنز الایمان: بے شک کافروں کی لکھت سب سے نیچی جگہ سجین میں ہے اور تو کیا جانے سجین کیسی ہے وہ لکھت ایک مہر کیا نوشتہ ہے اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے جو انصاف کے دن کو جھٹلاتے ہیں اور اسے نہ جھٹلائے گا مگر ہر سرکش گنہگار جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جائیں کہے اگلوں کی کہانیاں ہیں۔

ترجمہ کنز العرفان: یقیناً بیشک بدکاروں کا نامہ اعمال ضرور سجین میں ہے۔ اور تجھے کیا معلوم کہ سجین کیا ہے؟ (وہ مہر لگائی ہوئی ایک کتاب ہے۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے خرابی ہے۔ جو انصاف کے دن کو جھٹلاتے ہیں۔ اور اسے نہیں جھٹلائے گا مگر ہر سرکش، بڑا گنہگار۔ جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہتا ہے (یہ قرآن) اگلوں کی کہانیاں ہیں۔

﴿ كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ ﴾: یقیناً بیشک بدکاروں کا نامہ اعمال ضرور سجین میں ہے۔ ﴿ اس

1.....مشكاة المصابيح، كتاب احوال القيامة و بدء الخلق، باب الحساب و القصاص و الميزان، الفصل الثالث، ۳۱۷/۲، الحدیث: ۵۵۶۳.

آیت اور اس کے بعد والی 6 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ بیشک وہ کتاب جس میں کافروں کے اعمال لکھے ہوئے ہیں سب سے نیچی جگہ جہنم میں ہے اور تم اس جگہ کی حقیقت نہیں جان سکتے کہ وہ کتنا ہولناک اور ہیبت کا مقام ہے اور کافروں کا اعمال نامہ مہر لگائی ہوئی ایک کتاب ہے جو نہ مٹ سکتی ہے نہ بدل سکتی ہے یہاں تک کہ ان سے ان اعمال کا حساب لے لیا جائے اور ان اعمال پر انہیں سزا دے دی جائے اور جس دن اعمال نامے کی وہ کتاب نکالی جائے گی تو اس دن ان جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے جو انصاف کے دن کو جھٹلاتے ہیں اور جزا ملنے کے دن یعنی قیامت کے منکر ہیں اور اس دن کو وہی جھٹلاتا ہے جس میں یہ تین باتیں پائی جاتی ہوں

(1)..... وہ حق سے تجاوز کرنے والا ہو اور مخلوق کے ساتھ معاملات کرنے میں ان پر ظلم کرنے والا ہو۔

(2)..... اپنے افعال اور اقوال میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے گناہوں میں مٹہرک ہو۔

(3)..... جب اس کے سامنے قرآن کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو ان کے بارے میں کہتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی وحی نہیں بلکہ سابقہ لوگوں کی کہانیاں ہیں۔

یاد رہے کہ جہنم کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ یہ ساتویں زمین کے نیچے ایک مقام ہے اور یہ مقام ابلیس اور اس کے لشکروں کا محل ہے۔⁽¹⁾

كَلَّا بَلْ سَأَلْتَهُمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿۱۷﴾

توجیہ کنزالایمان: کوئی نہیں بلکہ ان کے دلوں پر رنگ چڑھا دیا ہے ان کی کمائیوں نے۔

توجیہ کنزالعرفان: (ایسا) ہرگز نہیں (ہے) بلکہ ان کے کمائے ہوئے اعمال نے ان کے دلوں پر رنگ چڑھا دیا ہے۔

﴿کَلَّا: ہرگز نہیں۔﴾ یعنی اس سرکش اور گناہگار کا یہ کہنا غلط ہے کہ قرآن تو سابقہ لوگوں کے قصوں، کہانیوں کی بات ہے یعنی اس طرح کی باتیں کر کے اس کا اثر اپنے اوپر نہیں ہونے دیتے تو اصل بات یہ ہے کہ ان کے کفر و شرک جیسے برے

1..... حازن، المطففين، تحت الآية: ۷، ۴ / ۳۶۰، مدارك، المطففين، تحت الآية: ۷-۹، ص ۱۳۳، قرطبي، المطففين، تحت الآية: ۷، ۱۸۲/۸، الجزء التاسع عشر، ملقطاً.

اعمال کی شامت سے ان کے دل زنگ آلود اور سیاہ ہو گئے ہیں اسی وجہ سے وہ حق کو پہچان نہیں سکتے۔^(۱)

گناہ دل کو میلا کر دیتے ہیں

اس آیت سے معلوم ہوا کہ گناہ دل کو میلا کرتے ہیں اور گناہوں کی زیادتی دل کے زنگ کا باعث ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ پیدا ہوتا ہے، جب اس گناہ سے باز آ جاتا ہے اور توبہ واستغفار کر لیتا ہے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے اور اگر پھر گناہ کرتا ہے تو وہ نقطہ بڑھتا ہے یہاں تک کہ پورا دل سیاہ ہو جاتا ہے اور یہی زان یعنی وہ زنگ ہے جس کا اس آیت میں ذکر ہوا۔^(۲)

كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّحَجُوبُونَ ﴿۱۵﴾

توجہ کنوا الایمان: ہاں ہاں بے شک وہ اس دن اپنے رب کے دیدار سے محروم ہیں۔

توجہ کنوا العرفان: یقیناً بیشک وہ اس دن اپنے رب کے دیدار سے ضرور محروم ہوں گے۔

﴿كَلَّا: یقیناً﴾ یعنی یقیناً بیشک وہ کفار قیامت کے دن اپنے رب عزوجل کے دیدار سے اسی طرح محروم ہوں گے جس طرح دنیا میں اس کی توحید کا اقرار کرنے سے محروم رہے۔

ایمان والوں کو آخرت میں اللہ تعالیٰ کے دیدار کی نعمت نصیب ہوگی

اس آیت سے ثابت ہوا کہ مؤمنین کو آخرت میں اللہ تعالیٰ کے دیدار کی نعمت میسر آئے گی کیونکہ دیدار سے محرومی کفار کے لئے وعید کے طور پر ذکر کی گئی اور جو چیز کفار کے لئے وعید اور تہدید ہو وہ مسلمان کے حق میں ثابت نہیں ہو سکتی ورنہ کافروں کی وہ خاص سزا ہی کیا جو ان کے ساتھ مسلمانوں کو بھی برابر مل رہی ہو، تو اس سے لازم آیا کہ مؤمنین کے حق میں اللہ تعالیٰ کے دیدار سے محرومی نہیں ہے۔ حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آیت کے بارے میں

①.....روح البیان، المطلقین، تحت الآیة: ۸، ۳۶۷/۱۰.

②.....ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ ویل للمطلقین، ۲۲۰/۵، الحدیث: ۳۳۴۵.

پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ”جب اللہ تعالیٰ نے اپنے دشمنوں کو اپنے دیدار سے محروم کیا تو دوستوں کو اپنی تحلی سے نوازے گا اور اپنے دیدار سے سرفراز فرمائے گا اور حضرت امام شافعی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں: ”یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے اس کا دیدار کریں گے۔“ (۱)

ثُمَّ إِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيمِ ۖ ثُمَّ يُقَالُ هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ
تُكذِّبُونَ ۙ

ترجمہ کنزالایمان: پھر بے شک انہیں جہنم میں داخل ہونا۔ پھر کہا جائے گا یہ ہے وہ جسے تم جھٹلاتے تھے۔

ترجمہ کنزالعرفان: پھر بیشک وہ ضرور جہنم میں داخل ہونے والے ہیں۔ پھر کہا جائے گا: یہ وہ ہے جسے تم جھٹلاتے تھے۔

﴿ثُمَّ إِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيمِ﴾ پھر بیشک وہ ضرور جہنم میں داخل ہونے والے ہیں۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ کفار اللہ تعالیٰ کے دیدار سے محروم ہونے کے بعد جہنم میں داخل کر دیئے جائیں گے، پھر ان سے جہنم کے خازن کہیں گے کہ یہ وہ عذاب ہے جسے تم دنیا میں جھٹلاتے تھے اور اس کے واقع ہونے کا انکار کرتے تھے۔ (۲)

كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْأَبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ ۙ وَمَا أَدْرَاكَ مَا عِلِّيُّونَ ۙ
كِتَابٌ مَّرْقُومٌ ۙ لَا يُشْهَدُ وَلَا يُصَدَّقُ وَلَا يُلْفَىٰ ۙ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ لَمَّا نُهُوا

ترجمہ کنزالایمان: ہاں ہاں بے شک نیکوں کی لکھت سب سے اونچے محلِ عِلِّيِّین میں ہے اور تو کیا جانے عِلِّيِّین کیسی ہے وہ لکھت ایک مہر کیا نوشتہ ہے کہ مقرب جس کی زیارت کرتے ہیں۔

①.....خازن، المطففين، تحت الآية: ۱۵، ۳۶۱/۴.

②.....مدارك، المطففين، تحت الآية: ۱۶-۱۷، ص ۱۳۳۰.

ترجمہ کنز العرفان: یقیناً بیشک نیک لوگوں کا نامہ اعمال ضرور علیین میں ہے۔ اور تجھے کیا معلوم کہ علیین کیا ہے؟ (وہ) مہر لگائی ہوئی ایک کتاب ہے۔ قرب والے اس کی زیارت کرتے ہیں۔

﴿کَلَّا: یقیناً﴾ اس سے پہلی آیات میں کفار کے اعمال ناموں کی جگہ بیان کی گئی اور اب یہاں سے اہل ایمان کے اعمال ناموں کی جگہ بیان کی جا رہی ہے، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی تین آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ بیشک یقیناً وہ کتاب جس میں سچے دل سے ایمان لانے والے نیک لوگوں کے اعمال لکھے ہیں ساتویں آسمان میں عرش کے نیچے سب سے اونچے مقام علیین میں ہے اور تجھے کیا معلوم کہ علیین کی شان کتنی عجیب ہے اور وہ کسی عظمت والی ہے اور وہ اعمال نامے علیین میں مہر لگائی ہوئی ایک کتاب ہے جس میں ان نیک لوگوں کے اعمال لکھے ہیں اور جب وہ کتاب علیین تک پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتے اس کی زیارت کرتے ہیں۔ (۱)

إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ﴿٢٢﴾ عَلَىٰ الْأَرَآئِكِ يَنْظُرُونَ ﴿٢٣﴾ تَعْرِفُ فِي
وَجْوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ ﴿٢٤﴾ يُسْقَوْنَ مِنْ سَرِّ حَيْتٍ مَّخْضُومٍ ﴿٢٥﴾ خِيَلُهُمْ
مِسْكٌ ۖ وَفِي ذَٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ ﴿٢٦﴾ وَمِرَاجُهُمْ مِنْ
تَسْنِيمٍ ﴿٢٧﴾ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ ﴿٢٨﴾

ترجمہ کنز الایمان: بے شک نیکو کار ضرور چین میں ہیں تختوں پر دیکھتے ہیں تو ان کے چہروں میں چین کی تازگی پہچانے نقری شراب پلائے جائیں گے جو مہر کی ہوئی رکھی ہے اس کی مہر مشک پر ہے اور اس پر چاہیے کہ لچائیں لچانے والے اور اس کی ملوئی تسنیم سے ہے وہ چشمہ جس سے مقربان بارگاہ پیتے ہیں۔

ترجمہ کنز العرفان: بیشک نیک لوگ ضرور چین میں ہوں گے۔ تختوں پر نظارے کر رہے ہوں گے۔ تم ان کے چہروں

۱.....حازن، المطققین، تحت الآیة: ۱۸-۲۱/۴۰۲۱، جلالین، المطققین، تحت الآیة: ۱۸-۲۱، ص ۹۳، ملتقطاً.

میں نعمتوں کی تروتازگی پہچان لو گے۔ انہیں صاف ستھری خالص شراب پلائی جائے گی جس پر مہر لگائی ہوئی ہوگی۔ اس کی مہر مشک (کنی) ہے اور لپجانے والوں کو تو اسی پر لپجانا چاہئے۔ اور اس کی ملاوٹ تسنیم سے ہے۔ ایک چشمہ جس سے مقرب بندے پیئیں گے۔

﴿إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ﴾ بیشک نیک لوگ ضرور چین میں ہوں گے۔ ﴿نیک لوگوں کے اعمال نامے کی جگہ بیان کرنے کے بعد اب ان کی جزا بیان کی جا رہی ہے، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی 6 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ کے اطاعت گزار نیک لوگ ضرور جنت کی نعمتوں میں ہوں گے، وہ جنت میں تختوں پر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کے اکرام اور اس کی نعمتوں کو دیکھ رہے ہوں گے جو اُس نے انہیں عطا فرمائیں اور وہ اپنے دشمنوں کو بھی دیکھ رہے ہوں گے جو کہ طرح طرح کے عذابات میں گرفتار ہوں گے۔ جب تم ان کی طرف دیکھو گے تو تم ان کے چہروں میں نعمتوں کی تروتازگی پہچان لو گے کہ وہ خوشی سے چمکتے دکتے ہوں گے اور دل کی خوشی کے آثار ان چہروں پر نمایاں ہوں گے اور جنت میں انہیں صاف ستھری خالص شراب پلائی جائے گی جس کے برتنوں پر مہر لگائی ہوئی ہوگی اور ابرار ہی ان کی مہر توڑیں گے، ان برتنوں پر لگی مہر مشک کی بنی ہوئی ہے اور لپجانے والوں کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی طرف سبقت کر کے اور برائیوں سے باز رہ کر، اسی پر لپجانا چاہئے تاکہ انہیں مشک کی مہر لگی یہ شراب حاصل ہو اور اس شراب میں تسنیم ملی ہوئی ہے جو کہ جنت کی شرابوں میں سب سے اعلیٰ ہے اور تسنیم شراب کا وہ چشمہ ہے جس سے صرف اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے پیئیں گے اور باقی جتنیوں کی شرابوں میں شراب تسنیم کے چند قطرے ملائے جائیں گے۔^(۱)

إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا كَانُوا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا يَضْحَكُونَ ﴿٣٩﴾ وَإِذَا مَرُّوا
بِهِمْ يَتَعَامَرُونَ ﴿٤٠﴾ وَإِذَا انْقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ انْقَلَبُوا فَكِهِينَ ﴿٤١﴾ وَإِذَا
رَأَوْهُمْ قَالُوا إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَضَالُّونَ ﴿٤٢﴾ وَمَا أُرْسِلُوا عَلَيْهِمْ حَفِظِينَ ﴿٤٣﴾

۱.....حازن، المطففين، تحت الآية: ۲۲-۲۸، ۴/۳۶۱-۳۶۲، مدارك المطففين، تحت الآية: ۲۲-۲۸، ص ۱۳۳۱، ملقطاً.

فَالْيَوْمَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَصْحَكُونَ ﴿۳۳﴾ عَلَى الْأَرَائِكِ ۙ
يَنْظُرُونَ ﴿۳۴﴾ هَلْ ثُبُوبَ الْكُفَّارِ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿۳۵﴾

ترجمہ کنزالایمان: بے شک مجرم لوگ ایمان والوں سے ہنسا کرتے تھے اور جب وہ ان پر گزرتے تو یہ آپس میں ان پر آنکھوں سے اشارے کرتے اور جب اپنے گھر پلٹتے خوشیاں کرتے پلٹتے اور جب مسلمانوں کو دیکھتے کہتے بے شک یہ لوگ بہکے ہوئے ہیں اور یہ کچھ ان پر نگہبان بنا کر نہ بھیجے گئے تو آج ایمان والے کافروں سے ہنستے ہیں تختوں پر بیٹھے دیکھتے ہیں کیوں کچھ بدلہ ملا کافروں کو اپنے کئے کا۔

ترجمہ کنزالعرفان: بیشک مجرم لوگ ایمان والوں پر ہنسا کرتے تھے۔ اور جب وہ ان کے پاس سے گزرتے تو یہ آپس میں (ان پر) آنکھوں سے اشارے کرتے تھے۔ اور جب یہ کافر اپنے گھروں کی طرف لوٹتے تو خوش ہو کر لوٹتے۔ اور جب مسلمانوں کو دیکھتے تو کہتے: بیشک یہ لوگ بہکے ہوئے ہیں۔ حالانکہ ان کافروں کو مسلمانوں پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا گیا۔ تو آج ایمان والے کافروں پر ہنسیں گے۔ تختوں پر بیٹھے دیکھ رہے ہوں گے۔ کیا بدلہ دیا گیا کافروں کو اس کا جو وہ کام کرتے تھے۔

﴿إِنَّ الَّذِينَ أُجْرِمُوا: بیشک مجرم لوگ۔﴾ اس سے پہلے آیات میں آخرت میں ابرار کو ملنے والی نعمتوں کو بیان کیا گیا اور اب یہاں سے مسلمانوں کو تسلی دینے کے لئے یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ دنیا میں کفار کس طرح مسلمانوں کا مذاق اڑاتے اور ان پر ہنستے تھے اور آخرت میں معاملہ اس کے برعکس ہوگا، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی 7 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ بیشک مجرم لوگ جیسے ابو جہل، ولید بن مغیرہ اور عاص بن وائل وغیرہ کفار کے سردار ایمان والوں جیسے حضرت عمار، حضرت خباب، حضرت صہیب اور حضرت بلال وغیرہ غریب مومنین پر ہنسا کرتے تھے اور جب وہ غریب مومنین ان مالدار کافر سرداروں کے پاس سے گزرتے تو یہ سردار آپس میں طعن کے طور پر ان مومنین پر آنکھوں سے اشارے کرتے تھے اور جب یہ کافر اپنے گھروں کو لوٹتے تو مسلمانوں کو برا کہہ کر آپس میں ان کی ہنسی بناتے اور خوش ہوتے ہوئے لوٹتے

اور جب مسلمانوں کو دیکھتے تو کہتے: بیشک یہ لوگ بے بکے ہوئے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لے آئے اور دنیا کی لذتوں کو آخرت کی امیدوں پر چھوڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ان کافروں کو مسلمانوں پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا گیا کہ وہ اُن کے احوال اور اعمال پر گرفت کریں بلکہ ان کفار کو اپنی اصلاح کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنا حال درست کریں، دوسروں کو بے وقوف بتانے اور ان کی ہنسی اڑانے سے یہ لوگ کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں، تو جس طرح کافر دنیا میں مسلمانوں کی غربت اور محنت پر ہنستے ہیں اسی طرح قیامت کے دن ایمان والے کافروں پر ہنسیں گے اور قیامت کے دن معاملہ اس کے برعکس ہوگا کہ ایمان والے دائمی عیش اور راحت میں ہوں گے اور کافر ذلت و خواری کے دائمی عذاب میں ہوں گے، جب جہنم کا دروازہ کھولا جائے گا تو کافر جہنم سے نکلنے کے لئے دروازے کی طرف دوڑیں گے اور جب وہ دروازہ کے قریب پہنچیں گے تو دروازہ بند ہو جائے گا اور ان کے ساتھ بار بار ایسا ہی ہوگا اور کافروں کی یہ حالت دیکھ کر مسلمان اُن پر ہنسیں گے اور مسلمانوں کا حال یہ ہوگا کہ وہ جنت میں جواہرات کے تختوں پر بیٹھ کر کفار کی ذلت و رسوائی اور عذاب کی شدت کو دیکھ رہے ہوں گے اور اس پر ہنستے ہوں گے اور کافروں کو ان کے کئے ہوئے ان اعمال ہی کا بدلہ دیا جائے گا جو انہوں نے دنیا میں کئے تھے کہ مسلمانوں کا مذاق اڑاتے تھے اور ان پر ہنستے تھے۔ بعض مفسرین نے ان آیات کے شان نزول میں یہ روایت بھی ذکر کی ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالَى وَجْہَہُ الْکَرِیْمِ مسلمانوں کے ایک گروہ کے ساتھ تشریف لے جا رہے تھے، منافقین نے انہیں دیکھ کر آنکھوں سے اشارے کئے اور مسخری سے بنسے اور آپس میں ان حضرات کے حق میں بے ہودہ کلمات کہے، تو حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالَى وَجْہَہُ الْکَرِیْمِ کے حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں پہنچنے سے پہلے ہی یہ آیتیں نازل ہو گئیں۔ (۱)

①..... تفسیر کبیر، المطققین، تحت الآیة: ۲۹-۳۶، ۱۱/۹۵-۹۴، حازن، المطققین، تحت الآیة: ۲۹-۳۶، ۳۶۲/۴، مدارک، المطققین، تحت الآیة: ۲۹-۳۶، ص ۱۳۳۱-۱۳۳۲، ملقطاً.

سُورَةُ الْاِنْشِقَاقِ

سورة انشقاق کا تعارف

مقام نزول

سورة انشقاق مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔^(۱)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع، 25 آیتیں ہیں۔

”انشقاق“ نام رکھنے کی وجہ

انشقاق کا معنی ہے پھٹنا، اور اس سورت کا یہ نام اس کی پہلی آیت میں موجود لفظ ”اِنْشَقَّتْ“ سے ماخوذ ہے۔

سورة انشقاق کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں قیامت کی ہولناکیاں بیان کی گئی ہیں اور اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں۔

- (1)..... اس سورت کی ابتداء میں قیامت قائم ہوتے وقت کائنات میں ہونے والی بعض تبدیلیاں بیان کی گئیں۔
- (2)..... یہ بتایا گیا کہ ہر انسان مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنے اعمال کا حساب ضرور دے گا اور اپنے اعمال کے مطابق جزا یا سزا پائے گا۔
- (3)..... یہ بیان کیا گیا کہ قیامت کے دن جن لوگوں کو اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو ان سے آسان حساب لیا جائے گا اور وہ اپنے جنتی گھر والوں کی طرف خوشی خوشی لوٹے گا اور جنہیں اعمال نامہ پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا تو وہ عذاب سے چھکارا پانے کے لئے موت مانگیں گے اور انہیں جہنم کی بھڑکتی آگ میں ڈال دیا جائے گا۔
- (4)..... شفق، رات اور چاند کی قسم ذکر کر کے فرمایا گیا کہ قیامت کے دن مشرکین ہولناک امور اور مشکل ترین احوال

1..... حازن، تفسیر سورة الانشقاق، ۳۶۳/۴۔

کا سامنا کریں گے۔

(5)..... اس سورت کے آخر میں کفار و مشرکین اور ملحدوں وغیرہ کی ایمان قبول نہ کرنے پر سزائے نشت کی گئی اور دردناک عذاب سے ڈرایا گیا اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کئے تو انہیں دائمی ثواب کا مژدہ سنایا گیا۔

سورۃ مُطَفِّفِیْنُ کے ساتھ مناسبت

سورۃ انشقاق کی اپنے سے ما قبل سورت ”مُطَفِّفِیْنُ“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۃ مُطَفِّفِیْنُ میں اعمال نامہ لکھنے والے فرشتوں کا ذکر کیا گیا ہے اور اس سورت میں اعمال نامہ لوگوں کے ہاتھ میں دیئے جانے کا ذکر ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

توجیہ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

توجیہ کنزالعرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ ۱؎ وَاذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحَقَّتْ ۲؎ وَاِذَا الْاَرْضُ
مُدَّتْ ۳؎ وَاَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ ۴؎ وَاذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحَقَّتْ ۵؎

توجیہ کنزالایمان: جب آسمان شق ہو۔ اور اپنے رب کا حکم سنے اور اسے سزاوار ہی یہ ہے۔ اور جب زمین دراز کی جائے۔ اور جو کچھ اس میں ہے ڈال دے اور خالی ہو جائے۔ اور اپنے رب کا حکم سنے اور اسے سزاوار ہی یہ ہے۔

توجیہ کنزالعرفان: جب آسمان پھٹ جائے گا۔ اور وہ اپنے رب کا حکم سنے گا اور اسے یہی لائق ہے۔ اور جب زمین کو دراز کر دیا جائے گا۔ اور جو کچھ اس میں ہے زمین اسے (باہر) ڈال دے گی اور خالی ہو جائے گی۔ اور وہ اپنے رب کا حکم سنے گی اور اسے یہی لائق ہے۔

﴿إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ﴾: جب آسمان پھٹ جائے گا۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی 4 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ قیامت قائم ہونے کے وقت جب آسمان پھٹ جائے گا اور وہ اپنے پھٹنے کے بارے میں اپنے رب عزوجل کا حکم سنے گا اور اس کی اطاعت کرے گا اور اسے یہی لائق ہے کہ وہ اپنے رب عزوجل کا حکم سنے اور اس کی اطاعت کرے اور جب زمین کو برابر کر کے دراز کر دیا جائے گا اور اس پر کوئی عمارت اور کوئی پہاڑ باقی نہ رہے گا اور زمین اپنے اندر موجود سب خزانے اور مردے باہر ڈال دے گی اور خزانوں اور مردوں سے خالی ہو جائے گی اور وہ اپنے اندر کی چیزیں باہر پھینک دینے کے بارے میں اپنے رب عزوجل کا حکم سنے گی اور اس کی اطاعت کرے گی اور اسے یہی لائق ہے کہ وہ اپنے رب عزوجل کا حکم سنے اور اس کی اطاعت کرے تو اس وقت انسان اپنے عمل کا نتیجہ ثواب اور عذاب کی صورت میں دیکھ لے گا۔^(۱)

يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ كَدًّا قَبْلَ قِيَمَتِهِ ۖ

توجہ کنز الایمان: اے آدمی بیشک تجھے اپنے رب کی طرف یقینی دوڑنا ہے پھر اس سے ملنا۔

توجہ کنز العرفان: اے انسان! بیشک تو اپنے رب کی طرف دوڑنے والا ہے پھر اس سے ملنے والا ہے۔

﴿يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ: اے انسان!﴾ اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اے انسان! تو اپنی موت آنے تک اچھے یا برے عمل کرنے میں محنت و مشقت کرتا رہتا ہے، پھر مرنے کے بعد تجھے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں (اپنے اعمال کا حساب دینے کے لئے) ضرور حاضر ہونا ہے اور تو نے دنیا میں جیسے عمل کئے ہوں گے انہی کے مطابق تمہیں اس کی بارگاہ سے جزا ملے گی۔

اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے والے عمل کریں اور ناراض کرنے والے اعمال سے بچیں

ہر انسان کو چاہئے کہ وہ اس آیت میں غور کرے اور اپنے اعمال کا محاسبہ کرے اور موت آنے سے پہلے پہلے ایسے عمل کر لے جن کے ذریعے وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضی سے نجات پا جائے اور اسے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو جائے اور ایسے عمل کرنے سے خود کو بچالے جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو جائے اور وہ ہلاکت میں پڑ جائے۔ اگر وہ

1.....حازن، الانشقاق، تحت الآية: ۵-۱، ۴/۳۶۳.

ایسا کرے گا تو اس میں اسی کا بھلا اور فائدہ ہے، اور نہیں کرے گا تو سراسر نقصان بھی اسی کا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ ۗ وَ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا
فَلَا نَفْسِهِمْ يَهْدُونَ (۱)

ترجمہ کنز العرفان: جس نے کفر کیا تو اس کے کفر کا وبال اسی پر ہے اور جو اچھا کام کریں وہ اپنے ہی کے لئے تیاری کر رہے ہیں۔

اور ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ جَاهَدَ فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ
لَغَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ (۲)

ترجمہ کنز العرفان: اور جو کوشش کرے تو اپنے ہی فائدے کے لئے کوشش کرتا ہے، بیشک اللہ سارے جہان سے بے پروا ہے۔

اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والے عمل کئے ان کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے:

كَيْفَ إِذَا تَوَفَّيْتَهُمُ الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ
وُجُوهُهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ ۖ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ اتَّبَعُوا
مَا أَسْحَطَ اللَّهُ وَكَرَهُوا أَمْرًا ضَوَانَهُ فَأَحْبَطَ
أَعْمَالَهُمْ (۳)

ترجمہ کنز العرفان: تو ان کا کیا حال ہوگا جب فرشتے ان کے منہ اور ان کی پیٹھوں پر ضربیں مارتے ہوئے ان کی روح قبض کریں گے۔ یہ اس لیے ہے کہ انہوں نے اللہ کو ناراض کرنے والی بات کی پیروی کی اور انہوں نے اللہ کی خوشنودی کو پسند نہ کیا تو اس نے ان کے اعمال ضائع کر دیئے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رضا والے کام کرنے کی اور ناراض کر دینے والے کاموں سے بچنے کی توفیق عطا

فرمائے، آمین۔

فَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ ۖ ﴿٦﴾ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا ۗ ﴿٨﴾
وَيُنْقَلِبُ إِلَىٰ أَهْلِهِ مَسْرُورًا ۗ ﴿٩﴾

۱.....سورہ محمد: ۲۸، ۲۷

۲.....عنکبوت: ۶

۳.....روم: ۴۴

ترجبة كنفز الایمان: تو وہ جو اپنا نامہ اعمال دہنے ہاتھ میں دیا جائے۔ اس سے عنقریب سہل حساب لیا جائے گا۔ اور اپنے گھر والوں کی طرف شاد شاد پلٹے گا۔

ترجبة كنفز العرفان: تو بہر حال جسے اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ تو عنقریب اس سے آسان حساب لیا جائے گا۔ اور وہ اپنے گھر والوں کی طرف خوشی خوشی پلٹے گا۔

﴿فَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ﴾: تو بہر حال جسے اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ قیامت کے دن جسے اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو عنقریب اس سے آسان حساب لیا جائے گا اور وہ حساب کے بعد اپنے جنتی گھر والوں کی طرف اپنی اس کامیابی پر خوشی خوشی پلٹے گا۔ (۱)

قیامت کے دن ایمان والوں کے حساب کی صورتیں

یاد رہے کہ قیامت کے دن بعض اہل ایمان ایسے ہوں گے کہ جنہیں اعمال نامہ دیا ہی نہیں جائے گا اور وہ بغیر حساب کتاب کے سیدھے جنت میں چلے جائیں گے اور بعض اہل ایمان ایسے ہوں گے کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو ان سے تحقیق اور جرح والا حساب نہیں ہوگا بلکہ صرف ان کے اعمال ان پر پیش کئے جائیں گے، وہ اپنی نیکیوں اور گناہوں کو بیچنا نہیں گے، پھر انہیں نیکیوں پر ثواب دیا جائے گا اور ان کے گناہوں سے درگزر کیا جائے گا۔ یہ وہ آسان حساب ہے جس کا اس آیت میں ذکر ہے کہ نہ شدید اعتراضات کر کے اعمال کی تنقیح ہو، نہ یہ کہا جائے کہ ایسا کیوں کیا، نہ عذر طلب کیا جائے، نہ اس پر حجت قائم کی جائے کیونکہ جس سے مطالبہ کیا گیا تو اسے کوئی عذر ہاتھ آئے گا اور نہ وہ کوئی حجت پائے گا اس طرح وہ رسوا ہو جائے گا، اور بعض اہل ایمان ایسے ہوں گے کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہوں گے تو ان کے ہر عمل کی پوچھ گچھ ہوگی، ان کا کوئی گناہ نظر انداز نہیں کیا جائے گا اور انہیں برے اعمال کی سزا کاٹنے کے لئے ایک مخصوص مدت تک جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں

۱.....حازن، الانشقاق، تحت الآیة: ۷-۹، ۳۶۳/۴.

قیامت کے دن آسان حساب لئے جانے کی دعا مانگا کرے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، میں نے ایک مرتبہ نماز کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا ”اللَّهُمَّ حَسِبْنِي حِسَابًا يَسِيرًا“ اے اللہ! مجھ سے آسان حساب لے۔ جب نماز سے فارغ ہو کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم واپس ہوئے تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، آسان حساب سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا ”اس سے مراد یہ ہے کہ بس بندے کے اعمال نامے کو دیکھا جائے اور اس کے گناہوں کو نظر انداز کر دیا جائے۔ اے عائشہ! رضی اللہ تعالیٰ عنہا، قیامت کے دن جس سے اعمال کے حساب کے معاملے میں جرح کی گئی تو وہ ہلاک (یعنی عذاب میں گرفتار) ہو جائے گا۔“ (۱)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اور ان کے ہی الفاظ میں ہم بھی اسی کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں:

ہم ہیں اُن کے وہ ہیں تیرے تو ہوئے ہم تیرے
ان کی امت میں بنایا انہیں رحمت بھیجا
اس سے بڑھ کر تری سمت اور وسیلہ کیا ہے
یوں نہ فرما کہ ترا رحم میں دعویٰ کیا ہے
بخش بے پوچھے لجاے کو لجانا کیا ہے
صدقہ پیارے کی حیاء کا نہ لے مجھ سے حساب

وَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ وَرَأَىٰ ظَهْرَهُ ۖ ﴿١٠﴾ فَسَوْفَ يَدْعُو ثُبُورًا ۖ ﴿١١﴾ وَ
يَصْلِي سَعِيرًا ۖ ﴿١٢﴾

توجہ کنز الایمان: اور وہ جس کا نامہ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے دیا جائے۔ وہ عنقریب موت مانگے گا۔ اور بھڑکتی آگ میں جائے گا۔

توجہ کنز العرفان: اور رہا وہ جسے اس کا نامہ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا۔ تو وہ عنقریب موت مانگے گا۔ اور

①.....مسند امام احمد، مسند السيدة عائشة رضی اللہ عنہا، ۳۰۳/۹، الحدیث: ۲۴۲۷۰.

وہ بھڑکتی آگ میں داخل ہوگا۔

﴿وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ وَرَأَىٰ ظَهْرَهُ﴾ اور راہ وہ جسے اس کا نامہ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی 2 آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ قیامت کے دن کافر کا دایاں ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ ملا کر طوق میں باندھ دیا جائے گا اور بایاں ہاتھ پس پشت کر دیا جائے گا اور اس میں اس کا نامہ اعمال دیا جائے گا، اس حال کو دیکھ کر وہ جان لے گا کہ وہ جہنم میں جانے والوں میں سے ہے تو اس وقت وہ موت کی دعا مانگے گا اور يَا بُنُورَا فِیْ عَمَلِیْ هَا یَا مَوْتَ کہے گا تاکہ موت کے ذریعے عذاب سے چھکارا پاجائے، لیکن اسے موت نہ آئے گی اور اسے بھڑکتی آگ میں داخل کر دیا جائے گا۔⁽¹⁾

بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ ملنے والوں کا حال

بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ ملنے والوں کا حال بیان کرتے ہوئے ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ کنز العرفان: اور راہ وہ جسے اس کا نامہ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا: اے کاش کہ مجھے میرا نامہ اعمال نہ دیا جاتا۔ اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے۔ اے کاش کہ دنیا کی موت ہی (میرا کام) تمام کر دینے والی ہو جاتی۔ میرا مال میرے کچھ کام نہ آیا۔ میرا سب زور جاتا رہا۔ (فرشتوں کو حکم ہوگا) اسے پلڑو پھر اسے طوق ڈالو۔ پھر اسے بھڑکتی آگ میں داخل کرو۔ پھر ایسی زنجیر میں جکڑ دو جس کی لمبائی ستر ہاتھ ہے۔

وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِشَآئِلِهِ فَيَقُولُ يَلَيْتَنِي لَمْ أُوتِ كِتَابِيهِ ۖ وَلَٰهٖ أَدْرَاٰ مَا حَسَابِيهِ ۚ يَلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ۚ مَا أَغْنَىٰ عَنِّي مَالِيهِ ۚ هَلَكَ عَنِّي سُلْطَانِيهِ ۚ خُدُوهُ ۖ فَغُلُّوهُ ۚ ثُمَّ الْجَحِيمَ صَلُّوهُ ۚ ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ ۚ⁽²⁾

اور کفار جہنم میں بھی موت کی دعا مانگیں گے، جیسا کہ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ کنز العرفان: اور جب انہیں اس آگ کی کسی تنگ

وَادَّآ الْقُوَامُنَهَا مَكَآئِلًا صَيِّفًا مُّقْرَّنِينَ

1.....خازن، الانشقاق، تحت الآية: ۱۰-۱۲، ۴/۳۶۳.

2.....حافہ: ۲۵-۳۲.

جگہ میں زنجیروں میں جکڑ کر ڈالا جائے گا تو وہاں موت مانگیں گے۔ (فرمایا جائے گا) آج ایک موت نہ مانگو اور بہت سی موتیں مانگو۔

دَعَا هُنَالِكَ نُبُورًا ۱۰ لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ نُبُورًا
وَاحِدًا وَاذْعُوا نُبُورًا كَثِيرًا (۱)

اللہ تعالیٰ ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے اور ایمان پر ہی خاتمہ نصیب فرمائے اور قیامت کی ہولناکیوں اور جہنم کے عذابات کی شدتوں سے ہمیں نجات عطا فرمائے، آمین۔

إِنَّهُ كَانَ فِي أَهْلِهِ مَسْرُورًا ۱۳ إِنَّهُ ظَنَّ أَنْ لَنْ يَحُورَ ۱۴ بَلَىٰ إِنَّ رَبَّهُ كَانَ بِهَ بَصِيرًا ۱۵

ترجمہ کنز الایمان: بیشک وہ اپنے گھر میں خوش تھا۔ وہ سمجھا کہ اُسے پھر نا نہیں۔ ہاں کیوں نہیں بیشک اس کا رب اسے دیکھ رہا ہے۔

ترجمہ کنز العرفان: بیشک وہ اپنے گھر والوں میں خوش تھا۔ بیشک اس نے سمجھا کہ وہ ہرگز واپس نہیں لوٹے گا۔ ہاں، کیوں نہیں! بیشک اس کا رب اسے دیکھ رہا ہے۔

﴿إِنَّهُ كَانَ فِي أَهْلِهِ مَسْرُورًا﴾: بیشک وہ اپنے گھر والوں میں خوش تھا۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ قیامت کے دن کا فر کا یہ حال اس لئے ہوگا کہ وہ دنیا کے اندر اپنے گھر میں اپنی خواہشوں، شہوتوں، تکبر اور غرور میں خوش تھا، اس نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ وہ اپنے رب عزوجل کی طرف نہیں لوٹے گا اور وہ مرنے کے بعد اٹھایا نہ جائے گا اور جیسا اس نے گمان کیا تھا اور حقیقت ویسا ہرگز نہیں ہے بلکہ وہ ضرور اپنے رب عزوجل کی طرف لوٹے گا اور مرنے کے بعد اسے اٹھایا جائے گا اور اس کے اعمال کا حساب کیا جائے گا، بیشک اس کا رب عزوجل اس کے کفر اور تمام گناہوں کو دیکھ رہا ہے اور اس کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں لہذا وہ بہر حال اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹے گا اور اپنے اعمال کی جزا

(۱) پائے گا۔

آخرت سے غفلت اور بے فکری انتہائی نقصان دہ ہے

اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص دنیا کی رنگینیوں میں مشغول ہو کر اپنی آخرت سے غافل اور بے فکر ہو جائے اور اس کی بہتری کے لئے کوشش نہ کرے تو وہ آخرت میں بہت نقصان اٹھائے گا اور ایسا شخص دنیا میں بھی نقصان ہی اٹھاتا ہے، جیسا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جیسے آخرت کی فکر ہو اللہ تعالیٰ اس کا دل غنی کر دیتا ہے اور اس کے بکھرے ہوئے کاموں کو جمع کر دیتا ہے اور دنیا اس کے پاس ذلیل لونڈی بن کر آتی ہے اور جسے دنیا کی فکر ہو، اللہ تعالیٰ محتاجی اس کی دونوں آنکھوں کے سامنے کر دیتا ہے، اس کے جمع شدہ کاموں کو منتشر کر دیتا ہے اور دنیا (کے مال) سے بھی اسے اتنا ہی ملتا ہے جتنا اس کے لئے مقدر ہے۔“ (۲)

اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا کے عیش و عشرت میں کھو کر اپنی آخرت سے غافل اور بے فکر ہونے سے بچائے اور اپنی آخرت بہتر بنانے کے لئے خوب کوشش کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

فَلَا أُقْسِمُ بِالشَّقِيقِ ۱۶ وَاللَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ۱۷ وَالْقَبْرِ إِذَا تَسَقَّ ۱۸

ترجمہ کنز الایمان: تو مجھے قسم ہے شام کے اجالے کی۔ اور رات کی اور جو چیزیں اس میں جمع ہوتی ہیں۔ اور چاند کی جب پورا ہو۔

ترجمہ کنز العرفان: تو مجھے شام کے اجالے کی قسم ہے۔ اور رات کی اور ان چیزوں کی جنہیں رات جمع کر دے۔ اور چاند کی جب اس کا نور پورا ہو جائے۔

﴿فَلَا أُقْسِمُ بِالشَّقِيقِ﴾: تو مجھے شام کے اجالے کی قسم ہے۔ ﴿اس آیت سے اللہ تعالیٰ نے اپنی پیدا کی ہوئی چند چیزوں کی قسم ارشاد فرمائی ہے تاکہ لوگ ان میں غور و فکر کر کے عبرت حاصل کرنے کی طرف مائل ہوں۔

①.....حازن، الانشقاق، تحت الآية: ۱۳-۱۰، ۳۶۳/۴، مدارك، الانشقاق، تحت الآية: ۱۳-۱۰، ص ۱۳۴، ملقطاً.

②.....ترمذی، کتاب صفة القيامة والرفائق والنور، ۳۰-باب، ۲۱۱/۴، الحدیث: ۲۴۷۳.

شفق سے کیا مراد ہے؟

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک شفق سے مراد وہ اجالا ہے جو مغرب کی جانب سرخی ختم ہونے کے بعد شمال اور جنوب کی طرف نمودار ہوتا ہے اور اس اجالے کے غائب ہونے پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک مغرب کی نماز کا وقت ختم ہوتا اور عشاء کی نماز کا وقت شروع ہوتا ہے اور یہی کثیر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اکابر تابعین اور تبع تابعین کا قول ہے اور بعض علماء شفق سے وہی سرخی مراد لیتے ہیں جو سورج غروب ہونے کے بعد افاق میں نمودار ہوتی ہے۔ ﴿وَاللَّيْلُ وَمَا وَسَّقَ﴾ اور رات کی اور ان چیزوں کی جنہیں رات جمع کر دے۔ یعنی رات کی قسم اور ان چیزوں کی قسم، جنہیں رات جمع کر دیتی ہے۔ ان چیزوں سے مراد یا تو جانور ہیں جو کہ دن میں منتشر ہوتے ہیں اور رات میں اپنے آشیانوں اور ٹھکانوں کی طرف چلے آتے ہیں یا ان سے مراد وہ اعمال ہیں جو رات میں کئے جاتے ہیں جیسے تہجد کی نماز کہ یہ رات میں ادا کی جاتی ہے یا ان سے مراد تاریکی اور ستارے ہیں کہ یہ رات میں جمع ہوتے ہیں۔^(۱)

﴿وَالْقَبْرِ إِذَا تَسَّقَ﴾ اور چاند کی جب اس کا نور پورا ہو جائے۔ یعنی چاند کی قسم! جب وہ پورا ہو جائے اور اس کا نور کامل ہو جائے۔ چاند کا نور ایام بیض یعنی قمری مہینے کی تیرہویں، چودھویں اور پندرہویں تاریخ میں کامل ہوتا ہے۔^(۲)

لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَن طَبِقٍ ۱۹ ﴿فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ﴾ ۲۰

توجہ کنز الایمان: ضرورتاً منزل بہ منزل چڑھو گے۔ تو کیا ہوا ایمان نہیں لاتے۔

توجہ کنز العرفان: ضرورتاً ایک حالت کے بعد دوسری حالت کی طرف چڑھو گے۔ تو انہیں کیا ہوا کہ وہ ایمان نہیں لاتے۔

﴿لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَن طَبِقٍ﴾ ضرورتاً ایک حالت کے بعد دوسری حالت کی طرف چڑھو گے۔ یہ اس سے اوپر آیات میں مذکور قسموں کا جواب ہے۔ بعض مفسرین کے نزدیک اس آیت میں عام انسانوں سے خطاب ہے اور ایک منزل سے دوسری منزل کی طرف چڑھنے سے مراد یہ ہے کہ اے لوگو! تمہیں ایک حال کے بعد دوسرا حال پیش آئے گا۔ ان

①.....خازن، الانشقاق، تحت الآية: ۱۷، ۳۶۴/۴، مدارك، الانشقاق، تحت الآية: ۱۷، ص ۱۳۳، ملقطاً.

②.....خازن، الانشقاق، تحت الآية: ۱۸، ۳۶۴/۴، ملخصاً.

احوال کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا نے فرمایا کہ پہلے موت کی تختیوں اور ہولنا کیوں میں مبتلا ہونا، پھر مرنے کے بعد اٹھنا اور پھر حساب کی جگہ میں پیش ہونا مراد ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ انسان کے حالات میں مختلف درجے ہیں کہ ایک وقت وہ دودھ پیتا بچہ ہوتا ہے، پھر اس کا دودھ چھوٹتا ہے، پھر اس کے لڑکپن کا زمانہ آتا ہے، پھر وہ جوان ہوتا ہے، پھر اس کی جوانی ڈھلتی ہے اور پھر وہ بوڑھا ہو جاتا ہے۔

بعض مفسرین کے نزدیک اس آیت میں خاص نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے خطاب ہے اور ایک منزل سے دوسری منزل کی طرف چڑھنے سے مراد یہ ہے کہ ایک آسمان سے دوسرے آسمان کی طرف چڑھیں گے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ ایسا کیا کہ آپ معراج کی رات ایک آسمان پر تشریف لے گئے، پھر دوسرے آسمان پر اسی طرح درجہ بدرجہ اور مرتبہ بمرتبہ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کے قرب کی منازل میں پہنچے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے مروی ہے کہ اس آیت میں نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا حال بیان فرمایا گیا ہے اور اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ آپ کفار کی سرکشی اور ان کے جھٹلانے کی وجہ سے غمگین نہ ہوں، آپ کو مشرکین پر فتح اور کامیابی حاصل ہوگی اور آپ کا انجام بہت بہتر ہوگا۔^(۱)

﴿فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ﴾ تو انہیں کیا ہوا کہ وہ ایمان نہیں لاتے۔ ﴿یعنی اس سے پہلی آیات میں جن چیزوں کی قسم ارشاد فرمائی گئی یہ اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرت پر دلالت کرتی ہیں اور ان چیزوں کو دیکھ کر کسی عقلمند انسان کے لئے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں تو اب کفار کے پاس اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے میں کیا عذر باقی رہ گیا ہے اور وہ دلائل ظاہر ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ پر کیوں ایمان نہیں لاتے۔^(۲)

وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ ﴿۳۱﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور جب قرآن پڑھا جائے سجدہ نہیں کرتے۔

①.....حازن، الانشقاق، تحت الآية: ۱۹، ۳۶۴/۴.

②.....حلالین مع صاوی، الانشقاق، تحت الآية: ۲۰، ۲۳۳۶/۶، ۲۳۳۷.

توجہ کنز العرفان: اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے۔

﴿وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ﴾ اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے۔ ﴿شان نزول: جب ”سورہ اقرأ“ میں آیت ”وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ“^(۱) نازل ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھ کر سجدہ کیا، مومنین نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا البتہ کفار قریش نے سجدہ نہ کیا تو ان کے اس فعل کی برائی میں یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ جب کفار کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو وہ سجدہ تلاوت نہیں کرتے۔^(۲) امام فخر الدین رازی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيهِ فرماتے ہیں ”کفار چونکہ انتہائی فصیح و بلیغ تھے اس لئے قرآن سننے کے بعد ان کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہ تھا کہ وہ قرآن کو اپنی مثل لانے سے عاجز کر دینے والا مان لیں اور جب انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت درست ہونے اور احکامات اور منوعات میں ان کی اطاعت واجب ہونے کو جان لیا تو ان پر لازم تھا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائیں اور ان کی اطاعت کریں، اور چونکہ کفار نے ایسا نہیں کیا اس لئے قرآن سن کر سجدہ نہ کرنے پر اللہ تعالیٰ کا ان کی مذمت کرنا حق ہے۔“^(۳)

سجدہ تلاوت سے متعلق 8 شرعی مسائل

یہاں آیت کی مناسبت سے سجدہ تلاوت سے متعلق 8 شرعی مسائل ملاحظہ ہوں۔

- (1)..... اس آیت سے ثابت ہوا کہ سجدہ تلاوت کی آیت سننے والے پر سجدہ تلاوت کرنا واجب ہے اور حدیث سے ثابت ہے کہ وہ آیت پڑھنے والے اور سننے والے دونوں پر سجدہ تلاوت واجب ہو جاتا ہے۔
- (2)..... قرآن کریم میں کل چودہ آیتیں ایسی ہیں جنہیں پڑھنے یا سننے سے سجدہ تلاوت واجب ہو جاتا ہے خواہ سننے والے نے سننے کا ارادہ کیا ہو یا نہ کیا ہو۔
- (3)..... آیت سجدہ پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے البتہ پڑھنے میں یہ شرط ہے کہ اتنی آواز سے پڑھا ہو کہ اگر کوئی عذر نہ ہو تو خود سن سکے۔

①..... یہ آیت بھی آیات سجدہ میں سے ہے، اسے پڑھنے اور سننے والے پر سجدہ تلاوت واجب ہے۔

②..... تفسیر احمدی، سورہ انشقاق، تحت الآیة: ۲۱، ص ۷۳۸۔

③..... تفسیر کبیر، الانشقاق، تحت الآیة: ۲۱، ۱۱/۱۰۴۔

(4)..... اگر اتنی آواز سے آیت سجدہ پڑھی کہ وہ خود سن سکتا تھا مگر شور و غل یا بہرے ہونے کی وجہ سے نہ سنی تو سجدہ واجب ہو گیا اور اگر محض ہونٹ بولے آواز پیدا نہ ہوئی تو واجب نہ ہوا۔

(5)..... سجدہ تلاوت کے لئے بھی وہی شرطیں ہیں جو نماز کے لئے ہیں جیسے طہارت، قبلہ رو ہونا اور ستر عورت وغیرہ۔

(6)..... اگر امام نے نماز میں آیت سجدہ پڑھی تو اس پر اور مقتدیوں پر اور جو شخص نماز میں تو نہ ہو لیکن اس آیت کو سن لے تو اس پر سجدہ تلاوت کرنا واجب ہے۔ (اس مسئلے کا خیال بطور خاص ان لوگوں کو رکھنا چاہئے جو تراویح پڑھنے کے لئے مسجد میں حاضر ہوتے ہیں یا گھروں میں بیٹھے مرد یا عورتیں امام کی تلاوت کو سن رہے ہوتے ہیں، البتہ آیت سجدہ سننے سے عورت پر سجدہ تلاوت اس صورت میں واجب ہوگا کہ وہ اس وقت جنابت، حیض یا نفاس کی حالت میں نہ ہو۔)

(7)..... سجدہ کی جتنی آیتیں پڑھی جائیں گی اتنے ہی سجدے واجب ہوں گے اور اگر ایک ہی آیت ایک مجلس میں بار بار پڑھی گئی تو ایک ہی سجدہ واجب ہوگا۔

(8)..... سجدہ کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے اور کم سے کم تین بار سُبْحٰنَ رَبِّيَ الْأَعْلَىٰ کہے، پھر اللہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے، سجدہ تلاوت کے شروع اور آخر میں دونوں بار اللہ اکبر کہنا سنت ہے اور کھڑے ہو کر سجدہ میں جانا اور سجدہ کے بعد کھڑا ہونا یہ دونوں قیام مستحب ہیں۔^(۱)

نوٹ: سجدہ تلاوت کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے بہار شریعت، جلد نمبر 1، حصہ نمبر

4 سے ”سجدہ تلاوت کا بیان“ مطالعہ فرمائیں۔

بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا يَكْذِبُونَ ﴿٣٣﴾ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُوعُونَ ﴿٣٤﴾

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٣٥﴾ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ﴿٣٦﴾

1..... بہار شریعت، حصہ چہارم، ۲۸۸-۲۸۱، تفسیر احمدی، سورۃ انشقاق، ص ۷۳۹، ملتقطاً۔

توجہ کنزالایمان: بلکہ کافر جھٹلا رہے ہیں۔ اور اللہ خوب جانتا ہے جو اپنے جی میں رکھتے ہیں۔ تو تم انہیں دردناک عذاب کی بشارت دو۔ مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کے لیے وہ ثواب ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا۔

توجہ کنزالعرفان: بلکہ کافر جھٹلا رہے ہیں۔ اور اللہ اسے خوب جانتا ہے جو وہ اپنے دلوں میں رکھتے ہیں۔ تو تم انہیں دردناک عذاب کی بشارت سنا دو۔ مگر جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے اعمال کئے ان کے لیے وہ ثواب ہے جو کبھی ختم نہیں ہوگا۔

﴿بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا ذُكِّرُوا بَيِّنَاتٍ﴾ بلکہ کافر جھٹلا رہے ہیں۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی 3 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ جن دلائل کی وجہ سے ایمان لانے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں رہتا وہ اگرچہ ظاہر ہیں لیکن کفار قرآن کی آیات کو اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کو اپنے باپ دادا کی بیروی کی وجہ سے یا حسد کی وجہ سے یا اس خوف کی وجہ سے جھٹلا رہے ہیں کہ اگر انہوں نے ایمان قبول کر لیا تو ان کا دُنیوی منصب اور دنیا کے فوائد ختم ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے جو کفر و شرک اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو جھٹلانا وہ اپنے دلوں میں محفوظ رکھتے ہیں، تو اسے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تم انہیں ان کے کفر اور عناد پر دردناک عذاب کی بشارت سنا دو مگر ان میں سے جو لوگ کفر سے توبہ کر کے سچے دل سے ایمان لے آئے اور انہوں نے اچھے اعمال کئے تو ان کے لیے آخرت میں وہ ثواب ہے جو کبھی ختم نہیں ہوگا بلکہ ہمیشہ رہے گا۔^(۱)

کفار کی حالت سامنے رکھتے ہوئے مسلمان بھی اپنے حال پر غور کریں

اس سے معلوم ہوا کہ کفار کے ایمان قبول نہ کرنے کی ایک وجہ یہ تھی کہ انہیں اپنے دُنیوی منصب چھین جانے اور دنیا کے وہ فوائد ختم ہو جانے کا خوف تھا جو انہیں حاصل تھے۔ کفار کے اسی خوف کو سامنے رکھتے ہوئے ان مسلمانوں کو بھی اپنی حالت پر غور کرنا چاہئے جو دنیا کی عزت، وجاہت، دولت اور مرتبے ختم ہونے کے خوف سے اسلام کی تعلیمات اور اس کے احکامات پر عمل کرنے سے خود بھی دور بھاگتے ہیں اور اپنی اولادوں کو بھی دور رکھتے ہیں اور فقط کبھی کبھار نماز پڑھ لینا یا تھوڑا بہت اللہ اللہ کر لینا اپنی اُخروی نجات کے لئے کافی سمجھتے ہیں۔

①.....تفسیر کبیر، الانشقاق، تحت الآية: ۲۲-۲۵، ۱۰۴/۱۱، ۱۰۵-۱۰۴، حازن، الانشقاق، تحت الآية: ۲۲-۲۵، ۳۶۴/۴، ملتقطاً.

سُورَةُ الْبُرُوجِ

سورة بُرُوج كاتعارف

مقام نزول

سورة بُرُوج مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔^(۱)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع، 22 آیتیں ہیں۔

”بروج“ نام رکھنے کی وجہ

ستاروں کی منزلوں کو بُرُوج کہتے ہیں اور اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے بُرُوجوں والے آسمان کی قسم ارشاد فرمائی ہے اس مناسبت سے اسے ”سورة بُرُوج“ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

سورة بُرُوج سے متعلق دو احادیث

(1)..... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: حضور پُر نور صَلَّى اللہُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ظہر اور عصر کی نماز میں ”وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ“۔ ”وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ“ اور ان دونوں جیسی سورتیں تلاوت فرماتے تھے۔⁽²⁾

(2)..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: حضور اقدس صَلَّى اللہُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حکم دیا کہ عشاء کی نماز میں وہ (چار) سورتیں تلاوت کی جائیں جن کے شروع میں آسمان کا ذکر ہے۔⁽³⁾

سورة بُرُوج کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں سابقہ امتوں کے احوال بیان کر کے حضور پُر نور صَلَّى اللہُ تَعَالَى

①..... حازن، تفسیر سورة البروج، ۳۶۴/۴.

②..... ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب قدر القراءة فی صلاة الظهر والعصر، ۳۰۹/۱، الحدیث: ۸۰۵.

③..... مسند امام احمد، مسند ابی ہریرة رضی اللہ عنہ، ۲۱۷/۳، الحدیث: ۸۳۴۱.

عَلَيْهِ وَالِاهِ وَسَلَّمَ اور ان کے صحابہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کو کفار کی طرف سے بچنے والی اذیتوں پر تسلی دی گئی ہے اور اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں۔

(1)..... اس سورت کی ابتدائی آیات میں آسمان، قیامت کے دن، جمعہ اور عرفہ کے دن کی قسمیں ذکر کر کے فرمایا گیا کہ کفار قریش بھی اسی طرح ملعون ہیں جس طرح بھڑکتی آگ والی کھائی والوں پر لعنت کی گئی تھی۔

(2)..... سابقہ امتوں جیسے اصحابِ الْأَخْدُودِ، فرعون اور شمود کے واقعات بیان کئے گئے اور انہی واقعات کے ضمن میں بتایا گیا کہ جنہوں نے مسلمان مردوں اور عورتوں کو آزمائش میں مبتلا کیا اور وہ حالتِ کفر میں مر گئے تو ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے۔

(3)..... یہ بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ جب کسی ظالم کی پکڑ فرماتا ہے تو اس کی پکڑ بہت شدید ہوتی ہے اور وہ مردوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر قدرت رکھتا ہے، توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا اور نیک بندوں سے محبت فرمانے والا ہے، عزت والے عرش کا مالک اور ہمیشہ جو چاہے کرنے والا ہے۔

(4)..... اس سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ کفار مکہ سابقہ امتوں کے انجام سے نصیحت حاصل کرنے کی بجائے نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالِاهِ وَسَلَّمَ اور قرآن مجید کو جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں، قرآن کو شاعری اور کہانت کی کتاب کہتے ہیں حالانکہ وہ تو بہت بزرگی والا قرآن ہے اور لوحِ محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔

سورۃ انشقاق کے ساتھ مناسبت

سورۃ بُرُوج کی اپنے سے ماقبل سورت ”انشقاق“ کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں کی پہلی آیت میں آسمان کا ذکر ہے۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں نیک اعمال کرنے والے مسلمانوں کے لئے جنت کی بشارت، کافروں کے لئے جہنم کی وعید اور قرآن مجید کی عظمت بیان کی گئی ہے۔ تیسری مناسبت یہ ہے کہ سورۃ انشقاق میں بیان کیا گیا کہ نبی اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالِاهِ وَسَلَّمَ اور ان کے صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کے بارے میں کافروں کے دلوں میں جو بغض و عناد ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے اور اس سورت میں بتایا گیا کہ سابقہ امتوں کے کفار کا بھی یہی طرزِ عمل تھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمہ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمہ کنزالعرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ ۱

ترجمہ کنزالایمان: قسم آسمان کی جس میں بُرج ہیں۔

ترجمہ کنزالعرفان: برجوں والے آسمان کی قسم۔

﴿وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ﴾: برجوں والے آسمان کی قسم۔ آسمان میں موجود برجوں کی تعداد بارہ ہے اور ان کی قسم اس لئے ارشاد فرمائی گئی کہ ان میں اللہ تعالیٰ کی حکمت کے عجائبات نمودار ہیں جیسے سورج، چاند اور ستاروں کا ان بُروج میں ایک مُعَيَّن اندازے پر چلنا اور اس چال میں اختلاف نہ ہونا وغیرہ۔^(۱)

نوٹ: ان بُروج کی تفصیل سورہ فرقان کی آیت نمبر 61 میں بیان ہو چکی ہے۔ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اٰنۃً لَّکُمۡ ہوئے مشہور کلام ”قصیدہ نور“ میں انہی بارہ برجوں کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ کے حبیب صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان اس طرح بیان کرتے ہیں:

بارہویں کے چاند کا مجرا ہے سجدہ نور کا بارہ برجوں سے جھکا ایک اک ستارہ نور کا

وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ ۲ وَشَٰہِدِ ۳ وَمَشْہُودِ ۴

۱.....خازن، البروج، تحت الآیة: ۱، ۴/۳۶۴.

تَرْجِيَةً كَتَبْنَا لِإِيْمَانٍ: اور اس دن کی جس کا وعدہ ہے۔ اور اس دن کی جو گواہ ہے اور اس دن کی جس میں حاضر ہوتے ہیں۔

تَرْجِيَةً كَتَبْنَا لِإِيْمَانٍ: اور اس دن کی جس کا وعدہ ہے۔ اور گواہ دن کی اور اس دن کی جس میں (لوگ) حاضر ہوتے ہیں۔

﴿وَالْيَوْمِ وَالنَّوْمِ حُودٍ﴾: اور اس دن کی جس کا وعدہ ہے۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں جن دنوں کی قسم ارشاد فرمائی گئی، اس کے بارے میں حضرت ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”وعدے کے دن سے قیامت کا دن، حاضر ہونے کے دن سے عرفہ کا دن اور گواہ دن سے جمعہ کا دن مراد ہے۔“ (1)

چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اور قیامت کے اس دن کی قسم! جس میں تمام زمین اور آسمان والوں کو جمع کرنے کا وعدہ ہے اور جمعہ کے اس دن کی قسم! جو کہ بندوں کے اعمال کا گواہ ہے اور عرفہ کے اس دن کی قسم! جس میں آدمی اور فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ (2)

﴿وَشَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ﴾: اور گواہ دن کی اور اس دن کی جس میں (لوگ) حاضر ہوتے ہیں۔ جیسا کہ اوپر بیان ہوا کہ یہاں گواہ دن سے مراد جمعہ کا دن اور جس دن میں لوگ اور فرشتے حاضر ہوتے ہیں اس سے عرفہ کا دن مراد ہے، اسی مناسبت سے ہم یہاں جمعہ اور عرفہ کے دن کے چند فضائل بیان کرتے ہیں۔

جمعہ اور عرفہ کے دن کے 6 فضائل

(1)..... حضرت ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، نبی اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”بہتر دن کہ جس پر سورج طلوع ہوا، جمعہ کا دن ہے، اسی دن میں حضرت آدم عَلَيْهِ السَّلَامُ پیدا کیے گئے اور اسی دن جنت میں داخل کیے گئے اور اسی دن جنت سے اترنے کا انہیں حکم ہوا اور قیامت جمعہ ہی کے دن قائم ہوگی۔“ (3)

(2)..... حضرت ابولبابہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا ہے اور وہ دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک عیدِ الٰہی اور عیدِ الفطر

1..... ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورة البروج، ۲۲۲/۵، الحدیث: ۳۳۵۰.

2..... قرطبی، البروج، تحت الآیة: ۳-۲، ۱۰۰/۱، الجزء التاسع عشر، جلالین، البروج، تحت الآیة: ۲-۳، ص ۴۹۵، ملقطاً.

3..... مسلم، کتاب الجمعة، باب فضل يوم الجمعة، ص ۴۲۵، الحدیث: ۱۸ (۸۵۴).

سے بڑا ہے، اس میں پانچ فحصلتیں ہیں۔ (۱) اللہ تعالیٰ نے اسی دن میں حضرت آدم عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کو پیدا کیا۔ (۲) اور اسی دن میں زمین پر انہیں اتارا۔ (۳) اور اسی دن میں انہیں وفات دی۔ (۴) اور اس دن میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ بندہ اس وقت جس چیز کا سوال کرے اللہ تعالیٰ اسے دے گا، جب تک حرام کا سوال نہ کرے۔ (۵) اور اسی دن میں قیامت قائم ہوگی، کوئی مَکْرُب فرشتہ، آسمان، زمین، ہوا، پہاڑ اور دریا ایسا نہیں ہے کہ وہ جمعہ کے دن سے ڈرتے نہ ہوں۔^(۱)

(۳)..... حضرت انس بن مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، حضور پُرْنُورِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”جمعہ کے دن اور رات میں چوبیس گھنٹے ہیں اور کوئی گھنٹہ ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ جہنم سے چھ لاکھ ایسے افراد کو آزاد نہ کرتا ہو جن پر جہنم واجب ہو گیا تھا۔“^(۲)

(۴)..... حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے روایت ہے، حضور اقدس صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے گا، اللہ تعالیٰ اسے فتنہ قبر سے بچالے گا۔“^(۳)

(۵)..... اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”عرفہ سے زیادہ کسی دن میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو جہنم سے آزاد نہیں کرتا پھر ان کے ساتھ ملائکہ پر مہابات فرماتا ہے۔“^(۴)

(۶)..... حضرت ابوقحافہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”مجھے اللہ عَزَّ وَجَلَّ پر گمان ہے کہ عرفہ کا روزہ ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہ مٹا دیتا ہے۔“^(۵)

قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ ۳ النَّارِ ذَاتِ الْوُقُودِ ۵ اِذْهُمْ عَلَيْهَا

①..... ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاة والسنة فیہا، باب فی فضل الجمعة، ۸/۲، الحدیث: ۱۰۸۴.

②..... مسند ابو یعلیٰ، مسند انس بن مالک، ثابت البنانی عن انس، ۲۳۵/۳، الحدیث: ۳۴۷۱.

③..... ترمذی، کتاب الجنائز، باب ما جاء فیمن مات یوم الجمعة، ۳۳۹/۲، الحدیث: ۱۰۷۶.

④..... مسلم، کتاب الحج، باب فی فضل الحج والعمرة ویوم عرفة، ص ۷۰۲، الحدیث: ۴۳۶ (۱۳۴۸).

⑤..... مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب ثلاثة ايام من کل شهر... الخ، ص ۵۸۹، الحدیث: ۱۹۶ (۱۱۶۲).

قُعُودٌ ۱ وَهُمْ عَلَى مَا يَفْعَلُونَ بِالْمُؤْمِنِينَ شُهُودٌ ۲

ترجمہ کنزالایمان: کھائی والوں پر لعنت ہو۔ وہ اس بھڑکتی آگ والے۔ جب وہ اس کے کناروں پر بیٹھے تھے۔ اور وہ خود گواہ ہیں جو کچھ مسلمانوں کے ساتھ کر رہے تھے۔

ترجمہ کنزالعرفان: کھائی والوں پر لعنت ہو۔ بھڑکتی آگ والے۔ جب وہ اس کے کناروں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اور وہ خود اس پر گواہ ہیں جو وہ مسلمانوں کے ساتھ کر رہے تھے۔

﴿قَتِيلٌ أَصْحَابُ الْأُخْدُوْدِ﴾ کھائی والوں پر لعنت ہو۔ پھر اس سے اوپر والی آیات میں اللہ تعالیٰ نے آسمان، قیامت کے دن، حمد اور عرفہ کے دن کی قسمیں ارشاد فرما کر اس آیت اور اس کے بعد والی تین آیات میں فرمایا کہ کفار قریش بھی اسی طرح ملعون ہیں جس طرح بھڑکتی آگ والی کھائی والوں پر اس وقت لعنت کی گئی جب وہ اس کھائی کے کناروں پر کرسیاں بچھائے بیٹھے ہوئے تھے اور مسلمانوں کو آگ میں ڈال رہے تھے اور شاہی لوگ بادشاہ کے پاس آ کر ایک دوسرے کے لئے گواہی دیتے تھے کہ انہوں نے حکم کی تعمیل کرنے میں کوتاہی نہیں کی اور ایمانداروں کو آگ میں ڈال دیا۔^(۱)

کھائی والوں کا واقعہ

یہاں کھائی والوں کا جو واقعہ ذکر کیا گیا اس کے بارے میں حضرت صہیب رومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”تم سے پہلے زمانے میں ایک بادشاہ تھا اور اس کا ایک جادوگر تھا، جب وہ جادوگر بوڑھا ہو گیا تو اس نے بادشاہ سے کہا: اب میں بوڑھا ہو گیا ہوں، آپ میرے پاس ایک لڑکا بھیج دیں تاکہ میں اسے جادو سکھا دوں۔ بادشاہ نے اس کے پاس جادو سیکھنے کے لئے ایک لڑکا بھیج دیا، وہ لڑکا جس راستے سے گزر کر جادوگر کے پاس جاتا اس راستے میں ایک راہب رہتا تھا، وہ لڑکا (روزانہ) اس راہب کے پاس بیٹھ کر اس کی باتیں سننے لگا اور اُس راہب کا کلام اس لڑکے کے دل میں اترتا جا رہا تھا۔ جب وہ لڑکا جادوگر کے پاس پہنچتا تو (دیر سے

۱.....مدارک، البروج، تحت الآية: ۴-۷، ص ۱۲۳۵-۱۲۳۶.

آنے پر) جادو گر اسے مارتا۔ لڑکے نے راہب سے اس کی شکایت کی تو راہب نے کہا: جب تمہیں جادو گر سے خوف ہو تو کہہ دینا: گھر والوں نے روک لیا تھا اور جب گھر والوں سے خوف ہو تو ان سے کہہ دینا کہ جادو گر نے مجھے روک لیا تھا۔ یہ سلسلہ یونہی جاری تھا کہ اسی دوران ایک بڑے درندے نے لوگوں کا راستہ بند کر دیا۔ لڑکے نے سوچا: آج میں آزماؤں گا کہ جادو گر افضل ہے یا راہب؟ چنانچہ اس نے ایک پتھر اٹھایا اور کہا: اے اللہ! عَزَّوَجَلَّ، اگر تجھے راہب کے کام جادو گر سے زیادہ پسند ہیں تو اس پتھر سے جانور کو ہلاک کر دے تاکہ لوگ راستے سے گزر سکیں۔ چنانچہ جب لڑکے نے پتھر مارا تو وہ جانور اس کے پتھر سے مر گیا۔ پھر اس نے راہب کے پاس جا کر اسے اس واقعے کی خبر دی تو اس نے کہا: اے بیٹے! آج تم مجھ سے افضل ہو گئے ہو، تمہارا مرتبہ وہاں تک پہنچ گیا ہے جسے میں دیکھ رہا ہوں۔ عنقریب تم مصیبت میں گرفتار ہو گے اور جب تم مصیبت میں گرفتار ہو تو کسی کو میرا پتانا دینا۔ (اس کے بعد اس لڑکے کی دعائیں قبول ہونے لگیں) اور اس کی دعا سے مادرزاد اندھے اور برص کے مریض اچھے ہونے لگ گئے اور وہ تمام بیماریوں کا علاج کرنے لگا۔ بادشاہ کا ایک ساتھی نابینا ہو گیا تھا، اس نے جب یہ خبر سنی تو وہ اس لڑکے کے پاس بہت سے تحائف لے کر آیا اور اس سے کہا: اگر تم نے مجھے شفا دے دی تو میں یہ سب چیزیں تمہیں دے دوں گا۔ لڑکے نے کہا: میں کسی کو شفا نہیں دیتا بلکہ شفا تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے، اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آؤ تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا اور وہ تمہیں شفا عطا کر دے گا۔ چنانچہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے شفا دے دی۔ جب وہ بادشاہ کے پاس گیا اور پہلے کی طرح اس کے پاس بیٹھا تو بادشاہ نے پوچھا: تمہاری بینائی کس نے لوٹائی ہے؟ اس نے کہا: میرے رب عَزَّوَجَلَّ نے۔ بادشاہ نے کہا: کیا میرے سوا تیرا کوئی رب ہے؟ اس نے کہا: ہاں! میرا اور تمہارا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ یہ سن کر بادشاہ نے اسے گرفتار کر لیا اور اس وقت تک اسے اُذیت دیتا رہا جب تک اس نے لڑکے کا پتانا بتا دیا۔ پھر اس لڑکے کو لایا گیا اور بادشاہ نے اس سے کہا: اے بیٹے! تمہارا جادو یہاں تک پہنچ گیا ہے کہ تم مادرزاد اندھوں کو ٹھیک کر دیتے ہو، برص کے مریضوں کو تندرست کر دیتے ہو اور اس کے علاوہ اور بھی بہت کچھ کرتے ہو۔ اس لڑکے نے کہا: میں کسی کو شفا نہیں دیتا بلکہ شفا تو میرا اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔ بادشاہ نے اسے گرفتار کر لیا اور اس وقت تک اسے اُذیت دیتا رہا جب تک اس نے راہب کا پتانا بتا دیا۔ پھر راہب کو لایا گیا اور اس سے کہا گیا کہ اپنے دین سے پھر جاؤ۔ راہب نے انکار کیا تو بادشاہ نے آرا منگوا کر اس کے سر کے درمیان رکھا اور اسے آرے سے چیر کر دو ٹکڑے کر دیا۔ پھر اس نے اپنے ساتھی کو بلایا اور اس سے کہا کہ اپنے دین سے

پھر جاؤ۔ اس نے انکار کیا تو بادشاہ نے اسے بھی آرے سے چیر کر دو ٹکڑے کر دیا۔ پھر اس لڑکے کو بلایا اور اس سے کہا کہ اپنے دین سے پھر جاؤ۔ اس لڑکے نے انکار کیا تو بادشاہ نے اپنے چند ساتھیوں سے کہا: اس لڑکے کو فلاں پہاڑ پر لے جاؤ اور اسے لے کر پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ جاؤ، اگر یہ اپنے دین سے پھر جائے تو ٹھیک ورنہ اسے پہاڑ کی چوٹی سے نیچے پھینک دینا۔ وہ لوگ اس لڑکے کو لے کر گئے اور پہاڑ پر چڑھ گئے۔ اس لڑکے نے دعا کی: اے اللہ! عَزَّوَجَلَّ، تو جس طرح چاہے مجھے ان سے بچالے۔ اسی وقت ایک زلزلہ آیا اور وہ سب لوگ پہاڑ سے نیچے گر گئے۔ اس کے بعد وہ لڑکا بادشاہ کے پاس چلا گیا تو بادشاہ نے اس سے پوچھا: جو لوگ تمہارے ساتھ گئے تھے ان کا کیا ہوا؟ لڑکے نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے بچالیا۔ بادشاہ نے پھر اسے اپنے چند ساتھیوں کے حوالے کیا اور کہا کہ اسے ایک کشتی میں سوار کر کے سمندر کے وسط میں لے جاؤ، اگر یہ اپنا دین چھوڑ دے تو ٹھیک ورنہ اسے سمندر میں پھینک دینا۔ وہ لوگ اسے سمندر میں لے گئے تو اس نے دعا کی: اے اللہ! عَزَّوَجَلَّ، تو جس طرح چاہے مجھے ان سے بچالے۔ وہ کشتی فوراً الٹ گئی اور اس لڑکے کے علاوہ سب لوگ غرق ہو گئے۔ وہ لڑکا پھر بادشاہ کے پاس چلا گیا تو بادشاہ نے پوچھا: جو لوگ تمہارے ساتھ گئے تھے ان کا کیا ہوا؟ اس نے کہا: اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے بچالیا۔ پھر اس نے بادشاہ سے کہا: تم مجھے اس وقت تک قتل نہیں کر سکو گے جب تک میرے کہنے کے مطابق عمل نہ کرو۔ بادشاہ نے وہ عمل پوچھا تو لڑکے نے کہا: تم ایک میدان میں سب لوگوں کو جمع کرو اور مجھے کھجور کے تنے پر سولی دو، پھر میرے تڑکیش سے ایک تیر نکال کر بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِ کہہ کر مجھے مارو، اگر تم نے ایسا کیا تو وہ تیر مجھے قتل کر دے گا۔ چنانچہ بادشاہ نے تمام لوگوں کو ایک میدان میں جمع کیا اور اس لڑکے کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق عمل کر کے تیر چھوڑ دیا، وہ تیر لڑکے کی کپٹنی میں پھوست ہو گیا، لڑکے نے تیر لگنے کی جگہ پر اپنا ہاتھ رکھا اور انتقال کر گیا۔ یہ دیکھ کر تمام لوگوں نے کہا کہ ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے، ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے، ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے۔ بادشاہ کو اس واقعے کی خبر دی گئی اور اس سے کہا گیا کہ کیا تم نے دیکھا کہ جس سے تم ڈرتے تھے اللہ تعالیٰ نے وہی کچھ تمہارے ساتھ کر دیا اور تمام لوگ ایمان لے آئے۔ اس نے گلیوں کے دہانوں پر خندقیں کھودنے کا حکم دیا، جب ان کی کھدائی مکمل ہوئی تو ان میں آگ جلوائی گئی، پھر بادشاہ نے حکم دیا کہ جو اپنے دین سے نہ پھرے اسے آگ میں ڈال دو۔ چنانچہ لوگ اس آگ میں ڈالے جانے لگے یہاں تک کہ ایک عورت آئی اور اس کی گود میں بچہ تھا، وہ ذرا جھجکی تو بچے نے کہا: اے ماں صبر کرو!

اور جھک نہیں تو سچے دین پر ہے (اور وہ بچہ اور ماں بھی آگ میں ڈال دیئے گئے)۔^(۱)

اور حضرت ریح بن انس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ جو مومن آگ میں ڈالے گئے اللہ تعالیٰ نے اُن کے آگ میں پڑنے سے پہلے ہی اُن کی رُو میں قبض فرما کر انہیں نجات دی اور آگ نے خندق کے کناروں سے باہر نکل کر کنارے پر بیٹھے ہوئے کفار کو جلا دیا۔^(۲)

کھائی والوں کے واقعے سے حاصل ہونے والی معلومات

اس واقعہ سے 6 باتیں معلوم ہوئیں:

- (1)..... امام عبد اللہ بن احمد نسفی ذِخْرَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں ”اس واقعہ میں اہل ایمان کو صبر کرنے اور کفار مکہ کی ایذا رسانیوں پر تحمل کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔“⁽³⁾
- (2)..... اللہ تعالیٰ کے اولیاء کی کرامات برحق ہیں۔
- (3)..... ولایت عمل اور عمر پر موقوف نہیں بلکہ چھوٹے بچوں کو بھی ولایت مل جاتی ہے، حضرت مریم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا مادرزاد اولیہ تھیں۔
- (4)..... بزرگوں کی صحبت کا فیض عبادات سے زیادہ ہے۔
- (5)..... جس دین میں اولیاء موجود ہوں وہ اس دین کی حَقَائِقِیَّت کی دلیل ہے۔
- (6)..... اللہ والوں سے ان کی وفات کے بعد بھی ہدایت ملتی ہے۔

وَمَا تَقْبُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَنْ يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ۝۱۱۱ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۝ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝۱۱۲

①..... مسلم، کتاب الزهد والرقائق، باب قصة اصحاب الاحدود... الخ، ص ۱۶۰، الحدیث: ۷۳ (۳۰۰۵)۔

②..... حازن، البروج، تحت الآية: ۵، ۳۶۶/۴۔

③..... مدارك، البروج، تحت الآية: ۷، ص ۱۳۳۶۔

توجہ کنز الایمان: اور انہیں مسلمانوں کا کیا بڑا لگا یہی نہ کہ وہ ایمان لائے اللہ عزت والے سب خوبیوں سے ہے پر۔
کہ اسی کے لیے آسمانوں اور زمین کی سلطنت ہے اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔

توجہ کنز العرفان: اور انہیں مسلمانوں کی طرف سے صرف یہی بات بری لگی کہ وہ اس اللہ پر ایمان لے آئے جو
بہت عزت والا، ہر تعریف کے لائق ہے۔ وہ جس کے لئے آسمانوں اور زمین کی سلطنت ہے اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔

﴿وَمَا تَقْتُبُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَنْ يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ﴾ اور انہیں مسلمانوں کی طرف سے صرف یہی بات بری لگی کہ وہ اللہ پر
ایمان لے آئے۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ بادشاہ اور مسلمانوں کو آگ میں جلانے
والے اس کے ساتھیوں کو مسلمانوں کی طرف سے صرف یہی بات بری لگی کہ وہ اس اللہ عزوجل پر ایمان لے آئے جو
عزت والا اور ہر حال میں تعریف کے لائق ہے اور اسی کے لئے آسمانوں اور زمین کی سلطنت ہے اور اس سلطنت میں
اس کا کوئی شریک نہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر گواہ ہے اور اس سے مخلوق کا کوئی عمل چھپا ہوا نہیں بلکہ وہ ان کے تمام اعمال
کو جانتا ہے۔ (1)

علامہ ابوسعود محمد بن محمد عمادی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: ”آیت (نمبر 9) میں کھائی میں گرنے والے
مسلمانوں کے لئے (جنت کا) وعدہ اور کھائی میں گرنے والے کافروں کے لئے (جہنم کے عذاب کی) وعید ہے کیونکہ اللہ
تعالیٰ ہر چیز کو جانتا ہے اور اسی میں کفار اور مسلمانوں کے عمل بھی داخل ہیں اور ان کے اعمال کو جانا اس بات کا تقاضا
کرتا ہے کہ دونوں کو ان کے اعمال کے مطابق جزا دی جائے۔ (2)

کافر مومن کے کس عمل کی وجہ سے اس کا دشمن ہے؟

آیت نمبر 8 سے معلوم ہوا کہ کافر مومن کے ایمان کی وجہ سے اس کا دشمن ہے اور کوئی مومن، مومن رہتے
ہوئے کفار کو خوش نہیں کر سکتا۔ یہی چیز قرآن مجید میں اور مقامات پر بھی بیان کی گئی ہے، چنانچہ ایک مقام پر اپنے حبیب
صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

1.....تفسیر قرطبی، البروج، تحت الآیة: ۸-۹، ۲۰۸/۱۰، الجزء التاسع عشر.

2.....ابو سعود، البروج، تحت الآیة: ۹، ۸۵۵/۵.

ترجمہ کنز العرفان: تم فرماؤ: اے اہل کتاب! تمہیں ہماری طرف سے یہی برا لگا ہے کہ ہم اللہ پر اور جو ہماری طرف نازل کیا گیا اس پر اور جو پہلے نازل کیا گیا اس پر ایمان لائے ہیں اور بیشک تمہارے اکثر لوگ فاسق ہیں۔

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ هَلْ تَتَّقُونَ وَمَا آتَاكُمْ مِنْ قَبْلِ
أَمْرٍ بِاللَّهِ وَمَا أَنْزَلَ إِلَيْنَا وَمَا أَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ
وَأَنْ أَكْثَرَكُمْ مُسْئِفُونَ (۱)

اور ارشاد فرمایا:

ترجمہ کنز العرفان: اور یہودی اور عیسائی ہرگز آپ سے راضی نہ ہوں گے جب تک آپ ان کے دین کی پیروی نہ کر لیں۔ تم فرماؤ: اللہ کی ہدایت ہی حقیقی ہدایت ہے اور (اے مخاطب!) اگر تیرے پاس علم آجانے کے بعد بھی تو ان کی خواہشات کی پیروی کرے گا تو تجھے اللہ سے کوئی بچانے والا نہ ہوگا اور نہ کوئی مددگار ہوگا۔

وَلَنْ تَرْضَى عَنْكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَى حَتَّى
تَتَّبِعَهُمْ ۗ قُلْ إِنْ هَدَى اللَّهُ هُوَ الْهُدَىٰ
وَلَنْ أَتَّبِعَتْ أَهْوَاءَهُمْ بَعْدَ الَّذِي
جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۗ مَا لَكَ مِنَ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ
وَلَا نَصِيرٍ (۲)

مسلمانوں کے اخلاق کیسے ہونے چاہئیں

یہ بھی معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے اخلاق ایسے بلند ہونے چاہئیں کہ کفار کو مسلمانوں میں اخلاقی عیب نکالنے کا کوئی موقع نہ ملے بلکہ وہ مخالف رہیں تو صرف ایمان کی وجہ سے مسلمانوں کے مخالف رہیں۔ اس سے موجودہ زمانے کے ان مسلمانوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہئے جن کے برے اخلاق کو پیش کر کے دنیا بھر میں مسلمانوں کو اخلاق اور انسانیت سے عاری ثابت کر کے دین اسلام کو بدنام کیا جا رہا ہے۔

مومن کی علامت

اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مومن کی علامت یہ ہے کہ کافر اس سے ناخوش رہیں اور مومن خوش رہیں، لہذا جو کفار کو خوش کرنے کی کوشش میں مصروف ہو وہ دین میں مدد اہنت کرنے والا ہے۔ اس سے ان لوگوں کو اپنے طرز

عمل پر غور کرنا چاہئے جو کفار کی خوشی کے لئے ان کی مذہبی تقریبات منعقد کرتے یا ان میں شرکت کرتے ہیں، کفار کی خوشی کے لئے اسلام کے احکامات پر عمل کرنا چھوڑتے ہیں اور کفار کی خوشی کے لئے مسلمانوں کو اذیتیں دیتے ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ شُمْ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ
عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ ۝ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا
الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۚ ذَلِكَ الْفَوْزُ
الْكَبِيرُ ۝

ترجمہ کنز الایمان: بے شک جنہوں نے ایذا دی مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو پھر توبہ نہ کی ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لیے آگ کا عذاب۔ بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں یہی بڑی کامیابی ہے۔

ترجمہ کنز العرفان: بے شک جنہوں نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو آزمائش میں مبتلا کیا پھر توبہ نہ کی ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لیے آگ کا عذاب ہے۔ بے شک جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے ان کے لیے ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہیں، یہی بڑی کامیابی ہے۔

﴿إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾ بے شک جنہوں نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو آزمائش میں مبتلا کیا۔ ﴿اس آیت کی ایک تفسیر یہ ہے کہ بے شک وہ لوگ جنہوں نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو آگ میں جلا کر آزمائش میں مبتلا کیا، پھر اس سے توبہ نہ کی اور اپنے کفر سے باز نہ آئے تو ان کے لئے ان کے کفر کے بدلے آخرت میں جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لئے دنیا میں آگ کا عذاب ہے کہ اسی آگ نے انہیں جلا ڈالا اور یہ مسلمانوں کو آگ میں ڈالنے کا بدلہ ہے۔ دوسری تفسیر یہ ہے کہ بے شک وہ لوگ جنہوں نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو اذیتیں

دے کر آزمائش میں مبتلا کیا، پھر اپنے اس عمل سے توبہ نہ کی تو ان کے لئے آخرت میں جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لئے (قبر میں بھی) آگ کا عذاب ہے۔^(۱)

إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ﴿۱۲﴾

ترجمہ کنزالایمان: بے شک تیرے رب کی گرفت بہت سخت ہے۔

ترجمہ کنزالعرفان: بے شک تیرے رب کی پکڑ بہت سخت ہے۔

﴿إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ﴾: بے شک تیرے رب کی پکڑ بہت سخت ہے۔ ﴿﴾ ارشاد فرمایا کہ اے پیارے حبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، بے شک آپ کا رب عَزَّوَجَلَّ جب ظالموں کو اپنے عذاب میں پکڑتا ہے تو اس کی پکڑ بہت سخت ہوتی ہے اگرچہ یہ پکڑ کچھ عرصہ ظالموں کو مہلت دینے کے بعد ہو کیونکہ انہیں مہلت دینا عاجز ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ حکمت کی وجہ سے ہوتا ہے۔^(۲)

ظالموں کے لئے نصیحت

اس آیت میں ہر اس شخص کے لئے نصیحت ہے جو لوگوں پر ظلم کرتا ہے کہ اگرچہ ابھی اللہ تعالیٰ نے اس کی پکڑ نہیں فرمائی لیکن جب بھی اللہ تعالیٰ نے اس کے ظلم کی وجہ سے اس کی گرفت فرمائی تو وہ بہت سخت ہوگی اور یہ گرفت دنیا میں بھی ہو سکتی ہے اور آخرت میں بھی۔ جیسا کہ

حضرت ابوسعید خدری رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: 'اے لوگو! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو، خدا کی قسم! جو مومن دوسرے مومن پر ظلم کرے گا تو قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ اس ظالم سے انتقام لے گا۔'^(۳)

①..... مدارك البروج، تحت الآية: ۱۰، ص ۱۳۳۶-۱۳۳۷، حازن، البروج، تحت الآية: ۱۰، ۳۶۷/۴، ملقطاً.

②..... روح البيان، البروج، تحت الآية: ۱۲، ۳۹۱/۱۰، ۳۹۲.

③..... كنز العمال، كتاب الاخلاق، قسم الاقوال، الباب الثاني في الاخلاق و الافعال المذمومة، الفصل الثاني، ۲/۲۰۲، الجزء الثالث، الحديث: ۷۶۲۱.

اور حضرت انس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت، رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”جس نے کسی ظالم کی اس کے ظلم پر مدد کی وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا یہ اللهُ غَزُوخُلُ کی رحمت سے مایوس ہے۔“ (۱)

اور حضرت علی المرتضیٰ سَمَوَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيم سے روایت ہے، سرورِ کائنات صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”مظلوم کی بددعا سے بچو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنا حق مانگتا ہے اور اللہ تعالیٰ کسی حقدار کو اس کے حق سے منع نہیں کرتا۔“ (۲)

اللہ تعالیٰ ظالموں کو اپنے ظلم سے باز آنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں ظالموں کے ظلم اور شریروں کے شر سے محفوظ فرمائے، آمین۔

إِنَّهُ هُوَ يَبْدِي وَيُعِيدُ ۱۳ وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ ۱۴ ذُو الْعَرْشِ
الْمَجِيدُ ۱۵ فَعَالٌ لِّبَايِرِدٍ ۱۶

توجہ کنز الایمان: بے شک وہ پہلے کرے اور پھر کرے۔ اور وہی ہے بخشنے والا اپنے نیک بندوں پر پیارا۔ عرش کا مالک عزت والا۔ ہمیشہ جو چاہے کر لینے والا۔

توجہ کنز العرفان: بیشک وہی پہلے پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ پیدا کرے گا۔ اور وہی بہت بخشنے والا ہے، نہایت محبت فرمانے والا ہے۔ عرش کا مالک، بڑی عظمت والا ہے۔ (ہمیشہ) جو چاہے کرنے والا ہے۔

﴿إِنَّهُ هُوَ يَبْدِي﴾: بیشک وہی پہلے پیدا کرتا ہے۔ ﴿يُعِيدُ﴾ یعنی بے شک اللہ تعالیٰ بندوں کو پہلے دنیا میں پیدا کرتا ہے پھر ان کی موت کے بعد قیامت کے دن انہیں دوبارہ زندہ کرے گا تاکہ انہیں ان کے اعمال کی جزا دے اور جو پہلی بار پیدا کرنے



①.....مسند الفردوس، باب الميم، ۵۸۳/۳، الحدیث: ۵۸۲۳.

②.....کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، الباب الثاني في الاخلاق و الافعال المذمومة، الفصل الثاني، ۲/۲۰۰، الجزء الثالث، الحدیث: ۷۵۹۴.

اور دوبارہ زندہ کرنے پر قادر ہے جب وہ کسی کی پکڑ فرمائے گا تو وہ پکڑ بھی انتہائی سخت ہوگی۔ (1)

﴿وَهُوَ الْعَفْوَءُ الْوَدُودُ﴾ اور وہی بہت بخشنے والا ہے، نہایت محبت فرمانے والا ہے۔ ﴿یعنی جو کافر اپنے کفر سے توبہ کر کے ایمان لے آئے، اسی طرح جو گناہگار مسلمان اپنے گناہوں سے توبہ کر لے تو اسے اللہ تعالیٰ ہی بخشنے والا ہے بلکہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو گناہگار مسلمان کو توبہ کے بغیر ہی بخش سکتا ہے اور وہی اپنے نیک بندوں سے محبت فرمانے والا ہے۔ (2)

هَلْ أَتَيْتَ حَدِيثَ الْجُنُودِ ۱۴ فِرْعَوْنَ وَشَمُودَ ۱۵

توجہ کنز الایمان: کیا تمہارے پاس لشکروں کی بات آئی۔ وہ لشکر کون فرعون اور شمود۔

توجہ کنز العرفان: کیا تمہارے پاس لشکروں کی بات آئی۔ فرعون اور شمود۔

﴿هَلْ أَتَيْتَ حَدِيثَ الْجُنُودِ﴾ کیا تمہارے پاس لشکروں کی بات آئی۔ ﴿اس سے پہلی آیات میں کفار کی طرف سے اہل ایمان کو اذیتیں پہنچنے کے حوالے سے اصحاب الاخذ وکاحال بیان کر کے تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو تسلی دی گئی اور اب یہاں سے اصحاب الاخذ وکاحال سے بھی پہلے کے کفار کا حال بیان کر کے تسلی دی جا رہی ہے چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے پیارے حبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، بے شک آپ کے پاس فرعون اور اس کی قوم اور شمود کے ان لشکروں کی خبر آئی ہے جنہیں کافر لوگ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مقابلے میں لائے تھے اور آپ کو ان کے انجام کے بارے میں معلوم بھی ہے کہ وہ لشکر اپنے کفر کے سبب ہلاک کر دیئے گئے، لہذا آپ اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کی سخت پکڑ کے بارے میں بتائیں اور انہیں سابقہ کفار کے حالات اور ان کا انجام سنا کر ڈرائیں کہ اگر تم اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے تو تمہارا انجام بھی انہی جیسا ہوگا۔ (3)

1.....خازن، البروج، تحت الآیة: ۱۳، ۴/۳۶۷، جمل، البروج، تحت الآیة: ۱۳، ۲۸۸/۸، ملقطاً.

2.....روح البیان، البروج، تحت الآیة: ۱۴، ۱۰/۳۹۲، جلالین، البروج، تحت الآیة: ۱۴، ص ۴۹۶، ملقطاً.

3.....تفسیر کبیر، البروج، تحت الآیة: ۱۷-۱۸، ۱۱/۱۱۵، ابو سعود، البروج، تحت الآیة: ۱۷-۱۸، ۸۵۶/۵، جلالین،

البروج، تحت الآیة: ۱۷-۱۸، ص ۴۹۶، ملقطاً.

آیت ”هَلْ أَتَىكَ حَدِيثُ الْجُمُودِ“ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس سے دو باتیں معلوم ہوئیں،

(1)..... عبرت حاصل کرنے کے لئے کفار کے عذاب سے متعلق سچی تاریخی خبریں معلوم کرنا جائز بلکہ ثواب کا کام ہے۔

(2)..... جب عبرت حاصل کرنے کے لئے کفار کے عذاب کی سچی خبریں معلوم کرنا ثواب کا کام ہے تو انبیاء کرام علیہم

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اور اللہ تعالیٰ کے اولیاء کی سیرت و حالات سے متعلق سچی تاریخی خبریں پڑھنا اور پڑھانا، سننا اور سنانا تاکہ

ان کی پیروی اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کا شوق پیدا ہو، یہ بھی ثواب کا کام ہے اور بزرگان دین کا عرس منانے اور

گیارہویں شریف کی محافل سجانے سے اصل مقصود یہی ہوتا ہے کہ لوگوں کو جمع کر کے ان بزرگوں کے سچے حالات زندگی

سنائے جائیں تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری کرنے کا نتیجہ دنیا میں اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں کہ جس نے اللہ

تعالیٰ کی اطاعت میں زندگی گزاری اور دنیا میں رہ کر اپنے رب عزوجل کو راضی کر لیا تو دنیا سے چلے جانے کے بعد اسے

کتنی عزت ملی اور اللہ تعالیٰ نے اس کی شان کو کتنا بلند کیا اور یوں ان میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور عبادت کرنے کا ذوق

و شوق پیدا ہو، گناہوں سے توبہ کرنے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنے کی رغبت پیدا ہو اور لوگ اپنے ظاہر کی اصلاح

کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے باطن کی اصلاح کرنے کی طرف بھی مائل ہوں البتہ یہ بات خاص طور پر یاد رہے کہ اللہ

تعالیٰ کے اولیاء کا عرس منانا جائز ہے اور منانا بھی چاہئے کہ اس سے لوگوں کو اپنی اصلاح کرنے کا موقع ملتا ہے لیکن ان

کا عرس منانے میں کوئی ایسا کام کرنے کی ہرگز اجازت نہیں ہے جس سے شریعت نے منع کیا ہو، مثلاً عرس کے موقع پر

ڈھول بجانا، گانے بجانے کے آلات کے ساتھ قوالی کرنا، آتش بازی کرنا، عورتوں کا ڈانس کرنا اور دیگر وہ تمام چیزیں

جنہیں کرنے سے شریعت نے منع کیا ہے، لہذا بزرگان دین کا عرس اس طرح منائیں کہ اس میں کوئی بھی غیر شرعی کام

نہ ہوتا کہ اس کی برکات حاصل ہوں۔ ہمارے زمانے میں شریعت کے دائرے میں رہ کر جو فاتحہ، سوم، چہلم، برسی اور

عرس وغیرہ کئے جاتے ہیں، ان کی شرعی حیثیت کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے فتاویٰ رضویہ، جلد نمبر 9

سے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان کا رسالہ ”الْحُجَّةُ الْفَاتِحَةُ لِطَيْبِ النَّعِيْنِ وَالْفَاتِحَةُ“ (دنِ مَحْضُنِ كَرْنِ ادر مرؤجہ

فاتحہ، سوم و غیرہ کا ثبوت) مطالعہ فرمائیں۔

بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ ﴿۱۹﴾ وَاللَّهُ مِنْ وَرَائِهِمْ مُحِيطٌ ﴿۲۰﴾ ج

ترجمہ کنزالایمان: بلکہ کافر جھٹلانے میں ہیں۔ اور اللہ ان کے پیچھے سے انہیں گھیرے ہوئے ہے۔

ترجمہ کنزالعرفان: بلکہ کافر جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں۔ اور اللہ ان کے پیچھے سے انہیں گھیرے ہوئے ہے۔

﴿بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ﴾: بلکہ کافر جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے پیارے حبیب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ﴾، کفار کا جرم صرف یہ ہی نہیں کہ انہوں نے سابقہ امتوں کے کفار کے حالات سن کر نصیحت حاصل نہ کی بلکہ وہ اس کے ساتھ ساتھ اسی طرح آپ کو اور قرآن پاک کو بھی جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں جس طرح ان سے پہلی امتوں نے اپنے رسولوں اور ان پر نازل ہونے والی کتابوں کو جھٹلایا حالانکہ قرآن پاک کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے کا معاملہ واضح ہے اور اس کا یہ وصف روشن اور قطعی دلیلوں سے ظاہر ہے اور اللہ تعالیٰ ان کافروں کو جانتا ہے اور ان کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ سے چھپا ہوا نہیں اور اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ ان کفار پر بھی ویسا ہی عذاب نازل کر دے جیسا ان سے پہلے کفار پر نازل کیا گیا تھا۔^(۱)

بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ ﴿۲۱﴾ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ ﴿۲۲﴾ ع

ترجمہ کنزالایمان: بلکہ وہ کمال شرف والا قرآن ہے۔ لوح محفوظ میں۔

ترجمہ کنزالعرفان: بلکہ وہ بہت بزرگی والا قرآن ہے۔ لوح محفوظ میں۔

﴿بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ﴾: بلکہ وہ بہت بزرگی والا قرآن ہے۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن مجید کے بارے میں کفار کا جو گمان ہے کہ یہ شعر اور کہانت ہے، ایسا ہرگز نہیں ہے بلکہ وہ تو بہت بزرگی والا قرآن

۱..... ابو سعود، البروج، تحت الآیة: ۱۹-۲۰، ۸۵/۵، ۸۵/۶، ۸۵/۷، ۸۵/۸، ۸۵/۹، تحت الآیة: ۱۹-۲۰، ۳۶۷/۴-۳۶۸، ملتقطاً.

ہے اور اس کا مرتبہ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ تمام کتابوں سے بڑا ہے اور وہ لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔^(۱)

قرآن کریم کی عظمت و شان

یاد رہے کہ قرآن پاک خود ایسا عظمت والا ہے کہ جس پر غسل فرض ہو اُسے پاک ہوئے بغیر قرآن پاک کو پڑھنا حرام ہے، وضو کے بغیر اسے چھونا منع ہے، اس کی طرف پیٹھا اور جوتے کرنا منع ہے اور قرآن پاک دوسروں کو ایسی عزت دیتا ہے کہ اس کو لانے والا فرشتہ سب فرشتوں سے افضل ہے، جس مہینے میں آیا وہ مہینہ سب مہینوں سے افضل ہے، جس رات میں نازل ہوا وہ رات سب راتوں سے افضل ہے، جس جگہ آیا وہ جگہ سب جگہوں سے افضل ہے، جس زبان میں آیا وہ زبان تمام زبانوں سے افضل ہے اور جس محترم نبی پر نازل ہوا وہ نبی تمام نبیوں اور رسولوں عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کا سردار ہے۔

۱.....خازن، البروج، تحت الآية: ۲۱-۲۲، ۳۶۸/۴، ابو سعود، البروج، تحت الآية: ۲۱-۲۲، ۸۵۶-۸۵۷، ملتقطاً.

سُورَةُ الطَّارِقِ

سورة طارق کا تعارف

مقام نزول

سورة طارق مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔^(۱)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں ۱ رکوع، ۱۷ آیتیں ہیں۔

”طارق“ نام رکھنے کی وجہ

اُس ستارے کو طارق کہتے ہیں جو رات میں خوب چمکتا ہے نیز رات میں آنے والے شخص کو بھی طارق کہتے ہیں، اور اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس ستارے کی قسم ارشاد فرمائی ہے اس لئے اسے ”سورة طارق“ کہتے ہیں۔

سورة طارق سے متعلق دو احادیث

(۱)..... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مغرب کی نماز پڑھائی تو اس میں سورہ بقرہ اور سورہ نساء کی تلاوت کی، (جب حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو یہ بات معلوم ہوئی) تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! تم لوگوں کو فتنے میں ڈال رہے ہو! کیا تمہیں یہ کافی نہیں ہے کہ تم (نماز میں) ”وَالسَّمَاءَ وَالطَّارِقِ“۔ ”وَالشَّيْءِ وَصُحُفِهَا“ (اور ان کی مثل اور سورتیں) پڑھو۔^(۲)

(۲)..... حضرت خالد عدوانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو قبیلہ ثقیف کے بازار میں دیکھا کہ آپ ایک لالچی کے سہارے کھڑے ہوئے تھے، جب آپ ثقیف والوں کے پاس مد طلب کرنے آئے تو میں نے انہیں ”وَالسَّمَاءَ وَالطَّارِقِ“ کی تلاوت کرتے ہوئے سنا یہاں تک کہ آپ نے یہ

①..... حازن، تفسیر سورة الطارق، ۴/۳۶۸.

②..... سنن الکبریٰ للنسائی، کتاب التفسیر، سورة الطارق، ۶/۵۱۲، الحدیث: ۱۱۶۶۴.

سورت ختم فرمائی۔ میں نے اس سورت کو دو روز جاہلیت میں یاد رکھا پھر اسلام قبول کرنے کے بعد اسے پڑھا۔^(۱)

سورۃ طارق کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے، حشر و نشر اور حساب جزا پر ایمان لانے کے بارے میں کلام کیا گیا ہے اور اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(۱)..... اس سورت کی ابتداء میں آسمان اور رات کے وقت خوب چمکنے والے ستارے کی قسم کھا کر یہ فرمایا گیا ہے کہ ہر انسان پر حفاظت کرنے والا ایک فرشتہ مقرر ہے۔

(۲)..... انسان کو اپنی تخلیق کی ابتداء میں غور کرنے کا حکم دیا گیا تاکہ اسے معلوم ہو جائے کہ پہلی بار پیدا کرنے والا رب تعالیٰ دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قدرت رکھتا ہے۔

(۳)..... یہ بتایا گیا کہ جب قیامت کے دن عقائد، اعمال اور نیتیں ظاہر کر دی جائیں گی تو اس وقت مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کا انکار کرنے والے کے پاس کوئی طاقت اور کوئی مددگار نہ ہوگا جو اسے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچا سکے۔

(۴)..... آسمان اور زمین کی قسم کھا کر ارشاد فرمایا گیا کہ قرآن مجید کوئی ہنسی مذاق کی بات نہیں بلکہ یہ حق اور باطل میں فیصلہ کر دینے والا کلام ہے۔

(۵)..... اس سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ کفار اللہ تعالیٰ کے دین کو مٹانے کے لئے طرح طرح کی چالیں چلتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں اپنی خفیہ تدبیر فرماتا ہے جس کی انہیں خبر نہیں۔

سورۃ بُرُوج کے ساتھ مناسبت

سورۃ طارق کی اپنے سے ما قبل سورت ”بروج“ کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں کی ابتداء میں آسمان کی قسم ارشاد فرمائی گئی۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں مُردوں کو دوبارہ زندہ کئے جانے پر کلام کیا گیا ہے۔ تیسری مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں قرآن مجید کو جھٹلانے والوں کا رد کرنے کے لئے قرآن مجید کے اوصاف بیان کئے گئے ہیں۔

①..... مسند امام احمد، مسند الکوفین، حدیث خالد العدوانی رضی اللہ عنہ، ۸/۷، الحدیث: ۱۸۹۸۰.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ترجمہ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمہ کنزالعرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ ۱ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الطَّارِقُ ۲ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۳
إِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۴

ترجمہ کنزالایمان: آسمان کی قسم اور رات کو آنے والے کی۔ اور کچھ تم نے جانا وہ رات کو آنے والا کیا ہے۔ خوب چمکتا تارا۔ کوئی جان نہیں جس پر نگہبان نہ ہو۔

ترجمہ کنزالعرفان: آسمان کی اور رات کو آنے والے کی قسم۔ اور تمہیں کیا معلوم کہ رات کو آنے والا کیا ہے؟ خوب چمکنے والا ستارا ہے۔ کوئی جان نہیں مگر اس پر نگہبان موجود ہے۔

﴿وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ﴾: آسمان کی اور رات کو آنے والے کی قسم۔ ﴿شأن نزول﴾: ایک رات سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ابوطالب کچھ ہدیہ لائے، حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس کو متنازل فرما رہے تھے کہ اسی دوران ایک ستارا ٹوٹا اور پوری فضا آگ سے بھر گئی۔ ابوطالب گھبرا کر کہنے لگے کہ یہ کیا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”کہ یہ ستارہ ہے جس سے خیاطین مارے جاتے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں میں سے ہے۔ ابوطالب کو اس سے تعجب ہوا تو اللہ تعالیٰ نے (اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق میں) یہ آیات نازل فرمائیں۔ چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی 3 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان کی اور رات میں خوب چمکنے والے ستارے کی قسم ذکر کر کے ارشاد فرمایا کہ ہر جان پر اس کے رب عز و جل کی طرف سے ایک

نگہبان مقرر ہے جو اس کے اعمال کی نگہبانی کرتا ہے اور اس کی نیکی بدی سب لکھ لیتا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فرماتے ہیں کہ یہاں نگہبان سے مراد فرشتے ہیں۔^(۱)

ان فرشتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً^(۲) ترجمہ کنز العرفان: اور وہ تم پر نگہبان بھیجتا ہے۔

آیت ”إِنَّ كُلَّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ“ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے دو باتیں معلوم ہوئیں۔

(۱)..... اگرچہ رب تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ خود سب کی ہر طرح حفاظت فرمائے، مگر قانون یہ ہے کہ یہ کام اس کے مقرر کردہ فرشتے کریں۔

(۲)..... رب تعالیٰ کے بعض نام اس کے بندوں کو دے سکتے ہیں، جیسے اللہ تعالیٰ کا ایک نام حافظ ہے اور یہاں آیت میں فرشتوں کو حافظ بتایا گیا، لہذا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہمارے حافظ و ناصر ہیں۔

فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۝ ط

ترجمہ کنز الایمان: تو چاہیے کہ آدمی غور کرے کہ کس چیز سے بنایا گیا۔

ترجمہ کنز العرفان: انسان کو غور کرنا چاہئے کہ اسے کس چیز سے پیدا کیا گیا۔

﴿فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ﴾: انسان کو غور کرنا چاہئے کہ اسے کس چیز سے پیدا کیا گیا۔ ﴿اس سے پہلی آیات میں اللہ تعالیٰ نے قسم ذکر فرما کر یہ بات ارشاد فرمائی کہ ہر جان پر ایک نگہبان مقرر ہے جو اس کے اعمال کی نگہبانی کرتا ہے اور اس کے اعمال لکھ لیتا ہے اور اس آیت میں انسان کو اپنی تخلیق کی ابتداء میں غور کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے تاکہ وہ یہ بات

۱..... عازن، الطَّارِق، تحت الآية: ۱-۴، ۳۶۸/۴.

۲..... انعام: ۶۱.

جان لے کہ جس نے اسے پہلی بار پیدا کیا ہے وہ اُس انسان کی موت کے بعد جزا دینے کے لئے اسے دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے لہذا انسان کو چاہئے کہ وہ اس دن کے لئے عمل کرے جس دن اسے دوبارہ زندہ کیا جائے گا اور اسے جزا دی جائے گی۔^(۱)

خُلِقَ مِنْ مَّاءٍ دَافِقٍ ۝ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ ۝ إِنَّهُ عَلَىٰ رَاجِعِهِ لَقَادِرٌ ۝

ترجمہ کنز الایمان: جشت کرتے پانی سے۔ جو نکلتا ہے پیٹھ اور سینوں کے بیچ سے۔ بے شک اللہ اس کے واپس کرنے پر قادر ہے۔

ترجمہ کنز العرفان: اچھل کر نکلنے والے پانی سے پیدا کیا گیا۔ جو پیٹھ اور سینوں کے درمیان سے نکلتا ہے۔ بیشک اللہ اس کے واپس کرنے پر ضرور قادر ہے۔

﴿خُلِقَ مِنْ مَّاءٍ دَافِقٍ﴾: اچھل کر نکلنے والے پانی سے پیدا کیا گیا۔ یہاں سے وہ چیز بیان کی گئی ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا فرمایا ہے، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اچھل کر نکلنے والے پانی یعنی مرد اور عورت کے نطفوں سے پیدا کیا جو کہ عورت کے رحم میں مل کر ایک ہو جاتے ہیں اور یہ نطفہ مردوں کی پیٹھ اور عورتوں کے سینوں کے درمیان سے نکلتا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فرماتے ہیں کہ یہ پانی عورت کے سینے کے اس مقام سے نکلتا ہے جہاں بار پہنا جاتا ہے اور انہیں سے منقول ہے کہ عورت کی دونوں چھاتیوں کے درمیان سے نکلتا ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ منی انسان کے تمام اعضاء سے برآمد ہوتی ہے اور اس کا زیادہ حصہ دماغ سے مرد کی پشت میں آتا ہے اور عورت کے بدن کے اگلے حصے کی بہت سی ان رگوں میں سے آتا ہے جو سینے کے مقام پر ہیں، اسی لئے یہاں ان دونوں مقامات کا ذکر خصوصیت سے فرمایا گیا۔^(۲)

①.....مدارك، الطَّارِق، تحت الآية: ۵، ص ۱۳۳۸.

②.....مدارك، الطَّارِق، تحت الآية: ۶-۷، ص ۱۳۳۸، حازن، الطَّارِق، تحت الآية: ۶-۷، ۴/۳۶۸، ملقطاً.

﴿إِنَّهُ عَلَىٰ مَا جَعَلَهُ لِقَادِرٌ﴾: بیشک اللہ اس کے واپس کرنے پر ضرور قادر ہے۔ یعنی انسان کا اپنی تخلیق میں غور کرنے کا نتیجہ یہ ہے کہ جس رب تعالیٰ نے انسان کو نطفہ سے پہلی بار پیدا کر دیا تو وہ انسان کی موت کے بعد اسے دوبارہ زندگی کی طرف لوٹا دینے پر خاص طور پر قادر ہے۔^(۱)

يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ ﴿۹﴾ فَمَالَهُ مِنْ قُوَّةٍ وَلَا نَاصِرٍ ﴿۱۰﴾

ترجمہ کنز العرفان: جس دن چھپی باتوں کی جانچ ہوگی۔ تو آدمی کے پاس نہ کچھ زور ہوگا نہ کوئی مددگار۔

ترجمہ کنز العرفان: جس دن چھپی باتوں کو جانچا جائے گا۔ تو آدمی کے پاس نہ کچھ قوت ہوگی اور نہ کوئی مددگار۔

﴿يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ﴾: جس دن چھپی باتوں کو جانچا جائے گا۔ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جس دن چھپی باتوں کو ظاہر کر دیا جائے گا تو اس دن مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کا انکار کرنے والے آدمی کے پاس نہ کوئی ایسی قوت ہوگی جس سے وہ عذاب کو روک سکے اور نہ اس کا کوئی ایسا مددگار ہوگا جو اسے عذاب سے بچا سکے۔ چھپی باتوں سے مراد عقائد، نیتیں اور وہ اعمال ہیں جن کو آدمی چھپاتا ہے اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سب کو ظاہر کر دے گا۔^(۲)

قیامت کے دن پوشیدہ اعمال ظاہر کر دیئے جائیں گے

معلوم ہوا کہ بندے کے عقائد، نیتیں اور اعمال اگرچہ دنیا میں کسی پر ظاہر نہ ہو سکیں لیکن قیامت کے دن اس کا کیا دھرا سب سامنے آجائے گا۔ چنانچہ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

هٰنَالِكَ تَبْلُو أٰكُلَ نَفْسٍ مَّا اَسْلَفَتْ وَاَسْأَلُكُمْ اَنْ تَكُوْنُوْا
رٰى اللّٰهُ مَوْلٰىهُمْ الْحَقِّ ﴿۳﴾

ترجمہ کنز العرفان: وہاں ہر آدمی اپنے سابقہ اعمال کو جانچ لے گا اور انہیں اللہ کی طرف لوٹایا جائے گا جو ان کا سچا مولیٰ ہے۔

۱..... صاوی، الطَّارِق، تحت الآیة: ۸، ۶/۶، ۲۳۴، مدارك، الطَّارِق، تحت الآیة: ۸، ص ۱۳۳۸، ملقطاً.

۲..... مدارك، الطَّارِق، تحت الآیة: ۹-۱۰، ص ۱۳۳۸-۱۳۳۹، حازن، الطَّارِق، تحت الآیة: ۹-۱۰، ص ۳۶۹/۴، ملقطاً.

۳..... یونس: ۳۰.

اور ارشاد فرمایا:

تَرْجِمَةُ كُنُزِ الْعِرْفَانِ: اس دن آدمی کو اس کا سب اگلا پچھلا
بتا دیا جائے گا۔ بلکہ آدمی خود ہی اپنے حال پر پوری نگاہ رکھنے
والا ہوگا۔

يُنَبِّئُ الْإِنْسَانَ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَأَخَّرَ ۗ بَلِ
الْإِنْسَانُ عَلَىٰ نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ ۚ (۱)

لہذا ہر ایک کو چاہئے کہ اپنے ظاہری اعمال درست کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے باطنی اور پوشیدہ اعمال کو بھی
درست کرے تاکہ قیامت کے دن لوگوں کے سامنے رسوا ہونے سے بچ سکے۔

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۗ وَالْأَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۗ إِنَّهُ لَقَوْلٌ
فَصْلٌ ۗ وَمَاهُوَ بِالْهَزْلِ ۗ

تَرْجِمَةُ كُنُزِ الْإِيمَانِ: آسمان کی قسم جس سے مینہ اترتا ہے۔ اور زمین کی جو اس سے کھلتی ہے۔ بیشک قرآن ضرور فیصلہ
کی بات ہے۔ اور کوئی ہنسی کی بات نہیں۔

تَرْجِمَةُ كُنُزِ الْعِرْفَانِ: اس آسمان کی قسم جو لوٹ لوٹ کر برستا ہے۔ اور پھاڑی جانے والی زمین کی۔ بیشک قرآن ضرور
فیصلہ کر دینے والا کلام ہے۔ اور وہ کوئی ہنسی مذاق کی بات نہیں ہے۔

﴿وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الرَّجْعِ﴾: اس آسمان کی قسم جو لوٹ لوٹ کر برستا ہے۔ ﴿تَوْحِيدٍ﴾ اور حشر و نشر کے دلائل بیان فرمانے
کے بعد یہاں سے زمین و آسمان کی قسم ارشاد فرما کر قرآن پاک کی حقیقت کو بیان کیا گیا ہے، چنانچہ اس آیت اور اس
کے بعد والی 3 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اس آسمان کی قسم جس سے بار بار بارش اترتی ہے اور اس زمین کی قسم جسے سبزہ
نکلنے کیلئے پھاڑا جاتا ہے، بیشک قرآن ضرور فیصلہ کر دینے والا کلام ہے کہ یہ حق اور باطل میں فرق امتیاز کر دیتا ہے
اور قرآن کوئی ہنسی مذاق کی بات نہیں ہے جو نکمی اور بے کار ہو۔ (۲)

①.....قیامہ: ۱۴، ۱۳۔

②.....تفسیر کبیر، الطَّارِقُ، تحت الآية: ۱۱-۱۴، ۱۱/۱۲۲-۱۲۳، خازن، الطَّارِقُ، تحت الآية: ۱۱-۱۴، ۴/۳۶۹، ملقطاً.

ان آیات میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آسمان جس سے بار بار بارش نازل ہوتی ہے، یہ زمینی پیداوار، نباتات اور درختوں کے لئے باپ کی طرح ہے اور پھاڑی جانے والی زمین نباتات کے لئے ماں کی طرح ہے اور یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی عجیب نعمتیں ہیں اور ان میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے بے شمار آثار نمودار ہیں جن میں غور کرنے سے آدمی کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کے بہت سے دلائل ملتے ہیں۔^(۱)

قرآن فیصلہ کن کلام ہے

قرآن مجید کی اس شان اور اس کے علاوہ دیگر شانوں کے بارے میں حضرت علی المرتضیٰ عَزَّمَهُ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ فرماتے ہیں، میں نے رسول کریم صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ عنقریب ایک فتنہ برپا ہوگا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، اس سے بچنے کا طریقہ کیا ہوگا؟ آپ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی کتاب، جس میں تمہارے انگوٹوں اور پچھلوں کی خیریں ہیں اور تمہارے آپس کے فیصلے ہیں، قرآن فیصلہ کن ہے اور یہ کوئی مذاق نہیں ہے۔ جو ظالم اسے چھوڑ دے گا اللہ تعالیٰ اسے تباہ کر دے گا اور جو اس کے غیر میں ہدایت ڈھونڈے گا اللہ تعالیٰ اسے گمراہ کر دے گا، وہ اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی اور وہ حکمت والا ذکر ہے، وہ سیدھا راستہ ہے، قرآن وہ ہے جس کی برکت سے خواہشات بگڑتی نہیں اور جس کے ساتھ دوسری زبانیں مل کر اسے مشتبیہ و مشکوک نہیں بنا سکتیں، جس سے علماء سیر نہیں ہوتے، جو زیادہ دہرانے سے پرانا نہیں پڑتا، جس کے عجائبات ختم نہیں ہوتے، قرآن ہی وہ ہے کہ جب اسے جہات نے سنا تو یہ کہے بغیر نہ رہ سکے کہ ہم نے عجیب قرآن سنا ہے جو اچھائی کی رہبری کرتا ہے تو ہم اس پر ایمان لے آئے، جو قرآن کا قائل ہو وہ سچا ہے، جس نے اس پر عمل کیا وہ ثواب پائے گا اور جو اس کے مطابق فیصلہ کرے گا وہ مُصَفَّ ہوگا اور جو اس کی طرف بلائے گا وہ سیدھی راہ کی طرف بلائے گا۔^(۲)

إِنَّهُمْ بِكَيْدُونَ كَيْدًا ۝۱۵ وَأَكِيدُ كَيْدًا ۝۱۶ فَبِئْسَ الْكٰفِرِينَ اٰمِهٰلَهُمْ
رٰوِيْدًا ۝۱۷

①.....روح البیان، الطَّارِق، تحت الآیة: ۱۲، ۱۰، ۱۰، ملخصاً.

②.....ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ما جاء فی فضل القرآن، ۴/۴۱۴، الحدیث: ۲۹۱۵.

ترجہ کنز الایمان: بیشک کافر اپنا ساداؤں چلتے ہیں۔ اور میں اپنی خفیہ تدبیر فرماتا ہوں۔ تو تم کافروں کو ڈھیل دو انہیں کچھ تھوڑی مہلت دو۔

ترجہ کنز العرفان: بیشک کافر اپنی چالیں چل رہے ہیں۔ اور میں اپنی خفیہ تدبیر فرماتا ہوں۔ تو تم کافروں کو ڈھیل دو، انہیں کچھ تھوڑی سی مہلت دو۔

﴿إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا﴾: بیشک کافر اپنی چالیں چل رہے ہیں۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ کفار مکہ اللہ تعالیٰ کے دین کو مٹانے، حق کے نور کو بجھانے اور تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف پہنچانے کے لئے طرح طرح کی چالیں چل رہے ہیں اور میں اپنی خفیہ تدبیر فرماتا ہوں جس کی انہیں خبر نہیں تو اے پیارے حبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، آپ کافروں کی ہلاکت کی دعا نہ فرمائیں بلکہ انہیں ڈھیل دیں اور انہیں چند روز کے لئے کچھ تھوڑی سی مہلت دیں کیونکہ وہ عنقریب ہلاک کر دیئے جائیں گے، چنانچہ ایسا ہی ہوا اور غزوة بدر میں انہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب نے اپنی گرفت میں لے لیا۔^(۱)

1.....حازن، الطَّارِق، تحت الآية: ۱۷-۱۵، ۳۶۹/۴، مدارك، الطَّارِق، تحت الآية: ۱۷-۱۵، ص ۱۳۳۹، ملقطاً.

سُورَةُ الْأَعْلَىٰ

سورة اعلیٰ کا تعارف

مقام نزول

سورة اعلیٰ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ (1)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع، 19 آیتیں ہیں۔

”اعلیٰ“ نام رکھنے کی وجہ

اعلیٰ کا معنی ہے سب سے بلند، اور اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے، اسی مناسبت سے اسے ”سورة اعلیٰ“ کہتے ہیں۔

سورة اعلیٰ سے متعلق 3 احادیث

(1)..... حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم عید الفطر، عید الاضحیٰ اور جمعہ کی نماز میں ”سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَىٰ“ اور ”هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْعَاشِيَةِ“ پڑھا کرتے تھے اور جب عید جمعہ کے دن ہوتی تو دونوں نمازوں میں ان سورتوں کی تلاوت فرماتے تھے۔ (2)

(2)..... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں ”سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَىٰ“ دوسری رکعت میں ”قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ“ اور تیسری رکعت میں ”قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ“ پڑھا کرتے تھے۔ (3)

1..... خازن، تفسیر سورة الاعلیٰ، ۴/۳۶۹.

2..... مسلم، کتاب الجمعة، باب ما یقرأ فی صلاة الجمعة، ص ۴۳۵، الحدیث: ۶۲ (۸۷۸).

3..... ترمذی، کتاب الوتر، باب ما جاء فیما یقرأ بہ فی الوتر، ۲/۱۰، الحدیث: ۴۶۲.

(3)..... حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں ”نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس سورت ”سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی“ سے محبت فرماتے تھے۔ (1)

سورۃ اعلیٰ کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کی قدرت کو ثابت کیا گیا ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں،

(1)..... اس سورت کی ابتداء میں ہر نقص و عیب سے اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے کا حکم دیا گیا اور اللہ تعالیٰ کی قدرت، وحدانیت اور علم و حکمت پر دلالت کرنے والے آثار ذکر کئے گئے۔

(2)..... یہ بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے قرآن مجید یاد کرنا آسان کر دیا ہے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اسے کبھی نہیں بھولیں گے۔

(3)..... حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا گیا کہ آپ قرآن مجید کے ذریعے نصیحت فرمائیں اور یہ بتایا گیا کہ جو اللہ تعالیٰ اور اپنے برے انجام سے ڈرتا ہے وہ نصیحت مانے گا اور جو بڑا بد بخت ہے وہ آپ کی نصیحت قبول کرنے سے دور بیٹے گا۔

(4)..... یہ فرمایا گیا کہ جس نے خود کو پاک کر لیا، اللہ تعالیٰ کا نام لے کر نماز ادا کی اور دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح نہ دی تو وہ کامیاب ہو گیا۔

(5)..... اس سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ خود کو پاک کرنے والوں کا اپنی مراد کو پہنچنا اور آخرت کا بہتر ہونا قرآن مجید سے پہلے نازل ہونے والے حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام کے صحیفوں میں بھی لکھا ہوا ہے۔

سورۃ طارق کے ساتھ مناسبت

سورۃ اعلیٰ کی اپنے سے ما قبل سورت ”طارق“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں انسان کی تخلیق اور نباتات سے متعلق کلام کیا گیا ہے۔ (2)

1..... مسند امام احمد، ومن مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، ۲/۱، ۲۰۶، المحدث: ۷۴۲.

2..... تناسق الذرر، سورۃ الاعلیٰ، ص ۱۳۵-۱۳۶.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

توحید کنز الایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

توحید کنز العرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الَّا عُلٰی ۱

توحید کنز الایمان: اپنے رب کے نام کی پاکی بولو جو سب سے بلند ہے۔

توحید کنز العرفان: اپنے رب کے نام کی پاکی بیان کرو جو سب سے بلند ہے۔

﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الَّا عُلٰی﴾: اپنے رب کے نام کی پاکی بیان کرو جو سب سے بلند ہے۔ یعنی اے پیارے حبیب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ، آپ اس بات کو بیان فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں، صفات میں، اسماء میں، افعال میں اور احکام میں ہر اس چیز سے پاک ہے جو اس کی شان کے لائق نہیں ہے اور پاک جگہوں میں عزت و احترام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے۔^(۱)

بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس آیت میں ”سُبْحَانَ رَبِّیْ الَّا عُلٰی“ کہنے کا حکم دیا گیا ہے۔^(۲)

اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ”جب یہ آیت نازل ہوئی تو سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”اسے اپنے سجدے میں داخل کر دو۔“^(۳) یعنی سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیْ الَّا عُلٰی کہو۔

الَّذِیْ خَلَقَ فَسْوٰی ۲

۱.....جلالین مع صاوی، الاعلیٰ، تحت الآیة: ۱، ۶/۲۳۴۸.

۲.....مدارک، الاعلیٰ، تحت الآیة: ۱، ص ۱۳۴۰.

۳.....ابوداؤد، کتاب الصلاة، باب ما یقول الرجل فی رکوعه وسجوده، ۳۳۰/۱، الحدیث: ۸۶۹.

ترجمہ کنزالایمان: جس نے بنا کر ٹھیک کیا۔

ترجمہ کنزالعرفان: جس نے پیدا کر کے ٹھیک بنایا۔

﴿الَّذِي خَلَقَ فَسَوَّى﴾: جس نے پیدا کر کے ٹھیک بنایا۔ یعنی اپنے اس رب عزوجل کی پاکی بیان کر دیا جس نے ہر چیز کی پیدائش ایسی مناسب فرمائی جو پیدا کرنے والے کے علم و حکمت پر دلالت کرتی ہے۔^(۱)

آیت ”الَّذِي خَلَقَ فَسَوَّى“ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس سے دو باتیں معلوم ہوئیں:

(۱)..... چھوٹی بڑی ہر چیز کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ اپنی اس شان کو بیان کرتے ہوئے ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَحَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ^(۲)
ترجمہ کنزالعرفان: اور اس نے ہر شے کو پیدا کیا ہے اور وہ ہر شے کو جاننے والا ہے۔

اور ارشاد فرمایا:

اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ^(۳)
ترجمہ کنزالعرفان: اللہ ہر شے کا خالق ہے اور وہ اکیلا سب پر غالب ہے۔

اور ارشاد فرمایا:

وَحَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدْ سَمَّا تَقْدِيرًا^(۴)
ترجمہ کنزالعرفان: اور اس نے ہر چیز کو پیدا فرمایا پھر اسے ٹھیک اندازے پر رکھا۔

(۲)..... ہر چیز کو پیدا فرمانے میں کوئی نہ کوئی حکمت ضرور ہے۔ قرآن پاک میں کئی مقامات پر مختلف چیزوں کو پیدا

③..... رعد: ۱۶۔

①..... مدارك، الاعلى، تحت الآية: ۲، ص ۱۳۴۰۔

④..... فرقان: ۲۔

②..... انعام: ۱۰۱۔

کرنے کی حکمت بیان کی گئی ہے، جیسے ایک مقام پر ارشاد فرمایا:

ترجمہ کنزالعرفان: اور ہم نے ہر چیز کی دو قسمیں بنائیں
تا کہ تم نصیحت حاصل کرو۔

وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ
تَذَكَّرُونَ (۱)

اور ارشاد فرمایا:

ترجمہ کنزالعرفان: اللہ وہی ہے جس نے سات آسمان
بنائے اور انہی کے برابر زمینیں۔ حکم ان کے درمیان اترتا ہے
تا کہ تم جان لو کہ اللہ ہر شے پر خوب قادر ہے اور یہ کہ اللہ کا
علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ
مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوا
أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّهَ
قَدِيرٌ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ عَالِمٌ (۲)

اور ارشاد فرمایا:

ترجمہ کنزالعرفان: وہ جس نے موت اور زندگی کو پیدا
کیا تا کہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون زیادہ اچھے عمل
کرنے والا ہے۔

الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ
أَحْسَنُ عَمَلًا (۳)

وَالَّذِي قَدَّرَ فَهَدَىٰ ۝۲

ترجمہ کنزالایمان: اور جس نے اندازہ پر رکھ کر راہ دی۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور جس نے اندازے پر رکھا پھر راہ دکھائی۔

﴿وَالَّذِي قَدَّرَ فَهَدَىٰ﴾ اور جس نے اندازے پر رکھا پھر راہ دکھائی۔ ﴿اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ اس رب عزوجل

۱..... ذاریات: ۴۹۔

۲..... طلاق: ۱۲۔

۳..... ملک: ۲۔

کے نام کی پائی بیان کر د جس نے تمام مخلوقات میں سے ہر مخلوق کو اس کی ذات اور صفات میں صحیح اندازے پر رکھا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں، ستاروں، عناصر، معادن، نباتات، حیوانات اور انسانوں کو مخصوص جسامت عطا کی اور ان میں سے ہر ایک کے باقی رہنے کی مدت مُعَيَّن اندازے پر رکھی اور ان کی صفات، رنگ، ذائقے، بو، حسن، قباحت، سعادت، بدبختی، ہدایت اور گمراہی کی مقدار خاص اندازے پر رکھی، اور راہ دکھانے کے بارے بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اچھائی برائی اور سعادت و بدبختی کے راستے دکھادیئے۔^(۱)

انسان اچھایا برار راستہ چننے کا اختیار رکھتا ہے

یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو راستے دکھادیئے ہیں اور ان راستوں میں سے کسی ایک کو چن لینے پر اسے ایک طرح کا اختیار بھی دے دیا ہے اب اس کی مرضی ہے کہ وہ جس راستے کو چاہے اختیار کرے، جیسا کہ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

تَرْجِبُهُ كُنُزَ الْعَرْفَانِ: بیشک ہم نے آدمی کو ملی ہوئی منی سے پیدا کیا تاکہ ہم اس کا امتحان لیں تو ہم نے اسے سننے والا، دیکھنے والا بنا دیا۔ بیشک ہم نے اسے راستہ دکھا دیا، (اب) یا شکر گزار ہے اور یا ناشکری کرنے والا ہے۔

إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ نُطْفَةٍ أَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيهِ
فَجَعَلْنَاهُ سَبِيحًا بَصِيرًا ۝ إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ
إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا ۝ (۲)

اور ارشاد فرمایا:

تَرْجِبُهُ كُنُزَ الْعَرْفَانِ: اور جان کی اور اس کی جس نے اسے ٹھیک بنایا۔ پھر اس کی نافرمانی اور اس کی پرہیزگاری کی سمجھ اس کے دل میں ڈالی۔ بیشک جس نے نفس کو پاک کر لیا وہ کامیاب ہو گیا۔ اور بیشک جس نے نفس کو گناہوں میں چھپا دیا وہ ناکام ہو گیا۔

وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا ۝ فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا
وَتَقْوَاهَا ۝ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا ۝ وَ
قَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا ۝ (۳)

۱..... تفسیر کبیر، الاعلیٰ، تحت الآیة: ۳، ۱۲۹/۱۱، ملقطاً.

۲..... دھر: ۳۰۲.

۳..... شمس: ۷-۱۰.

زیر تفسیر آیت کا دوسرا معنی یہ ہے کہ اس رب عَزَّوَجَلَّ کے نام کی پاکی بیان کرو جس نے ہر مخلوق کی غذا اور روزی مقدر کی اور انسانوں کو ان کی غذاؤں، دواؤں اور ان کے دُنْیوی اُمور کی ان چیزوں کی طرف راہ دی جن میں ان کی مصلحت ہے اور زندگیوں، پرندوں اور حشرات الارض کو ان کے معاش اور ان کی ضروریات کا راستہ دکھایا۔^(۱)

اللہ تعالیٰ نے اپنی پیداکر ہونے والی ہر مخلوق کو اس کی روزی کا راستہ کس طرح دکھایا ہے اس کا نظارہ اس کی پیداکر ہونے والی ہر مخلوق کو اپنی مقررہ روزی حاصل کرتے دیکھ کر کیا جاسکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی اس رہنمائی کے عجائبات ہر جگہ دیکھے جاسکتے ہیں۔ حیوانات میں اس موضوع پر تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے امام دمیری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ كِتَاب "حیات الحیوان" کا مطالعہ فرمائیں۔

وَالَّذِي أَخْرَجَ الْمَرْعَىٰ ۖ فَجَعَلَهُ غُثَاءً أَحْوَىٰ ۗ

ترجمہ کنزالایمان: اور جس نے چارہ نکالا۔ پھر اسے خشک سیاہ کر دیا۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور جس نے چارہ نکالا۔ پھر اسے خشک سیاہ کر دیا۔

﴿وَالَّذِي أَخْرَجَ الْمَرْعَىٰ﴾ اور جس نے چارہ نکالا۔ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کامل قدرت کے ساتھ زمین سے مختلف اقسام کی نباتات اور طرح طرح کی گھاس پیدا کی جسے جانور چرتے ہیں، پھر اس کا سرسبز ہونا ختم کر کے اسے خشک سیاہ کر دیا۔^(۲)

دنیا اور اس کی نعمتوں کا حال

ان آیات میں سرسبز چارے کا جو حال بیان کیا گیا کہ شروع میں سرسبز اور بعد میں خشک ہو کر سیاہ، بے کار ہو جاتا ہے یہی حال دنیا اور اس کی نعمتوں کا بھی ہے کہ یہ اگرچہ سرسبز کی طرح خوشنما نظر آتی ہیں لیکن یہ بہت جلد فنا ہونے والی ہیں۔ اللہ تعالیٰ دُنْیوی زندگی کی مثال بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

①..... حمل، الاعلیٰ، تحت الآیة: ۳، ۲۹۷/۸.

②..... روح البیان، الاعلیٰ، تحت الآیة: ۴-۵، ۴۰۵/۱۰، طبری، الاعلیٰ، تحت الآیة: ۴-۵، ۵۴۳/۱۲-۵۴۴، ملقطاً.

ترجمہ کنز العرفان: دنیا کی زندگی کی مثال تو اس پانی جیسی ہے جسے ہم نے آسمان سے اتارا تو اس کے سبب زمین سے اگنے والی چیزیں گھٹی ہو کر نکلیں جن سے انسان اور جانور کھاتے ہیں یہاں تک کہ جب زمین نے اپنی خوبصورتی پکڑ لی اور خوب آراستہ ہو گئی اور اس کے مالک سمجھے کہ (اب) وہ اس فصل پر قادر ہیں تو رات یادن کے وقت ہمارا حکم آیا تو ہم نے اسے ایسی کٹی ہوئی کھیتی کر دیا گویا وہ کل وہاں پر موجود ہی نہ تھی۔ ہم غور کرنے والوں کیلئے اسی طرح تفصیل سے آیات بیان کرتے ہیں۔

اور جو لوگ آخرت کی بجائے دنیا کی زندگی اور اس کی زیب و زینت کے طلبگار ہیں ان کے بارے میں ارشاد فرمایا:

ترجمہ کنز العرفان: جو دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتا ہو تو ہم دنیا میں انہیں ان کے اعمال کا پورا بدلہ دیں گے اور انہیں دنیا میں کچھ کم نہ دیا جائے گا۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے آخرت میں آگ کے سوا کچھ نہیں اور دنیا میں جو کچھ انہوں نے کیا وہ سب برباد ہو گیا اور ان کے اعمال باطل ہیں۔

ترجمہ کنز العرفان: جو جلدی والی (دنیا) چاہتا ہے تو ہم جسے چاہتے ہیں اس کیلئے دنیا میں جو چاہتے ہیں جلد دیدیتے ہیں پھر ہم نے اس کے لیے جہنم بنا رکھی ہے جس میں وہ

إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَالْأَنْعَامُ حَتَّى إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَاتَّيَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُهَا أَنَّهُمْ قَدِيمُونَ عَلَيْهَا آتَاهَا أَمْرًا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنَاهَا حَصِيدًا كَأَنَّ لَمْ تَكُنْ بِآلَائِمْ كَذَلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ (۱)

مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ ۝ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَ بَطُلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ (۲)

اور ارشاد فرمایا:

مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعَاجِلَةَ عَجَلْنَا لَهُ فِيهَا مَا نَشَاءُ لِنَسُنُّهُمُ جَعَلْنَا لَهُ جَهَنَّمَ يَصْلَاهَا مَذْمُومًا مَدْحُورًا ۝ وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ وَ

نرموم، مردود ہو کر داخل ہوگا۔ اور جو آخرت چاہتا ہے اور اس کیلئے ایسی کوشش کرتا ہے جیسی کرنی چاہیے اور وہ ایمان والا بھی ہو تو یہی وہ لوگ ہیں جن کی کوشش کی قدر کی جائے گی۔

سَعَىٰ لَهَا سَعِيهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ كَانَ سَعِيهِمْ مَشْكُورًا (1)

اور ارشاد فرمایا:

ترجمہ کنزالعرفان: اے لوگو! بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو ہرگز دنیا کی زندگی تمہیں دھوکا نہ دے اور ہرگز بڑا فریبی تمہیں اللہ کے بارے میں فریب نہ دے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ۖ وَلَا يَغُرَّكُم بِاللَّهِ الْغَدُورُ (2)

اور ارشاد فرمایا:

ترجمہ کنزالعرفان: اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو اور اس دن کا خوف کرو جس میں کوئی باپ اپنی اولاد کے کام نہ آئے گا اور نہ کوئی بچہ اپنے باپ کو کچھ نفع دینے والا ہوگا۔ بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو دنیا کی زندگی ہرگز تمہیں دھوکا نہ دے اور ہرگز بڑا دھوکہ دینے والا تمہیں اللہ کے علم پر دھوکے میں نہ ڈالے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ وَأَخْشُوا يَوْمًا لَا يَجْزِي وَالِدٌ عَنْ وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُودٌ دُھُوجًا عَنِ وَالِدِهِ شَيْئًا ۗ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ۖ وَلَا يَغُرَّكُم بِاللَّهِ الْغَدُورُ (3)

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو دنیا کی قلیل زندگی میں کھوجانے اور اس کی فانی نعمتوں میں مست ہو کر اپنی آخرت کو بھول جانے سے محفوظ فرمائے اور ہر مسلمان کو اپنی آخرت بہتر کرنے کی فکر اور سوچ عطا فرمائے اور آخرت سنوارنے کے لئے تیاری کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

سَنُقَرِّبُكَ فَلَا تَنْسَى ۝۶

ترجمہ کنزالایمان: اب ہم تمہیں پڑھائیں گے کہ تم نہ بھولو گے۔

3..... لقمان: ۳۳.

2..... فاطر: ۵.

1..... بنی اسرائیل: ۱۸، ۱۹.

ترجبة كنز العرفان: (اے حبیب!) اب ہم تمہیں پڑھائیں گے تو تم نہ بھولو گے۔

﴿سُنُّقِرْتُكَ فَلَا تَنْسَى﴾: اب ہم تمہیں پڑھائیں گے تو تم نہ بھولو گے۔ جب حضرت جبریل علیہ السلام وحی لے کر نازل ہوتے تو وہ ابھی آیت کا آخری حصہ پڑھ کر فارغ نہیں ہوتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس اندیشے سے اس آیت کا ابتدائی حصہ پڑھنا شروع کر دیتے کہ کہیں بھول نہ جائیں، اس پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اے پیارے حبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، ہم حضرت جبریل علیہ السلام کے ذریعے تمہیں قرآن پڑھائیں گے تو جو کچھ آپ کے سامنے پڑھا جائے گا آپ اسے نہیں بھولیں گے۔“^(۱)

تفسیر جمل میں ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بشارت ہے کہ آپ کو قرآن پاک حفظ کرنے کی نعمت کسی محنت کے بغیر عطا ہوئی ہے اور یہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ ہے کہ اتنی بڑی اور عظیم کتاب کسی محنت و مشقت اور تکرار کے بغیر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو حفظ ہوئی۔^(۲)

آیت ”سُنُّقِرْتُكَ فَلَا تَنْسَى“ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے 6 باتیں معلوم ہوئیں:

- (1)..... علم اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔
- (2)..... حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تمام مخلوق سے افضل و اعلیٰ ہیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے پڑھایا ہے۔
- (3)..... حضرت جبریل علیہ السلام حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے استاذ نہیں بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے پیغام اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچانے پر مامور ہیں۔
- (4)..... حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا علم بہت اعلیٰ ہے۔
- (5)..... مخلوق میں سے کوئی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے برابر عالم نہیں ہے۔
- (6)..... انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ہونے والی بھول بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہیں اور اس میں ہزار ہا حکمتیں ہوتی ہیں، جیسے سارے عالم کا ظہور حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک رسیان کی برکت سے ہے، لہذا

①.....حازن، الاعلیٰ، تحت الآية: ۶، ۳۷۰/۴۔

②.....جمل، الاعلیٰ، تحت الآية: ۶، ۲۹۸/۸، ملخصاً۔

ہماری اور انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کی بھول میں بڑا فرق ہے۔

إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۖ إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفَى ۝ ط

ترجمہ کنز الایمان: مگر جو اللہ چاہے بیشک وہ جانتا ہے ہر کھلے اور چھپے کو۔

ترجمہ کنز العرفان: مگر جو اللہ چاہے بیشک وہ ہر کھلی اور چھپی بات کو جانتا ہے۔

﴿إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ﴾ مگر جو اللہ چاہے۔ اس استثناء کے بارے میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں، ان میں سے 4 قول درج ذیل ہیں،

(1)..... یہ استثناء سُرُک کے لئے ہے، حقیقت میں حاصل نہیں ہوا اور جب اللہ تعالیٰ نے پڑھا دیا تو اس کے بعد نبی کریم صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کوئی چیز نہیں بھولے۔

(2)..... اس استثناء سے یہ بتانا مقصود ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو کوئی چیز بھلانا چاہے تو وہ اس پر قدرت رکھتا ہے جیسا کہ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَلَكِنَّ شَيْئًا لَّكَذَّهَبَنَّ بِالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ (1) ترجمہ کنز العرفان: اور اگر ہم چاہتے تو ہم جو آپ کی طرف وحی بھیجتے ہیں اسے لے جاتے۔

اور ہمیں یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا نہیں چاہا۔

(3)..... اس آیت کا معنی یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، آپ (قرآن مجید میں سے) جو کچھ پڑھیں گے اس میں سے کچھ نہ بھولیں گے البتہ جس آیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ خود چاہے گا وہ آپ کو بھلا دے گا اور اس کی صورت یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ اس آیت کی تلاوت اور حکم دونوں منسوخ فرما دے گا۔ یاد رہے کہ جن آیتوں کی تلاوت اور حکم دونوں منسوخ ہوئے ہیں وہ تمام آیتیں حضور اکرم صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نہیں بھولے بلکہ ان میں سے جن آیتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے چاہا نہیں آپ کے دل سے اٹھالیا۔

1..... بنی اسرائیل: ۸۶۔

(4)..... یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہاں بھولنے سے معروف معنی مراد ہوں یعنی عارضی طور پر بھول جانا، اس صورت میں آیت کا معنی یہ ہوگا کہ اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ قرآن مجید میں سے کچھ نہ بھولیں گے البتہ جو اللہ تعالیٰ خود چاہے وہ بھول جائیں گے، پھر وہ چیز ہمیشہ کے لئے بھولی نہ رہے گی بلکہ بعد میں یاد آجائے گی۔ اس معنی کی تائید ان احادیث سے ہوتی ہے جن میں حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کسی آیت کو بھول جانے کا ذکر ہے اور ان سے یہ واضح ہوتا ہے بعض مواقع پر حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (عارضی طور پر) کچھ آیات بھولے تھے اور آپ کا یہ بھولنا امت کے بھولنے کی طرح نہیں ہے۔⁽¹⁾

﴿رَاٰتِہٖ یَعْلَمُ الْجَہْرَ وَمَا یَخْفٰی﴾: بیشک وہ ہر کھلی اور چھپی بات کو جانتا ہے۔ ﴿﴾ اس آیت کی ایک تفسیر یہ ہے کہ اے پیارے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، جب آپ حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ بلند آواز سے پڑھتے ہیں اللہ تعالیٰ اسے جانتا ہے اور آپ کے دل میں جو قرآن بھول جانے کا خوف ہے اسے بھی جانتا ہے، لہذا آپ اسے بھول جانے کا خوف نہ کریں، یہ ہمارے ذمہ کرم پر ہے کہ آپ قرآن نہ بھولیں۔⁽²⁾

دوسری تفسیر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندوں کے ظاہری افعال اور ان کے اقوال جانتا ہے اور ان کے پوشیدہ اقوال اور افعال سے بھی خبردار ہے۔⁽³⁾

ظاہر و باطن دونوں کو درست رکھنا چاہئے

اس سے معلوم ہوا کہ انسان کو اپنا ظاہر بھی ٹھیک کرنا چاہئے اور اپنا باطن بھی درست رکھنا چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کے ہر ظاہری، باطنی قول اور فعل سے باخبر ہے، جیسا کہ ہمارے ظاہری اور پوشیدہ اعمال کے بارے میں ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

یَعْلَمُ سِرَّکُمْ وَجَہْرَکُمْ وَیَعْلَمُ مَا تَکْسِبُوْنَ⁽⁴⁾
توجہ! کنز العرفان: وہ تمہاری ہر پوشیدہ اور ظاہری بات کو جانتا ہے اور وہ تمہارے سب کام جانتا ہے۔

1..... تفسیر کبیر، الاعلیٰ، تحت الآیة: ۷، ۱۳۱/۱۱، روح البیان، الاعلیٰ، تحت الآیة: ۷، ۱۰/۶، ۴۰، روح المعانی، الاعلیٰ، تحت الآیة: ۷، ۱۵/۴۴-۴۴، ملقطاً.

2..... تفسیر کبیر، الاعلیٰ، تحت الآیة: ۷، ۱۳۱/۱۱.

3..... تفسیر سمرقندی، الاعلیٰ، تحت الآیة: ۷، ۴۷۰/۴.

4..... انعام: ۳.

اور ارشاد فرمایا:

ترجبة كنز العرفان: بیشک اللہ بلند آواز سے کہی گئی بات کو جانتا ہے اور وہ جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو۔

إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُونَ (۱)

اور ارشاد فرمایا:

ترجبة كنز العرفان: بیشک وہ جو ہماری آیتوں میں سیدی راہ سے بٹتے ہیں وہ ہم پر پوشیدہ نہیں ہیں تو کیا جسے آگ میں ڈالا جائے گا وہ بہتر ہے یا وہ جو قیامت میں امان سے آئے گا تم جو چاہو کرتے رہو، بیشک اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا لَا يَخْفُونَ عَلَيْنَا أَكْثَرَ يُتْلَىٰ فِي النَّارِ حَبِيرٌ أَمْ مَنْ يَأْتِي أَمْنًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اعْبَلُوا مَا شِئْتُمْ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ (۲)

اور حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جس نے اپنے اور اللہ تعالیٰ کے مابین معاملے کو اچھا کر لیا تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے اور لوگوں کے درمیان معاملے کو کافی ہوگا اور جس نے اپنے باطن کی اصلاح کرنی تو اللہ تعالیٰ اس کے ظاہر کو درست کر دے گا۔ (۳)

لہذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنے باطن کو سنوارنے کی بھرپور کوشش کرے اور اس کے لئے یہ دعا بھی مانگا کرے، چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا سکھائی ”اللَّهُمَّ اجْعَلْ سِرِّي خَيْرًا مِنْ عَلَانِيَتِي وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِي صَالِحَةً، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِي النَّاسَ مِنَ الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَالْوَلَدِ غَيْرِ الضَّالِّ وَلَا الْمُضِلِّ“ اے اللہ! عَزَّ وَجَلَّ، میرا باطن میرے ظاہر سے اچھا کر دے اور میرے ظاہر کو نیک و صالح بنا دے۔ اے اللہ! عَزَّ وَجَلَّ، میں تجھ سے وہ اچھا گھر بار، مال و اولاد، جو نہ گمراہ ہو اور نہ گمراہ کر ہو مانگتا ہوں جو تو لوگوں کو دیتا ہے۔ (۴)

①..... انبیاء: ۱۱۰.

②..... حم السجدة: ۴۰.

③..... جامع صغیر، حرف المیم، ص ۵۰۸، الحدیث: ۸۳۳۹.

④..... ترمذی، احادیث شفی، ۱۲۳-باب، ۳۳۹/۵، الحدیث: ۳۵۹۷.

وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرَىٰ ﴿٨﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور ہم تمہارے لیے آسانی کا سامان کر دیں گے۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور ہم تمہارے لئے آسانی کا سامان کر دیں گے۔

﴿وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرَىٰ﴾ اور ہم تمہارے لیے آسانی کا سامان کر دیں گے۔ ﴿اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ اے پیارے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ہم آپ کو اس طریقے کی توفیق دیں گے جس سے آپ کے لئے وحی کو یاد کرنا آسان اور سہل ہو جائے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ ہم آپ کو ایسے اعمال کرنے کی توفیق عطا کریں گے جس سے جنت کا راستہ آسان ہو جائے گا۔ تیسرا معنی یہ ہے کہ ہم آپ پر وحی کا نازل ہونا آسان کر دیں گے تاکہ آپ سہولت کے ساتھ وحی یاد کر سکیں، اسے جان سکیں اور اس پر عمل کر سکیں۔ چوتھا معنی یہ ہے کہ ہم آپ پر آسان شرعی احکام اور قوانین نازل کریں گے (اور ان پر عمل کرنا لوگوں کے لئے دشوار نہ ہوگا)۔ (۱)

فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰی ﴿٩﴾

ترجمہ کنزالایمان: تو تم نصیحت فرماؤ اگر نصیحت کام دے۔

ترجمہ کنزالعرفان: تو تم نصیحت فرماؤ اگر نصیحت فائدہ دے۔

﴿فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰی﴾ تو تم نصیحت فرماؤ اگر نصیحت فائدہ دے۔ ﴿یعنی اے پیارے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اگر نصیحت فائدہ دے اور کچھ لوگ اس سے فائدہ حاصل کریں تو آپ اس قرآن مجید سے نصیحت فرمائیں۔

نصیحت فائدہ دے یا نہ دے، بہر حال نصیحت کرنے کا حکم ہے

یاد رہے کہ یہاں نصیحت کرنے میں جو نصیحت فائدہ دینے کی شرط لگائی گئی، اس کا یہ مطلب نہیں کہ اگر نصیحت

①.....تفسیر کبیر، الاعلیٰ، تحت الآیة: ۸، ۱۳۲/۱۱، مدارک، الاعلیٰ، تحت الآیة: ۸، ص ۱۳۴۱، ملقطاً.

فائدہ نہ دے تو نصیحت نہ کی جائے بلکہ نصیحت فائدہ دے یا نہ دے دونوں صورتوں میں نصیحت کرنے کا حکم ہے کیونکہ قرآن پاک کی آیات میں مفہوم مخالف کا اعتبار نہیں ہے اور یہ آیت بھی انہیں آیات میں سے ہے اور قرآن پاک میں اس کی کئی مثالیں موجود ہیں، جیسے ایک مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا (۱)

ترجمہ کنز العرفان: اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر گناہ نہیں کہ بعض نمازیں قصر سے پڑھو اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ کافر تمہیں ایذا دیں گے۔

اس آیت کا یہ مطلب نہیں کہ اگر کافروں کی طرف سے اذیت پہنچنے کا خوف نہ ہو تو نمازوں میں قصر نہیں کر سکتے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ سفر کے دوران چاہے امن ہو یا خوف دونوں صورتوں میں (4 رکعت والی) نمازوں میں قصر کی جائے۔

اور ارشاد فرمایا:

وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَسَدْنَ تَحْصِنًا (۲)

ترجمہ کنز العرفان: اور تم اپنی کنیزوں کو بدکاری پر مجبور نہ کرو (خصوصاً) اگر وہ خود (بھی) بچنا چاہتی ہوں۔

اس ممانعت کا یہ مطلب نہیں کہ اگر وہ بدکاری سے بچنا نہ چاہتی ہوں تو تم انہیں بدکاری پر مجبور کرو بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ بہر صورت انہیں بدکاری پر مجبور نہ کرو۔

سَيِّدُكُمْ مَنْ يَخْشَى ۱۰ وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقى ۱۱ ۱۰ الَّذِي يَصْلَى النَّارَ
الْكُبْرَى ۱۲ ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَى ۱۳ ۱۲

ترجمہ کنز الایمان: عنقریب نصیحت مانے گا جو ڈرتا ہے۔ اور اس سے وہ بڑا بد بخت دور رہے گا۔ جو سب سے بڑی آگ میں جائے گا۔ پھر نہ اس میں مرے اور نہ جنے۔

توجہ کنز العرفان: عنقریب وہ نصیحت مانے گا جو ڈرتا ہے۔ اور نصیحت سے وہ بڑا بد بخت دور رہے گا۔ جو سب سے بڑی آگ میں جائے گا۔ پھر وہ نہ اس میں مرے گا اور نہ جئے گا۔

﴿سَيَذَرُكَ مَن يَخْشَى﴾: عنقریب وہ نصیحت مانے گا جو ڈرتا ہے۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی تین آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اے حبیبِ اصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، عنقریب آپ کی نصیحت وہ مانے گا جو اللہ تعالیٰ سے اور اپنے برے انجام سے ڈرتا ہے اور آپ کی نصیحت سے وہ دور ہوگا اور اس نصیحت کو قبول نہیں کرے گا جو آپ کا دشمن بن کر بڑا بد بخت کافر ہے، جیسے ولید بن مغیرہ اور ابو جہل وغیرہ اور وہ بد بخت کافر جہنم کی سب سے بڑی آگ میں جائے گا، پھر وہ نہ اس میں مرے گا کہ مر کر ہی عذاب سے چھوٹ سکے اور نہ ایسا جینا ہے جس سے کچھ بھی آرام پاسکے۔^(۱)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص نصیحت کو تسلیم کرتا ہے وہ خشیتِ الہی کے زیور سے آراستہ ہے۔

قَدْ أَفْلَحَ مَن تَزَكَّى ﴿۱۳﴾

توجہ کنز الایمان: بیشک مراد کو پہنچا جو ستھرا ہوا۔

توجہ کنز العرفان: بیشک جس نے خود کو پاک کر لیا وہ کامیاب ہوگا۔

﴿قَدْ أَفْلَحَ مَن تَزَكَّى﴾: بیشک جس نے خود کو پاک کر لیا وہ کامیاب ہوگا۔ ﴿اس آیت میں لفظ ”تَزَكَّى“ کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد خود کو کفر و شرک اور گناہوں سے پاک کرنا ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ اس سے مراد نماز کے لئے طہارت حاصل کرنا ہے۔ اس صورت میں اس آیت سے نماز کے لئے وضو اور غسل کرنا ثابت ہوتا ہے۔ تیسرا قول یہ ہے کہ اس سے زکوٰۃ ادا کر کے مال کو پاک کرنا مراد ہے، اس صورت میں یہ آیت زکوٰۃ فرض ہونے پر دلالت کرتی ہے۔^(۲) لیکن اس آیت کے زکوٰۃ سے متعلق ہونے پر اشکال ہے کیونکہ یہ سورت مکی ہے جبکہ زکوٰۃ کا حکم مدینہ

①.....مدارک الاعلیٰ، تحت الآیة: ۱۰-۱۳، ص ۱۳۴۱، روح البیان، الاعلیٰ، تحت الآیة: ۱۰-۱۳، ص ۴۰۹، ملقطاً.

②.....تفسیرات احمدیہ، الاعلیٰ، ص ۷۴۰.

منورہ میں نازل ہوا۔

صوفیاء کے نزدیک تزکیہ کا مطلب

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے تحریر فرمایا ہے کہ صوفیاء کے نزدیک تزکیہ کا (مطلب) دل (کو) بُرے عقیدے، بُرے خیالات (اور) تصورِ غیر سے پاک کرنا ہے۔ دل کی صفائی یا وہی ہے یا کسی یا عطائی۔ وہی تزکیہ پیدا کرتی ہوتا ہے، کسی اپنے اعمال سے (جبکہ) عطائی کسی کی نظر سے، جیسے بادل اور سورج دور رہتے ہوئے بھی گندی زمین کو پاک کر دیتے ہیں، ایسے ہی اللہ والوں کی نظر دور سے بھی گندے دلوں کو پاک کر دیتی ہے۔^(۱)

وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى ۝۱۵

ترجمہ کنزالایمان: اور اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور اس نے اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی۔

﴿وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى﴾ اور اس نے اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی۔ یعنی اور اس نے نماز شروع کرنے کی تکبیر کہہ کر پانچوں نمازیں پڑھیں۔ اس آیت سے نماز شروع کرنے کی تکبیر ثابت ہوئی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ وہ نماز کا حصہ نہیں ہے کیونکہ نماز کا اس پر عطف کیا گیا ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے ہر نام سے نماز شروع کرنا جائز ہے۔ بعض مفسرین نے یہ کہا ہے کہ ”تَزَكَّى“ سے صدقہ، فطر دینا اور رب کا نام لینے سے عید گاہ کے راستے میں تکبیریں کہنا اور نماز سے نماز عید مراد ہے۔^(۲)

بَلْ تُوَسِّرُونُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۝۱۳ وَالْآخِرَةَ خَيْرًا ۝۱۴ إِنَّ هَذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَى ۝۱۸ صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى ۝۱۹

①..... نور العرفان، الاطلى، تحت الآية: ۱۳، ص ۹۷۷۔

②..... مدارك، الاعلى، تحت الآية: ۱۵، ص ۳۴۱، تفسيرات احمدية، الاعلى، ص ۷۴۰، ملقطاً.

توجیہ کنز الایمان: بلکہ تم جیتی دنیا کو ترجیح دیتے ہو۔ اور آخرت بہتر اور باقی رہنے والی۔ بیشک یہ اگلے صحیفوں میں ہے۔ ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں۔

توجیہ کنز العرفان: بلکہ تم دنیاوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔ اور آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔ بیشک یہ بات ضرور اگلے صحیفوں میں ہے۔ ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں۔

﴿بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا﴾ بلکہ تم دنیاوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی تین آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ دنیا فانی ہے اور آخرت باقی رہنے والی ہے اور جو چیز باقی رہنے والی ہے وہ فانی سے بہتر ہے اور اے لوگو! تمہارا حال یہ ہے کہ تم دنیا کی فانی زندگی کو آخرت کی باقی رہنے والی زندگی پر ترجیح دیتے ہو اسی لئے تم وہ عمل نہیں کرتے جو وہاں کام آئیں گے۔ بیشک پاک حاصل کرنے والوں کے کامیاب ہونے اور آخرت کے بہتر ہونے کی بات قرآن پاک سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہونے والے صحیفوں میں بھی موجود ہے۔

بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ یہ بات تمام صحیفوں میں موجود ہے اور انہی میں سے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحیفے بھی ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ”دنیا چونکہ ہمارے سامنے موجود ہے اور اس کا کھانا، پینا، عورتیں، دنیا کی لذتیں اور اس کی رنگینیاں ہمیں جلد و بیدی گئیں جبکہ آخرت ہماری نظروں سے غائب ہے، اس لئے جو چیز ہمیں جلد مل رہی ہے ہم اسے پسند کرنے لگ گئے اور جو بعد میں ملے گی اسے ہم نے چھوڑ دیا۔“^(۱)

دُنْیوی زندگی کی لذتوں میں کھو کر آخرت کو نہ بھلا دیا جائے

اس سے معلوم ہوا کہ ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ دُنْیوی زندگی کی فانی لذتوں، رنگینیوں اور رعنائیوں میں کھو کر اپنی آخرت کو نہ بھول جائے بلکہ وہ اپنی سانسوں کو غنیمت جانتے ہوئے اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں گزارے اور

1.....حازن، الاعلیٰ، تحت الآیة: ۱۶-۱۹، ۳۷۱/۴، مدارك، الاعلیٰ، تحت الآیة: ۱۶-۱۹، ص ۱۳۴۱، ملتقطاً.

آخرت میں جنت کی دائمی نعمتیں حاصل کرنے کی کوشش کرے جبکہ فی زمانہ مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو اپنی دنیا بہتر بنانے میں ایسی مصروف ہے کہ اسے اپنی آخرت کی کوئی فکر نہیں۔ دنیا اور آخرت کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ کنز العرفان: اور دنیا کی زندگی صرف کھیل کود ہے اور بیشک آخرت والا گھر ڈرنے والوں کے لئے بہتر ہے تو کیا تم سمجھتے نہیں؟

وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَعِبٌ وَلَهُمْ^۱ وَلَدَائِمٌ
الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يَتَّقُونَ^(۱) أَفَلَا تَعْقِلُونَ

اور ارشاد فرمایا:

ترجمہ کنز العرفان: تو کیا یہ لوگ زمین پر نہیں چلے تاکہ دیکھ لیتے کہ ان سے پہلوں کا کیا انجام ہوا اور بیشک آخرت کا گھر پرہیزگاروں کے لیے بہتر ہے۔ تو کیا تم سمجھتے نہیں؟

أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ
كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ^۱ وَلَدَائِمٌ الْآخِرَةُ
خَيْرٌ لِّلَّذِينَ اتَّقَوْا^۱ أَفَلَا تَعْقِلُونَ^(۲)

اور ارشاد فرمایا:

ترجمہ کنز العرفان: جو جلدی والی (دنیا) چاہتا ہے تو ہم جسے چاہتے ہیں اس کیلئے دنیا میں جو چاہتے ہیں جلد دیدیتے ہیں پھر ہم نے اس کیلئے جہنم بنا رکھی ہے جس میں وہ مذموم، مردود ہو کر داخل ہوگا۔ اور جو آخرت چاہتا ہے اور اس کیلئے ایسی کوشش کرتا ہے جیسی کرنی چاہیے اور وہ ایمان والا بھی ہو تو یہی وہ لوگ ہیں جن کی کوشش کی قدر کی جائے گی۔

مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعَاجِلَةَ عَجَلْنَا لَهُ فِيهَا مَا نَشَاءُ
لِمَنْ نُرِيدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهُ جَهَنَّمَ^۲ يَصْلَاهَا
مَذْمُومًا مَّدْحُورًا^۳ وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ
وَسَعَىٰ لَهَا سَعِيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ كَانَ
سَعْيُهُمْ مَشْكُورًا^(۳)

لہذا اے بندے!

ترجمہ کنز العرفان: اور جو مال تجھے اللہ نے دیا ہے اس کے ذریعے آخرت کا گھر طلب کر اور دنیا سے اپنا حصہ نہ

وَابْتَغِ فِيمَا آتَاكَ اللَّهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ وَلَا تَنْسَ
نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَأَحْسِنْ كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ

۳..... بنی اسرائیل: ۱۸، ۱۹

۲..... یوسف: ۹، ۱۰

۱..... انعام: ۳۲

إِيَّاكَ وَلَا تَتَّبِعِ الْفُسَادَ فِي الْأَرْضِ إِنَّ اللَّهَ
لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ (۱)

بھول اور احسان کر جیسا اللہ نے تجھ پر احسان کیا اور زمین
میں فساد نہ کر، بے شک اللہ فساد یوں کو پسند نہیں کرتا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا کی فانی نعمتوں اور بہت جلد ختم ہو جانے والی لذتوں میں کھونے سے محفوظ فرمائے اور
ہمیں اپنی آخرت کی فکر کرنے اور اسے بہتر بنانے کے لئے خوب کوشش کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

﴿وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْغَى﴾: اور آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔ ﴿﴾ آخرت کی زندگی دنیا کی زندگی سے بہتر ہے کہ
وہاں کی نعمتیں ہر اعتبار سے دنیا کی نعمتوں سے افضل ہیں اور ان کے حصول میں کوئی تکلیف و مشقت نہ ہوگی اور استعمال
میں کوئی بیماری وغیرہ نہ ہوگی اور باقی رہنے والی اس طرح ہیں کہ کبھی فنا نہ ہوں گی۔

سُورَةُ الْعَاشِيَةِ

سورة عاشیه کا تعارف

مقام نزول

سورة عاشیه مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔^(۱)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع، 26 آیتیں ہیں۔

”عاشیہ“ نام رکھنے کی وجہ

عاشیہ کا معنی ہے چھا جانے والی چیز، اور اس کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ”سورة عاشیہ“ کہتے ہیں۔

سورة عاشیہ سے متعلق حدیث

حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف خط لکھ کر پوچھا کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کی نماز میں سورة جمعہ کے ساتھ کونسی سورت کی تلاوت فرماتے تھے؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کی نماز میں ”هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْعَاشِيَةِ“ کی تلاوت فرماتے تھے۔^(۲)

سورة عاشیہ کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اسلام کے بنیادی عقائد بیان کئے گئے ہیں اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں۔

①.....حازن، تفسیر سورة العاشية، ۳۷۱/۴.

②.....ابن ماجہ، کتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في القراءة في الصلاة يوم الجمعة، ۲/۲۴، الحدیث: ۱۱۱۹.

(1)..... اس کی ابتداء میں قیامت کی ہوٹنا کیاں، کفار کی بد بختی، مسلمانوں کی خوش بختی، اہل جنت اور اہل جہنم کے اوصاف بیان کئے گئے ہیں۔

(2)..... اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، قدرت اور علم و حکمت پر اونٹ کی تخلیق، آسمان کی بلندی، پہاڑوں کو زمین میں نصب کرنے اور زمین کو بچھانے کے ذریعے استدلال کیا گیا ہے۔

(3)..... اس سورت کے آخر میں حضور پُر نور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے فرمایا گیا کہ آپ کی ذمہ داری صرف نصیحت کروینا ہے کسی کو مسلمان کر کے ہی چھوڑنا آپ کی ذمہ داری نہیں اور یہ بتایا گیا کہ جو کفر کرے گا اللہ تعالیٰ اسے بڑا عذاب دے گا اور قیامت کے دن سب لوگ حساب اور جزا کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔

سورۃ اعلیٰ کے ساتھ مناسبت

سورۃ غاشیہ کی اپنے سے ما قبل سورت ”اعلیٰ“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۃ اعلیٰ میں مسلمانوں، کافروں، جنت اور جہنم کے اوصاف اجمالی طور پر بیان ہوئے اور سورۃ غاشیہ میں ان چیزوں کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ (1)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمہ کنزالایمان:

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

ترجمہ کنزالعرفان:

هَلْ أَتٰكَ حَدِیْثُ الْعَاشِیَةِ ۱

ترجمہ کنزالایمان: بیشک تمہارے پاس اس مصیبت کی خبر آئی جو چھاجائے گی۔

1..... تناسق الدرر، سورۃ الغاشیہ، ص ۱۳۶.

ترجبة کنز العرفان: بیشک تمہارے پاس چھا جانے والی مصیبت کی خبر آچکی۔

﴿هَلْ أَتَاكَ بِبَشَرٍ مِّمَّنْ لَمْ يَلِدْكَ يَتِيمًا فَآوَىٰ﴾ اس آیت مبارکہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے خطاب ہے کہ اے دو عالم کے سردار! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، آپ کے پاس ایسی مصیبت کی خبر آچکی جو چھا جانے والی ہے۔ اس سے مراد قیامت ہے جس کی شدتیں اور ہولناکیاں ہر چیز پر چھا جائیں گی۔^(۱) یونہی اس دن کافروں کے دلوں پر غشی اور چہروں پر سیاہی چھا جائے گی جبکہ فرمانبردار مسلمانوں کے دلوں پر خوشی اور چہروں پر روشنی چھا جائے گی۔

وَجُودًا يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةً ۝۲

ترجبة کنز الایمان: کتنے ہی منہ اس دن ذلیل ہوں گے۔

ترجبة کنز العرفان: بہت سے چہرے اس دن ذلیل و رسوا ہوں گے۔

﴿وَجُودًا﴾: کتنے ہی منہ۔ قیامت کی خبر کا تذکرہ کرنے کے بعد یہاں ان احوال کا بیان کیا گیا ہے جو قیامت کے دن ظاہر ہوں گے چنانچہ بہت سے چہرے جو دنیا میں اللہ والوں کے رُوئے وا کڑتے تھے، وہاں ہر طرح ذلیل ہوں گے، قبروں سے سر کے بل چل کر محشر میں پہنچیں گے، وہاں منہ کا لے، دونوں ہاتھ بندھے ہوئے اور گلے میں طوق ہوگا، ہر دروازے پر بھیک مانگیں گے مگر دھتکارے جائیں گے اور ایک دوسرے پر لعنت کر رہے ہوں گے۔

عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۝۲ تَقْضِي نَارًا حَامِيَةً ۝۳

ترجبة کنز الایمان: کام کریں مشقت چھیلیں۔ جائیں بھڑکتی آگ میں۔

ترجبة کنز العرفان: کام کرنے والے، مشقتیں برداشت کرنے والے۔ بھڑکتی آگ میں داخل ہوں گے۔

①.....روح البیان، العاشیة، تحت الآیة: ۱، ۱۰/۱۲، مدارک، العاشیة، تحت الآیة: ۱، ص ۱۳۴۲، خازن، العاشیة، تحت الآیة: ۱، ۳۷۱/۴۰۱

﴿عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ﴾: کام کرنے والے، مشقتیں برداشت کرنے والے۔ ﴿حضرت عبداللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا نے فرمایا کہ اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو دینِ اسلام پر نہ تھے، بت پرست تھے یا کتابی کافر جیسے راہب اور پجاری کہ انہوں نے اپنی طرف سے عبادت و ریاضت کے نام پر سختیں بھی اٹھائیں، مشقتیں بھی جھیلیں اور نتیجہ یہ ہوا کہ جہنم میں جائیں گے۔^(۱) یونہی جوگی، سادہ لوگ کہ دنیا چھوڑتے، لذتوں سے منہ موڑتے اور تکالیف اٹھاتے ہیں مگر آخرت میں کوئی صلہ نہیں اور یونہی بدنہ ہوں کی اپنے باطل عقائد کے تحفظ و ترویج میں کوششیں کرنا اور کتابیں لکھنا وغیرہا سب بے فائدہ رہیں گی کیونکہ آخرت میں ثواب اور نجات کا مدار ادا منِ مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے وابستگی پر ہے اور وہ انہیں نصیب نہیں۔ بغیر روح جسم بے کار اور بغیر ایمان عبادت برباد۔ اور اگر آیت میں مشقت سے مراد آخرت کی مشقت ہے تو یہ اُس مشقت کو اس لئے اٹھائیں گے کیونکہ انہوں نے کفر کے مقابلے میں ایمان کو اختیار نہیں کیا اور روزہ رمضان، گرمیوں کے حج اور جہاد کی تپشیں نہ جھیلیں، لہذا اس آگ کی گرمی جھیلنا پڑے گی جو دنیا کی آگ سے ستر گنا تیز ہے۔ اور مشقت کی صورت قیامت کے دن اس طرح ہوگی کہ وہ آگ کے پہاڑ پر چڑھیں گے، اتریں گے۔ جس مال سے زکوٰۃ نہ دی ہوگی، اس سونے چاندی کے پترے بنا کر ان کی پسلیاں، پیشانیاں، داغی جائیں گی، ان کے جانوران کے بدن میں سینگ گھونپیں گے اور انہیں پاؤں سے روندیں گے۔ یہاں مشقت کی چند صورتیں بیان ہوئیں، ان کے علاوہ جانے وہ لوگ کیسی کیسی مشقت اٹھائیں گے۔

تُسْقَى مِنْ عَيْنٍ اَنْبِيَاءٍ ۝ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۝ لَا يُسْمِنُ

وَلَا يُغْنِي عَنْهُمْ جُوعٌ ۝ ط

ترجمہ کنز الایمان: نہایت جلتے چشمہ کا پانی پلائے جائیں۔ ان کے لیے کچھ کھانا نہیں مگر آگ کے کانٹے۔ کہ نہ فریبی لائیں اور نہ بھوک میں کام دیں۔

۱.....خازن، العاشیة، تحت الآیة: ۳، ۳۷۱/۴-۳۷۲.

ترجہ کنزالعرفان: انہیں شدید گرم چشمے سے پلایا جائے گا۔ ان کے لیے کانٹے دار گھاس کے سوا کوئی کھانا نہیں۔ جو نہ موٹا کرے گا اور نہ بھوک سے نجات دے گا۔

﴿تَسْتَقِي مِنْ عَذْبِ اِنْبِيَّةٍ﴾ انہیں شدید گرم چشمے سے پلایا جائے گا۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جہنمیوں کو جب پیاس لگے گی تو انہیں گرم چشموں کا پانی پلایا جائے گا جو ان کے اندرونی حصوں کو جلا کر رکھ دے گا اور کھانے میں انہیں کانٹوں کی خوراک دی جائے گی جو پیٹ میں آگ لگا دے گی۔

یاد رہے کہ قیامت کے دن عذاب مختلف طرح کا ہوگا اور جن لوگوں کو عذاب دیا جائے گا ان کے بہت سے طبقے ہوں گے، بعض کو زقوم (تھوہڑ کا درخت) کھانے کو دیا جائے گا اور بعض کو غسلسین یعنی دوزخیوں کی پیپ اور بعض کو آگ کے کانٹے کھانے کو دیئے جائیں گے۔ انہی مختلف اقسام کی وجہ سے قرآن پاک میں مختلف مقامات پر جہنمیوں کے کھانے کیلئے مختلف اشیاء بیان کی گئی ہیں۔

نیز آیت نمبر 6 میں ضریح کا لفظ ہے۔ ضریح عرب میں ایک خاردار زہریلی گھاس ہے، جو جانور کے پیٹ میں آگ سی لگا دیتی ہے، نہایت بدمزہ اور سخت نقصان دہ ہوتی ہے۔ کفار کے ساتھ اس خوراک کی مناسبت یہ ہے کہ چونکہ کفار دنیا میں سُر، سود، جوئے وغیرہ حرام کمائیوں کی پروا نہ کرتے تھے اور شریعت کی پابندیاں توڑ کر کھاتے تھے، اس لئے انہیں یہ کھانے دیئے جائیں گے۔

﴿لَا يُسْمِنُ﴾ جو نہ موٹا کرے۔ ﴿لِئِنْ اُنْ مِنْ غَدَاكَ نَفْعٌ حَاصِلٌ نَهْ هُوَ كَمَا كَيْونَكَ غَدَاكَ دُوْهِ فَاَنْدَعُ هُنَّ اِيكٌ يِهْ كَهْوَكُ كِي تَكْلِيْفٌ دُوْر كَرَعُ، دُوْسَرَا يِهْ كَهْ بَدَنٌ كُو طَاقَتٌ پَهِنْجَايَ اُوْر فَرَبَهْ كَرَعُ تُو يِهْ دُوْنُوْنٌ وَصَفٌ جَهَنْمِيُوْنُ كَهْ كَهَانِيْ مِيْل نَهِيْلن بَلَكُهْ وُهْ كَهَانَا تُو حَقِيْقَتٌ مِيْل شَدِيْدِ عَذَابٌ كِي اِيكٌ قَتْمٌ هِيْ۔

وَجُودًا يَوْمَئِذٍ تَاعِمَةٌ ۝۸

ترجہ کنزالایمان: کتنے ہی منہ اس دن چین میں ہیں۔

ترجمہ کنزالعرفان: بہت سے چہرے اس دن چین سے ہوں گے۔

﴿وَجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ﴾: بہت سے چہرے اس دن چین سے ہوں گے۔ ﴿اس سے پہلی آیات میں کفار کے لئے وعیدیں بیان کی گئیں اور اب یہاں سے ایمان والوں کے احوال بیان کئے جا رہے ہیں، چنانچہ ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن بہت سے چہرے عیش و خوشی میں اور نعمت و کرامت میں ہوں گے۔ مراد یہ ہے کہ قیامت میں پرہیزگار مومنین چین میں ہوں گے، نہ انہیں سورج کی گرمی ستائے گی، نہ زمین کی تپش، نہ انہیں خوف ہوگا نہ غم، نہ رب عزوجل کا عتاب ہو، نہ فرشتوں کی لعن طعن، نہ قیامت کی گھبراہٹ، کیونکہ یہ حضرات دنیا میں خدا عزوجل کے خوف سے بے چین رہے اور دنیا میں خوفِ خدا کی بے چینی قیامت کے چین کا ذریعہ ہے۔

لَسَعِيهَا رَاضِيَةٌ ۹

ترجمہ کنزالایمان: اپنی کوشش پر راضی۔

ترجمہ کنزالعرفان: اپنی کوشش پر راضی ہوں گے۔

﴿لَسَعِيهَا رَاضِيَةٌ﴾: اپنی کوشش پر راضی ہوں گے۔ ﴿یعنی قیامت کے دن جب مسلمان اپنا مرتبہ اور ثواب دیکھیں گے تو وہ دنیا میں کئے جانے والے اپنے نیک اعمال پر راضی اور خوش ہوں گے۔^(۱) اور حقیقتاً نیکیوں پر خوش ہونے کا وقت بھی قیامت ہی ہے کیونکہ اپنے انجام کی خبر نہیں، لہذا جب محشر میں اعمال کی مقبولیت دیکھیں گے تو خوش ہوں گے یونہی مومنوں کے نیک اعمال نہایت اچھی شکلوں میں ان کے ساتھ ہوں گے، جن کو دیکھ کر انہیں دلی شادمانی ہوگی۔

فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۱۰ لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَا غِيَةَ ۱۱ فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۱۲
فِيهَا سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ ۱۳

۱.....مدارک الغاشية، تحت الآية: ۹، ص ۱۳۴۳.

ترجمہ کنزالایمان: بلند باغ میں۔ کہ اس میں کوئی بیہودہ بات نہ سنیں گے۔ اس میں رواں چشمہ ہے۔ اس میں بلند تخت ہیں۔

ترجمہ کنزالعرفان: بلند باغ میں۔ اس میں کوئی بیہودہ بات نہ سنیں گے۔ اس میں جاری چشمے ہوں گے۔ اس میں بلند تخت ہوں گے۔

﴿فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ بَلَدًا مِّنْ جَنَّاتٍ﴾ نیک اعمال کرنے والے جنت میں ہوں گے جو کہ شان کے لحاظ سے بھی بلند ہے اور مکان و جگہ کے لحاظ سے بھی اونچی ہے۔ (۱) مومنوں اور بلند جنت میں مناسبت یہ ہے کہ چونکہ مومن دنیا میں عاجز و مسکین بن کر رہے، تکبر اور غرور سے دور رہے، اس کے عوض رب تعالیٰ انہیں بلندی اور شان عطا فرمادے گا۔

﴿لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَا غِيَةَ﴾ اس میں کوئی بیہودہ بات نہ سنیں گے۔ ﴿جَنَّتِي﴾ جنتی لوگ جنت میں نہ تو ناجائز بات سنیں گے جیسے جھوٹ، غیبت اور نہ ہی تکلیف دہ باتیں جیسے لعن طعن اور تشنیع۔ یونہی جنتی نہ کوئی بے فائدہ بات سنیں گے اور نہ کوئی بیہودہ بات اور نہ دوزخیوں کی چیخ پکار جس سے ان کے عیش و آرام اور لذت و راحت میں خلل آئے۔ اس آیت سے اشارتا یہ بھی سمجھایا گیا کہ بیہودہ باتوں سے بچنا نیک لوگوں کا شیوہ ہے جیسے یہاں اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کی فضیلت کے طور پر اسے بیان فرمایا۔

﴿فِيهَا سَائِرُهُمْ مَّرْقُوعَةٌ﴾ اس میں بلند تخت ہوں گے۔ ﴿جَنَّتِي﴾ جنت میں ایسے بلند تخت ہوں گے جن کی بلندی سوگز ہوگی مگر جب جنتی ان پر چڑھنا یا ان سے اترنا چاہیں گے تو وہ تخت خود بخود اوپر یا نیچے آجائیں گے۔ (۲)

وَأَكْوَابُ مَوْضُوعَةٌ ﴿۱۷﴾ وَنَهَارِقُ مَصْفُوفَةٌ ﴿۱۵﴾ وَزَرَائِبُ مَبْشُورَةٌ ﴿۱۶﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور چنے ہوئے کوزے۔ اور برابر برابر بچھے ہوئے قالین۔ اور پھیل ہوئی چاندنیاں۔

①.....حازن، الغاشية، تحت الآية: ۱۰، ۳۷۲/۴.

②.....روح البيان، الغاشية، تحت الآية: ۱۳، ۴۱۵/۱۰، ملقطاً.

ترجمہ کنزالعرفان: اور رکھے ہوئے گلاس ہوں گے۔ اور صرف درصف گاؤتیکے لگے ہوئے ہوں گے۔ اور عمدہ قالین بچھے ہوئے ہوں گے۔

﴿وَ الْكُؤُوبِ مَوْضُوعَةٍ﴾ اور رکھے ہوئے گلاس ہوں گے۔ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ چشموں کے کناروں پر ترتیب سے گلاس رکھے ہوئے ہوں گے جن کی ترتیب کا حسن اور صفائی دیکھنے سے بھی لذت حاصل ہوگی جیسے اگر کسی کے خوبصورت کچن میں جائیں جہاں ہر چیز نہایت ترتیب اور نفاست سے رکھی ہو تو اس منظر سے ہی خوشی حاصل ہوتی ہے۔ جنتی جب ان گلاسوں سے دودھ، شہد، شراب وغیرہ پینا چاہیں گے تو وہ انہیں خود ہی بھرے ہوئے ملیں گے۔ کوزے تو چشموں کے کنارے چنے ہوئے ہوں گے جبکہ ان کے گھروں کا منظر بھی قابل دید ہوگا کہ وہاں قالین بچھے ہوں گے جو بہت آرام دہ اور نہایت ہی خوشنما ہوں گے اور صرف درصف گاؤتیکے لگے ہوئے ہوں گے۔

یہاں جداگانہ عرض ہے کہ گھر کی اشیاء کا نفاست و صفائی اور ترتیب سے ہونا ایک عمدہ خوبی ہے لہذا گھروں میں جو اشیاء موجود ہوں انہیں ترتیب اور ڈھنگ سے رکھنا چاہیے۔

أَفَلَا يَنْظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ﴿۱۴﴾ وَقِفَةٌ

ترجمہ کنزالایمان: تو کیا اونٹ کو نہیں دیکھتے کیسا بنایا گیا۔

ترجمہ کنزالعرفان: تو کیا وہ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ کیسا بنایا گیا ہے۔

﴿أَفَلَا يَنْظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ﴾ تو کیا وہ اونٹ کو نہیں دیکھتے۔ اس سورت میں جنت کی نعمتوں کا ذکر سن کر کفار نے تعجب کیا اور انہیں جھٹلایا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے کارخانہ قدرت اور عجائبات عالم میں نظر کرنے کی ہدایت فرمائی کہ وہ دیکھیں، غور کریں اور سمجھیں کہ جس قادر حکیم نے دنیا میں ایسی عجیب و غریب چیزیں پیدا کی ہیں، اس کی قدرت سے جنتی نعمتوں کا پیدا فرمانا کس طرح قابل تعجب اور لائق انکار ہو سکتا ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا کہ کیا یہ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ

کیسا بنایا گیا ہے۔

اونٹ میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے عجائبات

اونٹ قدرت کی عجیب صنعت ہے اور اس میں چند چیزیں بہت عجیب ہیں،

(1)..... جانور زینت کے لئے پالے جاتے ہیں، یا کھیتی باڑی کے لئے، یا بوجھ لادنے، یا سواری کے لئے، یا دودھ یا گوشت کے لئے، اونٹ میں یہ ساری باتیں موجود ہیں۔

(2)..... یہ ریت کا جہاز ہے اور یہ کانٹے اور معمولی چیزوں کو کھا کر گزارہ کر لیتا ہے اور دس پندرہ دن بغیر کھانے پانی کے نکال لیتا ہے۔

(3)..... اونٹ میں اطاعت اور عشق کمال درجے کا ہے، چنانچہ ایک بچہ اس کو جہاں چاہے لے جائے اور خدی کے اشعار سن کر ایسی مستی میں آتا ہے کہ طاقت سے زیادہ بوجھا اٹھا کر بہت زیادہ راستہ طے کر لیتا ہے۔⁽¹⁾

وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ^{رِقْفَةٌ} ۱۸ وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ^{رِقْفَةٌ} ۱۹

ترجمہ کنزالایمان: اور آسمان کو کیسا اونچا کیا گیا۔ اور پہاڑوں کو کیسے قائم کئے گئے۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور آسمان کو، کیسا اونچا کیا گیا ہے۔ اور پہاڑوں کو، کیسے قائم کیا گیا ہے۔

﴿وَإِلَى السَّمَاءِ﴾ اور آسمان کو۔ ﴿لَعْنَى﴾ یعنی کیا کفار مکہ نے آسمان کو اس طور پر نہیں دیکھا جس کا وہ دن رات مشاہدہ کرتے ہیں کہ وہ ستونوں اور کسی سہارے کے بغیر کیسا اونچا کیا گیا ہے۔⁽²⁾

﴿وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ﴾ اور پہاڑوں کو، کیسے قائم کیا گیا ہے۔ ﴿لَعْنَى﴾ یعنی کیا کافروں نے ان پہاڑوں کو نہیں دیکھا جنہیں زمین میں نصب کر دیا گیا کہ نہ وہ ہوا سے اڑتے ہیں اور نہ زلزلہ سے گرتے ہیں بلکہ زمین کیلئے سہارا اور اس کیلئے میخوں کے قائم مقام ہیں۔ نیز انسانوں کیلئے ہزار ہا فوائد پر مشتمل ہیں چنانچہ ان میں سے لعل، ہیرے، معدنیات،

1..... حازن، الغاشیة، تحت الآية: ۱۷، ۳۷۳/۴، ملقطاً.

2..... روح البیان، الغاشیة، تحت الآية: ۱۸، ۴۱۷/۱۰.

چشمے دریا وغیرہ ہزار ہا قسم کی چیزیں نکلتی ہیں۔

روحانی پہاڑ

صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اولیاء عَزَّمَهُ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِمُ رُوحَانِي پہاڑ ہیں جو کبھی راہِ حق سے نہیں بھٹکتے، اپنے معتقدین کو قائم رکھتے ہیں، ایمان و عرفان کے سرچشمے ہیں، اسرارِ الہیہ کے خزانے ان سے برآمد ہوتے ہیں جن کا سلسلہ تاقیامت قائم رہے گا۔

وَإِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿۲۰﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور زمین کو کیسے بچھائی گئی۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور زمین کو، کیسے بچھائی گئی ہے۔

﴿وَإِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ﴾: اور زمین کو، کیسے بچھائی گئی ہے۔ یعنی جس زمین پر کافر چلتے پھرتے ہیں، کیا اس کی طرف انہوں نے یوں نہیں دیکھا کہ یہ کیسے پانی پر بچھائی گئی ہے۔ اگر یہ انصاف کی نگاہ سے ان شاہکاروں کو دیکھتے تو اللہ تعالیٰ کی قدرت کا انکار کرنے کی طرف کوئی راہ نہ پاتے۔

یاد رہے کہ اگر زمین کی ساخت اور اس کے فوائد و اسرار لکھنے بیٹھیں تو شاید ہزاروں کتابوں میں بھی نہ ساسکیں۔ اسی ایک زمین کے متعلق جدید علوم کی تعداد بھی سینکڑوں میں ہے جیسے علمِ جغرافیہ اور علمِ ارضیات کی مختلف شاخیں۔ بظاہر ساری زمین یکساں ہے مگر اس میں بے حد تنوع ہے۔ پاک و ہند کی سرزمین اور طرح کی ہے اور عرب کی سرزمین اور طرح کی۔ کہیں سے سونا نکلتا ہے، کہیں سے تیل اور کہیں سے دیگر دھاتیں۔ ایسے ہی انسان بظاہر یکساں ہیں مگر درحقیقت بہت مختلف ہیں، کسی دل سے گندگی نکلتی ہے اور کسی سے معرفتِ الہی کے چشمے پھوٹتے ہیں۔

فَذَكِّرْ ۗ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ ﴿۲۱﴾

ترجمہ کنزالایمان: تو تم نصیحت سناؤ تم تو یہی نصیحت سنانے والے ہو۔

ترجمہ کنزالعرفان: تو تم نصیحت کرو تم تو نصیحت کرنے والے ہی ہو۔

﴿فَذَكِّرْ﴾: تو تم نصیحت کرو۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے عجائبات بیان کرنے کے بعد فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کی قدرت کے دلائل بیان فرما کر لوگوں کو سمجھاؤ اور نصیحت کرو۔ اس آیت میں اولین خطاب تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ہے لیکن آپ کے وسیلے سے سب مسلمانوں کو خطاب ہے کہ جو سمجھانے کی صلاحیت رکھتا ہو وہ دوسروں کو سمجھائے۔

جدید علوم کو حاصل کرنا نفع بخش ہے

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جدید علوم کا حاصل کرنا نہایت نفع بخش ہے کہ مثلاً مذکورہ بالا آیات میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے صرف وہی چار آیتیں دہرا کر تو نہیں سمجھایا جائے بلکہ غور و فکر کے بعد جو معارف و اسرار اور حکمتیں سمجھ آئیں گی ان کو بیان کر کے سمجھایا جائے گا اور ان حکمتوں کو سمجھنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ مذکورہ چیزوں کے متعلقہ جدید علوم ہیں تو اگر انہیں سمجھ اور سیکھ لیا جائے تو عام آدمی کی بنسبت زیادہ اچھے طریقے سے قدرتِ الہی کا بیان کیا جاسکتا ہے۔

لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيِّرٍ ۝۳۳

ترجمہ کنزالایمان: تم کچھ ان پر کڑوڑا نہیں۔

ترجمہ کنزالعرفان: تم کچھ ان پر زبردستی کرنے والے نہیں ہو۔

﴿لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيِّرٍ﴾: تم کچھ ان پر زبردستی کرنے والے نہیں ہو۔ یعنی اے حبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، آپ کی یہ ذمہ داری نہیں کہ آپ انہیں مسلمان کر کے ہی چھوڑیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا پیغام احسن طریقے سے پہنچا دینا آپ کا کام ہے۔ اس کے بعد اگر سارے لوگ کافر رہیں تو آپ کا کچھ نہیں بگڑتا جیسے اگر سورج سے کوئی روشنی نہ لے یا بادل

سے فیض نہ لے تو اس سے سورج یا بادل کا نقصان نہیں ہے۔ یا آیت کا یہ مطلب ہے کہ آپ انہیں خیراً مسلمان نہ کریں بلکہ اسلام کی تعلیمات پہنچا کر قبول کرنے یا نہ کرنے کا اختیار ان پر چھوڑ دیں۔

إِلَّا مَنْ تَوَلَّىٰ وَكَفَرَ ۖ فَيُعَذِّبُهُ اللَّهُ الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ ۗ إِنَّ إِلَيْنَا
إِذَا يَأْتُهُم ۗ لَأَيُّابُهُمْ ۗ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ۗ

ترجمہ کنزالایمان: ہاں جو منہ پھیرے اور کفر کرے۔ تو اسے اللہ بڑا عذاب دے گا۔ بیشک ہماری ہی طرف ان کا پھرنا ہے۔ پھر بیشک ہماری ہی طرف ان کا حساب ہے۔

ترجمہ کنزالعرفان: ہاں جس نے منہ پھیرا اور کفر کیا۔ تو اسے اللہ بہت بڑا عذاب دے گا۔ بیشک ہماری ہی طرف ان کا لوٹنا ہے۔ پھر بیشک ہم پر ہی ان کا حساب (لینا) ہے۔

﴿إِلَّا مَنْ تَوَلَّىٰ وَكَفَرَ﴾: ہاں جس نے منہ پھیرا اور کفر کیا۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی تین آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اے حبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، انہیں مسلمان کر کے چھوڑنا یا مجبور کر کے مسلمان بنانا آپ کی ذمہ داری نہیں بلکہ پیغام پہنچانا آپ کی ذمہ داری تھی تو آپ کے سمجھانے اور نصیحت فرمانے کے بعد جو ایمان لانے سے منہ پھیرے اور کفر کرے تو اللہ تعالیٰ اسے آخرت میں بڑا عذاب دے گا کہ اسے جہنم میں داخل کرے گا کیونکہ مرنے کے بعد انہیں ہماری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے اور حشر کے میدان میں ان کا حساب بھی ہم نے ہی لینا ہے۔

یاد رہے کہ کفار کے لئے بہت سے عذاب ہیں: نزع کے وقت، قبر میں، محشر میں اور جہنم میں، ان سب میں بڑا عذاب دوزخ کا ہے، باقی اس کے مقابلے میں چھوٹے ہیں کیونکہ دوزخ کا عذاب دائمی ہے، اس میں سخت رسوائی بھی ہے، اس میں ہر طرح کا عذاب ہے: کھانے، پینے، رہنے سہنے، زہریلے جانور سب کا عذاب، ان وجوہات سے اسے بڑا عذاب کہا گیا۔

سُورَةُ الْفَجْرِ

سورۃ فجر کا تعارف

مقامِ نزول

سورۃ فجر مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع، 30 آیتیں ہیں۔

”فجر“ نام رکھنے کی وجہ

فجر کا معنی ہے صبح، اور اس سورت کی پہلی آیت میں فجر کی قسم ارشاد فرمائی گئی اس مناسبت سے اسے ”سورۃ فجر“

کہتے ہیں۔

سورۃ فجر کے مضامین

اس سورۃ مبارکہ کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں پانچ عظمت والی اشیاء کی قسم بیان کر کے کفار کو سمجھایا گیا ہے اور سمجھانے کے لئے گزشتہ اقوام کا اپنی قوت و طاقت کے باوجود عذابِ الہی کا شکار ہونے کو بیان کیا گیا ہے۔ نیز

اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں

(1)..... غافلوں کی غفلت، ان کی فطرت اور کردار کا بیان ہے۔

(2)..... برائیوں کی جڑ یعنی مال کی محبت اور اس کے اثرات کا تذکرہ ہے۔

(3)..... پھر قیامت کی ہولناکیوں اور عذابِ الہی کی شدت کا بیان ہے۔

(4)..... آخر میں مخلصین و مومنین کے انعام و اکرام کا ذکر ہے۔

سورۃ غاشیہ کے ساتھ مناسبت

سورۃ فجر کی اپنے سے ماقبل سورت ”غاشیہ“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں وعدہ اور وعید کا

بیان ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمہ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمہ کنزالعرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَالْفَجْرِ ۱ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۲

ترجمہ کنزالایمان: اس صبح کی قسم۔ اور دس راتوں کی۔

ترجمہ کنزالعرفان: صبح کی قسم۔ اور دس راتوں کی۔

﴿وَالْفَجْرِ: صبح کی قسم﴾ اس صبح سے مراد یا تو یکم محرم کی صبح ہے جس سے سال شروع ہوتا ہے، یا یکم ذی الحجہ کی جس سے دس راتیں ملی ہوئی ہیں جن میں بطور خاص حج کے ایام آتے ہیں، یا عید الاضحیٰ کی صبح مراد ہے کہ یہ وہ صبح ہے جس میں حج کے اہم رکن طوافِ زیارت کا وقت شروع ہوتا ہے، اور بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس سے مراد ہرون کی صبح ہے کیونکہ وہ رات کے گزرنے، روشنی کے ظاہر ہونے اور تمام جانداروں کے رزق کی طلب کے لئے منتشر ہونے کا وقت ہے اور یہ وقت مردوں کے قبروں سے اٹھنے کے وقت کے ساتھ مشابہت و مناسبت رکھتا ہے۔⁽¹⁾

﴿وَلَيَالٍ عَشْرٍ: اور دس راتوں کی﴾ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ان سے مراد ذی الحجہ کی پہلی دس راتیں ہیں کیونکہ یہ زمانہ حج کے اعمال میں مشغول ہونے کا زمانہ ہے۔⁽²⁾

1.....خازن، الفجر، تحت الآية: ١، ٣٧٤/٤، ملقطاً.

2.....خازن، الفجر، تحت الآية: ١، ٣٧٤/٤.

ذی الحجہ کے ابتدائی دس دنوں کے فضائل

حدیث شریف میں اس عشرہ کی بہت فضیلتیں وارد ہوئی ہیں، یہاں ان میں سے دو فضائل ملاحظہ ہوں چنانچہ (1)..... حضرت عبداللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے روایت ہے، نبی اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان دس دنوں کے مقابلے میں کسی دن کا عمل زیادہ محبوب نہیں۔ صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ نے عرض کی: یا رسول اللہ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، کیا اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد بھی نہیں؟ ارشاد فرمایا: ہاں جہاد بھی نہیں، البتہ وہ شخص جو اپنی جان اور مال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلا، پھر ان میں سے کسی چیز کے ساتھ واپس نہ ہوا (یعنی شہید ہو گیا تو اس کا یہ عمل افضل ہے)۔ (1)

(2)..... حضرت ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، رسول کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”جن دنوں میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جاتی ہے ان میں سے کوئی دن ذی الحجہ کے دس دنوں سے زیادہ پسندیدہ نہیں، ان میں سے (ممنوع دنوں کے علاوہ) ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں اور ہر رات کا قیام لیلۃ القدر کے قیام کے برابر ہے۔ (2)

حضرت عبداللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے یہ بھی مروی ہے کہ آیت میں مذکور ان راتوں سے رمضان کے آخری عشرے کی راتیں مراد ہیں کیونکہ ان میں (اعتکاف مستون ہے اور انہی راتوں میں) لیلۃ القدر آتی ہے۔ (3)

رمضان کے آخری عشرے کی اہمیت

تاجدار رسالت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رمضان کے آخری عشرے میں خاص طور پر اعتکاف فرماتے، اس کی طاق راتوں میں شب قدر تلاش کرنے کی ترغیب دیتے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے میں خوب جدوجہد فرماتے تھے، چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فرماتی ہیں: حضور اقدس صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف فرماتے اور فرمایا کرتے کہ شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔ (4)

1..... ترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء في العمل في أيام العشر، ۱۹۱/۲، الحدیث: ۷۵۷.

2..... ترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء في العمل في أيام العشر، ۱۹۱/۲، الحدیث: ۷۵۸.

3..... حازن، الفجر، تحت الآية: ۲، ۳۷۴/۴.

4..... بخاری، کتاب فضل لیلۃ القدر، باب تحری لیلۃ القدر فی التور... الخ، ۶۶۲/۱، الحدیث: ۲۰۲۰.

نیز حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں باقی دنوں کی بہ نسبت عبادت میں زیادہ جدوجہد کرتے تھے۔^(۱)

بعض مفسرین نے فرمایا کہ آیت میں مذکور ان راتوں سے مراد محرم الحرام کے پہلے عشرے کی دس راتیں ہیں (کہ ان دس دنوں میں انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بڑے بڑے واقعات رونما ہوئے) اور اس عشرے میں عاشوراء کا دن بھی ہے۔^(۲)

عاشورہ کے فضائل

یہاں عاشوراء کے دو فضائل بھی ملاحظہ ہوں،

(۱)..... حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: جب رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہودیوں کو دیکھا کہ وہ عاشوراء کے دن روزہ رکھے ہوئے ہیں، آپ نے ارشاد فرمایا ”یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: یہ ایک عظمت والا دن ہے اور یہ وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمن سے نجات دی تو اس دن (شکرانے کے طور پر) حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے روزہ رکھا۔ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”میں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موافقت کرنے میں تم سے زیادہ حقدار ہوں، چنانچہ آپ نے خود بھی روزہ رکھا اور اس دن روزہ رکھنے کا حکم بھی ارشاد فرمایا۔“^(۳)

(۲)..... حضرت ابوقحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”مجھے اللہ تعالیٰ پر گمان ہے کہ عاشوراء کا روزہ ایک سال پہلے کے گناہ مٹا دیتا ہے۔“^(۴)

نوٹ: یاد رہے کہ جو عاشوراء کے دن روزہ رکھنا چاہے تو اسے چاہئے کہ وہ ۹ محرم یا ۱۱ محرم کا روزہ بھی رکھے تاکہ یہودیوں کی مخالفت ہو سکے، جیسا کہ حدیث پاک میں ہے، حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”عاشوراء کے دن کا روزہ رکھو اور اس میں یہودیوں کی (اس طرح) مخالفت کرو کہ اس سے پہلے یا بعد میں بھی ایک دن کا

①..... مسلم، کتاب الاعتکاف، باب الاجتہاد فی العشر الاواخر فی شہر رمضان، ص ۵۹۹، الحدیث: ۸ (۱۱۷۵)۔

②..... حازن، الفجر، تحت الآیة: ۴۰۲/۴۷۴۔

③..... بخاری، کتاب الصوم، باب صیام یوم عاشوراء، ۶۵۶/۱، الحدیث: ۲۰۰۴۔

④..... مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب ثلاثة ايام من كل شهر... الخ، ص ۵۸۹، الحدیث: ۱۹۶ (۱۱۶۲)۔

(۱) روزہ رکھو۔

وَالشَّفَعِ وَالْوَتْرِ ۝ وَاللَّيْلِ إِذَا يَسِرَّ ۝

ترجمہ کنزالایمان: اور جفت اور طاق کی۔ اور رات کی جب چل دے۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور جفت اور طاق کی۔ اور رات کی جب وہ چل پڑے۔

﴿وَالشَّفَعِ وَالْوَتْرِ﴾ اور جفت اور طاق کی۔ ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا يَسِرَّ﴾ جفت اور طاق سے کیا مراد ہے اس بارے میں مفسرین کے متعدد اقوال ہیں، ان میں سے چار اقوال درج ذیل ہیں،

(1)..... جفت سے مراد ذوالحجہ کی 10 تاریخ جس دن حج کے اہم افعال سرانجام دیئے جاتے ہیں اور طاق سے مراد 9 تاریخ جس دن میدانِ عرفات میں حج ہوتا ہے۔ اس دن کی فضیلت کے بارے میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”اللہ تعالیٰ یوم عرفہ سے زیادہ کسی دن بندوں کو جہنم سے آزاد نہیں کرتا، اللہ (اپنے بندوں سے) قریب ہوتا ہے، پھر فرشتوں کے سامنے اپنے بندوں پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے یہ بندے کس ارادے سے آئے ہیں۔“ (2)

(2)..... جفت سے مراد مخلوق اور طاق سے مراد اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جیسے حدیث مبارک میں ہے: بیشک اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔ (3)

(3)..... ہر چیز کے جفت اور طاق کی قسم ہے گویا جملہ مخلوقات الہی کی قسم ہے۔

(4)..... جفت سے مراد 2 اور 4 رکعت والی نمازیں اور طاق سے مراد 3 رکعت والی نماز یعنی مغرب ہے۔ (4)

﴿وَاللَّيْلِ إِذَا يَسِرَّ﴾ اور رات کی جب وہ چل پڑے۔ ﴿وَالشَّفَعِ﴾ رات کے چلنے سے مراد ہے کہ گزرنے لگے۔ اس رات سے

1..... مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن العباس... الخ، ۵/۱۸۱، الحدیث: ۲۱۵۴۔

2..... مسلم، کتاب الحج، باب فی فضل الحج والعمرة ویوم عرفة، ص ۷۰۳، الحدیث: ۴۳۶ (۱۳۴۸)۔

3..... مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، ص ۱۴۳۹، الحدیث: ۵ (۲۶۷۷)۔

4..... حازن، الفجر، تحت الآية: ۳، ۳۷۴/۴، مدارك، الفجر، تحت الآية: ۳، ص ۱۳۴۵، ملقطاً۔

مراد کیا ہے؟ اس بارے میں مفسرین فرماتے ہیں کہ اس سے خاص مُزدلفہ کی رات مراد ہے جس میں بندگانِ خدا طاعتِ الہی کے لئے جمع ہوتے ہیں بلکہ اس رات اور مقامِ مزدلفہ کی فضیلت میں قرآن مجید کی آیت موجود ہے، چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

فَاِذَا آفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللَّهَ
عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدَاكُمْ
وَإِنْ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلِهِ لَمَنِ الضَّالِّينَ (۱)

ترجمہ کنز العرفان: توجہ تم عرفات سے واپس لو تو مشعرِ حرام کے پاس اللہ کو یاد کرو اور اس کا ذکر کرو کیونکہ اس نے تمہیں ہدایت دی ہے اگرچہ اس سے پہلے تم یقیناً بھٹکے ہوئے تھے۔

نیز حدیث مبارک میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم عرفات سے مُزدلفہ میں تشریف لائے، یہاں مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی، پھر لیٹے یہاں تک کہ فجر طلوع ہوئی، جب صبح ہوئی تو اس وقت اذان و اقامت کے ساتھ نماز فجر پڑھی، پھر قضا و اونٹنی پر سوار ہو کر مشعرِ حرام میں آئے اور قبلہ کی جانب منہ کر کے دعا، تکبیر و تہلیل اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت بیان کرنے میں مشغول رہے اور توقف کیا یہاں تک کہ خوب آجالا ہو گیا اور طلوع آفتاب سے قبل یہاں سے روانہ ہوئے۔ (۲)

بعض علماء کے بقول یہ رات حاجیوں کیلئے شبِ قدر سے بھی افضل ہے۔

آیت میں مذکور رات کے بارے میں ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے شبِ قدر مراد ہے جس میں رحمت کا نزول ہوتا ہے اور جو ثواب کی کثرت کے لئے مخصوص ہے اور جس کے بارے میں خود قرآن پاک کی پوری سورت موجود ہے۔ نیز ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے عام رات یعنی ہر رات مراد ہے کہ رات بذاتِ خود، بہت سے عجائبات و اسرار پر مشتمل ہے۔

هَلْ فِي ذَلِكَ قَسَمٌ لِذِي حِجْرٍ ۝

①..... بقرہ: ۱۹۸.

②..... مسلم، کتاب الحج، باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ص ۶۳۴، الحدیث: ۱۴۷ (۱۲۱۸).

ترجمہ کنزالایمان: کیوں اس میں عقل مند کے لیے قسم ہوئی۔

ترجمہ کنزالعرفان: کیا اس قسم میں عقلمند کے لیے قسم ہے؟

﴿كَلِّ فِي ذَلِكَ قَسَمٌ لِذِي حِجْرٍ﴾ کیا اس قسم میں عقلمند کے لیے قسم ہے؟ ﴿گزشتہ آیات میں پانچ قسمیں ارشاد ہوئیں اور ان کے بارے میں فرمایا کہ بیشک یہ مذکورہ بالا چیزیں عقل والوں کے نزدیک ایسی عظمت رکھتی ہیں کہ خبروں کو ان کے ساتھ مؤکد کرنا بہت مناسب ہے۔ ان ساری قسموں کا جواب یہ ہے کہ کافر کو ضرور عذاب دیا جائے گا۔ اس جواب قسم پر اگلی آیتیں دلالت کرتی ہیں۔

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ﴿٦﴾ إِرْمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ﴿٧﴾

ترجمہ کنزالایمان: کیا تم نے نہ دیکھا تمہارے رب نے عاد کے ساتھ کیا کیا۔ وہ اِرم حد سے زیادہ طول والے۔

ترجمہ کنزالعرفان: کیا تم نے نہ دیکھا کہ تمہارے رب نے عاد کے ساتھ کیا کیا؟ اِرم (کے لوگ)، ستونوں (جیسے قد) والے۔

﴿أَلَمْ تَرَ: کیا تم نے نہ دیکھا۔﴾ متعدد قسموں کے بعد جواب قسم یہ تھا کہ کافروں کو عذاب دیا جائے گا۔ کافروں کا آخرت کا عذاب تو قطعی ہے البتہ بارہادنیامیں انہیں عذاب دیا گیا چنانچہ اسی کی مثالوں کے طور پر یہاں سے متعدد قوموں کے عذابات کا تذکرہ کیا گیا ہے جس سے اصل مقصود اہل مکہ اور دیگر کفار کو خوف دلانا ہے۔ چنانچہ فرمایا گیا کہ کیا تم نے قوم عاد کو نہیں دیکھا۔ قوم عاد کی دو قسمیں ہیں: (1) عادِ اولیٰ، (2) عادِ آخریٰ۔ یہاں عادِ اولیٰ مراد ہے جن کے قد بہت دراز تھے، انہیں عادِ ارم بھی کہتے ہیں۔ کفار کو سمجھایا گیا کہ عادِ اولیٰ جن کی عمریں بہت زیادہ اور قد بہت طویل تھے اور وہ خود نہایت قوی و توانا تھے، انہیں اللہ تعالیٰ نے ہلاک کر دیا تو یہ کافر اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہیں اور عذاب الہی سے کیوں بے خوف ہیں۔

الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلَهَا فِي الْبِلَادِ ﴿٨﴾

ترجمہ کنز الایمان: کہ ان جیسا شہروں میں پیدائہ ہوا۔

ترجمہ کنز العرفان: کہ ان جیسا شہروں میں پیدائہ ہوا۔

﴿الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ﴾: کہ ان جیسا شہروں میں پیدائہ ہوا۔ کچھ قوم عاد کی قوت و طاقت اور قدر و قامت کے بارے میں بہت کچھ مروی ہے جس میں بہت کچھ اسرائیلی روایات میں سے ہے لیکن یہ بات قطعی ہے جو قرآن میں بیان کی گئی کہ وہ غیر معمولی قوت و طاقت اور قدر کا ٹھہ والے تھے۔

شَدَادُكَ بِنَايَا هُوَ شَهْرٌ

زور و قوت اور طویل قامت میں عاد کے بیٹوں میں سے شداد بھی ہے جس نے دنیا پر بادشاہت کی اور تمام بادشاہ اس کے مطیع ہو گئے اور اُس نے جنت کا ذکر سن کر سرکشی کے طور پر دنیا میں جنت بنانی چاہی اور اس ارادے سے ایک شہر عظیم بنایا جس کے محل سونے چاندی کی اینٹوں سے تعمیر کئے گئے اور زبرجد اور یاقوت کے ستون اس کی عمارتوں میں نصب ہوئے اور ایسے ہی فرش مکانوں اور رستوں میں بنائے گئے، سنگریزوں کی جگہ آبدار موتی بچھائے گئے، ہر محل کے گرد جواہرات پر نہریں جاری کی گئیں، قسم قسم کے درخت حُسن تزئین کے ساتھ لگائے گئے، جب یہ شہر مکمل ہوا تو شداد بادشاہ اپنے اعیان سلطنت کے ساتھ اس کی طرف روانہ ہوا، جب ایک منزل فاصلہ باقی رہا تو آسمان سے ایک ہولناک آواز آئی جس سے اللہ تعالیٰ نے ان سب کو ہلاک کر دیا۔

حضرت امیر معاویہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے عہد میں حضرت عبد اللہ بن قلابہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ صحرائے عدنان میں اپنے گے ہوئے اونٹ کو تلاش کرتے ہوئے اس شہر میں پہنچے اور اس کی تمام زیب و زینت دیکھی اور کوئی رہنے بسنے والا نہ پایا، تھوڑے سے جواہرات وہاں سے لے کر چلے آئے، یہ خبر حضرت امیر معاویہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو معلوم ہوئی تو انہوں نے انہیں بلا کر حال دریافت کیا، انہوں نے تمام قصہ سنایا تو حضرت امیر معاویہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضرت کعب احبار رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو بلا کر دریافت کیا کہ کیا دنیا میں کوئی ایسا شہر ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں جس کا ذکر قرآن پاک میں بھی آیا ہے، یہ شہر شداد بن عاد نے بنایا تھا اور وہ سب عذاب الہی سے ہلاک ہو گئے ان میں سے کوئی باقی نہ رہا

اور آپ کے زمانہ میں ایک مسلمان سرخ رنگ والا، نیلی آنکھوں والا، چھوٹے قد کا جس کی ابرو پر ایک تل ہوگا اپنے اونٹ کی تلاش میں اس شہر میں داخل ہوگا، پھر حضرت عبد اللہ بن قلابہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو دیکھ کر فرمایا بخدا وہ شخص یہی ہے۔ (۱)

وَتَشُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۙ وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ ۙ

ترجمہ کنز الایمان: اور شمود جنہوں نے وادی میں پتھر کی چٹانیں کاٹیں۔ اور فرعون کہ چو میخا کرتا۔

ترجمہ کنز العرفان: اور شمود (کے ساتھ) جنہوں نے وادی میں پتھر کی چٹانیں کاٹیں۔ اور فرعون (کے ساتھ) جو میخوں والا تھا۔

﴿وَتَشُودَ: اور شمود۔﴾ یعنی کیا تم نے نہ دیکھا کہ تمہارے رب عَزَّ وَجَلَّ نے قوم شمود کے ساتھ کیا کیا جنہوں نے اپنی قوت و طاقت سے پہاڑ کاٹ کر مضبوط مکانات تعمیر کئے مگر اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی ہلاک کر دیا۔ قوم شمود قوم عاد کے چچا زاد تھے، حجاز و شام کے درمیان آباد تھے، حجر سے وادی قُرَیْش تک بہت سے بڑے بڑے شہر آباد کئے تھے، سنگتراشی میں استاذ تھے، بہت قد آورا اور مالدار تھے۔ حضرت صالح عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام ان میں نبی ہو کر تشریف لائے اور آپ کی مخالفت کی وجہ سے کفار شمود ہلاک ہوئے۔

﴿وَفِرْعَوْنَ: اور فرعون۔﴾ یعنی کیا تم نے نہ دیکھا کہ تمہارے رب عَزَّ وَجَلَّ نے فرعون کے ساتھ کیا کیا جو میخوں میں گاڑ کر سزائیں دینے والا تھا۔ فرعون نے جس کو سزا دینا ہوتی اس کے ہاتھ پاؤں میخوں سے باندھ دیتا یا ہاتھ پاؤں میں ہی میخیں گاڑ دیتا تھا۔

الَّذِينَ طَعَوْا فِي الْبِلَادِ ۙ فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ ۙ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ
رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۙ

۱.....حازن، الفجر، تحت الآية: ۸، ۴/۳۷۵، ۳۷۶.

ترجمہ کنزالایمان: جنہوں نے شہروں میں سرکشی کی۔ پھر ان میں بہت فساد پھیلایا۔ تو ان پر تمہارے رب نے عذاب کا کوڑا بقوت مارا۔

ترجمہ کنزالعرفان: جنہوں نے شہروں میں سرکشی کی۔ پھر ان میں بہت فساد پھیلایا۔ تو ان پر تمہارے رب نے عذاب کا کوڑا برسایا۔

﴿الَّذِينَ طَعَوْا فِي الْبِلَادِ﴾: جنہوں نے شہروں میں سرکشی کی۔ ﴿اب﴾ اوپر بیان کردہ قوم عاد، قوم ثمود، فرعون کے بارے میں فرمایا کہ انہوں نے شہروں میں سرکشی کی اور مَحْصِيَّتٍ و مگر اہی میں انتہا کو پہنچے اور عِبْدِيَّتِ کی حد سے گذر گئے کہ فرعون نے تو بندگی کی حد سے گزر کر خدائی کا دعویٰ کر دیا نیز انہوں نے کفر، قتل اور ظلم کے ذریعے زمین میں فساد برپا کیا تو ان کا جو انجام ہوا وہ اگلی آیت میں مذکور ہوا کہ ان پر اللہ تعالیٰ نے عذاب کا کوڑا برسایا اور مختلف طرح کے عذابوں میں مبتلا کیا جنہوں نے انہیں ہلاک کر دیا۔

إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿۱۳﴾

ترجمہ کنزالایمان: بیشک تمہارے رب کی نظر سے کچھ غائب نہیں۔

ترجمہ کنزالعرفان: بیشک تمہارا رب یقیناً دیکھ رہا ہے۔

﴿إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ﴾: بیشک تمہارا رب یقیناً دیکھ رہا ہے۔ ﴿اس﴾ آیت میں گزشتہ قوموں کا احوال ہو سکتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہ تھے بلکہ ان کا ہر حال اللہ تعالیٰ پر کھلا ہوا تھا اور انہیں ان کی حرکات کی وجہ سے ہی عذاب دیا گیا اور یونہی موجودہ اور آئندہ کے سارے لوگ بھی اللہ تعالیٰ کی نگہبانی میں ہیں کہ ان میں سے کوئی اللہ تعالیٰ پر پوشیدہ نہیں اور ہر ایک کا ہر عمل، ہر حال، ہر حرکت اللہ تعالیٰ کے سامنے ہے۔

فَأَمَّا الْإِنْسَانُ إِذَا مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّاهُ ۖ فَيَقُولُ رَبِّيَ

اَكْرَمَن ۱۵ ۷ وَاَمَّا اِذَا مَا ابْتَلٰهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ ۗ فَيَقُولُ رَبِّيْٓ اِهَانِنِ ۙ ج ۱۶

توجہ کنز الایمان: لیکن آدمی تو جب اسے اس کا رب آزمائے کہ اس کو جاہ اور نعمت دے جب تو کہتا ہے میرے رب نے مجھے عزت دی۔ اور اگر آزمائے اور اس کا رزق اس پر تنگ کرے تو کہتا ہے میرے رب نے مجھے خوار کیا۔

توجہ کنز العرفان: تو بہر حال آدمی کو جب اس کا رب آزمائے کہ اس کو عزت اور نعمت دے تو اس وقت وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے عزت دی۔ اور بہر حال جب (اللہ) بندے کو آزمائے اور اس کا رزق اس پر تنگ کر دے تو کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا۔

﴿فَاَمَّا الْاِنْسَانُ﴾: تو بہر حال آدمی۔ یہاں سے انسان کی آزمائش کا بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ بندوں کو مال و دولت اور نعمت و عزت دے کر بھی آزماتا ہے اور واپس لے کر بھی آزماتا ہے۔ اس میں مومن و مخلص اور مطیع و فرمانبردار تو ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہتا ہے کہ نعمت پر شکر کرتا ہے اور مصیبت پر صبر، لیکن غافل اور جاہل کا طرز عمل اس کے برخلاف ہوتا ہے کہ اگر اسے نعمت و عزت کے ذریعے آزمایا جائے تو وہ خود پسندی کا شکار ہو جاتا ہے اور اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے اور اسے اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان قرار دینے کی بجائے اپنا حق سمجھتا ہے اور اپنا کمال قرار دیتا ہے اور اس ذیوی مال و دولت کو اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبولیت کی دلیل قرار دیتا ہے۔ اس کے برعکس جب اللہ تعالیٰ اسے رزق کی تنگی میں مبتلا کر کے یا دوسری تکالیف کے ذریعے آزماتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے شکوہ و شکایت کرتا ہے اور ہر ایک کے سامنے جا کر وایلا کرتا ہے اور مال و دولت کی اس کمی کو اللہ تعالیٰ کے ہاں مردودیت کی علامت سمجھتا ہے۔ یہ تمام کا تمام طرز عمل حقیقی مسلمان کی شان کے برخلاف ہے کہ سچے مسلمان کو اگر مال و دولت اور عزت ملتی ہے تو وہ اسے اپنا ذاتی استحقاق قرار دینے کی بجائے خالصتاً اللہ تعالیٰ کی نعمت اور اس کا فضل قرار دیتا ہے اور اگر کوئی مصیبت آتی ہے تو اسے اپنے گناہوں کا نتیجہ یا خدائی آزمائش قرار دے کر اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہتا ہے۔ یونہی سچے مسلمان مال و دولت کی کثرت کو اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبولیت اور قلت کو مردودیت کی دلیل نہیں سمجھتے بلکہ ان کے نزدیک مقبولیت کا معیار

تقویٰ ہے اور مردودیت کا سبب نافرمانی ہے۔

ان آیات مبارکہ میں جو طرزِ عمل بیان کیا گیا ہے یہ حقیقتاً کفار کا ہے لیکن افسوس کہ آج کل کے بہت سے نام نہاد مسلمان بھی غیر مسلموں کی دُنیوی ترقی سے مرعوب ہو کر ایسی سوچ بنا لیتے ہیں کہ اگر کفار مردود ہیں تو اتنی نعمت و ترقی میں کیوں ہیں اور اگر مسلمان مقبول ہیں تو اتنی ذلت و پستی میں کیوں ہیں حالانکہ بات بالکل واضح ہے کہ مسلمان کی موجودہ پستی اسلام کی وجہ سے نہیں بلکہ ترکِ اسلام کی وجہ سے ہے یعنی اسلامی تعلیمات چھوڑنے کی وجہ سے ہے اور کفار کی ترقی ان کے کفر کی وجہ سے نہیں بلکہ زندگی گزارنے کی جو حقیقی اسلامی تعلیمات ہیں ان میں بہت ساری چیزوں پر عمل کی وجہ سے ہے۔

كَلَّا بَلْ لَا تَكْرُمُونَ الْيَتِيمَ ﴿۱۷﴾ وَلَا تَحْضُونَ عَلَىٰ طَعَامِ الْيَتِيمِ ﴿۱۸﴾

توجہ کنذا الیمان: یوں نہیں بلکہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے۔ اور آپس میں ایک دوسرے کو مسکین کے کھلانے کی رغبت نہیں دیتے۔

توجہ کنذا العرفان: ہرگز نہیں بلکہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے۔ اور تم ایک دوسرے کو مسکین کے کھلانے کی ترغیب نہیں دیتے۔

﴿كَلَّا بَلْ لَا تَكْرُمُونَ الْيَتِيمَ﴾ ہرگز نہیں بلکہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے۔ ﴿﴾ ارشاد فرمایا کہ عزت و ذلت کا معیار وہ ہرگز نہیں جو تم نے سمجھ رکھا ہے کہ عزت، دولت کی وجہ سے اور ذلت، غربت کی وجہ سے ہوتی ہے، مال و دولت کی یہ تقسیم تو اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ کبھی کسی حکمت سے دشمن کو دولت دے دیتا ہے اور کبھی مخلص بندے کو فقر و فاقہ میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اصل عزت و ذلت کا معیار طاعت و معصیت پر ہے لیکن کفار اس حقیقت کو نہیں سمجھتے اور یونہی ان کے جاہل مقلد بھی اس حقیقت کو نہیں سمجھتے۔ تم میں سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جو ذلیل ہے وہ وہ نہیں جو مال کی کمی کا شکار ہے بلکہ اللہ

تعالیٰ کے ہاں تمہاری ذلت کا سبب یہ ہے کہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے اور دولت مند ہونے کے باوجود ان کے ساتھ اچھے سلوک نہیں کرتے اور انہیں ان کے حقوق نہیں دیتے جن کے وہ وارث ہیں۔ مقاتل نے کہا کہ امیہ بن خلف کے پاس قدامہ بن مظعون یتیم تھے وہ انہیں ان کا حق نہیں دیتا تھا، اس پر یہ آیت مبارک نازل ہوئی۔^(۱)

﴿وَلَا تَحْضُونَنَا عَلَىٰ طَعَامِ الْمَسْكِينِ﴾ اور تم ایک دوسرے کو مسکین کے کھلانے کی ترغیب نہیں دیتے۔ یعنی تمہاری ذلت کا دوسرا سبب یہ ہے کہ تم خود بھی کھانے کی خیرات نہیں کرتے اور دوسروں کو بھی اس کی رغبت نہیں دیتے بلکہ اس سے روکتے ہو۔

وَتَأْكُلُونَ التَّرَاثَ أَكْلًا لَّمًّا^(۱۹) وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا^(۲۰)

توجہ کنزالایمان: اور میراث کا مال ہپ ہپ کھاتے ہو۔ اور مال کی نہایت محبت رکھتے ہو۔

توجہ کنزالعرفان: اور میراث کا سارا مال جمع کر کے کھا جاتے ہو۔ اور مال سے بہت زیادہ محبت رکھتے ہو۔

﴿وَتَأْكُلُونَ التَّرَاثَ أَكْلًا لَّمًّا﴾ اور میراث کا سارا مال جمع کر کے کھا جاتے ہو۔ یہاں کفار کی تیسری خرابی اور ذلت کا بیان ہے کہ تم میراث کا مال کھا جاتے ہو اور حلال و حرام میں تمیز نہیں کرتے اور عورتوں اور بچوں کو وراثت کا حصہ نہیں دیتے بلکہ ان کے حصے خود کھا جاتے ہو، جاہلیت میں یہی دستور تھا۔

اس بیان کردہ ظلم میں بہت سی صورتیں داخل ہیں اور فی زمانہ جو چچا تایا قسم کے لوگ یتیم بھتیجوں کے مال پر قبضہ کر لیتے ہیں یا روٹن میں جو بہنوں، بیٹیوں یا پوتیوں کو وراثت نہیں دی جاتی وہ بھی اسی میں داخل ہے کہ شدید حرام ہے۔

﴿وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا﴾ اور مال سے بہت زیادہ محبت رکھتے ہو۔ یہاں کفار کی ذلت اور چوتھی خصلت بیان کی گئی ہے اور یہ حقیقت میں بقیہ جملہ امراض کی جڑ اور بنیاد ہے اور وہ ہے مال اور دنیا کی محبت۔ چنانچہ ارشاد فرمایا کہ تم مال سے بہت زیادہ محبت کرتے ہو کہ اس کو خرچ کرنا ہی نہیں چاہتے اور اسی سبب سے یتیموں کی عزت نہیں کرتے، مسکینوں کو کھانا نہیں کھلاتے، دوسروں کو صدقہ و خیرات کی ترغیب نہیں دیتے بلکہ دوسروں کا مال کھا جاتے ہو، ان کی

۱.....خازن، الفجر، تحت الآية: ۱۷، ۴/۳۷۷-۳۷۸.

زمین، جائیداد، مال، وراثت اور ملکیت پر قبضے کرتے ہو بلکہ اسی سبب سے قتل و غارتگری کرتے ہو۔ الغرض فساد کی جڑ یعنی مال کی محبت کی وجہ سے ہر طرح کا بگاڑ پیدا کرتے ہو۔

مال کی محبت انتہائی تباہ کن ہے

مال کی محبت نہایت تباہ کن ہے، اسی لئے قرآن و حدیث میں اس کی بکثرت مذمت بیان کی گئی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

ترجہ کنز العرفان: لوگوں کے لئے ان کی خواہشات کی محبت کو آراستہ کر دیا گیا یعنی عورتوں اور بیٹوں اور سونے چاندی کے جمع کئے ہوئے ڈھیروں اور نشان لگائے گئے گھوڑوں اور مویشیوں اور کھیتوں کو (ان کے لئے آراستہ کر دیا گیا)۔ یہ سب دنیوی زندگی کا ساز و سامان ہے اور صرف اللہ کے پاس اچھا ٹھکانا ہے۔

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ
وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ
وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ النَّسُومَةِ وَالْأَنْعَامِ
وَالْعَرِثِ ۗ ذَٰلِكَ مَتَاعُ الدُّنْيَا ۗ وَاللَّهُ
عِنْدَهُ حُسْنُ الْمَبَٰئِ (1)

اور ارشاد فرمایا:

ترجہ کنز العرفان: جو دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتا ہو تو وہ ہم دنیا میں انہیں ان کے اعمال کا پورا بدلہ دیں گے اور انہیں دنیا میں کچھ کم نہ دیا جائے گا۔

مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا
نُوفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَابَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا
لَا يَبْخَسُوْنَ (2)

اور ارشاد فرمایا:

ترجہ کنز العرفان: جو آخرت کی کھیتی چاہتا ہے تو ہم اس کے لیے اس کی کھیتی میں اضافہ کر دیتے ہیں اور جو دنیا کی کھیتی چاہتا ہے تو ہم اسے اس میں سے کچھ دیدیتے ہیں اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں۔

مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِيْ
حَرْثِهِ ۗ وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ
مِنْهَا وَمَالَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ (3)

③.....شوری: ۲۰

②.....ہود: ۱۵

①.....ال عمران: ۱۴

اور ارشاد فرمایا:

الْهَكْمُ التَّكَاثُرُ ۱ حَتَّى رُزِّمْتُمُ السَّقَابِرَ ۲
 كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۳ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۴
 كَلَّا لَنْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ الْيَقِينِ ۵ لَتَتَرَوُنَّ
 الْجَحِيمَ ۶ ثُمَّ لَتَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِينِ ۷ ثُمَّ
 لَنَسْأَلَنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ (۱)

ترجمہ کنز العرفان: زیادہ مال جمع کرنے کی طلب نے تمہیں غافل کر دیا۔ یہاں تک کہ تم نے قبروں کا منہ دیکھا۔ ہاں ہاں اب جلد جان جاؤ گے۔ پھر یقیناً تم جلد جان جاؤ گے۔ یقیناً اگر تم یقینی علم کے ساتھ جانتے (تو مال سے محبت نہ رکھتے)۔ بیشک تم ضرور جہنم کو دیکھو گے۔ پھر بیشک تم ضرور اسے یقین کی آنکھ سے دیکھو گے۔ پھر بیشک ضرور اس دن تم سے نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔

اور اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”اگر ابن آدم کے پاس سونے کی دو واویاں ہوں تو (اس کے باوجود) وہ یہ پسند کرے گا کہ اس کے پاس تیسری سونے کی واوی (بھی) ہو، ابن آدم کا پیٹ مٹی ہی بھر سکتی ہے۔ اور جو توبہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ (۲) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”اگر آدمی کے پاس اتنا مال ہو جس سے میدان بھر جائے تو وہ ضرور چاہے گا کہ اُس کے پاس اور مال ہو اور آدمی کی آنکھ کو مٹی ہی بھر سکتی ہے۔ (۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”دینار و درہم کے بندے نیز ریشمی چادروں اور اونی کپڑوں کے بندے ہلاک ہوئے کیونکہ اگر یہ چیزیں انہیں دے دی جائیں تو وہ راضی ہو گئے اور اگر نہ دی جائیں تو وہ راضی نہیں ہوتے۔ (۴)

البتہ یہاں یہ یاد رہے کہ آیت میں فرمایا گیا کہ تم مال سے بہت زیادہ محبت کرتے ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ

۱..... تکاثر: ۱-۸.

۲..... مسند ابو یعلیٰ، مسند عائشہ رضی اللہ عنہا، ۸۲/۴، الحدیث: ۴۴۴۳.

۳..... بخاری، کتاب الرقاق، باب ما یفتی من فتنۃ المال، ۲۲۹/۴، الحدیث: ۶۴۳۷.

۴..... بخاری، کتاب الرقاق، باب ما یفتی من فتنۃ المال، ۲۲۸/۴، الحدیث: ۶۴۳۵.

مال کی محبت مُطلقاً بری نہیں بلکہ بہت گہری محبت بری ہے۔ گہری محبت کی کئی صورتیں ہیں: جہاں خرچ کرنا ضروری ہے وہاں بھی خرچ نہ کرے، حلال و حرام میں تمیز باقی نہ رکھے، سوتے جاگتے مال حاصل کرنے کی فکر میں رہے، مال کی طلب میں آخرت سے بے پرواہ اور اللہ ورسول سے غافل ہو جائے، مال طلبی میں فرائض و واجبات ترک کر دے، وغیرہا۔

كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكَّادًا ۝۲۱

ترجمہ کنزالایمان: ہاں ہاں جب زمین ٹکرا کر پاش پاش کر دی جائے۔

ترجمہ کنزالعرفان: ہاں ہاں جب زمین ٹکرا کر ریزہ ریزہ کر دی جائے گی۔

﴿كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكَّادًا﴾: ہاں ہاں جب زمین ٹکرا کر ریزہ ریزہ کر دی جائے گی۔ ﴿یہاں سے قیامت آنے پر جو ہولناک واقعات رونما ہوں گے ان کا بیان کیا گیا ہے چنانچہ وہاں کے تفصیلی واقعات کتب احادیث بلکہ خود قرآن پاک میں موجود ہیں جیسے سورہ تکویر، سورہ انفطار، سورہ القیامہ، سورہ زلزال وغیرہ میں وہ احوال موجود ہیں۔ یہاں فرمایا گیا کہ زمین ٹکرا کر پاش پاش کر دی جائے گی اور اس پر پہاڑ اور عمارت کسی چیز کا نام و نشان نہ رہے گا، نہ کوئی پہاڑ، نہ غار، نہ عمارت، نہ پلازے، نہ پل نہ کچھ اور یہ سب کچھ پہلے نکلنے کے وقت ہوگا جبکہ دوسرے نکلنے پر زمین اوبے کی طرح سخت اور میدہ کی روٹی کی طرح چکنی و صاف ہو جائے گی۔

وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۝۲۲

ترجمہ کنزالایمان: اور تمہارے رب کا حکم آئے اور فرشتے قطار قطار۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور تمہارے رب کا حکم آئے گا اور فرشتے قطار در قطار (آئیں گے)۔

﴿وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا﴾: اور تمہارے رب کا حکم آئے گا اور فرشتے قطار در قطار۔ ﴿یہاں قیامت

کا دوسرا منظر بیان فرمایا گیا کہ تمہارے رب عَزَّوَجَلَّ کا حکم آئے گا اور فرشتے قطار در قطار آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ کیلئے آنے کا بیان مُتَشَابِهَات میں سے ہے کہ اس کے لغوی معنی معلوم ہیں لیکن حقیقی مراد اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور علماء و تاول کے اعتبار سے رب عَزَّوَجَلَّ کے آنے سے مراد اس کے احکام کا آنا ہے، کیونکہ یہ قطعی ہے کہ اللہ تعالیٰ آنے جانے اور اس جیسے تمام عوارض سے پاک ہے، وہ مکان سے مُنَزَّہ ہے۔ اور حکم الہی آنے سے مراد حساب و کتاب کا حکم، اور لوگوں کا فیصلہ ہے یعنی قیامت کے دن یہ احکام آئیں گے اور جہاں تک فرشتوں کے آنے کا تعلق ہے تو میدانِ محشر میں ہر آسمان کے فرشتوں کی علیحدہ قطار یا دوزخ کے ہر طبقہ اور جنت کے تمام طبقوں کی علیحدہ قطاریں یا مُقَرَّب فرشتوں یا اور اقسام کے فرشتوں کی علیحدہ علیحدہ قطاریں ہوں گی۔

وَجَائِءٌ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۚ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ وَأَنَّى لَهُ
الذِّكْرَىٰ ۚ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي ۚ ﴿۱۳﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور اس دن جہنم لائی جائے اس دن آدمی سوچے گا اور اب اسے سوچنے کا وقت کہاں۔ کہے گا ہائے کسی طرح میں نے جیتے جی نیکی آگے بھیجی ہوتی۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور اس دن جہنم لائی جائے گی، اس دن آدمی سوچے گا اور اب اس کے لئے سوچنے کا وقت کہاں؟ وہ کہے گا: اے کاش کہ میں نے اپنی زندگی میں (کوئی نیکی) آگے بھیجی ہوتی۔

﴿وَجَائِءٌ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ﴾: اور اس دن جہنم لائی جائے گی۔ ﴿قیامت کے دن جہنم کو لائے جانے کا منظر بڑا ہونا ک ہے چنانچہ مفسرین فرماتے ہیں کہ جہنم کی ستر ہزار بائیں ہوں گی ہر باگ پر ستر ہزار فرشتے جمع ہو کر اس کو کھینچیں گے اور وہ جوش و غضب میں ہوگی یہاں تک کہ فرشتے اس کو عرش کے بائیں جانب لائیں گے، اس روز سب نفسی نفسی کہتے ہوں گے، سوائے حضور پر نور، حبیبِ خدا، سیدِ انبیاء، صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے کہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ”يَا رَبِّ اُمَّتِي اُمَّتِي“ فرماتے ہوں گے، جہنم حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے عرض کرے گی کہ اے سیدِ عالم!

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، آپ کا میرا کیا واسطہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو مجھ پر حرام کر دیا ہے۔^(۱) اس دن انسان سوچے گا اور اپنی غلطیوں، لغزشوں، خطاؤں اور گناہوں کو سمجھ گا لیکن وہ وقت سوچنے کا نہیں ہوگا اور اس وقت کا سوچنا سمجھنا کچھ بھی فائدہ نہ دے گا اور اس سوچنے سے صرف حسرت حاصل ہوگی اور اسی وجہ سے قیامت کا ایک نام یَوْمُ الْحَسْرَةِ یعنی حسرت کا دن بھی ہے۔

﴿يَقُولُ يَلَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي﴾ وہ کہے گا: اے کاش کہ میں نے اپنی زندگی میں (کوئی نیکی) آگے بھیجی ہوتی۔ ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن آدمی کہے گا کہ اے کاش! میں نے اپنی زندگی میں کوئی نیکی آگے بھیجی ہوتی۔ یہاں زندگی سے مراد یا دنیوی زندگی ہے یا اخروی زندگی، پہلی صورت میں آیت کا مطلب یہ ہے کہ کاش میں دُنویٰ زندگی میں کچھ نیکیاں کما کر آگے بھیج دیتا۔ دوسری صورت میں مطلب یہ ہے کہ کاش میں نے اس دائمی زندگی کے لئے کچھ بھیج دیا ہوتا، ساری عمر فانی زندگی کے لئے کمائی کی اور خدا کو یاد نہ کیا۔ کفار کے لئے یہ پچھتانا بھی عذاب ہوگا، دنیا میں نیکو کار مومن کا نام ہونا درجات کی ترقی کا سبب ہے اور گنہگار مومن کا پچھتانا تو بہ ہے مگر کافر کا قیامت میں پچھتانا محض عذاب ہے۔

فِيَوْمٍ مِّنْ ذَلِكَ يَعْذِبُ الْعَذَابَ أَحَدٌ^(۳۵) وَلَا يُوثِقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ^(۳۶)

توجہ کنز الایمان: تو اس دن اس کا سا عذاب کوئی نہیں کرتا۔ اور اس کا سا باندھنا کوئی نہیں باندھتا۔

توجہ کنز العرفان: تو اس دن اللہ کے عذاب کی طرح کوئی عذاب نہیں دے گا۔ اور اس کے باندھنے کی طرح کوئی نہ باندھے گا۔

﴿فِيَوْمٍ مِّنْ ذَلِكَ يَعْذِبُ الْعَذَابَ أَحَدٌ﴾ تو اس دن اللہ کے عذاب کی طرح کوئی عذاب نہیں دے گا۔ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب جیسا شدید اور سخت عذاب کوئی نہ دے سکے گا اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کی گرفت اور قید کی طرح کوئی باندھ سکے گا کہ اللہ تعالیٰ آگ کی بیڑیوں میں باندھ کر، آگ کے گھر میں، آگ کے کوڑوں اور دیگر چیزوں کا عذاب دے گا۔

①..... قرطبی، الفجر، تحت الآية: ۲۳، ۳۹/۱۰، الجزء العشرون.

يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿۳۷﴾ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَةً ﴿۳۸﴾

ترجمہ کنزالایمان: اے اطمینان والی جان۔ اپنے رب کی طرف واپس ہو یوں کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی۔

ترجمہ کنزالعرفان: اے اطمینان والی جان۔ اپنے رب کی طرف اس حال میں واپس آ کہ تو اس سے راضی ہو وہ تجھ سے راضی ہو۔

﴿يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ﴾: اے اطمینان والی جان۔ کفار کے عذاب اور انجام کو بیان کرنے کے بعد اب ان لوگوں کا تذکرہ کیا جا رہا ہے جن کی زندگی اللہ تعالیٰ پر سچے ایمان اور اطاعت و عبادت میں گزری، یا دالہی جن کے دلوں کا قرار تھا اور ذکر خدا سے جن کے دلوں کو سکون ملتا تھا، جو ایمان اور یقین پر ثابت قدم رہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے سامنے سر تسلیم و اطاعت خم کرتے رہے۔ ان حضرات سے موت کے وقت کہا جائے گا: اے اطمینان والی جان! اور ایک قول کے مطابق یہ کلام آخرت میں ہوگا۔

﴿ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ﴾: اپنے رب کی طرف لوٹ آ۔ مخلص مومن سے کہا جائے گا کہ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف اس حال میں واپس آ کہ تو اس سے راضی ہو وہ تجھ سے راضی ہو، پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔ رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف لوٹنے سے مراد اس کی رحمت، قرب اور حضوری میں حاضر ہونا ہے۔

انسانی نفس کے تین درجے

یاد رہے کہ نفسِ انسانی کے تین درجے ہیں: نفسِ امارہ: جو انسان کو برائی کی رغبت دیتا ہے۔ نفسِ لوامہ: جو گنہگار کو گناہ کے بعد ملامت کر کے توبہ کی طرف راغب کرتا ہے۔ نفسِ مطمئنہ: جو بندگانِ خدا کو ذکر خدا سے سکون پہنچاتا ہے۔ چونکہ یہ لوگ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی مصیبتوں پر صابر اور راحتوں پر شاکر رہ کر راضی برضا رہے اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے طلبگار رہے تو اللہ تعالیٰ بھی ان کے تھوڑے عمل پر ان سے راضی ہوتا ہے اور اپنے انعامات سے ان کو راضی کرتا ہے۔

فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ۲۹ وَادْخُلِي جَنَّتِي ۳۰

ترجمہ کنزالایمان: پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو۔ اور میری جنت میں آ۔

ترجمہ کنزالعرفان: پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا۔ اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

﴿فَادْخُلِي فِي عِبَادِي﴾: پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا۔ ﴿نَفْسٍ مُّطْمَئِنَّةٍ﴾ کو خاص بندگانِ خدا کے گروہ میں شامل ہو کر جنت میں داخل ہونے کا فرمایا جائے گا۔ اس آیت میں نیک لوگوں کی مَعِيَّتِ وَقَرَبِ کی فضیلت بھی ظاہر ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے اسے نیک بندوں کی مَعِيَّتِ میں جانے کا فرمایا اور پھر جنت میں داخل ہونے کا فرمایا اور یہ حقیقت ہے کہ نیکوں کی صحبت اصلاحِ قلب اور دخولِ جنت کا ذریعہ ہے۔

سُورَةُ الْبَلَدِ

سورہ بلد کا تعارف

مقامِ نزول

سورہ بلد مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔^(۱)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع، 20 آیتیں ہیں۔

”بلد“ نام رکھنے کی وجہ

بلد کا معنی ہے شہر، اور اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے شہر مکہ کی قسم ارشاد فرمائی ہے اس مناسبت سے اسے ”سورہ بلد“ کہتے ہیں۔

سورہ بلد کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں انسان کی سعادت اور بدبختی کے بارے میں کلام کیا گیا ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1)..... اس کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے شہر مکہ کی، حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی قسم ذکر کر کے فرمایا کہ بیشک ہم نے آدمی کو مشقت میں رہتا پیدا کیا ہے۔

(2)..... بری جگہ اور بری نیت سے مال خرچ کرنے والے کی مذمت بیان کی گئی اور یہ بتایا گیا کہ وہ یہ نہ تجھے کہ اسے کوئی نہیں دیکھ رہا بلکہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔

(3)..... یہ بیان کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو دو آنکھیں، زبان اور دو ہونٹ دیئے ہیں اور اس کے سامنے اچھائی اور برائی دونوں کے راستے واضح کر دیئے ہیں اب اسے اختیار ہے کہ وہ اپنی عقل کو استعمال کرتے ہوئے اپنے لئے جس

1.....حازن، تفسیر سورة البلد، ۳۷۹/۴.

راتے کو چاہے چن لے۔

(4)..... اس سورت کے آخر میں مال خرچ کرنے کے مصارف بیان کئے گئے اور یہ بتایا گیا کہ ان جگہوں پر مال خرچ کرنے والا اگر ان لوگوں میں سے ہو جو ایمان لائے اور انہوں نے آپس میں صبر کی نصیحتیں کیں اور آپس میں مہربانی کی تاکیدیں کیں تو وہ عرش کی دائیں جانب ہوں گے اور ان کے دائیں ہاتھ میں نامہ اعمال دیا جائے گا، نیز یہ بیان کیا گیا کہ کافروں کو بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا اور ان پر ہر طرف سے بند کی ہوئی آگ ہوگی۔

سورۃ فجر کے ساتھ مناسبت

سورۃ بلد کی اپنے سے ماقبل سورت ”فجر“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۃ فجر میں مال کی محبت، وراثت کا سارا مال ہڑپ کر جانے اور مسکین کو کھانا کھلانے کی طرف راغب نہ کرنے کی مذمت بیان کی گئی اور سورۃ بلد میں یہ بتایا گیا ہے کہ مالدار شخص کو اپنا مال کن کاموں میں خرچ کرنا چاہئے۔^(۱)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمہ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمہ کنزالعرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۱ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۲

ترجمہ کنزالایمان: مجھے اس شہر کی قسم۔ کہ اے محبوب تم اس شہر میں تشریف فرما ہو۔

ترجمہ کنزالعرفان: مجھے اس شہر کی قسم۔ جبکہ تم اس شہر میں تشریف فرما ہو۔

۱..... تناسق المَرر، سورة البلد، ص ۱۳۷۔

﴿لَا أُقْسِمُ بِهَذَا الْبَيْتِ: مجھے اس شہر کی قسم۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں ارشاد فرمایا کہ اے پیارے حبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، مجھے اس شہر مکہ کی قسم! جبکہ تم اس شہر میں تشریف فرما ہو۔

مکہ مکرمہ کے فضائل

یہاں اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کی فضیلت کی وجہ سے اس کی قسم ارشاد فرمائی اور مکہ مکرمہ کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حرم اور امن والی جگہ بنایا اور اس میں موجود مسجد کے بارے میں فرمایا:

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ
مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ ﴿۳۷﴾ فِيهِ آيَاتٌ
بَيِّنَاتٌ مِّمَّا قَامَ إِبْرَاهِيمُ ۚ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ
أَمِنًا (۱)

ترجمہ کنز العرفان: بیشک سب سے پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کے لئے بنایا گیا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا ہے اور سارے جہان والوں کے لئے ہدایت ہے۔ اس میں کھلی نشانیاں ہیں، ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے اور جو اس میں داخل ہوا امن والا ہو گیا۔

اس مسجد کو پوری دنیا کے مسلمانوں کے لئے قبلہ بناتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهُكُمْ شَرْقًا (۲)

ترجمہ کنز العرفان: اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ اسی کی طرف کر لو۔

اور اس میں موجود مقام ابراہیم کے بارے میں مسلمانوں کو حکم دیا:

وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى (۳)

ترجمہ کنز العرفان: اور (اے مسلمانو!) تم ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔

اور لوگوں کو خانہ کعبہ کا حج کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ
إِلَيْهِ سَبِيْلًا (۴)

ترجمہ کنز العرفان: اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا فرض ہے جو اس تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہے۔

اور خانہ کعبہ کے بارے میں ارشاد فرمایا:

①.....ال عمران: ۹۶، ۹۷۔ ②.....بقرہ: ۱۴۴۔ ③.....بقرہ: ۱۲۵۔ ④.....ال عمران: ۹۷۔

وَاذْجَعْنَا النَّبِيَّتَ مَعَابَةَ لِلنَّاسِ وَأَمْنَا^(۱)
 توجہاً کنز العرفان: اور (یاد کرو) جب ہم نے اس گھر کو
 لوگوں کے لئے مرجع اور امان بنایا۔

اور سورہ بلد کی دوسری آیت میں گویا کہ ارشاد فرمایا کہ اے پیارے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، مکہ
 مکرمہ کو یہ عظمت آپ کے وہاں تشریف فرما ہونے کی وجہ سے حاصل ہوئی ہے۔^(۲)

حضرت علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فَرَمَاتے ہیں ”علماء فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی
 کتاب میں نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے علاوہ اور کسی نبی کی رسالت کی قسم یاد نہ فرمائی اور سورہ مبارکہ ”لَا
 اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ“ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ“ اس میں رسول کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی انتہائی تعظیم و تکریم
 کا بیان ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قسم کو اس شہر سے جس کا نام ”بلدِ حرام“ اور ”بلدِ امین“ ہے، مُقَدِّر فرمایا ہے اور جب سے
 حضور اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس مبارک شہر میں نزولِ اِجْلَال فرمایا تب سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ
 شہر معزز و مکرم ہو گیا اور اسی مقام سے یہ مثال مشہور ہوئی کہ ”نَشْرَفَ الْمَمَّانِ بِالْمَمَّكِيْنَ“ یعنی مکان کی بزرگی اس میں
 رہنے والے سے ہے۔

مزید فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا اپنی ذات و صفات کے علاوہ کسی اور چیز کی قسم یاد فرمانا اس چیز کا شرف اور
 فضیلت ظاہر کرنے کے لئے اور دیگر اشیاء کے مقابلے میں اس چیز کو ممتاز کرنے کے لئے ہے جو لوگوں کے درمیان
 موجود ہے تاکہ لوگ جان سکیں کہ یہ چیز انتہائی عظمت و شرافت والی ہے۔^(۳)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کَیَا خُوب فرماتے ہیں،
 وہ خدانے ہے مرتبہ تجھ کو یا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا کہ کلام مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم

مدینہ منورہ کے فضائل

اور جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ پہنچے تو اس مقام کو
 کیا کیا عظمتیں حاصل ہوئیں، ان میں سے 7 عظمتیں ملاحظہ ہوں،

①..... بقرہ: ۱۲۵.

②..... تفسیر کبیر، البلد، تحت الآیة: ۲، ۱۱/۱۶۴.

③..... مدارج النبوة، باب سوم در بیان فضل و شرافت، ۱۱/۶۵۱۔

- (1)..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”مجھے اس بستی کی طرف ہجرت کا حکم دیا گیا جو تمام بستیوں کو کھا جاتی ہے، لوگ اسے بخر بکتے ہیں حالانکہ وہ مدینہ ہے اور وہ برے لوگوں کو اس طرح دور کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کچیل کو دور کرتی ہے۔“ (1)
- (2)..... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”بے شک اللہ تعالیٰ نے مدینہ کا نام ”طابہ“ رکھا ہے۔“ (2)
- (3)..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”مدینہ منورہ کے دونوں پتھر لے کناروں کے درمیان کی جگہ کو میری زبان سے حرم قرار دیا گیا ہے۔“ (3)
- (4)..... حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست اقدس سے مدینہ منورہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا ”بے شک یہ حرم ہے اور امن کا گہوارہ ہے۔“ (4)
- (5)..... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی کہ ”اے اللہ! جتنی برکتیں مکہ میں نازل کی ہیں اس سے دگنی برکتیں مدینہ میں نازل فرما۔“ (5)
- (6)..... حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔“ (6)
- (7)..... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس شخص کو مدینہ منورہ میں موت آسکے تو اسے یہاں ہی مرنا چاہئے، کیونکہ میں یہاں مرنے والوں کی (خاص طور پر) شفاعت کروں گا۔“ (7)

①..... بخاری، کتاب فضائل المدینة، باب فضل المدینة وانها تنفی الناس، ۶۱۷/۱، الحدیث: ۱۸۷۱.

②..... مسلم، کتاب الحج، باب المدینة تنفی شرارها، ص ۷۱۷، الحدیث: ۴۹۱ (۱۳۸۵).

③..... بخاری، کتاب فضائل المدینة، باب حرم المدینة، ۶۱۶/۱، الحدیث: ۱۸۶۹.

④..... معجم الکبیر، باب السین، یسیر بن عمرو عن سہل بن حنیف، ۹۲/۶، الحدیث: ۵۶۱۱.

⑤..... بخاری، کتاب فضائل المدینة، ۱۱-باب، ۶۲۰/۱، الحدیث: ۱۸۸۵.

⑥..... بخاری، کتاب فضل الصلاة فی مسجد مکة والمدینة، باب فضل ما بین القبر والمنبر، ۴۰۲/۱، الحدیث: ۱۱۹۵.

⑦..... ترمذی، کتاب المناقب، باب فی فضل المدینة، ۴۸۳/۵، الحدیث: ۳۹۴۳.

اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ كَمَا خُوب فرماتے ہیں:

طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند سیدھی سڑک یہ شہر شفاعت نگر کی ہے

وَوَالِدٍ وَمَا وَلَدَ ﴿٢﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي كَبَدٍ ﴿١﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور تمہارے باپ ابراہیم کی قسم اور اس کی اولاد کی کہ تم ہو۔ بیشک ہم نے آدمی کو مشقت میں رہتا پیدا کیا۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور باپ کی قسم اور اس کی اولاد کی۔ یقیناً بیشک ہم نے آدمی کو مشقت میں رہتا پیدا کیا۔

﴿وَوَالِدٍ وَمَا وَلَدَ﴾: اور باپ کی قسم اور اس کی اولاد کی۔ ﴿اس آیت کے بارے میں مفسرین کا ایک قول یہ ہے کہ یہاں باپ سے مراد حضرت ابراہیم عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ ہیں اور ان کی اولاد سے مراد حضرت اسماعیل عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ ہیں اور چونکہ نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بھی بالواسطہ حضرت ابراہیم عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کی اولاد میں سے ہیں اس لئے اولاد کی قسم میں آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بھی داخل ہیں۔ دوسرا قول یہ ہے کہ یہاں باپ سے مراد حضرت آدم عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ ہیں اور اولاد سے آپ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کی ذُرِّيَّةً مراد ہے، اور تیسرا قول یہ بھی ہے کہ یہاں والد سے مراد دو عالم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اور اولاد سے آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی امت مراد ہے۔⁽¹⁾ اس کی تائید حدیث پاک سے بھی ہوتی ہے جیسا کہ سنن نسائی میں حضرت ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، حضور اقدس صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”میں تمہارے لئے باپ کی طرح ہوں، میں تمہیں (تمہارے دینی معاملات) سکھاتا ہوں۔“⁽²⁾

﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي كَبَدٍ﴾: یقیناً بیشک ہم نے آدمی کو مشقت میں رہتا پیدا کیا۔ ﴿اللہ تعالیٰ نے شہر مکہ کی، حضرت ابراہیم عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اور اپنے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی قسم یاد کر کے ارشاد فرمایا کہ بیشک ہم نے آدمی

①.....روح البیان، البلد، تحت الآية: ٣، ١٠/٤٣٤.

②.....نسائی، کتاب الطہارۃ، باب النہی عن الاستطابۃ بالرؤث، ص ١٥، الحدیث: ٤٠.

کوشقت میں رہتا پیدا کیا کہ وہ حمل کے دوران ایک تنگ و تاریک مکان میں رہے، ولادت کے وقت تکلیف اٹھائے، دودھ پینے، دودھ چھوڑنے، معاش کے حصول اور زندگی و موت کی مشقتوں کو برداشت کرے۔^(۱)

مَصَابِ اور تکالیف میں بے شمار حکمتیں ہیں

یاد رہے کہ ان مَصَابِ اور تکالیف میں اللہ تعالیٰ کی بے شمار حکمتیں ہیں، ہمارا نفسِ امارہ مست گھوڑا ہے، اگر اس کے منہ میں ان تکالیف کی لگام نہ ہو تو یہ ہمیں ہلاک کر دے گا کیونکہ ان تکالیف کی لگام کے باوجود انسان کا حال یہ ہے کہ ظلم اور قتل و غارتگری انسان نے کی، چوری و کیتھی کی وارداتوں کا مرتکب انسان ہوا، فحاشی و عُریانی کے سیلاب انسان نے بہائے، نبوت کا جھوٹا دعویٰ حتیٰ کہ خدائی تک کا دعویٰ انسان نے کیا اور اگر ان تکالیف کی لگام ہٹالی جائے تو انسان کا جو حال ہوگا وہ تصوّر سے بالاتر ہے۔

أَيَحْسَبُ أَنْ لَنْ يُقَدِّرَ عَلَيْهِ أَحَدٌ ۚ يَقُولُ أَهْلَكْتُ مَالًا لُبَدًا ۖ ﴿٦﴾
أَيَحْسَبُ أَنْ لَمْ يَرِكْ أَحَدٌ ۖ ﴿٧﴾

ترجمہ کنز الایمان: کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ ہرگز اس پر کوئی قدرت نہیں پائے گا۔ کہتا ہے میں نے ڈھیروں مال فنا کر دیا۔ کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ اسے کسی نے نہ دیکھا۔

ترجمہ کنز العرفان: کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ ہرگز اس پر کوئی قدرت نہیں پائے گا۔ کہتا ہے کہ میں نے ڈھیروں مال ختم کر دیا۔ کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ اسے کسی نے نہ دیکھا۔

﴿أَيَحْسَبُ أَنْ لَنْ يُقَدِّرَ عَلَيْهِ أَحَدٌ﴾: کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ ہرگز اس پر کوئی قدرت نہیں پائے گا۔ ﴿ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت ابوالاشد اسید بن کلدہ کے بارے میں نازل ہوئی، یہ انتہائی مضبوط اور طاقتور شخص تھا اور اس کی طاقت کا یہ عالم تھا کہ چڑھ پاؤں کے نیچے دبا لیتا اور اعلان کرتا کہ کون اس چڑھے کو میرے پاؤں کے نیچے سے نکالے گا، چنانچہ دس

1.....حازن، البلد، تحت الآية: ۴، ۴/۳۸۰.

دس آدمی اس چیز کو کھینچتے رہتے یہاں تک کہ وہ چیز تو پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا لیکن جتنا اس کے پاؤں کے نیچے ہوتا وہ ہرگز نہ نکل سکتا تھا اور ایک یہ قول ہے کہ یہ آیت ولید بن مغیرہ کے بارے میں نازل ہوئی اور آیت کے معنی یہ ہیں کہ یہ کافر اپنی قوت پر غرور کرتا اور مسلمانوں کو کمزور سمجھتا ہے، یہ کس گمان میں پڑا ہوا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کو نہیں جانتا جو کہ قادر برحق ہے۔^(۱)

﴿يَقُولُ أَهْلَكْتُ مَالًا لُبَدًا﴾ کہتا ہے کہ میں نے ڈھیروں مال ختم کر دیا۔ ﴿یہاں سے اس کافر کا قول ذکر کیا گیا، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ کافر کہتا ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عداوت اور دشمنی میں (لوگوں کو دیدے کر) ڈھیروں مال ختم کر دیا (تاکہ وہ لوگ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف پہنچائیں۔) کیا اس کافر کا یہ گمان ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ نے نہیں دیکھا اور اللہ تعالیٰ اس سے سوال نہیں کرے گا کہ اس نے یہ مال کہاں سے حاصل کیا اور کس کام پر خرچ کیا، ایسا ہرگز نہیں، اللہ تعالیٰ اس کی خبیث نیت اور باطنی فساد سے باخبر ہے اور وہ اسے اس کی سزا دے گا۔^(۲)

بُری نیت سے اور بُری جگہ پر مال خرچ کرنے کا انجام

اس سے معلوم ہوا کہ بری نیت سے اور بری جگہ پر مال خرچ کرنے کا انجام بہت سخت ہے، اس سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو رشوت کے ذریعے دنیا کا عہدہ اور منصب حاصل کرنے لگتے اور شادی کی ناجائز رسموں کو پورا کرنے کے لئے بے تحاشہ مال خرچ کرتے ہیں اسی طرح وہ لوگ بھی درس حاصل کریں کہ جو ظاہری طور پر تو نیک کاموں میں اپنا مال خرچ کر رہے ہیں لیکن ان کی نیت یہ ہے کہ اس عمل سے لوگ ان کی واہ واہ کریں اور لوگوں میں ان کی نیک نامی مشہور ہو۔ ایسے لوگوں کے لئے درج ذیل دو احادیث میں بھی بڑی عبرت ہے، چنانچہ

(۱)..... حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”قیامت کے دن انسان اپنے رب کی بارگاہ سے اس وقت تک قدم نہ ہٹا سکے گا جب تک اس سے ان پانچ چیزوں کے بارے میں سوال نہ کر لیا جائے (۱) اس کی زندگی کے بارے میں کہ اسے کن کاموں میں گزارا۔ (۲) اس

①..... ابو سعود، البلد، تحت الآیة: ۵، ۸۷۳/۵، مدارك، البلد، تحت الآیة: ۵، ص ۱۳۴۹، ملقطاً.

②..... حازن، البلد، تحت الآیة: ۶-۷، ۳۸۰/۴، روح البیان، البلد، تحت الآیة: ۶-۷، ۴۳۵/۱۰، ملقطاً.

کی جوانی کے بارے میں کہ اسے کن کاموں میں صرف کیا۔ (3، 4) اس کے مال کے بارے میں کہ کہاں سے مال کمایا اور کہاں پر خرچ کیا۔ (5) اس کے علم کے بارے میں کہ اس نے اپنے علم پر کہاں تک عمل کیا۔ (1)

(2)..... حضرت شہاد بن اوس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، حضور پر نور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”جس نے دکھاوے کے لئے روزہ رکھا تو اس نے شرک کیا، جس نے دکھاوے کے لئے نماز پڑھی تو اس نے شرک کیا اور جس نے ریاکاری کرتے ہوئے صدقہ کیا تو اس نے شرک کیا۔“ (2)

اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے حال پر رحم فرمائے اور انہیں اپنی بگڑی عادتیں اور خراب حالات درست کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

أَلَمْ نَجْعَلْ لَهُ عَيْنَيْنِ ۙ (۸) وَلِسَانًا وَشَفَتَيْنِ ۙ (۹) وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ ۙ (۱۰)

توجہ کنز الایمان: کیا ہم نے اس کی دو آنکھیں نہ بنائیں۔ اور زبان اور دو ہونٹ۔ اور اسے دو ابھری چیزوں کی راہ بتائی۔

توجہ کنز العرفان: کیا ہم نے اس کی دو آنکھیں نہ بنائیں۔ اور ایک زبان اور دو ہونٹ۔ اور ہم نے اسے دو راستے دکھائے۔

﴿أَلَمْ نَجْعَلْ لَهُ عَيْنَيْنِ﴾: کیا ہم نے اس کی دو آنکھیں نہ بنائیں۔ ﴿يِهَاهَا﴾ سے اللہ تعالیٰ نے اپنی چند نعمتوں کا ذکر فرمایا ہے تاکہ اس کافر کو عبرت حاصل کرنے کا موقع ملے، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ کیا ہم نے اس کافر کی دو آنکھیں نہ بنائیں جن سے وہ دیکھتا ہے اور کیا ہم نے اسے زبان نہ دی جس سے وہ بولتا ہے اور اپنے دل کی بات بیان میں لاتا ہے اور کیا ہم نے اسے دو ہونٹ نہ دیئے جن سے وہ اپنے منہ کو بند کرتا ہے اور بات کرنے، کھانے پینے اور پھونکنے میں اُن سے کام لیتا ہے اور کیا ہم نے اسے ماں کے دودھ سے بھرے پستانوں کی

①..... ترمذی، کتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب في القيامة، ۱۸۸/۴، الحديث: ۲۴۲۴.

②..... شعب الایمان، الخامس والاربعون من شعب الایمان... الخ، ۳۳۷/۵، الحديث: ۶۸۴۴.

راہ نہ بتائی کہ پیدا ہونے کے بعد وہ اُن سے دودھ پیتا اور غذا حاصل کرتا رہا۔^(۱)

زبان کی اہمیت اور اس کی حفاظت کی ترغیب

اللہ تعالیٰ نے انسان کو زبان عطا کی اور اس میں گفتگو کرنے کی صلاحیت بھی پیدا کی اور اس نعمت کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس کے ذریعے انسان کلام کرتا اور اپنے دل کی بات بیان کرتا ہے، اس کے ذریعے معاملات سرانجام دیتا اور کھانے والی چیزوں کے ذائقے معلوم کرتا ہے اور اگر انسان کی زبان نہ ہوتی یا زبان تو ہوتی لیکن اس میں گفتگو کرنے کی صلاحیت نہ ہوتی تو انسان کو اپنے معاملات سرانجام دینے کے لئے اشارے اور تحریر کا سہارا لینا پڑتا اور اس سے جو دشواری ہوتی اس کا اندازہ گفتگو کرنے کی صلاحیت سے محروم لوگوں کو دیکھ کر کیا جاسکتا ہے اور اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے وہ کم ہے۔ حضرت علامہ اسماعیل حقی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: 'اس آیت میں یہ تشبیہ بھی ہے کہ اچھی اور نیک باتوں کے علاوہ انسان کم کلام کیا کرے اور فضول و بے فائدہ کلام نہ کرے اور اللہ تعالیٰ نے جو زبان کو منہ کے اندر رکھا اور اس کے آگے دو ایسے ہونٹ بنا دیئے جنہیں کھولے بغیر کلام ممکن نہیں، اس میں یہی حکمت ہے تاکہ بندہ اپنے ہونٹوں کو بند کر کے ان سے کلام نہ کر سکتے پر مدد حاصل کرے۔'^(۲)

اور بکثرت احادیث میں زبان کی حفاظت کرنے کی ترغیب اور خاموش رہنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے،

یہاں ان میں سے 5 احادیث ملاحظہ ہوں، چنانچہ

(1)..... حضرت عقبہ بن عامر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: نجات کا ذریعہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا 'اپنی زبان کو قابو میں رکھو اور تمہیں تمہارا گھر کافی رہے اور اپنی خطاؤں پر روؤ۔'^(۳)

(2)..... حضرت ابو سعید خدری رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، نبی اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا

①..... حازن، البلد، تحت الآية: ٨-١٠، ٤/٣٨٠، مدارك، البلد، تحت الآية: ٨-١٠، ص ١٣٥٠، حمل، البلد، تحت الآية: ٨-١٠، ٨/٣٢٦-٣٢٥، ملقطاً.

②..... روح البيان، البلد، تحت الآية: ٩، ٤٣٦/١٠.

③..... ترمذی، کتاب الزهد، باب ما جاء في حفظ اللسان، ٤/١٨٢، الحديث: ٤٤١٤، مشکاة المصابيح، کتاب الآداب، باب حفظ اللسان والغيبة والشتم، الفصل الثاني، ٢/١٩٣، الحديث: ٤٨٣٧.

”جب انسان صبح کرتا ہے تو سارے اعضاء زبان کی خوشامد کرتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں ”ہمارے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈر کہ ہم تیرے ساتھ ہیں، تو سیدھی رہے گی تو ہم سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوگی تو ہم ٹیڑھے ہوں گے۔“ (1)

(3)..... حضرت سفیان بن عبد اللہ ثقفی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں ”میں نے عرض کی: یا رسولَ اللهُ أَصَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، جن چیزوں کا آپ مجھ پر خوف کرتے ہیں ان میں زیادہ خطرناک کیا چیز ہے؟ تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اپنی زبان پکڑی اور فرمایا: یہ (یعنی تمہاری زبان سب سے زیادہ خطرناک ہے)۔“ (2)

(4)..... حضرت عبد اللہ بن عمرو رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے روایت ہے، حضورِ نوری صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”جو خاموش رہا نجات پا گیا۔“ (3)

(5)..... حضرت عمران بن حصین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”انسان کا خاموشی پر ثابت رہنا ساٹھ برس کی عبادت سے افضل ہے۔“ (4)

اللہ تعالیٰ ہمیں زبان جیسی عظیم نعمت کی اہمیت کو سمجھنے، اس نعمت کے ملنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے، فضول اور بیکار باتوں اور ناجائز کلام سے اس کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

﴿وَهَدَىٰ نَبْلُهُ النَّجْدَيْنِ﴾ اور ہم نے اسے دو راستے دکھائے۔ ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا سَبِيلَ النَّجْدَيْنِ﴾ کے بارے میں مفسرین کا ایک قول یہ ہے کہ اس سے ماں کی دونوں چھاتیاں مراد ہیں اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے اچھائی اور برائی کے دو راستے مراد ہیں جو جنت یا جہنم تک پہنچاتے ہیں۔ (5)

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۙ وَمَا اَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ ۙ فَكَّرَ رَقَبَةَ ۙ
اَوْ اطْعَمَ فِي يَوْمٍ مِذْيَ مَسْغَبَةَ ۙ تَيْبِيًّا ذَا مَقْرَبَةَ ۙ اَوْ مَسْكَبَةَ ۙ

①..... ترمذی، کتاب الزهد، باب ما جاء فی حفظ اللسان، ۱۸۳/۴، الحدیث: ۲۴۱۵۔

②..... ترمذی، کتاب الزهد، باب ما جاء فی حفظ اللسان، ۱۸۴/۴، الحدیث: ۲۴۱۸۔

③..... مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، ۵۵۱/۲، الحدیث: ۶۴۹۱۔

④..... مشکاة المصابیح، کتاب الآداب، باب حفظ اللسان والغیبة والشم، الفصل الثالث، ۱۹۷/۲، الحدیث: ۴۸۶۵۔

⑤..... مدارك، البلده، تحت الآیة: ۱۰، ص ۱۳۵۰۔

ذَامَثْرَبَةٍ ①

توجہ کنز الایمان: پھر بے تاثر لگھائی میں نہ کووا۔ اور تو نے کیا جانا وہ لگھائی کیا ہے۔ کسی بندے کی گردن چھڑانا۔ یا بھوک کے دن کھانا دینا۔ رشتہ دار یتیم کو۔ یا خاک نشین مسکین کو۔

توجہ کنز العرفان: پھر بغیر سوچے سمجھے کیوں نہ لگھائی میں کوو پڑا۔ اور تجھے کیا معلوم کہ وہ لگھائی کیا ہے؟۔ کسی بندے کی گردن چھڑانا۔ یا بھوک کے دن میں کھانا دینا۔ رشتہ دار یتیم کو۔ یا خاک نشین مسکین کو۔

﴿فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ﴾: پھر بغیر سوچے سمجھے کیوں نہ لگھائی میں کوو پڑا۔ یعنی جب اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ظاہر اور وافر ہیں تو اس پر لازم تھا کہ وہ ان نعمتوں کا شکر ادا کرے لیکن اس نے نیک اعمال کر کے ان جلیل اور عظیم نعمتوں کا شکر ادا نہ کیا۔ یہاں نیک اعمال کرنے کو لگھائی میں کوو کرنے سے اس مناسبت کی وجہ سے تعبیر کیا گیا کہ جس طرح لگھائی میں چلنا اس پر دشوار ہے اسی طرح نیکیوں کے راستے پر چلنا نفس پر دشوار ہے۔^(۱)

﴿وَمَا آدُرُّمَكَ مَا الْعَقَبَةُ﴾: اور تجھے کیا معلوم کہ وہ لگھائی کیا ہے؟ اس آیت اور اس کے بعد والی 4 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اور تجھے کیا معلوم کہ وہ لگھائی کیا ہے اور اس میں کوو کیا ہے، وہ لگھائی اور اس میں کوو کیا ہے (1) کسی بندے کی گردن غلامی سے چھڑانا۔ یہ عمل خواہ اس طرح ہو کہ کسی غلام کو آزاد کر دے یا اس طرح ہو کہ مکاتب غلام کو اتنا مال دیدے جس سے وہ آزادی حاصل کر سکے یا کسی غلام کو آزاد کرانے میں مدد کرے یا کسی قیدی یا قرض دار کو رہا کرانے میں ان کی مدد کرے۔ نیز اس کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ نیک اعمال اختیار کر کے اپنی گردن آخرت کے عذاب سے چھڑائے۔ (2) قحط اور تنگی کے دن رشتہ دار یتیم کو یا خاک نشین مسکین کو کھانا دینا جو کہ انتہائی تنگ دست اور مصیبت زدہ ہو، نہ اس کے پاس اورڑھنے کے لئے کچھ ہو اور نہ چھانے کے لئے کچھ ہو، کیونکہ قحط کے دنوں میں مال نکالنا نفس پر بہت شاق اور اجر عظیم ملنے کا سبب ہوتا ہے۔⁽²⁾

①.....ابو سعود، البلد، تحت الآية: ۱۱، ۸۷۴/۵، ملقطاً.

②.....روح البیان، البلد، تحت الآية: ۱۲، ۱۶-۱۰، ۴۳۷/۱، ۴۳۸-۴۳۷/۱۰، حازن، البلد، تحت الآية: ۱۲، ۱۶-۱۰، ۳۸۱-۳۸۰، ملقطاً.

غلام آزاد کرنے یا آزادی میں اس کی مدد کرنے کے فضائل

غلام آزاد کرنے یا آزادی میں اس کی مدد کرنے کی بہت فضیلت ہے، چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے کسی مسلمان غلام کو آزاد کر دیا تو اللہ تعالیٰ اس غلام کے ہر عضو کے بدلے غلام آزاد کرنے والے کا عضو جہنم سے آزاد کر دے گا۔“ (1)

اور حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اے معاذ! کوئی چیز اللہ تعالیٰ نے غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ روئے زمین پر پیدا نہیں کی۔“ (2)

اور حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”افضل صدقہ یہ ہے کہ گردن چھڑانے میں سفارش کی جائے۔“ (3)

بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانے کے فضائل

بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانے کی بہت فضیلت ہے، چنانچہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”جو مسلمان کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے، اللہ تعالیٰ اُسے جنت کے پھل کھلائے گا اور جو مسلمان کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلائے گا، اللہ تعالیٰ اُسے رحیق مختوم (یعنی جنت کی سر بند شراب) پلائے گا۔“ (4)

اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”مغفرت لازم کر دینے والی چیزوں میں سے بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا ہے۔“ (5)

یتیم کی کفالت اور اس کے ساتھ احسان کرنے کے فضائل

یتیم کی کفالت کرنے، اس کے ساتھ احسان کرنے اور اسے کھانا کھلانے کی بہت فضیلت ہے، چنانچہ حضرت

- 1..... بخاری، کتاب العتق، باب فی العتق وفضله، ۱۵۰/۲، الحدیث: ۲۵۱۷.
- 2..... دارقطنی، کتاب الطلاق والخلع والایلاء وغیرہ، ۴/۴، الحدیث: ۳۹۳۹.
- 3..... شعب الایمان، الثالث والخمسون من شعب الایمان... الخ، ۱۲۴/۶، الحدیث: ۷۶۸۳.
- 4..... ترمذی، کتاب صفة القيامة والرفائق والورع، ۱۸-باب، ۴/۴، الحدیث: ۲۴۵۷.
- 5..... مستدرک، کتاب التفسیر، تفسیر سورة البلد، اطعام المسلم السغبان... الخ، ۳۷۲/۳، الحدیث: ۳۹۹۰.

سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”جو شخص یتیم کی کفالت کرے وہ یتیم اسی گھر کا ہو یا غیر کا، میں اور وہ دونوں جنت میں اس طرح ہوں گے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کیا اور دونوں انگلیوں کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ کیا۔“ (1)

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”مسلمانوں میں سب سے بہتر گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ احسان کیا جاتا ہو اور مسلمانوں میں سب سے برا وہ گھر ہے، جس میں یتیم ہو اور اس کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا ہو۔“ (2)

اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”جو شخص یتیم کو اپنے کھانے پینے میں شریک کرے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے ضرور جنت واجب کر دے گا مگر جبکہ ایسا گناہ کیا ہو جس کی مغفرت نہ ہو۔“ (3)

مسکین کی مدد کرنے اور اسے کھانا کھلانے کے فضائل

مسکین کی مدد کرنے اور اس کو کھانا کھلانے کی بہت فضیلت ہے، چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”قیسوں اور مسکینوں کی مدد کرنے والا جہاد میں سعی کرنے والے اور بے تھکے مسلسل شب بیداری کرنے والے اور ہمیشہ روزہ رکھنے والے کی مثل ہے۔“ (4)

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ایک لقمہ روٹی اور ایک مٹھی خرما اور اس کی مثل کوئی اور چیز جس سے مسکین کو نفع پہنچے۔ ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تین شخصوں کو جنت میں داخل فرماتا ہے۔ (1) صاحب خانہ کو جس نے حکم دیا۔ (2) بیوی کو جو کہ اسے تیار کرتی ہے۔ (3) خادم کو جو کہ مسکین کو دے کر آتا ہے، پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حمد ہے اللہ عز و جل“

①.....بخاری، کتاب الطلاق، باب اللعان، ۴۹۷/۳، الحدیث: ۵۳۰۴، مسلم، کتاب الزهد والرقائق، باب الاحسان الی الارملة والمسکین والیتیم، ص ۱۵۹۲، الحدیث: ۴۲ (۲۹۸۳)۔

②.....ابن ماجہ، کتاب الادب، باب حق الیتیم، ۱۹۳/۴، الحدیث: ۳۶۷۹۔

③.....مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الآداب، باب الشفقة والرحمة علی الخلق، الفصل الثانی، ۲/۲۱، الحدیث: ۴۹۷۵۔

④.....مسلم، کتاب الزهد والرقائق، باب الاحسان الی الارملة والمسکین والیتیم، ص ۱۵۹۲، الحدیث: ۴۱ (۲۹۸۲)۔

کے لیے جس نے ہمارے خادموں کو بھی نہ چھوڑا۔^(۱)

ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالرَّحْمَةِ ۝^ط
أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْيَمِينَةِ ۝^ط

ترجمہ کنزالایمان: پھر ہوا ان سے جو ایمان لائے اور انہوں نے آپس میں صبر کی نصیحتیں کیں اور آپس میں مہربانی کی نصیحتیں کیں۔ یہ دہنی طرف والے ہیں۔

ترجمہ کنزاعرفان: پھر یہ ان میں سے ہو جو ایمان لائے اور انہوں نے آپس میں صبر کی نصیحتیں کیں اور آپس میں مہربانی کی تاکیدیں کیں۔ یہی لوگ دائیں طرف والے ہیں۔

﴿ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا﴾ پھر ان میں سے ہو جو ایمان لائے۔ یعنی یہ تمام عمل اُس وقت مقبول ہیں اور اسی صورت یہ اعمال کرنے والے کے بارے کہا جائے گا کہ وہ گھاٹی میں کودا کہ جب یہ اعمال کرنے والا ان لوگوں میں سے ہو جو ایمان لائے اور انہوں نے آپس میں گناہوں سے باز رہنے اور عبادات بجالانے اور ان مشقتوں کو برداشت کرنے پر صبر کی نصیحتیں کیں جن میں مومن مبتلا ہوں اور انہوں نے آپس میں مہربانی کی تاکیدیں کیں کہ مومنین ایک دوسرے کے ساتھ شفقت و محبت کا برتاؤ کریں اور اگر وہ ایمان دار نہیں تو اس کے لئے کچھ نہیں بلکہ اس کے سب عمل بیکار ہیں۔^(۲)

ایمان کے بغیر نیک جگہ پر مال خرچ کرنے کا ثواب نہیں ملے گا

اس سے معلوم ہوا کہ ایمان کے بغیر اچھی جگہوں پر مال خرچ کرنے کا ثواب نہیں ملے گا بلکہ ایمان قبول کرنے کے بعد جو مال راہِ خدا میں خرچ کیا جائے گا اسی کا ثواب ملے گا۔ اسی چیز کو بیان کرتے ہوئے ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

①..... معجم الاوسط، باب الميم، من اسمه: محمد، ۸۹/۴، الحدیث: ۵۳۰۹.

②..... خازن، البلد، تحت الآية: ۱۷، ۳۸۱/۴، مدارك، البلد، تحت الآية: ۱۷، ص ۱۳۵۰، ملقطاً.

ترجمہ کنز العرفان: اور ان کے صدقات قبول کئے جانے سے یہ بات مانع ہے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا۔

وَمَا مَنَعَهُمْ أَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقَتُهُمْ إِلَّا أَنْتُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ (۱)

لہذا جو کافر یہ چاہتا ہو کہ اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے اور نیک اعمال کرنے پر ثواب ملے تو اسے چاہئے کہ پہلے تو حید و رسالت پر ایمان لائے اور اس کے بعد مال خرچ کرے اور دیگر نیک اعمال کرے تاکہ اسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے ثواب حاصل ہو۔

﴿أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّبِيِّنَ﴾: یہی لوگ دائیں طرف والے ہیں۔ یعنی جن میں یہ اوصاف پائے جاتے ہیں یہ دائیں طرف والے ہیں جنہیں ان کے نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے اور وہ عرش کی دائیں جانب سے جنت میں داخل ہوں گے۔ (۲)

اس سے معلوم ہوا کہ آپس میں صبر کی نصیحتیں اور مہربانی کی تاکیدیں کرنے والے مسلمانوں کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقام، رتبہ اور درجہ بہت بلند ہے۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَاهُمْ أَصْحَابُ النَّارِ ۗ عَلَيْهِمُ نَارٌ
مُؤَصَّدَةٌ ۗ (۱۹)

ترجمہ کنز العرفان: اور جنہوں نے ہماری آیتوں سے کفر کیا وہ بائیں طرف والے۔ ان پر آگ ہے کہ اس میں ڈال کر اوپر سے بند کر دی گئی۔

ترجمہ کنز العرفان: اور جنہوں نے ہماری آیتوں کے ساتھ کفر کیا وہی بائیں طرف والے ہیں۔ ان پر ہر طرف سے بند

۱..... توبہ: ۴: ۵۔

۲..... روح البیان، البلد، تحت الآية: ۱۸، ۱۰، ۴۳۹/۱۰۔

کی ہوئی آگ ہوگی۔

﴿وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا: اور جنہوں نے ہماری آیتوں کے ساتھ کفر کیا۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جنہوں نے ہماری آیتوں کے ساتھ کفر کیا وہ بائیں طرف والے ہیں کہ انہیں ان کے نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے اور وہ عرش کے بائیں جانب سے جہنم میں داخل کئے جائیں گے اور ان پر ہر طرف سے بند کی ہوئی آگ ہوگی کہ نہ اس میں باہر سے ہوا آسکے گی اور نہ اندر سے دھواں باہر جاسکے گا۔^(۱)



1.....روح البیان، البلد، تحت الآية: ۱۹-۲۰، ۱۰/۴۳۹-۴۴۰.

سُورَةُ الشَّمْسِ

سورة شمس کا تعارف

مقام نزول

سورة شمس مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔^(۱)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں ۱ رکوع، ۱۵ آیتیں ہیں۔

”شمس“ نام رکھنے کی وجہ

سورج کو عربی میں شمس کہتے ہیں اور اس سورت کی پہلی آیت میں سورج کی قسم ارشاد فرمائی گئی اس مناسبت سے اسے ”سورة شمس“ کہتے ہیں۔

سورة شمس سے متعلق احادیث

(۱)..... حضرت برید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم عشاء کی نماز میں ”وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا“ اور اس کے مشابہ سورتیں پڑھا کرتے تھے۔^(۲)

(۲)..... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں فجر کی نماز پڑھائی تو اس میں ”وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا“ اور ”وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ“ کی تلاوت فرمائی۔^(۳)

سورة شمس کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون لوگوں کو نیک اعمال کرنے کی ترغیب دینا اور گناہ کرنے سے ڈرانا ہے اور اس

میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

①.....حازن، تفسیر سورة الشمس، ۳۸۱/۴.

②.....ترمذی، ابواب الصلاة، باب ما جاء في القراءة في صلاة العشاء، ۳۳۳/۱، الحدیث: ۳۰۹.

③.....معجم الكبير، شريك بن عبد الله النخعي عن سماك، ۲۳۱/۲، الحدیث: ۱۹۵۸.

(1)..... اس سورت کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے سورج، چاند، دن، رات، آسمان، زمین، انسانوں کے نفس اور اپنی ذات کی قسم ذکر کر کے فرمایا کہ جس نے اپنے نفس کو برائیوں سے پاک کر لیا وہ کامیاب ہو گیا اور جس نے نفس کو گناہوں میں چھپا دیا وہ ناکام ہو گیا۔

(2)..... کفار مکہ کے سامنے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول حضرت صالح عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام اور ان کی نافرمانی کرنے والوں کا حال بیان کیا تاکہ ان پر واضح ہو جائے کہ جس طرح حضرت صالح عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام کی نافرمانی کرنے کی وجہ سے وہ لوگ ہلاک کر دیئے گئے تو اسی طرح سید المرسلین صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی نافرمانی کرنے کی وجہ سے انہیں بھی ہلاک کیا جاسکتا ہے۔

سورہ بَلَد کے ساتھ مناسبت

سورہ شمس کی اپنے سے ماقبل سورت ”بلد“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ بلد کے آخر میں بتایا گیا کہ کفار کو آخرت میں جہنم کی سزا دی جائے گی اور اس سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ بعض کفار کو دنیا میں بھی سزا دی گئی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

توجیہ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

توجیہ کنزالعرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا ۝۱ وَالْقَمَرِ إِذَا تَلَّهَا ۝۲

توجیہ کنزالایمان: سورج اور اس کی روشنی کی قسم۔ اور چاند کی جب اس کے پیچھے آئے۔

توجیہ کنزالعرفان: سورج اور اس کی روشنی کی قسم۔ اور چاند کی جب وہ اس کے پیچھے آئے۔

﴿وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا﴾: سورج اور اس کی روشنی کی قسم۔ ﴿وَالْقَمَرِ إِذَا تَلَّهَا﴾: یعنی سورج کی قسم جبکہ اس کی روشنی ظاہر ہو۔ اس سورت

میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کی عظمت اور معبود ہونے میں اپنی وحدانیت کا اظہار کرنے کے لئے متعدد چیزوں کی قسم ارشاد فرمائی ہے اور یہ چیزیں ایسی ہیں کہ ان کے ساتھ مخلوق کے عظیم منافع وابستہ ہیں اور ان میں غور و فکر کر کے ہر انسان اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کی وحدانیت کے بارے میں جان سکتا ہے۔^(۱)

﴿وَالْقَمَرِ إِذَا تَلَّهَا: اور چاند کی جب وہ اس کے پیچھے آئے۔﴾ یعنی چاند کی قسم جب وہ سورج غروب ہونے کے بعد نکل آئے۔

وَالنَّهَارِ إِذَا جَلَّهَا ۝ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَاهَا ۝

ترجمہ کنزالایمان: اور دن کی جب اسے چمکائے۔ اور رات کی جب اسے چھپائے۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور دن کی جب وہ سورج کو چمکائے۔ اور رات کی جب وہ سورج کو چھپا دے۔

﴿وَالنَّهَارِ إِذَا جَلَّهَا: اور دن کی جب وہ سورج کو چمکائے۔﴾ اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ دن کی قسم جب وہ سورج کو خوب واضح کر دے۔ کیونکہ دن سورج کے نور کا نام ہے تو جتنا دن زیادہ روشن ہوگا اتنا ہی سورج کا ظہور زیادہ ہوگا کیونکہ اثر کی قوت اور اس کا کمال اثر کرنے والے کی قوت اور کمال پر دلالت کرتا ہے لہذا دن سورج کو ظاہر کر دیتا ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ دن کی قسم جب دن دنیا کو یا زمین کو روشن کر دے یا رات کی تاریکی کو دور کر دے۔^(۲)

﴿وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَاهَا: اور رات کی جب وہ سورج کو چھپا دے۔﴾ اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ رات کی قسم جب وہ سورج کو چھپا دے اور آسمان کے کنارے ظلمت و تاریکی سے بھر جائیں۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ رات کی قسم کہ جب رات دنیا کو چھپائے۔

یہاں تک جو چار چیزیں بیان ہوئیں یہ سب درحقیقت سورج کے چار اوصاف ہیں کیونکہ سورج کے وجود سے ہی دن ہوتا ہے اور روشنی خوب واضح ہو جاتی ہے اور سورج کے غروب ہونے سے ہی رات ہوتی ہے اور اس کے

①..... حازن، الشمس، تحت الآية: ۱، ۳۸۱/۴، صاوی، الشمس، تحت الآية: ۱، ۲۳۶۹/۶، تفسیر کبیر، الشمس، تحت الآية: ۱، ۱۷۳/۱۱، ملقطاً.

②..... تفسیر کبیر، الشمس، تحت الآية: ۳، ۱۷۴/۱۱-۱۷۵، حازن، الشمس، تحت الآية: ۳، ۳۸۱/۴، ملقطاً.

بعد چاند نکل آتا ہے اور جو شخص سورج میں تھوڑا سا بھی غور کرے گا اور دل کی آنکھ سے اس کی بناوٹ اور تخلیق وغیرہ کا مشاہدہ کرے گا تو وہ اس کے خالق کی عظمت کو جان لے گا۔^(۱)

وَالسَّمَاءِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۝ وَالْأَرْضِ وَمَا طَحَّهَا ۝

توجیہ کنز الایمان: اور آسمان اور اس کے بنانے والے کی قسم۔ اور زمین اور اس کے پھیلانے والے کی قسم۔

توجیہ کنز العرفان: اور آسمان کی اور اس کے بنانے والے کی قسم اور زمین کی اور اس کے پھیلانے والے کی قسم۔

﴿وَالسَّمَاءِ وَمَا بَيْنَهُمَا﴾ اور آسمان کی اور اس کے بنانے والے کی قسم۔ ﴿یعنی آسمان کی قسم اور اس کی قسم جس نے اسے انتہائی بڑا اور نہایت بلند بنایا ہے اور اسے بنانے والا اللہ تعالیٰ ہے۔^(۲)

﴿وَالْأَرْضِ وَمَا طَحَّهَا﴾ اور زمین کی اور اس کے پھیلانے والے کی قسم۔ ﴿یعنی زمین کی قسم اور اس کی قسم جس نے اسے پانی پر پھیلا یا تاکہ زمین پر موجود جانداروں کے لئے اس پر زندگی گزارنا ممکن ہو۔^(۳)

وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا ۝ فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا ۝

توجیہ کنز الایمان: اور جان کی اور اس کی جس نے اسے ٹھیک بنایا۔ پھر اس کی بدکاری اور اس کی پرہیزگاری دل میں ڈالی۔

توجیہ کنز العرفان: اور جان کی اور اس کی جس نے اسے ٹھیک بنایا۔ پھر اس کی نافرمانی اور اس کی پرہیزگاری کی سمجھ اس کے دل میں ڈالی۔

﴿وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا﴾ اور جان کی اور اس کی جس نے اسے ٹھیک بنایا۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ

①.....خازن، الشمس، تحت الآية: ۴، ۳۸۱-۳۸۲، تفسیر کبیر، الشمس، تحت الآية: ۴، ۱۷۵/۱۱، ملتقطاً.

②.....روح البیان، الشمس، تحت الآية: ۵، ۴۴۲/۱۰.

③.....روح البیان، الشمس، تحت الآية: ۶، ۴۴۲/۱۰، ملخصاً.

یہ ہے کہ جان کی اور اس کی قسم جس نے اسے ٹھیک بنایا اور اسے کثیر قوتیں عطا فرمائیں جیسے بولنے کی قوت، سننے کی قوت، دیکھنے کی قوت اور فکر، خیال، علم، فہم سب کچھ عطا فرمایا پھر اس کی نافرمانی اور اس کی پرہیزگاری کی سمجھ اس کے دل میں ڈالی اور اچھائی برائی، نیکی اور گناہ سے اسے باخبر کر دیا اور نیک و بد کے بارے میں بتا دیا۔^(۱)

نبی اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی ایک دعا

حضرت عبداللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے مروی ہے کہ جب رسولُ اللهُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ (تلاوت کرتے ہوئے) ان آیات ”وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا ۗ فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا“ پر پہنچتے تو رک جاتے، پھر فرماتے ”اللَّهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرٌ مَنْ زَكَّاهَا أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا“ یعنی اے اللہ! میرے نفس کو تقویٰ عطا فرما، اس کو پاکیزہ کر، تو سب سے بہتر پاک کرنے والا ہے، تو ہی اس کا ولی اور مولیٰ ہے۔^(۲)

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا ۙ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا ۙ

ترجمہ کنز الایمان: بیشک مراد کو پہنچا جس نے اُسے ستھرا کیا۔ اور نامراد ہوا جس نے اسے محصیت میں چھپایا۔

ترجمہ کنز العرفان: بیشک جس نے نفس کو پاک کر لیا وہ کامیاب ہو گیا۔ اور بیشک جس نے نفس کو گناہوں میں چھپا دیا وہ ناکام ہو گیا۔

﴿قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا﴾ بیشک جس نے نفس کو پاک کر لیا وہ کامیاب ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلی آیات میں چند چیزوں کی قسمیں ذکر کر کے اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں فرمایا کہ بیشک جس نے اپنے نفس کو برائیوں سے پاک کر لیا وہ کامیاب ہو گیا اور بیشک جس نے اپنے نفس کو گناہوں میں چھپا دیا وہ ناکام ہو گیا۔^(۳)

نفس کو برائیوں سے پاک کرنا کامیابی کا ذریعہ ہے

اس سے معلوم ہوا کہ اپنے نفس کو برائیوں سے پاک کرنا کامیابی حاصل کرنے کا ذریعہ اور اپنے نفس کو گناہوں

۱.....حازن، الشمس، تحت الآية: ۷-۸، ۳۸۲/۴.

۲.....معجم الكبير، عمرو بن دينار عن ابن عباس، ۸۷/۱۱، الحديث: ۱۱۹۱، روح البيان، الشمس، تحت الآية: ۸، ۴۴۳/۱۰.

۳.....جلالین مع صاوی، الشمس، تحت الآية: ۹-۱۰، ۲۳۷۰/۶.

میں چھپا دینا نامی کامی کا سبب ہے اور نفس برائیوں سے اسی وقت پاک ہو سکتا ہے جب اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کی جائے اور اطاعت کرنے والوں کے بارے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشِ اللَّهَ الَّذِي يَتَّقُهُ
فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ (1)

ترجمہ کنزالعرفان: اور جو اللہ اور اس کے رسول کی
اطاعت کرے اور اللہ سے ڈرے اور اس (کی نافرمانی) سے
ڈرے تو یہی لوگ کامیاب ہیں۔

اور ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا
عَظِيمًا (2)

ترجمہ کنزالعرفان: اور جو اللہ اور اس کے رسول کی
فرمانبرداری کرے اس نے بڑی کامیابی پائی۔

لہذا جو شخص حقیقی کامیابی حاصل کرنا اور نامی کامی سے بچنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کر کے اپنے نفس کو برائیوں سے پاک کرے۔

كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطُغْيَانِهَا ۖ إِذِ انبَعَثَ أَشْقَاهَا ۗ ۝۱۱ ۖ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ
نَاقَةَ اللَّهِ وَسُقْيَاهَا ۗ فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا ۗ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُم
بِذُنُوبِهِمْ فَسَوَّاهَا ۗ ۝۱۲ ۖ وَلَا يَخَافُ عُقْبَاهَا ۗ ۝۱۳

ترجمہ کنزالایمان: ثمود نے اپنی سرکشی سے جھٹلایا۔ جبکہ اس کا سب سے بد بخت اٹھ کھڑا ہوا۔ تو ان سے اللہ کے رسول نے فرمایا اللہ کے ناقہ اور اس کی پینے کی باری سے بچو۔ تو انہوں نے اسے جھٹلایا پھر ناقہ کی کوچیں کاٹ دیں تو ان پر ان کے رب نے ان کے گناہ کے سبب تباہی ڈال کر وہ ہستی برابر کر دی۔ اور اس کے پیچھا کرنے کا اُسے خوف نہیں۔

ترجمہ کنزالعرفان: قوم ثمود نے اپنی سرکشی سے جھٹلایا۔ جس وقت ان کا سب سے بڑا بد بخت آدمی اٹھ کھڑا ہوا۔ تو

1.....التور: ۵۲.

2.....احزاب: ۷۱.

اللہ کے رسول نے ان سے فرمایا: اللہ کی اونٹنی اور اس کی پینے کی باری سے بچو۔ تو انہوں نے اسے جھٹلایا پھر اونٹنی کی کوچیں کاٹ دیں تو ان پر ان کے رب نے ان کے گناہ کے سبب تباہی ڈال کر ان کی ہستی کو برابر کر دیا۔ اور اسے ان کے پیچھا کرنے کا خوف نہیں۔

﴿كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوَاهَا: قومِ ثمود نے اپنی سرکشی سے جھٹلایا۔﴾ اس سے پہلی آیات میں کئی قسموں سے اطاعت گزار کی کامیابی اور نافرمان کی ناکامی کو بیان کیا گیا، اب یہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک رسول اور ان کی نافرمانی کرنے والوں کا حال بیان کیا ہے تاکہ کفار مکہ پر واضح ہو جائے کہ جس طرح حضرت صالح عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام کی نافرمانی کرنے کی وجہ سے ان کی قوم ہلاک کر دی گئی تو اسی طرح رسول کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی نافرمانی کرنے کی وجہ سے انہیں بھی ہلاک کیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی 4 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ قوم ثمود نے اپنی سرکشی سے اپنے رسول حضرت صالح عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام کو اس وقت جھٹلایا جب ان کا سب سے بڑا بد بخت آدمی قدر بن سالف ان سب کی مرضی سے اونٹنی کی کوچیں کاٹنے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا تو اللہ تعالیٰ کے رسول حضرت صالح عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام نے ان سے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی اونٹنی کے درپے ہونے سے بچو اور جو دن اس کے لئے پانی پینے کا مقرر ہے اس دن پانی نہ لو تاکہ تم پر عذاب نہ آئے۔ تو انہوں نے حضرت صالح عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام کو جھٹلایا، پھر اونٹنی کی کوچیں کاٹ دیں تو ان پر ان کے رب عَزَّ وَجَلَّ نے، ان کے اس گناہ کے سبب تباہی ڈال کر اور ان کی ہستی کو برابر کر کے سب کو ہلاک کر دیا اور ان میں سے کوئی باقی نہ بچا اور اللہ تعالیٰ کو ان کے پیچھا کرنے کا خوف نہیں جیسا بادشاہوں کو ہوتا ہے کیونکہ وہ سب بادشاہوں کا بادشاہ ہے، وہ جو چاہے کرے اور کسی کو اس کے آگے دم مارنے کی مجال نہیں۔^(۱)

﴿وَلَا يَخَافُ عُقْبَاهَا: اور اسے ان کے پیچھا کرنے کا خوف نہیں۔﴾ بعض مفسرین نے اس آیت کے معنی یہ بھی بیان کئے ہیں کہ حضرت صالح عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام کو ان میں سے کسی کا خوف نہیں کہ عذاب نازل ہونے کے بعد وہ انہیں ایذا پہنچا سکے۔^(۲)

1.....صاوی، الشَّمْس، تحت الآية: ۱۱-۱۰، ۲۳۷۰/۶-۲۳۷۱، ابو سعود، الشَّمْس، تحت الآية: ۱۱-۱۰، ۸۷۵/۵-

۸۷۶، خازن، الشَّمْس، تحت الآية: ۱۱-۱۰، ۳۸۲/۴-۳۸۳، ملقطاً.

2.....خازن، الشَّمْس، تحت الآية: ۱۰، ۳۸۳/۴.

سُورَةُ الْبَيْلِ

سورة بیل کا تعارف

مقامِ نزول

سورة بیل مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع، 21 آیتیں ہیں۔

”بیل“ نام رکھنے کی وجہ

رات کو عربی میں بیل کہتے ہیں، اور اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے رات کی قسم ارشاد فرمائی ہے اس مناسبت سے اسے ”سورة بیل“ کہتے ہیں۔

سورة بیل سے متعلق حدیث

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ظہر کی نماز میں ”وَالْبَيْلُ إِذَا يَعْتَشِي“ پڑھا کرتے تھے۔^(۱)

سورة بیل کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں انسان کے عمل اور آخرت میں اس کی جزاء کے بارے میں بیان کیا گیا ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں۔

(۱)..... اس سورت کی ابتدائی آیات میں رات، دن اور منڈ کر و مؤتث کو پیدا کرنے والے رب تعالیٰ کی قسم ذکر کر کے ارشاد فرمایا گیا کہ اے لوگو! بیشک تمہارے اعمال جدا گانہ ہیں کہ کوئی جنت کے لئے عمل کرتا ہے اور کوئی جہنم کے

1..... سنن نسائی، کتاب الافتتاح، القراءة فی الرکعتین الاولیین من صلاة العصر، ص ۱۷۰، الحدیث: ۹۷۷.

لئے عمل کرتا ہے۔

(2)..... اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے والے، ممنوع و حرام کاموں سے بچنے والے اور دین اسلام کو سچا ماننے والے کی فضیلت بیان کی گئی اور راہِ خدا میں مال خرچ کرنے میں بخل کرنے والے، ثواب اور آخرت سے بے پرواہ بننے والے اور دین اسلام کو جھٹلانے والے کے بارے میں وعید بیان کی گئی ہے۔

(3)..... یہ بتایا گیا کہ ہدایت دینا اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے اور وہی دنیا و آخرت کا مالک ہے۔

(4)..... اللہ تعالیٰ نے نارِ جہنم کے عذاب سے ڈرایا اور بتایا کہ یہ عذاب اسے ملے گا جس نے قرآن مجید اور حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کا انکار کیا۔

(5)..... اس سورت کے آخر میں یہ بیان کیا گیا کہ جس نے کسی کا بدلہ اتارنے اور ریا کاری و نمائش کے طور پر مال خرچ نہیں کیا بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پاکیزگی حاصل کرنے کے ارادے سے مال خرچ کیا تو اسے اُس آگ سے دور رکھا جائے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کے بے پناہ انعامات پر خوش ہو جائے گا۔ ان آیات کا مصداق حضرت ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہیں۔

سورۃ شمس کے ساتھ مناسبت

سورۃ لیل کی اپنے سے ما قبل سورت ”شمس“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۃ شمس میں بتایا گیا کہ جس نے اپنے نفس کو پاک کر لیا وہ کامیاب ہو گیا اور جس نے اپنے نفس کو گناہوں میں چھپا دیا وہ ناکام ہو گیا اور اس سورت میں وہ اوصاف بیان کئے گئے ہیں جن کی وجہ سے انسان کو کامیابی حاصل ہوتی ہے اور جن کی وجہ سے وہ ناکامی کا سامنا کرتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

توجیہ کذا لایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

توجیہ کذا لایعرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ ۝۱ وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّىٰ ۝۲ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ ۝۳

ترجمہ کنزالایمان: اور رات کی قسم جب چھپائے۔ اور دن کی جب چمکے۔ اور اس کی جس نے نر و مادہ بنائے۔

ترجمہ کنزالعرفان: رات کی قسم جب وہ چھپ جائے۔ اور دن کی جب وہ روشن ہو۔ اور مذکر اور مؤنث کو پیدا کرنے والے کی۔

﴿وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ﴾: رات کی قسم جب وہ چھپ جائے۔ ﴿وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّىٰ﴾: ارشاد فرمایا کہ رات کی قسم جب وہ جہان پر اپنی تاریکی سے چھپ جائے۔ اللہ تعالیٰ نے رات کی قسم اس لئے ارشاد فرمائی کہ وہ ساری مخلوق کے سکون کا وقت ہے اور رات میں ہر جاندار اپنے ٹھکانے پر آتا ہے اور اس میں مخلوق حرکت و بے قراری سے پرسکون ہوتی ہے اور ان پر نیند چھا جاتی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ان کے بدنوں کے لئے راحت اور ان کی ارواح کے لئے غذا بنایا ہے اور اس وقت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے مقبول بندے سچی نیاز مندی کے ساتھ مناجات میں مشغول ہوتے ہیں۔^(۱)

﴿وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّىٰ﴾: اور دن کی جب وہ روشن ہو۔ ﴿وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّىٰ﴾: ارشاد فرمایا کہ اور دن کی قسم جب وہ چمکے اور رات کے اندھیرے کو دور کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے دن کی قسم اس لئے ارشاد فرمائی کہ وہ رات کی تاریکی دور ہونے کا، سونے والوں کے بیدار ہونے کا، جانداروں کے حرکت کرنے کا اور معاش کی طلب میں مشغول ہونے کا وقت ہے۔^(۲)

رات اور دن، اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اور اس کی قدرت کی نشانیاں ہیں

یاد رہے کہ رات اور دن اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمتیں اور اس کی قدرت کی عظیم نشانیاں ہیں، چنانچہ ایک مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ ۝۱

ترجمہ کنزالعرفان: وہی ہے جس نے تمہارے لیے رات

۱.....حازن، واللیل، تحت الآیة: ۱، ۳۸۳/۴، تفسیر کبیر، اللیل، تحت الآیة: ۱، ۱۸۱/۱۱، روح البیان، اللیل، تحت الآیة: ۱، ۴۴۷/۱۰، ۱، ملقطاً.

۲.....مدارک، اللیل، تحت الآیة: ۲، ص ۱۳۵، تفسیر کبیر، اللیل، تحت الآیة: ۲، ۱۸۱/۱۱، ملقطاً.

وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۱۱ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ
يَسْمَعُونَ (۱)

اور ارشاد فرماتا ہے:

وَجَعَلْنَا النَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَاتَيْنِ فَمَحْوَنًا آيَةً
الْيَيْلِ وَجَعَلْنَا آيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّمَنْ تَبَتَّعُوا
فَضْلًا مِّنْ رَبِّكَمْ ۚ وَلِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ
وَالْحِسَابَ ۚ وَكُلَّ شَيْءٍ فَضَّلْنَاهُ تَفْصِيلًا (۲)

بنائی تاکہ اس میں سکون حاصل کرو اور دن کو آنکھیں کھولنے
والا بنایا بیشک اس میں سننے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔

ترجمہ کنز العرفان: اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں
بنایا پھر ہم نے رات کی نشانی کو مٹا ہوا کیا اور دن کی نشانی کو
دیکھنے والی بنایا تاکہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم
سالوں کی گنتی اور حساب جان لو اور ہم نے ہر چیز کو خوب جدا
جدا تفصیل سے بیان کر دیا۔

اسی طرح رات کے بعد دن کا آنا اور دن کے بعد رات کا آنا بھی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے کیونکہ اگر
قیامت تک ہمیشہ رات ہی رہے تو مخلوق کے لئے اپنی معاشی ضروریات پورا کرنا ممکن نہ رہے گا اور اگر قیامت تک
ہمیشہ دن ہی رہے تو مخلوق کا چین، سکون اور راحت ختم ہو جائے گی۔ عقلمند لوگ اس میں بھی غور کر کے اللہ تعالیٰ کی قدرت
اور اس کی وحدانیت کے بارے میں جان سکتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ کنز العرفان: اللہ رات اور دن کو تبدیل فرماتا ہے،
بیشک اس میں آنکھ والوں کیلئے سمجھنے کا مقام ہے۔

يُقَدِّبُ اللَّهُ النَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۱۱ إِنَّ فِي ذَلِكَ
لَعِبْرَةً لِّأُولِي الْأَبْصَارِ (۳)

اور ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ کنز العرفان: تم فرماؤ: بھلا دیکھو کہ اگر اللہ تم پر
قیامت تک ہمیشہ رات ہی بنا دے تو اللہ کے سوا کون دوسرا
معبود ہے جو تمہارے پاس روشنی لائے گا تو کیا تم سننے نہیں؟
تم فرماؤ: بھلا دیکھو کہ اگر اللہ قیامت تک ہمیشہ دن ہی بنا
دے تو اللہ کے سوا اور کون معبود ہے جو تمہارے پاس رات

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ النَّيْلَ
سَرْمَدًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ إِلَهٌ غَيْرُ اللَّهِ
يَأْتِيكُمْ بِنُضْيَاءٍ ۱۱ أَفَلَا تَسْمَعُونَ ۙ قُلْ أَرَأَيْتُمْ
إِنْ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا إِلَى
يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ إِلَهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُمْ بِنَيْلٍ

③.....النور: ۴۴.

②.....بنی اسرائیل: ۱۲.

①.....یونس: ۶۷.

لے آئے جس میں تم آرام کرو تو کیا تم دیکھتے نہیں؟^(۱) تَسْكُونُ فِيهِ ۱۰ أَفَلَا تَبْصُرُونَ
﴿وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ: اور مذکر اور مؤنث کو پیدا کرنے والے کی﴾ یعنی اس عظیم قدرت والے قادر کی قسم!
جو ایک ہی پانی سے مذکر اور مؤنث پیدا کرنے پر قادر ہے۔^(۲)

إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّىٰ ۖ ۲ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ ۖ ۵ وَصَدَّقَ
بِالْحُسْنَىٰ ۖ ۶ فَسَيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَىٰ ۖ ۷ وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَىٰ ۖ ۸
وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَىٰ ۖ ۹ فَسَيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَىٰ ۖ ۱۰

ترجمہ کنزالایمان: بیشک تمہاری کوشش مختلف ہے۔ تو وہ جس نے دیا اور پرہیزگاری کی۔ اور سب سے اچھی کوچ مانا۔
تو بہت جلد ہم اُسے آسانی مہیا کر دیں گے۔ اور وہ جس نے بخل کیا اور بے پروا بنا۔ اور سب سے اچھی کوچ جھٹلایا۔ تو
بہت جلد ہم اسے دشواری مہیا کر دیں گے۔

ترجمہ کنزالعرفان: بیشک تمہاری کوشش ضرور مختلف قسم کی ہے۔ تو بہر حال وہ جس نے دیا اور پرہیزگاری بنا۔ اور سب سے اچھی راہ
کو سچا مانا۔ تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کر دیں گے۔ اور رہا وہ جس نے بخل کیا اور بے پروا بنا۔ اور سب سے اچھی راہ کو
جھٹلایا۔ تو بہت جلد ہم اسے دشواری مہیا کر دیں گے۔

﴿إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّىٰ﴾ بیشک تمہاری کوشش ضرور مختلف قسم کی ہے۔ ﴿شان نزول﴾: امیہ بن خلف حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کو جو کہ اس کی غلامی میں تھے، دین سے منحرف کرنے کے لئے طرح طرح کی تکلیفیں دیتا اور انتہائی ظلم اور سختیاں کرتا
تھا۔ ایک دن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ امیہ نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گرم زمین پر
ڈال کر پتے ہوئے پتھر ان کے سینے پر رکھے ہیں اور اس حال میں بھی ایمان کا کلمہ اُن کی زبان پر جاری ہے تو آپ رضی

۱.....قصص: ۷۲، ۷۱.

۲.....حازن، والیاء، تحت الآية: ۳، ۴/۳۸۳.

اللہ تعالیٰ عنہ نے اُمیہ سے فرمایا ”اے بدنصیب! تو ایک خدا پرست پر ایسی سختیاں کر رہا ہے۔ اُس نے کہا: آپ کو اس کی تکلیف ناگوار ہے تو اسے خرید لیجئے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے مہنگی قیمت پر اُن کو خرید کر آزاد کر دیا۔ اس پر یہ سورت نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے رات، دن اور اپنی ذات کی قسم ذکر فرما کر ارشاد فرمایا کہ تمہاری کوششیں مختلف ہیں یعنی حضرت ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی کوشش اور اُمیہ کی کوشش مختلف ہے اور حضرت ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اللہ تعالیٰ کی رضا کے طالب ہیں اور اُمیہ حق کی دشمنی میں اندھا ہے۔^(۱)

امام فخر الدین رازی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ لکھتے ہیں: امام قتال رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں کہ یہ سورت اگرچہ حضرت ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے مسلمانوں پر اپنا مال خرچ کرنے اور اُمیہ بن خلف کے بخل اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنے کے بارے میں نازل ہوئی ہے البتہ اس کے معانی تمام لوگوں کو عام ہیں۔^(۲) چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی 6 آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ بیشک تمہارے اعمال جدا گانہ ہیں کہ کوئی اطاعت کر کے جنت کے لئے عمل کرتا ہے اور کوئی نافرمانی کر کے جہنم کے لئے عمل کرتا ہے تو وہ شخص جس نے اپنا مال راہِ خدا میں دیا اور اللہ تعالیٰ کے حق کو ادا کیا اور ممنوع و حرام چیزوں سے بچ کر پرہیز گار بنا اور سب سے اچھی اسلام کی راہ کو سچا مانا تو بہت جلد ہم اسے جنت کے لئے آسانی مہیا کر دیں گے اور اسے ایسی خصلت کی توفیق دیں گے جو اس کے لئے آسانی اور راحت کا سبب ہو اور وہ ایسے عمل کرے جن سے اس کا رب عَزَّ وَجَلَّ راضی ہو، اور وہ شخص جس نے بخل کیا اور اپنا مال نیک کاموں میں خرچ نہ کیا اور اللہ تعالیٰ کے حق ادا نہ کئے اور ثواب اور آخرت کی نعمت سے بے پروا ہوا اور سب سے اچھی اسلام کی راہ کو جھٹلایا تو بہت جلد ہم اسے ایسی خصلت مہیا کر دیں گے جو اس کے لئے دشواری اور شدت کا سبب ہو اور اسے جہنم میں پہنچا دے۔^(۳)

آیت ”إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّىٰ“ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے دو باتیں معلوم ہوتی ہیں،

①..... تفسیر بغوی، اللیل، تحت الآیة: ۴، ۴/۶۲، روح البیان، اللیل، تحت الآیة: ۲۰، ۱۰/۵۱، خزائن العرفان، اللیل، تحت الآیة: ۱۰، ص ۱۱۰۔

②..... تفسیر کبیر، تفسیر سورة اللیل، ۱۱/۱۸۱۔

③..... جلالین، واللیل، تحت الآیة: ۴-۱۰، ص ۵۰۱، حازن، واللیل، تحت الآیة: ۴-۱۰، مدارك اللیل، تحت الآیة: ۴-۱۰، ص ۴۳۵، ملقطاً۔

(1)..... حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ برحق مومن، صحابی اور بڑے متقی ہیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے کفار سے مختلف قرار دیا۔

(2)..... تمام انسان یکساں نہیں ہیں بلکہ مومن اور کافر، متقی اور فاسق، دنیا دار اور دیندار مختلف ہیں، ان کے اعمال اور ان کی کوششیں جدا گانہ ہیں۔ اسی چیز کو بیان کرتے ہوئے ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۗ
أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ الْفَائِزُونَ (1)

ترجمہ کنز العرفان: دوزخ والے اور جنت والے برابر نہیں، جنت والے ہی کامیاب ہیں۔

اور ارشاد فرماتا ہے:

أَقَمْنُ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ۗ لَا
يَسْتَوُونَ ۖ أَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
فَلَهُمْ جَنَّاتُ النَّارِ نُزُلًا يَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۖ
وَأَمَّا الَّذِينَ فَسَقُوا فَمَأْوَاهُمُ النَّارُ ۗ كُلَّمَا
أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا أُعِيدُوا فِيهَا
وَقِيلَ لَهُمْ ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّتِي كُنْتُمْ فِيهَا
تَكْفُرُونَ (2)

ترجمہ کنز العرفان: تو کیا جو ایمان والا ہے وہ اس جیسا ہو جائے گا جو نافرمان ہے؟ یہ برابر نہیں ہیں۔ بہر حال جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے تو ان کے لیے ان کے اعمال کے بدلے میں مہمانی کے طور پر رہنے کے باغات ہیں۔ اور وہ جو نافرمان ہوئے تو ان کا ٹھکانا آگ ہے، جب کبھی اس میں سے نکلنا چاہیں گے تو پھر اسی میں پھیر دیئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا: اس آگ کا عذاب چکھو جسے تم جھٹلاتے تھے۔

اور ارشاد فرماتا ہے:

أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ
نَجْعَلَهُمْ كَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
سَوَاءً مَحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ۗ سَاءَ مَا
يَحْكُمُونَ (3)

ترجمہ کنز العرفان: کیا جن لوگوں نے برائیوں کا ارتکاب کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم انہیں ان جیسا کریں گے جو ایمان لائے اور جنہوں نے اچھے کام کئے (کیا) ان کی زندگی اور موت برابر ہوگی؟ وہ کیا ہی برا حکم لگاتے ہیں۔

③..... جاثیہ: ۲۱.

②..... سجدہ: ۱۸-۲۰.

①..... حشر: ۲۰.

اور ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ کنز العرفان: کیا ہم ایمان لانے والوں اور اچھے اعمال کرنے والوں کو زمین میں فساد پھیلانے والوں کی طرح کردیں گے؟ یا ہم پر ہیز گاروں کو نافرمانوں جیسا کر دیں گے؟

أَمْ نَجْعَلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
كَالْفُجَّارِ فِي الْأَرْضِ أَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِينَ
كَالْفُجَّارِ (۱)

راہِ خدای میں مال خرچ کرنے، حرام کاموں سے بچنے اور دینِ اسلام کو سچا ماننے کے فضائل

آیت نمبر 5 اور 6 میں تین نیک کاموں کا بطورِ خاص ذکر فرمایا گیا، (1) اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنا، (2) ممنوع و حرام کاموں سے بچنا، (3) دینِ اسلام کو سچا ماننا۔ اس مناسبت سے یہاں ان نیک کاموں کے فضائل ملاحظہ ہوں، چنانچہ راہِ خدا میں خرچ کرنے کے حوالے سے ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ کنز العرفان: ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس دانے کی طرح ہے جس نے سات بالیاں اگانیں، ہر بالی میں سودانے ہیں اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لئے چاہے اور اللہ وسعت والا، علم والا ہے۔

مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ
اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلٍ فِي
كُلِّ سُنْبَلَةٍ مِائَةٌ حَبَّةٌ وَاللَّهُ يُضَعِفُ
لِمَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ (۲)

اور ممنوع و حرام کاموں سے بچنے کے بارے میں ارشاد فرمایا:

ترجمہ کنز العرفان: اگر کبیرہ گناہوں سے بچتے رہو جن سے تمہیں منع کیا جاتا ہے تو ہم تمہارے دوسرے گناہ بخش دیں گے اور تمہیں عزت کی جگہ داخل کریں گے۔

إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نَكْفُرْ
عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُدْخَلًا كَرِيمًا (۳)

اور ارشاد فرمایا:

ترجمہ کنز العرفان: اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، تاکہ برائی کرنے والوں کو ان

وَاللَّهُ مَافِي السَّمَوَاتِ وَمَافِي الْأَرْضِ
لِيَجْزِيَ الَّذِينَ أَسَاءُوا بِمَا عَمِلُوا وَيَجْزِيَ
الَّذِينَ

3.....انسناؤ: ۳۱.

2.....بقرہ: ۲۶۱.

1.....ص: ۲۸.

کے اعمال کا بدلہ دے اور نیکی کرنے والوں کو نہایت اچھا صلہ عطا فرمائے۔ وہ جو بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں مگر اتنا کہ گناہ کے پاس گئے اور رک گئے بیشک تمہارے رب کی مغفرت وسیع ہے، وہ تمہیں خوب جانتا ہے جب اس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں حمل (کی صورت میں) تھے تو تم خود اپنی جانوں کی پاکیزگی بیان نہ کرو، وہ خوب جانتا ہے جو پرہیزگار ہوا۔

الَّذِينَ أَحْسَنُوا بِالْحُسْنَىٰ ۖ الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ
كِبْرَ الْأَثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ ۗ إِنَّ
رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ۗ هُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ إِذْ
أَنْشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَإِذْ أَنْتُمْ أَجِنَّةٌ فِي
بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ فَلَا تُزَكُّوْا أَنْفُسَكُمْ ۗ هُوَ
أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَىٰ (۱)

اور دینِ اسلام کے بارے میں ارشاد فرمایا:

إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ (۲)

ترجمہ کنز العرفان: بیشک اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے۔

اور ارشاد فرمایا:

وَمَنْ أَحْسَنُ دِينًا مِّنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ
وَهُوَ مُحْسِنٌ وَاتَّبَعَ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا
وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا (۳)

ترجمہ کنز العرفان: اور اُس سے بہتر کس کا دین جس نے اپنا چہرہ اللہ کے لئے جھکا دیا اور وہ نیکی کرنے والا ہو اور وہ ابراہیم کے دین کا پیروکار ہو جو ہر باطل سے جدا تھے اور اللہ نے ابراہیم کو اپنا گہرا دوست بنا لیا۔

اور ارشاد فرمایا:

قَالَ زَيْنٌ أَمْتًا بِهِ وَعَزَّرْهُ وَنَصَرَهُ وَ
اتَّبَعُوا التَّوَمَاتِ زَيْنٌ أَنْزَلَ مَعَهُ ۗ أُولَٰئِكَ هُمُ
الْمُغْلَبُونَ (۴)

ترجمہ کنز العرفان: تو وہ لوگ جو اس نبی پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اس کی مدد کریں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

۱.....نجم: ۳۲، ۳۱

۲.....الاعراف: ۱۵۷

۳.....النساء: ۱۲۵

۴.....الاعراف: ۱۵۷

۱.....نجم: ۳۲، ۳۱

۲.....الاعراف: ۱۵۷

۳.....النساء: ۱۲۵

۴.....الاعراف: ۱۵۷

اور ارشاد فرمایا:

وَأَنْبِئُوا إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَأَسْلُمُوآلَهُ مِنْ قَبْلِ
 أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ ﴿۵۷﴾ وَ
 اتَّبِعُوا أَحْسَنَ مَا أُنزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ
 مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَ أَنْتُمْ
 لَا تَشْعُرُونَ (1)

ترجمہ کنزالعرفان: اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو
 اور اس وقت سے پہلے اس کے حضور گردن رکھو کہ تم پر عذاب
 آئے پھر تمہاری مدد نہ کی جائے۔ اور تمہارے رب کی طرف
 سے جو بہترین چیز تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اس کی اس
 وقت سے پہلے پیروی اختیار کر لو کہ تم پر اچانک عذاب
 آجائے اور تمہیں خبر (بھی) نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی راہ میں مال خرچ کرنے، حرام و ناجائز اور ممنوع کاموں سے بچنے کی اور دین اسلام پر
 استقامت کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

بخل کرنے، آخرت سے بے پرواہ بننے اور دین اسلام کو جھٹلانے کی وعیدیں

آیت نمبر 8 اور 9 میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے میں بخل کرنے والے، ثواب اور آخرت سے
 بے پرواہ بننے والے اور دین اسلام کو جھٹلانے والے کے بارے میں وعید بیان کی گئی ہے۔ اس مناسبت سے یہاں ان
 برے کاموں سے متعلق چند وعیدیں ملاحظہ ہوں، چنانچہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے بخل کرنے والوں کے
 بارے میں ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

هَأَنْتُمْ هَؤُلَاءِ تَدْعُونَ لِتُقْتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ
 فَبِكُمْ مَنِ يَبْخَلُ وَمَنْ يَبْخَلْ فَإِنَّمَا يَجْعَلْ
 عَنْ نَفْسِهِ ۗ وَاللَّهُ الْغَنِيُّ وَأَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ ۗ
 وَإِن تَتَوَلَّوْا لَيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ
 لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ (2)

ترجمہ کنزالعرفان: ہاں ہاں یہ تم ہو جو بلائے جاتے ہو
 تاکہ تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو تو تم میں کوئی بخل کرتا ہے اور
 جو بخل کرے وہ اپنی ہی جان سے بخل کرتا ہے اور اللہ بے نیاز
 ہے اور تم سب محتاج ہو اور اگر تم منہ پھیرو گے تو وہ تمہارے
 سوا اور لوگ بدل دے گا پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے۔

اور ارشاد فرمایا:

توجہ کفر العرفان: اور جو لوگ اس چیز میں بخل کرتے ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہے وہ ہرگز اسے اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں بلکہ یہ بخل ان کے لئے برا ہے۔ عنقریب قیامت کے دن ان کے گلوں میں اسی مال کا طوق بنا کر ڈالا جائے گا جس میں انہوں نے بخل کیا تھا اور اللہ ہی آسمانوں اور زمین کا وارث ہے اور اللہ تمہارے تمام کاموں سے خبردار ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کے ثواب اور آخرت سے بے پرواہ بننے والے کے بارے میں ارشاد فرمایا:

توجہ کفر العرفان: ہاں ہاں، بیشک آدمی ضرور سرکشی کرتا ہے۔ اس بنا پر کہ اپنے آپ کو غنی سمجھ لیا۔ بیشک تیرے رب ہی کی طرف لوٹنا ہے۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخُلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرٌ لَّهُمْ ۚ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۗ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخُلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ (۱)

كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لِكَبِيرٌ ۚ أَنْ تَرَكَ اسْتَعْنَى ۗ إِنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الرُّجْعَىٰ (۲)

اور ارشاد فرمایا:

توجہ کفر العرفان: جو دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتا ہو تو ہم دنیا میں انہیں ان کے اعمال کا پورا بدلہ دیں گے اور انہیں دنیا میں کچھ کم نہ دیا جائے گا۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے آخرت میں آگ کے سوا کچھ نہیں اور دنیا میں جو کچھ انہوں نے کیا وہ سب برباد ہو گیا اور ان کے اعمال باطل ہیں۔

مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ ۗ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ ۗ وَحِطَّ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبِطُلُّ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (۳)

اور دین اسلام کے حوالے سے ارشاد فرمایا:

توجہ کفر العرفان: اور جو کوئی اسلام کے علاوہ کوئی اور

وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ

۱.....ال عمران: ۱۸۰۔

۲.....العلق: ۶-۸۔

۳.....ہود: ۱۶۴۔

دین چاہے گا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ
آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَسِرِينَ (1)

اور ارشاد فرمایا:

ترجبتہ کنز العرفان: اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ
پر جھوٹ باندھے حالانکہ اسے اسلام کی طرف بلایا جاتا ہو اور
اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ
وَهُوَ يَدْعُنِي إِلَى الْإِسْلَامِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ (2)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی راہ میں مال خرچ کرنے میں بخل کرنے سے بچنے، اپنی آخرت کی پرواہ اور فکر کرنے اور
دین اسلام کو ماننے رہنے کی توفیق عطا فرمائے، امین۔

وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدَّىٰ ۗ إِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدَىٰ ۙ وَإِنَّ لَنَا
لِلْآخِرَةِ وَالْأُولَىٰ ۗ (13)

ترجبتہ کنز الایمان: اور اس کا مال اسے کام نہ آئے گا جب ہلاکت میں پڑے گا۔ بیشک ہدایت فرمانا ہمارے ذمہ ہے۔
اور بیشک آخرت اور دنیا دونوں کے ہمیں مالک ہیں۔

ترجبتہ کنز العرفان: اور جب وہ ہلاکت میں پڑے گا تو اس کا مال اسے کام نہ آئے گا۔ بیشک ہدایت فرمانا ہمارے
ذمہ ہے۔ اور بیشک آخرت اور دنیا دونوں کے ہم ہی مالک ہیں۔

﴿وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدَّىٰ﴾ اور جب ہلاکت میں پڑے گا تو اس کا مال اسے کام نہ آئے گا۔ یعنی جو شخص اللہ
کی راہ میں مال خرچ کرنے سے بخل کر رہا ہے وہ جب مر کر قبر میں جائے گا یا جہنم کی گہرائی میں پہنچے گا تو اس کا مال اللہ

1.....ال عمران: ۸۵۔

2.....صف: ۷۔

تعالیٰ کے عذاب سے بچانے میں اسے کچھ کام نہ آئے گا۔^(۱)

﴿إِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدَىٰ: بیشک ہدایت فرمانا ہمارے ذمہ ہے۔﴾ اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ حق اور باطل کی راہوں کو واضح کر دینا، حق پر دلالت قائم کرنا اور احکام بیان فرمانا ہمارے ذمہ کرم پر ہے۔^(۲)

دوسرا معنی یہ ہے کہ جو ہم سے ہدایت طلب کرے اور ہدایت طلب کرنے میں کوشش کرے تو اسے ہدایت دینا ہمارے ذمہ کرم پر ہے۔ جیسا کہ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهَبِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا^(۳) تَرْجِبُهُ كُنُزَ الْعَرْفَانِ: اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش

کی ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھادیں گے۔^(۴)

﴿وَإِنَّ لَنَا لَلْآخِرَةَ وَالْأُولَىٰ: اور بیشک آخرت اور دنیا دونوں کے ہم ہی مالک ہیں۔﴾ اس آیت کی ایک تفسیر یہ ہے کہ بے شک تم یہ بات جانتے ہو کہ آخرت اور دنیا دونوں کے ہم ہی مالک ہیں اور پتھروں اور دیگر چیزوں سے بنے ہوئے جن بتوں کی تم پوجا کرتے ہو وہ نہ آخرت کے مالک ہیں نہ دنیا کے مالک ہیں تو تم آخرت اور دنیا کے مالک کی عبادت چھوڑ کر ان بتوں کی عبادت کیسے کرنے لگ گئے جو آخرت اور دنیا میں سے کسی چیز کے مالک نہیں حالانکہ تمہیں یہ بات معلوم بھی ہے۔^(۵)

دوسری تفسیر یہ ہے کہ بیشک آخرت اور دنیا دونوں کے ہم ہی مالک ہیں اور ہم ان میں سے جو چیز جسے چاہیں عطا کریں لہذا دنیا اور آخرت کی سعادتیں ہم سے ہی طلب کی جائیں۔^(۶)

دنیا اور آخرت دونوں کی بہتری کے لئے دعا مانگنی چاہئے

یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ سے صرف دنیا کی بہتری کے لئے یا صرف آخرت کی بہتری کے لئے دعا نہیں مانگنی چاہئے

①.....روح البیان، اللیل، تحت الآیة: ۱۱، ۴۴۹/۱۰، مدارك، اللیل، تحت الآیة: ۱۱، ص ۱۳۵۴، ملقطاً.

②.....حازن، واللیل، تحت الآیة: ۱۲، ۳۸۴/۴، مدارك، اللیل، تحت الآیة: ۱۲، ص ۱۳۵۴، ملقطاً.

③.....عنکبوت: ۶۹.

④.....تاویلات اهل السنه، اللیل، تحت الآیة: ۱۲، ۴۷۱/۵.

⑤.....تاویلات اهل السنه، اللیل، تحت الآیة: ۱۳، ۴۷۱/۵.

⑥.....تفسیر کبیر، اللیل، تحت الآیة: ۱۳، ۱۸۶/۱۱.

بلکہ دنیا اور آخرت دونوں کی بہتری کے لئے دعا مانگی جائے، جیسا کہ ایک مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا
وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَقٍ ۝ وَمِنْهُمْ
مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي
الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ أُولَٰئِكَ
لَهُمْ نَصِيبٌ مِّمَّا كَسَبُوا ۗ وَاللَّهُ سَرِيعُ
الْحِسَابِ (۱)

جلد حساب کرنے والا ہے۔

اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اکثر یہ دعا فرمایا کرتے تھے ”رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ“ اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں آخرت میں (بھی) بھلائی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔ (۲)

اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے دین و دنیا کی بھلائیاں طلب کرنا جائز ہے

نیز یہ بھی یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم سے دین اور دنیا کی بھلائیاں طلب کرنا بھی جائز ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے یہ نیک بندے اللہ تعالیٰ کی عطا سے دین اور دنیا کی بھلائیاں دے سکتے ہیں اور یہاں ہم صرف صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سیرت میں موجود اس کی بے شمار مثالوں میں سے چند مثالیں اختصار کے ساتھ ذکر کرتے ہیں تاکہ یہ بات واضح ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے دین یا دنیا کی بھلائیاں طلب کرنا شرک ہرگز نہیں بلکہ یہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا طریقہ رہا ہے۔ چنانچہ

جب حضرت ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے جنت میں ان کی رفاقت مانگی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں جنت میں اپنی رفاقت عطا کر دی۔ (۳)

①..... بقرہ: ۲۰۰-۲۰۲.

②..... بخاری، کتاب الدعوات، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم ربنا اتنا فی الدنیا حسنة، ۲۱۴/۴، الحدیث: ۶۳۸۹.

③..... مسلم، کتاب الصلاة، باب فضل السجود والحث علیہ، ص ۲۵۲، الحدیث: ۲۲۶۶ (۴۸۹).

حضرت عکاشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کی: یا رسول اللہ! آپ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بے حساب جنت میں جانے والوں میں شامل کر دے۔ تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے عکاشہ! تو انہی میں سے ہے۔ (1)

اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا آخرت کی بھلائی طلب کرنا تو اپنی جگہ، جب کھجور کے ایک تنے سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو میں تجھے اس باغ میں لوٹا دوں جہاں تو تھا اور اگر تو چاہے تو میں تجھے جنت میں بودوں تاکہ جنت میں تیرے پھل اللہ تعالیٰ کے اولیاء کھائیں اور اس نے عرض کی کہ: مجھے جنت میں لگا دیں تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”میں نے ایسا کر دیا“ (یعنی تجھے جنت میں لگا دیا)۔ (2)

غزوۂ خیبر کے موقع پر جب حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پنڈلی پر چوٹ لگ گئی اور وہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی پنڈلی کو درست کر دیا۔ (3)

اور مدینہ منورہ میں رہنے والوں نے ایک بار حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے قحط کے بارے میں عرض کی تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ انور کی چھت میں روشندان بنانے کا حکم دیا اور جب روشندان بنایا گیا تو اس قدر بارش برسی کہ گھاس اُگ آئی اور اونٹ موٹے تازے ہو گئے۔ (4)

فَأَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّى ﴿١٣﴾ لَا يَصْلَاهَا إِلَّا الْأَشْقَى ﴿١٥﴾ الَّذِي كَذَّبَ
وَتَوَلَّى ﴿١٦﴾ ط

ترجمہ کنز الایمان: تو میں تمہیں ڈراتا ہوں اُس آگ سے جو بھڑک رہی ہے۔ نہ جائے گا اس میں مگر بڑا بد بخت۔ جس نے جھٹلایا اور منہ پھیرا۔

- 1.....مسلم، کتاب الایمان، باب الدلیل علی دخول طوائف من المسلمین الجنة... الخ، ص ۱۳۷، الحدیث: ۳۷۴ (۲۲۰)۔
- 2.....سنن دارمی، المقدمة، باب ما اکرم اللہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعتین المنیر، ۲۹/۱، الحدیث: ۳۲۔
- 3.....بخاری، کتاب المغازی، باب غزوة خیبر، ۸۳/۳، الحدیث: ۴۲۰۶۔
- 4.....سنن دارمی، المقدمة، باب ما اکرم اللہ تعالیٰ نبيه صلی اللہ علیہ وسلم بعد موته، ۵۶/۱، الحدیث: ۹۲۔

توجہ کنز العرفان: تو میں تمہیں اس آگ سے ڈرا چکا جو بھڑک رہی ہے۔ اس میں بڑا بد بخت ہی داخل ہوگا۔ جس نے جھٹلایا اور منہ پھیرا۔

﴿فَأَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّى﴾: تو میں تمہیں اس آگ سے ڈرا چکا جو بھڑک رہی ہے۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اے اہل مکہ! میں تمہیں اس قرآن کے ذریعے اس آگ سے ڈراتا ہوں جو بھڑک رہی ہے، اس میں بڑا بد بخت ہی ہمیشہ کے لئے لازمی طور پر داخل ہوگا اور بڑا بد بخت وہ ہے جس نے میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو جھٹلایا اور ان پر ایمان لانے سے اس نے منہ پھیرا۔^(۱)

وَسَيَجَنَّبُهَا الْأَتْقَى ﴿۱۷﴾ الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى ﴿۱۸﴾

توجہ کنز الایمان: اور بہت جلد اس سے ڈور رکھا جائے گا جو سب سے بڑا پرہیزگار۔ جو اپنا مال دیتا ہے کہ تھرا ہو۔

توجہ کنز العرفان: اور عنقریب سب سے بڑے پرہیزگار کو اس آگ سے دور رکھا جائے گا۔ جو اپنا مال دیتا ہے تاکہ اسے پاکیزگی ملے۔

﴿وَسَيَجَنَّبُهَا الْأَتْقَى﴾: اور عنقریب سب سے بڑے پرہیزگار کو اس آگ سے دور رکھا جائے گا۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اور سب سے بڑے پرہیزگار کو اس بھڑکتی آگ سے دور رکھا جائے گا اور سب سے بڑا پرہیزگار وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال ریاکاری اور نمائش کے طور پر خرچ نہیں کرتا بلکہ اس لئے خرچ ہے تاکہ اسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پاکیزگی ملے۔^(۲)

حضرت ابو بکر صدیق رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کے فضائل

امام علی بن محمد خازن دُحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فَرَمَاتِهِ ہیں ”تمام مفسرین کے نزدیک اس آیت میں سب سے بڑے

①.....روح البیان، اللیل، تحت الآیة: ۱۶-۱۷، ۱۰/۱۰، ۴۵۰/۱۰، مدارك، اللیل، تحت الآیة: ۱۶-۱۷، ص ۱۳۵، جلالین، اللیل، تحت الآیة: ۱۶-۱۷، ص ۵۰۱، ملقطاً.

②.....مدارك، اللیل، تحت الآیة: ۱۷-۱۸، ص ۱۳۵.

پر ہیزگار سے مراد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔^(۱)

اس سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے 6 فضائل معلوم ہوئے،

(1)..... دنیا میں ان سے کوئی گناہ سرزد نہ ہوگا۔

(2)..... انہیں جہنم سے بہت دور رکھا جائے گا۔

(3)..... جہنم سے دور رکھے جانے میں ان کے لئے جنتی ہونے کی بشارت ہے۔

(4)..... سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سب سے بڑے متقی اور پرہیزگار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

(5)..... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تمام صدقات و خیرات قبول ہیں۔

(6)..... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہر صدقے میں اعلیٰ درجے کا اخلاص ہے جس کی گواہی رب تعالیٰ دے رہا ہے۔

نوٹ: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی افضلیت سے متعلق اہم معلومات حاصل کرنے کے لئے فتاویٰ رضویہ کی اٹھائیسویں جلد میں موجود اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کے رسالہ ”الزُّلَّالُ الْأَنْقَى مِنْ بَحْرِ سَبْقَةِ الْأَنْقَى“ (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی افضلیت کا بیان) کا مطالعہ فرمائیں۔

وَمَا لِحَادٍ عِنْدَكَ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَىٰ ۖ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ
الْأَعْلَىٰ ۚ ۝۲۰ ۚ وَلَسَوْفَ يَرْضَىٰ ۚ ۝۲۱ ۚ

ترجمہ کنزالایمان: اور کسی کا اس پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جائے۔ صرف اپنے رب کی رضا چاہتا جو سب سے بلند ہے۔ اور بیشک قریب ہے کہ وہ راضی ہوگا۔

①..... حازن، والیل، تحت الآیة: ۱۹، ۴/۳۸۴۔

ترجہ کنز العرفان: اور کسی کا اس پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جانا ہو۔ صرف اپنے سب سے بلند شان والے رب کی رضا تلاش کرنے کے لئے۔ اور بیشک قریب ہے کہ وہ خوش ہو جائے گا۔

﴿وَمَا لِاحِصٍ عِنْدَكَ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَىٰ﴾ اور کسی کا اس پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جانا ہو۔ ﴿شان نزول﴾: جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہت مہنگی قیمت پر خرید کر آزاد کیا تو کفار کو حیرت ہوئی اور انہوں نے کہا کہ حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا کیوں کیا؟ شاید حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ان پر کوئی احسان ہوگا جو انہوں نے اتنی مہنگی قیمت دے کر انہیں خریدا اور آزاد کر دیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں ظاہر فرمادیا گیا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فعل محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہے کسی کے احسان کا بدلہ نہیں اور نہ ان پر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ کا کوئی احسان ہے۔^(۱)

یاد رہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ بھی بہت سے لوگوں کو ان کے اسلام کی وجہ سے خرید کر آزاد کیا جیسے حضرت عامر بن فہیرہ، حضرت ام عُمیس اور حضرت زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

﴿وَلَسَوْفَ يَرْضَىٰ﴾ اور بیشک قریب ہے کہ وہ خوش ہو جائے گا۔ ﴿یعنی بیشک قریب ہے کہ وہ اس نعمت و کرم سے خوش ہو جائے گا جو اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں عطا فرمائے گا۔﴾^(۲)

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقام

اس سے بھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کا مقام معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ارشاد فرمایا:

﴿وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ﴾^(۳) ترجہ کنز العرفان: اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

①.....حازن، واللَّيْل، تحت الآية: ۱۹-۲۰، ۴/۳۸۵.

②.....حازن، واللَّيْل، تحت الآية: ۲۱، ۴/۳۸۵.

③.....والضحى: ۵.

اور حضرت ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے لئے فرمایا:

ترجہ کنز العرفان: اور بیشک قریب ہے کہ وہ خوش

وَلَسَوْفَ يَرْضَى

ہو جائے گا۔

طرز کلام دونوں مقبولوں سے یکساں ہے۔ سُبْحَانَ اللَّهِ۔^(۱)

①..... حضرت ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی مبارک سیرت کے بارے میں جاننے کے لئے امیرِ اہلسنت دامت بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَةِ کی کتاب ”عاشقِ اکبر“ اور المدینۃ العلمیہ کی کتاب ”فیضانِ صدیقِ اکبر“ کا مطالعہ فرمائیں۔

سُورَةُ الضُّحَىٰ

سُورَةُ الضُّحَىٰ كَاتِعَارَف

مقامِ نزول

سُورَةُ الضُّحَىٰ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع، 11 آیتیں ہیں۔

”وَالضُّحَىٰ“ نام رکھنے کی وجہ

چاشت کے وقت کو عربی میں ”ضحیٰ“ کہتے ہیں اور اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے چاشت کے وقت کی قسم ارشاد فرمائی اس مناسبت سے اسے ”سُورَةُ الضُّحَىٰ“ کہتے ہیں۔

سُورَةُ الضُّحَىٰ کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شخصیت کے بارے میں کلام کیا گیا ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں

(1)..... اس سورت کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے چڑھتے دن اور رات کی قسم ذکر کر کے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کئے گئے کفار کے اعتراض کا جواب دیا۔

(2)..... نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے فرمایا گیا کہ آپ کے لئے ہر پچھلی گھڑی پہلی سے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ آپ کو اتنا دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔

(3)..... حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بچپن میں اللہ تعالیٰ نے ان پر جو انعامات فرمائے وہ بیان کئے گئے۔

(4)..... اس سورت کے آخر میں یتیم پر سختی کرنے اور سائل کو جھڑکنے سے منع کیا گیا اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کا خوب چرچا

کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

سورہ لیل کے ساتھ مناسبت

سورہ وَالضُّحٰی کی اپنے سے ما قبل سورت ”لیل“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ لیل میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ پر کفار کی طرف سے ہونے والے اعتراضات کا جواب دیا اور اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر کفار کی طرف سے ہونے والے اعتراضات کا جواب دیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

توجیہ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

توجیہ کنزالعرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَالضُّحٰی ۱ وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی ۲

توجیہ کنزالایمان: چاشت کی قسم۔ اور رات کی جب پردہ ڈالے۔

توجیہ کنزالعرفان: چڑھتے دن کے وقت کی قسم۔ اور رات کی جب وہ ڈھانپ دے۔

﴿وَالضُّحٰی﴾: چڑھتے دن کے وقت کی قسم۔ ﴿وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی﴾: اس سورت کا شانِ نزول یہ ہے کہ ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ چند روز وحی نہ آئی تو کفار نے اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ محمد (مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کو ان کے رب عزوجل نے چھوڑ دیا اور ناپسند جانا ہے، اس پر سورہ وَالضُّحٰی نازل ہوئی۔

بعض مفسرین کے نزدیک اس آیت میں ”ضحیٰ“ سے وہ وقت مراد ہے جس وقت سورج بلند ہوتا ہے اور

اللہ تعالیٰ نے اس وقت کی قسم اس لئے ارشاد فرمائی کہ یہ وقت وہی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوة

وَالسَّلَامُ كَوَإِذَا كَلَّمَكَ اللَّهُ لَتَذَّبْتَنَّهُ لِيَكُونَ كَلِمَةً تَذَكَّرُ بِهَا. اور بعض مفسرین کے نزدیک یہاں ”ضُحٰی“ سے پورا دن مراد ہے۔ (1)

چاشت کی نماز کے 3 فضائل

اس آیت میں چاشت کا ذکر ہے اس مناسبت سے یہاں چاشت کی نماز کے 3 فضائل ملاحظہ ہوں۔

(1)..... حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”آدمی پر اس کے ہر جوڑے کے بدلے صدقہ ہے (اور کل تین سو ساٹھ جوڑے ہیں) ہر تسبیح صدقہ ہے اور ہر حمد صدقہ ہے اور لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنا صدقہ ہے اور اللَّهُ أَكْبَرُ کہنا صدقہ ہے اور اچھی بات کا حکم کرنا صدقہ ہے اور بری بات سے منع کرنا صدقہ ہے اور ان سب کی طرف سے چاشت کی دو رکعتیں کفایت کرتی ہیں۔ (2)

(2)..... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”جس نے چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں سونے کا محل بنائے گا۔ (3)

(3)..... حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے چاشت کی دو رکعتیں پڑھیں وہ غافل لوگوں میں نہیں لکھا جائے گا اور جو چار رکعت پڑھے گا وہ عبادت گزار لوگوں میں لکھا جائے گا اور جو چھ رکعت پڑھے گا اس دن (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) اُس کی کفایت کی جائے گی اور جو آٹھ رکعت پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے فرمانبردار لوگوں میں لکھے گا اور جو بارہ رکعت پڑھے گا اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت میں ایک محل بنائے گا اور کوئی دن یا رات ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ بندوں پر احسان اور صدقہ نہ کرے اور اس بندے سے بڑھ کر کسی پر (اللہ تعالیٰ نے) احسان نہ کیا جسے اپنا ذکر الہام کیا۔ (4)

چاشت کی نماز سے متعلق دو شرعی مسائل

یہاں چاشت کی نماز سے متعلق دو شرعی مسائل بھی ملاحظہ ہوں،

①..... تفسیر بغوی، الضحی، تحت الآية: ۱، ۴/۶۵، مدارك الضحی، تحت الآية: ۱، ص ۱۳۵۶، ملقطاً.

②..... مسلم، کتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب استحباب صلاة الضحی... الخ، ص ۳۶۳، الحدیث: ۸۴ (۷۲۰).

③..... ترمذی، کتاب الوتر، باب ما جاء فی صلاة الضحی، ۱۷۲/۲، الحدیث: ۴۷۲.

④..... الترغیب والترہیب، کتاب النوافل، الترغیب فی صلاة الضحی، ۳۱۸/۱، الحدیث: ۱۰۱۱.

(1)..... چاشت کی نماز مُسْتَحَب ہے اور اس کی کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔

(2)..... اس کا وقت سورج بلند ہونے سے زوال یعنی نصف النہار شرعی تک ہے اور بہتر یہ ہے کہ چوتھائی دن چڑھے پڑھے۔⁽¹⁾

﴿وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَىٰ﴾ اور رات کی جب وہ ڈھانپ دے۔ ﴿یعنی رات کی قسم جب وہ اپنی تاریکی سے ہر چیز کو ڈھانپ دے۔﴾ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ چاشت سے مراد وہ چاشت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کلام فرمایا اور رات سے معراج کی رات مراد ہے اور بعض مفسرین نے فرمایا کہ چاشت سے جمال مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نور کی طرف اشارہ ہے اور رات سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے عزیزین کیسویں طرف اشارہ ہے۔⁽²⁾ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

ہے کلام الہی میں شمس و ضلحے ترے چہرہ نور فزا کی قسم
قسم شب تار میں رازیہ تھا کہ حبیب کی زلفِ دوتا کی قسم

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ ۝۳

ترجمہ کنزالایمان: کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا۔

ترجمہ کنزالعرفان: تمہارے رب نے نہ تمہیں چھوڑا اور نہ ناپسند کیا۔

﴿مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ﴾: تمہارے رب نے نہ تمہیں چھوڑا اور نہ ناپسند کیا۔ ﴿اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”(کفار کے اعتراض کا جواب دیتے ہوئے) حق جلّ و علا نے فرمایا: ”وَالضُّحَىٰ ۝ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَىٰ“ قسم ہے دن چڑھے کی، اور قسم رات کی جب اندھیری ڈالے، یا قسم اے محبوب! تیرے روئے روشن کی، اور قسم تیری زلف کی جب چمکتے رخساروں پر بکھرا آئے ”مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ“ نہ تجھے تیرے رب نے چھوڑا اور نہ دشمن بنایا۔“ اور یہ اشقیاء (بد بخت) بھی دل میں خوب سمجھتے ہیں کہ خدا کی تجھ پر کیسی مہر (یعنی رحمت) ہے، اس مہر

①..... بہار شریعت، حصہ چہارم، ۶۷۵/۱-۶۷۶۔

②..... روح البیان، الضحیٰ، تحت الآیة: ۶، ۱۰۴/۱۰۴۔

(یعنی رحمت) ہی کو دیکھ دیکھ کر جلے جاتے ہیں، اور حسد و عناد سے یہ طوفان جوڑتے ہیں اور اپنے جلے دل کے پچھو لے پھوڑتے ہیں، مگر یہ خبر نہیں کہ ”وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ“ بے شک آخرت تیرے لیے دنیا سے بہتر ہے۔“ وہاں جو نعمتیں تجھ کو ملیں گی نہ آنکھوں نے دیکھیں، نہ کانوں نے سنیں، نہ کسی بشر یا ملک کے خطرے میں آئیں، جن کا اجمال یہ ہے ”وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ“ قریب ہے تجھے تیرا رب اتنا دے گا کہ تو راضی ہو جائے گا۔“ اس دن دوست دشمن سب پر کھل جائے گا کہ تیرے برابر کوئی محبوب نہ تھا۔ خیر، اگر آج یہ اندھے آخرت کا یقین نہیں رکھتے تو (اے پیارے حبیب!) تجھ پر خدا کی عظیم، جلیل، کثیر، جزیل نعمتیں رحمتیں آج کی تو نہیں قدیم ہی سے ہیں۔ کیا تیرے پہلے احوال انہوں نے نہ دیکھے اور ان سے یقین حاصل نہ کیا کہ جو نظر عنایت تجھ پر ہے ایسی نہیں کہ کبھی بدل جائے، ”اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاَدَمٰی ۙ وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰی ۙ وَوَجَدَكَ عَابِلًا فَاَعْنٰی ۙ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تُفْهَرُ ۙ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرُ ۙ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ“ کیا اس نے تمہیں یتیم نہ پایا پھر جگہ دی۔ اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی۔ اور تمہیں حاجت مند پایا تو غنی کر دیا۔ تو یتیم پر دباؤ نہ ڈالو۔ اور منگتا کو نہ جھڑکو۔ اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔^(۱)

کفار کے اعتراض سے معلوم ہوا کہ کفار اس بات کو جان گئے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں کیونکہ اگر انہیں یہ بات معلوم نہ ہوتی تو وہ اس طرح کا اعتراض نہ کرتے، نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ قرآن مجید نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اپنی طرف سے بنایا ہوا کلام نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اسی کی طرف سے تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا ہے کیونکہ اگر قرآن مجید نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اپنی طرف سے بنایا ہوا کلام ہوتا تو آپ کا کلام مسلسل جاری رہتا اور اس میں وقفہ نہ آتا اور اس طرح کفار کو یہ اعتراض کرنے کا موقع نہ ملتا کہ محمد (مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کو ان کے رب غرّ و خُلّ نے چھوڑ دیا اور ناپسند کیا ہے۔

وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ ۙ

①..... فتاویٰ رضویہ، ۱۶۵/۳-۱۶۶، ملخصاً۔

توجہ کنز الایمان: اور بیشک کچھلی تمہارے لیے پہلی سے بہتر ہے۔

توجہ کنز العرفان: اور بیشک تمہارے لئے ہر کچھلی گھڑی پہلی سے بہتر ہے۔

﴿وَلَا خَيْرَ خَيْرٍ لَّكَ مِنَ الْأُولَى﴾ اور بیشک تمہارے لئے ہر کچھلی گھڑی پہلی سے بہتر ہے۔ مفسرین نے اس آیت کا ایک معنی یہ بیان کیا ہے کہ اے حبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، بے شک تمہارے لئے آخرت دنیا سے بہتر ہے کیونکہ وہاں آپ کے لئے مقام محمود، حوض کوثر اور وہ بھلائی ہے جس کا وعدہ کیا گیا ہے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا تمام انبیاء و رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام پر مقدم ہونا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی امت کا تمام اُمتوں پر گواہ ہونا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے مومنین کے مرتبے اور درجے بلند ہونا اور بے انتہا عزتیں اور کرامتیں ہیں جو بیان میں نہیں آسکتیں۔

نیز مفسرین نے اس آیت کے ایک معنی یہ بھی بیان فرمائے ہیں کہ آنے والے احوال آپ کے لئے گزشتہ سے بہتر و برتر ہیں گویا کہ حق تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ روز بروز آپ کے درجے بلند کرے گا اور عزت پر عزت اور منصب پر منصب زیادہ فرمائے گا اور ہر آنے والی گھڑی میں آپ کے مراتب ترقیوں میں رہیں گے۔^(۱)

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ۗ

توجہ کنز الایمان: اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتادے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

توجہ کنز العرفان: اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتادے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

﴿وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ﴾ اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتادے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔ یعنی اے حبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، بیشک قریب ہے کہ آپ کا رب غر و جمل آپ کو دنیا اور آخرت میں اتادے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔

۱..... مدارك الضحی، تحت الآية: ۴، ص ۱۳۵۶، تفسیر کبیر، الضحی، تحت الآية: ۴، ۱۱/۱۹۳، ملقطاً.

اللہ تعالیٰ کا اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے یہ وعدہ کریمہ ان نعمتوں کو بھی شامل ہے جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں عطا فرمائیں جیسے کمالِ نفس، اولین و آخرین کے علوم، ظہورِ امر، دین کی سر بلندی اور وہ فتوحات جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں ہوئیں اور جو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانے میں ہوئیں اور تا قیامت مسلمانوں کو ہوتی رہیں گی، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت کا عام ہونا، اسلام کا مشرق و مغرب میں پھیل جانا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی امت کا تمام امتوں سے بہترین ہونا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وہ کرامات و کمالات جن کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے، اور یہ وعدہ آخرت کی عزت و تکریم کو بھی شامل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو شفاعتِ عامہ و خاصہ اور مقامِ محمود وغیرہ جلیلِ نعمتیں عطا فرمائیں۔ (1)

خدا چاہتا ہے رضائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

حضرت عمر و بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعا پڑھی:

رَبِّ اِنَّهُمْ اَصْلَدُنْ كَثِيْرًا مِّنَ التَّائِيْنَ فَمَنْ تَبِعَنِىْ فَاِنَّهٗ صِرْتِيْ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ عَظُوْمِيْ رَّحِيْمٌ (2)

ترجمہ کنز العرفان: اے میرے رب! بیشک تُوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا تو جو میرے پیچھے چلے تو بیشک وہ میرا ہے اور جو میری نافرمانی کرے تو بیشک تو بخشنے والا مہربان ہے۔

اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعا پڑھی:

اِنْ تُعَذِّبْنٰهُمْ فَاِنَّهٗمْ عِبَادُكَ ۗ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (3)

ترجمہ کنز العرفان: اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو بیشک تو ہی غلبے والا، حکمت والا ہے۔

1.....روح البیان، الضحیٰ، تحت الآیة: ۵، ۱۰/۴۵۵، حازن، الضحیٰ، تحت الآیة: ۵، ۴/۳۸۶، ملقطاً.

2.....ابراہیم: ۳۶.

3.....مائتہ: ۱۱۸.

تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے دونوں دستِ مبارک اٹھا کر اُمت کے حق میں رو کر دُعا فرمائی اور عرض کیا ”اللَّهُمَّ اُمَّتِي اُمَّتِي“ اے اللہ میری امت میری امت۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل عَلَيْهِ السَّلَام کو حکم دیا کہ تم میرے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے پاس جاؤ۔ تمہارا رب خوب جانتا ہے مگر ان سے پوچھو کہ ان کے رونے کا سبب کیا ہے؟ حضرت جبریل نے حکم کے مطابق حاضر ہو کر دریافت کیا تو سرکارِ دو عالم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے انہیں تمام حال بتایا اور غم اُمت کا اظہار کیا۔ حضرت جبریل امین عَلَيْهِ السَّلَام نے بارگاہِ الہی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی کہ اے اللہ! عَزَّوَجَلَّ، تیرے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ یہ فرماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ خوب جانتے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل عَلَيْهِ السَّلَام کو حکم دیا کہ جاؤ اور میرے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے کہو کہ ہم آپ کو آپ کی اُمت کے بارے میں عنقریب راضی کریں گے اور آپ کے قلب مبارک کو رنجیدہ نہ ہونے دیں گے۔ (1)

ابوالبرکات عبد اللہ بن احمد نسفی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضور اقدس صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”جب تک میرا ایک اُمتی بھی دوزخ میں رہے گا میں راضی نہ ہوں گا۔“ (2) مفتی نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں ”آیت کریمہ صاف دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ وہی کرے گا جس میں رسول راضی ہوں اور احادیثِ شفاعت سے ثابت ہے کہ رسول صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی رضا اسی میں ہے کہ سب گنہگار ان اُمت بخش دیئے جائیں تو آیت و احادیث سے قطعاً طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ حضور (صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کی شفاعت مقبول اور حسبِ مرضی مبارک گنہگار ان اُمت بخشے جائیں گے۔ سُبْحَانَ اللهِ اَكْبَارُ تَبَهُ عَلِيَا ہے کہ جس پروردگار عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے کے لئے تمام مُقَرَّبِينَ تَكْلِيفِينَ برداشت کرتے اور محنتیں اٹھاتے ہیں وہ اس حبیبِ اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو راضی کرنے کے لئے عطا عام کرتا ہے۔“ (3)

اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں:

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم خدا چاہتا ہے رضائے محمد

①.....مسلم، کتاب الایمان، باب دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم لامتہ... الخ، ص ۱۳۰، الحدیث: ۳۴۶ (۲۰۲)۔

②.....مدارک، الضحی، تحت الآیة: ۵، ص ۱۳۵۶۔

③.....جزائن العرفان، الضحی، تحت الآیة: ۵، ص ۱۱۰۹۔

اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوَىٰ ۝۱

ترجمہ کنزالایمان: کیا اس نے تمہیں یتیم نہ پایا پھر جگہ دی۔

ترجمہ کنزالعرفان: کیا اس نے تمہیں یتیم نہ پایا پھر جگہ دی۔

﴿اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوَىٰ﴾: کیا اس نے تمہیں یتیم نہ پایا پھر جگہ دی۔ سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ابھی اپنی والدہ ماجدہ کے بطن میں تھے اور حمل شریف دو ماہ کا تھا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے والد صاحب نے مدینہ شریف میں وفات پائی اور نہ کچھ مال چھوڑا نہ کوئی جگہ چھوڑی، ان کی وفات کے بعد آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت کی ذمہ داری آپ کے دادا عبدالمطلب نے سنبھالی، جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عمر شریف چار یا چھ سال کی ہوئی تو والدہ صاحبہ نے بھی وفات پائی اور جب عمر شریف آٹھ سال کی ہوئی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دادا عبدالمطلب نے بھی وفات پائی، انہوں نے اپنی وفات سے پہلے اپنے فرزند ابوطالب کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت وگمرانی کی وصیت کی جو کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا حقیقی چچا تھا، ابوطالب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں سرگرم رہا یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے نبوت کا اعلان فرمایا۔

اس آیت کی تفسیر میں مفسرین نے ایک معنی یہ بھی بیان کیا ہے کہ یتیم کا مطلب ہے یکتا و بے نظیر، جیسے کہا جاتا ہے ”وَرِیْتِیْمٌ“ اس صورت میں آیت کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو عزت و شرافت میں یکتا و بے نظیر پایا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مقامِ قرب میں جگہ دی اور اپنی حفاظت میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دشمنوں کے اندر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پرورش فرمائی اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو نبوت و رسالت اور اپنا چچا ہوا بندہ ہونے کے ساتھ مشرف کیا۔^(۱)

①.....حازن، الضحیٰ، تحت الآیة: ۶، ۴/۳۸۶، جمل، الضحیٰ، تحت الآیة: ۶، ۴/۳۸۶، روح البیان، الضحیٰ، تحت الآیة: ۶، ۴/۳۸۶، ملقطاً.

وَوَجَدَكَ صَاحِبًا فَهَدَىٰ ۝۷

ترجمہ کنزالایمان: اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور اس نے تمہیں اپنی محبت میں گم پایا تو اپنی طرف راہ دی۔

﴿وَوَجَدَكَ صَاحِبًا فَهَدَىٰ﴾: اور اس نے تمہیں اپنی محبت میں گم پایا تو اپنی طرف راہ دی۔ ﴿﴾ ارشاد فرمایا کہ اے حبیبِ اصلی اللہ تعالیٰ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی محبت میں گم پایا تو اپنی طرف راہ دی اور غیب کے اسرار آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر کھول دیئے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو ماکان و مایکون کے علوم عطا کئے اور اپنی ذات و صفات کی معرفت میں سب سے بلند مرتبہ عنایت کیا۔ مفسرین نے اس آیت کے ایک معنی یہ بھی بیان کئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو ایسا وارفتہ پایا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اپنے نفس اور اپنے مراتب کی خبر بھی نہیں رکھتے تھے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو آپ کی ذات و صفات اور مراتب و درجات کی معرفت عطا فرمائی۔

یہاں ایک مسئلہ ذہن نشین رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے سب انبیاء عَلَیْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ نبوت سے پہلے بھی اور نبوت سے بعد بھی شرک، کفر اور تمام گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کے صفات کی ہمیشہ سے معرفت رکھتے ہیں۔^(۱)

وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ ۝۸

ترجمہ کنزالایمان: اور تمہیں حاجت مند پایا پھر غنی کر دیا۔

①.....حازن، الضحیٰ، تحت الآیة: ۷، ۴/۳۸۶-۳۸۷، خزائن العرفان، الضحیٰ، تحت الآیة: ۷، ص ۱۱۰۹۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور اس نے تمہیں حاجت مند پایا تو غنی کر دیا۔

﴿وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَى﴾: اور اس نے تمہیں حاجت مند پایا تو غنی کر دیا۔ ﴿اس آیت کی ایک تفسیر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو حاجت مند پایا تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مال (پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مال، پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مال) اور پھر غنیمت کے مال کے ذریعے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو غنی کر دیا۔ دوسری تفسیر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو حاجت مند پایا تو قناعت کی دولت عطا فرما کر غنی کر دیا۔^(۱)

تین خوش نصیب حضرات

اس آیت کی پہلی تفسیر سے معلوم ہوا کہ حضرت خدیجہ، حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم بڑے خوش نصیب ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کرنے کا موقع عطا فرمایا۔

حقیقی طور پر مالدار کون ہے؟

آیت کی دوسری تفسیر سے معلوم ہوا کہ حقیقی طور پر مالدار وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے قناعت کی دولت سے نوازا ہے۔ یہاں اسی سے متعلق دو احادیث بھی ملاحظہ ہوں، چنانچہ

(۱)..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”مالداری کثرتِ مال سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ حقیقی مالداری نفس کا بے نیاز ہونا ہے۔“^(۲)

(۲)..... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”جس نے اسلام قبول کیا اور جسے ضرورت کے مطابق روزی دی گئی اور جسے اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں پر قناعت کرنے والا بنا دیا جو اسے دی گئی ہیں تو اس نے کامیابی حاصل کر لی۔“^(۳)

①..... حازن، الضحی، تحت الآية: ۸، ۳۸۷/۴.

②..... بخاری، کتاب الرقاق، باب الغنی غنی النفس، ۲۳۳/۴، الحدیث: ۶۴۴۶.

③..... مسلم، کتاب الزکاة، باب فی الکفاف والقناعة، ص ۵۲۴، الحدیث: ۱۲۵ (۱۰۵۴).

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی قناعت کی عظیم دولت سے مالا مال فرمائے، امین۔

فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝۶

ترجمہ کنزالایمان: تو یتیم پر دباؤ نہ ڈالو۔

ترجمہ کنزالعرفان: تو کسی بھی صورت یتیم پر سختی نہ کرو۔

﴿فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ﴾: تو کسی بھی صورت یتیم پر سختی نہ کرو۔ ﴿﴾ دور جاہلیت میں یتیموں کے بارے میں اہل عرب کا طریقہ یہ تھا کہ وہ ان کے مالوں پر قبضہ کر لیتے، ان پر دباؤ ڈالتے اور ان کے حقوق کے معاملے میں ان کے ساتھ زیادتی کیا کرتے تھے، اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ارشاد فرمایا کہ اے پیارے حبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، آپ کسی بھی صورت یتیم پر سختی نہ فرمائیے گا۔^(۱)

یتیموں سے متعلق دین اسلام کا اعزاز

دین اسلام کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس نے یتیموں کے حقوق واضح کئے، ان کے چھینے ہوئے حق انہیں واپس دلانے اور عرصہ دراز سے یتیموں پر جاری ظلم و ستم کا خاتمہ کیا۔ یتیموں کے بارے میں دین اسلام نے مسلمانوں کو کیسی عمدہ تعلیم دی ہے اس کی کچھ جھلک ملاحظہ ہو۔

(۱)..... یتیموں کے مال کے بارے میں حکم، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ کنزالعرفان: اور کم عقلوں کو ان کے وہ مال نہ دو جسے اللہ نے تمہارے لئے گزر بسر کا ذریعہ بنایا ہے اور انہیں اس مال میں سے کھلاؤ اور پہناؤ اور ان سے اچھی بات کہو۔ اور یتیموں (کی سمجھداری) کو آزما تے رہو یہاں تک کہ جب وہ نکاح کے قابل ہوں تو اگر تم ان کی سمجھداری دیکھو تو ان

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ قِيَامًا وَارْزُقُوهُمْ فِيهَا وَاكْسُوهُمْ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَعْرُوفًا ۝۱۰ وَابْتَلُوا الْيَتَامَىٰ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُمْ مِنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَلَا

①..... حازن، الضحیٰ، تحت الآیة: ۹، ۴/۳۸۷۔

کے مال ان کے حوالے کر دو اور ان کے مال فضول خرچی سے اور (اس ڈر سے) جلدی جلدی نہ کھاؤ کہ وہ بڑے ہو جائیں گے اور جسے حاجت نہ ہو تو وہ بچے اور جو حاجت مند ہو وہ بقدر مناسب کھا سکتا ہے پھر جب تم ان کے مال ان کے حوالے کرو تو ان پر گواہ کرو اور حساب لینے کے لئے اللہ کافی ہے۔

تَاكُلُوْهَا اِسْرَافًا وَّيَدَارًا اَنْ يَّكْبُرُوْا ۗ
وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ كَانَ
فَقِيْرًا فَلْيَاكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ۗ فَاِذَا دَفَعْتُمْ
اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهَدُوْا عَلَيْهِمْ ۗ وَكُفِيْ
بِاللّٰهِ حَسِيْبًا (1)

اور ارشاد فرمایا:

ترجمہ کنز العرفان: اور یتیموں کو ان کے مال دید اور پاکیزہ مال کے بدلے گند مال نہ لو اور ان کے مالوں کو اپنے مالوں میں ملا کر نہ کھا جاؤ بیشک یہ بڑا گناہ ہے۔

وَاْتُوا الْيَتٰمٰى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا الْاٰخِيْثَ
بِالطَّيْبِ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْا اَمْوَالَهُمْ اِلٰى اَمْوَالِكُمْ ۗ
اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا (2)

اور ارشاد فرمایا:

ترجمہ کنز العرفان: بیشک وہ لوگ جو ظلم کرتے ہوئے یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں بالکل آگ بھرتے ہیں اور عنقریب یہ لوگ بھڑکتی ہوئی آگ میں جائیں گے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَّاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا
اِنَّهَا يَّاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ۗ وَسَيَصْلُوْنَ
سَعِيْرًا (3)

(2)..... یتیموں کے ساتھ سلوک کرنے کے بارے میں حکم: چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”مسلمانوں کے گھروں میں وہ بہت اچھا گھر ہے جس میں یتیم کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہو اور وہ بہت برا گھر ہے جس میں یتیم کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا ہو۔“ (4)

(3)..... یتیم کی کفالت کرنے کی ترغیب: چنانچہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”میں اور یتیم کو پالنے والا (وہ یتیم خواہ اپنا ہو یا غیر کا) جنت میں اس طرح ہوں

1..... النساء: ۶، ۵.

2..... النساء: ۲.

3..... النساء: ۱۰.

4..... ابن ماجہ، کتاب الادب، باب حق الیتیم، ۱۹۳/۴، الحدیث: ۳۶۷۹.

گے (یفرما کر) آپ نے کلمہ کی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کیا اور ان کے درمیان کچھ کشادگی فرمائی۔^(۱)
سر دست تیبوں کے بارے میں اسلام کی یہ تین تعلیمات ذکر کی ہیں اور تیبوں کے متعلق اسلام کے مزید احکامات جاننے کے لئے سورہ نساء کی ابتدائی آیات کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں۔

وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝۱۰

ترجمہ کنزالایمان: اور منگتا کو نہ جھڑکو۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور کسی بھی صورت مانگنے والے کو نہ جھڑکو۔

﴿وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ﴾ اور کسی بھی صورت مانگنے والے کو نہ جھڑکو۔ یعنی اے حبیب! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، جب آپ کے در دولت پر کوئی سوالی آ کر کچھ مانگے تو اسے کسی بھی صورت جھڑکنا نہیں بلکہ اسے کچھ دے دیں یا حسن اخلاق اور نرمی کے ساتھ اس کے سامنے نہ دینے کا عذر بیان کر دیں۔^(۲)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان دُحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ اسی آیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:
مومن ہوں مومنوں پہ رؤف رحیم ہو سائل ہوں سائلوں کو خوشی لانہہ —ر کی ہے
اور فرماتے ہیں:

مانگیں گے مانگے جائیں گے منہ مانگی پائیں گے سرکار میں نہ ”لا“ ہے نہ حاجت ”اگر“ کی ہے

منگتا کا ہاتھ اٹھتے ہی داتا کی دین تھی

سرکارِ دو عالم صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی اس شان کی کچھ جھلک ملاحظہ ہو، چنانچہ
(۱)..... غارِ ثور میں حضرت صدیقِ رضی اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کی مجھے سانپ نے کاٹ لیا ہے تو تاجدارِ رسالت صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اپنا لعاب دہن لگا کر زہر کا اثر دور کر دیا۔

①..... بخاری، کتاب الطلاق، باب اللعان، ۴۹۷/۳، الحدیث: ۵۳۰۴.

②..... خازن، الضحی، تحت الآیة: ۱۰، ۳۸۸/۴، مدارك، الضحی، تحت الآیة: ۱۰، ص ۱۳۵۷، ملقطاً.

(2)..... غزوہ بدر کے موقع پر حضرت معوذِ صلی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا کٹا ہوا بازو لے کے حاضر ہوئے تو سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دہن اقدس سے مبارک لعاب لگا کر اسے جوڑ دیا۔

(3)..... غزوہ احد میں تیر لگنے سے حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھ نکل گئی اور وہ اپنی نکلی ہوئی آنکھ لے بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو گئے تو رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے لعاب دہن لگا کر ان کی آنکھ کو درست کر دیا۔

(4)..... غزوہ خیبر کے موقع پر حضرت علی المرتضیٰ عموم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے آشوب چشم کی شکایت کی تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا لعاب دہن لگا کر ان کی بیماری دور کر دی۔

(5)..... اسی غزوہ کے موقع پر حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی زخمی پنڈلی لے کر حاضر ہوئے تو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے لعاب دہن سے اسے درست کر دیا۔

(6)..... حضرت عبد اللہ بن عتیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی ٹوٹی ہوئی ٹانگ لے بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست اقدس پھیر کر ان کی ٹانگ کو درست کر دیا۔

(7)..... ایک موقع پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے پانی ختم ہو جانے پر فریاد کی تو انگلیوں سے پانی کے چشمے بہا دیئے۔

یہ تو دُنوی عطاؤں کی چند مثالیں بیان کی ہیں اور اب اُخروی عطا کے بارے میں سنئے، چنانچہ

(8)..... حضرت ربیعہ اور حضرت عکاشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جنت مانگی تو اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں جنت دے دی۔

(9)..... کھجور کے ایک تنے نے عرض کی کہ مجھے جنت میں بودیا جائے تو سرکار عالمی و قارصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اسے جنت میں بودیا۔

اور حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں صرف انسان ہی فریاد نہیں کرتے تھے بلکہ جانور بھی اپنی فریادیں عرض کر کے اپنی داد رسی کرواتے تھے، چنانچہ

(10)..... ایک اونٹ نے کام زیادہ ہونے اور چارہ کم ہونے کی فریاد کی تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

نے اس کی داد رسی کر دی۔

(11)..... ایک شکاری کی قید میں موجود ہرنی نے بچوں کو دودھ پلانے کے لئے جانے کی التجاء کی تو حضور انور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کی التجاء پوری کر دی۔

الغرض دو عالم کے تاجدار صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں سوال کر کے اپنی منداغی مرادیں پانے والوں کی اتنی مثالیں موجود ہیں کہ اگر ان سب کو تفصیل سے بیان کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب مرتب ہو سکتی ہے۔ اعلیٰ حضرت دَحْمَةُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کیا خوب فرماتے ہیں:

مالکِ گوئین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں اور فرماتے ہیں:

منگتا کا ہاتھ اٹھتے ہی داتا کی دین تھی دوری قبول و عرض میں بس ہاتھ بھر کی ہے بعض مفسرین کے نزدیک اس آیت میں سائل سے طالب علم مراد ہے لہذا اس کا اکرام کرنا چاہیے اور جو اس کی حاجت ہو اسے پورا کرنا چاہئے اور اس کے ساتھ تَرْشُ رُوئِی اور بَدْحُلُقٰی سے نہیں پیش آنا چاہئے۔^(۱)

وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝۱۱

ترجمہ کنزالایمان: اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

﴿وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ﴾: اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔ ﴿﴾ یہاں نعمت سے مراد وہ نعمتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا فرمائیں اور وہ نعمتیں بھی مراد ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے حضور پُر نور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے وعدہ فرمایا ہے اور نعمتوں کا چرچا کرنے کا اس لئے حکم فرمایا کہ نعمت کو بیان کرنا شکر

①.....حازن، الضحیٰ، تحت الآیة: ۱۰، ۴/۳۸۸۔

سُورَةُ التَّرْجِمَانِ

سورة التَّرْجِمَانِ كَاتِعَارِف

مقامِ نزول

سورة التَّرْجِمَانِ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔^(۱)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع، 8 آیتیں ہیں۔

”التَّرْجِمَانِ“ نام رکھنے کی وجہ

اس سورت کے تین نام ہیں (1) سورة شرح۔ (2) سورة اشرار۔ (3) سورة التَّرْجِمَانِ، اور یہ تینوں نام

اس سورت کی پہلی آیت سے ماخوذ ہیں۔

سورة التَّرْجِمَانِ کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں تاجدار رسالت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی شخصیت اور آپ

صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی سیرت مبارکہ پر کلام کیا گیا ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں۔

(1)..... اس سورت کی ابتداء میں سید المرسلین صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو عطا کی گئی نعمتیں بیان کی گئیں کہ اللہ تعالیٰ

نے آپ کی خاطر ہدایت، معرفت، نصیحت، نبوت اور علم و حکمت کے لئے آپ کے سینہ اقدس کو کشادہ اور وسیع کر دیا

اور شفاعت قبول کئے جانے والا بنا کر آپ کے اوپر سے امت کے گناہوں کے غم کا وہ بوجھ دور کر دیا جس نے آپ کی

پیڑھ توڑی تھی اور آپ کی خاطر آپ کا ذکر بلند کر دیا۔

(2)..... مشکلات و مصائب کے بعد آسانیاں عطا کرنے کا وعدہ فرمایا گیا۔

(3)..... اس سورت کے آخر میں نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو آخرت کے لئے دعا

1.....خازن، تفسیر سورة التَّرْجِمَانِ، ۴/۳۸۸۔

کرنے اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے رہنے کا حکم دیا گیا۔

نوٹ: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان دُحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ كے والد ماجد حضرت علامہ مولانا تقی علی خان دُحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ نے اس سورہ مبارکہ کی 445 صفحات پر مشتمل ایک تفسیر لکھی ہے جس کا عربی نام ”الْكَلَامُ الْأَوْضَحُ فِي تَفْسِيرِ آيَاتِ النَّسْرِ“ اور اردو نام ”انوارِ جمالِ مصطفیٰ“ ہے۔ 8 آیات پر مشتمل اس سورت کی 445 صفحات تک پہیلی ہوئی اس تفسیر کو پڑھ کر قرآن پاک کی جامعیت کا کچھ اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔⁽¹⁾

سورۃ وَالصُّحٰی کے ساتھ مناسبت

سورۃ آلمِ نَسْرِ کی اپنے سے ما قبل سورت ”وَالصُّحٰی“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں اللہ تعالیٰ نے وہ نعمتیں بیان فرمائی ہیں جو اس نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمائی ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمہ کنزالایمان:

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

ترجمہ کنزالعرفان:

آلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۱

ترجمہ کنزالایمان: کیا ہم نے تمہارے لئے سینہ کشادہ نہ کیا۔

ترجمہ کنزالعرفان: کیا ہم نے تمہاری خاطر تمہارا سینہ کشادہ نہ کر دیا؟

﴿آلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ﴾ کیا ہم نے تمہاری خاطر تمہارا سینہ کشادہ نہ کر دیا؟ ﴿﴾ اس سورت کا شان نزول یہ ہے

①..... یہ کتاب ”انوارِ جمالِ مصطفیٰ“ کے نام سے شبیر برادرزے اور ”الکلام الاوضح فی تفسیر سورۃ الم نشرح“ کے نام سے ضیاء الدین بھلیکشنز سے

طبع ہو چکی ہے۔

کہ ایک روز سرور عالم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے بارگاہِ الہی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی: اے اللہ! عَزَّوَجَلَّ، تو نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنا خلیل ہونے کا شرف عطا فرمایا، حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے ساتھ کلام کرنے سے سرفراز کیا، حضرت ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بلند مکانِ جنت تک رسائی دی، پہاڑوں اور لوہے کو حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمانبردار کر دیا، چٹات، انسان اور تمام حیوانات حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تابع کر دیئے، تو مجھے کس شرف اور کرامت سے خاص فرمایا ہے؟ اس پر یہ سورت نازل ہوئی جس میں گویا کہ ارشاد فرمایا گیا ”اے حبیب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، اگر ہم نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنا خلیل بنایا ہے تو آپ کی خاطر ہم نے آپ کا سید علم و حکمت اور معرفت کے نور سے کھول دیا تاکہ مناجات کی لذت، امت کا غم، اپنی بارگاہ میں حاضری کا ذوق اور آخرت کے گھر کا شوق آپ کے دل میں سما جائے، آسمانی وحی کو اٹھانا آپ کے دل پر آسان ہو جائے، اللہ تعالیٰ کی طرف رغبت دینے کی تبلیغ کرنے پر آنے والے مصائب کو برداشت کر سکے اور ان خوبیوں اور کرامتوں کی بدولت آپ کو وہ مقام حاصل ہو کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلیل ہونے کو اس سے کچھ نسبت نہ رہے اور اگر ہم نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے ساتھ ہم کلام ہونے کا شرف عطا کیا اور حضرت ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بلند مکان تک رسائی عطا کی ہے تو آپ کو اس غم سے نجات دی جو آپ کی پشت پر بہت بھاری تھا اور آپ کو لامکاں میں بلا کر اپنے دیدار سے مشرف کیا یہاں تک کہ ہم میں اور آپ میں (ہماری شایان شان) دو کمائوں کے برابر بلکہ اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا اور آسمانوں کی پوری سلطنت میں آپ کی قربت اور منزلت کا شہرہ ہو گیا۔ اگر ہم نے حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما الصلوٰۃ والسلام کو دنیا کی چند چیزوں پر حکومت بخشی ہے تو آپ کو عالم غلوی یعنی آسمانوں پر قدرت دی ہے کہ وہاں کے فرشتے خادموں کی طرح آپ کی بارگاہ میں حاضر رہتے ہیں اور آپ کے سپاہیوں کی طرح آپ کے دشمنوں سے لڑتے ہیں اور آسمانوں میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو آپ کی نبوت و رسالت سے واقف نہ ہو اور آپ کے حکم سے انحراف کرے۔“ (۱)

اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی شان بیان کرتے ہوئے

فرماتے ہیں:

①.....روح البیان، الم نشرح، تحت الآية: ۱۱، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ملتقطاً۔

اصالتِ گل، امامتِ کل، سیادتِ کل، امارتِ کل
 فرشتے خِدمِ رسولِ ششمِ تمامِ اممِ غلامِ کرم
 یہ طور کجا سپہر تو کیا کہ عرشِ علا بھی دور رہا
 حکومتِ کل، ولایتِ کل، خدا کے یہاں تمہارے لئے
 وجود و عدمِ حدوث و قدمِ جہاں میں عیاں تمہارے لئے
 جہت سے ورا وصال ملا یہ رفعتِ شاں تمہارے لئے

مفتی نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں ”یعنی اے حبیب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، ہم نے آپ کی خاطر آپ کے سینہ اقدس کو ہدایت، معرفت، نصیحت، نبوت اور علم و حکمت کے لئے کشادہ اور وسیع کر دیا یہاں تک کہ عالمِ غیب اور عالمِ شہادت اس کی وسعت میں سما گئے اور جسمانی تعلقات روحانی آنوار کے لئے مانع نہ ہو سکے اور علومِ لدنیہ، حکمِ الہیہ، معارفِ ربانیہ اور حقائقِ رحمانیہ آپ کے سینہ پاک میں جلوہ نما ہوئے۔ بعض مفسرین کے نزدیک اس آیت میں ظاہری طور پر سینہ مبارک کا کھلنا مراد ہے۔ احادیث میں مذکور ہے کہ ظاہری طور پر نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے سینہ مبارک کا کھلنا بھی بار بار ہوا، جیسے عمر مبارک کی ابتداء میں سینہ اقدس کھلا، نزولِ وحی کی ابتداء کے وقت اور شبِ معراج سینہ مبارک کھلا اور اس کی شکل یہ تھی کہ حضرت جبریل امین عَلَيْهِ السَّلَام نے سینہ پاک کو چاک کر کے قلب مبارک نکالا اور زریں طشت میں آبِ زمزم سے غسل دیا اور نور و حکمت سے بھر کر اس کو اس کی جگہ پر رکھ دیا۔“^(۱)

آیت ”اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ“ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس سے دو باتیں معلوم ہوئیں:

(۱)..... دنیا کی تحارت اور آخرت کے کمال کے علم سے سینے کا کھل جانا اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ ایک اور

مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

فَمَنْ يُرِدِ اللهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ
 لِلْإِسْلَامِ ۗ وَمَنْ يُرِدْ أَنْ يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ
 ضَيِّقًا حَرَجًا كَأَسْبَاطٍ فِي السَّمَاءِ (۲)

ترجمہ کنز العرفان: اور جسے اللہ ہدایت دینا چاہتا ہے تو
 اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے اور جسے گمراہ کرنا چاہتا
 ہے اس کا سینہ تنگ، بہت ہی تنگ کر دیتا ہے گویا کہ وہ زبردستی

①..... کنز العرفان، الم تشرح، تحت الآیة: ۱، ص ۱۱۱۰، خزائن، الم تشرح، تحت الآیة: ۱، ۳۸۸/۴، روح البیان، الم تشرح، تحت

الآیة: ۱، ۱۰، ۶۶۱/۱۰، ۴۶۲، ملقطاً.

②..... انعام: ۱۲۵.

آسمان پر چڑھ رہا ہے۔

اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ”تا جدار رسالت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے یہ آیت تلاوت فرمائی تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی: اس کھولنے سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا: ”اس سے مراد وہ نور ہے جو مومن کے دل میں ڈالا جاتا ہے جس سے اس کا دل کھل جاتا ہے۔ عرض کی گئی: کیا اس کی کوئی نشانی ہے جس سے اس کی پہچان ہو سکے؟ ارشاد فرمایا: ”ہاں، (اس کی تین علامتیں ہیں) (1) آخرت کی طرف رغبت (2) دنیا سے نفرت، اور (3) موت سے پہلے آخرت کی تیاری۔“ (1)

(2)..... حضور اقدس صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کے ایسے حبیب ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بن مانگے ان کا مقدس سینہ ہدایت اور معرفت کے لئے کھول کر انہیں یہ نعمت عطا کر دی۔

وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ ﴿٢﴾ الَّذِي أَنْقَضَ ظَهْرَكَ ﴿٣﴾

ترجمہ کنز الایمان: اور تم پر سے تمہارا وہ بوجھ اتار لیا۔ جس نے تمہاری پیٹھ توڑی تھی۔

ترجمہ کنز العرفان: اور ہم نے تمہارے اوپر سے تمہارا بوجھ اتار دیا۔ جس نے تمہاری پیٹھ توڑی تھی۔

﴿وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ﴾ اور ہم نے تمہارے اوپر سے تمہارا بوجھ اتار دیا۔ ﴿الَّذِي أَنْقَضَ ظَهْرَكَ﴾ اس بوجھ سے کیا مراد ہے اس کے بارے میں مفسرین کا ایک قول یہ ہے کہ اس سے وہ غم مراد ہے جو حضور پر نور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو کفار کے ایمان نہ لانے کی وجہ سے رہتا تھا۔ دوسرا قول یہ ہے کہ اس بوجھ سے اُمت کے گناہوں کا غم مراد ہے جس میں آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا قلب مبارک مشغول رہتا تھا۔ مراد یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، ہم نے آپ کو شفاعت قبول کئے جانے والا بنا کر غم کا وہ بوجھ دور کر دیا جس نے آپ کی پیٹھ توڑ دی تھی۔ (2)

1..... مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الزہد، ما ذکر عن نبیِّنا صلی اللہ علیہ وسلم فی الزہد، ۱۲۶/۸، الحدیث: ۱۴۔

2..... تفسیر کبیر، الم نشرح، تحت الآیة، ۳-۲، ۲۰۸-۲۰۷/۱۱، ۳-۲، ۳۸۹-۳۸۸/۴، خزائن العرفان، الم نشرح، تحت الآیة: ۳، ص ۱۱۰، ملقطاً۔

حضور اقدس صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَأُمَمٍ

کفار کے ایمان نہ لانے کی وجہ سے رسول کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو کتنا غم ہوتا تھا اس کا اندازہ اس آیت سے لگایا جاسکتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے ارشاد فرمایا:

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَفْسًا عَلَىٰ آثَارِهِمْ إِنْ لَمْ يُؤْمِرُوا بِهَذَا الْحَدِيثِ أَسَفًا (۱)

ترجمہ کنز العرفان: اگر وہ اس بات پر ایمان نہ لائیں تو ہو سکتا ہے کہ تم ان کے پیچھے غم کے مارے اپنی جان کو ختم کر دو۔

اور امت کے بارے میں آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا کیا حال تھا اس کا اندازہ اس آیت سے لگایا جاسکتا ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ (۲)

ترجمہ کنز العرفان: بیشک تمہارے پاس تم میں سے وہ عظیم رسول تشریف لے آئے جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا بہت بھاری گزرتا ہے، وہ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے، مسلمانوں پر بہت مہربان، رحمت فرمانے والے ہیں۔

اور اس حدیث سے بھی اس کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے، چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے قرآن پاک میں سے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس قول کی تلاوت فرمائی:

رَبِّ إِنِّي نَسِيتُكَ وَأَصْدَلُنْ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي ۚ وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (۳)

ترجمہ کنز العرفان: اے میرے رب! بیشک میں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا تو جو میرے پیچھے چلے تو بیشک وہ میرا ہے اور جو میری نافرمانی کرے تو بیشک تو بخشنے والا مہربان ہے۔

اور وہ آیت تلاوت فرمائی جس میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ قول ہے:

إِنْ تُعَذِّبُهُمْ فَلَهُمْ عَذَابُكَ ۚ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ

ترجمہ کنز العرفان: اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے

۱..... کہف: ۶.

۲..... توبہ: ۱۲۸.

۳..... ابراہیم: ۳۶.

بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو بیشک تو ہی غلبے والا،
حکمت والا ہے۔

فَاتَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ (1)

تو حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر گریہ طاری ہو گیا اور اپنے دستِ اقدس اٹھا کر دعا کی ”اے اللہ!
عَزَّوَجَلَّ، میری امت، میری امت۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل سے فرمایا ”اے جبریل!، میرے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی
عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں جاؤ، تمہارا رب عزَّوَجَلَّ خوب جانتا ہے مگر ان سے پوچھو کہ انہیں کیا چیز رُلا رہی ہے۔ حضرت
جبریل عَلَیْہِ السَّلَام حضور اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور پوچھا تو انہیں رسول اللہ صَلَّی
اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی عرض معروض کی خبر دی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل سے فرمایا: تم میرے حبیب صَلَّی
اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ ”اِنَّا سَنُرْضِيْكَ فِيْ اُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْءُكَ“ آپ کی
امت کی بخشش کے معاملے میں ہم آپ کو راضی کر دیں گے اور آپ کو مطمئن نہ کریں گے۔ (2)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ”جانِ برادر! تو نے کبھی سنا ہے کہ جس کو تجھ
سے اُلْفَتِ صادقہ ہے وہ تیری اچھی بات سن کر چین بہ چین (یعنی ناراض) ہو اور اس کی کُحُو (یعنی ختم کرنے) کی فکر میں
رہے اور پھر محبوب بھی کیسا، جانِ ایمان و کانِ احسان، جس کے جمالِ جہاں آراء کا نظیر کہیں نہ ملے گا اور خامہ قدرت
(یعنی تقدیر کے قلم) نے اس کی تصویر بنا کر ہاتھ کھینچ لیا کہ پھر کبھی ایسا نہ لکھے گا، کیسا محبوب، جسے اس کے مالک نے تمام
جہان کے لئے رحمت بھیجا، کیسا محبوب، جس نے اپنے تن پر ایک عالم کا بار اٹھالیا، کیسا محبوب، جس نے تمہارے غم میں
دن کا کھانا، رات کا سونا ترک کر دیا، تم رات دن اس کی نافرمانیوں میں مُتَبَک اور لُتُو و لَعَب میں مشغول ہو اور وہ تمہاری
بخشش کے لئے شب و روز گریاں و مملول۔

شب، کہ اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ نے آسائش کے لئے بنائی، اپنے تسکین بخش پردے چھوڑے ہوئے موقوف ہے،
صبح قریب ہے، ٹھنڈی نسیموں کا پتکھا ہو رہا ہے، ہر ایک کا جی اس وقت آرام کی طرف جھکتا ہے، بادشاہ اپنے گرم
بستروں، نرم تکیوں میں مست خواب ناز ہے اور جو محتاج بے نوا ہے اس کے بھی پاؤں دو گز کی کملی (چادر) میں دراز،

1.....المائدہ: ۱۱۸.

2.....مسلم، کتاب الایمان، باب دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم لامتہ... الخ، ص ۱۳۰، الحدیث: ۳۴۶ (۲۰۲).

ایسے سہانے وقت، ٹھنڈے زمانہ میں، وہ معصوم، بے گناہ، پاک داماں، عصمت پناہ اپنی راحت و آسائش کو چھوڑ، خواب و آرام سے منہ موڑ، جبینِ نیاز آستانہٴ عزت پر رکھے ہے کہ الہی! میری امت سیاہ کار ہے، درگزر فرما، اور ان کے تمام جسموں کو آتشِ دوزخ سے بچا۔

جب وہ جانِ راحت کانِ رَأْدت پیدا ہوا، بارگاہِ الہی میں سجدہ کیا اور رَبِّ هَبْ لِيْ اُمَّتِيْ فرمایا، جب قبر شریف میں اتار الپ جاں بخش کو جنبش تھی، بعض صحابہ نے کان لگا کر سنا، آہستہ آہستہ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ فرماتے تھے۔ قیامت کے روز کہ عجب سختی کا دن ہے، تانبے کی زمین، ننگے پاؤں، زبائیں پیاس سے، باہر، آفتاب سروں پر، سائے کا پتہ نہیں، حساب کا دغذغ، ملکِ قہار کا سامنا، عالمِ اپنی فکر میں گرفتار ہوگا، مجرمان بے یار دامِ آفت کے گرفتار، جدھر جائیں گے سوا نَفْسِيْ نَفْسِيْ اِذْ هَبُوْا اِلَيَّ غَيْرِيْ کچھ جواب نہ پائیں گے۔ اس وقت یہی محبوبِ نمگسار کام آئے گا، قفلِ شفاعت اس کے زور بازو سے کھل جائے گا، عمامہ سرِ اقدس سے اتاریں گے اور سر بلجود ہو کر ”يَا رَبِّ اُمَّتِيْ“ فرمائیں گے۔ (تو ایسے محبوب، غم خوار اور نمگسار آقا کی سچی فضیلتوں کو مٹانا اور دن رات ان کے اوصاف کی نفی کی فکر میں رہنا اور ان کی اطاعت سے منہ موڑنا اور ان کی نافرمانی پر کمر بستہ ہونا کتنی بڑی ناانصافی ہے)۔^(۱)

وَمَا فَعَنَّا لَكَ ذِكْرَكَ ۝ ط

ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور ہم نے تمہاری خاطر تمہارا ذکر بلند کر دیا۔

﴿وَمَا فَعَنَّا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ اور ہم نے تمہاری خاطر تمہارا ذکر بلند کر دیا۔ مفسرین نے سید المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکر بلند ہونے کی مختلف توجیہات بیان کی ہیں۔

(۱)..... حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذکر کی بلندی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لانا اور ان کی اطاعت کرنا مخلوق پر لازم کر دیا ہے حتیٰ کہ کسی کا اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا، اس کی

①..... فتاویٰ رضویہ، ۱/۳۰۷-۱۷۷۔

وحدانیت کا اقرار کرنا اور اس کی عبادت کرنا اس وقت تک مقبول نہیں جب تک وہ تاجدار رسالت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر ایمان نہ لے آئے اور ان کی اطاعت نہ کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ (1)
ترجمہ کنز العرفان: جس نے رسول کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ کا حکم مانا۔

اور ارشاد فرمایا:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِي مَا
شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا
وَمَا قَضَيْتَ وَيَسْلُبُوكَ سُلْبًا (2)
ترجمہ کنز العرفان: تو اے حبیب! تمہارے رب کی قسم،
یہ لوگ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے
میں تمہیں حاکم نہ بنا لیں پھر جو کچھ تم حکم فرما دو اپنے دلوں میں
اس سے کوئی رکاوٹ نہ پائیں اور اچھی طرح دل سے مان لیں۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فرماتے ہیں کہ اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے، ہر بات
میں اس کی تصدیق کرے اور سرورِ عالم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی رسالت کی گواہی نہ دے تو یہ سب بے کار ہے اور
وہ کافر ہی رہے گا۔

(2)..... حضور اقدس صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ذکر کی بلندی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ آپ صَلَّى اللهُ
تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا ذکر کیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اذان میں، اقامت میں، نماز میں، تشہد میں، خطبے میں اور کثیر
مقامات پر اپنے ذکر کے ساتھ آپ کا ذکر کیا ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، سرکارِ دو عالم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے
حضرت جبریل عَلَيْهِ السَّلَام سے اس آیت کے بارے میں دریافت فرمایا تو انہوں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ
آپ کے ذکر کی بلندی یہ ہے کہ جب میرا ذکر کیا جائے تو میرے ساتھ آپ کا بھی ذکر کیا جائے۔

اور حضرت قتادہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا ذکر دنیا و آخرت میں بلند کیا، ہر خطیب
اور ہر تشہد پڑھنے والا "أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کے ساتھ "أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ" پکارتا ہے۔

(3)..... رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کی بلندی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نام کی طرف ان کے نام کی نسبت کی ہے اور نبوت و رسالت کے وصف کے ساتھ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کیا جبکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ دیگر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ذکر ان کے اسماء کے ساتھ کیا ہے۔

(4)..... سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کی بلندی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے کا عہد لیا۔⁽¹⁾

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَیْهِ اس آیت سے متعلق فرماتے ہیں: یعنی ارشاد ہوتا ہے اے محبوب ہمارے! ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کیا کہ جہاں ہماری یاد ہوگی تمہارا بھی چرچا ہوگا اور ایمان بے تمہاری یاد کے ہرگز پورا نہ ہوگا، آسمانوں کے طبقے اور زمینوں کے پردے تمہارے نام نامی سے گونجیں گے، مؤذن اذانوں اور خطیب خطبوں اور ذاکرین اپنی مجالس اور واعظین اپنے مناہر پر ہمارے ذکر کے ساتھ تمہاری یاد کریں گے۔ اشجار و اجار، آہو و سوسمار (یعنی ہرن اور گوہ) و دیگر جاندار و اطفال شیر خوار و معبودان کفار جس طرح ہماری توحید بتائیں گے ویسا ہی بربان فصیح و بیان صحیح تمہارا منشور رسالت پڑھ کر سنائیں گے، چار اکنافِ عالم میں لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ کا غلغلہ ہوگا، جز (سوائے) اشقیائے ازل ہر ذرہ کلمہ شہادت پڑھتا ہوگا، مسجیانِ ملاءِ اعلیٰ کو ادھر اپنی تسبیح و تقدیس میں مصروف کروں گا ادھر تمہارے محمود، درو و مسعود کا حکم دوں گا۔ عرش و کرسی ہفت اور اراقِ سدرہ، تصور جنات، جہاں پر اللہ لکھوں گا، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ بھی تحریر فرماؤں گا، اپنے پیغمبروں اور اولو العزم رسولوں کو ارشاد کروں گا کہ ہر وقت تمہارا دم بھریں اور تمہاری یاد سے اپنی آنکھوں کو روشنی اور جگر کو ٹھنڈک اور قلب کو تسکین اور بزم کو تزئین دیں۔ جو کتاب نازل کروں گا اس میں تمہاری مدح و ستائش اور جمالِ صورت و کمالِ سیرت ایسی تشریح و توضیح سے بیان کروں گا کہ سننے والوں کے دل بے اختیار تمہاری طرف جھک جائیں اور نادیدہ تمہارے عشق کی شمع ان کے کانوں، سینوں میں بھڑک اٹھے گی۔ ایک عالم اگر تمہارا دشمن ہو کر تمہاری تنقیصِ شان اور محوِ فضائل میں مشغول ہو تو میں قادرِ مطلق ہوں، میرے ساتھ کسی کا کیا بس چلے گا۔ آخر اسی وعدے کا اثر تھا کہ یہود صد ہا برس سے اپنی کتابوں سے ان کا ذکر نکالتے اور چاند پر خاک ڈالتے ہیں تو اہل ایمان اس بلند آواز سے ان کی لعنت سنا تے ہیں کہ سماع اگر انصاف کرے بے ساختہ پکار

1..... تاویلات اہل السنہ، الشرح، تحت الآیة: ۴، ۴۸۲/۵، تفسیر بغوی، الشرح، تحت الآیة: ۴، ۴۶۹/۴، ملقطاً.

اٹھے۔ لاکھوں بے دینوں نے ان کے محو فضائل پر کمر باندھی، مگر مٹانے والے خود مٹ گئے اور ان کی خوبی روز بروز مترقی رہی۔^(۱)

رفعِ ذکر ہے تیرا حصہ دونوں عالم میں ہے تیرا چرچا مرغِ فردوس پس از حمدِ خدا تیری ہی مدح و ثنا کرتے ہیں اور فرماتے ہیں:

وَمَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ كَا هِيَ سَايَةُ تَجْهِدٍ
مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعدا تیرے
بول بالا ہے ترا ذکر ہے اونچا تیرا
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا
تو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے
جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا

فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝

ترجمہ کنزالایمان: تو بیشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔

ترجمہ کنزالعرفان: تو بیشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔

﴿فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا﴾: تو بیشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔ یعنی اے حبیب! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، جو شدت اور سختی آپ کفار کے مقابلے میں برداشت فرما رہے ہیں، اس کے ساتھ ہی آسانی ہے کہ ہم آپ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو ان پر غلبہ عطا فرمائیں گے۔

بعض مفسرین نے فرمایا کہ مشرکین رسول کریم صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اور صحابہ کرام رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کو فقر کی وجہ سے عار دلاتے تھے یہاں تک کہ نبی کریم صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو یہ گمان ہوا کہ مسلمانوں کی تنگدستی ان کفار کے اسلام قبول کرنے میں رکاوٹ ہے، اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ اے حبیب! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، آپ ان کافروں کی باتوں سے غمزدہ نہ ہوں عنقریب تنگدستی کی یہ دشواری ختم ہو جائے گی۔^(۲)

①..... فتاویٰ رضویہ، ۱۸/۳۰-۱۹-۷۴۔

②..... مدارک، الشرح، تحت الآية: ۶، ص ۱۳۵۸، حازن الم نشرح، تحت الآية: ۶، ۶، ۳۸۹/۴، ملقطاً۔

مشکلات سے گھبرانا نہیں چاہئے

اس آیت سے معلوم ہوا کہ کسی مشکل، مصیبت یا دشواری کے آجانے کی وجہ سے گھبرانا نہیں چاہئے بلکہ اللہ تعالیٰ سے مشکل اور مصیبت دور ہو جانے اور دشواری آسان ہو جانے کی امید رکھتے ہوئے دعا کرنی چاہئے، اللہ تعالیٰ نے چاہا تو بہت جلد آسانی مل جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

لَا يَكْلِفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَا آتَاهَا ۗ سَيَجْعَلُ اللَّهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا (1)

ترجمہ کنز العرفان: اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتا مگر اسی قابل جتنا اسے دیا ہے، جلد ہی اللہ دشواری کے بعد آسانی

فرمادے گا۔

إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ١

ترجمہ کنز الایمان: بیشک دشواری کے ساتھ اور آسانی ہے۔

ترجمہ کنز العرفان: بیشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔

﴿إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا﴾: بیشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔ ﴿﴾ اس آیت کو دوبارہ ذکر کرنے سے معلوم ہوا کہ ایک تنگی کے بعد دوسہولتیں اور آسانیاں ہیں۔ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ”ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم (اپنے کا شانہ اقدس سے) خوشی اور سُور کی حالت میں مسکراتے ہوئے باہر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا ”ایک تنگی دو آسانیوں پر ہرگز غالب نہیں آئے گی، تو بیشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔ بیشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔“ (2)

فَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ ٢

1..... طلاق: ٧.

2..... مستدرک، کتاب التفسیر، تفسیر سورة الم نشرح، ٣/٣٨٠، الحدیث: ٤٠٠٤.

ترجمہ کنزالایمان: توجہ تم نماز سے فارغ ہو تو دعائیں محنت کرو۔

ترجمہ کنزالعرفان: توجہ تم فارغ ہو تو خوب کوشش کرو۔

﴿فَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ﴾: توجہ تم فارغ ہو تو خوب کوشش کرو۔ ﴿﴾ اس آیت کی ایک تفسیر یہ ہے کہ اے حبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، جب آپ نماز سے فارغ ہو جائیں تو آخرت کے لئے دعا کرنے میں محنت کریں کیونکہ نماز کے بعد دعا مقبول ہوتی ہے۔ اس آیت میں مذکور دعا کے بارے میں اختلاف ہے کہ اس سے کونسی دعا مراد ہے، بعض مفسرین کے نزدیک اس سے وہ دعا مراد ہے جو نماز کے آخر میں نماز کے اندر مانگی جاتی ہے اور بعض مفسرین کے نزدیک اس سے وہ دعا مراد ہے جو سلام پھیرنے کے بعد مانگی جاتی ہے۔ دوسری تفسیر یہ ہے کہ اے حبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، جب آپ مخلوق کو دین کی دعوت دینے سے فارغ ہو جائیں تو اپنے رب عزوجل کی عبادت کرنے میں مشغول ہو جائیں۔^(۱)

آیت ”فَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ“ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے تین باتیں معلوم ہوئیں

- (۱)..... نماز کے بعد خاص طور پر اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نماز کے بعد کی گئی دعائیں قبول فرماتا ہے۔
- (۲)..... بندے کو فارغ نہیں رہنا چاہئے اور نہ ہی کسی ایسے کام میں مشغول ہونا چاہئے جس کا کوئی دینی یا دنیوی فائدہ نہ ہو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”انسان کے اسلام کی خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ ہے کہ وہ اس چیز کو چھوڑ دے جو اسے فائدہ نہ دے۔“^(۲)
- (۳)..... جو خطیب، واعظ اور مبلغ حضرات رات گئے تک محافل اور اجتماعات میں عوام الناس کے سامنے خطاب، تقریر اور بیان کرتے ہیں، انہیں بھی چاہئے کہ وہ اس کام سے فارغ ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کی کوشش کریں۔ لیکن افسوس کہ فی زمانہ ایسے حضرات کی ایک تعداد ایسی ہے کہ جو آدھی رات بلکہ اس سے بعد تک بھی محافل اور اجتماعات میں اپنے خطاب، تقریر اور بیان کرنے کے معاملے میں تو انتہائی چست نظر آتے ہیں اور ان کے

①..... مدارك، الشرح، تحت الآية: ۷، ص ۱۳۵۹، ملخصاً.

②..... ترمذی، كتاب الزهد، ۱۱-باب، ۱۴۲/۴، الحدیث: ۲۳۲۴.

خطاب میں جوش اور ولولہ نمایاں نظر آتا ہے، جماعت چھوڑنے، نماز قضا کرنے یا بالکل ہی نہ پڑھنے کی سزاؤں پر مشتمل آیات و احادیث رو رو کر سنارہے ہوتے ہیں لیکن اس سے فارغ ہونے کے بعد نماز کے معاملے میں ان کی اپنی سستی کا یہ حال ہوتا ہے کہ وہ فجر کی نماز جماعت کے بغیر یا قضا کر کے پڑھتے ہیں اور دیگر نمازوں کی ادائیگی میں بھی انتہائی سستی سے کام لیتے ہیں۔ ایسے حضرات کو چاہئے کہ ان آیات و احادیث کو پڑھ کر اپنی عملی حالت اور اس کی جزاء کے بارے میں خود ہی غور کر لیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ ﴿۱﴾
 تَرْجِمَةٌ كُنُزُ الْعُرْفَانِ: اے ایمان والو! وہ بات کیوں کہتے ہو
 جو کرتے نہیں۔ اللہ کے نزدیک یہ بڑی سخت ناپسندیدہ بات
 ہے کہ تم وہ کہو جو نہ کرو۔

اور ارشاد فرمایا:

أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿۲﴾
 تَرْجِمَةٌ كُنُزُ الْعُرْفَانِ: کیا تم لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہو
 اور اپنے آپ کو بھولتے ہو حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو تو کیا
 تمہیں عقل نہیں۔

اور حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا، پھر اس کو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا یہاں تک کہ اس کی انتڑیاں دوزخ میں بکھر جائیں گی اور وہ اس طرح گردش کر رہا ہوگا جس طرح چکی کے گرد گدھا گردش کرتا ہے۔ جہنمی اس کے گرد جمع ہو کر اس سے کہیں گے: اے فلاں! کیا بات ہے تم تو ہم کو نیکی کی دعوت دیتے اور برائی سے منع کرتے تھے (اور تم یہاں عذاب میں مبتلا ہو) وہ کہے گا: میں تم کو نیکی کی دعوت دیتا تھا اور خود نیک کام نہیں کرتا تھا اور میں تم کو برائی سے روکتا تھا لیکن خود برے کام کرتا تھا۔“ (3)

اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے

① صف: ۳، ۲.

② بقرہ: ۴۴.

③ بخاری، کتاب بدء الخلق، باب صفة النار وانها مخلوقة، ۳۹۶/۲، الحدیث: ۳۲۶۷.

ارشاد فرمایا: ”شبِ معراج میرا گزرا یہیے لوگوں کے پاس سے ہوا جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے، جب بھی ان کو کاٹا جاتا تو وہ دوبارہ جڑ جاتے اور پھر ان کو کاٹا جاتا۔ میں نے پوچھا: اے جبرائیل علیہ السلام! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے عرض کی: یہ آپ کی امت کے وہ خطیب ہیں جو لوگوں کو تونیکا کی دعوت دیتے تھے لیکن اپنی جانوں کو بھول جاتے تھے حالانکہ وہ قرآن کی تلاوت کرتے تھے، کیا وہ عقل نہیں رکھتے تھے۔“ (۱)

وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَأَرْغَبْ ۝۸

ترجمہ کنزالایمان: اور اپنے رب ہی کی طرف رغبت کرو۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور اپنے رب ہی کی طرف رغبت رکھو۔

﴿وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَأَرْغَبْ﴾ اور اپنے رب ہی کی طرف رغبت رکھو۔ ﴿یعنی اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم﴾ آپ خاص طور پر اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف رغبت رکھیں، اسی کے فضل کے طالب رہیں اور اسی پر توکل کریں۔ (۲)

اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے اور اس کا فضل مانگنے کی ترغیب

اس آیت سے معلوم ہوا کہ ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرے اور اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگے۔ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ (۳)

اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ”اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو کہ اللہ تعالیٰ مانگنے کو پسند فرماتا ہے۔“ (۴)

①.....مسند ابو یعلیٰ، مسند انس بن مالک، ما اسندہ علیٰ بن زید عن انس، ۳/۳۷۰، الحدیث: ۳۹۷۹.

②.....مدارک، الشرح، تحت الآية: ۸، ص ۱۳۵۹.

③.....ابراہیم: ۱۱.

④.....ترمذی، احادیث شفی، باب فی انتظار الفرج وغیر ذلك، ۵/۳۳۳، الحدیث: ۳۵۸۲.

سُورَةُ التَّائِبِينَ

سورة التَّائِبِينَ کا تعارف

مقام نزول

سورة التَّائِبِينَ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔^(۱)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع، 8 آیتیں ہیں۔

”والتَّائِبِينَ“ نام رکھنے کی وجہ

انجیر کو عربی میں التَّائِبِينَ کہتے ہیں، اور اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے انجیر کی قسم ارشاد فرمائی ہے اس مناسبت سے اسے ”سورة التَّائِبِينَ“ کہتے ہیں۔

سورة التَّائِبِينَ سے متعلق حدیث

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عشاء کی نماز میں حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ”والتَّائِبِينَ وَالرَّزِيئُونَ“ کی تلاوت کرتے ہوئے سنا، میں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ اچھی آواز کے ساتھ قراءت کرتے ہوئے کسی کو نہیں سنا۔^(۲)

سورة التَّائِبِينَ کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں انسان اور اس کے عقیدے سے متعلق کلام کیا گیا ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1)..... اس سورت کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے انجیر، زیتون، مبارک پہاڑ طور سینا اور امن والے شہر مکہ مکرمہ کی قسم کھا

1.....حازن، تفسیر سورة والتین، ۴/۳۹۰.

2.....بخاری، کتاب التوحید، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم انماہر بالقرآن... الخ، ۴/۵۹۳، الحدیث: ۷۵۴۶.

کر ارشاد فرمایا کہ بیشک ہم نے آدمی کو سب سے اچھی صورت میں پیدا کیا ہے۔

(2)..... یہ بتایا گیا کہ اگر آدمی نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار نہیں کیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق نہ کی تو اسے جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ڈال دیا جائے گا اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو واحد معبود مانا، اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کی اور انہوں نے اچھے کام کئے تو ان کیلئے بے انتہا ثواب ہے۔

(3)..... اس سورت کے آخر میں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے اور حساب و جزاء کا انکار کرنے والے کی مذمت بیان کی گئی ہے۔

سورۃ اَلْمُنَافِقِیْنَ کے ساتھ مناسبت

سورۃ وَالتَّائِبِينَ کی اپنے سے قبل سورت ”اَلْمُنَافِقِیْنَ“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۃ اَلْمُنَافِقِیْنَ میں تخلیق اور خلق کے اعتبار سے سب سے کامل انسان کی شخصیت اور سیرت مبارکہ بیان کی گئی اور اس سورت میں نوع انسانی کا حال بیان کیا گیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمہ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمہ کنزالعرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَالَّذِیْنَ وَالِیَّتُونَ ۱ وَطُورِ سِیْنِیْنَ ۲ وَهَذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ ۳

ترجمہ کنزالایمان: انجیر کی قسم اور زیتون۔ اور طور سینا۔ اور اس امان والے شہر کی۔

ترجمہ کنزالعرفان: انجیر کی قسم اور زیتون کی۔ اور طور سینا کی۔ اور اس امن والے شہر کی۔

﴿وَالَّذِينَ وَالَّذِينَ﴾: انجیر کی قسم اور زیتون کی۔ ﴿اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے انجیر اور زیتون کی قسم ارشاد فرمائی کیونکہ ان چیزوں میں ایسے فوائد اور منافع موجود ہیں جو ان کے خالق، رب تعالیٰ کی قدرت پر دلالت کرتے ہیں، جیسے انجیر انتہائی عمدہ میوہ ہے جس میں فصلہ نہیں اور یہ بہت جلد ہضم ہونے والا، زیادہ نفع والا، قبض دور کر دینے والا، مٹانے میں موجود ریت اور پتھری نکال دینے والا، جگر اور تلی میں پھنسی گندے مواد کی گانٹھ کو کھول دینے والا، بدن کو فرہ کرنے والا اور بلغم کو چھانٹنے والا ہے جبکہ زیتون ایک مبارک درخت ہے، اس کا تیل روشنی کے کام لایا جاتا ہے، سالن کی طرح کھایا بھی جاتا ہے اور یہ وصف دنیا کے کسی تیل میں نہیں، اس کا درخت خشک پہاڑوں میں پیدا ہوتا ہے جن میں چکنائی کا نام و نشان نہیں، بلخیر خدمت کے پرورش پاتا ہے اور ہزاروں برس باقی رہتا ہے۔^(۱)

انجیر اور زیتون کے بارے میں احادیث

انجیر کے بارے میں حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”انجیر کھاؤ، اگر میں کہوں کہ یہ وہ پھل ہے جو کہ جنت سے نازل ہوا ہے تو کہہ سکتا ہوں کیونکہ جنت کے پھل میں گٹھلی نہیں ہوتی تو اسے کھاؤ کیونکہ یہ یواسیر کو ختم کرتا اور گٹھلیا کے درد میں فائدہ پہنچاتا ہے۔^(۲)

اور زیتون کے بارے میں ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُورِ سَيْنَاءَ تَنْبُتُ
بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِلْأَكْلِيْنَ^(۳)
ترجمہ کنز العرفان: اور (ہم نے) درخت (پیدا کیا) جو
طور سینا پہاڑ سے نکلتا ہے، تیل اور کھانے والوں کے لیے
سالن لے کر آگتا ہے۔

اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”برکت والے درخت زیتون کی مسواک بہت اچھی ہے کیونکہ یہ منہ کو خوشبو دار کرتی اور اس کی بدبو زائل کرتی ہے، یہ میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی مسواک ہے۔^(۴)

①.....حازن، والتین، تحت الآیة: ۱، ۳۹۰/۴، روح البیان، التین، تحت الآیة: ۱، ۴۶۶-۴۶۷، ملقطاً.

②.....مسند فردوس، باب الکاف، ۲۴۳/۳، الحدیث: ۴۷۱۶.

③.....مؤمنون: ۲۰.

④.....معجم الاوسط، باب الالف، من اسمه: احمد، ۲۰۱/۱، الحدیث: ۶۷۸.

﴿وَطُورِ سَيْنِينَ﴾ اور طور سینا کی۔ ﴿طور وہ پہاڑ ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کو اپنے ساتھ کلام کرنے سے مشرف فرمایا اور سینا اس جگہ کا نام ہے جہاں یہ پہاڑ واقع ہے اور اس جگہ کو سینا اس کے خوش منظر ہونے یا مبارک ہونے کی وجہ سے کہتے ہیں۔ بعض مفسرین کے نزدیک طور سینا سے مراد خوش منظر یا مبارک پہاڑ ہے اور بعض مفسرین کے نزدیک ہر اس پہاڑ کو طور سینا کہتے ہیں جہاں کثرت سے پھل وارد رخت ہوں۔^(۱)

اس سے معلوم ہوا کہ جس جگہ اور مقام کو اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کے ساتھ نسبت حاصل ہو جائے وہ جگہ بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عظمت والی ہو جاتی ہے۔

﴿وَهَذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ﴾ اور اس امن والے شہر کی۔ ﴿یعنی اور اس امن والے شہر مکہ مکرمہ کی قسم! امام عبد اللہ بن احمد نسفی رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: ”انجیر، زیتون، طور سینا اور مکہ مکرمہ کی قسم ذکر فرمانے سے ان بابرکت مقامات کی عظمت و شرافت ظاہر ہوئی اور انبیاء عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اور اولیاء رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِمُ کے ان مقامات پر رہنے کی وجہ سے ظاہر ہونے والی خیر و برکت واضح ہوئی، چنانچہ جس جگہ انجیر اور زیتون اُگتا ہے وہ حضرت ابراہیم عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کی ہجرت گاہ ہے اور حضرت عیسیٰ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کی ولادت اور پرورش بھی اسی جگہ ہوئی۔ طور وہ جگہ ہے جہاں حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کو ندا دی گئی اور مکہ مکرمہ میں تاجدار رسالت صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی ولادت ہوئی، اسی شہر میں آپ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اپنی نبوت و رسالت کا اعلان فرمایا اور اسی شہر میں خانہ کعبہ ہے (جس کی طرف منہ کر کے پوری دنیا کے مسلمان نماز پڑھتے ہیں)۔^(۲)

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ﴿۱﴾

ترجمہ کنزالایمان: بیشک ہم نے آدمی کو اچھی صورت پر بنایا۔

ترجمہ کنزالعرفان: بیشک یقیناً ہم نے آدمی کو سب سے اچھی صورت میں پیدا کیا۔

①..... تفسیر کبیر، التین، تحت الآیة: ۲، ۲۱۱/۱۱-۲۱۲.

②..... مدارك، التین، تحت الآیة: ۳، ص ۱۳۶۰.

﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ﴾ بیشک یقیناً ہم نے آدمی کو سب سے اچھی صورت میں پیدا کیا۔ ﴿اللہ تعالیٰ نے انجیر، زیتون، طور سینا اور شہر مکہ کی قسم ذکر کر کے ارشاد فرمایا کہ بیشک یقیناً ہم نے آدمی کو سب سے اچھی شکل و صورت میں پیدا کیا، اس کے اعضاء میں مناسبت رکھی، اسے جانوروں کی طرح جھکا ہوا نہیں بلکہ سیدھی قامت والا بنایا، اسے جانوروں کی طرح منہ سے پکڑ کر نہیں بلکہ اپنے ہاتھ سے پکڑ کر کھانے والا بنایا اور اسے علم، فہم، عقل، تمیز اور باتیں کرنے کی صلاحیت سے مزیّن کیا۔^(۱)

اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کا ذریعہ

اگر انسان اللہ تعالیٰ کی دیگر مخلوقات کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی تخلیق میں غور کرے تو اس پر روز روشن کی طرح واضح ہو جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حسنِ صوری اور حسنِ معنوی کی کیسی کیسی عظیم نعمتیں عطا کی ہیں اور اس چیز میں جتنا زیادہ غور کیا جائے اتنا ہی زیادہ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور قدرت کی معرفت حاصل ہوتی جائے گی اور اس عظیم نعمت کو بہت اچھی طرح سمجھ جائے گا۔

ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِينَ ۝

توجہ کنز الایمان: پھر اسے ہر نیچی سے نیچی سی حالت کی طرف پھیر دیا۔

توجہ کنز العرفان: پھر اسے ہر نیچی سے نیچی حالت کی طرف پھیر دیا۔

﴿ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِينَ﴾ پھر اسے ہر نیچی سے نیچی حالت کی طرف پھیر دیا۔ ﴿اس کا ایک معنی یہ ہے کہ انسان کو سب سے اچھی صورت پر پیدا کرنے کے بعد اسے بڑھاپے کی طرف پھیر دیا اور اس وقت بدن کمزور، اعضاء ناکارہ، عقل ناقص، پشت خم اور بال سفید ہو جاتے ہیں، جلد میں جھریاں پڑ جاتی ہیں اور وہ اپنی ضروریات انجام دینے میں مجبور ہو جاتا ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ جب اس نے اچھی شکل و صورت کی شکر گزاری نہ کی، اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر جما

۱.....حازن، والتین، تحت الآیة: ۴، ۴/۳۹۱، مدارك، التین، تحت الآیة: ۴، ص ۱۳۶۰، ملتقطاً.

رہا اور ایمان نہ لایا تو اس کا انجام یہ ہوا کہ ہم نے جہنم کے سب سے نچلے ذرکات کو اس کا ٹھکانا کر دیا۔^(۱)

آیت ”ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِينَ“ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس سے تین باتیں معلوم ہوئیں

(۱)..... اللہ تعالیٰ کی عبادت پر کمر بستہ ہونے کے لئے بڑھاپے کو منتخب کرنا عقلمندی نہیں کیونکہ بڑھاپے میں عبادت کے لئے اعضاء میں وہ طاقت باقی نہیں رہتی جو جوانی میں ہوتی ہے۔

(۲)..... اللہ تعالیٰ نے ہمیں انسانی شکل و صورت کی جو نعمت عطا کی ہے اس کا شکر کرتے ہوئے ہمیں اس کی نافرمانی کرنے سے بچنا چاہئے۔

(۳)..... پیدائش کے بعد طاقت اور قوت دینا اور اس کے بعد کمزوری کی طرف لوٹا دینا اس بات کی دلیل ہے کہ جو ذات اس چیز پر قادر ہے وہ ہماری موت کے بعد ہمیں دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔ اسی چیز کو بیان کرتے ہوئے ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ کنز العرفان: اور جسے ہم لمبی عمر دیتے ہیں تو خلقت و بناوٹ میں ہم اسے الٹا پھیر دیتے ہیں، تو کیا وہ سمجھتے نہیں؟

وَمَنْ تَعْبَرُهُ نَسِيسُهُ فِي الْخَلْقِ أَفَلَا يَعْقِلُونَ (۲)

اور ارشاد فرمایا:

ترجمہ کنز العرفان: اے لوگو! اگر تمہیں قیامت کے دن اٹھنے کے بارے میں کچھ شک ہو تو (اس بات پر غور کر لو کہ) ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر پانی کی ایک بوند سے پھر جتنے ہوئے خون سے پھر گوشت کی بوٹی سے جس کی شکل بن چکی ہوتی ہے اور ادھوری بھی ہوتی ہے تاکہ تمہارے لیے اپنی قدرت کو ظاہر فرمائیں اور ہم ماؤں کے پیٹ میں جسے چاہتے

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَإِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّحَلَّقَةٍ وَعَوِيرٍ مُّحَلَّقَةٍ لِّنَبِّئِنَّا لَكُمْ ۖ وَنُقَرِّ فِي الْأَرْحَامِ مَا نَشَاءُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشَدَّكُمْ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُتَوَتَّىٰ وَ

①..... حازن، والتين، تحت الآية: ۵، ۳۹۱/۴، مدارك، التين، تحت الآية: ۵، ص ۱۳۶۰-۱۳۶۱، ملقطاً.

②..... يس: ۶۸.

ہیں اسے ایک مقرر مدت تک ٹھہرائے رکھتے ہیں پھر تمہیں بچے کی صورت میں نکالتے ہیں پھر (عمر دیتے ہیں) تاکہ تم اپنی جوانی کو بچہ پنچو اور تم میں کوئی پہلے ہی مر جاتا ہے اور کوئی سب سے ٹکمی عمر کی طرف لوٹایا جاتا ہے تاکہ (بالآخر) جاننے کے بعد کچھ نہ جانے۔

مِنْكُمْ مَنْ يُدْرَأُ إِلَىٰ أَرْضِ الْغُرْبِ يُكْيَلُ بِعِلْمٍ
مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا (۱)

إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ۝

ترجمہ کنزالایمان: مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے کہ انہیں بے حد ثواب ہے۔

ترجمہ کنزالعرفان: مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے تو ان کے لئے بے انتہا ثواب ہے۔

﴿إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا﴾ مگر وہ لوگ جو ایمان لائے۔ ﴿يُكْيَلُ﴾ یعنی جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے تو ان کیلئے بے انتہا ثواب ہے اگرچہ بڑھاپے کی کمزوری کے باعث وہ جوانی کی طرح کثیر عبادات بجا نہ لاسکے اور ان کے عمل کم ہو جائیں لیکن اللہ تعالیٰ کے کرم سے انہیں وہی اجر ملے گا جو جوانی اور قوت کے زمانہ میں عمل کرنے سے ملتا تھا اور ان کے اتنے ہی عمل لکھے جائیں گے جتنے جوانی میں لکھے جاتے تھے اور جہنم کے سب سے نچلے درجات ان کا ٹھکانہ ہوگا۔ (۲)

اسی طرح کا معاملہ ایک حدیث پاک میں بھی بیان کیا گیا ہے، چنانچہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”مسلمان بندہ جب بیمار ہو جائے یا سفر میں ہو تو اس کے لئے ان اعمال کا ثواب لکھا جائے گا جو وہ تندرست اور مقیم ہونے کی حالت میں کیا کرتا تھا (لیکن بیماری یا سفر کی وجہ سے نہ کر پایا)۔“ (۳)

۱..... حج: ۵.

۲..... سخا، والسن، تحت الآية: ۶، ۳۹۱/۴، مدارك، السن، تحت الآية: ۶، ص ۱۳۶۱، ملقطاً.

۳..... مسند امام احمد، مسند الكوفيين، حديث ابى موسى الاشعري رضى الله تعالى عنه، ۱۷۷/۷، الحديث: ۱۹۷۷۴.

آیت ”إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا“ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے دو باتیں معلوم ہوئیں

- (1)..... ایمان، اعمال پر مقدم ہے اور ایمان کے بغیر کوئی نیکی درست نہیں۔
- (2)..... لمبی عمر ماننا اور اعمال کا نیک ہونا بہت بڑی نعمت ہے۔ حضرت ابو بکر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: ”ایک اعرابی نے بارگاہ رسالت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ میں عرض کی: یا رسولَ اللهُ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ ارشاد فرمایا: ”وہ شخص سب سے بہتر ہے جس کی عمر لمبی ہو اور عمل نیک ہوں۔ اس نے عرض کی: لوگوں میں سب سے برا کون ہے؟ ارشاد فرمایا: ”وہ شخص سب سے برا ہے جس کی عمر لمبی ہو اور عمل برے ہوں۔“ (1)

فَمَا يَكْذِبُكَ بَعْدُ بِالرَّيِّينِ ﴿٤٠﴾ أَلَيْسَ اللهُ بِأَحْكَمَ الْحَكَمِينَ ﴿٤١﴾

توجہ کنز الایمان: تو اب کیا چیز تجھے انصاف کے جھٹلانے پر باعث ہے۔ کیا اللہ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں۔

توجہ کنز العرفان: تو اب کون سی چیز تجھے انصاف کے جھٹلانے پر آمادہ کرتی ہے۔ کیا اللہ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں؟

﴿فَمَا يَكْذِبُكَ بَعْدُ بِالرَّيِّينِ﴾: تو اب کونسی چیز تجھے انصاف کے جھٹلانے پر آمادہ کرتی ہے۔ یعنی اے کافر انسان! کیا تو نے اپنی صورت میں، اپنی تخلیق کی ابتداء میں، اپنی جوانی اور بڑھاپے میں غور نہیں کیا تاکہ تو یہ کہہ دیتا کہ جو ذات ان چیزوں پر قادر ہے وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ مجھے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کر دے اور مجھ سے میرے اعمال کا حساب لے اور اس قطعی دلیل اور روشن حجت کے بعد اب کونسی چیز تجھے انصاف کے دن کو جھٹلانے پر آمادہ کرتی ہے اور تو اللہ تعالیٰ کی یہ قدرتیں دیکھنے کے باوجود کیوں مرنے کے بعد اٹھائے جانے، قیامت کے دن حساب ہونے اور اعمال کی جزا ملنے کا انکار کرتا ہے۔ (2)

1..... ترمذی، کتاب الزهد، ۲۲-باب منہ، ۴/۱۴۸، الحدیث: ۲۳۳۷.

2..... خازن، والتین، تحت الآية: ۷، ۳۹۱/۴، ملخصاً.

﴿ أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمَ الْحَكِيمِينَ ﴾: کیا اللہ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں؟ ﴿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”جوسورہ ”والتَّائِبِينَ وَالرَّائِبُونَ“ پڑھتے ہوئے ”أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمَ الْحَكِيمِينَ“ پڑھے تو اسے چاہئے کہ وہ یہ کہے ”بَلَىٰ وَأَنَا عَلَىٰ ذَٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ“ یعنی کیوں نہیں، یقیناً ہے اور میں اس بات پر گواہوں میں سے ہوں۔^(۱)

1.....ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ والتین، ۲۳۰/۵، الحدیث: ۳۳۵۸.

سُورَةُ الْعَلَقِ

سورہ علق کا تعارف

مقام نزول

سورہ علق مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ اکثر مفسرین کے نزدیک یہ سورت سب سے پہلے نازل ہوئی اور اس کی پہلی پانچ آیتیں ”هَلْأَلَمْ يَعْلَمْ“ تک فارحرا میں نازل ہوئیں۔^(۱)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع، 19 آیتیں ہیں۔

”علق“ نام رکھنے کی وجہ

خون کے لوتھڑے کو عربی میں ”علق“ کہتے ہیں، اور اس سورت کی دوسری آیت میں یہ لفظ موجود ہے، اس کی مناسبت سے اسے ”سورہ علق“ کہتے ہیں۔ اس سورت کا ایک نام ”سورہ اقراء“ بھی ہے اور یہ نام اس کی پہلی آیت کے شروع میں موجود لفظ ”اقراء“ کی مناسبت سے رکھا گیا ہے۔

سورہ علق کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں ابو جہل کی شدید مذمت بیان کی گئی ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں

(1)..... اس سورت کی ابتداء میں انسان کی تخلیق میں اللہ تعالیٰ کی حکمت بیان کی گئی کہ اسے کمزوری سے قوت کی طرف منتقل فرمایا۔

(2)..... قرأت اور کتابت کی فضیلت بیان کی گئی۔

(3)..... یہ بتایا گیا کہ انسان اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتا اور مال و دولت کی وجہ سے تکبر کرتا ہے۔

①..... حازن، تفسیر سورة العلق، ۳۹/۷، جلالین، سورة اقراء، ص ۵۰۳۔

(4)..... اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے اور نماز پڑھنے سے روکنے والے کے بارے میں وعید بیان کی گئی۔

(5)..... اس سورت کے آخر میں ابو جہل کی مذمت بیان کی گئی اور اس کی دھمکیوں کا جواب دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا کہ آپ اس کی دھمکیوں کی پرواہ نہ کریں۔

سورۃ وَالْتَّيْنِ کے ساتھ مناسبت

سورۃ علق کی اپنے سے ماقبل سورت ”والتین“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۃ وَالْتَّيْنِ میں انسان کی تخلیق کی صورت بیان کی گئی کہ اللہ تعالیٰ نے اسے سب سے اچھی صورت میں پیدا کیا اور اس سورت میں انسان کی تخلیق کا مادہ بتایا گیا ہے کہ اسے خون کے لوٹھڑے سے پیدا کیا گیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمہ کنزالایمان:

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

ترجمہ کنزالعرفان:

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۝۱ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝۲

ترجمہ کنزالایمان: پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ آدمی کو خون کی پھلک سے بنایا۔

ترجمہ کنزالعرفان: اپنے رب کے نام سے پڑھو جس نے پیدا کیا۔ انسان کو خون کے لوٹھڑے سے بنایا۔

﴿اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾: اپنے رب کے نام سے پڑھو جس نے پیدا کیا۔ ﴿شأن نزول﴾: حضرت عائشہ صدیقہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ”رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر وحی کی ابتداء اچھے خوابوں سے ہوئی، آپ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جو خواب دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح ظاہر ہو جاتا، پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خلوت

پسند ہو گئے اور غارِ حرا میں جانے لگے اور کاشانہ اقدس کی طرف لوٹنے سے پہلے وہاں کئی کئی راتیں ٹھہر کر عبادت کرتے اور (اتنا عرصہ وہاں رہنے کے لئے) کھانے پینے کی چیزیں ساتھ لے جاتے، پھر حضرت خدیجہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی طرف لوٹے اور وہ اسی طرح کھانے کا بندوبست کر دیا کرتیں یہاں تک کہ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے پاس حق آ گیا جب کہ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ غارِ حرا میں تھے یعنی فرشتے نے آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہا: پڑھئے۔ نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں ”میں نے کہا: میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اس نے مجھے پکڑ کر بڑے زور سے دبا یا، پھر چھوڑتے ہوئے کہا: پڑھئے۔ میں نے کہا ”میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اس نے مجھے پکڑ کر دوبارہ بڑے زور سے دبا یا، پھر چھوڑ دیا اور کہا: پڑھئے۔ میں نے کہا ”میں پڑھنے والا نہیں ہوں اس نے مجھے پکڑا اور تیسری بار دبا یا، پھر مجھے چھوڑ کر کہا:

تَرْجِمَةً كُنَّا الْعَرَفَانِ: اپنے رب کے نام سے پڑھو جس نے
پیدا کیا۔ انسان کو خون کے لوتھڑے سے بنایا۔ پڑھو اور تمہارا
رب ہی سب سے بڑا کریم ہے۔ جس نے قلم سے لکھنا سکھایا۔
انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا۔^(۱)

إِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۝ خَلَقَ
الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ إِقْرَأْ أَوْ رَبُّكَ الْأَكْرَمُ ۝
الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ
يَعْلَمُ

اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے نام کا ذکر کرو جس نے تمام مخلوق کو پیدا کیا۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ اے حبیبِ اَصْلَى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، آپ کی طرف جو قرآن نازل کیا گیا اسے اپنے اس رب عَزَّوَجَلَّ کے نام سے شروع کرتے ہوئے پڑھو جس نے تمام مخلوق کو پیدا کیا۔^(۲)

تلاوت کرنے سے پہلے ”بِسْمِ اللّٰهِ“ پڑھنے کا شرعی حکم

یاد رہے کہ سورت کی ابتداء میں بسم اللہ پڑھنا سنت، ورنہ مستحب ہے اور اگر تلاوت کرنے والا جو آیت پڑھنا چاہتا ہے اس کی ابتداء میں ضمیر اللہ تعالیٰ کی طرف راجع ہے، جیسے ”هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ“ تو اس صورت

①.....بخاری، کتاب بدء الوحى، ۳-باب، ۷/۱، الحديث: ۳، مسلم، کتاب الايمان، باب بدء الوحى الى رسول الله صلى الله عليه وسلم، ص ۹۴، الحديث: ۲۵۲ (۱۶۰).

②.....خازن، العلق، تحت الآية: ۱، ۳۹۳/۴، قرطبي، العلق، تحت الآية: ۱، ۸۵/۱۰، الجزء العشرون، ملقطاً.

میں اَعُوذُ بِاللّٰهِ پڑھنے کے بعد بِسْمِ اللّٰهِ پڑھنا تاکید کے ساتھ مستحب ہے، اگر تلاوت کرنے والا تلاوت کے درمیان میں کوئی دُنیوی کام کرے تو اَعُوذُ بِاللّٰهِ اور بِسْمِ اللّٰهِ پھر پڑھ لے اور اگر اس نے دینی کام کیا مثلاً سلام یا اِذَانِ کا جواب دیا یا سُبْحَانَ اللّٰهِ اور کلمہ طیبہ وغیرہ اذکار پڑھے تو اَعُوذُ بِاللّٰهِ پھر پڑھنا اس کے ذمے نہیں۔^(۱)

اقْرَأْ وَسَبِّحْ الْاَكْرَمَ ۝۲

ترجمہ کنز الایمان: پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم۔

ترجمہ کنز العرفان: پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم ہے۔

﴿اقْرَأْ: پڑھو۔﴾ دوبارہ پڑھنے کا حکم تاکید کے لئے ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ دوبارہ قراءت کے حکم سے مراد یہ ہے کہ تبلیغ اور اُمت کی تعلیم کے لئے پڑھئے۔^(۲)

﴿وَسَبِّحْ الْاَكْرَمَ: اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم ہے۔﴾ یعنی اے حبیب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ کا رب غَزُوْجَلْ سب کریموں سے زیادہ کرم والا ہے، وہ اپنے بندوں کو نعمتیں عطا کرتا اور ان کی نافرمانیوں پر حکم فرماتا ہے، وہ اپنی نعمتوں کا انکار کرنے اور اپنے ساتھ کفر کرنے کے باوجود انہیں عذاب دینے میں جلدی نہیں فرماتا۔^(۳)

الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝۳ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝۴

ترجمہ کنز الایمان: جس نے قلم سے لکھنا سکھایا۔ آدمی کو سکھایا جو نہ جانتا تھا۔

ترجمہ کنز العرفان: جس نے قلم سے لکھنا سکھایا۔ انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا۔

۱..... بہار شریعت، حصہ سوم، قرآن مجید پڑھنے کا بیان، ۵۵۰/۱-۵۵۱، ملخصاً۔

۲..... خازن، العلق، تحت الآیة: ۳، ۳۹۳/۴۔

۳..... مدارك، العلق، تحت الآیة: ۳، ص ۱۳۶۲۔

﴿الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ﴾ جس نے قلم سے لکھنا سکھایا۔ ﴿يَعْنِي وَهَرَبَ عَزَّوَجَلَّ بَرًّا كَرِيمًا﴾ جس نے قلم سے لکھنا سکھایا جس کے ذریعے غائب امور کی پہچان حاصل ہوتی ہے۔ (1)

کتابت کی فضیلت

اس آیت سے کتابت کی فضیلت ثابت ہوئی اور درحقیقت کتابت میں بڑے منافع اور فوائد ہیں، کتابت ہی سے علوم ضبط میں آتے ہیں، گزرے ہوئے لوگوں کی خبریں، ان کے احوال اور ان کے کلام محفوظ رہتے ہیں، اگر کتابت نہ ہوتی تو دین و دنیا کے کام قائم نہ رہ سکتے۔ (2)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فرماتے ہیں، رسول کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”علم کو قید کرلو۔ میں نے عرض کی: اسے قید کرنا کیا ہے؟ ارشاد فرمایا ”علم کو لکھ لینا (اسے قید کرنا ہے)۔“ (3)

﴿عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَم﴾ انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا۔ ﴿يَقُولُ يَهْ كَيْبَاهَا إِنْسَانًا﴾ حضرت آدم عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مراد ہیں اور جو انہیں سکھایا اس سے مراد اشیاء کے ناموں کا علم ہے۔ جیسا کہ دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا (4)
ترجمہ کنز العرفان: اور اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام اشیاء کے نام سکھادیے۔

اور ایک قول یہ ہے کہ یہاں انسان سے حضور پر نور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مراد ہیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء کے علوم عطا فرمائے۔ جیسا کہ ایک اور مقام پر نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَعَلَّمَكُم مَّا لَمْ تَكُن تَعْلَمُونَ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ

ترجمہ کنز العرفان: اور آپ کو وہ سب کچھ سکھادیا جو آپ

1.....خازن، العلق، تحت الآية: ۴، ۳۹۳/۴.

2.....خازن، العلق، تحت الآية: ۴، ۳۹۳/۴.

3.....مستدرک، کتاب العلم، قیدوا العلم بالکتاب، ۳۰۳/۱، الحدیث: ۳۶۹.

4.....بقرہ: ۳۱.

نہ جانتے تھے اور آپ پر اللہ کا فضل بہت بڑا ہے۔ (2)

عَلَيْكَ عَظِيمًا (1)

كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنَّاظٍ ﴿۱﴾
أَن سَأَلَ اسْتَعْظِنًا ﴿۲﴾ إِنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ
الرُّجْعَىٰ ﴿۳﴾

توجہ کنز الایمان: ہاں ہاں بیشک آدمی سرکشی کرتا ہے۔ اس پر کہ اپنے آپ کو غنی سمجھ لیا۔ بیشک تمہارے رب ہی کی طرف پھرنا ہے۔

توجہ کنز العرفان: ہاں ہاں، بیشک آدمی ضرور سرکشی کرتا ہے۔ اس بنا پر کہ اپنے آپ کو غنی سمجھ لیا۔ بیشک تیرے رب ہی کی طرف لوٹنا ہے۔

﴿كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنَّاظٍ﴾: ہاں ہاں، بیشک آدمی ضرور سرکشی کرتا ہے۔ ابو جہل کو کچھ مال ہاتھ آ گیا تو اس نے لباس، سواری اور کھانے پینے میں تکلفات شروع کر دیئے اور اس کا غرور و تکبر بہت بڑھ گیا۔ اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات میں فرمایا کہ ہاں ہاں، بیشک آدمی اس بنا پر سرکشی کرتا ہے کہ مال و دولت کی وجہ سے اس نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ سے بے پرواہ سمجھ لیا، اے انسان! تجھے یہ بات پیش نظر رکھنی چاہئے اور سمجھنا چاہئے کہ تجھے اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنا ہے تو تیری سرکشی و نافرمانی اور غرور و تکبر کا انجام عذاب ہوگا۔ (3)

سورہ علق کی آیت نمبر 6 تا 8 سے حاصل ہونے والی معلومات

ان آیات سے 3 باتیں معلوم ہوئیں

(1)..... مخلوق میں سے کوئی لمحہ بھر کے لئے بھی اللہ تعالیٰ سے بے نیاز نہیں اور پوری مخلوق اپنی ہر حرکت اور سکون میں

1..... النساء: ۱۱۳.

2..... تفسیر بغوی، العلق، تحت الآیة: ۵، ۴/۴۷۵، ملخصاً.

3..... صاوی، العلق، تحت الآیة: ۶-۸، ۶/۲۳۹۴، حازن، العلق، تحت الآیة: ۶-۸، ۴/۳۹۳-۳۹۴، مدارك، العلق، تحت

الآیة: ۶-۸، ص ۱۳۶۲-۱۳۶۳، ملقطاً.

اپنے خالق و مالک کی محتاج ہے۔

(2)..... دنیا کی محبت اور مال پر تکبر غفلت کا سبب ہے۔ حضرت عون رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا کہ دو حریص سیر نہیں ہوتے (1) علم والا۔ (2) دنیا والا۔ مگر دونوں برابر نہیں، علم والا تو اللہ تعالیٰ کی رضا مندی بڑھالیتا ہے اور دنیا والا سرکشی میں بڑھ جاتا ہے۔ پھر حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنَّاظٍ ۚ ﴿١٠٠﴾ أَنْ تَرَاهُ إِذْ اسْتَعْتَضَىٰ
ترجمہ کنز العرفان: ہاں ہاں، بیٹک آدمی ضرور سرکشی کرتا ہے
اس بنا پر کہ اپنے آپ کو غنی سمجھ لیا۔

اور دوسرے (یعنی علم والے) کے بارے میں یہ آیت تلاوت فرمائی:

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ ﴿١٠١﴾
ترجمہ کنز العرفان: اللہ سے اس کے بندوں میں سے
وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔ (2)

(3)..... مال و دولت اور منصب پر تکبر و غرور کرتے ہوئے جو لوگ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل نہیں کرتے ان کا انجام
بہت برا ہے۔

أَسْرَأَيْتَ الَّذِينَ يُبَيِّئُ ۙ ﴿٩٠﴾ عَبْدًا إِذَا صَلَّى ۗ ﴿٩١﴾

ترجمہ کنز الایمان: بھلا دیکھو تو جو منع کرتا ہے۔ بندہ کو جب وہ نماز پڑھے۔

ترجمہ کنز العرفان: کیا تو نے اس شخص کو دیکھا جو منع کرتا ہے۔ بندے کو جب وہ نماز پڑھے۔

﴿أَسْرَأَيْتَ الَّذِينَ يُبَيِّئُ﴾: کیا تو نے اس شخص کو دیکھا جو منع کرتا ہے۔ ﴿شأن نزول﴾: یہ آیتیں بھی ابو جہل کے بارے میں نازل ہوئیں، ابو جہل نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو نماز پڑھنے سے منع کیا اور لوگوں سے کہا تھا کہ اگر

1..... فاطر: ۲۸.

2..... دارمی، المقدمة، باب فی فضل العلم والعالم، ۱۰۸/۱، الحدیث: ۳۳۲.

میں انہیں ایسا کرتا دیکھوں گا تو (مَعَاذَ اللّٰهِ) گردن پاؤں سے پھیل ڈالوں گا اور چہرہ خاک میں ملا دوں گا۔ ایک مرتبہ حضور پر نور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز پڑھ رہے تھے کہ ابو جہل اسی فاسد ارادے سے آیا اور حضور اقدس صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قریب پہنچ کر اٹنے پاؤں ہاتھ آگے بڑھائے ہوئے (ایسے) پیچھے بھاگا (جیسے کوئی کسی مصیبت کو روکنے کے لئے ہاتھ آگے بڑھاتا ہے، اس کے چہرے کا رنگ اڑ گیا اور اعضاء کا پینے لگے۔) لوگوں نے اس سے کہا: تجھے کیا ہوا ہے؟ ابو جہل کہنے لگا: میرے اور محمد (مُصَطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے درمیان ایک خندق ہے جس میں آگ بھری ہوئی ہے اور وہ ہشت ناک پر بندے بازو پھیلانے ہوئے ہیں۔ سر کا ردو عالم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا ”اگر وہ میرے قریب آتا تو فرشتے اس کا غُضُوْ غُضُوْ جِدَا کر ڈالتے۔“ (1)

اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو میرے کامل بندے کو نماز پڑھنے سے منع کرتا ہے۔

اللّٰهُ تَعَالٰی کی اطاعت اور نماز پڑھنے سے روکنے کی وعید

بعض مفسرین فرماتے ہیں: اس وعید میں ہر وہ شخص داخل ہے جو اللّٰهُ تَعَالٰی کی اطاعت کرنے اور نماز پڑھنے سے روکے۔ (2)

ایک اور مقام پر اللّٰهُ تَعَالٰی ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسْجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَىٰ فِي خَرَابِهَا
أُولَٰئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَنْ يَدْخُلُوهَا إِلَّا
خَافِيْنَ ۗ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ
فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ (3)

عذاب ہے۔

1.....حازن، العلق، تحت الآية: ۱۰، ۴/۳۹، مسلم، کتاب صفة القيامة والجنة والنار، باب قوله: إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنَّا... الخ، ص ۱۵۰۳، الحديث: ۳۸ (۲۷۹۷).

2.....حازن، العلق، تحت الآية: ۹-۱۰، ۴/۳۹.

3.....بقرہ: ۱۱۴.

یاد رہے کہ اس میں وہ صورتیں داخل نہیں جن میں کسی کو نماز پڑھنے یا عبادت کرنے سے روکنا جائز ہے جیسے غصب کی ہوئی زمین میں نماز پڑھنے والے کو روکنا، مکروہ اوقات میں نماز پڑھنے والے کو روکنا، شوہر کا اپنی بیوی کو نفل نماز پڑھنے، نفلی روزہ اور نفلی اعتکاف کرنے سے روکنا وغیرہ۔ یونہی مالک غلام کو، اور اجیر خاص کو نوافل سے روک سکتا ہے۔ مگر فقہاء فرماتے ہیں کہ جو کراہت کے وقت نماز پڑھنے لگے، تو اسے نماز سے نہ روکو، بعد میں مسئلہ سمجھا دو، تاکہ اس آیت کی زد میں نہ آجاؤ۔ مزید یہ کہ اور بھی کچھ لوگوں کو مسجد سے روکا جاسکتا ہے جیسے ناسمجھ بچہ، یا دیوانہ کو جسے پیشاب پاخانہ کی تیز نہ ہو، جس کے منہ سے کچے پیاز یا ہنسیاٹھ کی بو آ رہی ہو، جس کے جسم پر بدبو دار زخم ہو، وہ بد مذہب جس کے مسجد میں آنے سے فساد ہو۔

أَسْرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَى الْهُدَىٰ ۙ أَوْ أَمَرَ بِالْتَّقْوَىٰ ۖ ط

توجہ کنز الایمان: بھلا دیکھو تو اگر وہ ہدایت پر ہوتا۔ یا پرہیز گاری بتاتا تو کیا خوب تھا۔

توجہ کنز العرفان: بھلا دیکھو تو اگر وہ ہدایت پر ہوتا۔ یا پرہیز گاری کا حکم دیتا (تو کیا ہی اچھا تھا)۔

﴿أَسْرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَى الْهُدَىٰ﴾: بھلا دیکھو تو اگر وہ ہدایت پر ہوتا۔ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ذرا دیکھو تو اگر نماز سے روکنے والا وہ کافر ہدایت پر ہوتا اور دوسروں کو پرہیز گاری کا حکم دیتا تو وہ کتنے بلند مرتبہ حاصل کرتا۔^(۱) اگر ابو جہل ایمان قبول کر لیتا تو اسے یہ مراتب ملتے کہ وہ مومن ہوتا، پھر حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دیدار سے صحابی بن جاتا، حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عزیز ہو کر اللہ تعالیٰ کا پیارا بن جاتا، بیٹ اللہ شریف میں رہتا تھا اس لئے ایک نیکی کا ثواب ایک لاکھ پاتا، وہ قوم کا سردار تھا اور اس کی وجہ سے اس کے ماتحت لوگ بھی ایمان لے آتے تو ان سب کا ثواب بھی اسے ملتا۔

سورہ علق کی آیت نمبر ۱۱ اور ۱۲ سے حاصل ہونے والی معلومات

ان آیات سے ۳ باتیں معلوم ہوتیں

1.....تفسیر کبیر، العلق، تحت الآية: ۱۱-۱۲، ۲۲۲/۱۱.

- (1)..... گزشتہ لوگوں کی سرکشی میں غور کرنے سے بھی ہدایت نصیب ہوتی ہے۔
- (2)..... نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ والوں کو ایمان کے ذریعہ جو درجے نصیب ہو سکتے تھے وہ بعد والوں کے لئے ممکن نہیں۔
- (3)..... بڑا بد نصیب وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ اچھا موقع دے اور وہ اس سے فائدہ نہ اٹھائے۔

أَمْ أَعْيُتَ إِنْ كَذَّبَ وَتَوَلَّى ۚ أَلَمْ يَعْلَم بِأَنَّ اللَّهَ يَرَى ۚ كَلَّا لَئِنْ
لَّمْ يَنْتَهَ لَهُ نَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ۗ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۗ

ترجمہ کنز الایمان: بھلا دیکھو تو اگر جھٹلایا اور منہ پھیرا۔ تو کیا حال ہوگا کیا نہ جانا کہ اللہ دیکھ رہا ہے۔ ہاں ہاں اگر باز نہ آیا تو ہم ضرور پیشانی کے بال پکڑ کر کھینچیں گے۔ کیسی پیشانی جھوٹی خطا کار۔

ترجمہ کنز العرفان: بھلا دیکھو تو اگر اس نے جھٹلایا اور منہ پھیرا (تو کیا حال ہوگا)۔ کیا اسے معلوم نہیں کہ اللہ دیکھ رہا ہے۔ ہاں ہاں یقیناً اگر وہ باز نہ آیا تو ضرور ہم پیشانی کے بال پکڑ کر کھینچیں گے۔ وہ پیشانی جو جھوٹی خطا کار ہے۔

﴿أَمْ أَعْيُتَ إِنْ كَذَّبَ وَتَوَلَّى﴾: بھلا دیکھو تو اگر اس نے جھٹلایا اور منہ پھیرا۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی 3 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اے حبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، ذرا دیکھو تو، اگر اس کافر نے (مرتے دم تک) آپ کو جھٹلایا اور آپ پر ایمان لانے سے منہ پھیرا تو اس کا کیا حال ہوگا؟ کیا ابو جہل کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے اس فعل کو دیکھ رہا ہے تو وہ اسے اس کی جزا دے گا، ہاں ہاں اگر وہ میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا دینے اور انہیں جھٹلانے سے باز نہ آیا تو ضرور ہم اسے پیشانی کے بال پکڑ کر کھینچیں گے اور اس کو جہنم میں ڈالیں گے اور وہ جھوٹے اور خطا کار شخص کی پیشانی ہے۔ (1)

1..... حازن، العلق، تحت الآية: ۱۳-۱۶، ۳۹۴/۴، ملخصاً.

سورہ علق کی آیت نمبر 13 تا 16 سے حاصل ہونے والی معلومات

ان آیات سے دو باتیں معلوم ہوتی ہیں:

- (1)..... اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں کا بدلہ خود لیتا ہے۔
- (2)..... اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کے کام اپنی طرف منسوب فرماتا ہے جیسے پیشانی کے بالوں سے گھینٹا فرشتوں کا کام ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم گھسیٹیں گے۔

فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ ﴿١٤﴾ سَدَّعُ الزَّبَانِيَةَ ﴿١٥﴾

ترجمہ کنزالایمان: اب پکارے اپنی مجلس کو۔ ابھی ہم سپاہیوں کو بلاتے ہیں۔

ترجمہ کنزالایمان: تو اسے چاہیے کہ اپنی مجلس کو پکارے۔ ہم (بھی) جلد ہی دوزخ کے فرشتوں کو بلائیں گے۔

﴿فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ﴾: تو اسے چاہیے کہ اپنی مجلس کو پکارے۔ ﴿شأن نزول﴾: جب ابو جہل نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو نماز سے منع کیا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو سختی سے جھڑک دیا، اس پر اُس نے کہا کہ آپ مجھے جھڑکتے ہیں، خدا کی قسم! میں آپ کے مقابلے میں نوجوان، سواروں اور پیدلوں سے اس جنگل کو بھردوں گا، آپ جانتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں مجھ سے زیادہ بڑے جتھے اور مجلس والا کوئی نہیں ہے۔ اس پر یہ آیات نازل ہوئیں، جن کا مفہوم یہ ہے کہ ابو جہل اپنی مجلس والوں کو پکار لینے کی دھمکی لگا رہا ہے تو اسے چاہیے کہ میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلے میں اپنی مدد کیلئے اپنی مجلس کو پکارے، اگر اس نے ایسا کیا تو ہم بھی جلد ہی دوزخ کے فرشتوں کو بلائیں گے جن کا مقابلہ کرنے کی طاقت ان میں سے کسی کے پاس نہیں ہے۔ (1)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اگر ابو جہل اپنی مجلس کو بلاتا تو فرشتے اسے اعلانیہ طور پر گرفتار کر لیتے۔“ (2)

1..... حازن، العلق، تحت الآیة: ۱۷-۱۸، ۳۹۴/۴، تفسیر کبیر، العلق، تحت الآیة: ۱۷-۱۸، ۲۲۶/۱۱، ملقطاً.

2..... ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ اقرأ باسم ربك، ۲۳۰/۵، الحدیث: ۳۳۵۹.

سورہ علق کی آیت نمبر ۱۷ اور ۱۸ سے حاصل ہونے والی معلومات

ان آیات سے ۳ باتیں معلوم ہوئیں،

(۱)..... حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے ایسے محبوب ہیں کہ آپ کا دشمن اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے کہ ابو جہل نے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دھمکی لگائی کہ وہ اپنی مجلس کے لوگوں کو بلا لے گا تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نہ فرمایا کہ ہم صحابہ کی جماعت کو بلا لیں گے بلکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم زبانہ فرشتوں کو بلا لیں گے۔

(۲)..... نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان ظاہر کرنے کے لئے فرشتوں کی فوج آنے کو تیار ہے ورنہ کفار کی ہلاکت کے لئے تو ایک ہی فرشتہ کافی ہے۔

(۳)..... امر کا ہر صیغہ و جواب کے لئے نہیں ہوتا بلکہ اور چیزوں کے لئے بھی ہوتا ہے جیسے یہاں امر کا صیغہ تو ہے لیکن وجوب کے لئے نہیں بلکہ اظہار غضب کے لئے ہے۔

كَلَّا لَا تَطْعَهُ وَاَسْجُدْ وَاَقْتَرِبْ ﴿۱۹﴾

ترجمہ کنز الایمان: ہاں ہاں اس کی نہ سنو اور سجدہ کرو اور ہم سے قریب ہو جاؤ۔

ترجمہ کنز العرفان: خبردار! تم اس کی بات نہ مانو اور سجدہ کرو اور (ہم سے) قریب ہو جاؤ۔

﴿كَلَّا لَا تَطْعَهُ وَاَسْجُدْ وَاَقْتَرِبْ﴾: خبردار! تم اس کی بات نہ مانو اور سجدہ کرو اور قریب ہو جاؤ۔ یعنی اے حبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، آپ نماز کے معاملے میں اس کافر کی بات نہ مانیں اور نماز پڑھتے رہیں اور اللہ تعالیٰ سے قریب ہو جائیں۔ (۱)

آیت ”وَأَسْجُدْ وَاَقْتَرِبْ“ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے ۳ باتیں معلوم ہوئیں:

①.....حازن، العلق، تحت الآية: ۱۹، ۴/۳۹۴۔

(1)..... حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عبادتیں سُنَّات کی معافی کے لئے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے قرب کے لئے ہیں۔

(2)..... سجدہ بہترین عبادت ہے کہ اس میں بندہ زمین پر اپنا سر رکھ کر اپنے عجز کا اظہار کرتا ہے اور زبان سے اللہ تعالیٰ کی عظمت کا اقرار کرتا ہے، اسی لئے ہر رکعت میں سجدے دو ہیں۔

(3)..... سجدے میں اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہوتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”بندہ سجدے کی حالت میں اپنے رب عزوجل سے بہت زیادہ قریب ہوتا ہے اس لئے تم سجدہ میں کثرت سے دعا کیا کرو۔“⁽¹⁾

نوٹ: یاد رہے کہ یہ آیت آیات سجدہ میں سے ہے، اسے پڑھنے اور سننے والے پر سجدہ تلاوت کرنا لازم ہے۔

1.....مسلم، کتاب الصلاة، باب ما يقال في الركوع والسجود، ص ۲۵۰، الحدیث: ۲۱۵ (۴۸۲)۔

سُورَةُ الْقَدْرِ

سورہ قدر کا تعارف

مقام نزول

(۱) سورہ قدر مدنیہ ہے اور ایک قول یہ ہے کہ مکہ ہے۔

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع، 5 آیتیں ہیں۔

”قدر“ نام رکھنے کی وجہ

قدر کے بہت سے معنی ہیں البتہ یہاں قدر سے عظمت و شرافت مراد ہے، اور چونکہ اس سورت میں لیلۃ القدر کی شان بیان کی گئی ہے اس مناسبت سے اسے ”سورہ قدر“ کہتے ہیں۔

سورہ قدر کے مضامین

اس سورت میں قرآن مجید نازل ہونے کے ابتدائی زمانے کے بارے میں بتایا گیا اور جس رات میں قرآن مجید نازل ہوا اس کی فضیلت بیان کی گئی کہ یہ رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اس رات میں فرشتے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے اترتے ہیں اور یہ رات صبح طلوع ہونے تک سراسر سلامتی والی ہے۔

سورہ علق کے ساتھ مناسبت

سورہ قدر کی اپنے سے ما قبل سورت ”علق“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ علق میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا تھا کہ آپ اپنے رب عزوجل کے نام سے قرآن پڑھئے جس نے پیدا کیا اور اس سورت میں قرآن مجید نازل ہونے کی ابتداء کا زمانہ بتایا گیا کہ اسے عظمت و شرافت والی رات لیلۃ القدر میں نازل کیا گیا۔

1.....حازن، تفسیر سورۃ القدر، ۴/۳۹۵.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ترجمہ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمہ کنزالعرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝

ترجمہ کنزالایمان: بیشک ہم نے اسے شبِ قدر میں اتارا۔

ترجمہ کنزالعرفان: بیشک ہم نے اس قرآن کو شبِ قدر میں نازل کیا۔

﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ﴾: بیشک ہم نے اس قرآن کو شبِ قدر میں نازل کیا۔ یعنی بے شک ہم نے اس قرآن مجید کو لوح محفوظ سے آسمان دنیا کی طرف یکبارگی شبِ قدر میں نازل کیا۔

شبِ قدر کے فضائل

شبِ قدر شرف و برکت والی رات ہے، اس کو شبِ قدر اس لئے کہتے ہیں کہ اس شب میں سال بھر کے احکام نافذ کئے جاتے ہیں اور فرشتوں کو سال بھر کے کاموں اور خدمات پر مامور کیا جاتا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس رات کی دیگر راتوں پر شرافت و قدر کے باعث اس کو شبِ قدر کہتے ہیں اور یہ بھی منقول ہے کہ چونکہ اس شب میں نیک اعمال مقبول ہوتے ہیں اور بارگاہِ الہی میں ان کی قدر کی جاتی ہے اس لئے اس کو شبِ قدر کہتے ہیں۔^(۱)

احادیث میں اس شب کی بہت فضیلتیں وارد ہوئی ہیں، چنانچہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ

۱.....حازن، القدر، تحت الآية: ۱، ۳۹۵/۴۔

”جس نے اس رات میں ایمان اور اخلاص کے ساتھ شب بیداری کر کے عبادت کی تو اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ (صغیرہ) گناہ بخش دیتا ہے۔“ (1)

اور حضرت انس بن مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ رمضان کا مہینہ آیا تو حضور پُر نور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”بے شک تمہارے پاس یہ مہینہ آیا ہے اور اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو شخص اس رات سے محروم رہ گیا وہ تمام نیکیوں سے محروم رہا اور محروم وہی رہے گا جس کی قسمت میں محرومی ہے۔“ (2)

لہذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ یہ رات عبادت میں گزارے اور اس رات میں کثرت سے استغفار کرے، جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فرماتی ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ لیلة القدر کون سی رات ہے تو اس رات میں میں کیا کہوں؟ ارشاد فرمایا: تم کہو ”اللَّهُمَّ اِنِّكَ عَفُوٌّ كَرِيمٌ تُجِيبُ الدُّعَاءَ فَاعْفُ عَنِّي“ اے اللہ! بے شک تو معاف فرمانے والا، کرم کرنے والا ہے، تو معاف کرنے کو پسند فرماتا ہے تو میرے گناہوں کو بھی معاف فرما دے۔“ (3)

نیز آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فرماتی ہیں: ”اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ کونسی رات لیلة القدر ہے تو میں اس رات میں یہ دعا بکثرت مانگوں گی“ اے اللہ میں تجھ سے مغفرت اور عافیت کا سوال کرتی ہوں۔“ (4)

شبِ قدر سال میں ایک مرتبہ آتی ہے

یاد رہے کہ سال بھر میں شبِ قدر ایک مرتبہ آتی ہے اور کثیر روایات سے ثابت ہے کہ وہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں ہوتی ہے اور اکثر اس کی بھی طاق راتوں میں سے کسی ایک رات میں ہوتی ہے۔ بعض علماء کے نزدیک رمضان المبارک کی ستائیسویں رات شبِ قدر ہوتی ہے اور یہی حضرت امام اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی ہے۔ (5)

شبِ قدر کو پوشیدہ رکھے جانے کی وجوہات

امام فخر الدین رازی رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں، اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے شبِ قدر کو چند وجوہ کی بناء پر پوشیدہ

1.....بخاری، کتاب الایمان، باب قیام لیلة القدر من الایمان، ۲۵/۱، الحدیث: ۳۵.

2.....ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب ما جاء فی فضل شهر رمضان، ۲۹۸/۲، الحدیث: ۱۶۴۴.

3.....ترمذی، کتاب الدعوات، ۸۴-باب، ۳۰۶/۵، الحدیث: ۳۵۲۴.

4.....مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الدعاء، الدعاء با العافیة، ۲۷/۷، الحدیث: ۸.

5.....مدارک، القدر، تحت الآیة: ۱، ص ۱۳۶۴.

رکھا ہے۔

(1)..... جس طرح دیگر اشیاء کو پوشیدہ رکھا، مثلاً اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی رضا کو اطاعتوں میں پوشیدہ فرمایا تاکہ بندے ہر اطاعت میں رغبت حاصل کریں۔ اپنے غضب کو گناہوں میں پوشیدہ فرمایا تاکہ ہر گناہ سے بچتے رہیں۔ اپنے ولی کو لوگوں میں پوشیدہ رکھا تاکہ لوگ سب کی تعظیم کریں۔ دعاء کی قبولیت کو دعاؤں میں پوشیدہ رکھا تاکہ وہ سب دعاؤں میں مبالغہ کریں۔ اسمِ اعظم کو اسماء میں پوشیدہ رکھا تاکہ وہ سب اسماء کی تعظیم کریں۔ اور نمازِ وسطیٰ کو نمازوں میں پوشیدہ رکھا تاکہ تمام نمازوں کی پابندی کریں۔ توبہ کی قبولیت کو پوشیدہ رکھا تاکہ بندہ توبہ کی تمام اقسام پر ہی تنگی اختیار کرے اور موت کا وقت پوشیدہ رکھا تاکہ بندہ خوف کھاتا رہے، اسی طرح شبِ قدر کو بھی پوشیدہ رکھا تاکہ لوگ رمضان کی تمام راتوں کی تعظیم کریں۔

(2)..... گویا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ”اگر میں شبِ قدر کو مُعَيَّن کر دیتا اور یہ کہ میں گناہ پر تیری جرأت کو بھی جانتا ہوں تو اگر کبھی شہوت تجھے اس رات میں گناہ کے کنارے لاکھوڑتی اور تو گناہ میں مبتلا ہو جاتا تو تیرا اس رات کو جاننے کے باوجود گناہ کرنا لاطعی کے ساتھ گناہ کرنے سے زیادہ سخت ہوتا۔ پس اس وجہ سے میں نے اسے پوشیدہ رکھا۔“

(3)..... گویا کہ ارشاد فرمایا میں نے اس رات کو پوشیدہ رکھا تاکہ شرعی احکام کا پابند بندہ اس رات کی طلب میں محنت کرے اور اس محنت کا ثواب کمائے۔

(4)..... جب بندے کو شبِ قدر کا یقین حاصل نہ ہوگا تو وہ رمضان کی ہر رات میں اس امید پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت میں کوشش کرے گا کہ ہو سکتا ہے کہ یہی رات شبِ قدر ہو۔⁽¹⁾

وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۗ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۗ

ترجمہ کنزالایمان: اور تم نے کیا جانا کیا شبِ قدر۔ شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور تجھے کیا معلوم کہ شبِ قدر کیا ہے؟ شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

1..... تفسیر کبیر، القدر، تحت الآية: ۱/۱۱/۲۲۹-۲۳۰.

﴿لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ﴾: شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ ﴿یہاں سے شبِ قدر کے عظیم فضائل بیان کئے جا رہے ہیں، چنانچہ شبِ قدر کی ایک فضیلت یہ ہے کہ شبِ قدر ان ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو شبِ قدر سے خالی ہوں اور اس ایک رات میں نیک عمل کرنا ہزار راتوں کے عمل سے بہتر ہے۔ (1)﴾

ہزار مہینوں سے بہتر ایک رات

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر فرمایا جس نے ایک ہزار مہینے راہِ خدا عزوجل میں جہاد کیا، مسلمانوں کو اس سے تعجب ہوا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں:

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۚ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۚ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۚ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ

ترجمہ کنز العرفان: بیشک ہم نے اس قرآن کو شبِ قدر میں نازل کیا۔ اور تجھے کیا معلوم کہ شبِ قدر کیا ہے؟ شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ (2)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”اللہ تعالیٰ نے میری امت کو شبِ قدر کا تحفہ عطا فرمایا اور ان سے پہلے اور کسی کو یہ رات عطا نہیں فرمائی۔ (3)“ مفتی نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فَرَمَاتے ہیں ”یہ اللہ تعالیٰ کا اپنے حبیب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) پر کرم ہے کہ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کے امتی شبِ قدر کی ایک رات عبادت کریں تو ان کا ثواب پچھلے امت کے ہزار ماہ عبادت کرنے والوں سے زیادہ ہو۔ (4)“

اور مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فَرَمَاتے ہیں ”اس آیت سے دو فائدے حاصل ہوئے، ایک یہ کہ بزرگ چیزوں سے نسبت بڑی ہی مفید ہے کہ شبِ قدر کی یہ فضیلت قرآن کی نسبت سے ہے، اصحاب کہف کے کتے کو ان بزرگوں سے منسوب ہو کر دائمی زندگی، عزت نصیب ہوئی، دوسرا یہ کہ تمام آسمانی کتابوں سے قرآن شریف افضل

1.....خازن، القدر، تحت الآية: ۳، ۴/۳۹۷، مدارك، القدر، تحت الآية: ۳، ص ۱۳۶۴، ملقطاً.

2.....سنن الکبریٰ للبیہقی، کتاب الصیام، باب فضل لیلۃ القدر، ۴/۵۰۵، الحدیث: ۸۵۲۲.

3.....مسند فردوس، باب الالف، ۱/۱۷۳، الحدیث: ۶۴۷.

4.....خزان العرفان، القدر، تحت الآية: ۳، ص ۱۱۱۳.

ہے کیونکہ تورات وانجیل کی تاریخ نزول کو یہ عظمت نہ ملی۔ (۱)

تَنْزَلُ الْمَلَكُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ ۖ سَلَامٌ
هِيَ حَتَّىٰ مَطَلَعِ الْفَجْرِ ۝

ترجمہ کنزالایمان: اس میں فرشتے اور جبریل اترتے ہیں اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لیے۔ وہ سلامتی ہے صبح چمکنے تک۔

ترجمہ کنزالعرفان: اس رات میں فرشتے اور جبریل اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لیے اترتے ہیں۔ یہ رات صبح طلوع ہونے تک سلامتی ہے۔

﴿تَنْزَلُ الْمَلَكُ وَالرُّوحُ فِيهَا﴾: اس رات میں فرشتے اور جبریل اترتے ہیں۔ شب قدر کی دوسری فضیلت یہ ہے کہ اس رات میں فرشتے اور حضرت جبریل علیہ السلام اپنے رب عزوجل کے حکم سے ہر اس کام کے لیے جو اللہ تعالیٰ نے اس سال کے لئے مقرر فرمایا ہے آسمان سے زمین کی طرف اترتے ہیں اور جو بندہ کھڑا یا بیٹھا اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول ہوتا ہے اسے سلام کرتے ہیں اور اس کے حق میں دعا و استغفار کرتے ہیں۔ (۲)

اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”جب شب قدر ہوتی ہے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام فرشتوں کی جماعت میں اترتے ہیں اور ہر اس کھڑے بیٹھے بندے کو دعائیں دیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہا ہو۔“ (۳)

﴿سَلَامٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطَلَعِ الْفَجْرِ﴾: یہ رات صبح طلوع ہونے تک سلامتی ہے۔ شب قدر کی تیسری فضیلت یہ ہے کہ یہ رات صبح طلوع ہونے تک ہر اس بلاؤں اور آفتوں سے سلامتی والی ہے۔ (۴)

①..... نور العرفان، القدر، تحت الآیة: ۳، ص ۹۹۰۔

②..... خازن، القدر، تحت الآیة: ۴، ۳۹۷/۳۹۸ ملقطاً۔

③..... شعب الایمان، الباب الثالث والعشرون من شعب الایمان... الخ، فی لیلۃ العید و یومہا، ۳/۴۳، الحدیث: ۳۷۱۷۔

④..... خازن، القدر، تحت الآیة: ۵، ۳۹۸/۴، مدارک، القدر، تحت الآیة: ۵، ص ۳۶۴، ملقطاً۔

سُورَةُ الْبَيْتَةِ

سُورَةُ بَيْتِنَا كَاتِعَارَف

مقامِ نزول

جہور مفسرین کے نزدیک یہ سورت مدنیہ ہے اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ایک روایت

یہ ہے کہ یہ سورت مکہ ہے۔ (1)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع، 8 آیتیں ہیں۔

”بَيْتِنَا“ نام رکھنے کی وجہ

بیتنہ کا معنی ہے روشن اور بہت واضح دلیل، اس سورت کی پہلی آیت کے آخر میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت

سے اسے ”سُورَةُ بَيْتِنَا“ کہتے ہیں۔

سُورَةُ بَيْتِنَا سے متعلق حدیث

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے سورت ”لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا“ پڑھوں۔ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے؟ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ہاں۔ (یعنی کر) حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھوں میں آنسو جاری ہو گئے۔ (2)

سُورَةُ بَيْتِنَا کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں یہودیوں، عیسائیوں اور مشرکوں کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

1.....حازن، تفسیر سورة البیتة، ۴/۳۹۸.

2.....بخاری، کتاب المناقب، باب مناقب ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، ۲/۵۶۲، الحدیث: ۳۸۰۹.

وَالِهٖ وَسَلَّمَ كى رسالت سے متعلق موقف بيان كيا گيا هے اور اس سورت ميں يه مضامين بيان هوءے هيں۔

- (1) يهوديون، عيسايون اور مجوسيون كے مذهب كا باطل هونا بيان فرمايا گيا۔
- (2) يه بتايا گيا كه اهل كتاب ميں دين كے معاملے ميں پھوٹ كس وقت پڑى اور تورات وانجيل ميں انهيں ديئے گئے احكام بيان كئے گئے۔
- (3) كافروں كا انجام بيان كيا گيا اور بتايا گيا كه يه تمام مخلوق ميں سب سے بدتر هيں۔
- (4) اس سورت كے آخر ميں بتايا گيا كه جو لوگ ايمان لائے اور انهيوں نے اچھے كام كئے تو هي تمام مخلوق ميں سب سے بهتر هيں، اس كے بعد ان كى جزاء بيان كى گئى۔

سورة قدر كے ساتھ مناسبت

سورة بينه كى اپنے سے ما قبل سورت ”قدر“ كے ساتھ مناسبت يه هے كه سورة قدر ميں بتايا گيا كه اللہ تعالٰى شب قدر ميں قرآن مجيد نازل فرمايا اور اس سورت ميں يه بيان كيا گيا كه كتابى كافر يهودى اور عيسائى اور مشرك اس وقت تك اپنا دين چھوڑنے والے نہ تھے جب تك ان كے پاس روشن دليل نہ آجائے، تو گويا كه اس سورت ميں قرآن مجيد نازل كرنے كى علت اور وجہ بيان كى گئى هے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ كے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمہ کنز الایمان:

اللہ كے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا هے۔

ترجمہ کنز العرفان:

لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالشُّرَكِيِّنَ مُنْفِكِينَ
حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝۱

ترجہ کنز الایمان: کتابی کافر اور مشرک اپنا دین چھوڑنے کو نہ تھے جب تک ان کے پاس روشن دلیل نہ آئے۔

ترجہ کنز العرفان: کتابی کافر اور مشرک (اپنا دین) چھوڑنے والے نہ تھے جب تک ان کے پاس روشن دلیل نہ آئے۔

﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالنَّشْرِكِينَ مُنْفَكِّينَ﴾: کتابی کافر اور مشرک (اپنا دین) چھوڑنے والے نہ تھے۔ یعنی کتابی کافر یہودی اور عیسائی اور مشرک بت پرست اپنا دین چھوڑنے والے نہ تھے جب تک ان کے پاس سید المرسلین صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جلوہ افروز نہ ہوں کیونکہ حضور اقدس صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی تشریف آوری سے پہلے یہ تمام لوگ یہی کہتے تھے کہ ہم اپنا دین چھوڑنے والے نہیں جب تک کہ وہ نبی تشریف فرما نہ ہوں جن کا ذکر توریت اور انجیل میں ہے اور جب وہ نبی تشریف لائے اور انہوں نے اپنی نبوت کا اعلان فرمایا تو ان میں سے کچھ لوگ ان پر ایمان لائے اور کچھ نے ان کے ساتھ کفر کیا۔^(۱)

سورہ بَيِّنَةِ کی آیت نمبر 1 سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے 3 باتیں معلوم ہوتیں

(1)..... اگرچہ اہل کتاب اور مشرکین سب ہی کافر ہیں مگر چونکہ اہل کتاب کو کسی پیغمبر اور کتاب سے نسبت ہے اس لئے ان کے احکام نرم ہیں اور اگر یہ ایمان قبول کریں تو انہیں دگنا ثواب ملتا ہے، جب کتاب اور پیغمبر سے نسبت کفار کو اتنا فائدہ دے دیتی ہے تو جس مومن کو حضور پر نور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اور قرآن سے خصوصی نسبت ہو جائے تو اس کا کیا عالم ہوگا۔

(2)..... حضور اقدس صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ایسی قوم کو درست فرمایا کہ جس کی اصلاح بظاہر ناممکن تھی۔

(3)..... آسمانی کتابوں پر عمل ان کے منسوخ ہونے سے پہلے ہدایت تھا اور ان کے منسوخ ہونے کے بعد ان پر عمل گمراہی ہو گیا۔

رَأْسُوْلٍ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْاْ صَحُفًا مَّطَهْرَةً ۙ ۚ فِيْهَا كُتِبَتْ قِيٰمَةٌ ۝۲

1..... حازن، البیئۃ، تحت الآیۃ: ١/٤٠٨/٣٩، صاوی، البیئۃ، تحت الآیۃ: ١/٦٠٣/٢٤٠٤-٢٤٠٤، ملقطاً.

ترجمہ کنز الایمان: وہ کون وہ اللہ کا رسول کہ پاک صحیفے پڑھتا ہے۔ ان میں سیدھی باتیں لکھی ہیں۔

ترجمہ کنز العرفان: (یعنی) اللہ کا رسول جو پاک صحیفوں کی تلاوت فرماتا ہے۔ ان صحیفوں میں سیدھی باتیں لکھی ہوئی ہیں۔

﴿رَسُولٌ مِّنَ اللَّهِ﴾ (یعنی) اللہ کا رسول۔ ﴿یعنی وہ روشن دلیل اللہ تعالیٰ کے انتہائی شاندار رسول ہیں جو کہ سب صحیفوں کے مضامین کی جامع پاک کتاب قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہیں۔ (1)﴾

قرآن مجید ہر طرح سے پاک ہے کہ پاک جگہ سے پاک فرشتوں کے ذریعے پاک نبی پر آیا، پھر ہمیشہ پاک زبانوں، پاک سینوں، پاک ہاتھوں میں رہے گا، نیز ملاوٹ اور روبدال سے محفوظ ہے۔ نیز یہ بھی یاد رہے کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تلاوت معجزہ ہے کیونکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مخلوق میں سے کسی سے سیکھے بغیر قرآن پڑھا اور پڑھایا، سمجھا اور سمجھایا جبکہ ہماری تلاوت معجزہ نہیں کیونکہ ہم حافظ، قاری اور عالم وغیرہ سے قرآن پاک کی تلاوت، قرأت، اس کے احکام اور اسرار سیکھتے ہیں۔

﴿فِيهَا كُتِبَ قَبِيَّةٌ﴾: ان صحیفوں میں سیدھی باتیں لکھی ہوئی ہیں۔ ﴿یعنی ان صحیفوں میں حق اور عدل کی سیدھی باتیں لکھی ہوئی ہیں جو درستی اور اصلاح پر دلالت کرتی ہیں۔ (2)﴾

وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمْ الْبَيِّنَةُ ۗ

ترجمہ کنز الایمان: اور پھوٹ نہ پڑی کتاب والوں میں مگر بعد اس کے کہ وہ روشن دلیل ان کے پاس تشریف لائے۔

ترجمہ کنز العرفان: اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی انہوں نے (آپس میں) تفرق نہ ڈالا مگر اس کے بعد کہ وہ روشن دلیل ان کے پاس آچکی تھی۔

1..... حازن، البیئة، تحت الآیة: ۲، ۳۹۹/۴.

2..... مدارك، البیئة، تحت الآیة: ۳، ص ۱۳۶۶، سمرقندی، البیئة، تحت الآیة: ۳، ۴۹۹/۳، ملنقطاً.

﴿وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ﴾ اور پھوٹ نہ پڑی کتاب والوں میں۔ ﴿اس آیت سے مراد یہ ہے کہ پہلے سے تو سب اس بات پر متفق تھے کہ جب وہ نبی تشریف لائیں گے جن کی بشارت دی گئی ہے تو ہم ان پر ایمان لائیں گے لیکن جب وہ نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جلوہ افروز ہوئے تو ان میں پھوٹ پڑ گئی اور ان میں سے بعض آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے اور بعض نے حسد اور عناد کی وجہ سے کفر اختیار کیا۔ (1)

وَمَا أَمْرًا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ ۝

ترجمہ کنز الایمان: اور ان لوگوں کو تو یہی حکم ہوا کہ اللہ کی بندگی کریں نہ رے اسی پر عقیدہ لاتے ایک طرف کے ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہ سیدھا دین ہے۔

ترجمہ کنز العرفان: اور ان لوگوں کو تو یہی حکم ہوا کہ اللہ کی عبادت کریں، اس کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے، ہر باطل سے جدا ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہ سیدھا دین ہے۔

﴿وَمَا أَمْرًا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ﴾ اور ان لوگوں کو تو یہی حکم ہوا کہ اللہ کی عبادت کریں۔ ﴿یہاں سے یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ یہودیوں اور عیسائیوں کو تورات وانجیل میں کیا حکم دیا گیا تھا، چنانچہ ارشاد فرمایا کہ ان لوگوں کو تورات اور انجیل میں تو یہی حکم ہوا کہ تمام دینوں کو چھوڑ کر خالص اسلام کے پیروکار ہو کر اخلاص کے ساتھ اور شرک و نفاق سے دور رہ کر صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور فرض نماز کو اس کے اوقات میں قائم کریں اور ان کے مالوں میں جو زکوٰۃ فرض ہوا سے دیں یہ سیدھا دین ہے۔ (2)

آیت ”وَمَا أَمْرًا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ“ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے تین باتیں معلوم ہوئیں:

1.....حازن، البیئة، تحت الآیة: ٤، ٣٩٩/٤، مدارك، البیئة، تحت الآیة: ٤، ص ١٣٦٦، ملقطاً.

2.....حازن، البیئة، تحت الآیة: ٤، ٣٩٩/٤، مدارك، البیئة، تحت الآیة: ٥، ص ١٣٦٦، ملقطاً.

- (1)..... کفار اس بات کے پابند ہیں کہ وہ اسلام قبول کر کے اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں۔
 (2)..... دین میں عقائد اور اعمال دونوں ہی ضروری ہیں۔
 (3)..... وہی عمل مقبول ہے جس میں خالص اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی نیت کی گئی ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سید المرسلین صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری شکلوں اور تمہارے مالوں کی طرف نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے دلوں اور تمہارے اعمال کو دیکھتا کرتا ہے۔“ (1)

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ
 خَالِدِينَ فِيهَا أُولَئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ٦

ترجمہ کنزالایمان: بیشک جتنے کافر ہیں کتابی اور مشرک سب جہنم کی آگ میں ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے وہی تمام مخلوق میں بدترین۔

ترجمہ کنزالعرفان: بیشک اہل کتاب میں سے جو کافر ہوئے وہ اور مشرک سب جہنم کی آگ میں ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے، وہی تمام مخلوق میں سب سے بدترین۔

﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ﴾: بیشک اہل کتاب میں سے جو کافر ہوئے۔ ﴿اس سے پہلے کافروں کا ڈنڈوی حال بیان کیا گیا اور اب یہاں سے کافروں کا آخری حال بیان کیا جا رہا ہے اور اہل کتاب کے ساتھ مشرکوں کا ذکر اس لئے کیا گیا تاکہ انہیں یہ وہم نہ ہو کہ آیت میں بیان کیا گیا حکم صرف اہل کتاب کے ساتھ خاص ہے۔ (2)

آیت ”إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا“ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے 4 باتیں معلوم ہوتی ہیں:

- 1..... مسلم، کتاب البر و الصلة و الآداب، باب تحريم ظلم المسلم وخذله... الخ، ص ١٣٨٧، الحديث: ٣٤ (٢٥٦٤).
 2..... روح البيان، البيعة، تحت الآية: ٦، ٤٨٩/١٠.

- (1)..... اہل کتاب میں سے وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کو مانتے اور اس کی عبادت تو کرتے تھے لیکن انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کو نہ مانا اور ان کی عزت و توقیر نہ کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں کافر قرار دیا بلکہ یہاں تو مشرکین سے پہلے ان کے عذاب کا ذکر کیا۔
- (2)..... کافر چاہے کتابی ہو یا مشرک جہنم میں ہمیشہ رہے گا اگرچہ ان کے کفر کی وجہ سے ان کے عذاب کی نوعیت جدا ہو۔
- (3)..... کفر جہنم میں داخل ہونے کا یقینی سبب ہے۔
- (4)..... کافر اگرچہ کتنی ہی بڑی کوئی خدمت انجام دے رہا ہو وہ بدتر ہی ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۖ ط

توجہ کنز الایمان: بیشک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں۔

توجہ کنز العرفان: بیشک جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے وہی تمام مخلوق میں سب سے بہتر ہیں۔

﴿أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ﴾: وہی تمام مخلوق میں سب سے بہتر ہیں۔ ﴿اس آیت سے معلوم ہوا کہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے تو وہ فرشتوں سے بھی افضل ہیں کیونکہ تمام مخلوق میں فرشتے بھی داخل ہیں البتہ اس میں تفصیل یہ ہے کہ انسانوں میں سے جو حضرات نبوت و رسالت کے منصب پر فائز ہوئے وہ تمام فرشتوں سے افضل ہیں جبکہ فرشتوں میں جو رسول ہیں وہ اولیاء اور علماء سے افضل ہیں (اور اولیاء و علماء عام فرشتوں سے افضل ہیں) جبکہ عام فرشتے گناہگار مومنین سے افضل ہیں کیونکہ فرشتے گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں۔⁽¹⁾

جَزَاءُ وَّهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ رَاضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَاضُوا عَنْهُ ۗ ذَٰلِكَ لِمَنْ

1..... روح البیان، البینة، تحت الآیة: ٧، ١٠، ٤٩٠، شرح فقہ اکبر، ص ١١٨، ملقطاً.

حَسْبِيَ رَبَّهٗ ۝٤

توجیہ کنزالایمان: ان کا صلہ ان کے رب کے پاس بسنے کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہیں ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں اللہ ان سے راضی اور وہ اس سے راضی یہ اس کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈرے۔

توجیہ کنزالعرفان: ان کا صلہ ان کے رب کے پاس بسنے کے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہو اور وہ اس سے راضی ہوئے، یہ صلہ اس کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈرے۔

﴿جَزَاءُ وَّهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ: ان کا صلہ ان کے رب کے پاس۔﴾ یعنی جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کئے ان کا صلہ ان کے رب عَزَّوَجَلَّ کے پاس بسنے کے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی اطاعت اور اخلاص سے راضی ہو اور وہ اُس کے کرم اور اس کی عطا سے راضی ہوئے، یہ عظیم بشارت اس کے لیے ہے جو دنیا میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے ڈرے اور اس کی نافرمانی سے بچے۔^(۱)

آیت ”جَزَاءُ وَّهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ“ سے حاصل ہونے والی معلومات

- اس آیت سے 4 باتیں معلوم ہوئیں،
- (1)..... دنیا کی نعمتیں نیک لوگوں کی حقیقی جزا نہیں اگرچہ اللہ تعالیٰ نیکوں کے صدقے ان سے بھی نواز دے۔
 - (2)..... دنیا منزل ہے اور جنت اصلی مقام ہے۔
 - (3)..... جزا کے لئے جنت میں داخل ہونے کے بعد نہ وہاں سے نکلنا ہے اور نہ موت کا آنا ہے۔
 - (4)..... ہر ولی اور بزرگ کو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہہ سکتے ہیں، یہ لفظ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ سے خاص نہیں۔ اس آیت میں یہ مضمون صاف موجود ہے۔

1.....خازن، البیۃ، تحت الآیۃ: ٨، ٤، ٤٠٠، ملتقطاً.

سُورَةُ الزَّلْزَلِ

سورة زلزال کا تعارف

مقامِ نزول

سورة زلزال مکہ ہے اور ایک قول یہ ہے کہ مدنیہ ہے۔⁽¹⁾

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع، 8 آیتیں ہیں۔

”زلزال“ نام رکھنے کی وجہ

زلزال کا معنی ہے ہلا دینا، اور اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ”سورة زلزال“ کہتے ہیں۔

سورة زلزال کے فضائل

(1)..... حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”سورة اِذَا زُلْزِلَتْ“ آدھے قرآن کے برابر ہے اور سورة ”قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ“ تہائی قرآن کے برابر ہے اور سورة ”قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ“ چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔⁽²⁾

(2)..... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو سورة زلزال پڑھے تو یہ اس کے لئے نصف قرآن کے برابر ہوگی، جو سورة کافرون پڑھے تو یہ اس کے لئے چوتھائی قرآن کے برابر اور سورة اخلاص کا پڑھنا تہائی قرآن پاک کی تلاوت کرنے کے برابر ہے۔“⁽³⁾

1.....بخاری، تفسیر سورة الزلزلة، ٤/٤٠٠.

2.....ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ما جاء فی سورة الاخلاص و فی سورة اذا زلزلت، ٤/٤٠٩، الحدیث: ٢٩٠٣.

3.....ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ما جاء فی اذا زلزلت، ٤/٤٠٩، الحدیث: ٢٩٠٢.

سورة زلزال کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں قیامت کی ہولناکیوں اور سختیوں کے بارے میں خبر دی گئی ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں۔

- (1)..... اس سورت کی ابتداء میں قیامت قائم ہوتے وقت کی چند علامات بیان کرنے کے بعد بتایا گیا کہ قیامت کے دن زمین اللہ تعالیٰ کے حکم سے مخلوق کا وہ سب کچھ بیان کر دے گی جو اس پر انہوں نے کیا ہوگا۔
- (2)..... اس سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ قیامت کے دن لوگ مختلف حالتوں میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور جس نے ذرہ بھر نیکی یا گناہ کیا ہوگا تو وہ اسے دیکھے گا۔

سورة بَيِّنَاتِہ کے ساتھ مناسبت

سورة زلزال کی اپنے سے ما قبل سورت ”بَيِّنَاتِہ“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورة بَيِّنَاتِہ کے آخر میں بیان کیا گیا کہ کافروں کی سزا جہنم ہے اور نیک مسلمانوں کی جزا جنت اور اس سورت میں یہ سزا و جزا ملنے کا وقت بتایا گیا ہے۔⁽¹⁾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمہ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمہ کنزالعرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَہَا ۱

ترجمہ کنزالایمان: جب زمین تھر تھرا دی جائے جیسا اس کا تھر تھرا نا ٹھہرا ہے۔

1..... تناسق الدرر، سورة الزلزلة، ص ۱۴۲.

ترجہ کنز العرفان: جب زمین تھر تھرا دی جائے گی جیسے اس کا تھر تھرانا طے ہے۔

﴿إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا﴾: جب زمین تھر تھرا دی جائے گی جیسے اس کا تھر تھرانا طے ہے۔ ﴿ارشاد فرمایا کہ جب زمین اپنے زلزلے کے ساتھ تھر تھرا دی جائے گی اور زمین پر کوئی درخت، کوئی عمارت اور کوئی پہاڑ باقی نہ رہے گا حتیٰ کہ زلزلے کی شدت سے ہر چیز ٹوٹ پھوٹ جائے گی۔ زمین کا یہ تھر تھرانا اس وقت ہوگا جب قیامت نزدیک ہوگی یا قیامت کے دن زمین تھر تھرائے گی۔ (1)

قیامت کا زلزلہ کتنا ہولناک ہے اس کے بارے میں ایک مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ ۖ إِنَّ زَلْزَلَةَ
السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ ۝ يَوْمَ تَرَوُنَّهَا تُدْهَلُ
كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ
حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَرَىٰ وَمَا هُمْ
بِسُكَرَىٰ وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ (2)

ترجہ کنز العرفان: اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو، بیشک قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے۔ جس دن تم اسے دیکھو گے (تو یہ حالت ہوگی کہ) ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے گی اور ہر حمل والی اپنا حمل ڈال دے گی اور تو لوگوں کو دیکھے گا جیسے نشے میں ہیں حالانکہ وہ نشہ میں نہیں ہوں گے لیکن ہے یہ کہ اللہ کا عذاب بڑا شدید ہے۔

وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا ۖ وَقَالَ الْإِنْسَانُ مَا لَهَا ۚ

ترجہ کنز الایمان: اور زمین اپنے بوجھ باہر پھینک دے۔ اور آدمی کہے اسے کیا ہوا۔

ترجہ کنز العرفان: اور زمین اپنے بوجھ باہر پھینک دے گی۔ اور آدمی کہے گا: اسے کیا ہوا؟

﴿وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا﴾: اور زمین اپنے بوجھ باہر پھینک دے گی۔ ﴿یعنی جب زمین اپنے اندر موجود خزانے اور مردے سب نکال کر باہر پھینک دے گی۔ یاد رہے انسان اور جنات بوجھ والے وجود ہیں جب تک زمین کے اوپر

1.....حازن، الزُّلْزَلَةُ، تحت الآية: ۱، ۴/۴۰۰.

2.....حج: ۲۰۱.

موجود ہیں تو وہ زمین پر بوجھ ہیں اور جب زمین کے اندر ہوں تو زمین کے لئے بوجھ ہیں اسی وجہ سے انسانوں اور
جِنّات کو ثقلین کہا جاتا ہے کیونکہ یہ مردہ ہوں یا زندہ زمین ان کا بوجھ اٹھاتی ہے۔⁽¹⁾

زمین کے اس عمل کے بارے میں ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَإِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ ۗ وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ ۗ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحَقَّتْ ۗ يَا أَيُّهَا
الْإِنْسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ كَدْحًا
فَمُتْلِقِيهِ ۗ⁽²⁾

ترجمہ کنز العرفان: اور جب زمین کو دراز کر دیا جائے گا۔
اور جو کچھ اس میں ہے زمین اسے (باہر) ڈال دے گی اور خالی
ہو جائے گی۔ اور وہ اپنے رب کا حکم سنے گی اور اسے یہی لائق
ہے۔ اے انسان! بیشک تو اپنے رب کی طرف دوڑنے والا
ہے پھر اس سے ملنے والا ہے۔

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد
فرمایا ”زمین سونے چاندی کے ستونوں جیسے اپنے جگر پارے اگل دے گی، قاتل دیکھ کر کہے گا کہ اسی (مال) کی وجہ سے
تو میں نے قتل کیا تھا، رشتہ داری توڑنے والا کہے گا: اسی وجہ سے تو میں نے رشتہ داری توڑی تھی، چور دیکھ کر کہے گا کہ اسی
مال کی وجہ سے میرا ہاتھ کاٹا گیا تھا پھر سب اس مال کو چھوڑ دیں گے اور کوئی اس میں سے کچھ نہیں لے گا۔“⁽³⁾

﴿وَقَالَ الْإِنْسَانُ مَالَهَا: اور آدمی کہے گا: اسے کیا ہوا؟﴾ یعنی اس زلزلے کے وقت جو لوگ موجود ہوں گے وہ
حیرت سے کہیں گے: زمین کو کیا ہوا کہ ایسی مضطرب ہوئی اور اتنا شدید زلزلہ آیا کہ جو کچھ اس کے اندر تھا اس نے سب
باہر پھینک دیا۔⁽⁴⁾

يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا ۗ بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَىٰ لَهَا ۗ

ترجمہ کنز الایمان: اس دن وہ اپنی خبریں بتائے گی۔ اس لیے کہ تمہارے رب نے اسے حکم بھیجا۔

1.....مدارک، الزلزلہ، تحت الآیة: ٢، ص ١٣٦٨، حازن، الزلزلہ، تحت الآیة: ٢، ٤٠٠/٤-٤٠١، ملتقطاً.

2.....انشقاق: ٦-٣.

3.....مسلم، کتاب الزکاة، باب الترغیب فی الصدقة قبل ان لا یوجد من یقبلها، ص ٥٠٥، الحدیث: ٦٢ (١٠١٣).

4.....روح البیان، الزلزلہ، تحت الآیة: ٣، ٤٩٢/١٠.

تَرْجُمَةُ كُنُزِ الْعَرَفَانَ: اس دن وہ اپنی خبریں بتائے گی۔ اس لیے کہ تمہارے رب نے اسے حکم بھیجا۔

﴿يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا﴾: اس دن وہ اپنی خبریں بتائے گی۔ کچھ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جب یہ امور واقع ہوں گے تو اس دن زمین اللہ تعالیٰ کے حکم سے مخلوق کو اپنی خبریں بتائے گی اور جو نیکی بدی اس پر کی گئی وہ سب بیان کرے گی اور اس سے مقصود یہ ہوگا کہ زمین نافرمانوں سے شکوہ کر سکے اور فرمانبرداروں کا شکر یہ ادا کر سکے، چنانچہ وہ یہ کہے گی کہ ”فلاں شخص نے مجھ پر نماز پڑھی، فلاں نے زکوٰۃ دی، فلاں نے روزے رکھے اور فلاں نے حج کیا جبکہ فلاں نے نافر کیا، فلاں نے زنا کیا، فلاں نے چوری کی، فلاں نے ظلم کیا حتیٰ کہ کافر (یہن کر) تمنا کرے گا کہ اسے جہنم میں پھینک دیا جائے۔“^(۱)

ہمارے اعمال کے گواہ

اس سے معلوم ہوا کہ زمین ہمارے اعمال پر گواہ ہے اور قیامت کے دن یہ ہمارے سامنے ہمارے اعمال بیان کر دے گی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت ”يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا“ تلاوت فرمائی، پھر ارشاد فرمایا ”تم جانتے ہو کہ اس (زمین) کی خبریں کیا ہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم زیادہ جانتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”اس کی خبریں یہ ہیں کہ وہ مرد و عورت پر اس کے ان اعمال کی گواہی دے گی جو انہوں نے اس کی پیٹھ پر کئے، وہ کہے گی: اس نے فلاں دن یہ عمل کیا اور اس نے فلاں دن یہ عمل کیا، یہی اس کی خبریں ہیں۔“^(۲)

لہذا ہر انسان کو چاہئے کہ وہ گناہ کرتے وقت زمین سے محتاط رہے۔ حضرت ربیعہ جرشئی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”زمین سے محتاط رہو کہ یہ تمہاری اصل ہے اور جو کوئی اس پر اچھا یا برا عمل کرے گا یہ اس کی خبر دے گی۔“^(۳)

①.....حازن، الزَّلْزَلَةُ، تحت الآية: ۴-۵، ۴۰/۱/۴، تفسیر کبیر، الزَّلْزَلَةُ، تحت الآية: ۴، ۲۵۵/۱۱، ملقطاً.

②.....ترمذی، کتاب صفة القيامة و الرفائق و الورع، ۷-باب منه، ۱۹۴/۴، الحدیث: ۲۴۳۷.

③.....معجم الکبیر، باب الرءاء، ربیعة بن الغاز الجرشئی... الخ، ۶۵/۵، الحدیث: ۴۵۹۶.

اسی طرح ہمارے اعضاء جن سے ہم گناہ کرتے ہیں، یہ بھی ہمارے اعمال پر گواہ ہیں اور قیامت کے دن یہ وہ سب اعمال بیان کر دیں گے جو ان سے کئے گئے ہوں گے، چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ
عَنْهُ مَسْئُولًا (۱)

ترجمہ کنز العرفان: بیشک کان اور آنکھ اور دل ان سب کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

اور ارشاد فرمایا:

يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَ
أَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (۲)

ترجمہ کنز العرفان: جس دن ان کے خلاف ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔

لہذا ہر انسان کو چاہئے کہ وہ جب اپنے کان، آنکھ، دل، زبان، ہاتھ اور پاؤں سے کوئی گناہ کرنے لگے تو وہ یہ بات پیش نظر رکھے کہ قیامت کے دن یہی اعضاء اس کے اُس گناہ کی گواہی دیں گے۔

يَوْمَ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا لِّيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ ۖ

ترجمہ کنز الایمان: اس دن لوگ اپنے رب کی طرف پھریں گے کئی راہ ہو کر تاکہ اپنا کیا دکھائے جائیں۔

ترجمہ کنز العرفان: اس دن لوگ مختلف حالتوں میں لوٹیں گے تاکہ انہیں ان کے اعمال دکھائے جائیں۔

﴿يَوْمَ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا﴾ اس دن لوگ مختلف حالتوں میں لوٹیں گے۔ ﴿اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ قیامت کے دن لوگ حساب کی جگہ پر پیش ہونے کے بعد وہاں سے کئی راہیں ہو کر لوٹیں گے، کوئی دائیں طرف سے ہو کر جنت کی طرف جائے گا اور کوئی بائیں جانب سے ہو کر دوزخ کی طرف جائے گا تاکہ انہیں ان کے اعمال کی جزاء دکھائی جائے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ جس دن وہ امور واقع ہوں گے جن کا ذکر کیا گیا تو اس دن لوگ اپنی قبروں سے حساب کی جگہ کی طرف

① بنی اسرائیل: ۳۶۔

② نور: ۲۴۔

مختلف حالتوں میں لوٹیں گے کہ کسی کا چہرہ سفید ہوگا اور کسی کا چہرہ سیاہ ہوگا، کوئی سوار ہوگا اور کوئی زنجیروں اور بیڑیوں میں جکڑا ہوا پیدل ہوگا، کوئی امن کی حالت میں ہوگا اور کوئی خوفزدہ ہوگا تاکہ انہیں ان کے اعمال دکھائے جائیں۔ (1)

فَنِّ يَعْْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۗ وَمَنْ يَعْْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۗ

توجہ کنزالایمان: تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا۔ اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا۔

توجہ کنزالعرفان: تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے وہ اسے دیکھے گا۔ اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے وہ اسے دیکھے گا۔

﴿وَمَنْ يَعْْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ﴾ اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے وہ اسے دیکھے گا۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہر مومن اور کافر کو قیامت کے دن اس کے نیک اور برے اعمال دکھائے جائیں گے، مومن کو اس کی نیکیاں اور برائیاں دکھا کر اللہ تعالیٰ برائیاں بخش دے گا اور نیکیوں پر ثواب عطا فرمائے گا اور کافر کی نیکیاں رد کر دی جائیں گی کیونکہ وہ کفر کی وجہ سے ضائع ہو چکیں اور برائیوں پر اس کو عذاب کیا جائے گا۔

حضرت محمد بن کعب قرظی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کافر نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی تو وہ اس کی جزا دنیا ہی میں دیکھ لے گا یہاں تک کہ جب دنیا سے نکلے گا تو اس کے پاس کوئی نیکی نہ ہوگی اور مومن اپنی برائیوں کی سزا دنیا میں پائے گا تو آخرت میں اس کے ساتھ کوئی برائی نہ ہوگی۔ بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ اس سے پہلی آیت مؤمنین کے بارے میں ہے اور یہ آیت کفار کے بارے میں ہے۔ (2)

نیکی تھوڑی سی بھی کارآمد اور گناہ چھوٹا سا بھی وبال ہے

اس آیت سے معلوم ہوا کہ نیکی تھوڑی سی بھی کارآمد ہے اور گناہ چھوٹا سا بھی وبال ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی

1.....حازن، الزَّلْزَلَةُ، تحت الآية: ۶، ۴۰/۱/۴، روح البیان، الزَّلْزَلَةُ، تحت الآية: ۶، ۴۹۳/۱۰، ملقطاً.

2.....حازن، الزَّلْزَلَةُ، تحت الآية: ۸، ۴۰/۱/۴، مدارك، الزَّلْزَلَةُ، تحت الآية: ۸، ص ۱۳۶۸، ملقطاً.

اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”بندہ کبھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی بات کہتا ہے اور اُس کی طرف توجہ بھی نہیں کرتا (یعنی بعض باتیں انسان کے نزدیک نہایت معمولی ہوتی ہیں) اللہ تعالیٰ اُس (بات) کی وجہ سے اس کے بہت سے درجے بلند کرتا ہے اور کبھی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی بات کرتا ہے اور اُس کا خیال بھی نہیں کرتا اس (بات) کی وجہ سے جہنم میں گرتا ہے۔^(۱)

1.....بخاری، کتاب الرقاق، باب حفظ اللسان، ۴/۲۴۱، الحدیث: ۶۴۷۸.

سُورَةُ الْعَادِيَاتِ

سورة عاویات کا تعارف

مقام نزول

سورة عاویات حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے قول کے مطابق مکہ ہے اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے قول کے مطابق مدنیہ ہے۔^(۱)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع، 11 آیتیں ہیں۔

”عاویات“ نام رکھنے کی وجہ

مجاہدین کے ان گھوڑوں کو عاویات کہتے ہیں جنہیں وہ دشمن کا پیچھا کرنے کیلئے تیزی سے دوڑاتے ہیں۔ اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان گھوڑوں کی قسم ارشاد فرمائی ہے اس مناسبت سے اسے ”سورة عاویات“ کہتے ہیں۔

سورة عاویات کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں انسان کے ناشکر ہونے کو بیان کیا گیا ہے اور اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں

(1)..... اس سورت کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کے گھوڑوں کی قسم کھا کر ارشاد فرمایا کہ انسان اپنے رب عزوجل کی نعمتوں کی ناشکری اور انکار کرتا ہے اور وہ اپنے اس عمل پر خود بھی گواہ ہے۔

(2)..... اس سورت کے آخر میں مال کی محبت میں مضبوط اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے میں کمزور انسان کی مذمت بیان کی گئی اور وہ اعمال کرنے کی ترغیب دی گئی جو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حساب دیتے وقت

1.....حازن، تفسیر سورة العاديات، ۴/۲۰۴.

کام آئیں گے۔

سورہ زلزال کے ساتھ مناسبت

سورہ عادیات کی اپنے سے ماقبل سورت ”زلزال“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ زلزال کے آخر میں نیکی اور گناہ کی جزایاں کی گئی اور اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کرنے، دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے اور آخرت میں لئے جانے والے حساب کی تیاری نہ کرنے پر انسان کی سرزنش کی گئی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

توجیہ کنز الایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

توجیہ کنز العرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَالْعِدِیَّتِ صَبِحًا ۱ قَالُمُورِیَّتِ قَدْحًا ۲

توجیہ کنز الایمان: قسم ان کی جو دوڑتے ہیں سینے سے آواز نکلتی ہوئی۔ پھر پتھروں سے آگ نکالتے ہیں سم مار کر۔

توجیہ کنز العرفان: ان گھوڑوں کی قسم جو بانپتے ہوئے دوڑتے ہیں۔ پھر سم مار کر پتھروں سے چنگاریاں نکالنے والوں کی۔

﴿وَالْعِدِیَّتِ صَبِحًا﴾: ان گھوڑوں کی قسم جو بانپتے ہوئے دوڑتے ہیں۔ ﴿قَالُمُورِیَّتِ قَدْحًا﴾: اس آیت میں جن گھوڑوں کی قسم ارشاد فرمائی گئی ان سے مراد غازیوں کے گھوڑے ہیں جو جہاد میں دوڑتے ہیں تو ان کے سینوں سے آوازیں نکلتی ہیں۔^(۱)

آیت ”وَالْعِدِیَّتِ صَبِحًا“ سے حاصل ہونے والی معلومات

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ نے کیا پیارے نکتے بیان فرمائے کہ آیت سے معلوم ہوا،

۱..... ابو سعود، العادیات، تحت الآیة: ۵، ۸۹۶/۵، ۱.

- (1)..... غازیوں کی شان بہت اعلیٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے گھوڑوں کی قسم ارشاد فرمائی۔
- (2)..... جب غازی کے گھوڑے نے اپنی پشت پر غازی کو لیا تو اس گھوڑے کی شان اونچی ہوگئی، تو جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہجرت کی رات سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے کندھے پر لیا، حضرت علی المرتضیٰ حکرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو صہباء کے مقام میں اپنے زانو پر سلا یا اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا سر مبارک اپنے سینہ پر لیا بلکہ وہ آمنہ خاتون اور حلیمہ دانی جنہوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی گودوں میں کھلایا ان کی کیا شان ہوگی۔
- (3)..... یہ کہ جب غازی کے گھوڑے کی سانس برکت والی ہے، کہ اس کی قسم ارشاد ہوئی، تو ذرا کر کی سانس بھی برکت والی ہے، جس سے شفا ہوتی ہے۔

﴿قَالُوا بَرِيْتٌ قَدْحًا﴾ پھر سمر مار کر پتھروں سے چنگاریاں نکالنے والوں کی۔ ﴿حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ”اس سے مراد وہ گھوڑے ہیں جو پتھریلی زمین پر چلتے ہیں تو ان کے سُموں کی رگڑ سے آگ کی چنگاریاں نکلتی ہیں۔“ (1)

مقبولوں سے دور کی نسبت بھی عزت کا سبب ہے

یہاں ایک نکتہ قابل ذکر ہے کہ غازی کے گھوڑے کے سم سے اس پتھر اور شعلے کو نسبت ہوئی تو یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اتنا پیارا ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا بھی قسم میں ذکر فرمایا، اس سے معلوم ہوا کہ مقبولوں سے دور کی نسبت بھی عزت کا سبب ہے۔

فَالْمَغِيرَاتُ صُبْحًا ۱ فَاثَرْنَ بِهِ نَقْعًا ۲ فَوَسَطْنَ بِهِ جَمْعًا ۳

ترجمہ کنز الایمان: پھر صبح ہوتے تاراج کرتے ہیں۔ پھر اس وقت غبار اڑاتے ہیں۔ پھر دشمن کے بیچ لشکر میں

1..... تفسیر کبیر، العادیات، تحت الآیة: ۲، ۱۱/۲۵۹.

جاتے ہیں۔

توجہ کنز العرفان: پھر صبح کے وقت غارت کر دینے والوں کی۔ پھر اس وقت غبار اڑاتے ہیں۔ پھر اسی وقت دشمن کے لشکر میں گھس جاتے ہیں۔

﴿فَالْمُغِيرَاتِ صُبْحًا: پھر صبح کے وقت غارت کر دینے والوں کی۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ ان گھوڑوں کی قسم جو صبح کے وقت اسلام کے دشمنوں پر حملہ کر دیتے ہیں، پھر اس وقت دوڑتے ہوئے غبار اڑاتے ہیں، پھر اسی وقت دشمن کے لشکر میں بے خوف گھس جاتے ہیں۔

جاہدین جب اسلام کے کسی دشمن پر حملہ کرنے کا ارادہ کرتے تو رات بھر سفر کرتے اور صبح کے وقت حملہ کر دیتے اس کا فائدہ یہ ہوتا کہ رات کے وقت اندھیرے میں ہونے کی وجہ سے وہ دکھائی نہیں دیتے تھے اور جس وقت وہ حملہ کرتے اس وقت لوگ غافل اور جنگ کے لئے تیار نہیں ہوتے تھے۔^(۱)

سورہ عادیات کی آیت نمبر 3 تا 5 سے حاصل ہونے والی معلومات

ان آیات سے چند باتیں معلوم ہوئیں

- (1)..... صبح کے وقت عموماً جہاد بابرکت ہے بلکہ اس وقت کئے جانے والے ہر دینی اور دنیوی کام میں برکت ہوتی ہے۔
- (2)..... جہاد کے وقت گھوڑوں کے دوڑنے سے جو غبار اڑتا ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کو پیارا ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اڑنے والا غبار ہے۔
- (3)..... دشمن کے لشکر میں بے خوف گھس جانا بھی اللہ تعالیٰ کو پیارا ہے۔

إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُودٌ ﴿۶﴾ وَ إِنَّهُ عَلَىٰ ذٰلِكَ لَشَهِيدٌ ﴿۷﴾

توجہ کنز الایمان: بیشک آدمی اپنے رب کا بڑا ناشکر ہے۔ اور بیشک وہ اس پر خود گواہ ہے۔

①..... تفسیر کبیر، العادیات، تحت الآیة: ۳، ۱۱/۱، ۲۶۰/۱، قرطبی، العادیات، تحت الآیة: ۳، ۱۱/۱، الجزء العشرین، ملتقطاً.

ترجمہ کنزالعرفان: بیشک انسان ضرور اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔ اور بیشک وہ اس بات پر ضرور خود گواہ ہے۔

﴿إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُودٌ﴾: بیشک انسان ضرور اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔ ﴿اللَّهُ تَعَالَىٰ نَازِلٌ فِي السَّمَاوَاتِ﴾: بیشک اللہ تعالیٰ نے غازیوں کے گھوڑوں کی قسمیں ذکر کر کے فرمایا: بیشک انسان اپنے رب عزوجل کا بڑا ناشکرا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں ”ناشکرے سے مراد وہ انسان ہے جو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے مکر جاتا ہے اور بعض مفسرین نے فرمایا کہ ناشکرے سے مراد گناہگار انسان ہے اور بعض نے فرمایا کہ اس سے مراد وہ انسان ہے جو مصیبتوں کو یاد رکھے اور نعمتوں کو بھول جائے۔ (1)

﴿وَإِنَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ لَشَهِيدٌ﴾: اور بیشک وہ اس بات پر ضرور خود گواہ ہے۔ ﴿اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ بیشک وہ انسان ناشکرا ہونے پر خود اپنے عمل سے گواہ ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کے ناشکرے ہونے پر خود گواہ ہے۔ (2)

وَإِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ ﴿٨﴾ أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا بُعِثَ رَمًا فِي الْقُبُورِ ﴿٩﴾
وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُورِ ﴿١٠﴾ إِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيرٌ ﴿١١﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور بیشک وہ مال کی چاہت میں ضرور کڑا ہے۔ تو کیا نہیں جانتا جب اٹھائے جائیں گے جو قبروں میں ہیں۔ اور کھول دی جائے گی جو سینوں میں ہے۔ بے شک ان کے رب کو اس دن ان کی سب خبر ہے۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور بیشک وہ مال کی محبت میں ضرور بہت شدید ہے۔ تو کیا وہ نہیں جانتا جب وہ اٹھائے جائیں گے جو قبروں میں ہیں؟ اور جو سینوں میں ہے وہ کھول دی جائے گی۔ بیشک ان کا رب اس دن ان کی یقیناً خوب خبر رکھنے والا ہے۔

﴿وَإِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ﴾: اور بیشک وہ مال کی محبت میں ضرور بہت شدید ہے۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی تین آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ بیشک انسان مال کی محبت اور اس کی طلب میں تو بہت مضبوط اور طاقتور ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کی

1.....حازن، العاديات، تحت الآية: ۶، ۴/۲۰۴.

2.....حازن، العاديات، تحت الآية: ۷، ۴/۲۰۴.

عبادت کرنے اور اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کیلئے کمزور ہے تو کیا مال کی محبت میں مبتلا وہ انسان نہیں جانتا کہ جب وہ مردے اٹھائے جائیں گے جو قبروں میں ہیں اور انہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا اور جو حقیقت سینوں میں ہے وہ کھول دی جائے گی تو اس وقت اللہ تعالیٰ انہیں ان کے نیک اور برے اعمال کا بدلہ دے گا، بے شک ان کا رب عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن جو کہ فیصلے کا دن ہے ان کے اعمال، ان کی نیتوں اور ان کی اطاعت و نافرمانی کی خوب خبر رکھنے والا ہے جیسا کہ ہمیشہ سے ہے۔^(۱)

نور العرفان میں ہے: غافل انسان مال کی محبت کی وجہ سے سخت دل ہے کیونکہ مال کی محبت سختی دل کا باعث ہے، جیسے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت نرمی دل کا سبب ہے دیکھو یزید، فرعون، شدار، جانوروں سے زیادہ سخت دل تھے، محض محبت مال سے یا غافل انسان مال کی محبت میں سخت دل ہے، دین میں نرم (یعنی دین میں سختی برداشت نہیں کرتے)، اسی لئے عام طور پر لوگ دنیا کے لئے وہ مشقتیں جھیل لیتے ہیں جو دین کے لئے نہیں جھیلے،

مال سے محبت کی چار صورتیں

خیال رہے کہ محبت مال چار طرح کی ہے: (۱) حُبِّ ایمانی جیسے حج وغیرہ کے لئے مال کی چاہت، (۲) حُبِّ نفسانی جیسے اپنے آرام و راحت کے لئے مال سے رغبت، (۳) حُبِّ طُغیانی جیسے محض جمع کرنے اور چھوڑ جانے کے لئے مال سے محبت، (۴) حُبِّ شیطانی یعنی گناہ و سرکشی کے لئے مال کی محبت۔ یہاں آخری دو محبتیں مراد ہیں، پہلی قسم کی محبت عبادت ہے، حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا: ”إِنِّي أَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ“ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو جہاد کے گھوڑوں سے بڑی محبت تھی، چونکہ مال بہت خیر کا ذریعہ ہے، اسی لئے اسے خیر فرمایا گیا۔ صوفیاء کے نزدیک نعمت سے ایسی محبت بری ہے جو دل کو بھردے کہ منعم کی محبت کی جگہ نہ رہے، وہی یہاں مراد ہے، اندرون دل صرف یار کی محبت ہو، وہاں اغیار نہ ہوں، باقی محبتیں دل کے باہر رہیں، کشتی پانی میں رہے سلامت ہے، اگر پانی کشتی میں آجائے تو ڈوب جائے گی۔

①.....تفسیر کبیر، العادیات، تحت الآیة: ۸، ۲۶۲/۱۱، سمرقندی، العادیات، تحت الآیة: ۸-۱۱، ۳/۳-۵۰۳، مدارک، العادیات، تحت الآیة: ۸-۱۱، ص ۱۳۶۹، ملقطاً.

سُورَةُ الْقَارِعَةِ

سورة قارعه کا تعارف

مقام نزول

سورة قارعه مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔^(۱)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع، 11 آیتیں ہیں۔

”قارعه“ نام رکھنے کی وجہ

قارعه کا معنی ہے دل دہلا دینے والی، اور اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ”سورة قارعه“ کہتے ہیں۔

سورة قارعه کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں قیامت کی ہولناکیاں بیان کی گئی ہیں اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں۔

(1)..... اس سورت کی ابتداء میں بتایا گیا کہ قیامت کی دہشت اور سختی سے تمام لوگوں کے دل دہل جائیں گے اور میدانِ قیامت میں لوگ پھیلے ہوئے پروانوں کی طرح ہوں گے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر دھنسی ہوئی اون کے ریزوں کی طرح اڑیں گے۔

(2)..... اس سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ جس کی نیکیوں کا ترازو بھاری ہوگا وہ تو جنت کی پسندیدہ زندگی میں ہوگا اور جس کی نیکیوں کا ترازو ہلکا پڑے گا تو اس کا ٹھکانا شعلے مارتی آگ ہوگا جس میں انتہا کی سوزش اور تیزی ہے۔

1..... حازن، تفسیر سورة القارعة، ۴/۳۰۳۔

سورۃ عاویات کے ساتھ مناسبت

سورۃ قارعہ کی اپنے سے ما قبل سورت ”عاویات“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۃ عاویات کے آخر میں قیامت کے اوصاف بیان کئے گئے اور سورۃ قارعہ میں قیامت کی ہولناکیاں بیان کی گئی ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

توجیہ کنز الایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

توجیہ کنز العرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

الْقَارِعَةُ ۱ مَا الْقَارِعَةُ ۲ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْقَارِعَةُ ۳

توجیہ کنز الایمان: دل دہلانے والی۔ کیا وہ دہلانے والی۔ اور تو نے کیا جانا کیا ہے دہلانے والی۔

توجیہ کنز العرفان: وہ دل دہلا دینے والی۔ وہ دل دہلا دینے والی کیا ہے؟ اور تجھے کیا معلوم کہ وہ دل دہلا دینے والی کیا ہے؟

﴿الْقَارِعَةُ﴾: وہ دل دہلا دینے والی۔ قارعہ قیامت کے ناموں میں سے ایک نام ہے اور اس کا یہ نام اس لئے رکھا گیا کہ اس کی دہشت، ہولناکی اور سختی سے (تمام انسانوں کے) دل دہل جائیں گے اور بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ حضرت اسرافیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز کی وجہ سے قیامت کو ”قارعہ“ کہتے ہیں کیونکہ جب وہ صُور میں پھونک ماریں گے تو ان کی پھونک کی آواز کی شدت سے تمام مخلوق مر جائے گی۔^(۱)

﴿وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْقَارِعَةُ﴾: اور تجھے کیا معلوم کہ وہ دل دہلا دینے والی کیا ہے؟ علامہ احمد صاوی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی

۱.....حازن، القارعة، تحت الآية: ۱، ۴/۳۰۴.

عَلَيْهِ فَرَمَاتے ہیں: اس آیت کا معنی یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، آپ قیامت کی ہولنا کی شدت اور دہشت کو ہماری طرف سے آنے والی وحی کے ذریعے ہی جان سکتے ہیں۔ تو یہاں وحی کے بغیر قیامت کی ہولنا کی کے علم کی نفی ہے (نکہ مُطْلَق علم کی نفی ہے)۔ (۱)

يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ ۝۲

ترجمہ کنزالایمان: جس دن آدمی ہوں گے جیسے پھیلے پتنگے۔

ترجمہ کنزالعرفان: جس دن آدمی پھیلے ہوئے پروانوں کی طرح ہوں گے۔

﴿يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ﴾: جس دن آدمی پھیلے ہوئے پروانوں کی طرح ہوں گے۔ یعنی جس طرح پروانے شعلے پر گرتے وقت منتشر ہوتے ہیں اور ان کے لئے کوئی ایک جہت مُعَيَّن نہیں ہوتی بلکہ ہر ایک دوسرے کے خلاف جہت سے جاتا ہے یہی حال قیامت کے دن مخلوق کے انتشار کا ہوگا کہ جب انہیں قبروں سے اٹھایا جائے گا تو وہ پھیلے ہوئے پروانوں کی طرح منتشر ہوں گے اور ہر ایک دوسرے کے خلاف جہت کی طرف جا رہا ہوگا۔ (۲)

یاد رہے کہ اس آیت میں قبروں سے اٹھتے وقت مخلوق کے انتشار کو پھیلے ہوئے پروانوں کے ساتھ تشبیہ دی گئی

ہے جبکہ ان آیات:

ترجمہ کنزالعرفان: جس دن پکارنے والا ایک سخت انجان

بات کی طرف بلائے گا۔ (تو) ان کی آنکھیں نیچے جھکی ہوئی

ہوں گی۔ قبروں سے یوں نکلیں گے گویا وہ پھیلی ہوئی ٹڈیاں

ہیں۔

میں مخلوق کی کثرت کی وجہ سے انہیں پھیلی ہوئی ٹڈیوں سے تشبیہ دی گئی ہے۔

يَوْمَ يَدْعُ السَّاعِ إِلَى شَيْءٍ نُّكِدٍ ۝۱ حُشَعًا

أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ

جَرَادٌ مُنْتَشِرٌ (۳)

۱.....صاوی، القارعة، تحت الآية: ۲۴۱۳/۶۰۳.

۲.....خازن، القارعة، تحت الآية: ۴، ۴۰۳/۴.

۳.....قصر: ۷۰۶.

وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوشِ ٥

تذجبة کنز الایمان: اور پہاڑ ہوں گے جیسے دھنکی اون۔

تذجبة کنز العرفان: اور پہاڑ رنگ برنگی دھنکی ہوئی اون کی طرح ہو جائیں گے۔

﴿وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوشِ﴾: اور پہاڑ رنگ برنگی دھنکی ہوئی اون کی طرح ہو جائیں گے۔ یعنی دل دہلا دینے والی قیامت کی ہولناکی اور دہشت سے بلند و بالا اور مضبوط ترین پہاڑوں کا یہ حال ہوگا کہ وہ ریزہ ریزہ ہو کر ہوا میں اس طرح اڑتے پھریں گے جس طرح رنگ برنگی اون کے ریزے دھنتے وقت ہوا میں اڑتے ہیں تو اس وقت کمزور انسان کا حال کیا ہوگا! (۱)

فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ ٦ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ ٧ وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ ٨ فَأُمَةٌ هَاطِيَةٌ ٩ وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَةٌ ١٠ نَارٌ حَامِيَةٌ ١١

تذجبة کنز الایمان: تو جس کی تولیس بھاری ہوئیں۔ وہ تو من مانتے عیش میں ہیں۔ اور جس کی تولیس ہلکی پڑیں۔ وہ نیچا دکھانے والی گود میں ہے۔ اور تو نے کیا جانا کیا نیچا دکھانے والی۔ ایک آگ شعلے مارتی۔

تذجبة کنز العرفان: تو بہر حال جس کے ترازو بھاری ہوں گے۔ وہ تو پسندیدہ زندگی میں ہوگا۔ اور بہر حال جس کے ترازو ہلکے پڑیں گے۔ تو اس کا ٹھکانہ ہاویہ ہوگا۔ اور تجھے کیا معلوم کہ وہ کیا ہے؟ ایک شعلے مارتی آگ ہے۔

۱.....خازن، القارعة، تحت الآية: ۵، ۴/۴، ۴۰۳، روح البیان، القارعة، تحت الآية: ۵، ۵، ۵۰۰/۱۰، ملقطاً.

﴿فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ﴾: تو بہر حال جس کے ترازو بھاری ہوں گے۔ ﴿قیامت کا حال ذکر کرنے کے بعد یہاں سے قیامت کے دن مخلوق کی دو قسمیں بیان فرمائی گئیں، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی 5 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ قیامت کے دن حق کی پیروی کرنے کی وجہ سے جس کی نیکیوں کے ترازو بھاری ہوں گے اور اس کے وزن دار نیک عمل زیادہ ہوں گے وہ تو جنت کی پسندیدہ زندگی میں ہوگا اور جس کی نیکیوں کے ترازو اس وجہ سے ہلکے پڑیں گے کہ وہ باطل کی پیروی کیا کرتا تھا تو اس کا ٹھکانا ہاویہ ہوگا اور تجھے کیا معلوم کہ وہ کیا ہے؟ وہ ایک شعلے مارتی آگ ہے جس میں انتہا کی سوزش اور تیزی ہے۔

اعمال کا وزن کئے جانے کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ قیامت کے دن مومن کی نیکیاں اچھی صورت میں لا کر میزان میں رکھی جائیں گی، اگر وہ غالب ہوئیں تو اس کے لئے جنت ہے اور کافر کی برائیاں بدترین صورت میں لا کر میزان میں رکھی جائیں گی اور اس کی تول ہلکی پڑے گی کیونکہ کفار کے اعمال باطل ہیں ان کا کچھ وزن نہیں تو انہیں جہنم میں داخل کیا جائے گا، اور ایک قول یہ ہے کہ قیامت کے دن صرف مومنوں کے اعمال کا وزن کیا جائے گا تو جس مومن کی نیکیاں برائیوں پر غالب ہوئیں وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس کے گناہ نیکیوں پر غالب ہوئے تو وہ جہنم میں داخل ہوگا اور اپنے گناہوں کی سزا پوری ہونے کے بعد جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دیا جائے گا یا اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم اور اپنی رحمت سے اسے معاف کر کے جنت میں داخل کر دے گا جبکہ کفار کے اعمال کا وزن نہیں کیا جائے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا (۱)

تَوَجَّهَةٌ كَذَّبُوا الْعُرْفَانَ: پس ہم ان کے لیے قیامت کے دن

کوئی وزن قائم نہیں کریں گے۔ (۲)

البتہ اس بارے میں تحقیق یہ ہے کہ جن کافروں کو اللہ تعالیٰ جلد روزخ میں ڈالنا چاہے گا انہیں اعمال کے وزن کے بغیر روزخ میں ڈال دے گا اور بقیہ کافروں کے اعمال کا وزن کیا جائے گا اسی طرح بعض مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ اعمال کا وزن کئے بغیر بے حساب جنت میں داخل کر دے گا۔

①..... کہف: ۱۰۵۔

②..... حازن، القارعة، تحت الآية: ۶-۱۰، ۴/۳۰۳، مدارك، القارعة، تحت الآية: ۶-۱۰، ص ۱۳۷۰، ملقطاً.

یہاں یہ بات ذہن نشین رہے۔

(1)..... قیامت کے دن میزان قائم کیا جانا اور اعمال کا وزن ہونا حق ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

توجہ کفنا العرفان: اور اس دن وزن کرنا ضرور برحق ہے
تو جن کے پڑے بھاری ہوں گے تو وہی لوگ فلاح پانے
والے ہوں گے۔ اور جن کے پڑے ہلکے ہوں گے تو وہی
لوگ ہیں جنہوں نے اپنی جانوں کو خسارے میں ڈالا اس وجہ
سے کہ وہ ہماری آیتوں پر ظلم کیا کرتے تھے۔

وَالْوِزْنَ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ
فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿۸﴾ وَمَنْ خَفَّتْ
مَوَازِينُهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ
بِمَا كَانُوا يَآئِتِنَا يَظْلُمُونَ (1)

سُورَةُ التَّكَاثُرِ

سورة تکاثر کا تعارف

مقام نزول

سورة تکاثر مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔^(۱)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع، 8 آیتیں ہیں۔

”تکاثر“ نام رکھنے کی وجہ

تکاثر کا معنی ہے مال، اولاد اور خادموں کی کثرت پر فخر کرنا۔ اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ”سورة تکاثر“ کہتے ہیں۔

سورة تکاثر کے فضائل

(1)..... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”کیا تم میں سے کوئی اس کی طاقت نہیں رکھتا کہ وہ روزانہ ایک ہزار آیتوں کی تلاوت کرے؟ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی: اس کی طاقت کون رکھتا ہے؟ ارشاد فرمایا ”کیا تم میں کوئی (روزانہ) ”أَلْهَكُمُ التَّكَاثُرُ“ پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا؟ (یعنی یہ سورت پڑھنا ثواب میں ایک ہزار آیتیں پڑھنے کے برابر ہے)۔“⁽²⁾

(2)..... حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”میں تمہارے سامنے سورت ”أَلْهَكُمُ التَّكَاثُرُ“ پڑھنے لگا ہوں تو (اسے سن کر) جو روپڑا تو اس کے لئے جنت ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے وہ سورت پڑھی تو بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم روپڑے اور بعض کو رونا

1..... حازن، تفسیر سورة التكاثر، ۴/۴۰۳.

2..... مستدرک، کتاب فضائل القرآن، ذکر فضائل سور... الخ، الهاکم التکاثر تعدل الف آية، ۲/۲۷۶، الحدیث: ۲۱۲۷.

نہیں آیا۔ جن صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو روانا نہیں آیا تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، ہم نے بہت کوشش کی لیکن رونے پر قادر نہیں ہو سکے۔ حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”میں دوبارہ تمہارے سامنے وہ سورت پڑھتا ہوں تو جو رو پڑا اس کے لئے جنت ہے اور جسے روانا نہ آئے تو وہ رونے جیسی صورت بنا لے۔“ (1)

سورہ تکاثر کے مضامین

- اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں فقط دنیا کی بہتری کے لئے عمل کرنے کی مذمت بیان کی گئی اور آخرت کے لئے تیاری نہ کرنے پر تنبیہ کی گئی ہے اور اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:
- (1)..... اس سورت کی ابتدا میں بتایا گیا کہ زیادہ مال جمع کرنے کی حرص نے لوگوں کو آخرت کی تیاری سے غافل کر دیا ہے اور یہ حرص ان کی دلوں میں رہی یہاں تک کہ انہیں موت آگئی۔
- (2)..... یہ بیان کیا گیا کہ نزع کے وقت زیادہ مال جمع کرنے کی حرص رکھنے والوں کو اس کا انجام معلوم ہو جائے گا اور اگر وہ اس کا انجام یقینی علم کے ساتھ جانتے تو مال سے کبھی محبت نہ رکھتے۔
- (3)..... اس سورت کے آخر میں یہ بتایا گیا کہ مرنے کے بعد مال کی حرص رکھنے والے ضرور جہنم کو دیکھیں اور قیامت کے دن لوگوں سے نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

سورہ قارعہ کے ساتھ مناسبت

سورہ تکاثر کی اپنے سے ماقبل سورت ”قارعہ“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ قارعہ میں قیامت کی بعض ہونٹا کیاں بیان کی گئیں اور اس سورت میں جہنم کا مستحق ہونے کی وجہ بیان کی گئی کہ لوگ دنیا میں مشغول ہو کر دین سے دور ہو جائیں گے اور گناہ کرنے لگیں گے جس کی وجہ سے انہیں جہنم میں ڈالا جائے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

1..... شعب الایمان، التاسع عشر من شعب الایمان... الخ، فصل فی البکاء عند قراءۃ القرآن، ۳۶۳/۲، الحدیث: ۲۰۵۴.

ترجمہ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمہ کنزالعرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

أَلْهَكُمُ التَّكَاثُرُ ۱ حَتَّىٰ دُرِّسْتُمُ الْمَقَابِرَ ۲

ترجمہ کنزالایمان: تمہیں غافل رکھا مال کی زیادہ طلبی نے۔ یہاں تک کہ تم نے قبروں کا منہ دیکھا۔

ترجمہ کنزالعرفان: زیادہ مال جمع کرنے کی طلب نے تمہیں غافل کر دیا۔ یہاں تک کہ تم نے قبروں کا منہ دیکھا۔

﴿أَلْهَكُمُ التَّكَاثُرُ﴾: زیادہ مال جمع کرنے کی طلب نے تمہیں غافل کر دیا۔ ﴿ارشاد فرمایا کہ زیادہ مال جمع کرنے کی طلب نے اور اپنے مال اور اولاد پر فخر کرنے نے تمہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت سے غافل کر دیا۔^(۱)

کثرت مال کی حرص کی مذمت

اس سے معلوم ہوا کہ کثرت مال کی حرص اور اس پر اور اولاد پر فخر کا اظہار کرنا مذموم ہے اور اس میں مبتلا ہو کر آدمی آخری سعادتوں سے محروم رہ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اعْلَمُوا أَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهُمْ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ ۗ كَسَلٍ غَيْبٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيَجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا ۗ وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۗ وَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ ۗ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَمْتَاعٌ الْعُزُورِ ۗ^(۲)

ترجمہ کنزالعرفان: جان لو کہ دنیا کی زندگی تو صرف کھیل کود اور زینت اور آپس میں فخر و غرور کرنا اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا ہے۔ (دنیا کی زندگی ایسے ہے) جیسے وہ بارش جس کا اُگایا ہوا سبزہ کسانوں کو اچھا لگا پھر وہ سبزہ سوکھ جاتا ہے تو تم اسے زرد دیکھتے ہو پھر وہ پامال کیا ہوا (بے کار) ہو جاتا ہے اور آخرت میں سخت عذاب ہے اور اللہ کی طرف سے بخشش اور اس کی رضا (بھی ہے) اور

۱.....جلالین، التکاثر، تحت الآیة: ۱، ص ۵۰۵.

۲.....حدید: ۲۰.

دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کا سامان ہے۔

اور ارشاد فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا
أَوْلَادُكُمْ عَن ذِكْرِ اللَّهِ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَلِكَ
فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخٰسِرُونَ (۱)

اور ارشاد فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن مِّنْ آرَٰءِكُمْ
وَأَوْلَادِكُمْ وَعَدْوَاكُمْ فَاخَذْتُمُوهُمْ ۚ وَإِن
تَعْفُوا وَتَصْفَحُوا وَتَغْفِرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ
رَّحِيمٌ (۲) إِن سَأَأَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةً
وَ اللَّهُ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ (۳) فَاتَّقُوا اللَّهَ
مَا اسْتَطَعْتُمْ وَأَسْبَعُوا وَأَطِيعُوا
أَنْفُسَكُمْ خَيْرًا لِّالْأَنْفُسِكُمْ ۚ وَمَن يُوقِ شُحَّ
نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (۴)

ترجمہ کنز العرفان: اے ایمان والو! تمہارے مال اور
تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دے اور جو
ایسا کرے گا تو وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

ترجمہ کنز العرفان: اے ایمان والو! لیکن تمہاری بیویوں
اور تمہاری اولاد میں سے کچھ تمہارے دشمن ہیں تو ان سے احتیاط
رکھو اور اگر تم معاف کرو اور درگزر کرو اور بخش دو تو بیشک اللہ بڑا
بخشنے والا، بہت مہربان ہے۔ تمہارے مال اور تمہاری اولاد ایک آزمائش
ہی ہیں اور اللہ کے پاس بہت بڑا ثواب ہے۔ تو اللہ سے ڈرو جہاں
تک تم سے ہو سکے اور سنو اور حکم مانو اور راہِ خدا میں خرچ کرو یہ
تمہاری جانوں کے لیے بہتر ہوگا اور جسے اس کے نفس کے لالچی
پن سے بچالیا گیا تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

اور حضرت مطرف رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول کریم صَلَّي اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ "أَلْهَكُمْ التَّكَاثُرُ" کی تلاوت فرما رہے تھے، آپ صَلَّي اللهُ تَعَالَى
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "ابن آدم کہتا ہے کہ میرا مال، میرا مال، اے ابن آدم: تیرا مال وہی ہے جو تو نے کھا کر فنا کر دیا،
یا بچین کر بوسیدہ کر دیا، یا صدقہ کر کے آگے بھیج دیا۔" (۳)

حضرت ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّي اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا

۱..... منافقون: ۹.

۲..... تغابن: ۱۴-۱۶.

۳..... مسلم، کتاب الزهد و الرقائق، ص ۱۵۸۲، الحدیث: ۳- (۲۹۵۸).

”بندہ کہتا ہے کہ میرا مال، میرا مال، اس کے لئے تو اس کے مال سے صرف تین چیزیں ہیں (1) جو اس نے کھا کر فنا کر دیا۔ (2) جو اس نے پہن کر بوسیدہ کر دیا۔ (3) جو کسی کو دے کر (آخرت کے لئے) ذخیرہ کر لیا۔ اس کے ماسوا جو کچھ بھی ہے وہ جانے والا ہے اور وہ اس کو لوگوں کے لئے چھوڑنے والا ہے۔ (1)

حضرت عمر بن عوف رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”خدا کی قسم! مجھے تمہارے غریب ہو جانے کا ڈر نہیں ہے، مجھے تو اس بات کا ڈر ہے کہ دنیا تم پر کشادہ نہ ہو جائے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر ہوئی تھی، پھر تم اس میں رغبت کر جاؤ جیسے وہ لوگ رغبت کر گئے اور یہ تمہیں ہلاک کر دے جیسے انہیں ہلاک کر دیا۔ (2)

حضرت ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، ہر کار و دو عالم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”مال و اسباب کی کثرت سے مال داری نہیں ہوتی بلکہ (اصل) مال داری تو دل کا غنی ہونا ہے، خدا کی قسم! مجھے تمہارے بارے میں محتاجی کا خوف نہیں ہے لیکن مجھے تمہارے بارے میں اس بات کا خوف ہے کہ تم کثرتِ مال کی ہوس میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ (3)

حضرت کعب بن مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے مروی ہے، حضورِ اقدس صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”دو بھوکے بھیڑیے جو بکریوں میں چھوڑ دیئے جائیں وہ ان بکریوں کو اس سے زیادہ خراب نہیں کرتے جتنا مال اور عزت کی حرص انسان کے دین کو خراب کر دیتی ہے۔ (4)

اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو مال کی حرص اور ہوس سے محفوظ فرمائے، آمین۔

﴿حَتَّىٰ زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ﴾: یہاں تک کہ تم نے قبروں کا منہ دیکھا۔ ﴿يَعْنِي كَثْرَتِ مَالِ كِي حِرْصِ تَمَّهَارِے دَل مِیْن رَهِي يِهَاهَا﴾
تک کہ تمہیں موت آگئی اور تم قبروں میں دفن ہو گئے۔ (5)



1.....مسلم، کتاب الزهد و الرقائق، ص ۱۵۸۲، الحدیث: ۴- (۲۹۵۹)۔

2.....بخاری، کتاب الجزية و المودعة، باب الجزية و المودعة مع اهل الذمة و الحرب، ۳۶۳/۲، الحدیث: ۳۱۵۸۔

3.....مسند امام احمد، مسند ابی ہریرة رضی اللہ عنہ، ۶۴۵/۳، الحدیث: ۱۰۹۵۸۔

4.....ترمذی، کتاب الزهد، ۴۳-باب، ۱۶۶/۴، الحدیث: ۲۳۸۳۔

5.....خازن، التکثیر، تحت الآیة: ۲، ۴/۴۔

مال اور اولاد کی حقیقت

یاد رہے جس مال کے زیادہ ہونے کی حرص کی جاتی ہے اور جس اولاد پر فخر و غرور کا اظہار کیا جاتا ہے ان کی حقیقت یہ ہے کہ یہ اس وقت تک انسان کے ساتھ رہتے ہیں جب تک اس کے جسم میں روح باقی ہے اور جیسے ہی روح اس کے تن سے جدا ہوتی ہے اور اسے قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے تو وہ مال اور اولاد اس کا ساتھ چھوڑ دیتے ہیں اور قبر میں اس کے ساتھ صرف اس کا عمل جاتا ہے لہذا ہر عقلمند انسان کو چاہئے کہ وہ مال زیادہ ہونے کی حرص کرنے اور اپنی اولاد پر فخر و غرور کرنے کی بجائے نیک اعمال زیادہ کرنے کی کوشش کرے تاکہ یہ قبر میں اس کے بہترین ساتھی ہوں۔

حضرت انس بن مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، حضور اقدس صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں، ان میں سے دلوٹ آتی ہیں اور ایک (اس کے ساتھ) رہ جاتی ہے۔ اس کے اہل خانہ، مال اور عمل ساتھ جاتے ہیں، اہل خانہ اور مال لوٹ آتے ہیں اور عمل اس کے ساتھ باقی رہتا ہے۔“^(۱)

حضرت عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فرماتی ہیں، ایک دن رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ سے دریافت فرمایا ”تم جانتے ہو کہ تمہاری، تمہارے اہل و عیال، مال اور اعمال کی مثال کیسی ہے؟ صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا ”تمہاری، تمہارے اہل و عیال، مال اور اعمال کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس کے تین بھائی ہوں، جب اس کی موت کا وقت قریب آئے تو وہ اپنے تینوں بھائیوں کو بلائے اور ایک سے کہے: تم میری حالت دیکھ رہے ہو، یہ بتاؤ کہ تم میرے لئے کیا کر سکتے ہو؟ وہ جواب دے: میں تمہارے لئے اتنا کر سکتا ہوں کہ فی الحال تمہاری تیمارداری کروں، تمہارے ساتھ رہ کر تمہاری حاجات اور ضروریات کو پورا کروں، پھر جب تمہارا انتقال ہو جائے تو تمہیں غسل دے کر کفن پہناؤں اور لوگوں کے ساتھ مل کر تمہارا جنازہ اٹھاؤں کہ کبھی میں کندھا دوں اور کبھی اور شخص، جب (تمہیں دفن کر کے) واپس آؤں تو جو کوئی تمہارے بارے میں پوچھے اس کے سامنے تمہاری بھلائی ہی بیان کروں۔ یہ بھائی درحقیقت اس شخص کے اہل و عیال ہیں۔ یہ فرمانے کے بعد حضور پُر نور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ سے پوچھا: اس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ انہوں نے عرض کی: ہم اس میں کوئی بھلائی نہیں

۱.....بخاری، کتاب الرقاق، باب سكرات الموت، ۲۵۰/۴، الحدیث: ۶۵۱۴.

پاتے۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا ”پھر وہ اپنے دوسرے بھائی سے کہے: تم بھی میری حالت دیکھ رہے ہو، تم میرے لئے کیا کر سکتے ہو؟ تو وہ جواب میں کہے: میں اس وقت تک تمہارا ساتھ دوں گا جب تک تم زندہ ہو، جو نبی تم دنیا سے رخصت ہو گئے تو ہمارے راستے جدا جدا ہو جائیں گے کیونکہ تم قبر میں پہنچ جاؤ گے اور میں یہیں دنیا میں رہ جاؤں گا۔ یہ بھائی اصل میں اس شخص کا مال ہے، اس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، ہم اسے بھی اچھا نہیں سمجھتے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مزید ارشاد فرمایا ”پھر وہ شخص اپنے تیسرے بھائی سے کہے: یقیناً تم بھی میری حالت دیکھ رہے ہو اور تم نے میرے اہل و عیال اور مال کا جواب بھی سن لیا ہے، بتاؤ تم میرے لئے کیا کر سکتے ہو؟ وہ اُسے تسلی دیتے ہوئے کہے: میرے بھائی، میں تو قبر میں بھی تمہارے ساتھ رہوں گا اور تمہیں وحشت سے بچاؤں گا اور جب حساب کا دن آئے گا تو میں تیرے میزان میں جا بیٹھوں گا اور اسے وزن دار کر دوں گا۔ یہ اس کا عمل ہے، اس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، یہ تو بہت اچھا دوست ہے۔ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”حقیقت یہی ہے۔“^(۱)

كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۚ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۚ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ
الْبَاقِينَ ۖ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيمَ ۚ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْبَاقِينَ ۚ
ثُمَّ لَتَسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ۚ

ترجمہ کنزالایمان: ہاں ہاں جلد جان جاؤ گے۔ پھر ہاں ہاں جلد جان جاؤ گے۔ ہاں ہاں اگر یقین کا جاننا جانتے تو مال کی محبت نہ رکھتے۔ بیشک ضرور جہنم کو دیکھو گے۔ بیشک ضرور اسے یقینی دیکھنا دیکھو گے۔ پھر بیشک ضرور اس دن تم سے نعمتوں سے پرسش ہوگی۔

۱..... کنز العمال، حرف المیم، کتاب الموت، قسم الانفعال، ذیل الموت، ۳۱۸/۸، الجزء الخامس عشر، الحدیث: ۴۶۹۷۴۔

ترجمہ کنزالعرفان: ہاں ہاں اب جلد جان جاؤ گے۔ پھر یقیناً تم جلد جان جاؤ گے۔ یقیناً اگر تم یقینی علم کے ساتھ جانتے (تو مال سے محبت نہ رکھتے)۔ بیشک تم ضرور جہنم کو دیکھو گے۔ پھر بیشک تم ضرور اسے یقین کی آنکھ سے دیکھو گے۔ پھر بیشک ضرور اس دن تم سے نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔

﴿كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ﴾: ہاں ہاں اب جلد جان جاؤ گے۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی 5 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اے لوگو! ہاں ہاں اب نزع کے وقت کثرت مال کی حرص اور اولاد پر فخر و غرور کرنے کے برے نتیجے کو جلد جان جاؤ گے، پھر یقیناً تم قبروں میں جلد جان جاؤ گے، یقیناً اگر تم مال کی حرص کا انجام یقینی علم کے ساتھ جانتے تو مال کی حرص میں مبتلا ہو کر آخرت سے غافل نہ ہوتے۔ بیشک تم مرنے کے بعد ضرور جہنم کو دیکھو گے، پھر بیشک تم ضرور اسے یقین کی آنکھ سے دیکھو گے، پھر بیشک ضرور قیامت کے دن تم سے ان نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا فرمائی تھیں جیسے صحت، فراغت، امن، عیش اور مال وغیرہ جن سے تم دنیا میں لذتیں اٹھاتے تھے اور ان کے بارے میں یہ پوچھا جائے گا کہ یہ چیزیں کس کام میں خرچ کیں؟ ان کا کیا شکر ادا کیا؟ اور ان نعمتوں کا شکر ترک کرنے پر انہیں عذاب کیا جائے گا۔^(۱)

قیامت کے دن ہر نعمت کے بارے میں پوچھا جائے گا

اس سورت کی آیت نمبر 8 سے معلوم ہوا کہ قیامت کے دن ہر نعمت کے بارے میں سوال ہوگا چاہے وہ نعمت جسمانی ہو یا روحانی، ضرورت کی ہو، یا عیش و راحت کی حتیٰ کہ ٹھنڈے پانی، درخت کے سائے اور راحت کی نیند کے بارے میں بھی سوال ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ۗ إِنَّ السَّمْعَ
وَالبَصَرَ وَالفؤَادَ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عِنْدَهُ
مُدْعُوًّا ۗ (2)

ترجمہ کنزالعرفان: اور اس بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں بیشک کان اور آنکھ اور دل ان سب کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

1.....حازن، التکثیر، تحت الآية: ۳-۸، ۴/۴، مدارك، التکثیر، تحت الآية: ۳-۸، ص ۳۷۱، جلالین، التکثیر، تحت الآية: ۳-۸، ص ۵۰۶، ملقطاً.

2.....بنی اسرائیل: ۳۶.

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، جب یہ آیت ”ثُمَّ تَسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ“ نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، ہم سے کس نعمت کے بارے میں پوچھا جائے گا (حالانکہ) ہمارے پاس تو صرف یہی دو سیاہ چیزیں (یعنی کھجور اور پانی) ہیں، دشمن حاضر ہے اور تلواریں ہمارے کندھوں پر ہیں؟ ارشاد فرمایا ”عنقریب ایسا ہی ہوگا۔“ (1)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے نعمت کے بارے میں سوال ہوگا، اس سے پوچھا جائے گا؛ کیا ہم نے تمہیں جسمانی صحت ندی اور ٹھنڈے پانی سے سیراب نہ کیا؟“ (2)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن انسان کے قدم نہ ٹھیس گے حتیٰ کہ اس سے پانچ چیزوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ (1) اس کی عمر کے بارے میں کہ کس چیز میں خرچ کی۔ (2) اس کی جوانی کے بارے میں کہ کس کام میں گزری۔ (3،4) اس کے مال کے بارے میں کہ کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا۔ (5) اس کے علم کے بارے میں کہ اس پر کتنا عمل کیا۔ (3)

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اپنی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ یہ دعا مانگا کرے:

رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ
عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ
وَأَصْلِحْ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَسَائِرِ بَلَاءِكَ يَا رَبِّ
مِنَ السُّلْبِينَ (4)

ترجمہ کنز العرفان: اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیری نعمت کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر فرمائی ہے اور میں وہ کام کروں جس سے تو راضی ہو جائے اور میرے لیے میری اولاد میں نیکی رکھ، میں نے تیری طرف رجوع کیا اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔

1.....ترمذی، کتاب التفسیر، باب و من سورة الهاکم التکاثر، ۲۳۵/۵، الحدیث: ۳۳۶۸.

2.....ترمذی، کتاب التفسیر، باب و من سورة الهاکم التکاثر، ۲۳۶/۵، الحدیث: ۳۳۶۹.

3.....ترمذی، کتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب فی القيامة، ۱۸۸/۴، الحدیث: ۲۴۲۴.

4.....احقاف: ۱۵.

سُورَةُ الْعَصْرِ

سورۃ عصر کا تعارف

مقام نزول

سورۃ عصر جمہور مفسرین کے نزدیک مکہ ہے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ سورت مدنیہ ہے۔^(۱)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع، 3 آیتیں ہیں۔

”عصر“ نام رکھنے کی وجہ

عربی میں زمانے کو عصر کہتے ہیں اور اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے زمانے کی قسم ارشاد فرمائی اس مناسبت سے اسے ”سورۃ عصر“ کے نام سے موسوم کیا گیا۔

سورۃ عصر کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں انسانی زندگی کا دستور بیان کیا گیا ہے اور اس میں زمانے کی قسم کھا کر بتا دیا گیا کہ اسلام قبول کر کے نیک اعمال کرنے والے، ایک دوسرے کو حق پر قائم رہنے کی تاکید کرنے اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کرنے والے کے علاوہ آدمی ضرور نقصان میں ہے کیونکہ اس کی عمر لمحہ بہ لمحہ کم ہوتی چلی جا رہی ہے۔

سورۃ نکاح کے ساتھ مناسبت

سورۃ عصر کی اپنے سے ماقبل سورت ”نکاح“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۃ نکاح میں دُنیوی امور میں حد سے زیادہ مشغولیت اور آخرت کی تیاری سے غفلت مذموم ہے اور اس سورت میں وہ چیز بیان کی گئی ہے جس میں انسان کو مشغول ہونا چاہئے۔

1.....خازن، تفسیر سورة العصر، ۴/۵۰۴.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمہ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمہ کنزالعرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَالْعَصْرِ ۱ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ ۲ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَّاصُوا بِالْحَقِّ ۳ وَتَوَّاصُوا بِالصَّبْرِ ۴

ترجمہ کنزالایمان: اس زمانہ محبوب کی قسم۔ بیشک آدمی ضرور نقصان میں ہے۔ مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید کی اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی۔

ترجمہ کنزالعرفان: زمانے کی قسم۔ بیشک آدمی ضرور خسارے میں ہے۔ مگر جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید کی اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی۔

﴿وَالْعَصْرِ: زمانے کی قسم۔﴾ اس آیت میں مذکور لفظ ”عصر“ کے بارے میں مفسرین کا ایک قول یہ ہے کہ اس سے زمانہ مراد ہے اور زمانہ چونکہ عجائبات پر مشتمل ہے اور اس میں احوال کا تبدیل ہونا دیکھنے والے کے لئے عبرت کا سبب ہوتا ہے اور یہ چیزیں اللہ تعالیٰ کی قدرت و حکمت اور اس کی وحدانیت پر دلالت کرتی ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ یہاں آیت میں زمانے کی قسم مراد ہو۔ دوسرا قول یہ ہے کہ ”عصر“ اس وقت کو بھی کہتے ہیں جو سورج غروب سے پہلے ہوتا ہے، اس لئے ہو سکتا ہے کہ نقصان اٹھانے والے کے بارے میں اس وقت کی قسم یاد فرمائی گئی ہو جیسا کہ نفع اٹھانے والے کے بارے میں ”شعلی“ یعنی چاشت کے وقت کی قسم ذکر فرمائی گئی۔ تیسرا قول یہ ہے کہ ”عصر“ سے نماز عصر مراد ہو سکتی ہے جو کہ دن کی عبادتوں میں سب سے آخری عبادت ہے اور اس کی فضیلت کی وجہ سے یہاں اس کی قسم ارشاد

فرمائی گئی ہو۔ چوتھا قول یہ ہے اور اسی کی طرف دل جھکتا ہے کہ یہاں زمانے سے تاجدار رسالت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا مخصوص زمانہ مراد ہے جو کہ بڑی خیر و برکت کا زمانہ ہے، تو جس طرح اللہ تعالیٰ نے ”لَا أُقْسِمُ بِهَذَا الْبَلَدِ“ میں حضور پر نور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے مسکن و مکان کی قسم یا د فرمائی ہے اور جس طرح ”لَعَمْرُكَ“ فرما کر آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی عمر شریف کی قسم یا د فرمائی تو اسی طرح یہاں ”وَالْعَصْرِ“ فرما کر اپنے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے مقدس زمانے کی قسم ارشاد فرمائی۔ اس سے معلوم ہوا کہ سید المرسلین صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا زمانہ سب زمانوں سے افضل، رسول کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا شہر سب شہروں سے افضل اور آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی عمر مبارک سب کی عمروں سے افضل ہے۔^(۱)

اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں:

وہ خدانے ہے مرتبہ تجھ کو یا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلام مجید نے کھائی شہازے شہر و کلام و بقا کی قسم
﴿إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَفْعِ حُسْنِهِ﴾ بیشک آدمی ضرور خسارے میں ہے۔ ﴿اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قسم ذکر کر کے فرمایا کہ بیشک آدمی ضرور نقصان میں ہے کہ اس کی عمر جو اس کا سرمایہ اور اصل پونجی ہے وہ ہر دم کم ہو رہی ہے مگر جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے اور ایک دوسرے کو ایمان اور نیک عمل کی تاکید کی اور ایک دوسرے کو ان تکلیفوں اور مشقتوں پر صبر کرنے کی وصیت کی جو دین کی راہ میں انہیں پیش آئیں تو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خسارے میں نہیں بلکہ نفع پانے والے ہیں کیونکہ ان کی جتنی عمر گزری وہ نیکی اور طاعت میں گزری ہے۔^(۲)

اسی طرح ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ
وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ
تِجَارَةً لَّنْ تَبُورًا ۗ لِيُؤْتِيَهُمُ اجْرَاهُمْ
ترجمہ کنز العرفان: بیشک وہ لوگ جو اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے پوشیدہ اور اعلانیہ کچھ ہماری راہ میں

①.....خازن، العصر، تحت الآية: ۱، ۴/۴، صاوی، والعصر، تحت الآية: ۱، ۶/۹، ۲۴۱، ملقطاً.

②.....روح البیان، العصر، تحت الآية: ۲-۳، ۱۰/۵۰-۵۰، خازن، العصر، تحت الآية: ۲-۳، ۴/۴، ملقطاً.

خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو ہرگز تباہ نہیں ہوگی۔ تاکہ اللہ انہیں ان کے ثواب بھر پور دے اور اپنے فضل سے اور زیادہ عطا کرے بیشک وہ بخشنے والا، قدر فرمانے والا ہے۔

وَيَزِيدُهُمْ مِنْ فَضْلِهِ ۗ إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ (1)

سورہ عصر کی آیت نمبر 2 اور 3 سے حاصل ہونے والی معلومات

ان آیات سے 3 باتیں معلوم ہوں:

(1)..... انسان کی زندگی اس کا سب سے قیمتی سرمایہ ہے اور اس سرمائے سے وہ اُسی صورت میں نفع اٹھا سکتا ہے جب وہ اسے اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری میں خرچ کرے اور اگر وہ یہ سرمایہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنے، اس کی نافرمانی کرنے اور گناہوں میں خرچ کرتا رہا تو اسے کوئی نفع نہ ہوگا بلکہ بہت بڑا نقصان اٹھائے گا، لہذا ہر انسان کو چاہئے کہ وہ اپنی زندگی کو نعمت جانتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی اطاعت و عبادت میں مصروف ہو جائے۔

(2)..... انسان کی زندگی کا جو حصہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزرے وہ سب سے بہتر ہے۔

(3)..... دنیا سے اعراض کرنا اور آخرت کی طلب میں اور اس سے محبت کرنے میں مشغول ہونا انسان کے لئے سعادت کا باعث ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

تَرْجِمَةٌ كَنُزَالِ الْعُرْفَانِ: اور جو آخرت چاہتا ہے اور اس کیلئے ایسی کوشش کرتا ہے جیسی کرنی چاہیے اور وہ ایمان والا بھی ہو تو یہی وہ لوگ ہیں جن کی کوشش کی قدر کی جائے گی۔

وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ وَسَعَىٰ لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَشْكُورًا (2)

سورہ عصر کی آیت نمبر 3 سے معلوم ہونے والے مسائل

نور العرفان میں ہے کہ اس آیت سے کئی مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ پہلے خود نیک بنے، پھر دوسروں کو ہدایت کرے جیسا کہ آیت میں ترتیب سے بیان کیا گیا ہے۔ دوسرے یہ کہ ہمیشہ تبلیغ کرے جیسا کہ وَتَوَاصَوْا كے

1..... فاطر: ۲۹، ۳۰۔

2..... بنی اسرائیل: ۱۹۔

اطلاق سے معلوم ہوا۔ تیسرے یہ کہ ہر مسلمان کو تبلیغ ہونا چاہیے، جسے جو مسئلہ صحیح طور پر معلوم ہو، وہ لوگوں کو بتا دے، صرف علماء پر تبلیغ نہیں، جیسا کہ **وَتَوَاصَوْا** کے فاعل کے عموم سے پتہ لگا۔ چوتھے یہ کہ ہر حال میں تبلیغ کرے، صرف جلسہ یا سٹیج پر موقوف نہ ہو۔ پانچویں یہ کہ نماز روزے کی طرح تبلیغ بھی ضروری ہے۔ چھٹے یہ کہ عوام دل و زبان سے اور علماء زبان و قلم سے جبکہ حکام زور و طاقت سے تبلیغ کریں اور اصل یہ کہ ہر کوئی اپنی حسب استطاعت نیکی کی دعوت عام کرنے کی کوشش کرے۔

سُورَةُ الْهُمَزَةِ

سُورَةُ هَمْزَةٍ كَاتِعَارِف

مَقَامِ نَزْوِل

سُورَةُ هَمْزَةٍ مَكْرَمَةٌ فِي مِثْلِ نَازِلٍ هُوَتِي هِي۔

رُكُوْعٍ اَوْرَ آيَاتٍ كِي تَعْدَاد

اِس سُوْرَتِ فِي 1 رُكُوْعٍ، 9 آيَاتِي هِي۔

”هَمْزَةٌ“ نَامِ رَكْنِي كِي وَجْه

هَمْزَةٌ كَا مَعْنِي هِي لُوْغُوْنِ كِي مَنْهٍ پَرِ عَيْبِ نَكَالْنِي وَاللَّهِ، اَوْرَ اِس سُوْرَتِ كِي پَهْلِي آيَتِ فِي يَه لَفْظِ مَوْجُوْدِ هِي اِس مَنَاسَبَتِ سِي اِس ”سُورَةُ هَمْزَةٌ“ كِي تَبِي هِي۔

سُورَةُ هَمْزَةٍ كِي مَضَائِيْن

اِس سُوْرَتِ كَا مَرْكَزِي مَضْمُوْنِ يِهِي هِي كِي اِس فِي غَيْبَتِ كَرْنِي وَاللَّهِ اَوْرَ مَنْهٍ پَرِ عَيْبِ نَكَالْنِي وَاللَّهِ كِي مَدْمَتِ بِيَانِ كِي گِي هِي اَوْرَ اِس سُوْرَتِ فِي يِهِي مَضَائِيْنِ بِيَانِ هُوِي هِي
(1)..... اِس سُوْرَتِ كِي اِبْتَدَاءِ فِي غَيْبَتِ كَرْنِي وَاللَّهِ اَوْرَ عَيْبِ نَكَالْنِي وَاللَّهِ كِي لِي اَخْرَتِ فِي شَدِيْدِ عَذَابِ كِي خَبْرِ دِي گِي هِي۔

(2)..... اِن لُوْغُوْنِ كِي مَدْمَتِ كِي گِي هِي جُوْدِ نِيَا كَا مَالِ جَمْعِ كَرْنِي كِي اِيْسِي حَرْيِيْسِ هِي جِيْسِي اِنْهُوْنِ نِي دُنْيَا فِي هِيْمِيْشِدِ رِهِنَا هِي اَوْرِ يِهِي بِيْتَايَا گِيَا كِي اِنْهِيْنِ جَهَنَّمَ كِي اِس دَرَكِ (لِيْعْنِي طَبَقِ) فِي پَهِيْزِ كَا جَاغِي گَا جِهَانِ آگِ اِن كِي هُدِيَايَا پَسَلِيَايَا تُوڑِ ڈَالِي گِي۔

سُورَةُ عَصْرِ كِي سَاتْهِي مَنَاسَبَتِ

سُورَةُ هَمْزَةٍ كِي اِنْپِنِي سِي مَاقْبَلِ سُوْرَتِ ”عَصْرِ“ كِي سَاتْهِي مَنَاسَبَتِ يِهِي هِي كِي سُورَةُ عَصْرِ فِي بِيْتَايَا گِيَا تَحَا كِي نِيَكِ

اعمال کرنے والے مسلمانوں کے علاوہ ہر انسان خسارے میں ہے اور اس سورت میں اس شخص کی ایک مثال بیان کی گئی ہے جو آخرت میں نقصان اٹھانے والا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمہ کنز الایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمہ کنز العرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۱

ترجمہ کنز الایمان: خرابی ہے اس کے لیے جو لوگوں کے منہ پر عیب کرے پیٹھ پیچھے بدی کرے۔

ترجمہ کنز العرفان: اس کے لیے خرابی ہے جو لوگوں کے منہ پر عیب نکالے، پیٹھ پیچھے برائی کرے۔

﴿وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ﴾ اس کے لیے خرابی ہے جو لوگوں کے منہ پر عیب نکالے، پیٹھ پیچھے برائی کرے۔ یہ آیتیں ان کفار کے بارے میں نازل ہوئیں جو سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر اعتراضات کرتے تھے اور ان حضرات کی غیبت کرتے تھے، جیسے اخیس بن ثریق، اُمیہ بن خلف اور ولید بن مغیرہ وغیرہ اور اس آیت میں مذکور حکم ہر غیبت کرنے والے کے لئے عام ہے۔^(۱)

غیبت اور عیب جوئی کی مذمت

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ کنز العرفان: اے ایمان والو! بہت زیادہ گمان

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّن

۱.....جلالین، الہمزۃ، تحت الآیۃ: ۱، ص ۶، ۵، مدارک، الہمزۃ، تحت الآیۃ: ۱، ص ۳۷۳، ملقطاً.

کرنے سے بچو بیشک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے اور (پوشیدہ باتوں کی) جستجو نہ کرو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم میں کوئی پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں ناپسند ہوگا اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا، مہربان ہے۔

الظَّنُّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا
وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا اِيْحِبُّ اَحَدَكُمْ
اَنْ يَّا كُلَّ لَحْمٍ اَخِيهِ مَيْتًا فَكِرْهُتْمُوهُ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ (1)

اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”میں معراج کی رات ایسی قوم کے پاس سے گزرا جو اپنے چہروں اور سینوں کو تانے کے ناخنوں سے نوج رہے تھے۔ میں نے پوچھا: اے جبرئیل! علیہ السلام، یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے عرض کی: یہ لوگوں کا گوشت کھاتے (یعنی غیبت کرتے) تھے اور ان کی عزت خراب کرتے تھے۔“ (2)

حضرت راشد بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”معراج کی رات میں ایسی عورتوں اور مردوں کے پاس سے گزرا جو اپنی چھاتیوں کے ساتھ لٹک رہے تھے، تو میں نے پوچھا: اے جبرئیل! علیہ السلام، یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے عرض کی: یہ منہ پر عیب لگانے والے اور پیٹھ پیچھے برائی کرنے والے ہیں اور ان کے بارے میں اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: ”وَيَلُّ لِكُلِّ هَمَزَةٍ لُّمَزَةٌ“ اس کے لیے خرابی ہے جو لوگوں کے منہ پر عیب نکالے، پیٹھ پیچھے برائی کرے۔“ (3)

اللہ تعالیٰ ہمیں غیبت اور عیب جوئی جیسے مذموم اعمال سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَعَدَّدَهُ ۝۱

تجیمۃ کنز الایمان: جس نے مال جوڑا اور گن گن کر رکھا۔

1.....حجرات: ۱۲.

2.....ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی الغیبة، ۳۵۳/۴، الحدیث: ۴۸۷۸.

3.....شعب الایمان، الرابع و الاربعون من شعب الایمان... الخ، فصل فیما ورد من الاخبار فی التشدید... الخ، ۳۰۹/۵.

الحدیث: ۶۷۵۰.

ترجہ کنز العرفان: جس نے مال جوڑا اور اسے گن گن کر رکھا۔

﴿الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَعَدَّدَهُ﴾: جس نے مال جوڑا اور اسے گن گن کر رکھا۔ ﴿اس سے معلوم ہوا کہ مال جوڑنا اور گن گن کر رکھنا لوگوں کے منہ پر عیب نکالنے اور پیٹھ پیچھے برائی کرنے کے مذموم اوصاف پیدا ہونے کا ایک سبب ہے، ہمارے معاشرے میں مالدار لوگوں کی ایک تعداد ایسی ہے جو اس مرض میں بری طرح مبتلا ہے، اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت عطا فرمائے۔

مال جمع کرنے اور گن گن کر رکھنے کی مذموم صورتیں

یاد رہے کہ مال جمع کرنا اور گن گن کر رکھنا چند صورتوں میں برا ہے، (1) حرام ذرائع سے مال جمع کیا جائے۔ (2) جمع شدہ مال سے شرعی حقوق ادا نہ کئے جائیں۔ (3) مال جمع کرنے میں ایسا مشغول ہو جانا کہ اللہ تعالیٰ کو بھول جائے۔ (4) اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے کی بجائے صرف مال کو آفات دور کرنے کا ذریعہ سمجھا جائے۔

يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ ۖ كَلَّا لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَّةِ ۗ وَمَا
أَدْرَاكَ مَا الْحُطَّةُ ۗ نَارُ اللَّهِ الْمَوْقَدَةُ ۗ الَّتِي تَطَّلِعُ عَلَى
الْأَيْدِي ۗ إِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّوَصَّدَةٌ ۗ فِي عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۗ

ترجہ کنز الایمان: کیا یہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے دنیا میں ہمیشہ رکھے گا۔ ہرگز نہیں ضرور وہ روندنے والی میں پھینکا جائے گا۔ اور تو نے کیا جانا کیا روندنے والی۔ اللہ کی آگ کہ بھڑک رہی ہے۔ وہ جو دلوں پر چڑھ جائے گی۔ بیشک وہ ان پر بند کر دی جائے گی۔ لمبے لمبے ستونوں میں۔

ترجہ کنز العرفان: وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے (دنیا میں) ہمیشہ رکھے گا۔ ہرگز نہیں، وہ ضرور ضرور چورا چورا کر دینے

والی میں پھینکا جائے گا۔ اور تجھے کیا معلوم کہ وہ چوراچورا کر دینے والی کیا ہے؟ وہ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے۔ وہ جو دلوں پر چڑھ جائے گی۔ بیٹنگ وہ ان پر بند کر دی جائے گی۔ لے لے ستونوں میں۔

﴿يَصْبُ أَنْ هَالَةً أَخْلَدًا﴾ وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے (دنیا میں) ہمیشہ رکھے گا۔ اس آیت اور اس کے بعد والی 6 آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ لوگوں کے منہ پر عیب نکالنے، پیٹھ پیچھے برائی کرنے، مال جوڑنے اور گن گن کر رکھنے والا یہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے دنیا میں ہمیشہ رکھے گا اور مرنے نہیں دے گا جس کی وجہ سے وہ مال کی محبت میں مست ہے اور نیک عمل کی طرف مائل نہیں ہوتا، ایسا ہرگز نہیں ہوگا بلکہ وہ ضرور ضرور جہنم کے چوراچورا کر دینے والے طبقے میں پھینکا جائے گا جہاں آگ اس کی ہڈیاں پسلیاں توڑ ڈالے گی اور تجھے کیا معلوم کہ وہ چوراچورا کر دینے والی کیا ہے؟ وہ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے جو کبھی سرد نہیں ہوتی اور اس کا وصف یہ ہے کہ وہ جسم کے ظاہری حصے کو بھی جلائے گی اور جسم کے اندر بھی پہنچے گی اور دلوں کو بھی جلائے گی۔ بیٹنگ انہیں آگ میں ڈال کر دروازے بند کر دیئے جائیں گے اور دروازوں کی بندش آتشیں لوہے کے ستونوں سے مضبوط کر دی جائے گی تاکہ کبھی دروازہ نہ کھلے اور بعض مفسرین نے اس کے یہ معنی بیان کئے ہیں کہ دروازے بند کر کے آتشیں ستونوں سے ان کے ہاتھ پاؤں باندھ دیئے جائیں گے۔⁽¹⁾

جہنم کی آگ دوسری آگوں کی طرح نہیں

سورہ ہمزہ کی آیت نمبر 6 سے معلوم ہوا کہ جہنم کی آگ دوسری آگ کی طرح نہیں ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جہنم کی آگ ہزار برس بھڑکائی گئی یہاں تک کہ وہ سُرخ ہوگئی، پھر ہزار برس بھڑکائی گئی یہاں تک کہ وہ سفید ہوگئی، پھر ہزار برس بھڑکائی گئی جیسی کہ وہ سیاہ ہوگئی، تو اب وہ سیاہ اور اندھیری ہے۔“⁽²⁾

﴿الَّتِي تَكَلِّمُ عَلَى الْأَقْدَامِ﴾ وہ جو دلوں پر چڑھ جائے گی۔ دل ایسی چیز ہیں جن میں ذرا سی گرمی برداشت کرنے کی تاب نہیں تو جب جہنم کی آگ ان پر چڑھ جائے گی اور موت آئے گی نہیں تو اس وقت کیا حال ہوگا اور دلوں کو جلانا اس لئے ہے کہ وہ کفر، باطل عقائد اور فاسد نیتوں کے مقام ہیں۔⁽³⁾

1.....حازن، الہمزہ، تحت الآیة: ۳-۹، ۴۰۶/۴، ملخصاً.

2.....ترمذی، کتاب صفة جہنم، ۸-باب، ۴/۲۶۶، الحدیث: ۲۶۰۰.

3.....حازن، الہمزہ، تحت الآیة: ۷، ۴۰۶/۴، مدارك، الہمزہ، تحت الآیة: ۷، ص ۱۳۷۳، ملقطاً.

سُورَةُ الْفِيلِ

سورہ فیل کا تعارف

مقام نزول

سورہ فیل مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔^(۱)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع، 5 آیتیں ہیں۔

دوقیل، نام رکھنے کی وجہ

عربی میں ہاتھی کو فیل کہتے ہیں، اور اس سورت کی پہلی آیت میں ہاتھی والوں کا واقعہ بیان کیا گیا ہے اس مناسبت سے اسے ”سورہ فیل“ کہتے ہیں۔

سورہ فیل کے مضامین

اس سورت میں یمن کے بادشاہ ابرہہ کا واقعہ بیان کیا گیا کہ اس نے اپنی قوت اور مال پر بھروسہ کرتے ہوئے خانہ کعبہ پر حملہ کیا تو اس کی فوج پر اللہ تعالیٰ نے چھوٹے چھوٹے پرندے بھیجے جنہوں نے ان پر کنکر کے پتھر برسائے اور انہیں جانوروں کے کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کر دیا۔

سورہ ہُمَزَّہ کے ساتھ مناسبت

سورہ فیل کی اپنے سے ماقبل سورت ”ہُمَزَّہ“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ ہُمَزَّہ میں بتایا گیا تھا کہ منہ پر عیب نکالنے والے اور پیٹھے پیچھے برائی کرنے والے کافروں نے جو مال جمع کیا تھا وہ انہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نہ بچا سکے گا اور اس سورت میں اس پر دلیل قائم کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ ابرہہ جو کہ مال و دولت، طاقت و قوت اور جاہ و حشمت میں کفار مکہ سے بڑھ کر تھا، جب وہ کعبہ شریف پر حملہ آور ہوا تو اللہ تعالیٰ نے کمزور اور چھوٹے چھوٹے پرندوں کے ذریعے اسے ہلاک کر دیا اور ان کا مال، تعداد اور قوت انہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نہ بچا سکی۔

①.....حازن، تفسیر سورہ الفیل، ۴/۴۰۷.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمہ کنزالایمان:

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

ترجمہ کنزالعرفان:

الْمَ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفَيْلِ ۝۱ أَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ ۝۲ وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ ۝۳ تَرْمِيهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّن سِجِّيلٍ ۝۴ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ ۝۵

ترجمہ کنزالایمان: اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا تمہارے رب نے ان ہاتھی والوں کا کیا حال کیا۔ کیا ان کا داؤں تباہی میں نہ ڈالا۔ اور ان پر پرندوں کی ٹکڑیاں بھیجیں۔ کہ انہیں کنکر کے پتھروں سے مارتے۔ تو انہیں کر ڈالا جیسے کھائی کھیتی کی پتی۔

ترجمہ کنزالعرفان: کیا تم نے نہ دیکھا کہ تمہارے رب نے ان ہاتھی والوں کا کیا حال کیا؟ کیا اس نے ان کے کمرو فریب کو تباہی میں نہ ڈالا۔ اور ان پر فوج در فوج پرندے بھیجے۔ جو انہیں کنکر کے پتھروں سے مارتے تھے۔ تو انہیں جانوروں کے کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کر دیا۔

﴿الْمَ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفَيْلِ﴾ : کیا تم نے نہ دیکھا کہ تمہارے رب نے ان ہاتھی والوں کا کیا حال کیا؟ ﴿اس سورت میں جو واقعہ بیان کیا گیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ یمن اور حبشہ کے بادشاہ ابرہہ نے جب حج کے موسم میں لوگوں کو بیٹا اللہ کا حج کرنے کی تیاری کرتے ہوئے دیکھا تو اُس نے اس غرض سے صنعاء میں ایک کنیسہ (عبادت خانہ) بنایا کہ حج کرنے والے مکہ مکرمہ جانے کی بجائے یہیں آئیں اور اسی کنیسہ کا طواف کریں۔

عرب کے لوگوں کو یہ بات بہت ناگوار گزری اور قبیلہ بنی کنانہ کے ایک شخص نے موقع پا کر اس کنبہ میں تضاے حاجت کی اور اس کو نجاست سے آلودہ کر دیا۔ جب ابرہہ کو یہ بات معلوم ہوئی تو اسے بہت طیش آیا اور اس نے قسم کھائی کہ وہ کعبہ، مُعَظَّم کو گرا دے گا، چنانچہ وہ اس ارادے سے اپنا لشکر لے کر چلا۔ اس لشکر میں بہت سے ہاتھی بھی تھے اور ان کا پیش رو ایک بڑے جسم والا کوبہ پیکر ہاتھی تھا جس کا نام محمود تھا۔ ابرہہ جب مکہ مکرمہ کے قریب پہنچا تو اس نے اہل مکہ کے جانور قید کر لئے اور ان میں حضرت عبدالمطلب کے دو سوانٹ بھی تھے۔ حضرت عبدالمطلب ابرہہ کے پاس آئے تو اس نے ان کی تعظیم کی اور اپنے پاس بٹھا کر پوچھا کہ آپ کس مقصد سے یہاں آئے ہیں اور آپ کا کیا مطالبہ ہے۔ آپ نے فرمایا: میرا مطالبہ یہ ہے کہ میرے اونٹ مجھے واپس کر دیئے جائیں۔ ابرہہ نے کہا: مجھے آپ کی بات سن کر بہت تعجب ہوا ہے کہ میں اس خانہ کعبہ کو ڈھانے کے لئے یہاں آیا ہوں جو آپ کا اور آپ کے باپ دادا کا مُعَظَّم و محترم مقام ہے، آپ اس کے لئے تو کچھ نہیں کہتے اور اپنے اونٹوں کی واپسی کا مطالبہ کر رہے ہیں! آپ نے فرمایا: میں اونٹوں ہی کا مالک ہوں اس لئے انہی کے بارے میں کہتا ہوں اور کعبہ کا جو مالک ہے وہ خود اس کی حفاظت فرمائے گا۔ یہ سن کر ابرہہ نے آپ کے اونٹ واپس کر دیئے، حضرت عبدالمطلب نے واپس آ کر قریش کو صورت حال سے آگاہ کیا اور انہیں مشورہ دیا کہ وہ پہاڑوں کی گھاٹیوں اور چوٹیوں میں پناہ گزین ہو جائیں، چنانچہ قریش نے ایسا ہی کیا اور حضرت عبدالمطلب نے کعبہ کے دروازے پر پہنچ کر بارگاہ الہی میں کعبہ کی حفاظت کی دعا کی اور دعا سے فارغ ہو کر آپ بھی اپنی قوم کی طرف چلے گئے۔ ابرہہ نے صبح بخیر کے اپنے لشکر کو تیاری کا حکم دیا تو اس وقت محمود نامی ہاتھی کی حالت یہ تھی کہ جب اسے کسی اور طرف چلا تے تو چلتا تھا لیکن جب کعبہ کی طرف اس کا رخ کرتے تو وہ بیٹھ جاتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ابرہہ کے لشکر پر سمندر کی جانب سے پرندوں کی فوجیں بھیجیں اور ان میں سے ہر پرندے کے پاس تین کنکریاں تھیں دو دونوں پاؤں میں اور ایک چونچ میں تھی، وہ پرندے آئے اور کنکر کے پتھروں سے انہیں مارنے لگے، چنانچہ جس شخص پر وہ پرندہ سنگریزہ چھوڑتا تو وہ سنگریزہ اس کے خود کو توڑ کر سر سے نکلتا ہوا، جسم کو چیر کر ہاتھی میں سے گزرتا ہوا زمین پر پہنچ جاتا اور ہر سنگریزے پر اس شخص کا نام لکھا ہوا تھا جس سنگریزے سے اسے ہلاک کیا گیا، اس طرح ان پرندوں نے ابرہہ کے لشکریوں کو جانوروں کے کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کر دیا۔ جس سال یہ واقعہ رونما ہوا اسی

سال سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت ہوئی۔^(۱)

۱.....حازن، الفیل، تحت الآیة: ۵-۱، ۴-۱۰، ۴۱۰، ملخصاً.

سُورَةُ قُرَيْشٍ

سورہ قریش کا تعارف

مقام نزول

سورہ قریش زیادہ صحیح قول کے مطابق مکہ ہے۔ (1)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع، 4 آیتیں ہیں۔

”قریش“ نام رکھنے کی وجہ

قریش ایک قبیلے کا نام ہے اور اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ”سورہ قریش“ کہا جاتا ہے۔

سورہ قریش کے مضامین

اس سورت میں بیان کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے قریش کو تجارت کے لئے ہر سال میں دو سفر کرنے کی طرف رغبت دلائی اور ان کی محبت ان کے دل میں ڈال دی اس لئے انہیں چاہئے کہ بتوں کی بجائے اس رب تعالیٰ کی عبادت کریں جس نے انہیں بھوک میں کھانا دیا اور انہیں کئی قسم کے خوف سے امن عطا کیا۔

سورہ فیل کے ساتھ مناسبت

سورہ قریش کی اپنے سے ما قبل سورت ”فیل“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے دونوں سورتوں میں اللہ تعالیٰ نے اہل مکہ کو اپنی نعمتیں یاد دلائی ہیں، چنانچہ سورہ فیل میں یہ نعمت یاد دلائی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دشمن ابرہہ کو ہلاک کیا جو کعبہ معظمہ کو گرانے آیا تھا اور سورہ قریش میں یہ نعمت یاد دلائی کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں تجارت کرنے کی رغبت پیدا فرمائی اور سردی، گرمی کے موسم میں انہیں دوسرے شہروں میں تجارت کے لئے سفر کرنے پر تیار کیا۔

1.....حازن، تفسیر سورہ قریش، ۴/۱۰۷.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمہ کنزالایمان:

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

ترجمہ کنزالعرفان:

لَا يَلْفُ قُرَيْشٍ ۱) الْفَهْمُ رَحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ ۲) فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ
هَذَا الْبَيْتِ ۳) الَّذِي أَطْعَمَهُمْ مِنْ جُوعٍ ۴) وَأَمَّنَّهُمْ مِنْ خَوْفٍ ۵)

ترجمہ کنزالایمان: اس لیے کہ قریش کو میل دلایا۔ ان کے جاڑے اور گرمی دونوں کے کوچ میں میل دلایا۔ تو انہیں چاہیے اس گھر کے رب کی بندگی کریں۔ جس نے انہیں بھوک میں کھانا دیا اور انہیں ایک بڑے خوف سے امان بخشا۔

ترجمہ کنزالعرفان: قریش کو مانوس کرنے کی وجہ سے۔ انہیں سردی اور گرمی دونوں کے سفر سے مانوس کرنے کی وجہ سے۔ تو انہیں اس گھر کے رب کی عبادت کرنی چاہئے۔ جس نے انہیں بھوک میں کھانا دیا اور انہیں خوف سے امن بخشا۔

﴿لَا يَلْفُ قُرَيْشٍ﴾: قریش کو مانوس کرنے کی وجہ سے۔ ﴿﴾ اس سورت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بے شمار ہیں، ان میں سے ایک ظاہری نعمت یہ ہے کہ اُس نے قریش کو ہر سال میں دو سفروں کی طرف رغبت دلائی اور ان کی محبت ان کے دل میں ڈالی، چنانچہ قریش تجارت کے لئے سردی کے موسم میں یمن کا اور گرمی کے موسم میں شام کا سفر کرتے تھے اور ہر جگہ کے لوگ انہیں اہل حرم کہتے تھے اور ان کی عزت و حرمت کرتے تھے۔ یہ امن کے ساتھ تجارتیں کرتے، ان تجارتوں سے فائدے اٹھاتے اور مکہ مکرمہ جہاں نہ کھیتی ہے اور نہ معاش کے اسباب، وہاں رہائش رکھنے کیلئے مسلسل سرمایہ پہنچاتے، ان پر اللہ تعالیٰ کی یہ نعمت ظاہر ہے اور یہ لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں، تو انہیں چاہئے کہ وہ اس نعمت کا شکر ادا کرتے ہوئے کعبہ معظمہ کے رب کی عبادت کریں جس نے انہیں ان سفروں کے ذریعے بھوک کی اس

حالت میں کھانا دیا جس میں وہ ان سفروں سے پہلے اپنے وطن میں کھیتی نہ ہونے کے باعث مبتلا تھے اور انہیں حرم شریف کے سبب اور مکہ والے ہونے کی وجہ سے خوف سے امن بخشا کہ کوئی ان کے ساتھ مزاحمت نہیں کرتا حالانکہ ان کے اطراف اور قرب و جوار میں قتل و غارت گری ہوتی رہتی ہے، قافلے لٹتے ہیں اور مسافر مارے جاتے ہیں۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ خوف سے امن بخشے سے مراد یہ ہے کہ انہیں جذام کے مرض سے امن دیا کہ ان کے شہر میں انہیں جذام کا مرض نہ ہوگا اور بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ تاجدار رسالت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی برکت سے انہیں عظیم خوف سے امان عطا فرمائی۔^(۱)

قریش کا تعارف

قریش اس قبیلے کا نام ہے جس میں سید المرسلین صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی ولادت مبارکہ ہوئی۔ اس قبیلے کے اس نام کی مختلف وجوہات بیان کی گئی ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ حضور اقدس صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے آباؤ اجداد میں سے ایک باکمال ہستی فہر بن مالک ہیں، ان کا لقب ”قریش“ ہے اور ان کی اولاد ”قریشی“ یا ”قریش“ کہلاتی ہے۔ فہر بن مالک ”قریش“ اس لئے کہلاتے ہیں کہ ”قریش“ ایک سمندری جانور کا نام ہے جو بہت ہی طاقتور ہوتا ہے اور وہ سمندری جانوروں کو کھا ڈالتا ہے، یہ جانور تمام جانوروں پر ہمیشہ غالب ہی رہتا ہے کبھی مغلوب نہیں ہوتا اور چونکہ فہر بن مالک اپنی شجاعت اور خدا داد طاقت کی بنا پر عرب کے تمام قبائل پر غالب تھے اس لئے تمام عرب والے ان کو ”قریش“ کے لقب سے پکارنے لگے۔^(۲)

قریش کے بارے میں احادیث

یہاں قریش سے متعلق تین احادیث ملاحظہ ہوں

(۱)..... حضرت واہلہ بن اسقع رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، رسول کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کی اولاد میں سے کنانہ کو چین لیا اور کنانہ سے قریش کو چین لیا اور

①..... حازن، قریش، تحت الآیة: ۴-۱، ۴۱۰/۴-۴۱۲.

②..... زرقانی علی المواہب، المقصد الاوّل فی تشریف اللہ تعالیٰ له عنہ الصلاة والسلام، ۱/۴۳-۱/۴۵، سیرت مصطفیٰ، ص ۵۱-

قریش میں سے بنو ہاشم کو جن لیا اور بنو ہاشم میں سے مجھے جن لیا۔ (1)

(2)..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

”لوگ اس معاملہ حکمرانی میں قریش کے تابع ہیں کہ مسلمان ان کے مسلمانوں کے اور کافران کے کافروں کے تابع ہیں۔ (2)

(3)..... حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

”خلافت قریش میں رہے گی جب تک یہ دین کے محافظ رہیں اور جو کوئی ان سے عداوت رکھے گا اسے اللہ تعالیٰ اوندھے

منہ گرائے گا۔ (3)

سورہ قریش کی آیت نمبر 3 سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔

(1)..... کفار بھی شرعی عبادات کے مکلف ہیں کہ ایمان لائیں اور عبادت کریں۔

(2)..... کفر کی حالت میں کوئی نیکی، صحیح عبادت نہیں کیونکہ کفار مکہ طواف، حج، عمرہ اور حاجیوں کی خدمت کرتے تھے،

مگر انہیں کالعدم قرار دیا گیا۔

(3)..... کعبہ معظمہ عظمت و جلال والے رب تعالیٰ کی ذات کا مظہر ہے۔

(4)..... اللہ تعالیٰ اگرچہ ہر ادنیٰ و اعلیٰ کا رب ہے لیکن اس کی ربوبیت کو اس کی اعلیٰ مخلوق کی طرف منسوب کرنا چاہیے،

جیسے یوں کہنا چاہئے اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے رب! اے کعبہ معظمہ کے رب!

لوگوں کو سہولت دینا اور معاشرے میں امن قائم کرنا اسلام کی بنیادی ترجیح اور خصوصیت ہے

آیت نمبر 4 میں بھوک کی حالت میں کھانا دیئے جانے اور خوف کی حالت میں امن دیئے جانے کا ذکر ہے،

یاد رہے کہ بھوک اور خوف دو ایسی چیزیں ہیں جو معاشرے میں گناہوں اور بدکاریوں کی تعداد میں اضافہ کرنے، جرائم

کی شرح بڑھانے، بے امنی اور بدسکونی پھیلانے میں انتہائی اہم اور مرکزی کردار ادا کرتی ہیں جبکہ بھوک کا ختم ہونا اور

خوف کا دور ہو جانا معاشرے میں پاکیزہ ماحول اور امن و امان کی فضا قائم کرنے میں بہت بڑے معاون ہیں۔ اسے

1..... مسلم، کتاب انفضائل، باب فضل نسب النبی صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، ص ۱۲۴۹، الحدیث: ۱ (۲۲۷۶)۔

2..... بخاری، کتاب المناقب، باب قول اللہ تعالیٰ: یا ایہا الناس... الخ، ۴۷۳/۲، الحدیث: ۳۴۹۵۔

3..... بخاری، کتاب المناقب، باب مناقب قریش، ۴۷۴/۲، الحدیث: ۳۵۰۰۔

دوسرے انداز میں یوں سمجھ لیجئے کہ جہاں لوگوں کو سہولیات دی جاتی ہیں اور ان کی ضروریات زندگی پورا کرنے کے خاطر خواہ انتظامات ہوتے ہیں وہاں گناہوں اور بدکاریوں کی شرح کم ہوگی اور جہاں امن و امان قائم ہے وہاں جرائم کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہوگی اور لوگ پرسکون زندگی بسر کریں گے۔ اگر موجودہ دور میں عالمی سطح پر لوگوں کے حالات کا جائزہ لیا جائے تو یہ چیز واضح ہوگی کہ ان میں زنا، چوری، ڈاکے، لوٹ مار، چھینا چھٹی، قتل و عارت گری، بے امنی، بدسکونی، بے چینی اور ان کے علاوہ طرح طرح کے جرموں، گناہوں اور خوفوں کے عام ہونے کا بنیادی سبب بھوک ختم کرنے کے قابل قدر ذرائع کا نہ ہونا، زندگی گزارنے کے لئے بنیادی سہولیات سے محروم ہونا اور امن و امان قائم کرنے کے لئے ضروری انتظامات کا نہ ہونا ہے اور دین اسلام کے احکامات اور تعلیمات پر نظر کی جائے تو یہ حقیقت روشن دن سے زیادہ صاف نظر آئے گی لوگوں کی بھوک کو ختم کرنا، انہیں سہولیات فراہم کرنا، پاکیزہ معاشرے کا قیام اور امن قائم کرنا اسلام کی بنیادی ترجیحات اور خصوصیات میں سے ہے، جیسے دین اسلام میں مالدار مسلمانوں پر زکوٰۃ فرض کی گئی اور بعض اعمال پر صدقات دینے کا حکم دیا گیا اور ان کا حق دار ان لوگوں کو ٹھہرایا گیا جو انتہائی ضرورت مند ہیں اور فقیری و مسکینی کی حالت میں زندگی گزار رہے ہیں تاکہ ان کی ضرورت پوری ہونے اور فقر و مسکینی دور ہونے کا باقاعدہ انتظام ہو۔

اگر آج بھی لوگ دین اسلام کے احکام پر صحیح طریقے سے عمل کرنا شروع کر دیں اور اس کی تعلیمات کو اپنے اوپر نافذ کر لیں تو یہ دنیا میں بھی زندگی کی بنیادی اور ضروری سہولیات پالیں گے، پاکیزہ اور پر امن معاشرے میں زندگی بسر کرنے لگیں گے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آخرت میں بھی چین، سکون، راحتوں، نعمتوں اور آسائشوں میں ہمیشہ کے لئے زندگی گزاریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دین اسلام کے احکام اور اس کی تعلیمات پر صحیح طریقے سے عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

سُورَةُ الْمَاعُونِ

سورة ماعون کا تعارف

مقام نزول

سورة ماعون مکہ ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ سورت آدھی عاص بن وائل کے بارے میں مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اور آدھی عبد اللہ بن ابی سلول منافق کے بارے میں مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی۔^(۱)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں ۱ رکوع، ۷ آیتیں ہیں۔

”ماعون“ نام رکھنے کی وجہ

ماعون کا معنی ہے استعمال کی معمولی چیز، اور اس سورت کی آخری آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ”سورة ماعون“ کہتے ہیں۔

سورة ماعون کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں کافروں اور منافقوں کی مذمت بیان کی گئی ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(۱)..... اس سورت کی ابتدائی آیات میں ان کافروں کی مذمت کی گئی جو حساب اور جزا کے دن کو جھٹلاتے ہیں، یتیم کو دھکے دیتے ہیں اور مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتے۔

(۲)..... آخری آیات میں ان منافقوں کی مذمت کی گئی جو لوگوں کے سامنے نمازی بنتے اور تنہائی میں نمازیں چھوڑتے تھے اور لوگوں کے سامنے بھی جو نمازیں ادا کرتے ان سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی بجائے لوگوں کو یہ دکھانا مقصود ہوتا تھا کہ ہم بھی نمازی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ان کی ایک بری خصلت یہ تھی کہ اگر ان سے کوئی استعمال کی

۱.....حازن، تفسیر سورة الماعون، ۴/۴۱۲۔

معمولی چیز مانگتا تو وہ اسے منع کر دیتے تھے۔

سورہ قریش کے ساتھ مناسبت

سورہ ماعون کی اپنے سے ما قبل سورت ”قریش“ کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ سورہ قریش میں ان لوگوں کی مذمت بیان کی گئی تھی جو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتے اور اس سورت میں ان لوگوں کی مذمت بیان کی گئی ہے جو مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتے۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ سورہ قریش میں خانہ کعبہ کے رب عز و جل کی عبادت کرنے کا حکم دیا گیا اور اس سورت میں ان لوگوں کی مذمت کی گئی جو سستی اور کاہلی کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

توجیہ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

توجیہ کنزالعرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اَسْرَءِیْتُ اَلَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالذِّیْنِ ۝۱

توجیہ کنزالایمان: بھلا دیکھو تو جو دین کو جھٹلاتا ہے۔

توجیہ کنزالعرفان: کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جو دین کو جھٹلاتا ہے۔

﴿اَسْرَءِیْتُ اَلَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالذِّیْنِ﴾: کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جو دین کو جھٹلاتا ہے۔ ﴿شان نزول﴾: اس آیت کے شان نزول کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت عاص بن وائل سہمی کے بارے میں نازل ہوئی، وہ قیامت کے دن کا انکار کرتا تھا اور برے کام بھی کیا کرتا تھا۔

دوسرا قول یہ ہے کہ یہ آیت ولید بن مغیرہ کے بارے میں نازل ہوئی۔

تیسرا قول یہ ہے کہ یہ آیت ابو جہل کے بارے میں نازل ہوئی، مروی ہے کہ ابو جہل نے ایک یتیم کی پرورش کی ذمہ داری لی، ایک دن وہ یتیم ننگے بدن اس کے پاس آیا اور اپنے مال میں سے کچھ طلب کیا، اُس نے اسے دھکے دے کر نکال دیا۔ قریش کے سرداروں نے اس سے کہا کہ تم محمد (مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کے پاس جاؤ وہ تمہاری سفارش کر دیں گے، اس سے ان لوگوں کا مقصد نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا مذاق اڑانا تھا لیکن یتیم کو یہ چیز معلوم نہ تھی، چنانچہ وہ یتیم تاجدار رسالت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اپنی فریاد پیش کی اور سید المرسلین صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کبھی کسی محتاج کو خالی ہاتھ نہ لوٹاتے تھے، چنانچہ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اس یتیم کے ساتھ ابو جہل کے پاس گئے، اس نے رسول کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو دیکھ کر مرحبا کہا اور فوراً یتیم کا مال اس کے حوالے کر دیا۔ یہ دیکھ کر قبیلہ قریش کے لوگوں نے اسے عار دلایا اور کہا کہ تو اپنے دین سے پھر گیا ہے۔ ابو جہل نے جواب دیا: خدا کی قسم! میں اپنے دین سے پھر نہیں، اصل بات یہ ہے کہ میں نے اُن کی دائیں اور بائیں طرف ایک نیزہ دیکھا اور مجھے یہ ڈر لگا کہ اگر میں نے ان کی بات نہ مانی تو یہ نیزہ مجھے پھاڑ ڈالے گا۔

چوتھا قول یہ ہے کہ یہ آیت کسی خاص آدمی کے بارے میں نازل نہیں ہوئی بلکہ اس میں ہر وہ شخص داخل ہے جو قیامت کے دن کا انکار کرتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان کا نیک اعمال کرنا اور ممنوعات سے رکنا ثواب میں رغبت اور عذاب کے ڈر سے ہوتا ہے تو جب وہ قیامت کا ہی منکر ہوگا تو وہ نفسانی خواہشات اور لذتوں میں سے کچھ نہ چھوڑے گا، اس سے ثابت ہوا کہ قیامت کا انکار کفر اور گناہوں کی تمام اقسام کی بنیاد کی طرح ہے۔ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اے انسان! کیا تم اس شخص کو پہچانتے ہو جو دلائل واضح ہونے کے باوجود حساب اور جزا کا انکار کرتا ہے، اگر نہیں پہچانتے تو سنو: یہ وہ شخص ہے جو اپنے کفر کی وجہ سے یتیم کو دھکے دیتا، ڈانٹتا اور مارتا ہے اور اس کے ساتھ ظلم کرتے ہوئے اس کا حق اور اس کا مال اسے نہیں دیتا اور اپنے انتہا درجے کے بخل، دل کی سختی اور کمینہ پن کی وجہ سے مسکین کو کھانا نہیں دیتا اور نہ ہی وہ کسی اور کو یتیم کو کھانا دینے کی ترغیب دیتا ہے کیونکہ وہ اس عمل پر ثواب ملنے کا اعتقاد نہیں رکھتا، اگر وہ جزا پر ایمان لاتا اور وعید پر یقین رکھتا تو اس سے یہ افعال صادر نہ ہوتے۔^(۱)

1.....تفسیر کبیر، الماعون، تحت الآیة: ۱-۳، ۱/۱۱-۳۰، ۳-۳۰، حازن، الماعون، تحت الآیة: ۱-۳، ۱/۱۲/۴، ملقطاً.

فَذَلِكِ الذِّي يَدْعُ الْبَيْتِمَ ۝

ترجمہ کنزالایمان: پھر وہ وہ ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔

ترجمہ کنزالعرفان: پھر وہ ایسا ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔

﴿فَذَلِكِ الذِّي يَدْعُ الْبَيْتِمَ﴾: پھر وہ ایسا ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔ یعنی دین کو جھٹلانے والے شخص کا اخلاقی حال یہ ہے کہ وہ یتیم کو دھکتے دیتا ہے۔

یتیموں کے ساتھ کفار کا سلوک اور ان کے بارے میں اسلام کی تعلیمات

اس آیت میں کفار کا یتیموں کے ساتھ سلوک بیان کیا گیا جبکہ اس کے مقابلے یتیموں کے بارے میں اسلام کی تعلیمات ملاحظہ کیجئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ یتیموں کے سر پرستوں سے ارشاد فرماتا ہے:

وَأْتُوا الْيَتَامَىٰ أَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا الْحَبِيثَ
بِالظُّلْمِ وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَهُمْ إِلَىٰ أَمْوَالِكُمْ ۗ
إِنَّهٗ كَانَ حُبًّا كَبِيرًا (۱)

اور ارشاد فرمایا:

وَلَا تَتَّبِعُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالِكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللَّهُ
لَكُمْ قِيَامًا وَآرْزُقُوهُمْ فِيهَا وَاكْسُوهُمْ وَقُولُوا
لَهُمْ قَوْلًا مَعْرُوفًا (۲)

اور ارشاد فرمایا:

وَلِيَخْشَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ خَلْفِهِمْ
ذُرِّيَّةً ضِعْفًا خَائِفًا عَلَيْهُمْ فَلْيَتَّقُوا اللَّهَ

شکار ہوتے۔ تو انہیں چاہیے کہ اللہ سے ڈریں اور درست بات کہیں۔

وَيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا (۱)

اور ارشاد فرمایا:

ترجبة كذا العرفان: بیشک وہ لوگ جو ظلم کرتے ہوئے تیبوں کا مال کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں بالکل آگ بھرتے ہیں اور عنقریب یہ لوگ بھڑکتی ہوئی آگ میں جائیں گے۔

إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا
إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلُونَ
سَعِيرًا (۲)

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”مسلمانوں میں بہترین گھر وہ گھر ہے جس میں یتیم ہو اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہو اور مسلمانوں میں بدترین گھر وہ گھر ہے جس میں یتیم ہو اور اس کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا ہو۔“ (۳)

اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”جو کسی یتیم کے سر پر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہاتھ پھیرے تو اس کے لیے ہر اس بال کے عوض نیکیاں ہوں گی جس پر اس کا ہاتھ پھرے اور جو اپنے پاس رہنے والے یتیم لڑکے یا یتیم لڑکی سے بھلائی کرے تو جنت میں میں اور وہ ان کی طرح ہوں گے، اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنی دو انگلیاں ملائیں۔“ (۴)

کفار کے طرز عمل اور اسلام کی تعلیمات کو سامنے رکھتے ہوئے ہر شخص بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ بچوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے جو اقدامات دین اسلام نے کئے اور جو احکامات دین اسلام نے دیئے ان کی مثال کسی اور دین میں نہیں مل سکتی۔

وَلَا يَحْضُّ عَلَىٰ طَعَامِ الْمَسْكِينِ ۝

①.....النساء: ۹.

②.....النساء: ۱۰.

③.....ابن ماجہ، کتاب الادب، باب حق الیتیم، ۱۹۳/۴، الحدیث: ۳۶۷۹.

④.....مسند امام احمد، مسند الانصار، حدیث ابی امامۃ الباہلی... الخ، ۳۰۰/۸، الحدیث: ۲۲۳۴۷.

ترجہ کنز الایمان: اور مسکین کو کھانا دینے کی رغبت نہیں دیتا۔

ترجہ کنز العرفان: اور مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتا۔

﴿وَلَا يَحْضُ عَلَى طَعَامِ الْمَسْكِينِ﴾ اور مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتا۔ یعنی دین کو جھٹلانے والے کا حال یہ ہے کہ وہ اپنے گھر والوں اور دیگر مالداروں کو اس بات کی ترغیب نہیں دیتا کہ وہ مسکین کو کھانا دیں۔ (1)

مسکین کے ساتھ کفار کا طرز عمل اور دین اسلام کی تعلیمات

اس آیت میں مسکین سے کفار کا سلوک بیان کیا گیا، اب مسکین کے بارے میں اسلام کی تعلیمات ملاحظہ ہوں، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

قَاتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمَسْكِينِ وَالْجَنِّ السَّبِيلِ ۗ ذٰلِكَ حَبِيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَّجْهَ اللّٰهِ ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (2)

ترجہ کنز العرفان: تو رشتے دار کو اس کا حق دے اور مسکین اور مسافر کو بھی۔ یہ ان لوگوں کیلئے بہتر ہے جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں اور وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کا وصف بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَيُطْعَمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِمْ مُسْكِنًا وَيَتَّيَّبًا ۗ وَاَسِيْرًا (3) اِنَّمَا نَطْعِمُكُمْ لُوْجِهٖ اللّٰهِ لَا تُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا (3)

ترجہ کنز العرفان: اور وہ اللہ کی محبت میں مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔ ہم تمہیں خاص اللہ کی رضا کے لیے کھانا کھلاتے ہیں۔ ہم تم سے نہ کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ شکر۔

اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”مسکین لوگ جنت میں مالداروں سے چالیس برس پہلے جائیں گے، اے عائشہ! رضی اللہ تعالیٰ عنہا، مسکین کو خالی نہ پھیرو اگرچہ کھجور کی قاش ہی ہو اسے دے دو۔ اے عائشہ! رضی اللہ تعالیٰ عنہا، مسکینوں سے محبت کرو، انہیں قریب رکھو تاکہ اللہ تعالیٰ قیامت میں تمہیں قریب کر دے۔“ (4)

1.....روح البیان، الماعون، تحت الآية: ۳، ۵۲۲/۱۰.

2.....روم: ۳۸.

3.....دھر: ۹۰۸.

4.....ترمذی، کتاب الزهد، باب ما جاء ان فقراء المهاجرين يدخلون الجنة قبل اغنيائهم، ۱۵۷/۴، الحديث: ۲۳۵۹.

فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ ۚ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۝۵ الَّذِينَ هُمْ يَرَاءُونَ ۝۶

ترجمہ کنزالایمان: تو ان نمازیوں کی خرابی ہے۔ جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں۔ وہ جو دکھاوا کرتے ہیں۔

ترجمہ کنزالعرفان: تو ان نمازیوں کے لئے خرابی ہے۔ جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔ وہ جو دکھاوا کرتے ہیں۔

﴿فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ﴾: تو ان نمازیوں کے لئے خرابی ہے۔ ﴿یہ آیت اور اس کے بعد والی آیت میں ارشاد فرمایا کہ ان نمازیوں کیلئے خرابی ہے جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔ اس سے مراد منافقین ہیں کہ جب وہ لوگ تنہا ہوتے ہیں تو نماز نہیں پڑھتے کیونکہ وہ اس کے فرض ہونے کا اعتقاد نہیں رکھتے اور جب وہ لوگوں کے سامنے ہوتے ہیں تو نمازی بنتے، اپنے آپ کو نمازی ظاہر کرتے اور انہیں دکھانے کے لئے اٹھ بیٹھ لیتے ہیں اور حقیقت میں یہ لوگ نماز سے غافل ہیں۔^(۱)

نماز سے غفلت برتنے والوں کا انجام

نماز سے غافل رہنے والوں کے بارے میں ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهْوَاتِ فَسُوفَ يَلْقَوْنَ غِيًّا (2)

ترجمہ کنزالعرفان: تو ان کے بعد وہ نالائق لوگ ان کی جگہ آئے جنہوں نے نمازوں کو ضائع کیا اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی تو عنقریب وہ جہنم کی خوفناک وادی نعی سے جا ملیں گے۔

اور ارشاد فرمایا:

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ

1.....مدارک، الماعون، تحت الآية: ۴-۵، ص ۱۳۷۷.

2.....مریم: ۵۹.

وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كَسَالٍ ۗ
يُرَاءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا
قَلِيلًا ﴿۱۰۷﴾ مَدْبَدٌ بَيْنَ بَيْنَ ذَلِكَ لَا إِلَى
هَؤُلَاءِ وَلَا إِلَى هَؤُلَاءِ ۗ وَمَنْ يُضِلِلِ اللَّهُ
فَلَنْ تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا (۱)

کو فریب دینا چاہتے ہیں اور وہی انہیں غافل کر کے مارے گا
اور جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو بڑے سست ہو کر
لوگوں کے سامنے ریاکاری کرتے ہوئے کھڑے ہوتے ہیں
اور اللہ کو بہت تھوڑا یاد کرتے ہیں۔ درمیان میں ڈمگ رہے
ہیں، نہ ان کی طرف ہیں نہ ان کی طرف اور جسے اللہ گمراہ
کرے تو تم اس کے لئے کوئی راستہ نہ پاؤ گے۔

یاد رہے کہ نماز سے غفلت کرنے یعنی کبھی نماز پڑھ لینے اور کبھی چھوڑ دینے سے بھی بچنا ضروری ہے اور یہ
خاص منافقوں کا وصف ہے اور نماز میں غفلت کرنا یعنی نماز کے دوران دیگر کاموں کے بارے میں سوچ بچار کرنے
لگ جانا یا شیطان کے وسوسوں کو قبول کر لینا وغیرہ اس سے بھی بچنے کی کوشش کرنی چاہیے اگرچہ اس کی شاعت یعنی
برائی کم ہے۔

﴿الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ﴾: جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔ ﴿نماز سے غفلت کی چند صورتیں ہیں، جیسے پابندی
سے نہ پڑھنا، صحیح وقت پر نہ پڑھنا، فرائض و واجبات کو صحیح طریقے سے ادا نہ کرنا، شرعی عذر کے بغیر باجماعت نہ پڑھنا،
نماز کی پرداہ نہ کرنا، تنہائی میں قضا کر دینا اور لوگوں کے سامنے پڑھ لینا وغیرہ، یہ سب صورتیں وعید میں داخل ہیں جبکہ
شوق سے نہ پڑھنا، سمجھ بوجھ کر ادا نہ کرنا، توجہ سے نہ پڑھنا بھی نماز سے غفلت میں داخل ہے البتہ یہ صورتیں اس وعید
میں داخل نہیں جو ما قبل آیت میں بیان ہوئی ہے۔

﴿الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ﴾: وہ جو دکھاوا کرتے ہیں۔ ﴿یعنی منافقین فرائض کی ادائیگی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے
لئے نہیں بلکہ لوگوں کو دکھانے کے لئے کرتے ہیں۔﴾ (۲)

ریا کاری کی تعریف اور اس کی مذمت

ریا کاری کی تعریف یہ ہے کہ اپنے عمل کو اس ارادے سے ظاہر کرنا کہ لوگ اسے دیکھ کر اس کی عبادت گزاری

۱..... النساء: ۱۴۲، ۱۴۳.

۲..... مدارك، الماعون، تحت الآية: ۶، ص ۱۳۷۷.

کی تعریف کریں۔ (۱)

کثیر احادیث میں ریا کاری کی مذمت بیان کی گئی ہے، یہاں ان میں سے دو احادیث ملاحظہ ہوں، چنانچہ (۱)..... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ہم لوگ مسیح و جال کا ذکر کر رہے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور ارشاد فرمایا ”میں تمہیں ایسی چیز کی خبر نہ دوں جس کا مسیح و جال سے بھی زیادہ میرے نزدیک تم پر خوف ہے؟ ہم نے عرض کی: ہاں، یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، ارشاد فرمایا ”وہ شرکِ خفی ہے، آدمی نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے تو اس وجہ سے طویل کرتا ہے کہ دوسرا شخص اسے نماز پڑھتا دیکھ رہا ہے۔“ (۲)

(۲)..... حضرت ابوسعید بن ابوفضالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جب اللہ تعالیٰ تمام اولین و آخرین کو اس دن میں جمع فرمائے گا جس میں شک نہیں، تو ایک مُنادی ندا کرے گا، جس نے کوئی کام اللہ عزوجل کے لیے کیا اور اس میں کسی کو شریک کر لیا وہ اپنے عمل کا ثواب اسی شریک سے طلب کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ شرک سے بالکل بے نیاز ہے۔“ (۳)

یاد رہے کہ اپنی نیت کو درست رکھتے ہوئے فرض عبادات کی بجا آوری اعلانیہ کرنی چاہئے تاکہ لوگ فرض عبادات چھوڑنے کی اس پر تہمت نہ لگائیں اور نفل عبادات پوشیدہ کرنی چاہئیں کیونکہ ان میں تہمت لگنے کا اندیشہ نہیں۔

وَيَسْتَعُونَ الْمَاعُونَ ﴿۷﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور برتنے کی چیز مانگنے نہیں دیتے۔

ترجمہ کنزالعرفان: اور برتنے کی معمولی چیزیں بھی نہیں دیتے۔

﴿وَيَسْتَعُونَ الْمَاعُونَ﴾ اور برتنے کی معمولی چیزیں بھی نہیں دیتے۔ ﴿اس سے پہلی آیات میں خالق کے ساتھ منافقین

①..... قرطبی، الماعون، تحت الآية: ۶، ۱۰/۱۵۴، الجزء العشرون.

②..... ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب الرياء والسمعة، ۴/۴۷۰، الحدیث: ۴۲۰۴.

③..... ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورة الکہف، ۵/۱۰۵، الحدیث: ۳۱۶۵.

کا معاملہ بیان کیا گیا اب یہاں سے مخلوق کے ساتھ ان کا طرز عمل بیان کیا جا رہا ہے کہ اگر ان سے برتنے کی کوئی معمولی چیز جیسے سوئی، ہنڈیہ یا پیالہ وغیرہ مانگے تو بخل کرتے ہوئے اسے نہیں دیتے۔^(۱)

گھروں میں استعمال کی معمولی چیزیں حاجت سے زیادہ رکھیں

علماء فرماتے ہیں: مستحب ہے کہ آدمی اپنے گھر میں ایسی چیز اپنی حاجت سے زیادہ رکھے جن کی ہمسایوں کو حاجت ہوتی ہے اور انہیں عاریتاً دیا کرے۔^(۲)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، کون سی چیز ہے جس کا منع کرنا حلال نہیں؟ ارشاد فرمایا: ”پانی، نمک اور آگ۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، پانی کو تو ہم سمجھ گئے، مگر نمک اور آگ کا یہ حکم کیوں ہے؟ ارشاد فرمایا: اے حمیراء! رضی اللہ تعالیٰ عنہا، جس نے کسی کو آگ دی اس نے گویا اس آگ سے پکا ہوا سارا کھانا خیرات کیا اور جس نے کسی کو نمک دیا اس نے گویا سارا وہ کھانا خیرات کیا جسے اس نمک نے لذیذ بنایا اور جس نے کسی مسلمان کو ایک گھونٹ پانی وہاں پلایا جہاں پانی عام ملتا ہو اس نے گویا غلام آزاد کیا اور جس نے مسلمان کو وہاں ایک گھونٹ پانی پلایا جہاں پانی نہ ملتا ہو اس نے گویا اسے زندگی بخشی۔^(۳)

①.....جلالین، الماعون، تحت الآیة: ۷، ص ۵۰۷.

②.....حازن، الماعون، تحت الآیة: ۷، ۴/۱۳.

③.....ابن ماجہ، کتاب الرہون، باب المسلمون شرکاء فی ثلاث، ۱۷۷/۳، الحدیث: ۲۴۷۴.

سُورَةُ الْكُوثرِ

سورہ کوثر کا تعارف

مقامِ نزول

علامہ علی بن محمد خازن رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: ”سورہ کوثر جمہور مفسرین کے نزدیک مکہ ہے اور بعض

مفسرین کے نزدیک مدنیہ ہے۔^(۱)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع، 3 آیتیں ہیں۔

”کوثر“ نام رکھنے کی وجہ

کوثر سے دنیا اور آخرت کی بے شمار خوبیاں مراد ہیں اور جنت کی ایک نہر کا نام بھی کوثر ہے۔ اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ”سورہ کوثر“ کہتے ہیں۔

سورہ کوثر کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی مدحت بیان فرمائی ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1)..... اس کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ کے اس فضل و احسان کا بیان ہے جو اس نے اپنے حبیب صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ پر فرمایا۔

(2)..... دوسری آیت میں نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سے فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کے شکر کیے میں نماز پڑھتے رہیں اور قربانی کریں۔

(3)..... تیسری آیت میں فرمایا گیا کہ جو اللہ تعالیٰ کے حبیب صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کا دشمن ہے وہی ہر خیر سے

1..... خازن، تفسیر سورة الكوثر، ۴/۱۳۴۔

محروم ہے۔

سورۃ ماعون کے ساتھ مناسبت

سورۃ کوثر کی اپنے سے ما قبل سورت ”ماعون“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۃ ماعون میں کافروں اور منافقوں کی جو صفات بیان کی گئیں ان کے مقابلے میں سید المرسلین صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے اوصاف سورۃ کوثر میں بیان کئے گئے۔^(۱)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمہ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمہ کنزالعرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

إِنَّا أَعْطَيْنَكَ الْكَوْثَرَ ۖ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَأَنْحَرُ ۖ إِنَّ شَانِئَكَ
هُوَ الْأَبْتَرُ ۚ

ترجمہ کنزالایمان: اے محبوب بیشک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔ تو تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔ بیشک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے۔

ترجمہ کنزالعرفان: اے محبوب! بیشک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔ تو تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔ بیشک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے۔

﴿إِنَّا أَعْطَيْنَكَ الْكَوْثَرَ﴾: اے محبوب! بیشک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔ ﴿هُوَ الْأَبْتَرُ﴾: کوثر کی تفسیر میں مفسرین

①.....تفسیر کبیر، الکُوثر، تحت الآیة: ۱، ۱۱/۳۰۷.

کے مختلف اقوال ہیں، ان سب اقوال کا خلاصہ یہ ہے کہ اے محبوب! بیشک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں اور کثیر فضائل عنایت کر کے تمہیں تمام مخلوق پر افضل کیا، آپ کو حسن ظاہر بھی دیا حسن باطن بھی عطا کیا، نسب عالی بھی، نبوت بھی، کتاب بھی، حکمت بھی، علم بھی، شفاعت بھی، حوض کوثر بھی، مقام محمود بھی، امت کی کثرت بھی، دین کے دشمنوں پر غلبہ بھی، فتوحات کی کثرت بھی اور بے شمار نعمتیں اور فضیلتیں عطا کیں جن کی انتہا نہیں۔^(۱)

آیت ”إِنَّا آعْطَيْنَاكَ الْكُوْثَرَ“ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس سے 5 باتیں معلوم ہوں

(1)..... اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو کوثر عطا کر دی ہے کیونکہ یہاں یہ نہیں فرمایا گیا کہ ہم آپ کو کوثر عطا کریں گے بلکہ یہ فرمایا کہ بیشک ہم نے آپ کو کوثر عطا کر دی۔

(2)..... اللہ تعالیٰ کی اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر یہ عطا ان کے نبی اور رسول ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کی وجہ سے ہے جو شانِ محبوبیت کی صورت ہے کیونکہ یہاں یہ فرمایا ”أَعْطَيْنَاكَ“ ہم نے آپ کو عطا فرمائی، یہ نہیں فرمایا کہ ”أَعْطَيْنَا الرَّسُولَ“ یا ”أَعْطَيْنَا النَّبِيَّ“۔

(3)..... تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر یہ عطا کسی عبادت اور ریاضت کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ ان پر یہ عطا اللہ تعالیٰ کے عظیم فضل اور احسان کی وجہ سے ہے کیونکہ یہاں عطا کا ذکر پہلے ہوا اور عبادت کا ذکر بعد میں ہوا۔

(4)..... اللہ تعالیٰ نے آپ کو کوثر کا مالک بنا دیا ہے تو آپ جسے چاہیں جو چاہیں عطا کر سکتے ہیں۔

(5)..... سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مدحت خود رب تعالیٰ فرماتا ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فَرَمَاتے ہیں:

إِنَّا آعْطَيْنَاكَ الْكُوْثَرَ ساری کثرت پاتے یہ ہیں
 تُحْشِرًا تُحْشِرًا مِثْطَا مِثْطَا پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں
 اور فرماتے ہیں:

اے رضا خود صاحبِ قرآن ہے مداحِ حضور تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسول اللہ کی

1.....حازن، الکُوثر، تحت الآیة: ۱، ۴/۱۳-۴/۱۴ ملقطاً.

﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾: تو تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔ ﴿یعنی اے حبیب! صَلِّ اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ﴾، اللہ تعالیٰ نے آپ کو دونوں جہاں کی بے شمار بھلائیاں عطا کی ہیں اور آپ کو وہ خاص رتبہ عطا کیا ہے جو آپ کے علاوہ کسی اور کو عطا نہیں کیا، تو آپ اپنے اس رب عَزَّوَجَلَّ کے لیے نماز پڑھتے رہیں جس نے آپ صَلِّ اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کو، کوثر عطا کر کے عزت و شرافت دی تاکہ بتوں کے پجاری ذلیل ہوں اور بتوں کے نام پر ذبح کرنے والوں کی مخالفت کرتے ہوئے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے لئے اور اس کے نام پر قربانی کریں۔ اس آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ نماز سے نمازِ عید مراد ہے۔^(۱)

﴿إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ﴾: بیشک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے۔ ﴿شانِ نزول﴾: جب سید المرسلین صَلِّ اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے فرزند حضرت قاسم رَضِيَ اللہ تعالیٰ عَنْهُ کا وصال ہوا تو کفار نے آپ کو اَبْتَر یعنی نسل ختم ہو جانے والا کہا اور یہ کہا کہ اب اُن کی نسل نہیں رہی، ان کے بعد اب ان کا ذکر بھی نہ رہے گا اور یہ سب چرچا ختم ہو جائے گا اس پر یہ سورہ کریمہ نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اُن کفار کا بالغ رد فرمایا اور اس آیت میں ارشاد فرمایا کہ اے حبیب! صَلِّ اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ، بیشک تمہارا دشمن ہی ہر بھلائی سے محروم ہے نہ کہ آپ، کیونکہ آپ کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا، آپ کی اولاد میں بھی کثرت ہوگی اور آپ کی پیروی کرنے والوں سے دنیا بھر جائے گی، آپ کا ذکر منبروں پر بلند ہوگا، قیامت تک پیدا ہونے والے عالم اور واعظ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ آپ کا ذکر کرتے رہیں گے اور آخرت میں آپ کے لئے وہ کچھ ہے جس کا کوئی وصف بیان ہی نہیں کر سکتا تو جس کی یہ شان ہے وہ اَبْتَر کہاں ہوا، بے نام و نشان اور ہر بھلائی سے محروم تو آپ کے دشمن ہیں۔^(۲)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللہ تَعَالَى عَلَیْهِ اس سورت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں عاص بن وائل شقی نے جو صاحبزادہ سید المرسلین صَلِّ اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے انتقال پر ملال پر حضور کو اَبْتَر یعنی نسل بربیدہ کہا۔ حق جل و علا نے فرمایا: ﴿إِنَّا آَعْظَمْنَاكَ الْكَوْثَرَ﴾، بیشک ہم نے تمہیں خیر کثیر عطا فرمائی، کہ اولاد سے نام چلنے کو تمہاری رفعت ذکر سے کیا نسبت، کروڑوں صاحب اولاد گزرے جن کا نام تک کوئی نہیں جانتا، اور تمہاری ثنا کا ذکر کا تو

①.....مدارک، انکوثر، تحت الآیة: ۲، ص ۱۳۷۸، حازن، انکوثر، تحت الآیة: ۲، ۴/۱۶-۱۷، ۴۱۷، ملقطاً.

②.....مدارک، انکوثر، تحت الآیة: ۳، ص ۱۳۷۸، حازن، انکوثر، تحت الآیة: ۳، ۴/۱۷، ۴۱۷، ملقطاً.

قیام قیامت تک اکنافِ عالم و اطرافِ جہاں میں بجے گا اور تمہارے نام نامی کا خطبہ ہمیشہ ہمیشہ اُطباقِ فلک آفاق زمین میں پڑھا جائے گا۔ پھر اولاد بھی تمہیں وہ نفیس و طیب عطا ہوگی جن کی بقاء سے بقائے عالم مربوط رہے گی اس کے سوا تمام مسلمان تمہارے بال بچے ہیں اور تم سامہربان ان کے لیے کوئی نہیں، بلکہ حقیقت کار کو نظر کیجئے تو تمام عالم تمہاری اولادِ معنوی ہے کہ تم نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا، اور تمہارے ہی نور سے سب کی آفرینش ہوئی۔ اسی لیے جب ابوالبشر آدم تمہیں یاد کرتے تو یوں کہتے: ”يَا اِبْنِي صُوْرَةٌ وَاَبَايَ مَعْنَى“ اے ظاہر میں میرے بیٹے اور حقیقت میں میرے باپ۔ پھر آخرت میں جو تمہیں ملنا ہے اس کا حال تو خدا ہی جانے۔ جب اس کی یہ عنایت بے غایت تم پر مبذول ہو تو تم ان اَشْقِيَاءِ كِي زبَانِ دِرَازِي پَر كِيوں لَمُولِ هُو بَلَكه ”فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ“ رب کے شکرانہ میں اس کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔ ”اِنَّ سَائِنَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ“ جو تمہارا دشمن ہے وہی نسل بریدہ ہے کہ جن بیٹوں پر اُسے ناز ہے یعنی عمرو و ہشام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا، وہی اُس کے دشمن ہو جائیں گے اور تمہارے دینِ حق میں آ کر بوجہ اختلافِ دین اس کی نسل سے جدا ہو کر تمہارے دینی بیٹوں میں شمار کئے جائیں گے۔ پھر آدمی بے نسل ہوتا تو یہی سہی کہ نام نہ چلتا۔ اس سے نام بد کا باقی رہنا زرد درجہ بدتر ہے۔ تمہارے دشمن کا ناپاک نام ہمیشہ بدی و فرین کے ساتھ لیا جائے گا، اور روزِ قیامت ان گستاخیوں کی پوری سزا پائے گا۔ وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ تَعَالَى۔^(۱)

اس سے معلوم ہوا کہ حضور پُر نُوْر صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقام اتنا بلند ہے کہ ان کے گستاخ کو اس کی گستاخی کا جواب خود رب تعالیٰ دیتا ہے۔

سُورَةُ الْكَافِرُونَ

سورہ کافرون کا تعارف

مقامِ نزول

سورہ کافرون مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔^(۱)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع، 6 آیتیں ہیں۔

”کافرون“ نام رکھنے کی وجہ

اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ”سورہ کافرون“ کہتے ہیں۔

سورہ کافرون کے فضائل

(1)..... حضرت فروہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا: ”تم ”قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ“ پڑھ کر سویا کرو کیونکہ یہ سورت شرک سے بڑی کرتی ہے۔⁽²⁾

(2)..... حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے سورت ”قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ“ پڑھی تو گویا کہ اس نے قرآن مجید کے چوتھائی حصے کی تلاوت کی۔⁽³⁾

سورہ کافرون کے مضامین

اس سورہ مبارکہ میں مشرکوں کے عمل سے بیزاری کا اظہار کیا گیا ہے اور کافروں کی اس امید کو ختم کر دیا گیا ہے کہ مسلمان اپنے دین اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کے معاملے میں کبھی ان سے سمجھوتہ کریں گے۔

1..... حازن، تفسیر سورہ قل یا ایہا الکافرون، ۴/۱۷۷.

2..... ابو داؤد، کتاب الادب، ابواب التَّوْم، باب ما یقال عند التَّوْم، ۴/۱۷۷، الحدیث: ۵۰۵۵.

3..... معجم صغیر، باب الالف، من اسمہ: احمد، ص ۶۱، الجزء الاول.

سورہ کوثر کے ساتھ مناسبت

سورہ کافرون کی اپنے سے ما قبل سورت ”کوثر“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ کوثر میں حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہنے کا حکم دیا گیا اور سورہ کافرون میں یہ حکم دیا گیا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کافروں کو مخاطب کر کے یہ اعلان فرمادیں کہ میں صرف اپنے رب تعالیٰ کی عبادت کرتا رہوں گا اور جن بتوں کی تم پوجا کرتے ہو میں ان کی (کبھی بھی) پوجا نہیں کروں گا۔^(۱)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمہ کنزالایمان:

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

ترجمہ کنزالعرفان:

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُونَ ۱ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ۲ وَلَا أَنْتُمْ عِبُدُونَ مَا ۳
أَعْبُدُ ۴ وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُمْ ۵ وَلَا أَنْتُمْ عِبُدُونَ مَا أَعْبُدُ ۶
لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِي دِينِ ۷

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ اے کافرو۔ نہ میں پوجتا ہوں جو تم پوجتے ہو۔ اور نہ تم پوجتے ہو جو میں پوجتا ہوں۔ اور نہ میں پوجوں گا جو تم نے پوجا۔ اور نہ تم پوجو گے جو میں پوجتا ہوں۔ تمہیں تمہارا دین اور مجھے میرا دین۔

ترجمہ کنزالعرفان: تم فرماؤ اے کافرو۔ میں ان کی عبادت نہیں کرتا جنہیں تم پوجتے ہو۔ اور تم اس کی عبادت کرنے

۱.....تناسق الدرر، سورة الكافرون، ص ۱۴۵.

والے نہیں جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ اور نہ میں اس کی عبادت کروں گا جسے تم نے پوجا۔ اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا دین ہے۔

﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ: تم فرماؤ! اے کافرو!﴾ شان نزول: قریش کی ایک جماعت نے تاجدار رسالت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے کہا کہ آپ ہمارے دین کی پیروی کیجئے ہم آپ کے دین کی پیروی کریں گے۔ ایک سال آپ ہمارے معبودوں کی عبادت کریں ایک سال ہم آپ کے معبود کی عبادت کریں گے۔ رسول کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ان سے فرمایا ”اس بات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ کہ میں اس کے ساتھ اس کے غیر کو شریک کروں۔ کفار کہنے لگے: تو آپ ایسا کیجئے کہ ہمارے کسی معبود کو ہاتھ ہی لگا دیجئے ہم آپ کی تصدیق کر دیں گے اور آپ کے معبود کی عبادت کریں گے۔ اس پر یہ سورہ مبارکہ نازل ہوئی اور سرکارِ دو عالم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مسجد حرام میں تشریف لے گئے، وہاں قریش کی وہ جماعت موجود تھی جس نے نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے یہ گفتگو کی تھی۔ حضور پر نور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے یہ سورت انہیں پڑھ کر سنائی تو وہ مایوس ہو گئے اور انہوں نے حضور اقدس صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو اور حضور پر نور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے صحابہ کرام رضی اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کو اذیتیں پہنچانا شروع کر دیں۔ یاد رہے کہ اس آیت میں وہ کفار مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ کے علم میں ایمان سے محروم تھے اور کفر پر ہی مرنے والے تھے۔ (۱)

سورہ کافرون کے شان نزول سے حاصل ہونے والی معلومات

اس سے چند باتیں معلوم ہوئیں:

- (۱)..... کفار سے دینی صلح حرام بلکہ کئی صورتوں میں کفر ہے۔
- (۲)..... کفار کے بتوں اور ان کے مذہبی ایام کی قابلِ تعظیم سمجھتے ہوئے ان کی تعظیم کرنا کفر ہے۔
- (۳)..... مومن کے دل میں کفار کی بیعت نہیں ہونی چاہیے۔
- (۴)..... کفار کو شرعی عذر کے بغیر اچھے القاب سے یاد نہ کیا جائے۔
- (۵)..... کافر کو بوقتِ ضرورت موقعِ محل کی مناسبت سے کافر کہنا درست بلکہ اسلوبِ قرآنی کے موافق ہے۔

۱..... حازن، قل یا ایہا الکافرون، ۴/۴۱۷-۴۱۸.

﴿وَلَا آتَا عَابِدًا مَّا عَبَدْتُمْ﴾: اور نہ میں اس کی عبادت کروں گا جسے تم نے پوجا۔ ﴿اس سے چند باتیں معلوم ہوئیں:

(1) انسان دُنیوی معاملات میں نرم ہو، مگر دین میں انتہائی مضبوط ہو، تاکہ کفار اس سے مایوس ہوں۔ (2) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے مستقبل کی خبر تھی کہ وہ کبھی کفر، شرک اور فسق نہیں کر سکتے۔ (3) مسلمان کو چاہیے کہ اپنے بارے میں کفار کو مایوس کر دے کہ وہ اسے دین سے پھیر سکیں۔

﴿وَلَا أَنْتُمْ عِبَادُونَ مَّا آعْبَدُوا﴾: اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ ﴿اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو لوگوں کے اچھے برے خاتمہ کی خبر دی ہے کہ کون کفر پر مرے گا اور کسے ایمان پر موت آئے گی کیونکہ یہاں کلام ان کفار سے ہو رہا ہے جو کفر پر مرنے والے تھے۔

﴿لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِي دِينِي﴾: تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا دین ہے۔ ﴿یعنی تمہارے لئے تمہارا کفر اور میرے لئے میری توحید اور میرا اخلاص ہے۔ اس کلام سے مقصود کفار کو ڈرانا ہے نہ کہ ان کے کفر سے راضی ہونا۔ (1)

سُورَةُ النَّصْرِ

سورة نصر کا تعارف

مقامِ نزول

سورة نصر مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے۔^(۱)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع، 3 آیتیں ہیں۔

”نصر“ نام رکھنے کی وجہ

عربی میں مدد کو نصر کہتے ہیں اور اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ”سورة نصر“ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

سورة نصر کے مضامین

اس سورة مبارکہ میں حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فتح مکہ کی بشارت دی گئی اور یہ بتایا گیا کہ عنقریب لوگ گروہ درگروہ دین اسلام میں داخل ہوں گے اور آخری آیت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی تعریف اور پامانی بیان کرتے رہنے اور امت کے لئے مغفرت کی دعا مانگنے کا حکم دیا گیا۔

سورة کافرون کے ساتھ مناسبت

سورة نصر کی اپنے سے ما قبل سورت ”کافرون“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورة کافرون میں یہ بتایا گیا کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جس دین کی دعوت دیتے ہیں وہ کافرون کے دین کے خلاف ہے اور اس سورت میں خبر دی گئی ہے کہ کافرون کا دین مٹ جائے گا اور دین اسلام کو غلبہ حاصل ہوگا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

1.....حازن، تفسیر سورة النصر، ۴/۱۸۷۔

ترجیہ کنز الایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجیہ کنز العرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ ۝۱ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ
أَفْوَاجًا ۝۲ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۝ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ۝۳

ترجیہ کنز الایمان: جب اللہ کی مدد اور فتح آئے۔ اور لوگوں کو تم دیکھو کہ اللہ کے دین میں فوج فوج داخل ہوتے ہیں۔ تو اپنے رب کی ثناء کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو اور اس سے بخشش چاہو بیشک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔

ترجیہ کنز العرفان: جب اللہ کی مدد اور فتح آئے گی۔ اور تم لوگوں کو دیکھو کہ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہو رہے ہیں۔ تو اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بیان کرو اور اس سے بخشش چاہو، بیشک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔

﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ﴾: جب اللہ کی مدد اور فتح آئے گی۔ ﴿﴾ اس سورت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے حبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، جب آپ کے دشمنوں کے خلاف آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کی مدد اور فتح آئے اور تم لوگوں کو دیکھو کہ پہلے وہ ایک ایک دو دو کر کے اسلام میں داخل ہو رہے تھے اور اب وہ اللہ تعالیٰ کے دین میں فوج در فوج داخل ہو رہے ہیں تو اس وقت اپنے رب عزوجل کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بیان کرنا اور اس سے اپنی امت کے لئے بخشش چاہنا، بیشک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔ یاد رہے کہ اس آیت میں فتح سے اسلام کی عام فتوحات مراد ہیں یا خاص فتح مکہ مراد ہے۔ (1)

1.....خازن، النصرة، تحت الآية: ۱-۳، ۴/۴۲۳-۴۲۴، مدارك، النصرة، تحت الآية: ۱-۳، ص ۱۳۸۰، ملقطاً.

سورہ نصر کی آیت نمبر 2 سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے 6 باتیں معلوم ہوئیں

- (1)..... صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کی تعداد پانچ یا سات نہیں بلکہ ہزاروں میں ہے۔
- (2)..... فتح مکہ کے موقع پر اور فتح مکہ کے بعد ایمان لانے والوں کا ایمان قبول ہوا، اس میں حضرت ابوسفیان، حضرت امیر معاویہ اور حضرت وحشی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ سب ہی شامل ہیں۔
- (3)..... یہ لوگ بعد میں بھی دین پر قائم رہے کیونکہ ان کا دین میں داخل ہونا اس آیت سے ثابت ہے، لیکن دین سے نکل جانا کسی دلیل سے ثابت نہیں، نیز اگر یہ لوگ مُرْتَد ہونے والے ہوتے تو اللہ تعالیٰ ان کے ایمان کو اس شاندار طریقہ سے بیان نہ فرماتا۔

(4)..... اس آیت میں غیبی خبر دی گئی ہے۔ یہ غیبی خبر فتح مکہ کے موقع پر پوری ہوئی اور لوگ مختلف جگہوں سے تاجدارِ رسالت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی غلامی کے شوق میں گروہ درگروہ چلے آتے اور شرفِ اسلام سے مشرف ہوتے جاتے تھے۔

- (5)..... حضور پُر نور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو اپنی زندگی کی خیر تھی کہ فتح مکہ اور ان واقعات کو بغیر دیکھے ختم نہ ہوگی۔
- (6)..... رسول کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے زمانے میں بڑی سعادت مندی یہ تھی کہ حضور اقدس صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہو کر ایمان لایا جائے۔

﴿ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ ۚ تَوَّابٌ ﴾ اس کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بیان کرو اور اس سے بخشش چاہو۔ ﴿ اس سورت کے نازل ہونے کے بعد تاجدارِ رسالت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ”سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ اسْتَغْفِرُ اللهُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ“ کی بہت کثرت فرمائی۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے مروی ہے کہ یہ سورت حجۃ الوداع میں منیٰ کے مقام پر نازل ہوئی۔ اس کے بعد آیت ”أَلْيَوْمَ أَكَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ“ نازل ہوئی، اس کے نازل ہونے کے بعد 80 دن حضور پُر نور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے دنیا میں تشریف رکھی، پھر آیت ”الْكَافَّة“ نازل ہوئی، اس کے بعد حضور اقدس

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ 50 دن دنیا میں تشریف فرما رہے۔ پھر آیت ”وَإِثْقَابِ يَوْمَ تَرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللّٰهِ“ نازل ہوئی، اس کے بعد حضور اکرم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ 21 دن یا 7 دن دنیا میں تشریف فرما رہے۔^(۱)

اس سورت کے نازل ہونے کے بعد صحابہ کرام رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمْ نے سمجھ لیا تھا کہ دین کامل اور تمام ہو گیا تو اب رسول کریم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ دنیا میں زیادہ عرصہ تشریف نہ رکھیں گے، چنانچہ حضرت عمر رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ یہ سورت سن کر اسی خیال سے روئے۔ مروی ہے کہ اس سورت کے نازل ہونے کے بعد سرکارِ دو عالم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے خطبہ میں فرمایا ”ایک بندے کو اللّٰہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے چاہے دنیا میں رہے چاہے اس کی ملاقات قبول فرمائے، اس بندہ نے اللّٰہ تعالیٰ کی ملاقات اختیار کر لی ہے۔ یہ سن کر حضرت ابو بکر صدیق رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کی: یا رسول اللّٰہ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، آپ پر ہماری جانیں، ہمارے مال، ہمارے آباء اور ہماری اولادیں سب قربان ہیں۔^(۲)

1.....جلالین مع جمل، النصیر، تحت الآیة: ۳، ۴۲۶/۸.

2.....تفسیر کبیر، النصیر، تحت الآیة: ۳، ۴۲۶/۱۱، روح البیان، النصیر، تحت الآیة: ۳، ۵۳۱/۱۰، مدارک، النصیر، تحت الآیة: ۳، ص ۱۳۸۰، ملقطاً.

سُورَةُ اللَّهَبِ

سورة لهب کا تعارف

مقامِ نزول

سورة ابی لهب مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔^(۱)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں ۱ رکوع، ۵ آیتیں ہیں۔

”لہب“ نام رکھنے کی وجہ

لہب کا معنی ہے آگ کا شعلہ، عبدالمطلب کا ایک بیٹا عبدالعزیزؑ کی جو کہ بہت ہی گورا اور خوبصورت آدمی تھا اس کی کنیت ابولہب ہے، اور اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ ”اَبِيْ لَهَبٍ“ موجود ہے اس مناسبت سے اسے سورۃ ابی لہب یا سورۃ لہب کہتے ہیں۔

سورة لهب کا شانِ نزول

جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کوہ صفا پر عرب کے لوگوں کو دعوت دی تو ہر طرف سے لوگ آئے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے اپنے صدق و امانت کی شہادتیں لینے کے بعد فرمایا: ”اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ بَيْنَ يَدَيِّ عَذَابٍ شَدِيْدٍ“ اس پر ابولہب نے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے کہا تھا کہ تم تباہ ہو جاؤ کیا تم نے ہمیں اس لئے جمع کیا تھا، اس پر یہ سورت شریف نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے جواب دیا۔^(۲) اس سورۃ مبارکہ کے شانِ نزول سے چند باتیں معلوم ہوئیں:

(۱)..... حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین بندے ہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے گستاخوں کو اللہ تعالیٰ نے خود جواب دیا بلکہ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ دشمنانِ خدا کو جو ابدا ہی سنتِ رسول ہے،

①.....حازن، تفسیر سورۃ ابی لہب، ۴/۴۲۴۔

②.....حازن، ابولہب، تحت الآیۃ: ۱، ۴/۴۲۴۔

اور دشمنانِ رسول کو جواب دینا سنتِ الہیہ ہے۔

(2)..... جس قسم کی بکواس کفار نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے کی کہ مَعَاذَ اللّٰہ آپ تباہ ہو جائیں، اسی قسم کا جواب اللہ تعالیٰ نے دیا اور خبیثوں کو اس انجام تک بھی پہنچایا، یہ بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبوبیت کی دلیل ہے۔

(3)..... قرآن کریم نے تمام مجرموں کی سزائیں بیان فرمائیں، جن میں سب سے زیادہ سخت سزا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے گستاخ کی ہے کہ قرآن کریم نے اس کے متعلق کبھی فرمایا، وَذُنُوبِهِمْ لِعَنِيْ بَدَكَرِيْ كِيْ يَبْرَأُوْا“ اور کبھی فرمایا، اَبْتَرُ لِعَنِيْ خَيْرٌ سَعَاةٍ اَوْ اَمْرًا مَّحْرُوْمًا“ اور کبھی فرمایا تَبَّتْ يَدَاكَ اَبْتَاهُ“ تباہ ہو جائے اور کبھی فرمایا۔ ”لَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ“ اللہ انہیں ہرگز نہ بخشے گا۔ یونہی جیسے انعام حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ادب اور تعظیم پر دیئے گئے، ایسے کسی اور عبادت پر نہ دیئے گئے۔

(5)..... بڑی شرافت، عزت و نسب والے اور مال والے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت سے ذلیل و خوار ہو گئے، تو دوسروں کا کیا پوچھنا۔

سورۃ لہب کے مضامین

اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے دشمنی رکھنے اور انہیں ایذا پہنچانے کی وجہ سے ابو لہب دنیا میں ذلت و رسوائی کے ساتھ ہلاک ہو گا اور آخرت میں اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور اسی طرح اس کی بیوی بھی اس عذاب میں اس کے ساتھ ہوگی کیونکہ وہ اس دشمنی میں اس کی مددگار تھی۔

سورۃ نصر کے ساتھ مناسبت

سورۃ لہب کی اپنے سے ما قبل سورت ”نصر“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۃ نصر میں اطاعت گزاروں کی جزاء بیان کی گئی کہ انہیں دنیا میں مدد اور فتح حاصل ہوگی اور آخرت میں عظیم ثواب ملے گا اور اس سورت میں نافرمانوں کے بارے میں بتایا گیا کہ وہ دنیا و آخرت دونوں میں نقصان اٹھائیں گے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمہ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمہ کنزالعرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ①

ترجمہ کنزالایمان: تباہ ہو جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا۔

ترجمہ کنزالعرفان: ابولہب کے دونوں ہاتھ تباہ ہو جائیں اور وہ تباہ ہو ہی گیا۔

﴿تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ﴾: ابولہب کے دونوں ہاتھ تباہ ہو جائیں اور وہ تباہ ہو ہی گیا۔ ابولہب کا نام عبدالعزیٰ ہے، یہ عبدالمطلب کا بیٹا اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا چچا تھا، بہت ہی گورا اور خوبصورت آدمی تھا، اسی لئے اس کی کنیت ابولہب ہے اور اسی کنیت سے وہ مشہور تھا۔ اس کے بیٹوں عتبہ اور عتبیبہ کے نکاح میں حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادیاں حضرت رقیہ اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما تھیں، اس سورت کے نزول کے بعد ابولہب نے ان صاحبزادیوں کو طلاق دلوا دی، عتبہ کا واقعہ بھی بڑا عبرتاک ہے کہ اس نے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شہزادی کو طلاق دینے کے ساتھ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی گستاخی بھی کی جس پر سرورِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے لئے ہلاکت کی دعا کی، چنانچہ ایک سفر میں بڑی حفاظتوں کا انتظام کر لینے کے باوجود ایک شیر نے اسے پھاڑ ڈالا۔

آیت میں ابولہب کے دونوں ہاتھ ہلاک ہونے سے مراد اس کی ذات کی ہلاکت ہے اور آیت مبارکہ میں ابولہب کی ہلاکت کی پیشین گوئی کی گئی چنانچہ وہ بدترین موت مر اور وہ جنگِ بدر کے ایک ہفتے بعد کالے دانے کی بیماری سے مرا، جسے عرب میں عدسہ کہتے ہیں، اہل عرب اسے مَحْدَىٰ بیماری سمجھ کر اس سے بہت بچتے تھے، اس لئے تین دن تک اس مردود کی لاش پڑی رہی، پھول پھٹ کر بدبو دینے لگی، تب اجرت دے کر مزدوروں سے پھینکوائی گئی۔ (۱)

①.....روح البیان، المسد، تحت الآية: ۲، ۱۰/۵۳۴.

مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ ۖ سَيَصْلَىٰ نَارًا إِذْ أَتَا لَهَا ۖ ۚ

توجہ کنز الایمان: اسے کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور نہ جو کمایا۔ اب دھنستا ہے لپٹ مارتی آگ میں وہ۔

توجہ کنز العرفان: اس کا مال اور اس کی کمائی اس کے کچھ کام نہ آئی۔ اب وہ شعلوں والی آگ میں داخل ہوگا۔

﴿مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ﴾: اس کا مال اور اس کی کمائی اس کے کچھ کام نہ آئی۔ ﴿مَرَدِي﴾ ہے کہ ابولہب نے جب پہلی آیت سنی تو کہنے لگا کہ جو کچھ میرے بھتیجے کہتے ہیں اگر سچ ہے تو میں اپنی جان کے لئے اپنے مال و اولاد کو فدیہ کر دوں گا۔ اس آیت میں اس کا رد فرمایا گیا کہ یہ خیال غلط ہے اس وقت کوئی چیز کام آنے والی نہیں۔^(۱)
﴿سَيَصْلَىٰ نَارًا إِذْ أَتَا لَهَا﴾: اب وہ شعلوں والی آگ میں داخل ہوگا۔ ﴿لَعْنَىٰ ابُولَهَبِ﴾ قیامت کے بعد دوزخ میں داخل ہو کر آگ کا عذاب پائے گا، اس سے معلوم ہوا کہ ابولہب کا دوزخی ہونا یقینی ہے۔

وَأَمْرَأَتُهُ ۖ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۖ فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍ ۚ ۛ

توجہ کنز الایمان: اور اس کی بیوی لکڑیوں کا گٹھا سر پر اٹھائے۔ اس کے گلے میں کھجور کی چھال کا رسا۔

توجہ کنز العرفان: اور اس کی بیوی لکڑیوں کا گٹھا اٹھانے والی ہے۔ اس کے گلے میں کھجور کی چھال کی رسی ہے۔

﴿وَأَمْرَأَتُهُ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ﴾: اور اس کی بیوی لکڑیوں کا گٹھا اٹھانے والی ہے۔ ﴿أُمُّ جَمِيلٍ﴾ بنتِ حرب بن اُمیہ ابوسفیان کی بہن جو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے نہایت عناد اور عداوت رکھتی تھی اور بہت دوہمندا اور بڑے گھرانے کی عورت ہونے کے باوجود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عداوت میں اس انتہا کو پہنچی ہوئی تھی کہ خود اپنے سر پر کانٹوں کا گٹھالا کر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے راستے میں ڈالتی تاکہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

۱.....مدارک، المسد، تحت الآیة: ۲، ص ۱۳۸۱، خزائن العرفان، الہب، تحت الآیة: ۲، ص ۱۱۴۳۔

وَسَلَّمَ كَوَآرَآپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَے اَصْحَابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ كَوَايِذِ او تَكْلِيفِ هُوَ اَوْ حَضُورًا قَدَسَ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كِي اِيْذَارَسَانِيْ اِس كَوَاتِنِيْ پِيَارِي تَهِي كِه وَه اِس كَام مِيں كِسِي دُوسَرے سَے مَدَد لِيْنَا بَهِي كَوَارَا نَه كَرْتِي تَهِي۔ (۱)

﴿فِي جِبَدٍ هَاجِلٍ مِّن مَّسَدٍ﴾: اِس كَے كَلَمے مِيں كَهْجُورِي كِي چِهَال كِي رِي هَے۔ ﴿اُمِّ جَمِيْلٍ﴾ كَے كَلَمے مِيں كَهْجُورِي كِي چِهَال سَے بنِي هُوئي رِي هُوْتِي جِس سَے وَه كَانُوں كَا كُثَا بَانْدَهْتِي تَهِي۔ اِيك دِن يِه بُو جَهَا اُثَا كِر لَارِي تَهِي كِه تَهْك كَر اَرَام لِيْنِي كَے لَے اِيك پَتھر پَر بِيْهِي كِي اِيك فَرَشْتِي نَے اللّٰهُ تَعَالٰی كَے كَلَم سَے اِس كَے پِيچھے سَے اِس كُٹھے كُو كَهِيْنچَا، وَه كَرَا اُوْر اُمِّ جَمِيْل كُو رِي سَے كَلَمے مِيں پَهَانِي لَك كِي اُوْر وَه مَر كِي۔ (۲)

اِس كَسْتَاخ، خَبِيْث نَے دُنْيَا مِيں بَهِي عَذَاب كَا مَزَه چَكْهَا اُوْر اَخْرَت مِيں بَهِي عَذَاب مِيں جَا ئَے كِي۔ اَخْرَت مِيں اَك كِي زَنْجِيْرِيں اِس كَے كَلَمے مِيں هُوں كِي اُوْر جَهَنَّم كِي لَكْرِيُوں كَا كُثَا اِس كِي پِشْت پَر لِدَا هُوَا هُو كَا۔

1.....بيضاوى، المسد، تحت الآية: ٤، ٥٤٥/٥، حازن، ابولهب، تحت الآية: ٤، ٤٢٥/٤، ملقطاً.

2.....حازن، ابولهب، تحت الآية: ٥، ٤٢٥/٤.

سُورَةُ الْإِخْلَاصِ

سورة إخلاص کا تعارف

مقامِ نزول

سورة إخلاص ایک قول کے مطابق مکی اور ایک قول کے مطابق مدنی ہے۔ (1)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع، 4 آیتیں ہیں۔

”سورة إخلاص“ کے اَسْمَاء اور ان کی وجہ تسمیہ

مفسرین نے اس سورت کے تقریباً 20 نام ذکر کئے ہیں ان میں سے 4 نام یہاں ذکر کئے جاتے ہیں:

- (1)..... اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی خالص توحید کا بیان ہے، اس وجہ سے اسے ”سورة إخلاص“ کہتے ہیں۔
- (2)..... اس سورت میں یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر نقص و عیب سے بری اور ہر شریک سے پاک ہے، اس مناسبت سے اسے ”سورة تزییہ“ کہتے ہیں۔
- (3)..... جس نے اس سورت سے تعلق رکھا وہ غیروں سے الگ ہو جاتا ہے اس لئے اسے ”سورة تجرید“ کہتے ہیں۔
- (4)..... اسے پڑھنے والا جہنم سے نجات پا جاتا ہے اس بنا پر اسے ”سورة نجات“ کہتے ہیں۔ (2)

سورة إخلاص کے فضائل

احادیث میں اس سورت کی بہت فضیلتیں وارد ہوئی ہیں، ان میں سے تین احادیث اور ایک وظیفہ یہاں

درج ذیل ہے۔

- (1)..... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”کیا تم میں سے کوئی اس سے عاجز ہے کہ وہ رات میں قرآن مجید کا تہائی حصہ پڑھے؟ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

1..... حازن، تفسیر سورة الاخلاص، ۴/۴۲۵۔

2..... صاوی، سورة الاخلاص، ۶/۲۴۹۶-۲۴۵۰، ملتقطاً۔

کو یہ بات مشکل معلوم ہوئی اور انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، ہم میں سے کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”سورۃ اخلاص تمہاری قرآن کے برابر ہے۔“ (1)

(2)..... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو ایک لشکر میں روانہ کیا، وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے تو (سورۃ فاتحہ کے ساتھ سورت ملانے کے بعد) سورۃ اخلاص پڑھتے تھے۔ جب لشکر واپس آیا تو لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بات ذکر کی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا: ”اس سے پوچھو کہ تم ایسا کیوں کرتے ہو؟ جب لوگوں نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا: یہ سورت رحمن کی صفت ہے اس وجہ سے میں اسے پڑھنا پسند کرتا ہوں۔ تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اسے بتا دو کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت فرماتا ہے۔“ (2)

(3)..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ ”مجھے اس سورت سے بہت محبت ہے۔ ارشاد فرمایا: ”اس کی محبت تجھے جنت میں داخل کر دے گی۔“ (3)

(4)..... تفسیر صاوی میں لکھا ہے کہ جو شخص گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرے اور اگر گھر خالی ہو تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کرے اور ایک بار قُلْ هُوَ اللَّهُ پڑھ لیا کرے تو ان شاء اللہ فقر وفاقہ سے محفوظ رہے گا (4) اور یہ بہت مجرب عمل ہے۔

سورۃ اخلاص کا شانِ نزول

اس سورت کا شانِ نزول یہ ہے کہ کفار نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے اللہ رب العزت کے متعلق طرح طرح کے سوال کئے، کوئی کہتا تھا کہ اللہ عزوجل کا نسب کیا ہے؟ کوئی کہتا تھا کہ وہ سونے کا ہے یا چاندی کا ہے یا لوہے کا ہے یا لکڑی کا ہے؟ کس چیز کا ہے؟ کسی نے کہا، وہ کیا کھاتا ہے؟ کیا پیتا ہے؟ ربوبیت اس نے کس سے ورثہ میں پائی؟ اور اس کا کون وارث ہوگا؟ ان کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی اور اپنی ذات و

①.....بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل قل هو الله احد، ۴۰۷/۳، الحدیث: ۵۰۱۵.

②.....بخاری، کتاب التوحید، باب ماجاء فی دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، ۵۳۱/۴، الحدیث: ۷۳۷۵.

③.....ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی سورۃ الاخلاص، ۴۱۳/۴، الحدیث: ۲۹۱۰.

④.....صاوی، سورۃ الاخلاص، ۲۴۵۰/۶، ملخصاً.

صفات کا بیان فرما کر معرفت کی راہ واضح کی اور جاہلانہ خیالات و اوهام کی تاریکیوں کو جن میں وہ لوگ گرفتار تھے اپنی ذات و صفات کے انوار کے بیان سے بخیر کر دیا۔^(۱)

سورۃ اخلاص کے مضامین

اس سورت میں اسلام کے سب سے اہم عقیدے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو بیان کیا گیا ہے، نیز اللہ تعالیٰ کے صفات کمال کے ساتھ متصف ہونے کا ذکر اور عیسائیوں اور مشرکوں کا رد کیا گیا ہے۔

سورۃ ابو لہب کے ساتھ مناسبت

سورۃ اخلاص کی اپنے سے ما قبل سورت ”لہب“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں کی آیات کے آخر کا وزن ایک جیسا ہے۔^(۲)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمہ کنزالایمان:

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

ترجمہ کنزالعرفان:

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱ اللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۲ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُولَدْ ۝۳
وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝۴

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔

۱.....خازن، الاخلاص، تحت الآیة: ۱، ۴/۴۶، ملخصاً.

۲.....تناسق الدرر، سورة الاخلاص، ص ۱۴۶.

ترجمہ کنز العرفان: تم فرماؤ: وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنم دیا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ اور کوئی اس کے برابر نہیں۔

﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾: تم فرماؤ: وہ اللہ ایک ہے۔ ﴿عرب میں کفار کی بہت سی قسمیں تھی، دہریہ، مشرک، اللہ تعالیٰ کی صفات کے منکر اور اللہ تعالیٰ کے لئے اولاد ماننے والے وغیرہ، اس سورت میں ان سب کی تردید ہے، ”هُوَ اللَّهُ“ فرمانے میں دہریوں کی تردید ہے۔ ”أَحَدٌ“ فرمانے میں مشرکین کا مکمل رد ہے اور اگلی آیات میں بقیہ کفار کا رد ہے۔ ارشاد فرمایا کہ وہ اللہ ایک ہے یعنی رَبُّوْهُیَّت اور اُلُوْهُیَّت میں عظمت و کمال کی صفات کے ساتھ موصوف ہے۔ اس کی نہ کوئی مثل ہے، نہ نظیر اور نہ شبیہ، اس کا کوئی شریک نہیں۔

﴿اللَّهُ الصَّمَدُ﴾: اللہ بے نیاز ہے۔ ﴿ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز سے بے نیاز ہے، نہ کھائے، نہ پیئے، ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ کسی کام میں کسی کا حاجت مند نہیں۔

﴿لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ﴾: نہ اس نے کسی کو جنم دیا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ ﴿اللہ تعالیٰ اولاد سے پاک ہے کیونکہ اولاد باپ کی جنس سے ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے یونہی وہ خود کسی سے پیدا نہیں ہوا کیونکہ وہ قدیم ہے یعنی ہمیشہ سے ہے اور پیدا ہونا اس چیز کی صفت ہے جو پہلے نہ ہو اور پھر وجود میں آئے۔ اس میں مشرکین اور یہود و نصاریٰ سب کی تردید ہے۔ مشرکین فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی لڑکیاں کہتے تھے، یہودی حضرت عزیر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جبکہ عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا کا بیٹا مانتے تھے۔

﴿وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ﴾: اور کوئی اس کے برابر نہیں۔ ﴿یعنی نہ ذات میں نہ صفات میں، کیونکہ وہ واجب ہے، خالق ہے، باقی سب ممکن، مخلوق اور حادث ہیں۔ اس کی صفات ذاتی قدیم، غیر محدود ہیں جبکہ مخلوق کی صفات عطائی، حادث اور محدود ہیں۔

سُورَةُ الْفَلَقِ

سورہ فلق کا تعارف

مقامِ نزول

ایک قول یہ ہے کہ سورہ فلق مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اور ایک قول یہ ہے کہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے (کیونکہ اس کے شانِ نزول سے اسی کی تائید ہوتی ہے)۔^(۱)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع، 5 آیتیں ہیں۔

”فلق“ نام رکھنے کی وجہ

فلق کے کئی معنی ہیں اور یہاں اس سے مراد ”صبح“ ہے، اور چونکہ اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ”سورہ فلق“ کہتے ہیں۔

سورہ فلق اور سورہ والتاس کے فضائل

احادیث میں سورہ فلق اور سورہ والتاس کے بہت فضائل بیان کئے گئے ہیں، ان میں سے 3 فضائل درج ذیل ہیں۔

(1)..... حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”کیا تم نے نہیں دیکھا کہ آج رات مجھ پر ایسی آیتیں نازل ہوئی ہیں جن کی مثل نہیں دیکھی گئی، (وہ آیتیں) قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (سورت کے آخر تک) اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ (سورت کے آخر تک) ہیں۔“⁽²⁾

(2)..... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جنات سے اور انسانوں کی نظر سے پناہ مانگا کرتے تھے یہاں تک کہ سورہ فلق اور سورہ والتاس نازل ہوئیں، پھر آپ نے ان سورتوں

1.....حازن، تفسیر سورة الفلق، ۴/۴۶۸.

2.....مسلم، کتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب فضل قراءة المعوذتين، ص ۴۰۶، الحدیث: ۲۶۴ (۸۱۴).

کو پڑھنا شروع کر دیا اور ان کے علاوہ (دیگر وظائف) کو چھوڑ دیا۔^(۱)

(۳)..... حضرت عابسؓ نے بھی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، حضور اقدس صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”میں تمہیں وہ کلمات نہ بتاؤں جو (شریر جنات اور نظر بد سے) اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنے میں سب سے افضل ہیں؟ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، کیوں نہیں (آپ ضرور بتائیے۔) ارشاد فرمایا: ”وہ کلمات یہ دونوں سورتیں ہیں: (۱) قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔ (۲) قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔“^(۲)

سورہ فلق اور سورہ الناس کا شان نزول

یہ سورت اور سورہ الناس جو اس کے بعد ہے اس وقت نازل ہوئی جب کہ لبید بن اعصم یہودی اور اس کی بیٹیوں نے حضور پر نور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر جادو کیا اور حضور اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے جسم مبارک اور ظاہری اعضاء پر اس کا اثر ہوا، البتہ دل، عقل اور اعتقاد پر کچھ اثر نہ ہوا۔ چند دنوں بعد حضرت جبریل عَلَيْهِ السَّلَام آئے اور انہوں نے عرض کی: ایک یہودی نے آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر جادو کیا ہے اور جادو کا جو کچھ سامان ہے وہ فلاں کنوئیں میں ایک پتھر کے نیچے دیا ہوا ہے۔ رسول کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت علی المرتضیٰ كَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ کو بھیجا اور انہوں نے کنوئیں کا پانی نکالنے کے بعد پتھر اٹھایا تو اس کے نیچے سے کھجور کے درخت کے نرم حصے سے بنی تھیلی برآمد ہوئی جس میں حضور اقدس صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے وہ مومے مبارک جو کنگھی سے برآمد ہوئے تھے اور نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی کنگھی کے چند دندانے اور ایک ڈورا یا کمان کا چلہ جس میں گیارہ گریں لگی تھیں اور ایک موم کا پتلہ تھا جس میں گیارہ سوئیاں چبھی ہوئی تھیں۔ یہ سب سامان پتھر کے نیچے سے نکالا اور حضور پر نور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں سورتیں نازل فرمائیں، ان دونوں سورتوں میں گیارہ آیتیں ہیں، پانچ سورہ فلق میں اور چھ سورہ الناس میں۔ ہر ایک آیت کے پڑھنے کے ساتھ ایک ایک گرہ کھلتی جاتی تھی یہاں تک کہ سب گرہیں کھل گئیں اور حضور پر نور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بالکل تندرست ہو گئے۔^(۳)

①.....ترمذی، کتاب الطَّب، باب ماجاء فی الرِّقِیۃ بالمعوذتین، ۴/۱۳، الحدیث: ۲۰۶۵۔

②.....سنن نسائی، کتاب الاستعاذۃ، ۱-باب، ص ۸۶۲، الحدیث: ۵۴۴۲۔

③.....خازن، الفلق، تحت الآیۃ: ۱، ۴۲۸/۴۲۹، ملخصاً۔

تعویذات اور عملیات سے متعلق ایک شرعی مسئلہ

یہاں ایک مسئلہ ذہن نشین رکھیں کہ وہ تعویذ اور عملیات جن میں کفر یا شرک کا کوئی کلمہ نہ ہو جائز ہیں، خاص کر وہ عمل جو آیات قرآنیہ سے کئے جائیں یا احادیث میں وارد ہوئے ہوں۔^(۱) حدیث شریف میں ہے کہ حضرت اسماء بنت عمیس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کی: يَا رَسُولَ اللهِ اَصَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، جعفر کے بچوں کو جلد جلد نظر ہوتی ہے کیا مجھے اجازت ہے کہ ان کے لئے عمل کروں؟ حضور پر نور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اجازت دی۔^(۲)

سورہ فلق اور سورہ الناس کے شان نزول سے حاصل ہونے والی معلومات

اس سورت اور اس کے شان نزول سے 4 باتیں معلوم ہوئیں،

- (1)..... جادو اور اس کی تاثیر حق ہے۔
- (2)..... نبی کے جسم پر جادو کا اثر ہو سکتا ہے، جیسے تلوار، تیر اور نیزہ کا، یہ اثر شان نبوت کے خلاف نہیں ہاں ایسا اثر نہیں ہو سکتا کہ جس سے نبوت کے متعلقہ امور میں خلل آئے۔ حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام کے مقابلے میں جادو گر بالآخر اس لئے فیل ہوئے کیونکہ وہاں جادو سے معجزے کا مقابلہ تھا اور نہ حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام کے خیال پر بھی اس جادو نے اثر کیا کہ ان کو خیال ہوا کہ یہ لاٹھیاں رسیاں چل رہی ہیں جیسا کہ قرآن پاک میں ہے۔

يُخَيِّلُ الْبَيِّنَاتِ مِنْ سِحْرِهِمْ أَتَّهَاتَسَعِي⁽³⁾ ترجمہ کنز العرفان: ان کے جادو کے زور سے موسیٰ کے

خیال میں یوں لگیں کہ وہ دوڑ رہی ہیں۔

نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے خیال پر بھی یہی اثر ہوا تھا۔

- (3)..... جادو کو دور کرنے میں سورہ فلق اور سورہ ناس میں خصوصی تاثیر ہے۔

- (4)..... جادو ٹونہ اور عملیات و اثرات اور بیماریوں کو ختم کرنے کیلئے قرآن پاک کی سورتوں اور آیتوں کو استعمال کیا جا سکتا ہے جیسا کہ اوپر بیان ہوا اور خود بخاری شریف میں سورہ فاتحہ کو اس مقصد کیلئے استعمال کرنے کا بیان موجود ہے۔⁽⁴⁾

①..... حازن، الفلق، تحت الآية: ۱، ۴۲۹/۴۔

②..... ترمذی، کتاب الطب، باب ما جاء في الرقية من العين، ۱۳/۴، الحدیث: ۲۰۶۶۔

③..... طہ: ۶۶۔

④..... صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فاتحة الكتاب، ۴۰/۳، الحدیث: ۵۰۰۷۔

سورہ فلق کے مضامین

اس سورہ مبارکہ میں تمام مخلوق کے شر سے، رات کے اندھیرے کے شر سے، جادو گروں کے شر سے اور حسد کرنے والے کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کی تعلیم دی گئی ہے۔

سورہ اخلاص کے ساتھ مناسبت

سورہ فلق کی اپنے سے ما قبل سورت ”اخلاص“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ اخلاص میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا بیان ہوا اور یہ بتایا گیا کہ جو چیزیں اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں وہ ان سے پاک اور بری ہے اور ان دونوں سورتوں میں بتایا گیا کہ دنیا میں موجود ہر شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہئے، اسی طرح ان شیاطین، جنات اور انسانوں سے بھی اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہئے جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمہ کنزالایمان:

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

ترجمہ کنزالعرفان:

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝۱ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝۲ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۝۳ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ۝۴ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝۵

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ میں اس کی پناہ لیتا ہوں جو صبح کا پیدا کرنے والا ہے۔ اس کی سب مخلوق کے شر سے۔ اور اندھیری ڈالنے والے کے شر سے جب وہ ڈوبے۔ اور ان عورتوں کے شر سے جو گرہوں میں پھونکتی ہیں۔ اور حسد والے

کے شر سے جب وہ مجھ سے جلے۔

توجہ کنذا بعد فان: تم فرماؤ: میں صبح کے رب کی پناہ لیتا ہوں۔ اس کی تمام مخلوق کے شر سے۔ اور سخت اندھیری رات کے شر سے جب وہ چھا جائے۔ اور ان عورتوں کے شر سے جو گرہوں میں پھونکیں مارتی ہیں۔ اور حسد والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔

﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ تم فرماؤ: میں صبح کے رب کی پناہ لیتا ہوں۔ ﴿پناہ مانگنے میں اللہ تعالیٰ کا اس وصف ”صبح کے رب“ کے ساتھ ذکر اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ صبح پیدا کر کے رات کی تاریکی دور فرماتا ہے تو وہ اس پر بھی قادر ہے کہ پناہ چاہنے والے سے وہ حالات دور فرمادے جن سے اسے خوف ہو، نیز جس طرح تاریک رات میں آدمی صبح طلوع ہونے کا انتظار کرتا ہے اسی طرح خوف زدہ آدمی امن اور راحت کا منتظر رہتا ہے۔ اس کے علاوہ صبح مجبور و لاچار لوگوں کی دعاؤں کا اور ان کے قبول ہونے کا وقت ہے تو اس آیت سے مراد یہ ہوئی کہ جس وقت گرب اور غم والوں کو آسائیاں دی جاتی ہیں اور دعائیں قبول کی جاتی ہیں، میں اُس وقت کو پیدا کرنے والے کی پناہ چاہتا ہوں۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ ”فلق“، جہنم میں ایک وادی ہے۔^(۱)

﴿مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ﴾ اس کی تمام مخلوق کے شر سے۔ ﴿اس آیت میں ہر مخلوق کے شر سے پناہ مانگی گئی ہے، خواہ جاندار ہو یا بے جان، مکلف ہو یا غیر مکلف اور بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ یہاں مخلوق سے مراد خاص ابلیس ہے جس سے بدتر مخلوق میں کوئی نہیں۔^(۲)

﴿وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ﴾ اور سخت اندھیری رات کے شر سے جب وہ چھا جائے۔ ﴿اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے مروی ہے کہ رسول کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے چاند کی طرف نظر کر کے ان سے فرمایا، اے عائشہ! رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا، اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ، یہ جب ڈوب جائے تو اندھیرا ہو جاتا ہے۔^(۳) اس سے مراد مہینے کی آخری راتیں ہیں جب چاند چھپ جاتا ہے تو جادو کے وہ عمل جو بیمار کرنے کے لئے ہیں اسی وقت میں

1.....خازن، الفلق، تحت الآية: ۱، ۴/۴۶۹-۴۳۰.

2.....خازن، الفلق، تحت الآية: ۲، ۴/۴۳۰.

3.....ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورة المعوذتين، ۵/۲۴۰، الحدیث: ۳۳۷۷.

کئے جاتے ہیں۔ (۱)

﴿وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقُبِ﴾ اور ان عورتوں کے شر سے جو گرہوں میں پھونکیں مارتی ہیں۔ یعنی جادوگر عورتوں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جو ڈوروں میں گرہ لگا لگا کر ان میں جادو کے منتر پڑھ پڑھ کر پھونکتی ہیں، جیسا کہ لبید کی لڑکیوں نے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر جادو کرنے کیلئے کیا تھا۔ (۲)

تعویذات سے متعلق ایک اہم شرعی مسئلہ

یاد رہے کہ ناجائز کاموں کیلئے تعویذ گنڈے ناجائز و حرام ہیں جبکہ جائز مقصد کیلئے گنڈے بنانا اور ان پر گرہ لگانا، قرآن مجید کی آیات یا اللہ تعالیٰ کے اسماء پڑھ کر دم کرنا، جائز ہے۔ جمہور صحابہ کرام اور تابعین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ اسی پر ہیں۔ (۳) اور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عمل مبارک اور ارشاد سے بھی یہ چیز ثابت ہے، چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے روایت ہے، آپ فرماتی ہیں کہ جب حضور پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اہل میں سے کوئی بیمار ہوتا تو حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَعُوذَات (یعنی سورہ فلق اور سورہ ناس) پڑھ کر اس پر دم فرماتے۔ (۴)

اور حضرت عبید بن رفاعہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ حضرت اسماء بنت عمیس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے رسول کریم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کی: یا رسول اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، حضرت جعفر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے بیٹوں کو بہت جلد نظر لگ جاتی ہے، کیا میں کچھ پڑھ کے ان پر دم کرو یا کروں؟ ارشاد فرمایا: ”ہاں، کیونکہ اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت لے جاسکتی تو نظر ضرور اس سے سبقت لے جاتی۔ (۵)

﴿وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ﴾ اور حسد والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔ ﴿حَسَدُ الْاَوَّاهِ﴾ ہے جو دوسرے کی نعمت چھین جانے کی تمنا کرے۔ یہاں حاسد سے بطور خاص یہودی مراد ہیں جو نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے

①.....حازن، الفلق، تحت الآية: ۳، ۴/۴۳۰۔

②.....بغوی، الفلق، تحت الآية: ۴، ۴/۵۱۷۔

③.....حازن، الفلق، تحت الآية: ۱، ۴/۴۲۹ ملقطاً۔

④.....مسلم، کتاب السلام، باب رقية المريض بالمعوذات والنفث، ص ۱۲۰۵، الحدیث: ۵۰ (۲۱۹۲)۔

⑤.....ترمذی، کتاب الطب، باب ماجاء فی الرقية من العين، ۱۳/۴، الحدیث: ۲۰۶۶۔

حسد کرتے تھے یا خاص لبید بن اعصم یہودی ہے۔^(۱) اور عمومی طور پر ہر حاسد سے پناہ کیلئے یہ آیت مبارکہ کافی ہے۔
 حسد بدترین صفت ہے اور یہی سب سے پہلا گناہ ہے جو آسمان میں ابلیس سے سرزد ہوا اور زمین میں قابیل سے۔ حسد
 کے مقابلے میں رشک ہوتا ہے اور وہ یہ ہے جس میں اپنے لئے بھی اسی نعمت کی تمنا ہوتی ہے جو دوسرے کے پاس ہے
 لیکن دوسرے سے چھین جانے کی تمنا اس میں نہیں ہوتی۔ اس سورت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جاو اور حسد بدترین جرائم
 ہیں کہ عام شروں کے بعد ان کا ذکر خصوصیت سے فرمایا گیا۔

1.....حازن، الفلق، تحت الآیة: ۵، ۴۳۰/۴.

سُورَةُ النَّاسِ

سورة الناس کا تعارف

مقامِ نزول

سورة الناس زیادہ صحیح قول کے مطابق مدنی ہے۔^(۱)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع، 6 آیتیں ہیں۔

”الناس“ نام رکھنے کی وجہ

عربی میں انسانوں کو ”الناس“ کہتے ہیں، اور اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ”سورة الناس“ کہتے ہیں۔

سورة الناس کے مضامین

اس سورہ مبارکہ میں ان جنات اور انسانوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کی تعلیم دی گئی ہے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں۔

سورة فلق کے ساتھ مناسبت

سورة الناس کی اپنے سے ما قبل سورت ”فلق“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورة فلق میں ظاہری شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کی تعلیم دی گئی تھی اور اس سورت میں خفیہ شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کی تعلیم دی گئی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمہ کنز الایمان:

1.....خازن، تفسیر سورة الناس، ۴۳۰/۴.

ترجمہ کنزالعرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝۱ مَلِكِ النَّاسِ ۝۲ إِلَهِ النَّاسِ ۝۳ مِنْ شَرِّ
الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝۴ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ۝۵
مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝۶

ترجمہ کنزالایمان: تم کہو میں اس کی پناہ میں آیا جو سب لوگوں کا رب۔ سب لوگوں کا بادشاہ۔ سب لوگوں کا خدا۔ اس کے شر سے جو دل میں برے خطرے ڈالے اور دیک رہے۔ وہ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں۔ جن اور آدمی۔

ترجمہ کنزالعرفان: تم کہو: میں تمام لوگوں کے رب کی پناہ لیتا ہوں۔ تمام لوگوں کا بادشاہ۔ تمام لوگوں کا معبود۔ بار بار وسوسے ڈالنے والے، چھپ جانے والے کے شر سے (پناہ لیتا ہوں)۔ وہ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔ جنوں اور انسانوں میں سے۔

﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ تم کہو: میں تمام لوگوں کے رب کی پناہ لیتا ہوں۔ ﴿اللَّهُ تَعَالَى سَارِي مَخْلُوقِ كَارِبٍ﴾ ہے مگر چونکہ انسان اشرف المخلوقات ہے، اس لئے ان کا خصوصیت سے ذکر فرمایا۔^(۱)

انسان کی عظمت و شرافت

اس سے انسان کی عظمت و شرافت بھی معلوم ہوئی کہ بطور خاص اللہ تعالیٰ نے اپنی رُبُوبِيَّتِ کی نسبت اُس کی طرف فرمائی۔ علماء نے یہاں یہ نکتہ بیان فرمایا ہے کہ اس سورت میں پانچ مرتبہ لفظ ”التَّائِسِينَ“ آیا ہے اس میں حکمت یہ ہے کہ چونکہ انسان بچپن میں صرف پرورش ہی پاتا ہے، اس لئے سب سے پہلے ”رَبِّ النَّاسِ“ یعنی رُبُوبِيَّتِ والی

۱.....خازن، الناس، تحت الآية: ۱، ۴۳۰/۴.

صفت کا ذکر فرمایا۔ جبکہ انسان جوانی میں مست ہو کر بے راہ ہو جاتا ہے، اس وقت اس پر قانونی گرفت کی ضرورت ہے، اس لئے یہاں ”مَلِكِ التَّائِسِ“ یعنی لوگوں کا بادشاہ فرمایا، اور چونکہ انسان بڑھاپے میں عبادت میں مشغول ہوتا ہے، اس لئے تیسری جگہ اللہ تعالیٰ کی صفت اَلْوَبِيَّتِ اور مَعْبُودِيَّتِ کا ذکر فرمایا یعنی ”اِلٰه التَّائِسِ“۔ چوتھی جگہ التائیس سے صالحین مراد ہو سکتے ہیں کہ شیطان عموماً انہیں ہی وسوسوں کے ذریعے عبادت سے ہٹانے کی کوشش کرتا ہے اور پانچویں جگہ التائیس سے مراد شر پسند اور فسادی لوگ ہو سکتے ہیں کہ وہاں لوگوں کے شر سے پناہ مانگی گئی ہے۔

﴿مَلِكِ التَّائِسِ﴾: تمام لوگوں کا بادشاہ۔ ﴿یعنی ان کے کاموں کی تدبیر فرمانے والا ہے اور سب کا حقیقی حاکم و مالک کہ دنیا میں بھی کسی کو حکومت و ملکیت ملے تو اسی کی عطا سے ملتی ہے۔

﴿اِلٰه التَّائِسِ﴾: تمام لوگوں کا معبود۔ ﴿معبود ہونا اسی کے ساتھ خاص ہے اور سارے لوگوں کا حقیقی معبود وہی ہے۔

﴿مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ﴾: بار بار وسوسے ڈالنے والے، چھپ جانے والے کے شر سے۔ ﴿اس سے مراد شیطان ہے اور یہ اس کی عادت ہے کہ انسان جب غافل ہوتا ہے تو اس کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے اور جب انسان اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان دیکر رہتا ہے اور ہٹ جاتا ہے۔

وسوسہ اور الہام میں فرق

یاد رہے کہ برے خیال کو وسوسہ کہا جاتا ہے جبکہ اچھے خیالات کو الہام۔ وسوسہ شیطان کی طرف سے ہے لہذا اس پر لَا حَوْلَ پڑھنی چاہیے، اور الہام فرشتے کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے، اس لئے اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا چاہیے۔ نفسِ امارہ کے غلبہ میں وسوسے زیادہ ہوتے ہیں جبکہ نفسِ مطمئنہ کے غلبہ میں الہام زیادہ۔ شیطان ہمارا ایسا دشمن ہے جو ہمیں نظر نہیں آتا یعنی وہ ہمیں دیکھتا ہے اور ہم اسے نہیں دیکھتے، لہذا اس طاقت والے رب عَزَّ وَجَلَّ کی پناہ مانگو، جو اسے دیکھتا ہے، اور وہ رب عَزَّ وَجَلَّ کو نہیں دیکھتا۔ قوی دشمن سے قوی رب عَزَّ وَجَلَّ کی پناہ مانگو۔

﴿اَلَنْ مِّنْ يُّوسُوسٍ فِىْ صُدُوْرِ التَّائِسِ﴾: وہ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔ ﴿یعنی شیطان زبان و آواز سے نہیں بہر کا تا، بلکہ براہ راست دل میں اثر ڈالتا ہے، بری چیز کو اچھی کر دکھاتا ہے۔ خود دشمن ہے مگر دوستی کے لباس میں آتا ہے، پھر جیسا انسان ہو ویسا ہی اسے وسوسہ ڈالتا ہے۔

﴿مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ﴾ جنوں اور انسانوں میں سے۔ یہ بیان ہے وسوسے ڈالنے والے شیطان کا کہ وہ جنوں میں سے بھی ہوتا ہے اور انسانوں میں سے بھی جیسے شیاطین جن انسانوں کو وسوسے میں ڈالتے ہیں ایسے ہی شیاطین انسان بھی ناصح بن کر آدمی کے دل میں وسوسے ڈالتے ہیں پھر اگر آدمی ان وسوسوں کو مانتا ہے تو اس کا سلسلہ بڑھ جاتا ہے اور وہ خوب گمراہ کرتے ہیں اور اگر اس سے متنفر ہوتا ہے تو ہٹ جاتے ہیں اور دیک رہتے ہیں۔

جنوں اور انسانوں کے شیاطین سے پناہ مانگیں

آدمی کو چاہئے کہ جنوں کے شیاطین کے شر سے بھی پناہ مانگے اور انسانوں کے شیاطین کے شر سے بھی۔ اس سلسلے میں یہاں ایک مفید وظیفہ پیش خدمت ہے، چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فرماتی ہیں کہ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رات کے وقت جب بستر مبارک پر تشریف لاتے تو اپنے دونوں دست مبارک جمع فرما کر ان میں دم کرتے اور سورہ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر اپنے مبارک ہاتھوں کو سر مبارک سے لے کر تمام جسم اقدس پر پھیرتے جہاں تک دست مبارک پہنچ سکتے، یہ عمل تین مرتبہ فرماتے۔^(۱)

حضرت عبد اللہ بن ضعیب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: ہم پر ہلکی بارش ہوئی اور اس وقت اندھیرا چھایا ہوا تھا اور ہم نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا انتظار کر رہے تھے تاکہ وہ آکر ہمیں نماز پڑھائیں، پھر حضور پر نور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہمیں نماز پڑھانے کے لئے تشریف لائے اور ارشاد فرمایا ”پڑھو! میں نے عرض کی: کیا پڑھوں؟ ارشاد فرمایا: ”صبح شام تین بار قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھو، ان کی تلاوت کرنا تمہیں ہر بڑی چیز سے بچائے گا۔“^(۲)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس تفسیر کو عوام اور خواص سبھی مسلمانوں کے لئے نفع بخش اور فائدہ مند بنائے اور اسے مسلمانوں کی اعتقادی، علمی اور عملی اصلاح کا بہترین ذریعہ بنائے اور اس کے صدقے میری، میرے والدین، میرے عزیز رشتہ داروں، اساتذہ کرام، دوست احباب، دیگر متعلقین اور معاونین کی بے حساب بخشش و مغفرت فرمائے۔

امین ثم امین۔

①..... بحاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل المعوذات، ۴۰۷/۳، الحدیث: ۵۰۱۷۔

②..... سنن نسائی، کتاب الاستعاذة، ۱-باب، ص ۸۶۲، الحدیث: ۵۴۳۸۔

مآخذ ومراجع

| نمبر شمار | نام کتاب | مصنف / مؤلف | مطبعات |
|-----------|-------------|--|----------------------------------|
| 1 | کنز الإیمان | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ | مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی |
| 2 | کنز العرفان | شیخ الحدیث والتفسیر ابوالصالح مفتی محمد قاسم قادری | مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی |

کتاب التفسیر وعلوم القرآن

| | | | |
|----|-------------------|--|--------------------------------------|
| 1 | تفسیر طبری | امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری، متوفی ۳۱۰ھ | دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۰ھ |
| 2 | تاریلات اهل السنۃ | امام ابو منصور محمد بن منصور ماتریدی، متوفی ۳۳۳ھ | پشاور |
| 3 | تفسیر سمرقندی | ابواللیث نصر بن محمد بن ابراہیم سمرقندی، متوفی ۳۷۵ھ | دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۳ھ |
| 4 | تفسیر ثعلبی | ابو اسحاق احمد بن محمد ثعلبی نیشاپوری، متوفی ۴۲۷ھ | دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۲ھ |
| 5 | النکت والعیون | ابوالحسن علی بن محمد بن حبیب مادوری بصری، متوفی ۴۵۰ھ | دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۰۶ھ |
| 6 | تفسیر بغوی | امام ابو محمد حسین بن سعید فراء بغوی، متوفی ۵۱۶ھ | دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۴ھ |
| 7 | تفسیر کبیر | امام فخر الدین محمد بن عمر بن حسین رازی، متوفی ۶۰۶ھ | دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۰ھ |
| 8 | تفسیر قرطبی | ابو عبد اللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی، متوفی ۶۷۱ھ | دار الفکر، بیروت ۱۴۲۰ھ |
| 9 | تفسیر بیضاوی | امام ناصر الدین عبداللہ بن ابو عمر بن محمد شیرازی بیضاوی، متوفی ۶۸۵ھ | دار الفکر، بیروت ۱۴۲۰ھ |
| 10 | تفسیر مدارک | امام عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی، متوفی ۷۱۰ھ | دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۱ھ |
| 11 | تفسیر خازن | علاء الدین علی بن محمد بغدادی، متوفی ۷۴۱ھ | مطبعہ مبینیہ، مصر ۱۳۱۷ھ |
| 12 | البحر المحيط | ابو حیان محمد بن یوسف اندلسی، متوفی ۷۴۵ھ | دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۲ھ |
| 13 | تفسیر ابن کثیر | ابوفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر دمشقی شافعی، متوفی ۷۷۷ھ | دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ |
| 14 | تفسیر جلالین | امام جلال الدین محمد بن محمد بن جلال الدین سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ | باب المدینہ کراچی |

| | | | |
|----|--------------------------------|--|---------------------------------------|
| 15 | تفسیر دُر منشور | امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ | دارالفکر، بیروت ۱۴۰۳ھ |
| 16 | تناسق الدرر | امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ | دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۰۶ھ |
| 17 | تفسیر ابو سعود | علامہ ابو سعود محمد بن مصطفیٰ عمادی، متوفی ۹۸۲ھ | دارالفکر، بیروت |
| 18 | تفسیرات احمدیہ | شیخ احمد بن ابی سعید ملا جیون جو پوری، متوفی ۱۱۳۰ھ | پشاور |
| 19 | روح البیان | شیخ اسماعیل حق بنی بروس، متوفی ۱۱۳۷ھ | دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۰۵ھ |
| 20 | تفسیر حمل | علامہ شیخ سلیمان حمل، متوفی ۱۲۰۴ھ | باب المدینہ کراچی |
| 21 | تفسیر صاوی | احمد بن محمد صاوی ماکلی خلوتی، متوفی ۱۲۴۱ھ | دارالفکر، بیروت ۱۴۲۱ھ |
| 22 | روح المعانی | ابوالفضل شہاب الدین سید محمود آلوسی، متوفی ۱۲۷۰ھ | دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۰ھ |
| 23 | الکلام الاصحیح فی تفسیر المشرح | رئیس المتکلمین مولانا تقی علی خان، متوفی ۱۲۹۷ھ | ضیاء الدین پبلیکیشنز، کراچی |
| 24 | نزائین العرفان | صدرالفاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ | مکتبہ المدینہ، کراچی |
| 25 | نور العرفان | حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ | پیر بھائی کیمپنی، مرکز الاولیاء لاہور |

کتاب الحدیث و متعلقاته

| | | | |
|---|-------------------|---|-------------------------------|
| 1 | موطا امام مالک | امام مالک بن انس اصحی، متوفی ۱۷۹ھ | دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ |
| 2 | مصنف عبد الرزاق | ابوبکر محمد عبد الرزاق بن ہمام بن نافع صنعانی، متوفی ۲۱۱ھ | دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۱ھ |
| 3 | مصنف ابن ابی شیبہ | حافظ عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ کوفی عسی، متوفی ۲۴۵ھ | دارالفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ |
| 4 | مسند امام احمد | امام احمد بن محمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ | دارالفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ |
| 5 | دارمی | امام حافظ عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، متوفی ۲۵۵ھ | دارالکتب العربی، بیروت ۱۴۰۷ھ |
| 6 | بخاری | امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ | دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ |
| 7 | مسلم | امام ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ | دار ابن حزم، بیروت ۱۴۱۹ھ |
| 8 | ابن ماجہ | امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ | دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ |

| | | | |
|----|-----------------------|--|--|
| 9 | ابو داؤد | امام ابو داؤد و سليمان بن اشعث جغتانی، متوفی ۲۴۵ھ | دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۱ھ |
| 10 | ترمذی | امام ابو یوسف محمد بن یحییٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ | دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ |
| 11 | سنن نسائی | امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعيب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ | دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۶ھ |
| 12 | سنن الکبریٰ | امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعيب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ | دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۱ھ |
| 13 | مسند ابو یعلیٰ | ابو یعلیٰ احمد بن علی بن شیبہ مصلی، متوفی ۳۰۷ھ | دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۸ھ |
| 14 | مسند شاشی | امام ابو سعید یشیم بن کلیب شاشی، متوفی ۳۳۵ھ | مکتبۃ العلوم والحکم، مدینۃ المنورہ ۱۴۱۴ھ |
| 15 | معجم الکبیر | امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ | دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۳ھ |
| 16 | معجم الاوسط | امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ | دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۰ھ |
| 17 | معجم الصغیر | امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ | دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۰۳ھ |
| 18 | دار قطنی | علی بن عمرو دار قطنی، متوفی ۳۸۵ھ | مدینۃ الاولیاء، ملتان |
| 19 | مستدرک | امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ | دار المعرفہ، بیروت ۱۴۱۸ھ |
| 20 | حلیۃ الاولیاء | حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی، متوفی ۴۳۰ھ | دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۸ھ |
| 21 | مسند الشہاب | امام ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ قضاہی، متوفی ۴۵۴ھ | مؤسسۃ الرسالہ، بیروت ۱۴۰۵ھ |
| 22 | شعب الایمان | امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی تہیتی، متوفی ۴۵۸ھ | دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۱ھ |
| 23 | سنن الکبریٰ | امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی تہیتی، متوفی ۴۵۸ھ | دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۳ھ |
| 24 | تاریخ بغداد | حافظ ابو بکر احمد بن علی خطیب بخاراوی، متوفی ۴۶۳ھ | دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۷ھ |
| 25 | الفردوس بماثور الخطاب | ابو شجاع شیرویه بن شہر دار بن شیرویه دیلمی، متوفی ۵۰۹ھ | دار الفکر، بیروت ۱۴۱۸ھ |
| 26 | شرح السنۃ | امام ابو محمد حسین بن مسعود بغوی، متوفی ۵۱۶ھ | دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۳ھ |
| 27 | مسند الفردوس | ابو منصور شہر دار بن شیرویه بن شہر دار دیلمی، متوفی ۵۵۸ھ | دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۰۶ھ |
| 28 | ابن عساکر | ابو قاسم علی بن حسن شافعی، متوفی ۵۷۱ھ | دار الفکر، بیروت ۱۴۱۵ھ |
| 29 | الترغیب والترہیب | امام زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی منذری، متوفی ۶۵۶ھ | دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۸ھ |

| | | | |
|----|---------------------------|--|---------------------------------|
| 30 | الاسمان بربیع سبح بر حیات | علامہ امیر علماء الدین علی بن بلبان فارسی، متوفی ۷۳۹ھ | دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۷ھ |
| 31 | مشکاۃ المصابیح | علامہ ولی الدین تہریزی، متوفی ۷۴۲ھ | دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۲ھ |
| 32 | جامع العلوم والحکم | عبدالرحمن بن شہاب الدین بن احمد بن رجب حنبلی، متوفی ۷۹۵ھ | المکتبۃ الفیصلیہ، مکتبۃ المکرمہ |
| 33 | مجمع الزوائد | حافظ نور الدین علی بن ابوبکر بیہقی، متوفی ۸۰۷ھ | دارالفکر، بیروت ۱۴۲۰ھ |
| 34 | جامع صغیر | امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ | دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۵ھ |
| 35 | کنز العمال | علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری، متوفی ۹۷۵ھ | دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ |

کتب شروح الحدیث

| | | | |
|---|---------------|--|---------------------------|
| 1 | عمدۃ القاری | امام بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی، متوفی ۸۵۵ھ | دارالفکر، بیروت ۱۴۱۸ھ |
| 2 | مرآۃ المناجیح | حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ | مکتبۃ اسلامیہ، لاہور |
| 3 | نزہۃ القاری | مفتی شریف الحق امجدی، متوفی ۱۴۲۱ھ | فرید بک سٹال، لاہور ۱۴۲۱ھ |

کتب العقائد

| | | | |
|---|--------------|--|-------------------------|
| 1 | شرح المقاصد | علامہ مسعود بن عمر سعد الدین قفازانی، متوفی ۷۹۳ھ | عالم الکتب، بیروت ۱۴۱۹ھ |
| 2 | شرح فقہ اکبر | علی بن سلطان محمد بروہی قاری حنفی، متوفی ۱۰۱۴ھ | باب المدینہ، کراچی |

کتب الفقہ

| | | | |
|---|--------------|--|-----------------------------------|
| 1 | عالمگیری | علامہ ہمام مولانا شیخ نظام، متوفی ۱۱۶۱ھ و جماعت من علماء الہند | دارالفکر، بیروت ۱۴۰۳ھ |
| 2 | فتاویٰ رضویہ | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ | رضا فاؤنڈیشن، لاہور |
| 3 | بہار شریعت | مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ | مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ، کراچی |

کتب التصوف

| | | | |
|---|----------------------|---|----------------------------|
| 1 | رسائل ابن ابی الدنیا | حافظ امام ابوبکر عبداللہ بن محمد قرظی، متوفی ۲۸۱ھ | مکتبۃ العصریہ، بیروت ۱۴۲۶ھ |
|---|----------------------|---|----------------------------|

| | | | |
|---|---------------------------|--|-------------------------------------|
| ٢ | التبويخ والتنبيه | ابو محمد عبد الله بن محمد معروف بابي الشيخ اصهباني، متونى ٣٦٩ هـ | مكتبة التوعية الاسلامية، ١٤٠٨ هـ |
| ٣ | قوت القلوب | ابو طالب محمد بن علي كنى، متونى ٣٨٦ هـ | مركز اهل سنت بركات رضا، هند ١٤٢٣ هـ |
| ٤ | احياء علوم الدين | امام ابو حامد محمد بن محمد غزالي شافعى، متونى ٥٠٥ هـ | دار صادر، بيروت ٢٠٠٠ هـ |
| ٥ | كيمياء سعاد | امام ابو حامد محمد بن محمد غزالي شافعى، متونى ٥٠٥ هـ | انتشارات گنجينه، تهران |
| ٦ | منهاج العابدين | امام ابو حامد محمد بن محمد غزالي شافعى، متونى ٥٠٥ هـ | مؤسسة السيران، بيروت ١٤١٦ هـ |
| ٧ | تنبيه المغترين | عبد الوهاب بن احمد بن علي شعرائى، متونى ٩٤٣ هـ | دار المعرفه، بيروت ١٤٢٥ هـ |
| ٨ | الزواجر عن اقتراف الكبائر | احمد بن محمد بن علي بن حجر كنى يرمى، متونى ٩٤٣ هـ | دار المعرفه، بيروت ١٤١٩ هـ |

كتب السيرة

| | | | |
|---|--------------------------|---|----------------------------------|
| ١ | الشفاء | قاضي ابو الفضل عياض مالكى، متونى ٥٢٣ هـ | مركز اهل سنت بركات رضا، هند |
| ٢ | سيرت حليبه | ابو الفرج نور الدين علي بن ابراهيم حلي شافعى، متونى ١٠٢٢ هـ | دار الكتب العلمية، بيروت ١٤٢٢ هـ |
| ٣ | مدارج النبوة | شيخ محقق عبد الحق محدث دبلوى، متونى ١٠٥٢ هـ | مركز اهل سنت بركات رضا، هند |
| ٤ | شرح الزرقانى على السواهب | محمد بن عبد الباقي بن يوسف زرقانى، متونى ١١٢٢ هـ | دار الكتب العلمية، بيروت ١٤١٤ هـ |
| ٥ | سيرت مصطفى | شيخ الحديث عبد المصطفى اعظمى، متونى ١٤٠٦ هـ | مكتبة المدينة، باب المدينة كراچي |

الكتب المتفرقة

| | | | |
|---|--------------------------|--|----------------------------------|
| ١ | الجامع لاحلاق الراوى | حافظ ابو بكر احمد بن علي خطيب بغدادى، متونى ٢٦٣ هـ | دار ابن جوزى، بيروت ١٢٣٣ هـ |
| ٢ | عيون الحكايات | ابو الفرج عبد الرحمن بن علي جوزى، متونى ٥٩٤ هـ | دار الكتب العلمية، بيروت ١٤٢٢ هـ |
| ٣ | الاصابة فى تسيير الصحابة | امام حافظ احمد بن علي بن حجر عسقلانى، متونى ٨٥٢ هـ | دار الكتب العلمية، بيروت ١٤١٥ هـ |
| ٤ | تاريخ الخلفاء | امام جلال الدين بن ابى بكر سيوطى، متونى ٩١١ هـ | باب المدينة، كراچي |

ضمینی فہرست

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|---|------|---|
| 577 | ایمان والوں کو آخرت میں اللہ تعالیٰ کے دیدار کی نعمت نصیب ہوگی | | اللہ عزوجل کی قدرت و رضا اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کسی سے دوستی اور دشمنی رکھنے کے 4 فضائل |
| 755 | اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کا ذریعہ | 101 | بندے کا ہر عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اور شرعی طریقے کے مطابق ہونا چاہئے |
| 814 | قیامت کے دن ہر نعمت کے بارے میں پوچھا جائے گا | 239 | پرندوں اور جہازوں کی پرواز اللہ تعالیٰ کی قدرت کی دلیل ہے |
| 140 | اللہ عزوجل کا ذکر و فضل اور اس کی تسبیح تسبیح کی تین اقسام | 255 | حقیقی کارساز صرف اللہ تعالیٰ ہے |
| 396 | اللہ تعالیٰ کے ذکر سے منہ پھیرنے والے کا انجام | 419 | کسی کے ساتھ بھلائی کرنے سے مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہو |
| 750 | اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے اور اس کا فضل مانگنے کی ترغیب | 477 | اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے والے عمل کریں اور ناراض کرنے والے اعمال سے بچیں |
| 405 | علم غیب اولیاء کے لئے غیب کا علم نہ ماننے والوں کا رد | 585 | اونٹ میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے عجائبات رات اور دن، اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اور اس کی قدرت کی نشانیاں ہیں |
| 533 | نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو قیامت قائم ہونے کے وقت کا علم دیا گیا ہے | 652 | اللہ عزوجل کی عظمت، معرفت اور نعمت اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان |
| 549 | دین اسلام بیٹیوں سے متعلق دین اسلام کا عظیم کارنامہ | 702 | نعمتوں کو ان کے مقاصد میں استعمال کریں |
| 707 | راہِ خدا میں مال خرچ کرنے، حرام کاموں سے بچنے اور دین اسلام کو سچا ماننے کے فضائل | 237 | نافرمانیوں کے باوجود نعمتیں ملنا اللہ تعالیٰ کی خفیہ تدبیر بھی ہو سکتی ہے |
| 709 | بجلی کرنے، آخرت سے بے پرواہ بننے اور دین اسلام کو جھٹلانے کی وعیدیں | 260 | |
| 730 | تیٹیوں سے متعلق دین اسلام کا اعزاز | 304 | |
| | لوگوں کو سہولت دینا اور معاشرے میں امن قائم کرنا | | |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|--|------|---|
| 635 | ظاہر و باطن دونوں کو درست رکھنا چاہئے | 932 | اسلام کی بنیادی ترجیح اور خصوصیت ہے |
| 641 | دُنیوی زندگی کی لذتوں میں کھوکرا خرت کو نہ بھلا دیا جائے | | اسلامی تعلیمات |
| 697 | نفس کو برائیوں سے پاک کرنا کامیابی کا ذریعہ ہے | 39 | کسی کے سامنے سرگوشی سے بات نہ کی جائے |
| 712 | دنیا اور آخرت دونوں کی بہتری کے لئے دعا مانگی چاہئے | 46 | فضیلت اور مرتبے والوں کو اگلی صفوں میں بٹھایا جاسکتا ہے |
| 793 | نیکی تھوڑی سی بھی کارآمد اور گناہ چھوٹا سا بھی وبال ہے | | فضیلت اور مرتبے والے خود کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ |
| | تیبیوں کے ساتھ کفار کا سلوک اور ان کے بارے | 46 | نہ بیٹھیں |
| 837 | میں اسلام کی تعلیمات | 75 | نفس کے لالچ سے پاک کئے جانے والے کامیاب ہیں |
| | مسکین کے ساتھ کفار کا طرزِ عمل اور دینِ اسلام کی | 84 | مسلمان کافروں پر کسی صورت اعتماد نہ کریں |
| 839 | تعلیمات | 125 | قول اور فعل میں تضاد نہیں ہونا چاہئے |
| | گھروں میں استعمال کی معمولی چیزیں حاجت سے | 204 | تقویٰ دینی، دنیوی نعمتیں ملنے کا سبب ہے |
| 843 | زیادہ رکھیں | | ہر مسلمان پر اپنے اہل خانہ کی اسلامی تعلیم و تربیت |
| | مسلمان و مومن | 221 | لازم ہے |
| 45 | مسلمانوں کی تعظیم کرنے کی ترغیب | | بندے کا ہر عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اور شرعی طریقے |
| | مسلمان اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی | 239 | کے مطابق ہونا چاہئے |
| 58 | عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے گستاخوں سے دوستی نہیں کر سکتا | 253 | اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بے خوف نہ ہوا جائے |
| | مسلمانوں سے بغض نہ رکھنے کے سبب جنت کی | 260 | نعمتوں کو ان کے مقاصد میں استعمال کریں |
| 78 | بشارت ملی | 282 | ہر مسلمان کو دین کے معاملے میں پختہ ہونا چاہئے |
| 84 | مسلمان کافروں پر کسی صورت اعتماد نہ کریں | | غربتی اور بیماری کی حالت میں شکوہ شکایت کرنے |
| | مسلمانوں کو کفر میں مبتلا کرنے کیلئے شیطان کا ایک | 346 | سے بچا جائے |
| 86 | خطرناک طریقہ | 348 | فقیروں، مسکینوں اور محتاجوں کا خیال رکھیں |
| | ہر مسلمان پر اپنے اہل خانہ کی اسلامی تعلیم و تربیت | | کفار کی حالت سامنے رکھتے ہوئے مسلمان بھی اپنے |
| 221 | لازم ہے | 596 | حال پر غور کریں |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|---|------|--|
| 690 | نہیں ملے گا | 247 | بعض مسلمان بھی جہنم میں داخل ہوں گے |
| | انسان | 258 | کافر اور مؤمن کی دنیوی مثال اور ان کا اخروی حال |
| 629 | انسان اچھا یا برادرستہ چننے کا اختیار رکھتا ہے | | نماز میں سستی کرنے والے مسلمانوں کے لئے عبرت |
| 674 | انسانی نفس کے تین درجے | 301 | و نصیحت |
| 874 | انسان کی عظمت و شرافت | | کافروں کو لمبی عمر ملنے کی حقیقت اور مسلمانوں کے |
| | فرشتے | 305 | لئے نصیحت |
| 381 | جنات اور فرشتوں کے بارے میں عقائد | 376 | گناہگار مسلمانوں کے لئے عبرت اور نصیحت کا مقام |
| 564 | محافظ اور نگہبان فرشتے | 402 | قیامت کے دن کافروں اور مسلمانوں کا حال |
| | شیاطین و جنات | | کفار کے لئے تیار کئے گئے عذابات پڑھ کر مسلمان کو |
| 55 | شیطان کے غلبہ کی ایک علامت | 421 | کیا کرنا چاہئے |
| | مسلمانوں کو کفر میں مبتلا کرنے کیلئے شیطان کا ایک | 443 | گناہگار مسلمانوں کی شفاعت ہوگی |
| 86 | خطرناک طریقہ | 523 | مومن کی روح نرمی سے نکالی جاتی ہے |
| 876 | جنوں اور انسانوں کے شیاطین سے پناہ مانگیں | | ایمان والوں کو آخرت میں اللہ تعالیٰ کے دیدار کی نعمت |
| | کفار و دیگر مذاہب باطلہ | 577 | نصیب ہوگی |
| | بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں | 587 | قیامت کے دن ایمان والوں کے حساب کی صورتیں |
| 40 | یہودیوں کی ایک ذلیل حرکت | | کفار کی حالت سامنے رکھتے ہوئے مسلمان بھی اپنے |
| 84 | مسلمان کافروں پر کسی صورت اعتماد نہ کریں | 596 | حال پر غور کریں |
| 111 | کفار کے ساتھ دوستی کی صورتیں اور ان کے احکام | 606 | کافر مومن کے کس عمل کی وجہ سے اس کا دشمن ہے؟ |
| 146 | یہودیوں کو گلہ سے تشبیہ دینے کی وجوہات | 607 | مسلمانوں کے اخلاق کیسے ہونے چاہئیں |
| | حضرت نوح اور حضرت لوط علیہما الصلوٰۃ والسلام کی | 607 | مومن کی علامت |
| 229 | بیویوں کا حال | 688 | بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانے کے فضائل |
| 258 | کافر اور مؤمن کی دنیوی مثال اور ان کا اخروی حال | | ایمان کے بغیر نیک جگہ پر مال خرچ کرنے کا ثواب |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|--|------|---|
| 376 | قبر کا عذاب برحق ہے | | کافروں کو لمبی عمر ملنے کی حقیقت اور مسلمانوں کے |
| 443 | گناہگار مسلمانوں کی شفاعت ہوگی | 305 | لئے نصیحت |
| 524 | ہر کام و وسیلے کے ذریعے ہونا اللہ تعالیٰ کا قانون ہے | 343 | فدیہ دینا بھی کفار کو عذاب سے بچانہ سکتا |
| | اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے دین و دنیا کی بھلائیاں | 402 | قیامت کے دن کافروں اور مسلمانوں کا حال |
| 713 | طلب کرنا جائز ہے | | کفار کے لئے تیار کئے گئے عذابات پڑھ کر مسلمان کو |
| 732 | میتوں کا ہاتھ اٹھتے ہی داتا کی دین تھی | 421 | کیا کرنا چاہئے |
| 797 | مقبولوں سے دور کی نسبت بھی عزت کا سبب ہے | 464 | اس امت کا فرعون |
| | قرآن کریم | | کفار کی حالت سامنے رکھتے ہوئے مسلمان بھی اپنے |
| 146 | قرآن مجید کو نہ سمجھنے اور اس پر عمل نہ کرنے والوں کی مثال | 596 | حال پر غور کریں |
| 414 | قرآن پاک کی قراءت سے متعلق چند احکام | 606 | کافر مومن کے کس عمل کی وجہ سے اس کا دشمن ہے؟ |
| 539 | قرآن کریم کی عظمت | | تیبوں کے ساتھ کفار کا سلوک اور ان کے بارے |
| 614 | قرآن کریم کی عظمت و شان | 837 | میں اسلام کی تعلیمات |
| 622 | قرآن فیصلہ کن کلام ہے | | مسکین کے ساتھ کفار کا طرز عمل اور دین اسلام کی |
| 762 | تلاوت کرنے سے پہلے ”بِسْمِ اللّٰهِ“ پڑھنے کا شرعی حکم | 839 | تعلیمات |
| | اعمال | | منافقین |
| 150 | قیامت کے دن اعمال بتائے جانے کی 3 صورتیں | 52 | منافقوں کے تذبذب کا حال |
| | اپنے اعمال کا محاسبہ اور آخری حساب کی تیاری کرنے | 169 | نفاق کی اقسام اور عملی منافقوں کی علامات |
| 321 | کی ترغیب | | نظریات و معمولاتِ اہلسنت |
| | بکثرت نیک اعمال کرنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کے | 45 | بزرگان دین کی تعظیم کرنا سنت ہے |
| 350 | عذاب سے ڈرتے رہنے ترغیب | 50 | اولیاء کرام کے مزارات پر شیرینی لے جانے کی دلیل |
| 460 | نیک اعمال کرنے کا وقت موت آنے سے پہلے تک ہے | | صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بغض رکھنے والے |
| 589 | بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ ملنے والوں کا حال | 77 | ایمان والوں کی اقسام سے خارج ہیں |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|---|------|--|
| 402 | قیامت کے دن کافروں اور مسلمانوں کا حال | 606 | کافر مومن کے کس عمل کی وجہ سے اس کا دشمن ہے؟ |
| 493 | قیامت کی تین علامتیں | 620 | قیامت کے دن پوشیدہ اعمال ظاہر کر دیئے جائیں گے |
| 525 | قیامت قریب ہے، جو کرنا ہے کر لو | 791 | ہمارے اعمال کے گواہ |
| | نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو قیامت قائم ہونے کے وقت کا علم دیا گیا ہے | | دنیا و آخرت |
| 533 | قیامت کے دن سے ہر ایک کو ڈرنا چاہئے | 258 | کافر اور مومن کی دنیوی مثال اور ان کا آخری حال |
| 567 | رب العالمین کی بارگاہ میں کھڑے ہوتے وقت لوگوں کا حال | 485 | دنیا سے محبت کب بری اور کب اچھی ہے؟ |
| 573 | قیامت کے دن ایمان والوں کے حساب کی صورتیں | 577 | ایمان والوں کو آخرت میں اللہ تعالیٰ کے دیدار کی نعمت نصیب ہوگی |
| 587 | قیامت کے دن پوشیدہ اعمال ظاہر کر دیئے جائیں گے | 591 | آخرت سے غفلت اور بے فکری انتہائی نقصان دہ ہے |
| 620 | قیامت کے دن ہر نعمت کے بارے میں پوچھا جائے گا | 630 | دنیا اور اس کی نعمتوں کا حال |
| 814 | عذاب الہی | 641 | دنیوی زندگی کی لذتوں میں کھو کر آخرت کو نہ بھلا دیا جائے |
| 253 | اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بے خوف نہ ہو جائے | | بخل کرنے، آخرت سے بے پرواہ بننے اور دین اسلام کو جھٹلانے کی وعیدیں |
| 343 | فدیہ دینا بھی کفار کو عذاب سے بچانہ سکتے گا | 709 | دنیا اور آخرت دونوں کی بہتری کے لئے دعا مانگنی چاہئے |
| | بکثرت نیک اعمال کرنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتے رہنے ترغیب | | موت |
| 350 | قبر کا عذاب برحق ہے | 148 | موت کی تمنا کرنے کا شرعی حکم |
| 376 | کفار کے لئے تیار کئے گئے عذابات پڑھ کر مسلمان کو کیا کرنا چاہئے | | ہمیں زندگی عطا کئے جانے اور ہم پر موت مسلط کئے جانے کی حکمت |
| 421 | کفار کا سخت عذاب اور جہنم کی شدت | 239 | نیک اعمال کرنے کا وقت موت آنے سے پہلے تک ہے |
| 437 | جنت و دوزخ | 460 | مومن کی روح نرمی سے نکالی جاتی ہے |
| 223 | جہنم کے خوف سے روح پرواز کر گئی | 523 | قیامت |
| | | 150 | قیامت کے دن اعمال بتائے جانے کی 3 صورتیں |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|--|------|---|
| | حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما و جہنم الکفریم کے | 245 | پل صراط سے گزرتے وقت جنتیوں پر انعام |
| 51 | سب امت پر آسانی | 247 | بعض مسلمان بھی جہنم میں داخل ہوں گے |
| 74 | انصار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بے مثل ایثار | 330 | جہنمیوں کی پیپ کی کیفیت |
| | حضرت ہند بنت عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور دیگر | 437 | کفار کا سخت عذاب اور جہنم کی شدت |
| 118 | خواتین کی بیعت | 458 | جنتیوں میں سب سے زیادہ عزت والا شخص |
| 223 | جہنم کے خوف سے روح پرواز کرگئی | 516 | اہل جہنم پر سب سے زیادہ سخت اور تکلیف دہ آیت |
| | سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا صبر، حلم | 825 | جہنم کی آگ دوسری آگوں کی طرح نہیں |
| 274 | اور غفور و درگزر | | نماز |
| | سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق | 152 | تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا پہلا جمعہ |
| 278 | کریمہ سے متعلق ایک عظیم واقعہ | 154 | نماز جمعہ کے 2 فضائل |
| 293 | باغ والوں کا واقعہ | 155 | جمعہ کی نماز چھوڑنے کی وعیدیں |
| 325 | نیک سیرت چرواہا | 155 | نماز جمعہ کی فرضیت سے متعلق 3 شرعی مسائل |
| 602 | کھائی والوں کا واقعہ | | نماز میں سستی کرنے والے مسلمانوں کے لئے عبرت |
| | فضائل و مناقب | 301 | و نصیحت |
| | حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم | 347 | نماز، حرص اور ہوس سے بچنے کا ذریعہ ہے |
| 129 | حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بشارت | 411 | امت کے حق میں تہجد کی فرضیت منسوخ ہو چکی ہے |
| | نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صفت ”نبی | 721 | چاشت کی نماز کے 3 فضائل |
| 142 | اُمّی“ کی 3 وجوہات | 721 | چاشت کی نماز سے متعلق دو شرعی مسائل |
| 270 | سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک عقل | 767 | اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور نماز پڑھنے سے روکنے کی وعید |
| 273 | رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ملنے والا ثواب | 840 | نماز سے غفلت برتنے والوں کا انجام |
| 277 | علم اور عمل دونوں اعتبار سے کامل اور جامع شخصیت | | واقعات |
| 552 | حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طاقت | 27 | حضرت خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا احترام |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|---|------|---|
| 27 | حضرت خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا احترام حضرت علی المرتضیٰ تحرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے سب امت پر آسانی | 741 | حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا غم امت حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و شان |
| 51 | اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا کردار | 269 | تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و شان |
| 60 | فقیر مہاجر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا حال اور ان کی فضیلت | 291 | سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان محبوبیت |
| 71 | انصار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بے مثل ایثار | 469 | نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و شان بارگاہ ربّ قدر عزّوجلّ میں مقام حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم |
| 74 | صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بغض رکھنے کا نتیجہ | 554 | خدا چاہتا ہے رضا کے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مثلاً کہا تھا تھے ہی داتا کی دین تھی |
| 77 | حضرت ہند بنت عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور دیگر خواتین کی بیعت | 725 | حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت و مبارک اخلاق |
| 118 | عبد اللہ بن ابی منافق کے بیٹے کا عشق رسول | 732 | سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا صبر، حلم اور غفور و درگزر |
| 168 | حضرت عبد اللہ بن امّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان | 274 | حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک اخلاق |
| 538 | حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقام | 276 | سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کریم سے متعلق ایک عظیم واقعہ |
| 715 | تین خوش نصیب حضرات | 278 | خلفاء راشدین و صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین |
| 717 | بزرگان دین رحمہم اللہ المبین | | |
| 729 | حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فضائل روحانی پیار | | |
| 231 | مقدس مقامات | | |
| 653 | | | |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|---------------------------|------|--------------------------------------|
| 193 | سورہ طلاق کا تعارف | 678 | مکہ مکرمہ کے فضائل |
| 212 | سورہ تحریم کا تعارف | 679 | مدینہ منورہ کے فضائل |
| 233 | سورہ ملک کا تعارف | | متبرک ایام |
| 266 | سورہ قلم کا تعارف | 152 | جمعہ کی وجہ تسمیہ |
| 313 | سورہ حاقہ کا تعارف | 153 | روز جمعہ کے 4 فضائل |
| 336 | سورہ معارج کا تعارف | 154 | جمعہ کے دن دعا قبول ہونے کی گھڑی |
| 360 | سورہ نوح کا تعارف | 600 | جمعہ اور عرفہ کے دن کے 6 فضائل |
| 380 | سورہ جن کا تعارف | 658 | ذی الحجہ کے ابتدائی دس دنوں کے فضائل |
| 408 | سورہ مزمل کا تعارف | 658 | رمضان کے آخری عشرے کی اہمیت |
| 427 | سورہ مدثر کا تعارف | 659 | عاشورہ کے فضائل |
| 446 | سورہ قیامہ کا تعارف | 774 | شب قدر کے فضائل |
| 467 | سورہ دہر کا تعارف | 775 | شب قدر سال میں ایک مرتبہ آتی ہے |
| 489 | سورہ مرسلات کا تعارف | 775 | شب قدر کو پوشیدہ رکھے جانے کی وجوہات |
| 506 | سورہ نبا کا تعارف | 777 | ہزار مہینوں سے بہتر ایک رات |
| 521 | سورہ نازعات کا تعارف | | سورتوں کا تعارف |
| 534 | سورہ یحییٰ کا تعارف | 24 | سورہ مجادلہ کا تعارف |
| 545 | سورہ تکویر کا تعارف | 61 | سورہ حشر کا تعارف |
| 560 | سورہ انفطار کا تعارف | 97 | سورہ مُنْتَحِنَة کا تعارف |
| 569 | سورہ مُطَفِّفِین کا تعارف | 122 | سورہ صف کا تعارف |
| 583 | سورہ الشقاق کا تعارف | 138 | سورہ جمعہ کا تعارف |
| 597 | سورہ بروج کا تعارف | 159 | سورہ منافقون کا تعارف |
| 615 | سورہ طارق کا تعارف | 174 | سورہ تغابن کا تعارف |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|------------------------------------|------|----------------------------------|
| 849 | سورۃ کافرون کا تعارف | 624 | سورۃ اعلیٰ کا تعارف |
| 853 | سورۃ نصر کا تعارف | 644 | سورۃ فاشیہ کا تعارف |
| 857 | سورۃ اہب کا تعارف | 656 | سورۃ فجر کا تعارف |
| 862 | سورۃ اخلاص کا تعارف | 676 | سورۃ بلد کا تعارف |
| 866 | سورۃ فلق کا تعارف | 693 | سورۃ شمس کا تعارف |
| 873 | سورۃ الناس کا تعارف | 700 | سورۃ لیل کا تعارف |
| | سورتوں اور آیتوں کے فضائل | 719 | سورۃ وَالضُّحٰی کا تعارف |
| 61 | سورۃ حشر کی فضیلت | 736 | سورۃ اَلَمْ نُنشِئْکُمْ کا تعارف |
| 96 | سورۃ حشر کی آخری تین آیات کی فضیلت | 751 | سورۃ وَاللّٰہِیْنَ کا تعارف |
| 122 | سورۃ صف سے متعلق حدیث | 760 | سورۃ علق کا تعارف |
| 138 | سورۃ جمعہ سے متعلق 2 احادیث | 773 | سورۃ قدر کا تعارف |
| 233 | سورۃ ملک کے فضائل | 779 | سورۃ بینہ کا تعارف |
| 489 | سورۃ امرات سے متعلق احادیث | 787 | سورۃ زلزال کا تعارف |
| 545 | سورۃ تکویر کے بارے میں حدیث | 795 | سورۃ عادیات کا تعارف |
| 597 | سورۃ بروج سے متعلق دو احادیث | 801 | سورۃ قارعہ کا تعارف |
| 615 | سورۃ طارق سے متعلق دو احادیث | 807 | سورۃ مکارم کا تعارف |
| 624 | سورۃ اعلیٰ سے متعلق 3 احادیث | 816 | سورۃ عصر کا تعارف |
| 644 | سورۃ فاشیہ سے متعلق حدیث | 821 | سورۃ ہمزہ کا تعارف |
| 693 | سورۃ شمس سے متعلق احادیث | 826 | سورۃ فیل کا تعارف |
| 700 | سورۃ لیل سے متعلق حدیث | 829 | سورۃ قریش کا تعارف |
| 751 | سورۃ وَاللّٰہِیْنَ سے متعلق حدیث | 834 | سورۃ ماعون کا تعارف |
| 779 | سورۃ بینہ سے متعلق حدیث | 844 | سورۃ کوثر کا تعارف |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|----------------------------|---------------------------|-------------------------------------|
| 336 | سورہ معارج کے مضامین | 787 | سورہ زلزال کے فضائل |
| 360 | سورہ نوح کے مضامین | 807 | سورہ نکاح کے فضائل |
| 380 | سورہ جن کے مضامین | 849 | سورہ کافرون کے فضائل |
| 408 | سورہ مزمل کے مضامین | 862 | سورہ اخلاص کے فضائل |
| 427 | سورہ مدثر کے مضامین | 866 | سورہ فلق اور سورہ والناس کے فضائل |
| 446 | سورہ قیامہ کے مضامین | سورتوں کے شان نزول | |
| 467 | سورہ دہر کے مضامین | 857 | سورہ لہب کا شان نزول |
| 490 | سورہ مرسلات کے مضامین | 863 | سورہ اخلاص کا شان نزول |
| 506 | سورہ نبا کے مضامین | 867 | سورہ فلق اور سورہ الناس کا شان نزول |
| 521 | سورہ نازعات کے مضامین | سورتوں کے مضامین | |
| 534 | سورہ یحییٰ کے مضامین | 24 | سورہ مجادلہ کے مضامین |
| 545 | سورہ تکویر کے مضامین | 61 | سورہ حشر کے مضامین |
| 560 | سورہ انفطار کے مضامین | 97 | سورہ مُمتحنہ کے مضامین |
| 569 | سورہ مُطَفِّفِین کے مضامین | 122 | سورہ صف کے مضامین |
| 583 | سورہ انشقاق کے مضامین | 139 | سورہ جمعہ کے مضامین |
| 597 | سورہ بروج کے مضامین | 159 | سورہ منافقون کے مضامین |
| 616 | سورہ طارق کے مضامین | 174 | سورہ تغابن کے مضامین |
| 625 | سورہ اعلیٰ کے مضامین | 193 | سورہ طلاق کے مضامین |
| 644 | سورہ غاشیہ کے مضامین | 212 | سورہ تحریم کے مضامین |
| 656 | سورہ فجر کے مضامین | 235 | سورہ ملک کے مضامین |
| 676 | سورہ بلد کے مضامین | 266 | سورہ قلم کے مضامین |
| 693 | سورہ شمس کے مضامین | 313 | سورہ حاقہ کے مضامین |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|----------------------------------|------|-----------------------------------|
| 873 | سورۃ الناس کے مضامین | 700 | سورۃ لیل کے مضامین |
| | چھپلی سورت کے ساتھ مناسبت | 719 | سورۃ وَالضُّحٰی کے مضامین |
| 25 | سورۃ حدید کے ساتھ مناسبت | 736 | سورۃ اَلَمْ نُنشِئْکُمْ کے مضامین |
| 62 | سورۃ مجادلہ کے ساتھ مناسبت | 751 | سورۃ وَاللّٰتِیْن کے مضامین |
| 98 | سورۃ ہشر کے ساتھ مناسبت | 760 | سورۃ علق کے مضامین |
| 123 | سورۃ مُنْتَحِنَةٌ کے ساتھ مناسبت | 773 | سورۃ قدر کے مضامین |
| 139 | سورۃ صف کے ساتھ مناسبت | 779 | سورۃ بَیِّنَہ کے مضامین |
| 160 | سورۃ جمعہ کے ساتھ مناسبت | 788 | سورۃ زلزال کے مضامین |
| 175 | سورۃ منافقون کے ساتھ مناسبت | 795 | سورۃ عادیات کے مضامین |
| 194 | سورۃ تغابن کے ساتھ مناسبت | 801 | سورۃ قارعہ کے مضامین |
| 213 | سورۃ طلاق کے ساتھ مناسبت | 808 | سورۃ ہٰکُمُت کے مضامین |
| 235 | سورۃ تحریم کے ساتھ مناسبت | 816 | سورۃ عصر کے مضامین |
| 267 | سورۃ ملک کے ساتھ مناسبت | 821 | سورۃ هُمْزَة کے مضامین |
| 314 | سورۃ قلم کے ساتھ مناسبت | 826 | سورۃ فیل کے مضامین |
| 337 | سورۃ حاقہ کے ساتھ مناسبت | 829 | سورۃ قریش کے مضامین |
| 361 | سورۃ معارج کے ساتھ مناسبت | 834 | سورۃ ماعون کے مضامین |
| 409 | سورۃ جن کے ساتھ مناسبت | 844 | سورۃ کوثر کے مضامین |
| 428 | سورۃ مزمل کے ساتھ مناسبت | 849 | سورۃ کافرون کے مضامین |
| 447 | سورۃ مدثر کے ساتھ مناسبت | 853 | سورۃ نصر کے مضامین |
| 468 | سورۃ قیامہ کے ساتھ مناسبت | 858 | سورۃ لہب کے مضامین |
| 490 | سورۃ ہر کے ساتھ مناسبت | 864 | سورۃ اخلاص کے مضامین |
| 507 | سورۃ مسلمات کے ساتھ مناسبت | 869 | سورۃ فلق کے مضامین |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|--|------|-------------------------------------|
| 802 | سورہ عادیات کے ساتھ مناسبت | 522 | سورہ نبا کے ساتھ مناسبت |
| 808 | سورہ قارعہ کے ساتھ مناسبت | 535 | سورہ نازعات کے ساتھ مناسبت |
| 816 | سورہ نکاث کے ساتھ مناسبت | 546 | سورہ عہس کے ساتھ مناسبت |
| 821 | سورہ عصر کے ساتھ مناسبت | 561 | سورہ تکویر کے ساتھ مناسبت |
| 826 | سورہ ہمزہ کے ساتھ مناسبت | 570 | سورہ انفطار کے ساتھ مناسبت |
| 829 | سورہ قبل کے ساتھ مناسبت | 584 | سورہ مطففین کے ساتھ مناسبت |
| 835 | سورہ قریش کے ساتھ مناسبت | 598 | سورہ انشاق کے ساتھ مناسبت |
| 845 | سورہ ماعون کے ساتھ مناسبت | 616 | سورہ بروج کے ساتھ مناسبت |
| 850 | سورہ کوثر کے ساتھ مناسبت | 625 | سورہ طارق کے ساتھ مناسبت |
| 853 | سورہ کافرون کے ساتھ مناسبت | 645 | سورہ اعلیٰ کے ساتھ مناسبت |
| 858 | سورہ نصر کے ساتھ مناسبت | 656 | سورہ غاشیہ کے ساتھ مناسبت |
| 864 | سورہ ابولہب کے ساتھ مناسبت | 677 | سورہ فجر کے ساتھ مناسبت |
| 869 | سورہ اخلاص کے ساتھ مناسبت | 694 | سورہ بلد کے ساتھ مناسبت |
| 873 | سورہ فلق کے ساتھ مناسبت | 701 | سورہ شمس کے ساتھ مناسبت |
| | احکام القرآن و فقہی مسائل | 720 | سورہ لیل کے ساتھ مناسبت |
| 29 | ظہار کی تعریف اور اس سے متعلق 4 شرعی احکام | 737 | سورہ وَالصُّحُفِ کے ساتھ مناسبت |
| 31 | ظہار کا کفارہ کب واجب ہے؟ | 752 | سورہ اَلَمْ نَشْرَحْ کے ساتھ مناسبت |
| | روزے رکھ کر اور مسکینوں کو کھانا کھلا کر ظہار کا کفارہ ادا | 761 | سورہ وَالنِّبِّیِّنِ کے ساتھ مناسبت |
| 33 | کرنے سے متعلق 10 شرعی مسائل | 773 | سورہ علق کے ساتھ مناسبت |
| | آیت ”إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ“ سے | 780 | سورہ قدر کے ساتھ مناسبت |
| 35 | حاصل ہونے والی معلومات | 788 | سورہ بِنَةِ کے ساتھ مناسبت |
| | آیت ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ“ سے حاصل | 796 | سورہ زلزال کے ساتھ مناسبت |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|---|------|--|
| | آیت ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا أَصْحَابَ اللَّهِ“ | 43 | ہونے والی معلومات |
| 137 | سے حاصل ہونے والی معلومات | | آیت ”صَاقَطْتُمْ مِمَّنْ لَيْبَتُهُ“ سے معلوم ہونے |
| | آیت ”هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمَمِينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ“ | 67 | والے مسائل |
| 142 | سے حاصل ہونے والی معلومات | | آیت ”لِلْفُقَرَاءِ الْمُهْجِرِينَ“ سے معلوم ہونے |
| 148 | موت کی تمنا کرنے کا شرعی حکم | 72 | والے مسائل |
| 155 | نماز جمعہ کی فرضیت سے متعلق 3 شرعی مسائل | | آیت ”وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّيْنَ وَالْإِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ“ |
| | آیت ”وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلَّذِينَ آمَنُوا“ سے | 76 | سے حاصل ہونے والی معلومات |
| 169 | معلوم ہونے والے مسائل | | آیت ”وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ“ سے حاصل |
| | آیت ”أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبُوءُ الَّذِينَ كَفَرُوا“ سے حاصل | 80 | ہونے والی معلومات |
| 180 | ہونے والی معلومات | | آیت ”أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ كَفَرُوا“ سے حاصل ہونے |
| | آیت ”ذَلِكَ بِأَنَّهُ كَانَتْ تَأْتِيهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ“ | 81 | والی معلومات |
| 181 | سے حاصل ہونے والی معلومات | | آیت ”وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ“ سے حاصل |
| | آیت ”إِنَّ مِنْ أَرْدَائِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَكُمْ“ | 92 | ہونے والی معلومات |
| 188 | سے حاصل ہونے والی معلومات | | آیت ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي |
| 196 | عورت کو طلاق دینے سے متعلق 5 شرعی احکام | 101 | وَعَدُوِّكُمْ أَوْلِيَاءَ“ سے حاصل ہونے والی معلومات |
| 197 | گھر میں عدت گزارنے سے متعلق 5 شرعی مسائل | | آیت ”قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ“ |
| | طلاق یافتہ عورت سے رجوع کرنے سے متعلق 3 | 107 | سے حاصل ہونے والی معلومات |
| 200 | شرعی مسائل | 111 | کفار کے ساتھ دوستی کی صورتیں اور ان کے احکام |
| | جن عورتوں کو حیض نہیں آتا ان کی عدت سے متعلق 4 | | آیت ”يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُهْمِنَاتُ“ سے |
| 203 | شرعی مسائل | 120 | حاصل ہونے والی معلومات |
| | طلاق یافتہ عورت کو عدت کے دوران رہائش اور نفقہ | | سورہ صف کی آیت نمبر 12 سے حاصل ہونے والی |
| 206 | دینے سے متعلق دو شرعی مسائل | 134 | معلومات |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|---|------|---|
| | سورہ انفطار کی آیت نمبر 10، 11 اور 12 سے معلوم ہونے والی باتیں | 207 | بچے کو دودھ پلانے سے متعلق شرعی مسائل |
| 565 | | | سورہ طلاق کی آیت نمبر 11 سے معلوم ہونے والے مسائل |
| 594 | سجدہ تلاوت سے متعلق 8 شرعی مسائل | 210 | |
| | آیت ”هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ“ سے حاصل ہونے والی معلومات | 214 | آیت ”يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ“ سے حاصل ہونے والی معلومات |
| 612 | | | آیت ”قَدْ فَرَّخَ اللَّهُ لَكُمْ تَجَلَّةَ آيَاتِنَا كُمْ“ سے حاصل ہونے والی معلومات |
| 618 | آیت ”إِنْ كُنْ نَفْسٍ لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ“ سے حاصل ہونے والی معلومات | 216 | آیت ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا“ سے حاصل ہونے والی معلومات |
| 627 | آیت ”الَّذِينَ خَلَقْتُمْ فَسَوِّئُوا“ سے حاصل ہونے والی معلومات | 226 | آیت ”إِذْ قَالَتْ رَبِّ اجْنُبْنِي وَبَنِيَّ مِنْ جَمْعِ الْعَجْزَةِ“ سے حاصل ہونے والی معلومات |
| 633 | آیت ”سَقْفَرِيكَ فَلَا تَنْسُوا“ سے حاصل ہونے والی معلومات | 230 | آیت ”فَتَفَخَّخْنَا فَيُدْرِكُهُنَّ بُرُوجُنَا“ سے حاصل ہونے والی معلومات |
| 705 | معلومات | 232 | آیت ”وَ أَنَّ الْمَسْجِدَ لِلَّهِ“ سے حاصل ہونے والی معلومات |
| 721 | چاشت کی نماز سے متعلق دو شرعی مسائل | 398 | آیت ”يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ مَلُ“ سے حاصل ہونے والی معلومات |
| | آیت ”وَ أَهْلًا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ“ سے حاصل ہونے والی معلومات | 410 | امت کے حق میں تہجد کی فرضیت منسوخ ہو چکی ہے |
| 735 | | 411 | قرآن پاک کی قراءت سے متعلق چند احکام |
| | آیت ”الْمَ تَشْمُرُ خَلْكَ صَدْرَكَ“ سے حاصل ہونے والی معلومات | 414 | آیت ”ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيِّنَاتَهُ“ سے معلوم ہونے والے مسائل |
| 739 | | 457 | آیت ”وَمَا تَسْأَلُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ“ سے معلوم ہونے والے مسائل |
| 748 | آیت ”فَادْفِرْعَوْتَ فَانصَبْ“ سے حاصل ہونے والی معلومات | 488 | معلوم ہونے والے مسائل |
| 756 | آیت ”ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِينَ“ سے حاصل ہونے والی معلومات | | |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|--|------|--|
| 798 | سورہ عاویات کی آیت نمبر 3 تا 5 سے حاصل ہونے والی معلومات | 758 | آیت ”إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا“ سے حاصل ہونے والی معلومات |
| 819 | سورہ عصر کی آیت نمبر 2 اور 3 سے حاصل ہونے والی معلومات | 762 | تلاوت کرنے سے پہلے ”بِسْمِ اللّٰهِ“ پڑھنے کا شرعی حکم |
| 819 | سورہ عصر کی آیت نمبر 3 سے معلوم ہونے والے مسائل | 765 | سورہ علق کی آیت نمبر 6 تا 8 سے حاصل ہونے والی معلومات |
| 832 | سورہ قمریش کی آیت نمبر 3 سے حاصل ہونے والی معلومات | 768 | سورہ علق کی آیت نمبر 11 اور 12 سے حاصل ہونے والی معلومات |
| 846 | آیت ”إِنَّا آخِطَبْنَاكَ الْكُوفِرَ“ سے حاصل ہونے والی معلومات | 770 | سورہ علق کی آیت نمبر 13 تا 16 سے حاصل ہونے والی معلومات |
| 851 | سورہ کافرون کے شان نزول سے حاصل ہونے والی معلومات | 771 | سورہ علق کی آیت نمبر 17 اور 18 سے حاصل ہونے والی معلومات |
| 855 | سورہ نصر کی آیت نمبر 2 سے حاصل ہونے والی معلومات | 771 | آیت ”وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ“ سے حاصل ہونے والی معلومات |
| 868 | تعوذات اور عملیات سے متعلق ایک شرعی مسئلہ | 781 | سورہ بقرہ کی آیت نمبر 1 سے حاصل ہونے والی معلومات |
| 868 | سورہ فلق اور سورہ الفاس کے شان نزول سے حاصل ہونے والی معلومات | 783 | آیت ”وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ“ سے حاصل ہونے والی معلومات |
| 871 | تعوذات سے متعلق ایک اہم شرعی مسئلہ | 784 | آیت ”إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا“ سے حاصل ہونے والی معلومات |
| 47 | علم حاصل کرنے کی ترغیب اور علم و علماء کے فضائل | 786 | آیت ”جَزَاءُ وَّهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ“ سے حاصل ہونے والی معلومات |
| 146 | علم پر عمل نہ کرنے کی 5 وعیدیں | 796 | آیت ”وَالْعَدَالِيَّتِ صَبِيحًا“ سے حاصل ہونے والی معلومات |
| 277 | علم اور عمل دونوں اعتبار سے کامل اور جامع شخصیت | | |
| 654 | جدید علوم کو حاصل کرنا نافع بخش ہے | | |
| 204 | خوف خدا | | |
| 249 | تقویٰ دینی، دنیوی نعمتیں ملنے کا سبب ہے | | |
| 249 | اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنے والے بزرگ | | |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|--|------|--|
| 730 | یتیموں سے متعلق دین اسلام کا اعزاز | 352 | اللہ تعالیٰ سے خوف اور امید کیسی رکھنی چاہئے؟ |
| | یتیموں کے ساتھ کفار کا سلوک اور ان کے بارے میں | 445 | اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی فضیلت |
| 837 | اسلام کی تعلیمات | | مال و اولاد |
| | مسکین کے ساتھ کفار کا طرز عمل اور دین اسلام کی | 372 | مال اور اولاد کی کثرت راہِ راست پر ہونے کی دلیل نہیں |
| 839 | تعلیمات | 669 | مال کی محبت انتہائی تباہ کن ہے |
| | راہِ خدا میں خرچ کرنا | 683 | بری نیت سے اور بری جگہ پر مال خرچ کرنے کا انجام |
| 191 | صدقہ دینے کے فضائل | | ایمان کے بغیر نیک جگہ پر مال خرچ کرنے کا ثواب |
| | ایمان کے بغیر نیک جگہ پر مال خرچ کرنے کا ثواب | 690 | نہیں ملے گا |
| 690 | نہیں ملے گا | | راہِ خدا میں مال خرچ کرنے، حرام کاموں سے بچنے |
| | راہِ خدا میں مال خرچ کرنے، حرام کاموں سے بچنے | 707 | اور دین اسلام کو سچا ماننے کے فضائل |
| 707 | اور دین اسلام کو سچا ماننے کے فضائل | 729 | حقیقی طور پر مالدار کون ہے؟ |
| | توکل | 800 | مال سے محبت کی چار صورتیں |
| 202 | توکل کرنے کی ترغیب | 809 | کثرت مال کی حرص کی مذمت |
| 750 | اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے اور اس کا فضل مانگنے کی ترغیب | 812 | مال اور اولاد کی حقیقت |
| | مصائب و آزمائشیں | 824 | مال جمع کرنے اور گن گن کر رکھنے کی مذموم صورتیں |
| 394 | وسیع رزق آزمائش بھی ہو سکتا ہے؟ | | یتیم و مسکین |
| 682 | مصائب اور تکالیف میں بے شمار حکمتیں ہیں | 328 | مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب |
| 747 | مشکلات سے گھبرانا نہیں چاہئے | 348 | فقیروں، مسکینوں اور محتاجوں کا خیال رکھیں |
| | اخلاقِ حسنہ اور حسن سلوک | 475 | مسکین اور یتیم کو کھانا کھلانے کی اہمیت |
| 110 | بر یعنی نیکی کرنا، حسن سلوک کرنا کیا ہے؟ | | یتیم کی کفالت اور اس کے ساتھ احسان کرنے کے |
| 279 | اخلاقِ حسنہ کی تعلیم | 688 | فضائل |
| 607 | مسلمانوں کے اخلاق کیسے ہونے چاہئیں | 689 | مسکین کی مدد کرنے اور اسے کھانا کھلانے کے فضائل |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|--|------|---|
| 355 | گواہی چھپانے اور جھوٹی گواہی دینے کی وعید | | عبرت و نصیحت |
| 809 | کثرت مال کی حرص کی مذمت | 286 | بات بات پر قسمیں اٹھانے والے نصیحت حاصل کریں نماز میں سستی کرنے والے مسلمانوں کے لئے عبرت و نصیحت |
| | دُعا و استغفار، اور ادو و طائف | 301 | کافروں کو لمبی عمر ملنے کی حقیقت اور مسلمانوں کے لئے نصیحت |
| 154 | جمعہ کے دن دعا قبول ہونے کی گھڑی | 305 | گناہگار مسلمانوں کے لئے نصیحت اور نصیحت کا مقام |
| 312 | نظر کی حقیقت اور نظر بند کا علاج | 376 | ظالموں کے لئے نصیحت |
| 366 | استغفار کرنے کے دینی اور دنیوی فوائد | 609 | نصیحت فائدہ دے یا نہ دے، بہر حال نصیحت کرنے کا حکم ہے |
| 379 | انتقال کر جانے والوں کیلئے مغفرت کی دعا کرنی چاہئے | 637 | گناہ و توبہ |
| 697 | نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایک دعا | | سچی توبہ کی ترغیب |
| 712 | دنیا اور آخرت دونوں کی بہتری کے لئے دعا مانگنی چاہئے | | گناہگار مسلمانوں کی شفاعت ہوگی |
| | متفرقات | | توبہ میں تاخیر کا مرض |
| 89 | مراقبہ کی اصل | | گناہ دل کو میلا کر دیتے ہیں |
| 111 | اقتساط کا مفہوم | | غیبت، طعنہ زنی، عیب جوئی اور ریا کاری |
| 119 | عورتوں سے بیعت کی کیفیت | 288 | عیب جوئی کرنے اور طعنہ دینے کی مذمت |
| 201 | لوگوں کو کفایت کرنے والی آیت | 822 | غیبت اور عیب جوئی کی مذمت |
| 220 | اچھی بیوی کے اوصاف | 841 | ریا کاری کی تعریف اور اس کی مذمت |
| 244 | مسجدوں میں روشنی کے آلات نصب کرنے کی ترغیب | | جھوٹ، حرص، چغلی |
| 358 | کلام دل میں کب اثر کرتا ہے؟ | 288 | چغلی کی تعریف اور اس کی مذمت |
| 373 | وَدَّ اور سَوَاع وغیرہ بتوں کی تاریخی حیثیت | 347 | نماز، حرص اور ہوس سے بچنے کا ذریعہ ہے |
| 464 | ہمیں آزاد نہیں چھوڑا گیا | | |
| 474 | منت کی دو صورتیں | | |
| 517 | حقیقی طور پر کامیاب کون؟ | | |
| | اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے اچھی جزا کی امید رکھنا | | |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|---|------|--|
| | غلام آزاد کرنے یا آزادی میں اس کی مدد کرنے کے | 563 | بیوقوفی کی علامت ہے |
| 688 | فضائل | 571 | ناپ، تول صحیح رکھنے کا فائدہ اور نہ رکھنے کا نقصان |
| 753 | انجیر اور زیتون کے بارے میں احادیث | 592 | شفیق سے کیا مراد ہے؟ |
| 764 | کتابت کی فضیلت | 605 | کھائی والوں کے واقعے سے حاصل ہونے والی معلومات |
| 831 | قریش کا تعارف | 640 | صوفیاء کے نزدیک تزکیہ کا مطلب |
| 831 | قریش کے بارے میں احادیث | 663 | شہداد کا بنانا یا ہوا شہر |
| 875 | وسوسہ اور الہام میں فرق | 685 | زبان کی اہمیت اور اس کی حفاظت کی ترغیب |

قرب الہی کے حصول کا افضل ترین ذریعہ

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:
میں نے اللہ عزوجل کو خواب میں دیکھا تو عرض کی: سب سے
افضل وہ کون سی چیز ہے جس کے ذریعے مقرب بندے تیری
بارگاہ میں قرب حاصل کرتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: اے احمد!
میرے کلام (قرآن کریم) کے ذریعے۔ عرض کی: یا رب! سمجھ کر
(تلاوت کرنے سے) یا بغیر سمجھے (تلاوت کرنے سے)؟ ارشاد فرمایا:
(دونوں طرح، خواہ) سمجھ کر (تلاوت کریں) یا بغیر سمجھے۔

(مشکاة المصابیح، کتاب فضائل القرآن، باب آداب التلاوة ودروس القرآن،
الفصل الثالث، ۱/۴۱۳، الحدیث: ۲۲۱۰)



ISBN 978-969-631-816-3



0126236



فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net